اشاریوں سے استفادہ کی روش
اشاریے (1)
اشاریے (2)
اشاریے (3)
اشاریے (4)
اشاریے (5)

تفسیر راهنما جلد 8
قرآنی موضوعات اور مفاہیم کے بارے میں ایك جدید روش
مؤلف: آیت الله ہاشمی رفسنجاني اور
مرکز فرہنگ و معارف قرآن کے محققین کی ایك جماعت

الَر كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ (١)
9
الر_یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں محکم بنائي گئي ہیناور ایك صاحب علم و حکمت کی طرف سے تفصیل کے ساتھ بیان کی گئي ہیں(1)

1_قرآن، ایك ایسی باعظمت کتاب ہے _ جسکی آیات کی صورت میں تقسیم بندی کی گئي ہے _
کتبٌ أُحکمت ایتہ
"کتاب" مبتداء محذوف (ذلك ) کے لیے خبر ہے اور لفظ (کتاب) کو نکرہ اس لیئے لایا گیا ہے تاکہ اسکی عظمت بیان کی جائے ، اصل میں عبارت اس طرح ہے _ "ذلك الکتاب" وہ کتاب جو عظیم الشان ہے _
2_ تمام قرآنی آیات اور اسکی تعلیمات متقن اور ہر قسم کے خلل و بطلان سے منزہ ہیں_
کتب احکمت أی تہ
لفظ احکام (حکمت) کا مصدر ہے جو " اتقان" کے معنی میں ہے_ " احکمت آیاتہ" کا معنی یوں ہوگا ، کہ قرآن کی آیات کو اس طرح مہارت اور مضبوطی کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے کہ اسمیں کسی قسم کے خلل و نقص کی گنجائشے نہیں ہے _
3 _ تمام قرآنی آیات کو ایسے مترتب کیا گیا ہے کہ وہ واضح و روشن ہیں اور ان میں کسی قسم کا ابہام و اجمال نہیں ہے_
کتب احکمت ء ای تہ ثم فضیلت
لفظ تفصیل فصلت کا مصدر ہے_ جوواضح و روشن کے معنی میں ہے _ لہذا "فصلّت " سے مراد یہ ہے کہ آیات قرآن واضح و روشن ہیناور اپنا مقصود پہنچانے میں مجمل اور گنجلك نہیں ہیں_
4_مطالب کا واضح و روشن ہونا ہر کتاب کی دو مناسب خصوصیات ہیں_لفظ و معنی مینپائیداری _
کتب احکمت ء ای تہ ثم فصلت
5_ قرآن مجید کی نظر میں ایك کتاب کے مطالب کا روشن و واضح ہونا ،خاص اہمیت کا حامل ہے _
کتب احکمت ء ای تہ ثم فصّلت

ظاہراً آیت کریمہ میں جو لفظ (ثم ) ذکر ہوا ہے _ ترتیب اور رتبةً متأخر ہونے کے معنی میں ہے تأخر زمانی کے معنی میں نہیں ہے _ تب ( ثم فصّلت) کا معنی یہ ہوگا آیات قرآنی جو اپنے مطالب و معانی میں روشن و واضح ہیں وہ اپنے معانی میں استحکام و پائیداری کے سبب سے خاص خصوصیت رکھتے ہیں_

6 _ پیغمبر اسلام (ص) پر قرآن مجید نازل ہونے کے بعد اسکی کتابت کا کام _

كتبٌ أحكمت ء ای تہ

قرآن مجید کو کتاب ( یعنی مکتووب) یا تو اسوجہ سے کہا گیا ہے کہ آیات کے نازل ہونے کے بعد انہیں لکھا گیا ہے یا اس کے بارے میں خداوند عالم کی جانب سے تاکید کی گئي ہے کہ اسکو لکھا جائے _ بہر حال دونوں دو صورتوں میں مذکورہ مفہوم کا استفادہ ہوتاہے_

7_ قرآن کریم ،خداوند متعال کی طرف سے کتاب ہے

كتبٌ ... من لدن حكيم خبير

" من لدن ..." ممکن ہے ، لفظ " فصلت " اور "أحكمت" کے لیئے اور "كتاب" کے لیئے بعی قید ہو اس بناء پر آیت کریمہ یہ دلالت کررہی ہے_ کہ قرآن مجید خداوند حکیم اور خبیر کی طرف سے اور اس کی آیات کا مستحکم اور واضح ہونا بھی اسی کی طرف سے ہے _

8_ خداوند متعال حکیم ایسا منتظم اعلی جو کاموں کو مستحکم طریقے سے انجام دیتاہے ( اور خبیر ( جاننے والا) ہے _

من لدن حكيم خبير

9 _ قرآن کا مستحکم اور اسکی آیات کا واضح ہونا ، خداوند متعال کے حکیم اور خبیر ہونے کا ایك جلوہ ہے _

كتب احكمت ء ايتہ ثم فصلت من لدن حكيم خبير

10_ خود قرآنی آیات ، اس بات پرمستحکم اور روشن دلیل ہیں کہ قرآن کتاب الہی اور اسکے حقائق پر صحیح ہیں_

كتبٌ احكمت ء ايتہ ثم فضلت من لدن حكيم خبير

لفظ آیات کا لغوی معنی "علامات اور نشانیاں" ہیں_ قرآنی جملات کو آیات کا نام دینا یہ صفت لانا کہ یہ خدائے حکیم و دانا کی طرف سے ہیں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آیات قرآنی ، الہی حکیمانہ اور عالمانہ ہیں_ لہذامذکورہ آیت کا اس طرح معنی کیا جاسکتاہے کہ قرآن مجید خدا ئے حکیم و خبیر کی طرف سے ہے اور اسکی ایك ایك آیت اس مدعی پر دلیل ہے_ اور یہ دلالت مستحکم بھی ہے اور روشن بھی ہے_

11_" عن سفيان بن سعيد الثوری قال: قلت لجعفر بن محمد(ع) ... يابن رسول الله م



معنى قول الله عزوجل "الر ..." قال: ... الر فمعناه أنا الله الرؤوف (1)_

سفیان بن سعید ثوری نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے عرض کی :یابن رسول اللہ ; خداوند عزوجّل کے قول " ...الر ..." کا کیا معنی ہے _ فرمایا ... الر ... کا معنی أنا الله الرؤوف ، میں اللہ رؤوف و مہربان ہوں ( یعنی الف سے ا نا اور لام سے اللہ اور راء سے رؤوف مراد ہے )_

12 _ " عن ابی جعفر (ع) قال: إن حُيی بن أخطب و أخاہ أبا ياسر بن أخطب و نفراً من اليہود من أہل نجران أتوا رسول الله (ص) : فقالوا لہ : أليس فيما تذکر فيما أنزل اليك " الم" ؟ قال: بلی ... ثم قال (حيي) لرسول الله (ص): ہل مع ہذا غيره ؟ قال: نعم قال: ہات قال: "الر"قا ل: ...الألف واحد واللام ثلاثون و الراء مأتان ... فقال أبوجعفر(ع) : ان ہذه الايات أنزلت منہن ّ آيات محکمات ہنّ ام الکتاب و اخر متشابہات و ہی تجری فی وجوه اخر علی غير ما تأول بہ حيي و ابو ياسر و اصحابہ(1) امام باقر (ع) سے روایت ہے _ حیی بن اخطب اور اس کے بھائي ابویاسر اور نجران کے چند یہودی رسالت مآب (ص) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی جو آپ نزول آیات کا دعوی کرتے ہیں_ کیا ان میں "الم" نہیں ہے _پھر حیی نے کہا: کیا الم کے علاوہ اور بھی کچھ ہے ؟ فرمایا :ہاں تو اس نے کہا کہ بیان کریں آپ(ص) نے فرمایا"الر"_ الف (ایك ) لام ( تیئس) را ( دو سو) ...امام باقر (ع) فرماتے ہیں : آیات قرآنی میں کچھ آیات محکمات ہیں جو قرآن کی اساس ہیں _ اور کچھ متشابہات ہیں جن کی تاویل ہوسکتی ہے _ لیکن اس تاویل کے علاوہ جو حیی

وابویاسر اور ان کے دوستوں نے کی ہے_

------------------------------------------------

اسماء اور صفات :

حکیم 8 ، 9 ; خبیر 8 ، 9

حروف مقطعہ :

حروف مقطعہ سے مراد 11 ،اور 12 ہیں

خداوند متعال:

خداوند متعال کی حکمت کی نشانیاں 9 ، خداوند متعال کے خبیر ہونے کی علامتیں 9

روایت : 11 ، 12

قرآن کریم :

آیات قرآنی آیات کا نقص و عیب سے پاك ہونا 2; آیات کا مستحکم ہونا9،2; عظمت قرآن کریم 1 ;

.............

**1) معانی الاخبار ص 22، ح1;نورالثقلین ج2ص290 ح2_**

**2)تفسیر قمی ج1ص223;بحار الانوار ج89;ص375 ح2_**



قرآن اوردلائل وحی 2;قرآنی آیات کی خصوصیات 3،2;قرآن کریم کا مکتوب ہونا6 ; قرآن کی خصوصیات 7،1;قرآن کریم کی حقانیت کے دلائل 10; قرآن کریم میں محکمات کا ہونا 12 ;قرآن کریم میں متشابہات کا ہونا 12 ; قرآنی آیات1; قرآنی آیات کی حقانیت2 ; آیات کا واضح اور روشن ہونا9،3;قرآنی آیات کے اثرات 10;قرآنی تعلیمات کی حقانیت 2; نزول قرآن کریم 6; قرآن کریم کا جملات میں

کتاب:

کتاب الہی کا مستحکم ہونا 4 ، 5 ; کتاب الہی کا واضح ہونا5،4 ; کتاب الہی کی خصوصیات 4

آسمانی کتابیں:7

أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ اللّهَ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ (٢)

کہ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو_ میں اسی کی طرف سے ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں(2)

1_خداوند عالم کی عبارت کرنا ضروری ہے اور غیر اللہ کی عبارت سے بچنا بھی ضروری ہے_

الا تعبدوا الاّ اللہ

2 _ توحید اور وحدہ لا شریك کی عبادت ،قرآن کریم کی روشن و مستحکم اوربنیادی تعلیم ہے _

کتب أحکمت ء ای تہ ثم فصلت ... ا لا تعبدوا الاّ اللہ

"ا لاّ" کا لفظ "ا ن" تفسیریہ اور " لا" ناہیہ سے مرکب ہے اورجملہ_ ( لا تعبدوا ...) "کتاب احکمت آیاتہ ثم فصّلت " کی تفسیر ہے یعنی غیر خدا کی عبادت سے منع کرنا ، قرآن کریم کی مستحکم اور واضح تعلیم ہے_

تقسیم ہونا 1 ; قرآنی آیات وحی الہی سے 7،

3_ غیر خدا کی عبادت، برے انجام اور عذاب الہی کا سبب ہے _

الاّ تعبدوا الاّ اللہ اننی لکم منہ نذیر

جملہ" الاّ تعبدوا الا اللہ " کے دو معنی ہیں_ 1_ غیر خدا کی عبادت سے منع کرنا _2_خدا کی عبادت کو ضروری قرار دینا (انذار) جو کہ برے انجام سے ڈرانے کے معنی میں ہے وہ پہلے معنی سے مربوط ہے اور بشارت جو کہ خوشخبری کے معنی میں ہے وہ دوسرے معنی سے مربوط ہے_"لکم" میں جو لام ہے وہ تقویت کے لیے ہے اور "نذیرو بشیر" کے متعلق ہے _

4 _خداوند وحدہ لا شریك کی عبادت کا انجام نیك اور

اچھاہے_
اننی لکم منہ ... بشیر
5 _مشرکین کو ان کے برے انجام سے ڈرانا ،پیغمبر(ص) کی ذمہ داری ہے _
الاّ تعبدوا الا اللہ اننی لکم منہ نذیر
6 _ موحدین کو اچھے انجام کی خوشخبری دینا ،پیغمبر (ص) کی ذمہ داری ہے _
الا تعبدوا الا اللہ اننی لکم منہ ...بشیر
7_ حضرت محمد مصطفی (ص) ، خداوند متعال کی طرف سے پیغمبر ہیں _
8_ پیغمبر اکرم(ص) کی رسالت ،قرآن کا مستحکم ، واضح ا ور بنیادی پیغام ہے_
کتب ا حکمت ء ایتہ ثم فصلت ... اننی لکم منہ نذیر و بشیر
جملہ"انّنی لکم منہ" " لا تعبدوا ..." کی طرح " کتاب احکمت" کی تفسیر ہے ، یعنی اس کتاب الہی کے پیغامات میں سے ایك پیغام ، پیغمبر اکرم(ص) کی رسالت و نبوت ہے _
------------------------------------------------
انبیاء الہی (ع) : 7
بشارت :
نیك انجام کی بشارت 6
توحید :
توحید کا مستحکم عبادت ہونا 2 ; توحید عبادی 2 ; توحید کا وضاحت سے ذکر ہونا 2; عبادت میں توحید کا ہونا خوشخبری ہے 4 ;عبادت میں توحید کی اہمیت 1 ، 2 :
شرك:
عبادت میں شرك سے پرہیز 1; عبادت میں شرك کا انجام 3
عبادت:
خدا کے نزدیك عبادت کی اہمیت 1 ; غیر خدا کی عبادت کرنے والے کی عاقبت 3
عاقبت :
اچھے کاموں کی عاقبت 4 ;بری عاقبت سے ڈرانا 5 ; برے کاموں کی عاقبت 3
قرآن:
قرآن کی اہم ترین تعلیمات 2،8
محمد (ص) :
حضرت محمد (ص) اور مشرکین 5 ;حضرت محمد (ص) اور موحدین 6 ;پیغمبر اکرم(ص) کی نبوت کی اہمیت 8 ; حضرت محمد (ص) اور نبوت 7 ;قرآن میں حضرت محمد (ص) کا ذکر 8 ; حضرت محمد (ص) کی ذمہ داریاں5 ، 6 ; حضرت محمد (ص) کی


نبوت کی وضاحت 8; حضرت محمد مصطفی (ص) کی خوشخبریاں 6 ;حضرت محمد (ص) کے مقامات 8; رسالت مآب (ص) کا ڈرانا 5
مشرکین :
مشرکین کو ڈرانا 5
موحدین :
موحدین کو خوشخبری دینا 6

وَأَنِ اسْتَغْفِرُواْ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُواْ إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعاً حَسَناً إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ وَإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنِّيَ أَخَافُ عَلَيْكُمْ

عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ (٣)
اور اپنے رب سے استغفار كرو پھر اس كى طرف متوجہ ہوجائووہ تم كو مقررہ مدت ميں بہترين فائدہ عطا كرے گا اور صاحب فضل كو اس كے فضل كا حق دے گا اور ميں تمھارے بارے ميں ايك بڑے دن كے عذاب سے خوفزدہ ہوں(3)

1 _ خدا كى بارگاہ ميں اپنے گناہوں كى توبہ اور استغفار كرنا ضرورى ہے_
و ان استغفروا ربكم
2_گناہوں(غير خدا كى عبادت و ...) سے توبہ و استغفار كرنا ضرورى ہے_ يہ قرآن مجيد كا مستحكم، روشن اور بنيادى پيغام ہے_
و ان استغفروا ربكم
مذكورہ جملہ ميں"ا ن" تفسير يہ ہے لہٰذا "ا ستغفروا ربكم" " و لا تعبدوا ..." كى طرح "كتاب احكمت ..." كى تفسير ہے_
3 _ گناہوں كا معاف كرنا ،خداوندعالم كى ربوبيت كا پرتو ہے_
استغفروا ربكم ...
4 _ خداوند عالم كى طرف توجہ اور قرب الہى حاصل كرنا ضرورى ہے_
استغفروا ربكم ثم توبوا ...
مفسرين نے " توبوا اليہ" كو " استغفروا ربكم" پر عطف كيا ہے ظاہرى طور پر اسى پر متفق ہيںاوراس كى چندتوجيہيں بيان كيں ہيں ان ميں سے جو ہمارے نزديك بہتر ہے وہ يہ


ہے كہ يہاں توبہ سے مراد خدا كى طرف رجوع اور اس كے راستے گامزن ہوناہے _ نہ يہ كہ گناہوں سے توبہ كرنا ،خدا كى راہ پر گامزن كا معنى يہ ہے كہ اسكے اوامر كى اطاعت اور اسكے نواہى سے اجتناب كياجائے_
5 _ خداوند عالم كى عبادت، شرك سے بيزارى ، حضرت محمد مصطفى كى رسالت كا اعتقاد اور گناہوں سے استغفار ، يہ سب خدا كى طرف متوجہ ہونے اور تقرب الہى كے ليے پيش خيمہ ہيں_
الا تعبدوا الا الله ... و ان استغفروا ربكم ثم توبوا اليہ
ظاہرى اعتبارى سے " توبوا اليہ "كا مذكورہ جملوں "الا تعبدوا ..." ، " انّنى لكم منہ ..." اور "اناستغفروا " پر عطف ہے_
6_خداوندعالم، انسانوں كو بہترين متاع زندگى عطا كرنے والا ہے_
ليمتعكم متعاً حسن
" تمتيع " (مصدر يمتع) ہے _ جو بہرہ مند كرنے كے معنى ميں ہے اور متاع اس شے كو كہتے ہيں جس سے فائدہ اٹھايا جاتاہے جيسے (وسائل زندگي)_
7_ وحدہ لا شريك ذات كى پرستش، حضرت محمد(ص) كى رسالت پر ايمان ، شرك اور گناہوں سے استغفار اور خداوند عزوجل كى طرف توجہ كرنا ، يہ سب خدا كى عنايت اور دنيا ميں اچھى زندگى حاصل كرنے كا ذريعہ ہيں _
الا تعبدوا الا الله ... و ان استغفروا ربكم ثم توبوا اليہ يمتتعكم متاعاً حسن
8_انسان كو دنيا ميں اچھى زندگى عطا كرنا ، قرآن كريم اور اديان الہى كے اہداف ميں سے ہے_
الا تعبدوا الا الله ... و ان استغفروا ربكم ثم توبوا اليہ يمتعكم متعاً حسن
9_ دنيا ميں انسان كى زندگى محدود اورمقررہ مدت تك ہے _
ليمتعكم متعاً حسناً الى اجل مسمي
يہاں (مسمّي) سے مراد معين اور محدود ہے _
10 _ انسان،زندگانى بشر كے خاتمے اور اپنى موت كے وقت كو معلوم كرنے سے عاجز ہے_
يمتعكم متعاً حسناً الى أجل مسمّي
لفظ اجل كو نكرہ لايا گياہے جو اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ انسان كى زندگى كا وقت معين اور مقرر ہے ليكن وہ معينہ وقت ان كے ليے نامعلوم ہى رہيگا اور اسے جاننے كا كوئي راستہ بھى نہيں ہے قابل ذكر ہے كہ اجل سے مراد ہر انسان كى زندگى كا اختتام اگر چہ يہ بھى احتمال پايا جاتاہے كہ اس سے مراد دينا ميں تمام انسانوں كى زندگى كا

خاتمہ ہو _
11_ جس کے نیك اعمال زیادہ ہوں گے _ تو وہ خدا سے زیادہ اجر پائے گا _

16
یہا ں (فضل) سے مراد دوسروں سے عمل خیر کا زیادہ ہونا ہے ( فضلہ ) کی ضمیر "کل" کی طرف لوٹتی ہے_
12_ آخرت میں اجر الہی کا استحقاق، خداوند وحدہ لاشریك کی پرستش ، شرك سے دوری ، حضرت محمد مصطفی (ص) - کی رسالت پر ایمان اور گناہوں سے استغفار پر موقوف ہے_
ا لا تعبدوا الاّ الله ...ؤت کل ذی فضل فضلہ
آیت سے مذکورہ مطلب کا استفادہ اس احتمال کی بنیاد پر ہے کہ جملہ "یوت ..."اخروی اجر کو بیان کررہا ہو اور جملہ ما قبل میں" الی اجل" کا ہونا اور اس جملے میں "ا لی اجل " کا نہ ہونا بھی اسی مطلب کی تائید کرتاہے_
13_ پاداش اخروی عدالت خدا کے مطابق ہوگی _
و یؤت کل ذی فضلً فضل
14 _ غیر خدا کی پرستش اور عبادت میں شرك کرنا ، قیامت کے عذاب کا سبب ہے _
الا تعبدوا الا الله ... و ان تولوا فانی أخاف علیکم عذاب یوم کبیر
"تولّوا" فعل مضارع ہے _ اصل میں (تتولّوا) تھا _ تولّی اعراض کرنے کے معنی میں ہے اس کا متعلق گذشتہ احکام سے سمجھا جاسکتاہے اس بناپر "ان تولوا ..." یعنی اگر وحدہ لا شریك کی عبارت و غیرہ ... سے اعراض کیا ...
15 _گناہوں کو استغفار کے ذریعہ محو نہ کرنا اور خدا کی طرف متوجہ نہ ہونا، عذاب قیامت میں گرفتار ہونے کا سبب ہے_
و ا ن استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ ... و ان تولوا فانی أخاف علیکم عذاب یوم کبیر
16_ قیامت کا دن، بڑا دن ، اوراس کاعذاب خوفناك ہے _
فانی أخاف علیکم عذاب یوم کبیر
ظاہری طور پر کلہ "کبیر " یوم کے لیے صفت لیکن حقیقت میں اس دن کے عذاب کی بندگی کو بیان کررہاہے اسی لیے اسے خوفناك عذاب سے تعبیر کیا گیاہے_
17_ حضرت محمد مصطفی ،(ص) لوگوں کے خیر خواہ پیغمبر اور مشرکین و گناہگار لوگوں پر آنے والے عذاب سے پریشان تھے _
فانی أخاف علیکم عذاب یوم کبیر
-------------------------------------------------


اجل:
اجل مسمی (وقت معین ) 9; موت کے وقت سے لاعلمی 10
ادیان :
اہداف ادیان الہی 8;مختلف ادیان اور اچھی زندگی 8

17
استغفار:
استغفار کی اہمیت 1 ; استغفار کی اہمیت کی وضاحت 2; استغفار کے آثار 5 ، 7 ، 12 ; ترك استغفار کے آثار 15 ;
شرك سے ا ستغفار 2 ، 7 ; غیر خدا کی عبادت سے استغفار 2 ; گناہوں سے استغفار 1 ، 2 ، 5، 7 ، 12 ، 15 ;
انسان :
انسانوں کا عاجز ہونا 10
ایمان :
ایمان کے آثار 5،7،12; حضرت محمد مصطفی (ص) پر ایمان کے آثار 5 ، 7 ، 12
اجر:
اجر کے شرائط 12 ; اخروی اجر 12;اجر دینے میں عدالت 13 ; اجر کثرت کے عوامل 11

تبرّی :
شرک سے تبری کے آثار 5
تقرب :
تقرب الہی کی اہمیت 4;تقرب الہی کے آثار 7; تقرب الہی کے اسباب 5
توحید :
توحید عبادی 7 ، 12;توحید کے آثار 7 ، 12
خدا :
خداکی ربوبیت کی نشانیاں 3; خدا کی نعمتوں کا پیش خیمہ 7 ; خداوند متعال کی نعمتیں 6; عدالت الہی 13
خدا کی طرف لوٹنا : 15
خدا کی طرف پلٹنے کی آمادگي50; خدا کی طرف پلٹنے کے آثار 7 ; خدا کی طرف لوٹ جانے کی اہمیت 4
زندگی :
دنیاوی زندگی کا محدود ہونا 9
شرک :
شرک سے اجتناب کے آثار 12 ،شرک کے آثار 12;عبادت میں شرک 14
صالحین:
نیک لوگوں کا اجر زیادہ ہونا 11
عبادت :
خدا کی عبادت کے آثار 5;خدا کی عبادت 5; عبادت کے آثار 14; غیر خدا کی عبادت 14
عذاب:
آخرت کا عذاب 14،15; آخرت کے عذاب کی خصوصیات 16;عذا ب کے اسباب 14 ، 15
عمل صالح :
نیک اعمال کے آثار 11
قرآن :



قرآن اور اچھی زندگی 8 ; قرآن کی اہم ترین تعلیمات 2;قرآن مجید کے اہداف 8
قیامت :
قیامت کی خصوصیات 16 ;قیامت کی سختیاں 16 ; قیامت کی عظمت 16
گناہ :
گناہ کی بخشش3
محمد مصطفی (ص) :
پیغمبر اکرم (ص) اور مشرکین 17 ; پیغمبر اسلام (ص) کا مہربان ہونا 17 ;رسالت مآب اور گناہگار افراد 17 ; رسالت مآب (ص) کی پریشاني
معاش:
اچھی زندگی کی اہمیت 8 ;اچھی زندگی کے اسباب 7; اچھی زندگی کے حصول کا سبب 6

إِلَى اللّهِ مَرْجِعُكُمْ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (٤)
تم سب کی بازگشت خدا ہی کی طرف ہے اور وہ ہرشے پر قدرت رکھنے والا ہے (4)

1 _ تمام انسان خدا کی طرف سے ہیں_ اور اس کی طرف لوٹ کر جاناہے _
الی الله مرجعکم
رجوع اسی چیز کی طرف لوٹنے کو کہتے ہیں جہاں سے آغاز ہوا ہو(مفردات راغب)_

2 _ قیامت کا دن انسانوں کا خداوند عالم کی بارگاہ پلٹنے میندن ہے _
فانی ا خاف علیکم عذاب یوم کبیر _ الی اللہ مرجعکم
3 _ اگرانسان اس طرف متوجہ ہوجائے کہ یقینا اسے خدا ہی کی طرف پلٹنا ہے تو وہ وحدہ لا شریك کی عبادت کرے گا اور غیر خدا کی عبادت سے خوفزدہ بھی ہوگا_
فانّی أخاف علیکم عذاب یوم کبیر ، الی اللہ مرجعکم
"الی اللہ مرجعکم" کا جملہ "و ان تولوا فانی أخاف ..." کی تعلیل کے قائم مقام یعنی پیغمبر اکرم (ص) مشرکین کے لیے اس وجہ سے پریشان ہیں کہ وہ لوگ خدا ہی کی طرف پلٹیں گے


اور شرك کیوجہ سے عذاب میں گرفتار ہوں گے لہذا جو بھی اس حقیقت کو قبول کرے کہ بازگشت خدا ہی کی طرف ہے تو وہ اللہ کے علاوہ نہ کسی کی بندگی کریگا اور نہ ہی کسی کو اس کا شریك ٹھہرائے گا_
4 _ خداوند، عالم ہر کام کے انجام دینے پر قدرت رکھتاہے_
و ہو علی کل شيء قدیر
5 _ معاد کا وجو د اور قیامت کا بر پا ہونا، خداوند عالم کے قادرمطلق ہونے کی بنیا دپر ہے _
فانی اخاف علیکم عذاب یوم کبیر ، الی اللہ مرجعکم و ہو علی کل شيء قدیر
6 _ خداوند عزوجل کی قدرت مطلق پر یقین اور اسکی طرف متوجہ ہونا، معاد اور روز قیامت کے بارے میں ہرقسم کے شك و شبہہ کو دور کردیتاہے_
الی اللہ مرجعکم و ہو علی کل شی ء قدیر
مسئلہ معاد اور روز قیامت کو بیان کرنے کے بعد خدا کی قدرت کا تذکرہ اس لیے کیا گیا ہے کہ لوگوں کو خدا کی قدرت مطلق کی طرف متوجہ کیاجائے تا کہ وہ روز قیامت (جس پر نوع بشر کا عقیدہ رکھنا مشکل ہے)کے بارے میں شك نہ کریں_
7_ خداوند متعال ،موحدین کو اجر اور مشرکین و غیر خدا کی پرستش کرنے والوں کو عذاب دینے پر قادر ہے_
یمتعکم متعاً حسناً ... و ان تولّوا فانی أخاف علیکم عذاب یوم کبیر ... و ہو علی کل شيء قدیر
مذکورہ مطلب میں جملہ "و ہو ..."کے معني"یمتعکم متاعاً ..."و" اخاف علیکم ..." کے ذیل میں بیان ہوچکے ہیں_
-----------------------------------------------
ا سما ء و صفات:
قدیر4
انسان:
انسانوں کا انجام 1 ; انسانوں کا آغاز1
ایمان :
ایمان کے آثار 3 ، 6 ، خداوند عزوجل کی طرف لوٹنے پر ایمان رکھنا 3 ; قدرت خدا پر ایمان رکھنا 6 ; قیامت پر ایمان کے اسباب 6 ; معاد پر ایمان کے اسباب 6
توحید :
توحید کی آمادگی 3;توحید عبادی 3
خدا:
خداوند عزوجل کی خصوصیات 1 ; خداوند متعال کی قدرت 4 ، 7 ;خداوند عزوجل کی قدرت کے آثار5


خداوند عزوجل کی طرف لوٹنا : 1
خداوند متعال کی طرف لوٹنے کا وقت 2
ذکر:
آثار ذکر 6 ; قدرت خداوندی کا ذکر6

شبهہ:
شبهہ کو دور کرنے کے عوامل 6
شرك :
شرك عبادى کے موانع3
قیامت :
قیامت کا حتمی طور پر واقع ہونا 5 ; قیامت کی خصوصیات 2
مشركین :
مشركین کا عذاب 7
معاد:
معاد کا حتماً واقع ہونا5
موحدین :
موحدین کی دنیا میں اچھی زندگی 7



أَلا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُواْ مِنْهُ أَلا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (٥)
آگاہ ہوجائو کہ یہ لوگ اپنے سینوں کو دہرائے لے رہے ہیں کہ اس طرح پیغمبر سے چھپ جائیں تو آگاہ رہیں کہ یہ جب اپنے کپڑوں کو خوب لپیٹ لیتے ہیں تو اس وقت بھی وہ ان کے ظاہر و باطن دونوں کو جانتا ہے کہ وہ تمام سینوں کے رازوں کا جاننے والا ہے (5)
1 _زمانہ بعثت کے مشركین، پروردگار سے اپنی بات چھپانے کے لیے اپنا سرگریبان میں ڈال لیتے تھے اور پیغمبر(ص) کے خلاف کی گئي سازشوں کے بارے میں کانا پھوسی کے ذریعہ تبادلہ خیال کیا کرتے تھے_
الا انہم یثنون صدورہم لیستخفوا منہ
ثنّی ( مصدر یثنون ہے ) اس کے معانی میں ایك معنی لپٹنا اور جھكاناہے"استخفائ" کا معنی اپنے آپکو مخفی کرنا ہے اور " منہ"کی ضمیر


"الله " کی طرف لوٹ رہی ہے _ کیونکہ مشركین کا سینوں کو خم کرنے ( سرکو گریبان میں ڈالنے) کا مقصد اپنے آپکو خدا سے مخفی رکھنا تھا ( اس سے پتہ چلتاہے کہ اس انداز سے وہ پیغمبر(ص) کے خلاف باتیں کرتے اور کی گئي سازشوں کے بارے میں تبادلہ خیال کرتے تھے_
2 _عصر بعثت کے مشركین کی یہ خام خیالی تھی کہ خداوند عالم ہماری باتوں اور مخفی امور سے آگاہ نہیں ہے_
الا انہم یثنون صدورہم یستغفوا منہ
3 _ بعثت کے زمانہ میں مشركین مکہ ،پیغمبر اکرم(ص) اور اسلام کے خلاف مخفی میٹنگوں کے ذریعہ سازشیں بناتے تھے_
الا حین یستغشون ثیابہم یعلم ما یسرون و ما یعلنون
" استغشی ثبابہ" یعنی اپنے لباس سے اپنے کو مخفی کرنا تا کہ دیکھا ئي نہ دے( لسان العرب) "حین "، " یعلم " کے متعلق ہے _ لہذا جملہ " الا حین یستغشون ثیابہم یعلم ..." کا معنی یوں ہوگا _ کہ جب مشركین اپنے آپ کو چھپا تے تھے تو وہ مسائل کو بھی اپنے درمیان بیان کرتے تھے_ ان میں سے بعض کو چھپاتے تھے ( ما یسرون) اور بعض کو ظاہر کرتے

تھے ( و ما یعلنون) گویا اس آیت کا معنی یہ ہوا کہ مشرکین فقط اپنے آپ کو مخفی نہیں کرتے تھے _ بلکہ اپنے مخفی پروگراموں میں پیغمبر اسلام (ص) کے خلاف سازش کرتے تھے_

4 _ مشرکین مکہ کی پیغمبر اسلام(ص) کی علی الاعلان مخالفت اور خفیہ سازشیں_

الا حین یستغشون ثیابہم یعلم ما یسرون و ما یعلنون

5 _پروردگار عالم کی مشرکین کی مخفی سازشوں اور ظاہری محاذ آرائي سے آگاہي_

الا حین یستغشون ثیابہم یعلم ما یسرون و ما یعلنون

6_ خداوند متعال،تمام افکار اور خیالات سے آگاہ ہے_

انہ علیم بذات الصدور

7_ عن ابی جعفر (ع) قال: أخبرنی جابر بن عبداللہ ان المشرکین کانوا اذا مروا برسو ل اللہ (ص) حول البیت طأطأ أحدہم ظہرہ و رأسہ ہکذا و غطی راسہ بثوبہ لا یراہ رسول اللہ (ص) فأنزل اللہ عزوجل : "ألا انہم یثنون صدورہم لیستخفوا منہ ا لا حین یستغشون ثیابہم یعلم ما یسرون و ما یعلنون" (1) امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ جابر ابن عبداللہ نے مجھے بتایا جب کعبہ کے اطراف مینمشرکین، رسالت مآب کے قریب سے گذرتے تھے_ توکچھ ان میں سے اپنے سر اور پیٹھ کو خم کرلیتے تھے (خود جابر نے بھی ایسا کرکے دکھایا)_

.............

**1)کافی ج/8 ، ص 144 ، ح 115 ; نورالثقلین ج/2 ص 335 ، ح 6_**



اور اپنے سرکولباس میں چھپالیتے تھے تا کہ آنحضرت(ص) ان کو نہ دیکھ سکیں ، تب خداوند متعال نے اس آیت کو نازل فرمایا : " الا انہم یثنون صدورہم یستخفط منہ الا حین یستغثون ثیابہم ..."

---

اسلام :

صدر اسلام کی تاریخ 1 ، 4

اسماء و صفات :

صفات جلال 2 ; علیم 6

انسان :

افکار انسانی 6

خدا:

خداوند متعال او رجہل 2 : خداوند متعال و علم غیب 5 ، 6

روایت : 7

مشرکین :

صدر اسلام کے مشرکین اور حضرت محمد (ص) مصطفی (ص) 1 ; صدر اسلام کے مشرکین کی غلط فکر2 صدر اسلام مینمشرکین کی سازش 1 ; مشرکین اور رسالت مآب (ص) 7 ; مشرکین کا محاذ بنانا 5 ;مشرکین کی سازش 5 ;مشرکین کی صد ر اسلام میں کانا پھوسی مشرکین کے پیش آنے کا طریقہ 7

مشرکین مکہ :

مشرکین مکہ اور حضرت محمد (ص) مصطفی (ص) 3 ، 4 ;مشرکین مکہ کی سازش 3 ، 4 ; مشرکین مکہ کی محاذ آرائي 4; مشرکین کی مخفی میٹنگیں3

وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الأَرْضِ إِلاَّ عَلَى اللّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (٦)

اور زمین پر چلنے والی کوئي مخلوق ایسی نہیں ہے جس کا رزق خدا کے ذمہ نہ ہو _ وہ ہر ایك کے سونپے جانے کی جگہ اور اس کے قرار کی منزل کو جانتا ہے اور سب کچھ کتاب مبین میں محفوظ ہے (6)

1 _خداوند عالم ،زمین پر چلنے والی ہر مخلوق کے رزق کا ذمہ دار ہے_


و ما من دابة فی الارض الاّ علی الله رزقہ
2 _ ہر جاندار شے اپنی زندگی کے دوران ، غذا کے حصول کا حق رکھتی ہے _
و ما من دابة فی الارض الا علی الله رزقہ
3 _ ہر زندہ شے کو روزی دینا ،خدا کے ذمہ ہے_
و ما من دابة فی الارض الاّ علی الله رزقہ
4 _ خداوند متعال ہر جاندار شے کی دائمی اور عارضی رہنے والی جگہ سے واقف ہے _
یعلم مستقرہا و مستودہ
" مستقر " استقرار کا اسم مکان ہے _جو قرار پانے کی جگہ کے معنی میں ہے _پس (مستقرہا) اس جگہ کو کہتے ہیں جسے جاندار شے نے اپنے لیئے قرار دیا ہو اب وہ چاہے دائمی منزل ہو یا غالبی (مستودع) اسم مکان ہے استیداع سے (یعنی امانت رکھنا یا امانت لینا ) اور چونکہ امانت دائمی طور سے کہیںنہیں رکھی جاتی بلکہ عارضی طور پر رکھی جاتی ہے لہذا یہ کہا جاسکتاہے کہ (مستودعہا) سے مراد وہ جگہ ہے جہاں جاندار شے عارضی طور پر رہتی ہے_
5 _ خداوند عالم کاتمام اشیاء سے متعلق کامل علم، موجودات کو روزی پہنچانا اور ان کے امور کی تدبیر کی بنیاد ہے_
و ما من دآبة فی الارض الاّ علی الله رزقہا و یعلم مستقرہاو مستودعہ
(علی الله رزقہا ) کے بعد موجودات کے بارے میں علم خدا کا تذکرہ اس لیے کیا گیا ہے تا کہ اس نکتہ کی طرف متوجہ کیا جائے کہ موجودات کو روزی پہنچانے اور ان کے امور کی تدبیر کے لیے وسیع علم کی ضرورت ہے جو خدا کے پاس موجود ہے_
6_ ہر جاندار کا نام و پتہ،کتنی اور کونسی روزی کس جگہ اسے دینی چاہیے یہ سب کچھ کتاب میں لکھا ہوا ہے_
و ما من دآبة ... کل فی کتب
لفظ " کل" کا مضاف الیہ محذوف ہے _ اور گذشتہ جملات سے گویا یوں ظاہر ہوتاہے کہ آیت کا معنی اس طرح ہے " کل دابة و ما یتعلق بہا فی کتاب مبین " ہر زمین پر چلنے والی شے اور اس سے متعلق امور کتاب روشن میں موجود ہیں_
7_ وہ کتاب جسمیں خداوند متعال نے موجودات کے احوال کو درج کیا ہے " وہ روشن کتا ب ہے اور اس میں کچھ جو لکھا گیا ہے اسمیں کوئي ابہا م نہیں ہے _
کل فی کتب مبین
8_" قال رسول الله (ص) ... لا تہتم للرزق فان الله تعالی یقول: ( و ما من دابة فی الارض الا علی الله رزقہا ..."(1)
رسول الله (ص) سے روایت نقل ہوئي ہے کہ رزق و روزی کے لیے پریشان نہ ہوں کیونکہ خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ زمین پر کوئي بھی جاندار ایسا نہیں ہے کہ جس کی روزی خدا کے ذمہ نہ ہو_
.............

**1)مکارم الاخلاق ص 455; بحارالانوار ج74 ص 106 ، ح1_**


-----------------------------------------------
امور:
امور کی تدبیر کا سرچشمہ 5
جاندار:
جانداروں کی روزی روشن کتاب میں 6; جانداروں کی روزی کا بند و بست 3 ، 5 ; جانداروں کی روزی کاسبب 1;جانداروں کی روزی کا لکھا جانا 6 ; جانداروں کی روزی کی جگہ 6 ; جانداروں کی عارضی جگہ 4 ; جانداروں کی مادی ضروریات

2; جانداروں كى ہميشہ والى جگہ 4 ; جاندارونكے حقوق 2 ، 3
حقوق:
خداوند متعال پر حق ركھنا 3
خدا:
خدا كا علم 5 ; خدا كا علم غيب 4 ;خدا كى رزاقيت 1 ، 3 ; خدا كى قدرت كا سہارا 5
روايت : 8
روزى :
روزى كا حتمى ہونا 8 ; روزى كا سبب8
كتاب مبين :
روشن كتاب كى خصوصيات 7

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاء لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً وَلَئِن قُلْتَ إِنَّكُم مَّبْعُوثُونَ مِن بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ إِنْ هَـذَا إِلاَّ سِحْرٌ مُّبِينٌ (٧)
اور وہى وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمين كو چھ دونوں ميں پيدا كيا ہے اور اس كا تخت اقتدار پانى پر تھاتا كہ تمھيں آزمائے كہ تم ميں سب سے بہتر عمل كرنے والا كون ہے اور اگر آپ كہيں گے كہ تم لوگ موت كے بعد پھر اٹھائے جانے والے ہوتو يہ كافر كہيں گے كہ يہ تو صرف ايك كھلا ہوا جادو ہے (7)

1 _ خداوند متعال ، زمين اور آسمانوں كو خلق كرنے والا ہے _
25
ہو الذى خلق السموات والا'رض
2 _ زمين اور آسمانوں كى خلقت ،تدريجى طور پر انجام پائي اور چھ دنوں (چھ ادوار) ميں انجام پائي ہے_
خلق السموات والا رض فى ستة ا يام
آيت شريفہ ميں (ايام ) سے مراد معمولا جو معنى ليا جاتاہے وہ نہيں ہے-(يعنى ون يا دن و رات)بلكہ اس سے مراد ،ادوار او ر مراحل ہيں اس ليے كہ دن اپنے رائج اور متعارف معنى ميں زمين كى خلقت كے بعد ہى قابل فرض ہے_
3 _ كائنات كى خلقت، اپنے اندر متعدد آسمانوں كو ركھتى ہے _
4 _ زمين و آسمانوں كى خلقت سے قبل كائنات كا وجود پانى ميں منحصر تھا_
و كا ن عرشہ على المائ
" عرش" بادشاہ كے تخت كو كہتے ہيں ليكن آيت كريمہ ميں اس سے مراد سلطنت اور حكومت ہے او ر جملہ " و كان عرش على المائ" "كان" كى وجہ سے اس معنى ميں ہے كہ قبل اس كے كہ خداوند عالم زمين و آسمان كو خلق كرتا اسكى حكومت و سلطنت پانى پر تھى اور يہ معنى بھى سمجھتا جاسكتاہے كہ زمين و آسمان كى خلقت سے پہلے كائنات كى تشكيل پانى سے تھي_
5 _ زمين اور آسمانوں كى پيدائشے كا اصلى مواد پانى ہے _
خلق السموات والارض فى ستة ايام و كان عرشہ على المائ
مندرجہ بالا معنى و جملوں يعنى " خلق السموات ..." ( و كان عرشہ على السماء ) كے ارتباط سے حاصل كيا گيا ہے _ يعنى زمين و آسمانوں كى خلقت سے پہلے ہستى كا وجود پانى ميں منحصرتھا_اور خداوند متعال اس پر حكومت اور تسلط ركھتا تھا يہ اس كى طرف بھى اشارہ ہوسكتا ہے كہ خداوند عالم نے گذشتہ تمام پانى كو يا اس كے بعض حصہ كو زمين و آسمان ميں تبديل كرديا_
6_ خداوند عالم كائنات كا حاكم اور فرمان دينے والا ہے_
وكان عرشہ على المائ
7_ خداوند متعال انسانوں كو آزماتاہے_
ليبلوكم ايكم احسن عمل
8_ خداوند متعال كے آزمانے كا مقصد نيك عمل كرنے والوں( كامل انسانوں ) كو وجود ميں لاناہے_

ليبلوكم ايّكم احسن عمل
بلاء (يبلوا) كا مصدر ہے _ جوآزمانے كے معنى ميں ہے _ لوگوں كو خداوند متعال كا آزمانا اسوجہ سے نہيں ہے كہ ان پر اطلاع حاصل كرے لہذا امتحان سے مراد در حقيقت اس چيز كو ظاہر كرتاہے جو امتحان كا مقصد ہے پس ليبلوكم ... كے يہ معنى ہوں گے كہ تمہيں آزمائے اور آزمائشے كا مقصد يہ ہے كہ نيك اور اچھے افراد ظاہر اور آشكار ہوں _


9_ زمين و آسمانوں كى خلقت كا مقصد ،نيك ترين افراد (كامل انسانوں) كو وجود ميں لاناہے_
خلق السموات والارض ... ليبلوكم ايكم ا حسن عمل
" ليبلوكم" ، " خلق السموات " كے متعلق ہے _ اور خلقت كائنات كے مقصد كو بيان كرتاہے_
10_ تمام انسان مرنے كے بعد قيامت كے ميدان ميں حاضر ہونے كے ليے زندہ اور اٹھائے جائينگے_
و لئن قلت انكم مبعوثون من بعد الموت
11_ پيغمبر اسلام (ص) كى رسالت كا ايك مقصد يہ تھا كہ لوگوں كو مرنے كے بعد كى زندگى اور قيامت كے برپا ہونے كى طرف توجہ دلائي جائے_
و لئن قلت انكم مبعوثون من بعد الموت
12_ گذشتہ دور كے كافر ،قيامت كو بے معنى اور پيغمبر (ص) كى طرف سے اس كے بيان كو واضح دھوكہ اور جادو سمجھتے تھے_
ان ہذا الا سحرٌ مبين
"ہذا" كا ارشاد پيغمبر اكرم(ص) كے اس قول كى طرف ہے جسميں آپ فرماتے تھے كہ مردوں كو زندہ كيا جائيگا اور قيامت برپا ہوگى اور لفظ سحر كا اطلاق اس گفتار اور دعوى پر تشبيہ كے عنوان سے ہے اور اسميں وجہ شباہت باطل ہونا اور دھوكہ دينا ہے_ يعنى يہ ظاہرى باتيں فريب دينے والى ہيں _ اور حقيقت سے خالى اور بے بنياد يہ باتيں باطل اور دھوكہ بازى ميں جادو كى مانند ہيں_
13 _ خداوند متعال كى طرف سے انسانوں كى آزمائشے ، معاد اور روز قيامت كى روشنى ميں قابل توجيہ ہے_
خلق السموات والارض ... ليبلوكم ايّكم احسن عملاً و لئن قلت انكم مبعوثون
انسانوں كى آزمائشے كے بعد مسئلہ قيامت كا تذكرہ اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ قيامت كے برپا كرنے كے بغيرانسانوں كى آزمائشے كے بعد مسئلہ قيامت كا تذكرہ اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ قيامت كے برپا كرنے كے بغير انسانوں كى آزمائشے اور نيك لوگوں كے برے لوگوں سے جدا كرنا نتيجہ خيز ثابت نہيں ہوسكتا _
14 _ " عن الرضا (ع) قال: ان الله تبارك و تعالى ... خلق السموات والارض فى ستة ايام ... ليظہر للملائكة ما يخلفہ منہا شيئا بعد شيء فيستدل بحدوث ما يحدث على الله تعالى مرّة بعد مرّة ...و اما قولہ عزوجل : "ليبلوكم ايّكم ا حسن عملاً" فانہ خلقہم ليبلوہم بتكليف طاعتہ و عبادتہ ، لا على سبيل الامتحان و التجربة لانہ لم يزل عليماً بكل شيئ ..."(1) امام رضا عليہ السلام سے روايت
.............

**1) عيون اخبار الرضا ج/1 ، ص 134 ، ح 33 ، نورالثقلين ج/ 2 ص 336 ، ح/ 10_**


ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا :بے شك خداوند متعال نے آسمانوں اور زمين كو چھ دنوں ميں خلق كيا ...جس شے كو بھى خلق فرماتا ملائكہ كے سامنے ايك كے بعد دوسرے كو ظاہر فرماتا تا كہ خداند متعال كى نئي خلقت سے اس كے وجود ہونے پر استدلال كيا جاسكے ...قول خداوند متعال " ليبلوكم ايّكم احسن عملاً" يعنى خداوند متعال نے انسانوں كوخلق فرمايا تا كہ اپنى عبادت اور طاعت كے ذريعے ان كا امتحان لے ، نہ اسوجہ سے كہ وہ ان كے حالات سے آگاہى حاصل كرے كيونكہ وہ ازل سے تمام موجودات كے حالات سے واقف تھا اور ہے ...
15_ قال رسول الله (ص) ان الله قدّر مقادير الخلايق قبل ا ن يخلق السموات والارض بخمسين ا لف سنة و كان عرشہ على المائ(1) رسول اكرم(ص) سے حديث ہے كہ آنحضرت (ص) نے فرمايا خداوند متعال نے آسمانوں اور زمين كى خلقت سے

پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کے مقدرات کو معین کیا جبکہ اسوقت خداتعالی کا عرش پانی پر تھا_
16_عن محمد بن مسلم قال : قال لی ا بوجعفر (ع) : کان کل شيء ماء اً و کان عرشہ علی الماء ، فأمر اللہ عزّ ذکرہ الماء فاضطرم ناراً ثم ا مر النار فخمدت فارتفعت من خمودہا دخان فخلق اللہ عزوجل السموات من ذلك الدخان و خلق اللہ عزوجل الارض من الرّماد ...(2) محمد بن مسلم نقل کرتے ہیں کہ امام باقر (ع) نے فرمایا: تمام چیزیں پانی تھیں ، اور خداوند عزوجل کا عرش پانی پر مستقر تھا پھر خدا عزوّجل کے حکم سے وہ پانی آگ میں تبدیل ہوگیا پھر آگ کو حکم دیا ك بجھ جا وہ و بجھ گئي پھر اس آگ کے بجھنے سے دھواں اٹھا تو خداوند عالم نے آسمانوں کو اس دھواں سے خلق کیا اور اس کی خاکستر سے زمین کو خلق کیا_
17_ " عن علی ابن الحسین (ع) قال : ان اللہ عزوجل خلق العرش ... من ا نوار مختلفة فمن ذلك النور نور ا خضر ... و نور ا صفر ... و نور ا حمر ...و نور ا بیض ... " (3) امام سجاد (ع) سے روایت ہے : حضرت (ع) نے فرمایا : بے شك خداوند عزوجل نے عرش کو مختلف انوار سے خلق فرمایا ان انوار میں سبز، زرد، سرخ ... اور سفید نور تھا_
18_ عن علی (ع) ... خلق اللہ عرشہ من نورہ و
.............

**1) الدرالمنثور ج/4 ص 403_**
**2) کافی ج/8 ص 153 ، ج/ 142 ، تفسیر برہان ج/ 2 ص 207 ، ح 4_**
**3) توحید صدوق ص 326 ح 1 ، ب 51 ; تفسیر برہان ج/ 2 ص 208 ح 7_**


جعلہ علی المائ ... و ذلك قولہ : " و کان عرشہ علی الماء ..."(1) امام علی (ع) سے روایت ہے کہ حضرت (ع) نے فرمایا: (خداوند متعال ) نے عرش کو اپنے نور سے خلق فرمایا، اور اسکو پانی پر قرار دیا ...اسی بارے میں خداوند عزوجل فرماتاہے: " و کان عرشہ علی المائ ..."
19_ " عن ابی عبداللہ (ع) " قال: العرش فی وجہ ہو جملہ الخلق ... و فی وجہ آخر العرش ہو العلم الذی اطلع اللہ علیہ انبیاء ہ و رسولہ و حججہ ...(2)
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے حضرت (ع) نے فرمایا: عرش ایك لحاظ سے پوری مخلوق ہے _ دوسرے اعتبار سے عرش ایك ایسا علم ہے کہ جس سے خداوند متعال نے اپنے پیغمبروں ، رسولوں اور اپنی حجتوں کو آگاہ فرمایاہے_
20_ رسالت مآب (ص) سے روایت ہے کہ آنحضرت (ص) نے فرمایا: اللہ تبارك و تعالی کا قول ... "لیبلوکم ا یکم ا حسن عملاً" یعنی انکم ا زہد فی الدنیا(3) اللہ تبارك و تعالی کا یہ قول کہ تمھیںآزمانا چاہتاہے کہ تم میں سے کس کا عمل اچھا ہے یعنی دنیا میں زہد کے اعتبار سے تم میں سب سے بہتر کون ہے_
21_ عن النبی (ص) انّہ تلاہذہ الآیة " لیبلوکم ایّکم ا حسن عملاً" قال: ایّکم ا حسن عقلاً و ا ورع عن محارم اللہ و ا سرع فی طاعة اللہ ; (4)
رسالت مآب (ص) سے روایت ہے کہ آنحضرت (ص) نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائي"لیبلوکم ایّکم احسن عملاً" پھر فرمایا خداوند عزوجل تمہیں آزمانا چاہتاہے کہ تم میں عقل اور محرمات الہی سے اجتناب کرنے میں سب سے بہتر کون ہے نیز اطاعت خدا میں سب سے زیادہ سبقت کرنے والا کون ہے_
22_ " عن ا بی عبداللہ (ع) فی قول اللہ عزوجل "لیبلوکم ایّکم ا حسن عملاً" قال : لیس یعنی ا کثر عملاً و لکن ا صوبکم عملاً ... (5) امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول عزوجل "لیبلوکم ایّکم ا حسن عملاً" کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت (ع) نے فرمایا کہ اس سے مراد زیادہ عمل کرنا نہیں بلکہ تمہارا صحیح عمل کرنا مراد ہے_
23_ امیر المؤمنین (ع) سے روایت نقل ہوئي ہے_ حضرت (ع)
.............

**1) بحار الانوار ج/ 40 ص 195 ح 80_**
**2) معانی الاخبار ص 29 ح 1 ، بحار الانوا ر ج/55، ص 28 ح 47_**
**3) مکارم الاخلاق ص 447 ; بحار الانوار ج/ 74 ص 93 ، ح/1_**
**4) تفسیر طبری جزء 12 ، ص 5 ; مجمع البیان ج/ 10 ، ص 484_**

**5) كافی ج/ 2ص 16 ، ح4 ; نورالثقلين ج/ 2 ص _34 ، ح22_**


نے فرمايا: " ... ان الله تعالی قد كشف الخلق كشفة لا انہ جہل ما اخفوه من مصون اسرارہم و مكنون ضمائرہم و لكن ليبلوہم ايّھم احسن عملاً فيكون الثواب والعقاب بوائ(1)
بے شك خداوند متعال اپنی مخلوقات كی تمام تر تبديلوں كے حالات سے آگاه ہوا يہ اس معنی مينہيں ہے كہ اس كی مخلوقات جو اسرار و رموز كو مخفی كرتی تھی خداوند عالم اس سے جاہل تھا بلكہ يہ اس معنی ميں ہے كہ انہينآزمائے تا كہ ان كی جزا و سزا اعمال كے مطابق ہو _
------------------------------------------------
آسمان :
آسمانوں كا خالق 10; آسمانوں كا متعدد ہونا ; آسمانوں كی خلقت 16 ; آسمانوں كی خلقت كا تدريجی ہونا 2 ، 14 ; آسمانوں كی خلقت كا عنصر 5; آسمانوں كی خلقت كا فلسفہ 9 ; آسمانوں كی خلقت كی مدت 2
اعداد :
چھ كا عدد 2
امتحان :
امتحان كا وسيلہ 14 ; امتحان كا فلسفہ 20 ، 23
انسان:
انسان مرنے كے بعد 10 ; انسانوں كا آخرت ميں محشور ہونا 10; انسانوں كا امتحان 7، 13 ; انسانوں كی خلقت كا فلسفہ 14; انسانوں كے امتحان كا فلسفہ 8 ، 14 ; كامل انسان كی پيدائشے كا سبب 8 ، 9
پانی :
پانی كی خلقت كا وقت 20 ; پانی كے فوائد 5
خدا:
خداوند متعال كی حاكميت6 ; خداوند متعال كی خالقيت 1; خداوند متعال كے امتحانات 7،8،13; خداوند متعال كے مقدرات 15
خلقت :
عالم خلقت كا حاكم 6
ياد دہاني:
آخرت كی زندگی كی ياد آوری 11 ; قيامت كی ياد دہانی 11
خلق فرمايا:
آسمانوں سے پہلے كی خلقت 4; زمين سے پہلے كی خلقت 4
روايت: 14 ، 15 ، 16 ، 17 ، 18 ، 19 ، 20 ، 21 ، 22 ، 23
زمين :
زمين كا خالق 1 ; زمين كی خلقت 16 ; زمين كی خلقت تدريجاً ہے 2 ، 14 ; زمين كی خلقت كا عنصر 5 ; زمين كی خلقت كا فلسفہ 9 ; زمين كی خلقت كی مدت 2
.............

**1) نہج البلاغہ خطبہ 144 ; نورالثقلين ج/ 2 ص 340 ، ح 23_**


عرش:
عرش خدا اور پاني15 ، 18 ; عرش سے مراد 19;عرش كی خلقت 17 ، 18
قيامت :
قيامت كا كردار13;قيامت كو جھٹلانے والے 12

کفار:
کفار اور قیامت 12;کفار کی تہمتیں 12 ;کفار کی فکر12
محسنین:
نیکی کرنے والوں سے مراد 20 ، 1 2 ، 22 ;نیکی کرنے والونکے وجود کا سبب 8 ، 9
محمد مصطفی (ص) :
آنحضرت (ص) پر جادوگری کی تہمت 12 ، آنحضرت(ص) کی رسالت 11
مردہ :
مردوں کو آخرت میں زندہ کرنا 10

وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ أَلاَ يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفاً عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُواْ بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (٨)
اور اگر ہم ان کے عذاب کو ایك معینہ مدت کیلئے ٹال دیں تو طنز کریں گے کہ عذاب کو کس چیز نے روك لیا ہے _آگاہ ہوجائو کہ جس دن عذاب آجائے گا تو پھر پلٹنے والا نہیں ہے اور پھر وہ عذاب ان کو ہر طرف سے گھیر لے گا جس کا یہ مذاق اڑارہے تھے(8)

1_ وہ لوگ جو قرآن ، رسالت مآب (ص) اور قیامت کے منکر ہیں وہ دنیوی عذاب کے مستحق ہیں اور انہیناس عذاب سے ڈرایا بھی گیا ہے_
و لئن ا خرنا عنہم العذاب
جملہ (مایحسبہ ) (کونسی چیز نزول عذاب سے مانع ہے؟) یہ بتاتاہے کہ یہاں عذاب سے مراد دنیا کا عذاب ہے اوریہ جملہ یہ بھی بتاتاہے کہ گذشتہ کفار کو اس عذاب سے ڈرایا گیاتھا_
2_ خدا کے عذاب اور وعید کا معین وقت تاخیر اور ٹلنے کے قابل ہے_
کلمہ تاخیر "اخرنا" کا مصدر ہے جو کبھی کسی چیزکو بعد والے زمانہ میں قرار دینے کے معنی میں آتاہے اور کبھی ٹالنے اور معینہ مدت سے تاخیر


میں ڈالنے کے معنی میں آتاہے مذکورہ عبارت دوسرے معنی کی بنیاد پر ہے _ اور جملہ " ما یحسبہ" اس معنی کی تایید کرتاہے_
3_ کفار کے عذاب میں تاخیر اور اسکا روکنا تھوڑی مدت کے لیے ہوتاہے _
لئن ا خرنا عنہم العذاب الی امۃ معدودۃ
آیت میں لفظ "امۃ" کے معنی زمانہ اور وقت کے ہیں_
4_گذشتہ کفار، عذاب کی تاخیر سے پیغمبر (ص) کے ڈرانے کو بے بنیاد سمجھتے اور ان کا مذاق اڑاتے تھے_
لئن ا خرنا ... لیقولن مایحسبہ
"جملہ ما کانوا بہ یستہزؤن" قرینہ ہے کہ جملہ "ما یحسبہ" میں استفہام تمسخر اور مذاق اڑانے کے لیے ہے لہذا"لیقولن" سے مراد یہ ہے کہ وہ تمسخر وا ستہزا سے پوچھتے ہیں کہ کس چیز نے آنے والے عذاب کو روك دیا ہے؟
5_ کفار ،عنقریب عذاب الہی میں گرفتار ہوں گے_
الی امۃ معدودۃ الا یوم یأتیہم لیس مصروفاً عنہم
( یأتیہم ) میں فاعل کی ضمیر عذاب کی طرف لوٹتی ہے_ اور لفظ " یوم " مصروفاً کے لیے ظرف ہے_
6_کفار پر عذاب نازل ہونے کے بعد اٹھایا نہیں جائے گا_
الا یوم یاتیہم لیس مصروفاًعنہم
7_ اللہ کا عذاب کفار کو گھیرلے گا_
الا یوم یاتیہم ... و حاق بہم ما کانوا بہ یستھزون
( حاق بہم) کا جملہ ( لیس مصروفا) کے جملے پر عطف ہے اور جملہ "یاتیہم" کے قرینہ کی بنا (حاق) کا لفظ جو فعل ماضی ہے _ مضارع (یحیق) کے معنی میں ہے ( یعنی گھیر لے گا ) اور (ماکانوا ... ) سے مراد عذاب الہی ہے _

8_ کفا ر،جب عذاب الہی کے روبرو ہونگے تو اس سے اپنے آپ کو نجات نہیں دے سکیں گے _
و حاق بہم ما کانوا بہ یستھزؤن
" لیس مصروفاً عنہم" کا جملہ یہ بتاتاہے کہ کفار سے عذاب کو اٹھایا نہیں جائے گا اور (حاق بہم ...) کا جملہ اس معنی کو بتاتاہے کہ وہ خود بھی اس عذاب سے فرار نہیں کرسکتے ہیں_
9_ پیغمبروں کی طرف سے کیے گئے عذاب کے وعدوں کا کفار ہمیشہ مذاق اڑایا کرتے تھے_
و حاق بہم ما کانوا بہ یستھزء ون
-----------------------------------------------
انبیاء :
انبیاء علیہم السلام کا مذاق اڑانے والے 9; پیغمبروں کے عذاب سے ڈرانے کا مذاق9


خدا:
خداوند متعال کا عذاب گھیرلینے والا ہے 7; خداوند متعال کے عذاب 5 ،6; خداوند عالم کے عذاب کے وعدوں کا مذاق 9;
خداوند متعال کے وعدہ عذاب میں تاخیر2 ; عذاب الہی میں تأخیر 2
عذاب:
اہل عذاب 1; دنیا کے عذاب سے ڈرانا 1
قرآن:
قرآن مجید کے منکرین 1
قیامت :
قیامت کے منکرین 1
کفار:
کافروں کا عذاب حتمی ہونا 5 ، 8; کافروں کا عذاب 7 ;کافروں کا مذاق اڑانا4 ، 9;کافروں کو دھمکی 1 ; کفار اور حضرت محمد مصطفی (ص) 4 ; کفار عذاب الہی کے وقت 80 ;کفار کا عاجز ہونا 8 ; کفار کی خصوصیات 9; کفار کی فکر4 ; کفار کے عذاب کا ہمیشہ ہونا 6 ; کفار کے عذاب میں تأخیر 3
محمد مصطفی (ص) :
آنحضرت (ص) کا مذاق اڑانے والے 4; آنحضرت(ص) کی دھمکیوں کا مسخرہ کرنے والے4 ; حضرت محمد (ص) کی رسالت کے ;منکر

وَلَئِنْ أَذَقْنَا الإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَؤُوسٌ كَفُورٌ (٩)
اور اگر ہم انسان کو رحمت دے کرچھین لیتے ہیں تو مایوس ہوجاتا ہے اور کفر کرنے لگتا ہے (9)
1_ انسانوں کو نعمتیں عطا کرنا اور ان کا واپس لے لینا یہ خداوند متعال کے ہاتھ اور اختیار میں ہے _
و لئن ا ذقنا الانسن منا رحمة ثم نزعنہا منہ
2 _ انسان جب دنیا کی آسائشےوں اور خدا کی نعمتونکو اپنے ہاتھوں سے گنوا دیتاہے _ تو خداوند متعال کی رحمتوں سے نا امید اور کائنات میں خداوندعالم کی تدبیر کا منکر ہوجاتاہے_
و لئن ا ذقنا الانسان ... انہ لیؤس کفور
ممکن ہے کہ لفظ"کفور" کفر سے نکلا ہو جو انکار کے معنی میں ہے_ اس صورت میں جملہ (انّہ ...کفوراً ...)اس بات کی طرف اشارہ کررہاہے کہ نعمتیں ملنے اور ان کے سلب ہوجانے کے بعدتو انسان یہ خیال کرتاہے کہ عالم کائنات میں جو تغیر و تبدیلی رونما ہوتی ہے وہ خداوند متعال کے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ اس کے اختیار سے


خارج ہے _
3 _ خداوند عالم، انسانوں کو نعمتیں دے کر اور کبھی نعمتوں کو چھین کر ان کا امتحان لیتاہے_

ليبلوكم ايّكم ا حسن عملاً ... و لئن ا ذقنا الانسن منا رحمة ثم نزّعنہا منہ
4_ خداوند متعال كى نعمتيں ،لوگوں كے ليے اسكى رحمت كا جلوه ہيں_
و لئن اذقنا الانسان منا رحمة
اس آيت ميں (رحمت) كے لفظ سے نعمت كا معنى استخراج كيا گيا ہے_
5_ انسان جن نعمتوں كا حامل ہے ان سے شديد محبت كرتاہے_
ثم نزعنہا منہ
"نزع" كا معنى اكھاڑنا كے ہيں اس لفظ كا سلب نعمت ميں استعمال،اس بات كو سمجھا تاہے كہ انسان دنياوى نعمتوں سے بہت محبت كرتاہے _
6_ انسان اپنى جان و روح كے لحاظ ايك ضعيف اور عاجز مخلوق ہے_
و لئن ا ذقنا الانسان منا رحمة ثم نزعناہا منہ انہ ليئوس كفور
(ا ذقنا ) كا لفظ لغوى اعتبار سے (ذوق ) سے ہے جو ذائقہ كو سمجھنے كے ليے غذا كے چكھنے كے معنى ميں ہے _قرآن مجيد نے نعمت كى عطا كو غذا كا مزه چكھنے سے تشبيہ دى ہے تا كہ اس نكتہ كى طرف اشاره كرے كہ انسان ،روح و جان كے اعتبار سے ايك ضعيف مخلوق ہے _ اتنا ضعيف ہے كہ دنيا كى معمولى سى نعمت كو جب پالينے كے بعد ہاتھ سے دے بيٹھتاہے تو خود كو سنبھال نہيں سكتا آخر كار كفر اور ناشكرى طرف چلا جاتاہے_
7_ انسان كو چاہيے كہ ہميشہ خواه محتاج ہو يا بے نياز خداوند عزوجل كا شكر گزار رہے_
و لئن اذقنا الانسان منا رحمة ... انہ ليئوس كفور
8_ مشكلات ميں گھرنے اور وسائل وامكانات كو ہاتھ سے دے دينے كے بعد بھى انسان ،رحمت الہى كا اميدوار ہونا چاہيئے
ثم نزعنھا منہ انہ ليئوس كفور
-----------------------------------------------------
امتحان :
امتحان كا آلة 3 ; سلب نعمت كے ذريعہ امتحان 3; نعمت دے كر امتحان لينا3
اميد ركھنا :
خداوند متعال كى رحمت پر اميد ركھنا 8 ; پريشانيوں ميں اميد ركھنا 8 ; غربت و تنگدستى ميں اميد ركھنا 8; خداوند متعال سے اميدوار رہنے كى اہميت 9_
انسان:
انسان كا امتحان 3 ; انسان نعمت كے سلب ہونے


كے وقت 2 ; انسان كا اثر قبول كرنا 20 ; انسان كے وظائف7 ; انسان كى صفات 2 ، 5 ، 6 ; انسان كى كمزورى 6 ; انسان كى دلبستگى 5
خدا:
خداوند غزوجل كے اختيارات 1 ; خداوند متعال كى آزمائشے 3 ; خدا كى ربوبيت كا جھٹلانا 2 ; خداوند متعال كى رحمت كى نشانياں 4 ; خداوند متعال كى نعمتيں 4
شكر:
بے نيازى ميں شكر 7; ;دائمى شكر 7; شكر كرنے كي
اہميت 7 ;غربت و تنگدستى ميں شكر 7
لو لگانا :
دنياوى آسائشےوں سے دل لگانا5 ; نعمت الہى سے دل لگانا5
نعمت:
نعمت كا سبب 1;نعمت كے چھن جانے كا سبب 1
نااميدي:

خداوند متعال کی رحمت سے ناامیدی 2;نااُمیدی کے اسباب 2

وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاء بَعْدَ ضَرَّاء مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ (١٠)
اور اگر تکلیف پہنچنے کے بعد نعمت اور آرام کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ اب تو ہماری ساری برائیاں چلی گئیں اور وہ خوش ہوکر اکڑنے لگتا ہے (10)

1_ خداوند متعال ، انسانوں کو دنیا کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے _
و لئن ا ذقنہ نعمائ
(نعما) نعمت کے معنی میں ہے _ اس لفظ کو اسوجہ سے یہاں لایا گیا ہے کیونکہ لفظ (ضرائ) کے ہم وزن ہے _
2 _ انسان جب عیش و آرام کے عالم میں ہوتاہے تو اپنے کو سختیوں اور پریشانیوں سے محفوظ سمجھتاہے_
و لئن ا ذقنہ نعماء بعد ضرّاء مستہ لیقولنّ ذہب السيئات عني
( لئن ا ذقنہ) کا جملہ مشکلات کے برطرف ہونے پر دلالت کرتاہے اس بناء پر جملہ "ذہب



السيئات عني" (رنج و الم مجھ سے دور ہوگئے) جن کے کہنے اور اس پر اعتقاد رکھنے کی وجہ سے انسان کی مذمت کی گئي ہے کا مفہوم کچھ اور ہے اور وہ یہ ہے کہ مشکلات و پریشانیوں میں دوبارہ گرفتار نہ ہونے کا خیال ہے_
3 _ انسان مشکلات کے برطرف ہونے کے بعد اور دنیاوی نعمتوں کے ملنے پر بہت ہی خوشی کا اظہار کرتاہے جس سے وہ تکبر اور فخر کرنے لگتاہے _
و لئن اذقنہ نعماء بعد ضرّاء مستہ لیقولن ذہب السيئات عني
جملہ " انہ لفرح فخور " جملہ مستا نفہ ہے_ یہ اس معنی کو منعکس کرتاہے_ جو ( لیقولنَّ ...) کے جملے سے حاصل ہوتاہے _ یعنی انسان خیال کرتاہے کہ وہ مشکلات میں دوبارہ مبتلا نہیں ہو گا _ لہذاوہ بہت ہی خوشحال اور فخر کرنے لگتاہے_
4 _عیش و آرام پانے کے بعد غرور ، تکبر، زیادہ خوش ہونا برے صفات میں سے اور اس کی مذمت کی گئي ہے_
و لئن اذقنہ نعماء بعد ضرّاء مستہ لیقولن ذہب السيئات عني
بعد کی آیت (الا الذين ...)اس معنی کو سمجھا رہی ہے کہ قرآن کا مقصد ،انسان کی اس صفت کو بیان کرنے کا فقط خبر دینا نہیں ہے بلکہ در حقیقت اس انسان کی مذمت کرنامقصود ہے جس میں یہ صفت پائي جاتی ہو_
5 _ انسان کی زندگی میں کبھی مشکلات و پریشانیاں اور کبھی آرام و آسائشے ہے _
و لطن اذقنہ ، نعماً بعد فتراء ستہ
" ضرائ" مشکل اور دکھ کے معنی میں ہے اور مشکلات و پریشانیوں میں گرفتارہونے والے کے لیے لفظ ( مس) کو استعمال کیا گیا ہے _ اس سے یہ اشارہ ملتاہے کہ معمولاً مشکلات و پریشانیاں ہمیشہ نہیں رہتی اور نعمتوں کے عطا کو چھکنے سے تعبیر کیا گیا ہے اس سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ دنیاوی نعمتیں جلدی ختم ہونے والی ہیں _
6_ انسان کے روحی اورنفسیاتی جسمانی حالات ( ناامید ہونا ، بہت زیادہ خوشحال ہونا ، تکبر ) و غیرہ تھوڑی سی ہی پریشانی اور آسائشے سے تبدیل ہوجاتے ہیں_
و لئن ا ذقنا الانسن ... انّہ لیئوس کفور و لئن ا ذقنہ نعما ... انہ لفرح فخور
-----------------------------------------------
آسائش :
آسائش ہمیشہ کے لیے نہیں 5
اخلاق :
اخلاقی برائیاں4
انسان:
انسان آسائشے کے وقت 2 ; انسان خوش گذرانی کے وقت 2 ; انسان کا اثر قبول کرنا 6 انسان کا تکبر 6 ; انسان کے حالات 3، 2

36

پریشانی :

پریشانی کے دور ہونے کے آثار 3 ; پریشانیوں سے اپنے کو محفوظ خیال کرنا 2 ; مشکلات اور پریشانیوں کا ناپائیدار ہون

تکبر:

تکبر کی مذمت 4 ; تکبر کے اسباب 3

خدا :

خداوند متعال کی بخشش 1 ; خداوند متعال کی نعمتیں 1

خوشي:

خوشی میں افراط; خوشی میں افراط کی مدمت 4;

رفاہ:

رفاہ کے آثار 3; رفاہ کی ناپائیداري

فخر و مباہات :

فخر کرنے کی مذمت 4 ; فخر کرنے کے اسباب 3

مادی سہولیات:

مادی سہولیات کا سرچشمہ

نعمت :

نعمت کا سبب 1



إِلاَّ الَّذِينَ صَبَرُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ أُوْلَـئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ (١١)

علاوہ ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور انھوں نے نیك اعمال کئے ہیں کہ انکے لئے مغفرت ہے اور بہت بڑا اجر بھی ہے (11)

1_ صابرین اور اعمال صالح بجالانے والے نعمتونکے چھن جانے اور تنگدستی میں مبتلاء ہوجانے کے بعد رحمت خدا سے مایوس ہوتے ہیں اور نہ اس کی تدبیر کا انکار کرتے ہیں _

انہ لیؤس کفور ... الا الذین صبروا و عملوا لصلحات

2 _ صابر لوگ ہمیشہ نیك اعمال کرنے والے ، اور ہر حال میں خداوند متعال کو فراموش نہ کرنے والے اور شکر گزار ہیں _

لئن ا ذقنا الانسان منا رحمة ... انہ لیئوس کفور الا الذین صبروا ...

مذکورہ مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے کہ کفور اس کفران سے ہے جو ناشکر ے کے معنی میں ہے _

37

3_ صابرین جو نیك اعمال انجام دینے والے ہیں دنیاوی نعمتوں اور عیش و آرام پاجانے کے بعد بھی تکبر اور غرور کرتے ہیں اور نہ خوشحال ہوتے ہیں_

انہ لفرح فخور ، الا الذین صبروا و عملو ا الصلحات

4 _ مشكلات اورپريشانيوں ميں صبر و شكيبائي كى ضرورت ہے اسى طرح كبھى عيش و آرام ميں بھى ہے_
لئن ا ذقنا الانسان منا رحمة ... الا الذين صبروا ...
5_ جس طرح عيش و آرام ميں نيك كاموں كو انجام دينے كى ضرورت ہے _ اسى طرح مشكلات و پريشانيوں اور رنج و الم ميں گرفتار ہوجانے كے بعدبھى _
لئن اذقنا الانسان منا رحمة ثم نزعنها منہ انہ ليؤس كفور ... الا الذين صبروا و عملوا الصالحات
6_ اچھے كاموں كو بجالانا اور صبر كرنا انسان كى روح كو تقويت بخشتاہے اور روحى و نفسياتى لغزشوں سے نجات ديتاہے _
انہ ليئوس كفور ... انہ لفرح فخور ، الا الذين صبروا و عملوا لاصالحات
آيت 9 ، 10 ميں ارشاد ہوتاہے كہ انسان تھوڑى سى آسائشے اور سختى ميں لڑكھڑا جاتاہے_ اور خود كو كھو ديتاہے مذكورہ آيت ميں اس خصلت سے ان كو استثناء كيا گيا ہے جولوگ صبر كرتے ہيں اور اچھے كام بجا لاتے ہيں _
7_ خداوند متعال كى آزمائشے ميں كاميابى ، نيك كاموں كو انجام دينے اور صبر كرنے ميں ہے _
ليبلوكم اتكم احسن عملاً ... لئن ا ذقنا الانسان الا الذين صبروا و عملو الصالحات
8_ صبر پيشہ ہونا بھى نيك كاموں كے سبب ہے _
الا الذين صبروا و عملوا الصالحات
9_ صابر لوگ جو نيك اعمال كرتے ہيں وہ خداوند متعال كى مغفرت سے بہرہ مند ہوتے ہيں _ اور ان كے گناہ بخشے جاتے ہيں _
اولئك لہم مغفرة
10_ وہ لوگ جو صبر كرتے ہيں اور نيك اعمال انجام ديتے ہيں بڑے اجر الہى (جنت ) كے مستحق ہيں_
اولئك لہم مغفرة و ا جر كبير
11 _ بڑا اجر الہى ( جنّت) گناہوں كى بخشش كے سبب سے حاصل ہوتاہے_
اولئك لهم مغفرة و اجر كبير
لفظ"مغفرت" كو"ا جركبير" پر مقدم كرنے كا مقصد يہ ہوسكتاہے كہ عظيم اجر خداوندى كا حصول


اورجنت ميں داخل ہونا گناہوں كى بخشش كے مرہون منت ہے _
آسائش :
آسائش ميں صبر كى اہميت 4
اجر :
آخرت كا اجر 11 ; اجر كے مرتبے 10 ، 11 ; اجر كے اسباب 11
استقامت :
استقامت كے اسباب 6
اطمينان :
اطمينان كے عوامل 6
امتحان :
امتحان ميں كاميابى كے عوامل 7
اہل ذكر :
بخشش:
بخشش كے آثار 11 ; بخشش كے مستحقين 9
پريشانى :
پريشانى سے نجات كے اسباب 6
جنّت :

اجر جنت : 10؛ اجر جنت کے اسباب 11؛ اہل بہشت : 10
خدا:
خداوند متعال کے امتحان 7 ; خداوند متعال کے اجر 10 ، 11
سہولتیں :
سہولتوں میں صبر کی اہمیت 4
شکر کرنے والے : 2
صالحین :
صالحین کی بخشش 9 ; صالحین کا ایمان 1 ; صالحین کا اجر اخروی 10 ; صالحین ہمیشہ ذکر الہی میں 2 ; صالحین ہمیشہ شکر گزاری میں 2
صبر:
صبر کے آثار 6،7 ; صبر کے اثرا نداز ہونے کا سبب 8
نیك اعمال :
نیك عمل کرنے والے دنیا کی نعمتوں میں 5 ; نیك عمل کرنےوالے سہولت میں 5 ; نیك عمل کرنے والے مشکل میں 5; نیك اعمال کے آثار 6 ، 7 ; نیك عمل کی اہمیت 5 ;
صبر کرنے والے :


صابرین آسائشے کے وقت 3 ;صابرین اور اظہار فکر ;صابرین اور تکبر ; صابرین اور خوشی 3 ; صابرین اور غربت1; صابرین سہولت کے وقت 3 ;صابرین کی خصوصیات 1 ، 2 ،3; صابرین نعمت کے چلے جانے پر 1 ; صبر کرنے والوں کی بخشش 9 ; صبر کرنے والے ہمیشہ شکر الہی میں 2 ; صبر کرنے والے ہمیشہ ذکر الہی میں 2
فکری تقویت:
فکریتقویت کے اسبا ب6
مشکل :
مشکل میں صبر کی اہمیت 4

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَى إِلَيْكَ وَضَآئِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن يَقُولُواْ لَوْلاَ أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَاء مَعَهُ مَلَكٌ إِنَّمَا أَنتَ نَذِيرٌ وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ (١٢)
پس کیا تم ہماری وحی کے بعض حصوں کو اس لئے ترك کرنے والے ہو یا اس سے تمہارا سینہ اس لئے تنگ ہوا ہے کہ یہ لوگ کہیں گے کہ ان کے اوپر خزانہ کیوں نہیں نازل ہوایا ان کے ساتھ ملك کیوں نہیں آیا _ تو آپ صرف عذاب الہی سے ڈرانے والے ہیں اور اللہ ہر شے کا نگراں اور ذمہ دار ہے(12)

1 _ قیامت کے ذکر کے سبب مشرکین جناب رسول خدا(ص) کی تکذیب کرتے تھے اور اپنے غیر معقول مشورہ سے پیغمبر کو بعض آیات کے ترك کرنے اور ابلاغنہ کرنے کے خطراتمیں ڈال دیتے تھے_
فلعلك تارك بعض ما یوحی الیك و ضائق بہ صدرك ان یقولوا لو لا انزل علیہ کنز
یہ بات واضح ہے کہ وہ خوف و شك جو لفظ (لعلّ) سے ظاہر ہورہاہے _وہ متکلم ( خداوند ) نہیں


ہے _ بلکہ وہ مخاطب (جناب رسالت مآب) کے شك و تردید کو بیان کرتاہے _ یا اس خاص مورد کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں ہو انسان بعض آیات کے ترك کرنے کو بعید نہیں سمجھتا لہذا " لعلك تارك ..." اس معنی کو سمجھا رہاہے کہ پیغمبر خدا(ص) کچھ ایسے ہی حادث سے دوچار تھے کہ جس میں یہ احتمال اور خوف تھا کہ جہاں پیغمبر بعض آیات کے ابلاغ میں شك و تردید میں پڑجائیں اور عارضی طورسے مصلحت یہ سمجھیں کہ ان آیات کو نہیں ہوتی کہ کچھ آیات کو ابلاغ نہ کرے (لعلك تارك ...) یہ بتاتاہے کہ پیغمبر اس وقت تك ابلاغ نہ کریں جب تك حالات سازگار نہ ہو جائیں جملہ (ا ن یقولوا

...) میں لام تاكید اور لا نافیہ مقدر ہیں_ یعنی اصل میں (لان لا یقولوا ...) ہے_ یہ جملہ ان اسباب كی طرف اشارہ كرتاہے جو خوف و خطر كا سبب بنے ہیں_لعلك تارك كو ساتویں آیت پر تفریع كرنا اس بات كو سمجھاتاہے كہ قیامت كا جھٹلانا بھی ان خوف و خطر كے اسباب كو مہیا كرنے میں موثر ہو_
2_ پیغمبر اسلام كی یہ ذمہ داری تھی _ كہ جن احكام اور معارف الہی كی خداوند متعال كی طرف سے وحی كی گئي ہے_ ان كو لوگوں تك پہنچائے _ اگر چہ بعض احكام كے بیان سے لوگوں كی مخالفت اور محاذ آرائي كا سامنا بھی كیوں نہ كرنا پڑے _
ان ہذا الا سحر مبین ... فعلك تارك بعض ما یوحی الیك
3_ قرآن مجید كی كچھ آیات كے ابلاغ كو ترك كرنے كا خیال پیغمبر اسلام (ص) كے لیے اور پریشانی اور غم كا سبب بنتا تھا_
فعلك تارك بعض ما یوحی الیك و ضائق بہ صدرك
مذكورہ معنی اسوقت لیا جاسكتاہے_ كہ جب جملہ (وضائق بہ صدرك) كو حالیہ قرار دیں _ اور(بہ) میں ضمیر كا مرجع ( ترك ابلاغ ) ہو جو جملہ ( لعلّك تارك ...) سے حاصل ہوتاہے _ اور اس كی طرف اس ضمیر كو لوٹا یا گیا ہے _ یعنی اگر اس طر ح كے حالات پیدا ہوجائیں كہ ( اے رسول (ص) ) تم كچھ آیات الہی كو ابلاغ كرنے میں شك و تردید میں پڑجاو اور اس ترك ابلاغ كے خیار كو ذہن میں دھراتے رہو تو یہ خیال آپ ہی كو پریشان میں ڈال دے گا_
4 _ مبلغ دین كی ذمہ داری ہے كہ تمام قوانین اسلام اور معارف دین لوگوں كے لیے بیان كریں اور ان میں سے كچھ بھی پنہان نہ كریں_
فلعلّك تارك بعض ما یوحی الیك
5 _ بعض معارف اسلام اور احكام دین سے لوگوں كا وحشت زدہ اور اپنی قبول كرنے كے مواقع كا فراہم نہ ہونا یہ دیل نہیں بنتا كہ ان كا تبلیغ نہ كی جائے_
ان ہذا الا سحر مبین ... فعلك تارك بعض ما یوحی الیك
6_ قرآنی آیات وہ حقائق ہیں جو وحی كے ذریعہ پیغمبر(ص) پر


نازل ہوتی تھیں_
فلعلك تارك بعض ما یوحی الیك
7_ مشركین كے لیے پیغمبر اسلام (ص) كی رسالت كے برحق ہونے كی دلیل یہ تھی _ كہ معجزہ كے طور پر(خداوند متعال كی طرف سے) كوئي خزانہ اور مال كثیر ان پرنازل ہو_
ان یقولوا لو لا انزل علیہ كنزٌ
8_ مشركین كاآنحضرت كے برحق ہونے پر اطمینان حاصل كرنے كے لیے یہ مطالبہ تھا كہ پیغمبر اسلام كے ساتھ فرشتہ نازل ہو جو ہمیشہ ان كے ساتھ رہے_
ان یقولوا لو لا ... جاء معہ ملك
9_ مشركین كے بے جا مطالبات اور معجزات دكھانے كی خواہشات آنحضرت (ص) كی پریشانی و غم كا سبب بنتی تھیں_
و ضائق بہ صدرك ان یقولوا لو لا ا نزل علیہ كنز ا و جاء معہ ملك
مذكورہ مطلب اس صورت میں آیت سے حاصل كیا جاسكتاہے جب (بہ ) كی ضمیر ( ا ن یقولوا ...) كی طرف پلٹے ، دوسرے الفاظ میں ( ان یقولوا ...) كا جملہ ضمیر ( بہ ) كا بدل ہو _ یعنی اس طرح جملہ ہوگا "و ضائق صدرك بان یقولوا ..."
10_ پیغمبر اسلام (ص) كی ذمہ داری یہ ہے كہ احكام الہی اور معارف دین كو لوگوں تك پہنچائے اور ان كو (عذاب الہی ) سے ڈرائے نہ یہ كہ ان كی بے تكی خواہشات كو پورا كرے _
انما انت نذیر
11_ پیغمبر اسلام (ص) تبلیغ اور خوف خدا دلانے كے بعد لوگوں كے اعمال اور انكے كفر كے ذمہ دار نہیں ہیں_
انما ا نت نذیر
جملہ ( انّما ا نت نذیر) میں جو لفظ انما سے حصر كیا گیا ہے_یہ حصر اضافی ہے _ پیغمبر اسلام (ص) كی ذمہ داری كو

بتاتاہے _
12_ خداوند متعال تمام چیزوں کا نگہبان اور مدبر ہے_
واللہ علی کل شيء وكيل
(وکیل ) اسکو کہتے ہیں جو دوسرونکے کام کو اپنے ذمہ لیے ہوئے ہو _ اور چونکہ آیت کریمہ میں لفظ( علی ) کے ذریعے سے متعدی ہواہے_ اس وجہ سے حفاظت اور نگہبانی کا معنی اس میں مضمر ہے _ اسی وجہ سے جملہ ( واللہ علي ...) کا اشارہ اس معنی کی طرف ہے _ کہ خداوند متعال لوگوں کے تمام امور میں ان کا حافظ اور نگہبان ہے_
13 _ معجزہ دکھانا اور لوگوں کے مطالبات اور ان کے تقاضوں کو پورا کرنا خداوند عالم کے اختیار میں ہے نہ کے پیغمبر اکرم(ص) کے ہاتھ میں ہے_
انّما ا نت نذير واللہ على كل شيء وكيل



-----------------------------------------------

اسلام :
صدر اسلام کی تاریخ 9
اسماء و صفات :
وکیل 12
امور:
مدبر الامور12
ایمان :
حضرت محمد مصطفی پر ایمان 7
تبلیغ :
تبلیغ نقض کی پہچان 4 ، 5 ; تبلیغ اور لوگوں کا خوف 5; تبلیغ کے شرائط 4 ، 5
خدا:
افعال خداوند 12 ; خداوند متعال کا پالنے والا ہونا 12 ; خداوند متعال کی شان و شوکت 13 ; خداوند متعال کا محافظ ہونا 12
دین :
تبلیغ دین کی اہمیت 12 ; دین کی تبلیغ 4 ، 5 ،10
قرآن :
قرآن مجید کا وحی ہونا 6
مبلغین :
مبلغین کا فریضہ 4
محمد مصطفی (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ):
رسالت مآب (ص) کا ڈرانا 10 ، رسالت مآب کی تبلیغ 10 ; رسالت مآب کے غم زدہ ہونے کے اسباب 3 ، 9 ، رسالت مآب (ص) کا دائرہ اختیار 13 ; رسالت مآب کی ذمہ داری کا دائرہ 11 ; رسالت مآب اور وحی کا پہنچانا 1 ، 2 8 3 ; رسالت مآب (ص) کی ذمہ داریاں 2 ، 10 ، رسالت مآب پر خزانے کا نازل ہونا 7 ; رسالت مآب پر وحی ننازل ہونا6
مشرکین :
مشرکین کی بے تکی خواہشات 1 ، 8 ، 9 ; مشرکین اور قیامت کا جھٹلانا 1 ; مشرکین اور رسالت مآب(ص) 1 ، 7 ، 8 ،9 ; مشرکین اور معجزہ 7 ; مشرکین کا خواہشات معجزہ 7 ، 9
معجزہ :
خواہشاتی معجزہ 8 ، 13 ; معجزے کا سبب 13
ملائکہ :
ملائکہ کے نازل ہونے کی درخواست 8

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُواْ بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُواْ مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (١٣)
کيا یہ لوگ کہتے ہيں کہ يہ قرآن بند ے نے گڑھ ليا ہے تو کہہ ديجئے کہ اس کے جيسے دس سورہ گڑھ کر تم بھی لے آئو اور اللہ کے علاوہ جس کو چاہو اپنی مدد کے لئے بلالواگر تم اپنی بات ميں سچے ہو(13)

1_بعثت کے زمانے کے مشرکين قرآن مجيد کو بنايا ہوا جھوٹ اور پيغمبر اسلام (ص) کی اپنی گھڑی ہوئي بات سمجھتے تھے_
ام يقولون ا فتريہ
(ا فترائ) جھوٹ گھڑنے کے معنی ميں ہے_ اسکے فاعل کی ضمير پيغمبر اسلام (ص) کی طرف لوٹتی ہے_
2 _ قرآن مجيد نے مشرکين کو چيلنج کرتے ہوئے ان سے قرآن جيسے دس سورہ لانے کا مطالبہ کيا اور اپنی مقابلہ کی دعوت دی _
ام يقولون افتری ہ قل فاتوا بعشر سور مثلہ
3_ پروردگار عالم نے انسان کے ليے قرآن مجيد جيسے سورہ لانے کے ليے کوئي قيد و شرط بن لگائي ہے_
فاتوا بعشر سور مثلہ مفتری ت و ادعوا من استعطم
جملہ ( من استطعتم ...) ميں لفظ "من "تمام جن و انس عرب و عجم کو شامل ہے _ اور اس سے مراد يہ ہے کہ قرآن کی مثل لانے ہيں کسی محدوديت کو تصور نہيں کيا گيا _
4 _ خداوند متعال نے ( قرآن کی مثل لانے ميں ) انسانوں کے يہ شرط نہيں لگائي کہ ان مطالب کو ان سورتوں ميں لايا جاتے _ جو حقائق اور واقعيت پر مبنی ہوں_
فاتوا بعشر سور مثلہ مفتری ت ...
آيت ميں " عشر سورة کی صفت مفتريات (گڑھی ہوئي باتيں ) لانے کا مقصد يہ تھا_ کہ قرآن کے مقابلے ميں جو آيات تم لاؤگے _ اس کے ليے ضروری نہيں ہے _ کہ ان کے مطالب حقائق اور



واقعيت پر مبنی ہوں _ بلکہ فصاحت و بلاغت اور کلام کی ترتيب ميں ہم مثل ہوں _ تو بھی کافی ہے_
5_مشرکين کو قرآن مجيد جيسے سورہ بنانے ميں ہر ايك سے مدد طلب کرنے کی اجازت دی گئي تھی _
و ادعوا من استطعتم
6 _ خداوند متعال نے پيغمبر اسلام(ص) کو مشرکين کے خلاف استدلال کرنا اور ان کے نامناسب دعوؤں کا جواب تعليم فرمايا _
ام يقولون افتری ہ قل فاتوا ...
مذکورہ معنی کو لفظ (قُل) سے استفادہ کيا گيا ہے_ جو پيغمبر سے خطاب ہے_
7_ قرآن کی مثل لانا بھی صرف خدا کے اختيار ميں ہے_
وادعوا من استطعتم من دون اللہ
" من دون اللہ " کے جملے کا معنی يہ نہيں کہ خداوند متعال سے مدد طلب نہ کرو بلکہ وہ "من استطعتم" سے عموم کی تاکيد سے ساتھ اس حقيقت کو بيان کررہاہے کہ قرآن جيسالانا صرف خدا کے اختيار ميں ہے _
8_ رسالت مآب کے زمانے ميں ہی قرآن مجيد کو "سورة" کے نام سے مختلف حصوں ميں تقسيم کرديا گيا تھا_
فاتوا بعشر سو مثل
9_مدعا کا سچ او ر صحيح ثابت کرنا دليل و برہان کا محتاج ہے_
قل فاتوا بعشر سور مثلہ ... ان کنتم صادقين
" فاتوا بعشر سور" حقيقت ميں " ان کنتم ..." کا جواب شرط ہے معنی يہ ہے _ اگر تم اپنے دعوی ميں سچے ہو تو اسی کی مثل دس سورتوں کو لاکر دکھاو_

----------------------------------------------
ادعا:
دعوی میں دلیل کی اہمیت 9 ; دعوی کو ثابت کرنے کے شرائط 9
اعداد:
دس کا عدد2
خدا:
خداوند متعال کی خصوصیات 7; خداوند متعال کی تعلیمات 6
قرآن :
تاریخ قرآن مجید 8 ; قرآن مجید کا چیلنج 2 ;قرآن مجید کا عمومی چیلنج 3، 4 ، 5 ; قرآن مجید کی سورہ بندی 8 ; قرآن مجید کا صدر اسلام میں ہونا8 ; قرآن مجید اور مشرکین 2 ; قرآن مجید کی مثل لانا 2 ، 3 ، 4 ، 5، 7


محمد (ص) :
حضرت محمد مصطفی (ع) کا دلیل لانا 6 ; رسالت مآب پر بہتان 1 ; رسالت مآب اور مشرکین 6 ; حضرت
مشرکین :
مشرکین کے بے جادعوے 6 ; صدر اسلام میں مشرکین کی بہتان بازی 1 ; صدر اسلام کے مشرکین اور قرآن 1; مشرکین اور قرآن 5

فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُواْ لَكُمْ فَاعْلَمُواْ أَنَّمَا أُنزِلِ بِعِلْمِ اللّهِ وَأَن لاَّ إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ (١٤)
پھر اگر یہ آپ کی بات قبول نہ کریں تو تم سب سمجھ لو کہ جو کچھ نازل کیا گیا ہے سب خدا کے علم سے ہے اور اس کے علاوہ کوئي خدا نہیں ہے تو کیا اب تم اسلام لانے والے ہو(14)

1_ تمام انسان اور ان کے جھوٹے خدا قرآن مجید کی مثل دس سورہ لانے سے عاجز ہیں_
قل فاتوا بعشر سور مثلہ ... فالم یستجیبوا لکم
" فہل انتم مسلمون" کے قرینہ کی وجہ سے لکم اور اعلموا کے مخاطب مشرکین ہیں_ اس بناپر ( یستجیبوا ...) کے فاعل کی ضمیر (من استطعتم) کی طرف لوٹتی ہے _ اس سے یہ معنی حاصل ہوگا _ کہ اے رسول (ص) مشرکین سے کہہ دو کہ اگر کوئي حتی تمہارے معبود بھی اپنی ناتوانی کی وجہ سے قرآن کے مثل لانے کے تمہارے تقاضے کو پورا نہیں کرسکے تو ...
2 _ قرآن خداوند متعال کی طرف سے کتاب ہے اور اس کے علم کا ایك جلوہ ہے_
فاعلموا انّما انزل بعلم اللہ
3 _قرآن کا مثل لانے ہیں ہیں مشرکین کا عاجز اور ناتوان ہوجانا واضح اور روشن دلیل ہے کہ قرآن خداوند متعال کی طرف سے ہے _ اور اس کا سرچشمہ علم خداوند ی ہے _
فالّم یستجیبوا لکم فاعلموا ا نما انزل بعلم اللہ ...


4_ قرآن کے لیے علم الہی کا سرچشمہ ہونا دلیل ہے کہ غیر خدا اس کے مثل لانے سے عاجز ہے_
فان لم یستجیبوا لکم فاعلموا انما انزل بعلم اللہ
(فالم یستجیبوا لکم فاعلموا ... ) کا جملہ جہاں علت اثباتی یعنی (قرآن کا خدا کی طرف سے ہونے پر دلیل قائم کرنا) کو بیان کررہاہے وہاں علت ثبوتی (یعنی بشر،قرں کی مثل لانے سے عاجزی کے راز و سبب) کی بھی حقانیت کررہاہے_
5 _ خداوند متعال کے سواء کوئي معبود یکتا نہیں ہے _
فاعلموا ... ا ن لا الہ الا ہو
6_ قرآن کی مثل لانے پر عاجز ہونا یہ دلیل ہے کہ خدائے لایزا ل یکتاہے _ اور کوئي معبود سوائے اس کے لائق عبادت

نہيں ہے _
فالم يستجيبوا لكم فاعلموا ... ا ن لا الہ الا ہو
(ان لا الہ الا ہو) كا جملہ خداوند ذو الجلال كى وحدانيت كو بتانے كے ساتھ ساتھ توحيد عبادى كى ضرورت كو بتاتاہے_ اور "انما انزل ..." پر عطف ہے لہذا يہ "فان لم يستجيبوا" كے ليے جزائے شرط ہوگا اور يہ اس بات كى طرف اشارہ كرتاہے كہ قرآن كى مثل لانے پر بشر عاجز ہے _ يہ دليل ہے كہ خداوند متعال وحدہ لا شريك ہے _
7_ قرآن معجزہ اور رسالت ماب (ص) كى حقانيت پر دليل ہے _
ام يقولون افترىہ ... فالم يستجيبوا لكم فاعلموا انّما انزل بعلم الله
8_خداوند متعال كے سامنے سر تسليم خم ہونا اسلام و توحيد الہى اور قرآن كا خداوند كى طرف سے ہوناا س پر اعتقاد ركھنا ضرورى ہے_
فالّم يستجيبوا لكم ... فہل ا نتم مسلمون
جملہ "فهل ا نتم ..." ميں استفہام امر اور رغبت دلانے كے ليے بيان كيا گيا ہے يعنى فاسلموا ..._
يعنى فاسلموا ...
9_تمام مخلوق كا قرآن كى مثل لانے پر عاجز ہونا يہ دليل ہے _ كہ اسلام كو قبول كريں اور خداوند متعال كے سامنے سر تسليم خم ہوجائيں_
فالّم يستجيبوا لكم ... فہل ا نتم مسلمون ...
مذكورہ معنى اس حرف (فائ) سے ليا گيا ہے _ جس نے جملہ " ہل انتم ..." كو جملہ " فالّم يستجيبوا" پر تفريع كيا ہے_
10_ خداوند متعال نے مشركين كو قرآن كے خدا كى طرف سے نازل ہونے پر توجہ دلاكر اسلام اور قرآن مجيد پر ايمان لانے كى دعوت دى _
فالّم يستجيبوا لكم فاعلموا ... فہل ا نتم مسلمون



------------------------------------------------
اسلام :
اسلام كے قبول كرنے كى اہميت 8; اسلام كى دعوت 10 ; قبول اسلام كے دلائل 9
اعداد:
دس كا عدد 1
انسان :
انسانوں كا عاجز ہونا 1 ، 6 ، 9
ايمان :
اسلام پر ايمان 10 ; قرآن پر ايمان 10
تسليم :
خداوند متعال كو تسليم كرنے كى اہميت 8 ; خداوند متعال كو تسليم كرنے كے دلائل 9
توحيد :
توحيد كو قبول كرنے كى اہميت 8 ; توحيد عبادى 5 ; توحيد عبادى كى علامتيں6
جھوٹے خدا:
جھوٹے خداؤں كا عاجز ہونا1
خدا:
خداوند متعال كى خصوصيات 5 ; خداوند متعال كا متوجہ كرنا10 ; علم الہى كى نشانياں 2 ، 3 ، 4
قرآن مجيد :
قرآن مجيد كے بے مثل و مثال ہونے كے آثار 6 ، 9 قرآن مجيد كے وحى خدا ہونے كے آثار 10 ، قرآن كا اعجاز 1 ; قرآن مجيد كا بے مثل ہونا1، 3 ، قرآن مجيد كے بے مثال ہونے پر دلائل 4 ; قرآن مجيد كا وحى ہونے پر دلائل 3 ; 4 قرآن مجيد كا معجزہ ہونا 7 ; قرآن مجيد كا سرچشمہ 3 ،4 ; قرآن مجيد كا وحى ہونا 2 ، 8; قرآن مجيد كى خصوصيات 2 ; قرآن مجيد

کے لیے ہم مثل بنانا 1
محمد(ص) :
محمد مصطفی (ص) کی حقانیت پر دلائل 7 ; حضرت محمد (ص) کا معجزہ 7
مشرکین:
مشرکین کو دعوت دینا 10 ; مشرکین اور قرآن مجید 10
نظریہ کائنات:
کائنات کے بارے میں توحیدی نظریہ

48

مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لاَ يُبْخَسُونَ (١٥)
جو شخص زندگانی دنیا اور اس کی زینت ہی چاہتا ہے ہم اسکے اعمال کا پورا پورا حساب یہیں کردیتے ہیں اور کسی طرح کی کمی نہیں کرتے ہیں(15)

1 _ دنیا کی نعمتیں اور اس کی زینت کو حاصل کرنے کیلئے کوشش کرنا اسی دنیا میں نتیجہ بخش ہے اور اس کا فائدہ بغیر کسی کمی کے انسان کو پہنچتاہے_
من کان یرید الحیاة الدنیا و زینتہا نؤف الیہم اعمالہم فیہا و ہم فیہا لا یبخسون
توفية ( نوف) کا مصدر ہے _جو مکمل طور سے ادا کرنے کے معنی میں ہے _ (اعمال ) سے مراد اعمال کا نتیجہ اور اسکا ثمرہ ہے_(بخس ) نقص کے معنی میں ہے -(لا یبخسون) کا معنی یہ ہے کہ اس کے حق کی ادائیگی میں کوئي کمی واقع نہ ہوگي_
2_ دنیاوی نعمتوں کے حصول کے لیے ضروری نہیں ہے_ کہ انسان خداوند متعال کی نسبت صحیح عقیدہ رکھتا ہو اور دین حق کو صحیح طریقے پر قبول کرتاہو_
من یرید الحیوة الدنیا و زینتہا نوف الیہم اعمالہم
گذشتہ آیت اور بعد کی آیت سے یہی معلوم ہوتاہے کہ ( من کان ...) کا مصداق کفار اور مشرکین ہیں _
3_ دنیاوی نعمتوں کا حصول انسان کی اپنی کوششوں پرمنحصر ہے_ نہ وہ امیدیں جو وہ امیدیں تہ زن امیدوں پر جو وہ اپنے دل میں لیے ہوئے ہیں_
من کان یرید ... نوفّ الیہم ا عمالہم
قرآن نے یہ نہیں کہا ( کہ ہر کوئي جو دنیا کی تمنا رکھتاہے _ اسکو ہم عطا کریں گے ) بلکہ لفظ (اعمالہم) صراحت سے یہ بتاتاہے کہ خداوند دنیا کے طالب کو اسکی اپنی کوشش کا ثمرہ عطا کرتاہے_ اس سے معلوم ہوتاہے کہ دنیا کے حصول کے لیے جو چیز کار ساز ہے وہ اس کی اپنی کوشش ہے_
4 _ کائنات پر خداوند متعال کی حاکمیت اور اسکے عوامل

49
اور اسباب _
نوفّ الیہم اعمالہم فیہ
یہ واضح بات ہے کہ دنیا کے مادی اسباب انسان کی کوشش کو ثمر آور کرنے میں مؤثر ہوتے ہیں _ لیکن خداوند متعال اس آیت (نوف الیہم اعمالہم ) کہ ان کی کوشش کا ثمرہ ان کو دوں گا_ اور ثمرہ دینے کی نسبت اپنی طرف دینا یہ دلیل ہے کہ کائنات پراسکی حاکمیت ہے_
5 _ حق داروں کو ان کا حق عدل الہی کے مطابق دیا جائیگا_
نوف الیہم اعمالہم و ہم فیہا لایبخسون
6_ کوششوں کا نتیجہ اور ثمرہ انسان کے اعمال کا پرتو ہے_
نوف الیہم ا عمالہم

( اعمال) کے لفظ کا ذکر کرنا اور اس سے نتیجے اور ثمرہ کا ارادہ کرنا_ یہ در حقیقت وہی عمل و کوشش ہے _ جو خود انسان بجالاتاہے_
7_ انسانوں کی کوشش کو ثمر آور کرنا _ یہ سنت الہی میں سے ہے _
نوفّ الیہم اعمالہم فیہا و ہم فیہا لا یبخسون
8_ بعثت کے زمانے کے مشرکین اپنی دنیا پرستی اور اسکی ظاہری رونق کے سبب قرآن پر ایمان نہیں لائے اور اسکو پیغمبر اسلام کی طرف سے گھڑا ہوا کلام سمجھا_
ام یقولون افترىہ _ من کا ن یدید الحیاۃ الدنیا و زینتہ
مشرکین کو توحید کی دعوت دینے اور واضح دلیلیں قائم کرنے کے بعد ان کی دنیا پرستی اور ظاہری چمك دھمك کی طرف انکے میلان کو بیان کرنا ان اسباب کی طرف اشارہ ہے جن کی وجہ سے مشرکین کفر اختیار کرنے پر مصر تھے یعنی قرآن کی حقانیت پر واضح و روشن دلیلوں کے موجود ہونے کے باوجود بھی قرآنی حقائق کو مشرکین کا قبول نہ کرنا ان کی دنیاپرستی پر دلیل ہے _
9_دنیاپرستی اور اس کے تجملات توحید اور رسول (ص) کی رسالت اور قرآن پر ایمان لانے سے مانع ہیں_
فاعلموا انما انزل بعلم اللہ و ا ن لا الہ الا ہو فہل ا نتم مسلمون ، من کان یرید الحی وۃ الدنیا و زینتہ
10_ لوگوں کے کام کی اجرت بغیر کسی کمی کے دینا ضروری ہے_
نوف الیہم اعمالہم و ہم فیہا لا یبخسون
( و ہم فیہا لا یبخسون ...) جملہحالیہ اس علت کو بیان کررہا ہے کہ خداوند عالم نے اپنے لیے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ محنت و کوشش کا مکمل اجر عطا کرےگا یعنی کیونکہ یہ مناسب نہیں ہے کہ کسی کے حق کی ادائیگی میں کمی کی جائے لہذا خداوند عالم انسان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا _



11 _ دنیا میں نیك اور پسندیدہ اعمال کا ثمر آور ہونا یہ سنت الہی ہے_
نوفّ الیہم اعمالہم و ہم فیہا لا یبخسون
جملہ (نوف الیہم اعمالہم ...) میں اعمال سے مراد ممکن ہے کہ نیك اعمال ہوں _ مثلاً غریبوں کی سرپرستی کرنا ، مظلوموں کی مدد کرنا ، اور یہ بھی احتمال ہے کہ روزمرہ زندگی کی روزی کی تلاش مراد ہو_ مثلاً تجارت ، صنعت و ... یہ بھی ممکن ہے _ کہ تمام کام مراد ہوں خورہ وہ نیك اعمال ہوں_ یا متعارف اور رائج اعمال ہوں _ قابل دکر ہے کہ آنے والی آیت (حبط ما ضعوا فیہا و باطل ما کانوا یعملون) تیسرے معنی کی تایید کرتی ہے _
12 _ نیك اعمال کا اگر مقصد یہ ہو کہ اسکا پھل دنیا میں ملے _ تو اسکا نتیجہ بھی فقط دنیا ہی میں پائے گا _
من کان یرید الحیاۃ الدنیا و زینتہا نوف الیہم اعمالہم فیہ

-----------------------------------------------


آرزو:
آرزو کا اثر 3
افتراء:
حضرت محمد(ص) پر بہتان 8
امکانات مادي:
دنیاوی آسائشےوں کا حصول 2; دنیا کی آسائشےوں کے حصول کش کوشش ; امکانات ہادی کے حصول کے اسباب
ایمان :
قرآن مجید پر ایمان لانے کے موانع 9 : رسالت مآب (ص) پر ایمان لانے کے موانع 9
پیدائشے مخلوقات کا حاکم :4
توحید:
توحید کو قبول کرنے میں موانع 9
تجمل پسندی :
تجمل پسندی کے آثار 8 ، 9

حقوق :
حقوق دینے میں عدالت 5
خدا:
خداوند متعال کی حاکمیت 4 : خدامتعال کی سنتیں 7، 11; خداوند متعال کی عدالت 5
دنیا کا حصول :
دنیا کے حصول کے آثار 8 ، 9
دین :
دین میں نقصان کی پہچان 9
زینت:
دنیاوی زینتیں 1



عقیده :
عقیده کے آثار 2
عمل :
عملکے آثار 1 ، 3 ، 6 ، 7 ; پسندیده عمل کے آثار11 ; پسندیده عمل کا دنیامیں پھل 12 ;عمل کامجسم ہونا 6
قرآن :
قرآن مجید کو جھٹلانے کے اسباب 8
کام :
کام کی اجرت کی اہمیت 10
مادی اسباب :
مادی اسباب کا حاکم4
مزدور:
مزدور کی مزدوری کا ادا کرنا 10
مزدوری :
مزدوری دینے میں عدالت 10
مشرکین :
صدر اسلام کے مشرکین کی بہتان تراشی 8 ; صدر اسلام کے مشرکین کی تجمل پسندیدی 8 ; صدر اسلام کے مشرکین کا دنیاوی حصول8 ; صدر اسلام کے مشرکین اور قرآن 8 ; صدر اسلام کے مشرکین اور رسالت مآب (ص) 8



أُوْلَـئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ إِلاَّ النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُواْ فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُواْ يَعْمَلُونَ (١٦)
اور یہی وہ ہیں جن کے لئے آخرت میں جہنم کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور ان کے سارے کاروبار برباد ہوگئے ہیں اور سارے اعمال باطل و بے اثر ہوگئے ہیں(16)

1 _ دنیا کے طالب کافر جو دنیا کی رونق سے دل لگائے ہوئے ہیں _ آخرت میں ان کو جہنم کی آگ کے سوا کچھ نہیں ملے

گا_
من كان يريد الحياة الدنيا و زينتہا ... اولئك الذين ليس لہم فى الآخرة الا النار
2 _ آخرت ميں سعادت ، دنيا پرستى اور اسكى رونق سے منہ موڑنے ميں ہے_
من كان يريد الحياة الدنيا ... اولئك الذين ليس لہم فى الآخرة الا النار
3 _ دنيا پسند اور اسكى ظاہرى رونق سے دل لگائے ہوئے


لوگوں كے اعمال آخرت ميں ضبط ہوجائيں گے اور خداوند متعال كے نزديك انكى كوئي قيمت نہيں ہے_
اولئك ...و حبط ما صنعوا فيہ
(فيہا ) كى ضمير (الحياة الدنيا) كى طرف لوٹتى ہے _ لفظ ( حبط) كا ظرف ( فى الآخرة) ہے _ جو اس سے پہلے ذكر ہوا ہے _ اصل ميں عبارت يوں ہے _( و حبط فى الآخرة ما ضعوا فى الدنيا) كيونكہ لفظ (ضيعة) كا معنى نيك عمل ہے _اس وجہ سے (ما ضعوا) كا معنى بھى نيك اعمال ہوں گے_ يعنى محتاجوں كا ہاتھ پكرنا و غيره ... اور (ماكانوا) سے مراد وه كام ہيں جو روزمره كى زندگى كے ليے انسان انجام ديتاہے _ مثلاً تجارت و غيره كرنا _
4 _ اگر دنيا ميں انسان كے اعمال ميں الہى پہلو نہ پايا جاتا ہيں تو آخرت ميں اسكى كوئي قيمت ہوگى اور نہ ثمر آور ہوگا_
اولئك ... باطل ما كانوا يعملون
5 _ عن امير المؤمنين (ع) انہ قرا " ... اولئك الذين ليس لہم فى الآخرة الا النار ... ثم قال: كيف ا ستطيع الصبر على نار لو قذفت بشررة الى الارض لاحرقت نبتها؟ ... (1)
مولا ئے كائنات امير المؤمنين على ابن ابى طالب سے روايت ہے كہ جب حضرت (ع) نے اس آيت ( اولئك الذين ليس لہم فى الآخرة الاالنار ...) كى تلاوت فرمائي تو حضرت نے يہ جملہ فرمايا كہ مينكس طرح اس آگ كو برداشت كرسكتاہوں جسكى ايك چنگارى اگر زمين پر گر جائے _ تو جو بھى روئے زمين پر اگنے والى چيزيں ہينان سب كو جلا دے گي ...
------------------------------------------------

اہميتيں:
اہميت كا معيار 4
جہنم:
آتش جہنم كا ہولناك ہونا5
دنيا كے طالب :
دنيا كے طالب كے پسنديده عمل كا بے قيمتى ہونا 3
دنيا كى طلب:
دنيا كى طلب كے آثار 1 ، 3
روايت: 5
زہد:
زہد كے آثار2
سعادت:
اخروى سعادت كا پيش خيمہ 2
عمل :
آخرت كے ليے عمل كى قيمت 4 ; عمل كے ضبط ہونے كے اسباب 3
.............

**1) امالى صدوق ص 496 ح 7 ، مجلس 90 ، بحار الانوار ج/40 ص 346 ح 29_**


قيامت :

قیامت میں اعمال کا ضبط ہونا 3
کفار :
کافروں کے لیے جہنم 1 ; کافر دنیا کے طالب 1
نیت:
نیت کے آثار 4

أَفَمَن كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى إَمَاماً وَرَحْمَةً أُوْلَـئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ فَلاَ تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يُؤْمِنُونَ (١٧)
کیا جو شخص اپنے رب کی طرف سے کھلے دلیل رکھتا ہے اور اس کے پیچھے اس کا گواہ بھی ہے اور اس کے پہلے موسی کی کتاب گواہی دے رہی ہے جو قوم کے لئے پیشوا اور رحمت تھی _ وہ افترا کرے گا بیشك صاحبان ایمان اسی پر ایمان رکھتے ہیں اور جو لوگ اس کا انکار کرتے ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہے تو خبردار تم اس قرآن کی طرف سے شك میں مبتلا نہ ہونا_ یہ خدا کی طرف سے برحق ہے اگر چہ اکثر لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے ہیں (17-)
1_ انسانوں کے بعض گروہ کا بصیرت الہی سے سرفراز ہونا قرآن مجید کی حقانیت اور خدا کی طرف سے نازل ہونے کی واضع اور روشن دلیل ہے_
افمن کان علی بینة من ربة
(بینہؐ) کا معنی روشن دلیل ہے _ اس پر دلیل وہ مربوط آیات ہیں جو پہلے ذکر ہوئي ہیں اور جو جملات بعد میں ذکر ہوئے ہیں _ مثلاً( انہ الحق من ربك) یہ قرآن مجید کے برحق اور خدا کی طرف سے ہونے کو ثابت کرتے ہیں_ لفظ (من) جملہ (أفمن کان ...) میں مبتداء ہے اور اسکی خبر (کمن لیس کذلك ...) کی مانند شبہ جملہ ہے _ تو معنی یوں ہوگا ( فمن کان ...) تو کیا جو شخص بصیرت الہی سے مالامال ہے وہ قرآن کی حقانیت پر واضح دلیل رکھتاہے کیا یہ


اس کی مانند ہے جو اس طرح نہیں ہے_
2 _ خود قرآن مجید، اپنے صحیح اور سچے ہونے پر دلیل ہے_
و یتلوہ شاہد منہ
(شاہد) سے مراد کیا ہے_ اسمیں چند نظریے ہیں ممکن ہے_ جملہ ( و من قبلہ کتاب موسی ) اسکی تائیدکرے کہ شاہد سے مراد خو د قرآن مجید ہو کیونکہ قرآن مجید حق اور الہی ہے _ اس آیت کی روشنی میں کہ (انہ الحق من ربك) (تُلُوّا) مصدر یتلو ہے _ جو پیچھے آنے کے معنی میں ہے یعنی شاہد کا پیچھے پیچھے آنا _ یہ کنایة ہے کہ شاہد تائید اور مدد کرنے والا ہے _ اور (یتلوہ) کی ضمیر " من " کی طرف لوٹتی ہے اور " منہ" کی ضمیر "ربّ" کی طرف لوٹتی ہے _ اسی بناپر جملہ (أفمن ... یتلوہ شاہد منہ) یعنی وہ جو (بیّنہ) کے علاوہ قرآن کی گواہی سے بہرہ مند ہے کیا وہ اس کے مانند ہے جو ایسا نہیں رہے _
3 _ خداوند متعال کی طرف بصیرت حاصل کرنے والے ، قرآن کی حقانیت اور اسکی راہنمائي اور اس کے گواہ ہونے کو درك کرتے ہیں اور وہ اس بات آگاہ بھی ہیں_
أفمن کان علی بیّنة من ربہ و یتلوہ شاہد منہ
یہ بات واضح ہے کہ ایمان والے اور بے ایمان مساوی نہیں ہیں _ قرآن مجید کی روشنی میں کہ ارشاد ہوتاہے _ (أفمن ... یتلوہ شاہد منہ) کَمَنْ لیس کذلك تنہا وجود قرآن گواہ نہیں بلکہ قرآن کو سمجھنا اور نہ سمجھنا بھی ان دو گروہ میں تفریق کا سبب ہے _
4_ انسان کا بابصیرت اور روشن دل ہونا_ خدا کی ربوبیت کا پرتو ہے _
أفمن کان علی بینة من ربہ
5_ توریت، قرآن مجید کی حقانیت پر دلیل ہے_
و یتلوہ ... من قبلہ کتاب موسی
(کتاب ) کا لفظ ( شاہد) کے لفظ پر عطف ہے_ اور (قبلہ ) کی ضمیر شاہد کی طرف لوٹتی ہے _
6_ توریت نزول قرآن کی بشارت دیتی ہے_

و من قبلہ کتاب موسی
7_خداوند متعال کی طرف سے جن کو بصیرت عطا کی گئي ہے وہ توریت کا حقانیت قرآن پر دلیل ہونے کو بآسانی سمجھ لیتے ہیں _
أفمن کان علی بینہ من ربہ ... و من قبلہ کتاب موسی ...
8_ توریت وہ کتاب ہے_ جو حضرت موسی علیہ السلام پر نازل ہوئي _
و من قبلہ کتاب موسی ...
9_ توریت پیشوا ، لوگوں کی راہنمائي کرنے والی اور لوگوں پر رحمت ك

55

سبب ہے _
و من قبلہ کتاب موسی اماماً و رحمةً
10_ انسانوں کو چاہیئے کہ آسمانی کتابوں کو اپنا رہبر و راہنما قرار دیں_
و من قبلہ کتاب موسی اماماً و رحمةً
11 _ پیغمبر اسلام (ص) حقانیت قرآن پر خدا کی طرف سے بصیرت رکھتے تھے_ اور خدا کی طرف سے کتاب الہی ہونے پر گواہ اور توریت کے حقائق سے بھی باخبرتھے_
أفمن کان علی بینة من ربہ ... و من قبلہ کتاب موسي
بعض مفسرین نے( من کان علی بینة) کا واضح مصداق رسالت مآب کو قرا ر دیا ہے اور اسکی تائید کے لیے جملہ ( فلا تك ...) کولاتے ہیں _
12 _ وہ لوگ جو خدا کی طرف سے بصیرت رکھتے ہیں_ وہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں _
أفمن کان علی بینة ... اولئك یؤمنون بہ
(بہ ) ضمیر کا مرجع گذشتہ آیت کی روشنی سے(ا م یقولون افترائ) اور بعد والی آیات سے قرآن مجید ہے_
13 _ قرآن کے منکر خواہ کسی بھی فرقے - (یہود ، نصاری ، مشرکین ) سے ہونجہنم کی آگ میں ڈالے جائیں گے_
و من یکفر بہ من الاحزاب فالنار موعدہ
اگر (الا حزاب) میں الف لام کو عہدی مانیں تو یہ مشرکین ، یہود ، اور نصاری کی طرف اشارہ ہوگا_ اور اگر (الف لام) کو استغراقی بھی مانیں تو مذکورہ فرقے اسکا واضع مصداق ہوں گے _
14 _ ہر فرقے کے لوگوں (یہود، نصاری ، مشرکین) پر واجب ہے _کہ قرآن پر ایمان لائیں
و من یکفر بہ من الا حزاب فالنار موعدہ
15_ قرآن کے صحیح اور سچے ہونے کے بارے میں کوئي بھی شك و شبہہ ہو تو اسے دل سے نکالنا ضروری ہے _
فلا تك فی مریة منہ
(منہ) کی ضمیر سے مراد (قرآن مجید) ہے _ اور (فلا تك ...) جو فعل مخاطب کا جملہ ہے اس سے ہو ایك انسان مراد ہے_
16_جو بھی قرآن کی صداقت میں شك و شبہہ کرے گا جہنم کی آگ میں گرفتار ہوگا _
فالنار موعدہ فلا تك فی مریة منہ
17_خداوند عالم سے بصیرت کی دعاّ قرآن مجید اور اسمیں بیان کیے گئے حقائق پر توجہ اور توریت کا مطالعہ قرآن کی حقانیت کے بارے میں شك و شبہ است دور کرتے کے اسباب ہیں_
یہ مسلم بات ہے کہ شك و شبہہ ،یقین اور علم کی

56

طرح اسکا تعلق دل سے ہے _ یہ کسی کے امر یا نہی کرنے سے وجود میں آتے ہیں اور نہ ہی معدوم ہوتے ہیں _پس جملہ ( فلا تك فی مریة منہ ) یعنی قرآن کی حقانیت میں شك نہ کرو یہ جملہ ارشادی ہے _ یعنی ان چیزوں کو بیان کرتا ہے کہ جس سے شك و شبہہ دور ہوجاتاہے اور وہ وہی حقائق ہیں جو صدر آیات میں بیان کیے گئے ہیں_
18_ قرآن مکمل طور سے حق ہے اور باطل کےلیے اسمیں کوئي راستہ نہیں ہے_
انہ الحق

الف لام جو ( الحق ) میں ہے تمام صفات کو اپنے اندر لیے ہوئے ہے_ یعنی استغراقی ہے یہ قرآن کے کمال پر دلالت کرتاہے_
19_جب قرآن مجید خدا کی طرف سے ہے اور باطل کی اس میں جگہ کوئي نہیں ہے تو اس کے صحیح اور سچا ہونے کے بارے میں شك و شبھہ کرنا مناسب نہیں ہے_
فلا تك فی مرية عندإنہ الحق من ربك
جملہ (إنہ الحق من ربك ) یہ -(فلا تك) کے لیے دلیل کی مثل ہے _
20_ قرآن مجید خداوند متعال کی طرف سے کتاب اور اسکی ربوبیت کا ایك جلوہ ہے _
إنّہ الحق من ربك
21 _ اکثر لوگ قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے_
و لکن أكثر الناس لا يؤمنون
مذکورہ معنی اسوقت لیا جاسکتاہے کہ لفظ (الناس) کے الف لام کو استغراق فرض کریں_
22_ اکثر لوگ اس بصیرت سے جو حقانیت قرآن کے بارے میں راہنمائي کرتی ہے بے بہرہ ہیں_
أفمن كان على بيّنة من ربہ و لکن اکثرالناس لايؤمنون
23 _ بعثت کے زمانے میں اکثر لوگوں نے قرآن پر ایمان لانے سے انکار کیا _
و لکن اکثر الناس لا يؤمنون
مذکورہ معنی اس صورت میں لیا جاسکتاہے _ جب (النّاس) کے الف لام کو عہد حضوری مانیں _ تو اس سے ان لوگوں کی طرف اشارہ ہوگا جو سورہ ہود کی آیات کے نزول کے وقت زندگی بسر کررہے تھے_
24_ سئل ابوالحسن الرضا (ع) عن قول الله عزوجل: (أفمن كان على بيّنة من ربّہ و يتلوہ شاہد منہ" فقال امير المؤمنين صلوات الله عليہ الشاہد على رسول الله (ص) و رسول الله (ص) على بيّنة من ربّہ (1)
امام رضا علیہ السلام سے اس قول خدا عزوجل کے بارے میں سوال ہوا (أفمن كان على بيّنة من ربة ...) توحضرت نے فرمایا امیر المؤمنین علی
.............

**1) کافی ج8 ; ص 26 ح 4 ; نورالثقلین ج/ 2 ص 347 ; ح 47_**



ابن ابی طالب (ع) خدا کادرود و سلام ان پر ہو _ یہ رسول خدا (ص) پر شاہد ہیں اور خود رسول الله (ص) خدا کی طرف سے روشن دلیل ہیں_
25_عن الحسين بن على (ع) فی قولہ : ( و يتلوہ شاہد منہ ) قال : الشاہد ہو محمد (ص) (2)
امام حسین علیہ السلام سے جب اس آیت ( و يتلوہ شاہد منہ ) کے بارے میں سوال ہوا _ تو فرمایا شاہد سے مراد محمد رسول الله (ص) ہیں_
26_"عن ا مير المومنين (ع) فی قولہ تعالى : و من يكفر بہ من الا حزاب فالنّار موعدہ" يعنى الحجود بہ والعصيان لہ"
(1)حضرت امیر المؤمنین (ع) سے روایت ہے _ آیت شریفہ میں کفر سے مراد انکار اور نافرمانی ہے_
------------------------------------------------
آسمانی کتابیں:
آسمانی کتابوں کی اہمیت 10 ; آسمانی کتابوں کی راہنمائي 10
اکثریت :
جہلا کی اکثریت 22; صدر اسلام میں لوگوں کی اکثریت کا کفر 23
امام علی (ع) :
امام علی (ع) کا مقام و منزلت 24
اہل جہنم: 13
ایمان :

حقانیت قرآن پر ایمان 15 ; قرن پر ایمان 14 ; قرآن پر ایمان کے اسباب 17
بشارت :
نزول قرآن کی بشارت 6
بصیرت:
بصیرت کے آثار 12 ; اہل بصیرت کا ادراك 7 ; اہل بصیرت 11 ; اہل بصیرت اور توریت 7 ; اہل بصیرت اور قرآن 1،3 ، 12 ; بصیرت کی طرف توجہ کی اہمیت 17 ; اہل بصیرت اور ایمان 12 ; بصیرت سے بے بہرہ لوگوں کی اکثریت 22 ; بصیرت کا سبب 4
توریت:
تورات کے مطالعہ کے آثار 17 ; توریت کی بشارتیں 6; توریت اور قرآن 5 ، 6 ; تو ریت کا رحمت ہونا 9 ; رہبری اور توریت 9 ; توریت کی گواہی کو سمجھنا 7; توریت کی گواہی 5 ; نزول تورات 8 ; توریت کی خصوصیات 8 ، 9 توریت کی ہدایت کرنا 9
.............

**1) کافی ج8 ; ص 26 ح 4 ; نورالثقلین ج/ 2 ص 347 ; ح 47_**


جہنم :
جہنم کے اسباب 16
خدا:
ربوبیت خدا کی نشانیاں 4 ، 20
دعا :
دعا کے آثار 17
ذکر :
ذکر قرآن کے آثار 17; قرآن میں ذکر کی اہمیت17
رحمت:
رحمت کے اسباب 9
قرآن:
حقانیت قرآن پر گواہی 7 ;حقانیت قرآن کی شناخت ; حقانیت قرآن کے گواہ 2 ، 5 ، 11 ; حقانیت قرآن میں شبھہ کو دو ر کرنا 15 ، 17، 22 ; قرآن پر ایمان لانے والے 12 ; قرآن کا (باطل سے ) مبرا و پاك ہونا 18 ; قرآن کا سبب 20 ;قرآن کا کردار 2 ،3;قرآن کا وحی ہونا 20 ; قرآن کی اہمیت 14 ، 16 ; قرآن کی حقانیت 18 ; قرآن کی حقانیت کے آثار19 ; قرآن کی خصوصیات 18 ; قرآن کی گواہی 2 ، 3 ;قرآن کے منکر 13 ، 23 ; قرآن میں شك کرنے والوں کا انجام 16 ;قرآن میں شك کے بطلان پر دلائل 19; قرآن میں وحی کے آثار 19
کفار:
کفار کا جہنم میں جان13
کفر :
قرآن کا انکار 21 ;قرآن کے منکر کی سزا 13 ; قرآن کے انکارسے مراد 26
لوگ:
لوگ اورقرآن 21 ، 22
محمد(ص) :
رسالت مآب کی بصیرت 11 ; رسالت مآب کے فضائل 11 ; حقانیت رسول خدا پر گواہ 24 ; رسول خدا کی گواہی 11 ،25; رسول خدا(ص) اور توریت 11 ; رسول خدا اور قرآن کی حقانیت 11
مسیح :

مسیحونکے وظائف14; عيسائي جہنم ميں 13
مشكرين :
مشركين كے وظائف 14 ; مشركين جہنم ميں 13
موسى (ع) :
كتاب موسى 8
يہود:
يہوديوں كى ذمہ دارياں14 ; يہودى جہنم ميں 13

59

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّهِ كَذِباً أُوْلَـئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَى رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الأَشْهَادُ هَـؤُلاء الَّذِينَ كَذَبُواْ عَلَى رَبِّهِمْ أَلاَ لَعْنَةُ اللّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ (١٨)

اور اس سے بڑا ظالم كون ہے جو اللہ پر جھوٹا الزام لگاتاہے _ يہى وہ لوگ ہيں جو خدا كے سامنے پيش كئے جائيں گے تو سارے گواہ گواہى ديں گے كہ ان لوگوں نے خدا كے بارے ميں غلط بيانى سے كام ليا ہے تو آگاہ ہوجائو كہ ظالمين پر خدا كى لعنت ہے (18)

1 _ خداوند عالم پر جھوٹ باندھا بہت بڑا ظلم ہے_
و من اظلم من افترى على الله كذب

2 _ دين ميں بدعت ايجاد كرنا، اپنے خود ساختہ كام كو خدا كے ساتھ نسبت دينا اور اس پر جھوٹ باندھنا، حرام ہے _
و من اظلم ممن اظلم على الله كذب

3 _ ظلم و ستم كے مراتب ہيں _
و من أظلم ممن افترى على الله كذب

4_خداوند عالم كى طرف جھوٹى نسبت دينے والوں كو قيامت كے دن بارگاہ الہى ميں پيش كيا جائے گا_
اولئك يعرضون على ربہم

5_ خداوند متعال، مخلوقات كا پالنے والا اور ان كے امور كو نظم دينے والا ہے _
... على ربّہم

6_ظالم افراد كو كيفر كردار تك پہنچانا خداوند عالم كى ربوبيت كا ايك جلوہ ہے_
اولئك يعرضون على ربہم

60

7_ قيامت كے دن ظالموں كى ستمگرى اور افتراء باندھنے والوں كے جھوٹ پر متعدد گواہ شہادت دينگے_
و يقول الاشہاد ہؤلاء الذين كذبوا على ربہم
(أشہاد) شاہد كى جمع ہے جسكا معنى گواہى ميں دينے والے ہيں_

8_دنيا ميں انسانوں كے اعمال، خداوند متعال كى طرف سے مقرر كيئے گئے گواہوں كى زير نگرانى ہيں_
يقول الا شہاد ہؤلاء الذين كذبوا على ربہم

9_ اعمال كے گواہ، خدا كے حضور پروردگار عالم پر جھوٹ باندھنے والوں، كے خلاف گواہى ديں گے _
اولئك يعرضون على ربّہم و يقول الا شہاد ہؤلاء الذين كذبوا على ربّہم

10_ قيامت كے دن، ظالم لوگ رحمت الہى سے دور اور لعنت الہى ميں گرفتارہوں گے_
الا لعنة على الظالمين

11 _ خدا پر بہتان باندھنے والے افراد، رحمت الہى سے محروم اور لعنت خداميں گرفتار ہوں گے_
ہؤلاء الذين كذبوا على ربہم الا لعنة الله على الظالمين

12 _ اعمال كے گواہ، قيامت كے دن ظالموں كى رحمت الہى سے دورى كا اعلان كريں گے_
ا لا لعنة الله على الظالمين

13 _ اعمال کے گواہ، قیامت کے دن امور پر مامور ہوں گے _
و یقول الاشہد ...ا لا لعنة اللہ علی الظالمین
14_ عن رسول اللہ (ص) : ...و ا ما الکافر فیقراء ذنوبہ علی رؤوس الا شہاد ، "ہؤلاء الذین کذبوا علی ربہم الا لعنة اللہ علی الظالمین" (1)
رسالت مآب (ص) سے روایت ہے کہ آنحضرت(ص) نے فرمایا : قیامت کے دن کافروں کے گناہوں کو گواہوں کے سامنے مجمع عام میں بیان کیا جائے گا_یہی وہ لوگ ہینجو پروردگارپر جھوٹ باندھتے ہیں خبردار ظالموں پر خدا کی لعنت ہے _
------------------------------------------------


انسان:
انسانونکا مدبر5
احکام : 2
بہتان:
بہتان باندھنا خدا پر ظلم ہے 1 ; بہتان کے احکام 2 ; خدا پر بہتان باندھنے کی حرمت 2

.............

**1) الدرالمنثور ج4 ص 413_**




بدعت:
بدعت حرام ہے 2; بدعت کے احکام 2
خدا:
پالنے والے کی نشانیاں 6 ; خداوند متعال کی ربوبیت 5
خدا پربہتان باندھنے والے: 14
بہتان باندھنے والوں پر لعنت 11;بہتان باندھنے والوں کی محرومیت11; بہتان باندھنے والوں کے خلاف گواہی 7،9 ; قیامت میں بہتان باندھنے والے 4
دین :
دینی آفات کی پہچان 2
رحمت :
رحمت سے محروم لوگ 10 ، 11 ، 12
روایت :14
ظالمین :
ظالموں پر آخرت میں لعنت 10 ;ظالموں پر لعنت 14 ;ظالموں کا آخرت میں محروم ہونا 10 ، 12;
ظالموں کی سزا 6 ; ظالموں کے خلاف گواہی 7
ظلم :
سب سے بڑأظلم 1 ; ظلم کے درجات 1 ، 3
عمل:
عمل کے گواہ 8،9،12 ، 13 ; عمل کے گواہ اور ظالم لوگ 12 ; گواہوں کا آخرت میں کردار 13
قیامت :
قیامت میں کام کرنے والے 13 ; قیامت میں گواہ 7 ، 12 ، 13
کفار:
کفار کا افشا ہونا 14 ; کفار پر لعنت 14
گواہي:
خدا کے حضور گواہی 9

لعنت :
لعنت كے مستحقين 10 ، 11 ،14
محرمات : 2

62

الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجاً وَهُم بِالآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ (١٩)
جو راہ خدا سے روكتے ہيں اور اس ميں كجى پيدا كرنا چاہتے ہيں اور آخرت كے بارے ميں كفر اور انكار كرنے والے ہيں (19)

1_ جو لوگوں كو خدا كے راستے( دين اور معارف الہى ) سے روكتے ہيں ، وہ ظالموں ميں سے ہيں _
ألا لعنة الله على الظالمين ، الذين يصدون عن سبيل الله
فعل ( يصدّون) روكنے كے معنى ميں ہے_ اور منہ پھيرنے كے معنى ميں بھى آتاہے_ مذكورہ مطلب پہلے معنى كى بناء پر ہے_
2 _ خدا كے راستے سے منہ پھيرنے والے ستمگر ہيں _
ألا لعنة الله على الظالمين ، الذين يصدون عن سبيل الله
3 _ جو لوگ دين اور معارف الہى كو قبول نہيں كرتے اور دوسروں كو بھى انہيں قبول كرنے سے روكتے ہيں_ وہ آخرت ميں رحمت الہى سے محروم اور لعنت خدا ميں گرفتار ہوں گے _
ألا لعنة الله على الظالمين الذين يصدون عن سبيل الله
4 _ وہ لوگ جو خدا كے راستے كو "كجراہ"پيش كرنے كى كوشش كرتے ہينوہ ظالم ہيں_
ألا لعنة الله على الظالمين، الذين ... يبغونہا عوج
"يبغونہا عوجا" يعنى خدا كے راستہ ميں انحراف كى جستجو ميں ہيں_ راہ خدا ميں انحراف كى جستجو كبھى خود اس راستہ ميں انحراف ايجاد كركے اور كبھى اس راستہ كو منحرف ظاہر كرنے كے ذريعہ ہوتى ہے _
مذكورہ مطلب انحراف كى دوسرى قسم پر ناظر ہے_
5_ خداوند عزوجل كا راستہ (احكام و معارف الہى )ہر قسم كے انحراف اور كجروى سے پاك ہے_
و يبغونہا عوج

63
6_ وہ لوگ جو دين كو منحرف اور معارف الہى كو غلط بيان كرنے كے در پے ہيں " وہ ظالم ہيں اور آخرت ميں لعنت الہى ميں گرفتار ہوں گے _
ألا لعنة الله على الظالمين ، الذين ... يبغونہا عوج
7_ آخرت كے منكر ستم گر، روزقيامت رحمت خداوندى سے محروم ہوں گے_
ألا لعنة الله على الظالمين الذين يصدون عن سبيل الله ... و ہم بالاخرة ہم كافرون
8_ آخرت ميں رحمت الہى سے بہرہ مند ہونا، راہ خدا اور اس كے دين پر گامزن ہونے اور اسكے دين كى پيروى نيز آخرت پر ايمان لانے پر موقوف ہے_
ألا لعنة الله على الظالمين الّذين يصدون عن سبيل الله ... و ہم بالاخرة ہم الكفرون
9_ خداوند عالم پر جھوٹ باندھنا، لوگوں كو راہ خدا سے روكنے اور دين الہى ميں كجروى پيدا كرنے كا سبب اور آخرت كے انكار كى علامت ہے_
و ہم بالا خرة ہم كافرون
10 _ دين و معارف الہى كا انكار ، لوگوں كو دين الہى سے روكنا اور اسے كجراہ ظاہر كرنا، آخرت كے انكار كى وجہ سے ہے_
الذين يصدون عن سبيل الله و يبغونہا عوجاً و ہم بالآخرة ہم كافرون

" وہم بالآخرة ..." کو جملہ حالیہ اور ماقبل جملات میں امور کی علت بیان کرنے والا قرار دیا جاسکتاہے_

-----------------------------------------------

آخرت:

آخرت کے جھٹلانے کے آثار 7 ،10; آخرت کے منکرین کاظلم 7 ; آخرت کے منکرین کی محرومیت 7

احکام :

احکام کا ( انحرافات ) سے منزہ ہونا 5

افتراء :

خداوند متعال پر بہتان کے آثار 9

ایمان :

آخرت پر ایمان کے آثار 8

دین :

دین سے انحراف کے اسباب 9 ;دین سے روکنے والوں پر آخرت میں لعنت 3 ; دین سے منحرف کرنے والوں کاظلم 6 ;دین سے منع کرنے والوں کا آخرت میں محروم ہونا 3 ;دین سے منع کرنے والوں کاظلم 1 ;دین سے منع کرنے والے 1 ;دین سے ممانعت کے آثار 3 ; دین کا منزہ ہونا 5 ; دین کو بدنما پیش کرنے کے عوامل 10 ; دین کو جھٹلانے کے اسباب 10 ;دین کو جھٹلانے کے آثار 3 ; دین کی پیروی کے آثار8;دین قبول کرنے میں موانع 10; دینی آفات کی پہچان9



رحمت :

آخرت کی رحمت سے محروم لوگ 3 ، 7: اخروی رحمت کے اسباب 8 ; رحمت سے محرومیت کے اسباب 3

سبیل اللہ :

اللہ سے اعراض کرنے والوں کاظلم2; اللہ کے راستے سے روکنے والوں کاظلم 1 ;اللہ کے راستے کا انحراف سے پاك ہونا 5 ; اللہ کے راستے کا بدنما جلوہ دکھانے کاظلم 4; سبیل اللہ کے موانع 9

ظالمین : 1 ، 2 ، 4 ، 6 ،7

کفار:

کافروں پر آخرت میں لعنت 3 ; کافروں کا آخرت میں محروم ہونا 3

کفر :

اخروی علامات کا کفر 9

لعنت:

لعنت اخروی کے مستحقین 3،6

أُولَـئِكَ لَمْ يَكُونُواْ مُعْجِزِينَ فِي الأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُم مِّن دُونِ اللّهِ مِنْ أَوْلِيَاء يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ مَا كَانُواْ يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُواْ يُبْصِرُونَ (٢٠)

یہ لوگ نہ روئے زمین میں خدا کو عاجز کرسکتے ہیں اور نہ خدا کے علاوہ ان کا کوئي ناصر و مددگار ہے ان کا عذاب دگنا کردیا جائے گا کہ یہ نہ حق بات سن سکتے تھے اور نہ اس کے منظر عام کو دیکھ سکتے تھے (20)

1_اہل کفر، کرہ ارض کے کی بھی مقام پر اپنے آپ کو خداوند عالم کی حاکمیت سے خارج نہیں کرسکتے ہیں

اولئك لم یکونوا معجزین فی الارض

اعجاز ( معجزین کا مصدر ہے ) اسکا معنی قدرت سے خارج ہوناہے اور اسوجہ سے کہ معجزین کا مفعول لفظ (اللہ ) ہے، اسکو مدنظر رکھتے ہوئے ، جملہ (اولئك لم یکونوا ...) کا معنی یہ ہوگا _ وہ لوگ (منکرین ) کبھی بھی خداوند متعال کی حاکمیت اور دسترس سے خارج نہیں ہوئے_

2 _ کفار کا کفر اختیار کرنا اور ان کے کرتوت (خداوند متعال پر بہتان باندھنا اور اس کے راستے سے منحرف کرناو غیرہ ... )یہ سب خداوند عالم کی حاکمیت سے خارج نہیں ہیں_
و من أظلم ممن افتری علی الله كذباً ... اولئك لم يكونوا معجزين
(اولئك لم يكونوا)کا جملہ ماضی کے معنی میں ہونا)کہ وہ کبھی بھی حاکمیت خدا سے خارج نہیں تھے) اس مطلب کو بیان کر رہا ہے کہ کافروں کا کفر کی طرف رجحان بھی حاکمیت خدا کے تحت تھا_
3_ تمام کائنات پر خداوند عالم حاکمیت مطلق رکھتاہے_
اولئك لم يكونوا معجزين فی الارض
4 _ جولوگ قیامت کے منکر ہیں اور وہ جو راہ خداکو انحرافی پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کا دنیاوی عذاب میں گرفتار ہونے کا خطرہ ہے _
الذين ... يبغونہا عوجاً و ہم بالاخرة ہم كافرون اولئك لم يكونوا معجزين فی الارض
5 _ راہ خدا پر چلنے سے منع کرنے اور خدا پر جھوٹ باندھنے والونکے لیے عذاب دنیاوی میں گرفتار ہونے کا خطرہ ہے_
و من أظلم ممّن افتری علی الله كذباً ... اولئك لم يكونوا معجزين فی الارض
(اولئك لم يكونوا ...) کا جملہ، عذاب کی تہدید کے لیے کنایہ ہے اور(فی الارض) کا جملہ عذاب کے دنیاوی ہونے پر دلیل بن سکتاہے_
6_ فقط الله تعالی ہی انسانوں کا ولی اور سرپرست ہے_
و ما كان لہم من دون الله من ا ولیائ
7_ اہل شرک کے کسی خدا میں بھی یہ طاقت نہیں کہ وہ عذاب الہی میں گرفتار ہونے والوں کی مدد کرسکے_
و ما كان لہم من دون الله من ا ولیائ
8_ جو لوگ خدا کو ولی نہیں مانتے وہ اپنے آپ کو بے بنیاد اور متعدد اولیاء کی ولایت میں گرفتار کرلینگے_
و ماكان لہم من دون الله من اوليائ
مذکورہ آیت میں لفظ "ولي" کا ذکر ممکن ہونے کے باوجود "اولیائ" جمع کا صیغہ لانا، اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ اگر انسان اللہ کی ولایت کو قبول نہیں کرے گا تو متعدد اولیاء کی ولایت میں گرفتار ہوکر اسے ان اولیاء کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑیگا_
9_ انسانوں کا کفر و شرک کی طرف میلان نہ تو اس بات پردلالت کررہاہے کہ وہ خداوند عالم کی حاکمیت سے مستغنی ہےں اور نہ ہی ان کے لیے غیر خدا کی ولایت کو ثابت کررہاہے_
اولئك لم يكونوا معجزين فی الارض ...

66
ماكانوا يستطيعون السمع و كانوا يبصرون
خداوند عالم کا کفار پر اپنی ولایت کے اعلان کے بعد ان کی کفرپرستی کے سبب ( ماكانوا ...) کو بیان کرنا، اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ کفار کا دین الہی کی مخالفت کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ خدا کی حاکمیت سے خارج ہیں بلکہ یہ معارف الہی کو درک نہ کرنے کا نتیجہ ہے_
10_ لوگوں کو راہ خدا سے روکنے والے کفار ،خدا کے دوگنے عذاب سے دوچار ہوں گے_
الذين يصدون ... يضاعف لہم عذاب
11_ کافر، مشرکین اور خدا پر جھوٹ باندھنے والے ، آیات الہی کو سننے اور دیکھنے کی قدرت نہیں رکھتے ہیں_
و من أظلم ممن افتری ...اولئك ... ما كانوا يستطيعون السمع و ما كانوا يبصرون
12 _ معار ف الہی اور حقائق دین کو درک نہ کرنا ، کفر و شرک کی طرف میلان کا سبب ہے _
اولئك ...ما كانوا يستطيعون السمع و ما كانوا يبصرون
( ما كانوا ...) کا جملہ کافروں کی کفر پرستی کی بنیاد اور اسکی دلیل کو بتاراہاہے_
13_ (عن ابی عبدالله (ع) ( فی قولہ تعالی ) " ما كانوا يستطيعون السمع و ما كانوا يبصرون" ... قال: لم يعتبهم بما صنع قلوبہم و لكن يعاتبهم بما صنعوا ...;(1)

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے : کہ آپ (ع) نے اس آیت "ما کانوا یستطیعون السمع و ما کانوا یبصرون" کے بارے میں فرمایا کہ خداوند عالم نے مشرکین کی اعمال قلبی کی بناء پر مذمت نہیں کی بلکہ ان کے ظاہری کرتوتوں پرسرزنش کی ہے_

-----------------------------------------------

آخرت:

آخرت کے جھٹلانے والوں کا عذاب4

افتراء :

خدا پر بہتان 2

انسان :

انسان کے اولیائ6

باطل خدا:

باطل خداؤں کا عاجز ہونا 7

خدا:

خداوند متعال کا ڈرانا 13 ; خداوند متعال کی حاکمیت 1 ،2 ، 3 ، 9 ;خداوند متعال کی خصوصیات 6 ; خدا کی ولایت 6;

ولایت الہی کو ردّ کرنے کے آثار 8

.............

**1) تفسیر عیاشی ج2 ص 352، ج88 ; بحار الانوار ج 5 ص 306 ح 28**

67

خدا پر بہتان باندھتے والے:

خدا پر بہتان باندھنے والوں کا اندھا ہونا 11 ; 13 ; 11 ، 13 ;بہتان باندھنے والوں کا بہرا ہونا 11 ، 13 ;خدا پر بہتان باندھنے والوں کا دنیا میں عذاب 5 ; خدا پر بہتان باندھنے والوں کی سرزنش 13 ; خدا پر بہتان باندھنے والے اور آیات الہی 11

خلق کرنا :

حاکم کا خلق کرن

دین:

دین کو نہ سمجھنے کے آثار 12 ;دینی آفت کی شناخت 12

روایت :13

سبیل اللہ :

سبیل اللہ سے روکنا 2; سبیل اللہ سے منحرف کرنےوالوں کا عذاب دنیوی 4 ; سبیل اللہ سے منع کرنے والوں کا دنیا میں عذاب5 ;سبیل اللہ سے منع کرنے والوں کا دوگنا عذاب10

شرک:

شرک کا سبب 12

عذاب:

اہل عذاب 4 ،10،5 ;اہل عذاب کابے یارو مدد گار ہونا 7; اہل عذاب کی امداد7

کائنات کی شناخت :

کائنات کی توحیدی شناخت 6،3

کفار :

کافر اور آیات الہی 11 ; کافروں پر دنیا کا عذاب 4 ; کافروں پر دوگنا عذاب 10 ; کافروں کا اندھا ہونا 11;کافروں کا بہتان 2 ; کافروں کا بہرا ہونا 11 ; کافروں کا عجز 1 ; کافروں کا ناپسند یدہ عمل 2 کافروں کے رذائل 2

کفر:

کفر کا سبب 12
مشرکین :
مشرکین اور آیات الہی 11;مشرکین کا اندھا ہونا 11; مشرکین کا بہرا ہونا 11
ولایت:
غیر خدا کی ولایت قبول کرنا8; غیر خدا کی ولایت 9



أُوْلَـئِكَ الَّذِينَ خَسِرُواْ أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَفْتَرُونَ (٢١)
یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے خود اپنے نفس کو خسارہ میں مبتلا کیا اور ان سے وہ بھی گم ہوگئے جن کا افترا کیا کرتے تھے (21)

1 _ خداوند متعال پر جھوٹ باندھنا، اور لوگوں کو اس کے راستے سے روکنا ، اپنے سرمایہ حیات کو نقصان اور تباہ کرنے کا موجب ہے _
و من اظلم ممن افترى على الله كذباً ... اولئك الذين خسروا ا نفسہم
2_ خداوند متعال کے راستے کو انحرافی پیش کرنے کی کوشش اور آخرت کا انکار کرنا ،اپنی خسارت اور زندگی کی تباہی ہے_
الذين ... يبغونہا عوجاًو ہم بالاخرة ہم كافرون اولئك الذين خسروا ا نفسہم
3_ کافروں کے عقائد اور نظریات خود ساختہ اور جھوٹ کا پلندہ ہیں_
و ضلَّ عنہم ما كانوا يفترون
4_ خداوند وحدہ لا شريك کے علاوہ دوسرے خداؤں
پر اعتقاد، ايك باطل عقيدہ اور تباہی و بربادی کا سرچشمہ ہے_
اولئك الذين خسرو ا نفسہم و ضلّ عنہم ما كانوا يفترون
5_ کفار کو اپنے باطل اور خود ساختہ بے بنیاد عقائد کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا_
و ضلَّ عنہم ما كانوا يفترون
------------------------------------------------
آخرت :
آخرت کے جھٹلانے کے آثار 2
افتراء:
خداوند متعال پر افتراء کے آثار_ 1
ایمان:


باطل خداؤں پر ایمان کے آثار 4
خود :
اپنے باطل عقیدے سے آگاہی 5 ; اپنے نفس کو نقصان دینا 1 ، 2 ، 4
زیاں:
زیاں کے عوامل 1 ، 2 ، 4
سبیل اللہ :
سبیل اللہ سے روکنے کے آثار _1; سبیل اللہ کو
بدنما دکھا نے کے آثار 2
عمر:

زندگی کو تباہ کرنے کے عوامل 1 ، 2 ، 4
کفار:
کفار اور باطل عقیدہ5 ; کفار کا بے بنیاد عقیدہ 3 ، 5
کفر :
بے بنیادکفر 3 ، 5 ; کفر کا بطلان3 ، 5



لاَ جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الآَخِرَةِ هُمُ الأَخْسَرُونَ (٢٢)
یقینا یہ لوگ آخرت میں بہت بڑا گھاٹااٹھانے والے ہیں (22)

1_ اہل کفر، دنیا و آخرت میں خسارت اور تباہی کا شکار ہیں_
لا جرم أنہم فی الآخرة ہم الأخسرون
2_ اہل کفر کو دنیا کی نسبت آخرت مینبہت زیادہ خسارت اور تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا_
لا جرم أنہم فی الآخرة ہم الاخسرون
(أخسر) "یعنی بہت زیادہ نقصان اٹھانے والا" یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے لہذا اس کا تقاضا یہ ہے کہ دوسرے نقصانات کے ساتھ پر کھاجائے_ یہ بھی کہہ سکتے ہیں اس خسارت سے مراد دنیا وی گھاٹا ہے_ اس بناء پرجملہ ( لا جرم أنہم ...) یہ بتارہاہے کہ کافروں کا دنیا سے زیادہ گھاٹا آخرت میں ہے اور وہ اس سے سنگین و سخت بھی ہے_
3_ جو کافر خداوند متعال پر جھوٹ باندھتے ہیں اور لوگوں کو راہ راست سے ہٹاتے نیز قیامت کا انکار کرتے ہیں انہیں قیامت کے دن دوسرے کفار و


گنہگاروں کی نسبت زیادہ تباہی و خسارت کا سامنا کرنا پڑے گا_
و من أظلم ... الذین یصدون ... لا جرم انہم فی الآخرة ہم الاخسرون
مذکورہ بالا تفسیر اس بنیاد پر ہے کہ جب یہ احتمال دیا جائے کہ نقصان کے کم و زیاد کا میزان خود کفر کے مراتب و درجات ہوں _ پس آیت کا معنی یوں ہوگا کہ قیامت کے دن تمام کفار زیاں میں ہیں لیکن وہ کفار جو خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں و غیرہ_ دوسرے کفار کی نسبت زیادہ گھاٹے میں ہیں_
4 _ کفر اور اس کے نتائج، مختلف مراتب کے حامل ہیں _
لا جرم انہم فی الآخرة ہم الأ خسرون
------------------------------------------------
آخرت :
آخرت کے جھٹلانے والوں کا نقصان 3
خدا پر افترا باندھنے والے:
ان کا اخروی نقصان 3
سبیل اللہ :
سبیل اللہ سے روکنے والوں کا آخرت میں گھاٹا3
قیامت :

قيامت كے دن بہت زيادہ تباہى كا شكار ہونے والے3
كافر لوگ:
ان كا اخروى نقصان 1،2،3 ; ان كا دنيوى نقصان 1،2;ان كى اخروى تباہى 1،2،3; ان كى دنيوى تباہى 1،2
كفر:
كفر كے مراتب 4
گناہ گار لوگ:
ان كى اخروى تباہى 3
نقصان:
نقصان كے مراتب 2; اخروى نقصان كى شدت 2
نقصان اٹھانے والے1،2،3



إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُواْ إِلَى رَبِّهِمْ أُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ الجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (٢٣)
بيشك جو لوگ ايمان لے آئے اور انھوں نے نيك اعمال انجام دئے اور اپنے رب كى بارگاہ ميں عاجزى سے پيش آئے وہى اہل جنت ہيں اور اس ميں ہميشہ رہنے والے ہيں (23)

1 _ بہشت ان مؤمنين كيلئے ہے جو اعمال صالح انجام ديں اور خدا كے مقابل خاضع اور منكسر ہوں_
ان الذين آمنوا ... اولئك اصحاب الجنة
"اخبات" ("اخبتوا" كا مصدر) خضوع و خشوع كے معنى ميں ہے نيز اطمينان كے معنى ميں ہے_ مندرجہ بالا مطلب پہلے معنى كى بنياد پر ہے_ قابل ذكر ہے كہ اس صورت ميں"الى " لام كے معنى ميں ہے يعنى "اخبتوا لربّہم" وہ خدا كے سامنے خاضع ہيں_
2_ خدا تعالى كى ربوبيت پر اطمينان اور دل كو اس كے بارے ميں ترديد سے دور كردينا ، بہشت ميں داخل ہونے كى شرائط ميں سے ہے_
ان الذين ... اخبتوا الى ربّہم اولئك اصحاب الجنّة
مندرجہ بالا مطلب اس بات پر موقوف ہے كہ "اخبات" اطمينان كے معنى ميں ہو_ بناء براين "اخبتوا الى ربّہم" يعنى وہ ربوبيت خدا پر اطمينان ركھتے ہيں_
3 _ خدا تعالى كى ربوبيت كى طرف توجہ،انسان كو خدا تعالى كے سامنے خضوع و خشوع كى طرف مائل كرتى ہے_
و اخبتوا الى ربہم
4 _ ايمان اور ربوبيت خدا پر اطمينان كے بغير اعمال صالح كارساز نہيں ہيں_
ان الذين آمنوا و عملوا الصالحات و اخبتوا الى ربّہم اولئك اصحاب الجنّة


5 _ انسان كى عمر و جان كے سرمايہ كے مقابلہ ميں بہشت كا حصول شائستہ اور كسى نقصان كے بغير نتيجہ ہے_
اولئك الذين خسروا انفسہم ... انّ الذين آمنوا ... اولئك اصحاب الجنة
كفر پيشہ لوگوں كو نقصان اٹھانے والا شمار كرنے كے مقابلہ ميں مؤمنين كى پاداش كے عنوان سے بہشت كو موضوع بناكر پيش كرنا، مندرجہ بالا مطلب كى طرف اشارہ ہے_
6_شائستہ اعمال كے حامل مومنين ہى صرف وہ انسان ہيں جنہوں نے اپنى عمر كے سرمايہ كو تباہ نہيں كيا اور دنيا و آخرت كے نقصان سے محفوظ ہيں_
اولئك الذين خسروا انفسہم ... انّ الذين آمنوا ... اولئك اصحاب الجنة
7_ بہشت ايك جاودانہ اور ناقابل زوال مقام ہے_
ہم فيہا خالدون

8_ بہشتی لوگ ، ہمیشہ کیلئے بہشت میں رہنے والے ہوں گے_
اولئك اصحاب الجنة ہم فیہا خالدون
9_ انسان ایك ناقابل فنا اور ہمیشہ باقی رہنے کی لیاقت رکھنے والا موجود ہے_
ہم فیہا خالدون
10_ عن ابی عبدالله (ع) ... قال: ...: ا تدرون ما التسلیم؟ ... ہو والله الإخبات قول الله عزوجل; "الذین آمنوا و عملوا الصالحات وا خبتوا إلی ربّہم"امام صادق (ع) سے روایت کی گئي ہے کہ آپ(ع) نے فرمایا: کیا جانتے ہو کہ تسلیم کیا ہے؟ ...خدا کی قسم تسلیم وہی اخبات ہے اور وہی فرمان خداوندی ہے جس مینوہ ارشاد فرماتاہے ... و اخبتوا الی ربّہم(1)
-----------------------------------------------
اخبات:
اخبات سے مراد 10
انسان:
انسان کی حیات جاویدانی 9;انسان کی صلاحیتیں 9 ;انسان کی عمر کا حاصل5; انسان کی عمر کی اہمیت 5
ایمان:
ایمان کی اہمیت 4;ربوبیت خدا پرایمان 4; ربوبیت خدا پر ایمان کے آثار 2
بہشت:
بہشت کی اہمیت 5; بہشت کی جاویدانی 7; بہشت کے موجبات 1،2; بہشت میں جاویدانی 8 ; بہشت میں داخل ہونا 5
بہشتی لوگ:
ان کی جاویدانی 8
تسلیم:
تسلیم کی حقیقت 10
.............

**1) کافی ، ج1 ،ص391، ح3; نورالثقلین ج2 ص 347،ح53.**


حیات:
جاویدانی حیات کا امکان 9
خشوع:
خشوع کا پیش خیمہ 3
خضوع:
خضوع کا پیش خیمہ 3; خضوع کے آثار 1
ذکر:
ربوبیت خدا کے ذکر کے آثار 3
روایت : 10
عمل صالح:
بے ایمان کا عمل صالح 4; عمل صالح کے آثار 1
مؤمنین:
صالح مؤمنین کا محفوظ ہونا 6; صالح مؤمنین کے فضائل6; مؤمنین اور نقصان 6
نقصان:
اخروی نقصان سے محفوظ ہونا 6; دنیوی نقصان سے محفوظ ہونا6

مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالأَعْمَى وَالأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلاً أَفَلاَ تَذَكَّرُونَ (٢٤)

کافر اور مسلمان کی مثال اندھے بہرے اور دیکھنے سننے والے کی ہے تو کیا یہ دونوں مثال کے اعتبار سے برابر ہوسکتے ہیں تمھیں ہوش کیوں نہیں آتا ہے (24)

1_قرآن کے بارے میں کفر کرنے والوں اور مشرکوں کی حالت، اندھے اور بہرے انسان جیسی ہے_
مثل الفريقين كالاعمى والاصمّ
2 _ قرآن پر ایمان لانے والوں اور موحّد لوگوں کی حالت بینا اور شنوا انسانوں جیسی ہے_
مثل الفريقين كالاعمى والاصمّ والبصير والسميع
3_شرك آلود رجحانات اور قرآن كريم كى حقانيت كا انكار، ضمير كے ناشنوا اور دل كے نابينا ہونے كى علامت ہے_
مثل الفريقين كالاعمى والاصمّ والبصير والسميع
4 _ انسان کی باطنی بينائي اور شنوائي ( حقائق کو سمجھنے اور درك کرنے کی توانائي) اسے توحيد، ايمان بقرآن



اور اعمال صالح کی انجام دہی کی طرف مائل کرتی ہے_
مثل الفريقين كالاعمى والاصمّ والبصير و السميع
5 _ مؤمنين اور موحّدين ہرگز كافروں اور مشركوں كے مانند نہيں ہوں گے، جس طرح كہ بينا اور شنوا لوگ اندھے اور بہرے كى مانند اور ان كے برابر نہيں ہوتے ہيں_
ہل يستويان مثل
6_ خداوند عالم كا لوگوں كو معارف و حقائق كے فہم اور ان كى طرف خاطر خواہ توجہ دينے كى دعوت دينا_
(تذكرون ) كے جملے كا متعلق ممكن ہے تمام حقائق اور معارف الہى ہوں اور يہ بھى ممكن ہے _ وہ مخصوص حقائق ہوں جو آيت كريمہ ميں مورد بحث ہيں _ ليكن مذكورہ تفسير معنى اول كى بناء پر ہے_ يہ بات قابل ذكر ہے كہ جملہ (أفلا تذكرون ...) ميں جو استفہام ہے وہ امر كے انگيزہ اور اس كام كو انجام دينے كى طرف ترغيب كے ليے ہے پس معنى يوں ہوگا: حقائق كو سمجھو اور ان كى طرف توجہ دو_
7_ خداوند عالم كا لوگوں كو مؤمنين كى كفار پر برترى كو سمجھنے اور اسے مورد توجہ قرار دينے كے ليے دعوت دينا_
ہل يستويان مثلاً أفلا تذكرون
----------------------------------------------------
ايمان :
قرآن مجيد پر ايمان لانے كے عوامل 4
بصيرت :
اہل بصيرت 2 ; بصيرت كے آثار 4
بہرا پن :
بہرے پن كى علامتيں 3
حقائق :
حقائق درك كرنے كى دعوت 6 ; حقائق درك كرنے كے آثار 4
خدا:
خداوند متعال كى دعوت6 ، 7
دل كا اندھا پن :
دل كے اندھاپن كى علامتيں 3
ذكر :
مؤمنين كے فضائل كا ذكر 7
قوت سماعت:
قوت سماعت كے آثار 4
عمل صالح :

عمل صالح کے اسباب 4

75
قرآن :
قرآن مجید کو جھٹلانے کے آثار 3 ; قرآنی تمثیلات1 ، 2
قرآنی تمثیلات:
اندھے کی مثال 1 ; اہل سماعت کی مثال دینا 2 ; بہرے کی مثال 1 ; صاحبان بصیرت کی مثال دینا 2 ;کافروں کی مثل 1 ; مشرکین کی مثل 1 ; موحدین کی مثل 2; مؤمنین کی مثل 2
کفار:
کفار کی سرزنش 1 ، 5
لوگ:
لوگوں کو دعوت 7
مشرکین :
مشرکین کی سرزنش 1 ،5
میلان:
باطل کی طرف میلان رکھنے کے آثار 3 ; توحید کی طرف میلان کے آثار 4 ; کفر کی طرف میلان رکھنا3
موحدین:
موحدین کی کافروں پر فضیلت 5; موحدین کی مشرکین پر فضیلت 5 ; موحدین کے فضائل 2 ، 5
مؤمنین:
کافروں پر مؤمنین کی فضیلت 5 ; مشرکین پر مؤمنین کی فضیلت 5 ;مؤمنین کو سمجھنے کی دعوت 7 ; مؤمنین کی فضیلت کو درك کرنا 7 ; مؤمنین کے فضائل 2 ، 5

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ (٢٥)
اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف اس پیغام کے ساتھ بھیجا کہ میں تمھارے لئے کھلے ہوئے عذاب الہی سے ڈرانے والا ہوں (25)

1_ حضرت نوح، (ع) انبیاء اور رسولوں میں سے ہیں_
و لقد ارسلنا نوح
2 _ حضرت نوح (ع) کی رسالت ان کی قوم تك ہی محدود تھي_

76
و لقد ارسلنا نوحاً الی قومہ
3_ حضرت نوح (ع) نے رسول منتخب ہونے کے بعد لوگوں میں اپنی رسالت کااعلا ن کیا _
انی لکم نذیر مبین
4_ حضرت نوح (ع) نے لوگوں کو بتایا کہ میں ڈرانے اور متنبہ کرنے والا نبی ہوں_
انّی لکم نذیرٌ
5_ حضرت نوح (ع) کی ذمہ داری تھی کہ وہ لوگوں تك واضح و روشن انداز مینپیغام الہی پہنچائیں_
انی لکم نذیر مبین
6_ لوگوں کو انکی بری عاقبت اور ناخوشگوار نتائج سے ڈرانا، پیغمبروں کی ذمہ داری ہے_
انی لکم نذیر مبین
7_ عن ابی عبداللہ (ع) انہ قال : کان اسم نوح عبدالغفار و انّما سميّ نوحاً لانہ کان ینوح علی نفسہ (1)

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہيں : حضرت نوح (ع) کا نام عبدالغفار تھا اور اپنے نفس پر بہت زيادہ گريہ و زاری کرنے کيوجہ سے ان کا نام نوح پڑگيا_

-----------------------------------------------

انبياء (ع) :

انبيا ء (ع) عليہم السلام کا ڈرانا 6; انبياء (ع) کی رسالت 6

تبليغ:

تبليغ کا طريقہ 5 ; تبليغ ميں صراحت 5

خدا کے رسول: 1

روايت :7

نتيجہ :

برے انجام سے ڈرانا 6

نوح:

حضرت نوح (ع) اور انکی قوم 4; حضرت نوح کا ڈرانا 4 ;حضرت نوح(ع) کا منتخب کياجانا3; حضرت نوح (ع) کی تبليغ 3 ;حضرت نوح (ع) کی تبليغ رسالت 3 ; حضرت نوح (ع) کی تبليغ کا طريقہ 5; حضرت نوح(ع) کی رسالت 5; حضرت نوح (ع) کی رسالت کا محدود ہونا 2; حضرت نوح(ع) کی وجہ تسميہ 7; حضرت نوح (ع) کے مراتب 1 ; نبوت حضرت نوح 1

.............

**1) علل الشرائع ص 28 ، ح 1 ، ب 20 ، بحارالانوا ج/ 11، ص 286 ، ح 4_**



أَن لاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ اللّهَ إِنِّيَ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ (٢٦)

اور يہ کہ خبردار تم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرنا کہ ميں تمھارے بارے ميں دردناك دن کے عذاب کا خوف رکھتا ہوں (26)

1_عبادت کے سزاوار فقط ذات الہی ہے اور اس کے علاوہ کوئي بھی لائق عبادت نہيں_

أن لا تعبدوألا الله

2_وحدہ لا شريك کی عبادت کی دعوت، حضرت نوح(ع) کے تبليغی مشن ميں سرفہرست تھا_

انّی لکم نديرٌ مبين ، ا ن لا تعبدوألا الله

3_ توحيد کا پر چار اور شرك کے خلاف جہاد، انبياء الہی کی رسالت کا اہم جز تھا_

أن لا تعبدوألا الله

4_ حضرت نوح (ع) کی قوم مشرك تھي_

أن لا تعبدوألا الله

(ا ن لا تعبدوألا الله )کا جملہ جوغير اللہ کی عبادت سے منع کرتاہے اور وحدہ لا شريك کی عبادت کا حکم دے رہاہے اس سے يہ معلوم ہوتاہے کہ حضرت نوح (ع) کی قوم نے خدا کے علاوہ کئي ايك معبود دبنا رکھے تھے جن کی وہ عبادت کرتے تھے_

5_حضرت نوح (ع) کی قوم ،حضرت نوح (ع) کے پيغمبر مبعوث ہونے سے پہلے خداوند متعال کے وجود پر اعتقاد رکھتی تھي_

ان لا تعبدوألا الله

اگر حضرت نوح (ع) کی قوم کاوجود خدا پر اعتقاد نہ ہوتا تو حضرت نوح (ع) کے ليے ضروری تھا کہ وہ پہلے کائنات کے خالق کے وجود کو ثابت کرتے پھر لوگوں کو اس کی عبادت کی دعوت ديتے_

6_ خداوند عالم کے وجود کا عقیدہ، تاریخ بشر کے عمیق ترین بنیادی عقائد میں سے ہے_
أن لا تعبدوألا الله
7_ قیامت اور اس کے دردناك عذاب کی خبر دینا، حضرت نوح (ع) کی رسالت کا حصہ تھا_
انی اخاف علیکم عذاب یوم ألیم
ممکن ہے (یوم ) سے مراد ، روز قیامت ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد طوفان نوح کا دن مراد ہو لیکن مذکورہ بالا تفسیر احتمال اول کی بناء پر

78
ہے قابل ذکر ہے کہ(یوم ) کے لیے (الیم) کی صفت لانا، اس دن کے عذاب کی طرف اشارہ ہے_
8_ خداوند متعال کی عبادت کو ترك اور غیر خدا کی عبادت کرنا، روز قیامت دردناك عذاب میں گرفتار ہونے کا سبب ہے_
ان لا تعبدوألا الله انی اخاف علیکم عذاب یوم ا لیم
9 _ حضرت نوح (ع) نے اپنی کافر قوم کو دردناك اخروی عذاب سے خبردار کیا_
ان لا تعبدوألا الله انی اخاف علیکم عذاب یوم الیم
10_ حضرت نوح (ع) نے اپنی کافر قوم کو دیناوی دردناك عذاب سے متنبہ کیا_
ان لا تعبدوألا اللّہانی اخاف علیکم عذاب یوم الیم
11_ کفارکے لیے دنیا کے دردناك عذابوں میں گرفتار ہونے کا خدشہ _
أن لا تعبدوألا الله انی ا خاف علیکم عذاب یوم ا لیم
12_ حضرت نوح (ع) ، لوگوں کے لیے دلسوز پیغمبر تھے اور مشرکین اور اپنی کافر قوم کے تلخ مستقبل کے لیے پریشان تھے _
أنّی ا خاف علیکم
------------------------------------------------
انبیا(ع) :
انبیا (ع) کا شرك کے خلاف جہاد_ 3 ; انبیا (ع) کی رسالت 3;
ایمان :
خدا پر ایمان 6
توحید:
توحید عبادی کی دعوت 2; توحید عبادی کی اہمیت 1 ، 2; دعوت توحید کی اہمیت 3
خدا:
خداشناسی کی تاریخ 5 ، 6
شرك:
شرك عبادی سے اجتناب 1 ; مخالفت شرك کی اہمیت 3
عبادت:
عبادت خدا کے ترك کرنے کے آثار 8 ; غیر خدا کی عبادت کو ترك کرنا 1 ; غیر خدا کی عبادت کے آثار 8
عذاب:
آخرت کا دردناك عذاب 8،7 ;اہل عذاب 11 ; دنیا کا دردناك عذاب 10 ، 11 ;عذاب آخرت سے ڈرانا 9 ;عذاب آخرت کے اسباب 8; عذاب

79
دنیاوی سے ڈرانا 10 ; عذاب کے اسباب 11 ; عذاب کے درجات 7 ، 8 ، 9 ، 10، 11
عقیدہ :
خدا پر عقیدہ 5; عقیدہ کی تاریخ 5 ، 6

قیامت :
قیامت کا برپا ہونا 7
کفار :
کافروں کا عذاب دنیاوی 11 ; کافروں کے برے انجام کی پریشاني12
مشرکین :
مشرکین کے برے انجام کی پریشاني12
نوح (ع) کی قوم :
قوم نوح کا شرك 4 ;قوم نوح کا عقیدہ 5; قوم نوح کو ڈرانا 9، 10; قوم نوح کی خداشناسي5
نوح (ع) :
حضرت نوح (ع) اور ان کی قوم 12; حضرت نوح (ع) کا دعوت حق دینا2 ; حضرت نوح (ع) کا ڈرانا9 ، 10 ; حضرت نوح (ع) کی تبلیغ 2 ، 7 ; حضرت نوح کی پریشاني12 ;حضرت نوح (ع) کی رسالت 7 ; حضرت نوح (ع) کی مہربانی 12



فَقَالَ الْمَلأُ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِن قِوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلاَّ بَشَراً مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلاَّ الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَى لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ (٢٧)
تو ان کی قوم کے بڑے لوگ جنھوں نے کفر اختیار کرلیا تھا _ انھوں نے کہا کہ ہم تو تم کو اپنا ہی جیسا ایك انسان سمجھ رہے ہیں اور تمھارے اتباع کرنے والوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ ہمارے پست طبقہ کے سادہ لوح افراد ہیں _ ہم تم میں اپنے اوپر کوئي فضیلت نہیں دیکھتے ہیں بلکہ تمھیں جھوٹا خیال کرتے ہیں (27)

1_ قوم نوح (ع) کے سردار اور رؤسائ، حضرت نوح (ع) کی پیغمبري سے منکر ہوئے اور انھوں لانے قیامت کے برپ


ہونے اورتوحید الہی کا انکار کردیا_
فقال الملاء الذین کفروا من قومہ
اس سے پہلے والی آیت کے قرینہ کی بناء پر (کفروا) کا متعلق توحید، نبوت ، حضرت نوح (ع) اور روز قیامت کا دن ہے اسوجہ سے کہ پہلے والی آیت اس معنی پر قرینہ ہے_
2 _ قوم نوح (ع) کے کافر سردار، انسان کو رسالت الہی کا منصب دار نہیں سمجھتے تھے_
فقال الملاء ... ما نریك الا بشراً مثلن
3 _ حضرت نوح (ع) کا بشر ہونا، کافروں کے لیے پیغمبری اور رسالت نوح کے انکار کا بہانہ تھا_
قال الملاء ... ما نریك الا بشراً مثلن
4_ قوم نوح (ع) کی ایك جماعت نے حضرت(ع) پر ایمان لایا اور ان کی اطاعت کی _
و ما نریك اتبعك الا الذین ہم أراذل ن
5_ حضرت نوح (ع) پر ایمان لانے اور انکی پیروی کرنے والے افراد، معاشرہ کے دولتمند لوگ نہیں تھے_
ما نریك اتبعك الا الذین ہم ارذلن
(أراذل ) کو لفظ ( ملاء ) کے مقابلے میں ذکر کیا گیا ہے _ یعنی وہ لوگ جو معاشرے کے مستضعف لوگوں میں سے تھے_
6_ قوم نوح (ع) کے روؤساکی نظروں میں مستضعفین، پست لوگ تھے_

ما نريك اتبعك الا الذين ہم أراذلن
أرذل ( أراذل ) كا مفرد ہے _ اسكا معنى پست اور حقير ہے _
7_ حضرت نوح (ع) كے پيروكاروں كا مستضعف اور محتاج لوگوں ميں منحصر ہونا، انكى قوم كے اشراف لوگوں كے ليے ايمان نہ لانے اور انكار رسالت كا بہانہ تھا_
فقال الملاء ...ما نريك اتبعك الا الذين ہم أراذل نا بادى الراي
8_ قوم نوح (ع) كے سردار اور رؤسا، متكبر اور خودپسندى ميں گرفتار تھے_
فقال الملاء ... ما نريك اتبعك الا الذين ہم أراذل ن
9_ اشراف اور دنياوى زندگى كى خوشحالي، انسان كو دوسروں سے بڑا خيال كرنے اور تكبرانہ صفت ميں مبتلا كرنے كا سبب ہے_
فقال الملاء ... ما نريك اتبعك الا الذين ہم اراذلن
10_ سردار لوگ اور قوم كے اشراف،انبياء الہى كا انكار كرنے ميں پيشقدم ہوتے ہيں_
فقال الملاء الذين كفرو
11_ قوم نوح (ع) كے اشراف ، مستضعفين كے ايمان كو ابتدائي اور خوش فہمى و عدم تفكر كا نتيجہ سمجھتے تھے_


ما نريك اتبعك الا الذين ہم أراذل نا بادى الراي
(بادي) "بدو"سے ظاہر كے معنى ميں ہے_ (ظاہر الرأي) ظاہر كو ديكھنا اور گہرى فكر و انديشہ سے خالى ہونا (بادى الرأي) كا جملہ ممكن ہے_(اتبعك) كے ليے ظرف ہو_ لہذا جملہ (ما نريك ...) كا معنى كچھ يوں ہوگا_ كہ ہم ديكھ رہے ہيں كہ پست لوگوں نے تيرى پيروى كى ہے اور ان كى پيروى عميق نہيں بلكہ بغير كسى غور و فكر كے ہے كہ تيرے دعوى كو انہوں نے قبول كرليا ہے_
12_ قوم نوح كے اشراف لوگوں كى نظر ميں حضرت نوح (ع) پر ايمان لانے والوں كى حقارت اور پستى كا واضح و آشكار ہونا_
ما نريك اتبعك الا الذين ہم أراذل نا بادى الرأي
مذكورہ بالاتفسير اسوقت ہوسكتى ہے جب ہم (بادى الراي) كو جملہ(ہم أراذل نا) كے ليے ظرف خيال كريں يعنى يوں معنى ہوگا كہ ايك ہى نظر ميں يہ سمجھا جاسكتا ہے كہ تيرے پيروكار پست اور حقير لوگ ہيں_
13 _ قوم نوح (ع) كے سردار اور اشراف اس خيال ميں تھے كہ حضرت نوح (ع) كے پيروكار ہم پر كوئي فضيلت اور برترى نہيں ركھتے ان كے دعوؤں كو قبول كرنے كے قابل نہيں سمجھتے تھے_
و ما نرى لكم علينا من فضل
14 _ قوم نوح كے روؤسا، حضرت (ع) كو پيغمبرى كا جھوٹا دعوى كرنے والے سمجھتے تھے _
بل نظنكم كاذبين
حضرت نوح (ع) اورانكے پيروكاروں پر جھوٹ كى تہمت لگانا، ان كے حسب معمول دعوؤں ميں سے تھا _ حضرت نوح (ع) كى نسبت تہمت، نبوت كے دعوى كے لحاظ سے اور ان كے پيروكاروں پر تہمت ايمان لانے كے دعوى ميں تھي_
15_ قوم نوح كے سردار اور اشراف، حضرت(ع) كے پيروكاروں كو ايمان كے دعوى ميں جھوٹ سے متہم كرتے تھے_
بل نظنكم كاذبين

------------------------------------------------

آسائش:
ظاہرى آسائشے كے آثار 9
اخلاق :
اخلاقى كى آفات كى پہچان9
اشراف :
اشراف كا كفر 10
اشرافيت :

اشرافیت کے آثار9
انبیاء (ع) :

82
انبیاء (ع) کو جھٹلانے والے 10
ایمان :
حضرت نوح (ع) پر ایمان 13
تکبر :
تکبر کا سبب 9
قوم نوح :
اشراف کا تفکر 2 ، 6 ، 11 ، 12 ،13 ;بہانہ گیری اور قوم نوح (ع) 3 ; اشراف قوم نوح اور بشر کی نبوت 3 ; اشراف قوم نوح کا تکبر 8 ، 13 ;اشراف قوم نوح کا شرك 1 ; اشراف قوم نوح کا کفر 1 ; اشراف قوم نوح کی تہمتیں 14 ،15; اشراف قوم نوح کی خباثتیں8 ; اشراف قوم نوح (ع) کے کفر کرنے کے اسباب 7 ; قوم نوح (ع) کے اشراف اور بشر کی نبوت 2 ;قوم نوح کے اشراف اور حضرت نوح (ع) کے پیروکار 7 ،11 ، 12 ، 13 ، 15 ; قوم نوح (ع) کے اشراف اور خود حضرت نوح (ع) 13 ، 14 ; قوم نوح (ع) کے اشراف اور قیامت 1 ; قوم نوح (ع) کے اشراف اور لوگ 6 ; قوم نوح کے اشراف اور مستضعفین 11 ;قوم نوح(ع) کے اشراف کی بہانہ گیری 7; قوم نوح (ع) کی مومنین کی تحقیر6; قوم نوح (ع) کے کافر 11 ; قوم نوح کے مستضعفین اور
حضرت نوح (ع) 7; قوم نوح (ع) کے مومنین 4;
قیامت :
قیامت کو جھٹلانے والے
کافر : 10
کفر:
کفر میں سبقت لینے والے 10
متکبرین : 8
نبوت:
بشر کی نبوت کو جھٹلانے والے 2
نوح (ع) :
حضرت نوح (ع) کا بشر ہونا 3 ; حضرت نوح (ع) کے پیروکار اور انکی حقارت 12 ; پیروکار حضرت نوح (ع) پر جھوٹ بولنے کی تہمت 14 ; پیروکار حضرت نوح (ع) پر ظاہری عمل کرنے کی تہمت11 ; حضرت نوح (ع) کو جھٹلانے کے اسباب 3 ، 7 ; قصہ حضرت نوح (ع) 14; حضرت نوح (ع) کو جھٹلانے والے 1 ; حضرت نوح (ع) کے پیروکاروں کی خصوصیات 5

83

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّيَ وَآتَانِي رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ لَهَا كَارِهُونَ (٢٨)
انھوں نے جواب دیا کہ اے قوم تمھارا کیا خیال ہے کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل رکھتا ہوں اور وہ مجھے اپنی طرف سے وہ رحمت عطا کردے جو تمھیں دکھائي نہ دے تو کیا میں ناگواری کے با وجود زبردستی تمھارے اوپر لادسکتا ہوں(28)

1_ حضرت نوح (ع) ، اپنی پیغمبری پر معجزہ اور روشن دلیل رکھتے تھے_
قال یا قوم ا ریتم ان کنت علی بینة

يہ قابل ذكر ہے كہ (ا رء يتم) (ا خبروني) كے معنى مينہے اور اس جملہ كا مفعول (ا نلزمكوہا) ہے _ اور يہ دونوں جواب شرط (ان كنت) كے مقام پر ہيں _ اصل ميں جملہ اس طرح ہے _(أن كنت على بينة ... فاخبرونى ا نلزمكموہا)_

2 _ خداوند متعال، اپنے پيغمبروں كو روشن دليليں اور معجزه عطا كرتاہے_

ان كنت على بينة من ربي

3_خداوند متعال، پيغمبروں كى تربيت اور ان كے امور كو منظم كرنے والا ہے _

أن كنت على بينة من ربي

مذكوره بالا تفسير لفظ "رب" كہ جس كا معنى مدبر و مربى كا ہے كو ملحوظ خاطر ركھتے ہوئے ہے_

4 _انبياء كرام كو روشن دليليں اور معجزه عطا كرنے كا مقصد نبوت كے كام كو منظم طريقے سے انجام دينا اور رسالت كے مقاصد كى تكميل ہے

ان كنت على بينة من ربي

5_ خداوند متعال نے حضرت نوح (ع) كو اپنى رحمت خاصہ سے بہره مند فرمايا اورانہيں مقام نبوت دى _

أتنى رحمة من عنده

(رحمة) سے مراد، اس مخصوص مورد ميں مقام



نبوت اور پيغمبرى مراد ہے _

6_ خداوند متعال اپنے پيغمبروں كو رحمت خاصہ اور نبوت كے مقام سے نوازتاہے_

و ء اتانى رحمة من عنده

(رحمة) كے لفظ كا نكره لانا، اس كى عظمت پر دلالت كرتاہے اور (من عنده) كے ساتھ اسكى صفت لانا، اس كے بلند مقام سے حكايت ہے_

7_ حضرت نوح عليہ السلام كا سرداروں اور اشراف قوم سے برتاؤ مہربانہ اور مشفقانہ تھا_

يا قوم أراءيتم

(يا قوم ) اے ميرے لوگو يہ جملہ شفقت اور عطوفت كو بتاتاہے_

8_ حضرت نوح (ع) كى قوم كے سردار اور روؤسا ايسے دل كے اندھے تھے كہ وه معارف الہى اور دلائل نبوت كو سمجھنے سے قاصر تھے_

أرأيتم أن ... ء اتانى رحمةً من عنده فعميّت عليكم

(تعمية) "عميّت" كا مصدر ہے جو اندھا كرنے كے معنى ميں ہے _ اور جب يہ "علي" كے ساتھ متعدى ہوتاہے تو مخفى كرنے كے معنى ميں ہوتاہے لہذا (فعمت عليكم) كا معنى كچھ يوں ہوگا كہ وه روشن دليل اور رحمت جو خداوند متعال نے مجھے عطا كى ہے وه تم پر مخفى اور اسكو تم درك كرنے سے قاصر ہو_

9_ قوم نوح (ع) كے سرداروں كى اشرافيت، تكبر اور احساس برترى ان كے اندھا دل اور دلائل نبوت و فہم معارف الہى كو درك كرنے سے عاجزى كا سبب تھے_

أرأيتم أن ... اتنى رحمة من عنده فعميت عليكم

(عميت) فعل مجہول ہے اور اس كا فاعل جو كہ ذكر نہيں ہوا وه چيز تھى جو كفار كے اندھا دل اور ان پر حضرت نوح(ع) كى نبوت كے دلائل كے مخفى ہونے كا سبب تھى _حضرت نوح(ع) كى كافر قوم كے ليے جو صفات بيان ہوئي ہيں اس قرينہ كى بناپر كہا جاسكتاہے كہ سرداروں كى اشرافيتّ، تكبر اور احساس برترى و غيره ايسى صفات تھيں جو ان كے اندھا دل اور معارف الہى كو درك كرنے سے ان كى عاجزى كاسبب بنيں_

10_ پيغمبروں پر ايمان اور معارف الہى پر اعتقاد ، قابل اجبار و اكراه نہيں ہے_

أنلزمكموہا و أنتم كارہون

11_ حضرت نوح (ع) كے پيروكار ، ابلاغ رسالت اور لوگوں كو ايمان كى دعوت دينے كے سلسلہ ميں ان كے مددگار تھے_

ا نلزمكموه

مذكوره بالا تفسيركا (نلزم) كے صيغہ جمع سے استفاده كيا گيا ہے _ جو حضرت نوح (ع) اور انكے پيروكاروں كو شامل

ہے_
12_ قوم نوح (ع) کے سردار اور رؤسا، معارف الہی کی طرف اپنی رغبت کا اظہار نہیں کرتے تھے بلکہ اس سے


بیزاری اور نفرت کرتے تھے_
و أنتم لہا کارہون
13_ معارف دینی کی طرف رغبت کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اسکی معرفت ہو_
فعمیت علیکم ... و انتم لہا کارہون
14_ انبیاء (ع) کا لوگوں کو ہدایت کرنے کی شرط یہ ہے کہ لوگ معارف الہی سے بیزار نہ ہوں_
أنلزمکموہا و أنتم لہا کارہون
------------------------------------------------

اشرافیت:
اشرافیت کے آثار 9
انبیاء:
انبیاء (ع) پر رحمت 6 ; انبیاء (ع) کا مدبر 3; انبیاء (ع) کا مربی 3 ; انبیاء کی روشن دلیلیں 2 ; انبیاء (ع) کی روشن دلیلوں کا فلسفہ 4 ; انبیاء (ع) کی نبوت 6; انبیاء (ع) کے معجزے کا فلسفہ 4 ; انبیاء (ع) کے مقامات 6 ; اہداف انبیاء (ع) کے متحقق ہونے کے اسباب4 ; رسالت انبیاء کی اہمیت 4 ; نبوت انبیاء (ع) کے دلائل 2 ; ہدایت انبیاء کی شرائط 14
ایمان :
انبیاء (ع) پر ایمان 10 ; دین پر ایمان 10
تکبر :
تکبر کے آثار 9
خدا:
افعال خداوندی 3 ; ربوبیت خدا 3 ; رحمت خاصہ الہی 5 ،6 ; خداوند عالم کی عنایات ،2
دل کا اندھا ہونا :
دل کے اندھا پن کے اسباب 9
دین:
دین سے بیزاری 12 ;دین کی شناخت کے آثار 13; دین میں اکراہ نہیں 10
رغبت :
دین کی طرف رغبت کا سبب 13
معجزہ :
معجزہ کا سرچشمہ2
نبوت :
نبوت کی اہمیت 4
نوح (ع) :
حضرت نوح (ع) اور اشراف 7 ; حضرت نوح (ع) اور ان کی قوم 7 ; حضرت نوح (ع) پر رحمت 5 ; حضرت نوح (ع) کا برتاؤ7 ; حضرت نوح (ع) کا معجزہ 1 ; حضرت نوح (ع) کی پیروکاروں کو تبلیغ 1 ; حضرت نوح (ع) کی پیروکاروں کو دعوت 11 ;حضرت نوح (ع) کی روشن دلیلیں 1 ; حضرت نوح (ع) کی مہربانی 7 ; حضرت نوح (ع) کی نبوت کے دلائل 1 ; حضرت نوح (ع) کے مددگار 11; مقامات حضرت نوح 5 ; نبوت حضرت نوح (ع) 5
ہدایت:
ہدایت کے شرائط14

وَيَا قَوْمِ لا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالاً إِنْ أَجْرِيَ إِلاَّ عَلَى اللّهِ وَمَا أَنَاْ بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُواْ إِنَّهُم مُّلاَقُو رَبِّهِمْ وَلَـكِنِّيَ أَرَاكُمْ قَوْماً تَجْهَلُونَ (۲۹)
اے قوم میں تم سے کوئي مال تو نہیں چاہتا ہوں _ میرا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے اور میں صاحبان ایمان کو نکال بھی نہیں سکتا ہوں کہ وہ لوگ اپنے پروردگار سے ملاقات کرنے والے ہیں البتہ میں تم کو ایك جاہل قوم تصور کررہا ہوں (29)

1_حضرت نوح (ع) نے لوگوں کو بتایا کہ مینتبلیغ رسالت کے بدلے میں تم سے تھوڑے سے مال کا بھی مطالبہ نہیں کروں گا_
یا قوم لا اسئلکم علیہ مال
(علیہ) کی ضمیر سے مراد پیغمبری اور تبلیغ رسالت ہے _ اور (مالاً) کا لفظ نکرہ ہے جو دلالت کرتاہے کہ اجر رسالت میں ذرہ برابر مال بھی نہیں لوں گا_ کیونکہ نکرہ نفی (لاا سئلکم) کے بعد ذکر ہوا ہو_
2_ انبیاء کرام، لوگوں کو تبلیغ رسالت اور معارف دین کی تبلیغ کے بدلے میں کم ترین مال کی درخواست کرنے سے منزہ ہیں_
و یا قوم لا اسئلکم علیہ مال
3_ قوم نوح (ع) کے رؤسا اور سردار بے جا خیال کرتے تھے کہ حضرت نوح (ع) کا نبوت و رسالت کا دعوی اس وجہ سے ہے کہ وہ ہمارے مال و متاع کے حصول کا بہانہ بنائیں_
و یا قوم لا اسئلکم علیہ مال
حضرت نوح (ع) کا اپنی قوم کے جواب میں اس بات کو بیان کرنا کہ مینتم سے کم ترین مال کا بھی مطالبہ نہیں کرتاہوں_ یہ بتاتاہے کہ کافر لوگ ایسی تہمت حضرت نوح (ع) پر لگاتے تھے_
4 _ حضرت نوح (ع) نے اپنی قوم میں اعلان کیا کہ اجر رسالت فقط خداوند متعال کے ذمہ ہے_


ان ا جری الا علی اللہ
5_ انبیاء (ع) دنیا کے مال و متاع اور مادی چیزوں پر فریفتہ ہونے سے منزہ ہیں_
لا ا سئلکم علیہ مالاً أن اجری الا علی اللہ
(مال) کے مقابلے میں ( ا جر) کا لفظ استعمال کرنا، یہ بتاتاہے کہ خداوند عالم سے حضرت نوح(ع) کا اجر رسالت کی درخواست دنیاوی مال و متاع کے لیے نہیں تھی اور نہ ہی وہ اس پر فریفتہ تھے_
6_ لوگوں کے مال و متاع اور اموال پر نظر نہ رکھنا ، معاشرہ کو نجات دینے والوں اور دین حق کے مبلغین کی صداقت کی نشانی ہے_
و یا قوم لا ا سئلکم علیہ مالاً ان اجری الا علی اللہ
7_ معارف دین کی تبلیغ کرنے والے اجر کے مستحق ہیں اور ان کو یہ پاداش فقط ذات خدا دے سکتی ہے_
ان اجری الا علی اللہ
8_قوم نوح کے سرداروں اور رؤسا کے ایمان لانے کی شرائط میں ایك یہ تھا کہ حضرت نوح فقراء مؤمنین کو چھوڑ دیں_
و ما ا نا بطارد الذین اء منو
9_ حضرت نوح (ع) نے سرداروں اور رؤسا کی اس شرط (کہ فقراء مؤمنین کو چھوڑ دے) کی شدید مخالفت کی _
و ما أنا بطارد: الذین ا منو
جملہ اسمیہ کو (با) زائدہ سے ذکر کرنا ، بہت زیادہ تاکید پر دلالت کرتاہے_
10_رؤسا کو توحید اور معارف الہی کی طرف ترغیب دلانے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ فقیر و غریب مؤمنین کو چھوڑ دیا جائے _
و ما أنا بطارد: الذین ء امنو
11 _ قوم نوح (ع) کے مؤمنین ،خداوند متعال کی بارگاہ میں مقرب اور مقام لقاء پروردگار کے حامل ہیں_
انہم ملاقوا ربہم

ممکن ہے جملہ(انہم ملاقوا ربہم) حضرت نوح(ع) کے پیروکاروں کی موجودہ حالت کو بیان کررہا ہو یعنی وہ (اسی دنیا) میں لقاء اللہ کی منزل پر فائز ہوچکے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی اخروی عاقبت کے بارے میں خبر دی جارہی ہو مذکورہ مطلب پہلے احتمال کی بناء پر ہے_

12 _ا نبیاء اور ان کے پیروکاروں کے باہمی ارتباط کا سبب ،خدا پر ایمان اور تقرب الہی ہے_

و ما أنا بطارد الذین امنوأنہم ملاقوا ربہم

13 _ دنیا میں لقاء اللہ کی منزل پر فائز ہونا ممکن ہے_

انہم ملاقوا ربہم

14_ لوگوں کے صحیح اور سچے ایمان کی تشخیص اور ایمان کے دعوی داروں کو پرکھنا خدا کی شان ہے_



بل نظنکم کاذبین _ ما ا نا بطارد الذین ء امنوأنہم ملاقوا ربہم

کفار حضرت نوح (ع) کے پیروکاروں کے ایمان کو نہ صرف معمولی بلکہ ان کے دعوی ایمان کو جھوٹا قرار دیتے تھے ( بل نظنکنم کازبین) حضرت نوح(ع) ن کے جواب میں یہ جملہ فرماتے ہیں (انہم ملاقوا ربہم) یعنی انسانوں کے لیے آخرت کا دن ہے _ اس دن خداوند سچے اور جھوٹے ایمان کو مشخص کرے گا_

15_ قیامت کا دن، انسانوں کی خداوند عزوجل سے ملاقات کا دن ہے_

انہم ملاقوا ربہم

16_ قیامت، جھوٹے دعوی داروں اور سچے مؤمنین کے درمیان تفریق کا دن ہے_

بل نظنکم کاذبین _ انّہم ملاقوا ربہم

17_انبیاء کرام کا وظیفہ ہے کہ وہ اظہار ایمان کرنے والوں کو قبول کریںلیکن سچے اور جھوٹے مومنین کے در میان تفریق ان کی ذمہ داری نہیں ہے_

ما انا بطارد الذین ا منوأنہم ملاقوا ربہم

18_ قوم نوح (ع) کے سردار اورروؤسا، مومنین اور حضرت نوح (ع) کے پیروکاروں کے بلند درجات سے بے خبر تھے_

و لکن اری کم قوماً تجہلون

جملہ "انّہم ملاقوا ربّہم " کے قرینہ کی بناء پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ" تجہلون" کا مفعول حضرت نوح(ع) کے مومنین کا بلند و با عظمت مقام ہے اس پر(ا راکم ...) یعنی میں جانتا ہوں کہ تم مومنین کے بلند درجات ( جو خداوند متعال کی لقاء ہے ) سے آگاہ نہیں ہو_

19_قوم نوح (ع) کے رؤسا کی بلند مرتبہ (جو لقاء اللہ ہے ) اور تقرب الہیسے نا واقفیت_

انہم ملاقوا ربہم و لکنی اری کم قوماً تجھلون

20_ وحدہ لا شريك کی عبادت اورانبیاء پر ایمان، قدر و قیمت کا معیار اور علم و آگاہی کی نشانی ہے_

و ما أنا بطارد الذین آمنوا ... و لکنّی اری کم قوماً تجہلون

مذکورہ بالا تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے جب (تجھلون) کو فعل لازم مانیں اور اس کے لیے مفعول کسی کو نہ بنایا جائے_ تو اس صورت میں (ا راکم ...) کا معنی یہ ہوگا کہ تم کافر نادان اور ناواقف لوگ ہو_

21_ شرك و کفر، نادانی اور بے عقلی کی نشانی ہے_

و لکنّی اری کم قوماً تجہلون

22_طبقہ رؤسا سے ہونا، دانائي اور بااہمیت ہونے کا معیار نہیں ہے اور نہ ہی محتاج و فقیر ہونا، جہالت اور بے اہمیت ہونے کی نشانی ہے_

و ما انا بطارد الذین امنوا ... و لکن اری کم قوماً تجہلون



-----------------------------------------------

اقدار:

اقدارکا معیار 20 ،22

انبیاء (ع) :
انبیاء اوراجر تبلیغ 2 ; انبیاء اواجر رسالت 2 ; انبیاء (ع) اور دنیا کی طلب 5 ; انبیاء اور مادیات 5 ;انبیاء اور مؤمنین 17 ;انبیاء سے دوستی کے اسباب 12 ; انبیاء کامنزہ ہونا 2 ، 5 ; انبیاء کی مسؤلیت کا دائرہ کار 17
ایمان:
انبیاء اور ایمان 20 ;ایمان کے آثار 12 ، 20 ;ایمان میں صداقت کی تعیین کا سبب14 ; خدا پر ایمان 12 ; قبول ایمان کے شرائط 17 ;
تبلیغ:
بغیر اجرت کے تبلیغ 1
تقرب:
تقرب کے آثار 12
توحید:
توحید کی دعوت 10;توحید عبادی کے آثار 20
جزاء:
جزاء کے مستحقین7 ; جزاکا سرچشمہ7
جہالت:
جہالت کا معیار 22 ; جہالت کی نشانیاں 21
جھوٹ بولنے والے:
قیامت کے دن جھوٹ بولنے 16
خدا:
خداوند عالم کا اجر 7 ; خداوند متعال کاحساب و کتاب14 ; خداوند متعال کی خصوصیات14
دین:
دین کی دعوت 10
رؤسا:
رؤسا کو دعوت دین
شرك :
شرك کے آثار 21
عقل:
بے عقلی کی نشانیاں 21
علم :
علم کا معیار22 ; علم کی نشانیاں 20
قوم نوح :
رؤسا قوم نوح(ع) اور لقا اللہ 19 ;رؤسا قوم نوح(ع) اور مؤمنین 8 ; رؤسا قوم نوح(ع) کی تہمتیں 3 ; رؤسا قوم نوح(ع) کی جہالت 18 ،19 ; رؤسا قوم نوح (ع) کے ایمان لانے کے شرائط 8 ; قوم نوح(ع) کے رؤسا اور تقرب 19 ; قوم نوح(ع) کے ر ؤسا اور حضرت نوح (ع) کے پیروکار 18 ; قوم نوح(ع) کے رؤسا اور فقراء 9 ; قوم نوح(ع) کے رؤسا کی سوچ 3 ; قوم نوح(ع) کے رؤسا کے



مطالبات 8 ; قوم نوح(ع) کے معاشرہ کا طبقاتی نظام8; قوم نوح(ع) کے مؤمنین کا تقرب 11 ; کفار قوم نوح(ع) 18
مؤمنین قوم نوح(ع) کے درجات 11 ، 18
قیامت :
قیامت کی خصوصیات 15 ، 16;قیامت میں حقائق کا ظاہر ہونا 16

کفر:
کفر کے آثار 21
لقاء الله :
دنیا میں لقاء الله 13 ; قیامت میں لقاء الله 15 ; لقاء الله کا مقام 1 1، 19 ;لقاء الله کا وقت 15
مؤمنین :
قیامت میں مؤمنین 16; مؤمن فقیر کو چھوڑنا 8،9 ; مؤمن فقیر کوچھوڑنے کی مذمت 16 ;مؤمنین کي شخصیت کی اہمیت 10
مبلغین:
مبلغین کا اجر 7 ; مبلغین کا زہد6 ; مبلغین کی صداقت کی علامتیں 6
مصلحین :
نجات دینے والوں کا زہد 6 ; نجات دینے والوں کی صداقت کی نشانیاں6
مقربین :11
نوح : (ع)
اجر رسالت1 ، 4 ; حضرت نوح(ع) اور اشراف قوم کے مطالبات 9 ; حضرت نوح (ع) اور فقیر مؤمنین 9; حضرت نوح(ع) پر دنیاطلبی کی تہمت 3 ; حضرت نوح(ع) کا عقیدہ 4 ; حضرت نوح (ع) کا قصہ 9 ; حضرت نوح(ع) کی تبلیغ 1 ، 4 نوح (ع) اور قوم نوح(ع) 4

وَيَا قَوْمِ مَن يَنصُرُنِي مِنَ اللّهِ إِن طَرَدتُّهُمْ أَفَلاَ تَذَكَّرُونَ (٣٠)
اے قوم میں ان لوگوں کو نکال باہر کردوں تو اللہ کی طرف سے میرا مددگار کون ہوگا کیا تمھیں ہوش نہیں آتا ہے (30)

1_ خداوند متعال موحدین اور پیغمبروں کی رسالت پر ایمان لانے والوں کا حامی و مددگار ہے _

91
من ینصر نی من الله ان طردتہم
2_ مومنین کو چھوڑ دینا ( اہل ایمان کے مجمع سے نکال دینا) گناہ اور عذاب الہی کا موجب ہے_
من ینصر نی من الله ان طردتہم
یہاں (من الله ) کا معنی ( من عذاب الله ) ہے_
3_ تمام لوگ حتی انبیاء بھی اگر مؤمنین کو چھوڑ دیں اور گناہ کا ارتکاب کریں تو الہی سزا و مجازات کے مستحق ٹھریں گئے_
من ینصر فی من الله ان طردھم
4_ خداوند متعال کے عذاب کو ٹالنا اور عذاب الہی میں گرفتارافراد کی مدد کسی کے بس کی بات نہیں ہے_
من ینصر نی من الله
جملہ ( من ینصرني ...) میں استفہام ، استفہام انکاری ہے _ (نصر) کا معنی مدد کرنا ہے _ کیونکہ آیت مینیہ (من) سے متعدی ہوا ہے لہذا نجات اورچھٹکارا کا معنی اس میں متضمن ہے اس بنا ء پر ( من ینصرني ...) کا معنی کچھ یوں ہوگا_ کوئي بھی مجھے عذاب الہی سے نجات نہیں دلواسکتا اگر میں انہیں باہر نکال دوں _
5_حضرت نوح (ع) نے مؤمنین کو ترک کرنے کے نتائج و مشکلات کی طرف توجہ نہ کرنے پر اپنی قوم کے رؤسا و اشراف کی سرزنش کي_
أفلا تذکرون
(أفلا تذکرون) میں استفہام توبیخی ہے_
6_ مومنین کو چھوڑنے کی خاطر عذاب الہی کا استحقاق، ایك ایسی حقیقت ہے جو سب کے لیے قابل در ك و فہم ہے_
من ینصرنی من الله ان طردتہم أفلا تذکرون
7_ تمام موجودات کا عذاب الہی کو ٹالنے سے عاجز ہونا، ایك ایسی حقیقت ہے جو سب کے لیے قابل درك و فہم ہے_

من ینصرنی من الله ... أفلا تذکرون

-----------------------------------------------

انبیا (ع) :

انبیا(ع) ء اور سزا 3 ; انبیا(ص) ء کے پیروکاروں کے حامی 1

انسان:

انسانوں کا عجز 4

خدا:

خداوند عزّوجل متعال کی حمایتیں1;خداوند عزوجل کی سزائیں 4; خداوند عزوجل کے عذاب 7

سزا:

سزا کے اسباب 3

عذاب:

اہل عذاب کی مدد4 ; دفع عذاب سے عاجز ہونا 4،



7 ;عذاب کے اسباب 2;عذاب کے اسباب کو درک کرنا 6

قوم نوح (ع) :

قوم نوح (ع) کے اشراف کی سرزنش 5

گناہ:

گناہ کی سزا 3 ; گناہ کے موارد 2

مؤمنین:

مؤمنین کو چھوڑنے کا گناہ 2;مؤمنین کو چھوڑ نے کے آثار 2 ،5; مؤمنین کو نکالنے کی سزا 3 ، 6 ; مؤمنین کی شخصیت کی اہمیت 2 ، 3

موجودات:

تمام موجودات کا عاجز ہونا 7

موحدین:

موحدین کا حامی 1

نوح (ع) :

حضرت نوح (ع) کا ڈانٹنا5

وَلاَ أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَآئِنُ اللّهِ وَلاَ أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلاَ أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلاَ أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ اللّهُ خَيْراً اللّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنفُسِهِمْ إِنِّي إِذاً لَّمِنَ الظَّالِمِينَ (٣١)

اور میں تم سے یہ بھی نہیں کہتا ہوں کہ میرے پاس تمام خدائي خزانے موجود ہیں اور نہ ہر غیب کے جاننے کا دعوی کرتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ جو لوگ تمھاری نگاہوں میں ذلیل ہیں ان کے بارے میں یہ کہتا ہوں کہ خدا انھیں خیر نہ دے گا _ الله ان کے دلوں سے خوب باخبر ہے _ میں ایسا کہہ دوں گا تو ظالموں میں شمار ہوجائوں گا (31)

1_ حضرت نوح (ع) نہ توکائنات کے خزانوں کے مالك اور نہہی غیب علم جانتے تھے اور نہ وہ فرشتوں میں سے



تھے_

لا أقول لکم عندی خزائن الله ... و لا أقول انی ملك

2_ قوم نوح کے رؤساءاور سردار حضرت نوح (ع) کو فرشتہ ،کائنات کے خزانوں پر اختیار اورعلم غیب نہ جاننے کی وجہ سے مقام پیغمبری کے لائق نہیں سمجھتے تھے_

و لا أقول لكم عندى خزائن الله ... و لا أقول انّى ملك
(لا أقول لكم ...) كا جملہ ممكن ہے _" ما نرى لكم علينا من فضل:" پر ناظر ہو_ لہذا يہ اسكى طرف اشارہ ہے جو قوم نوح (ع) مدعيان نبوت سے بے جا خواہشات ركھتى تھي_
3_ تمام نعمات الہى اور كائنات كے خزانوں پر تسلط اور علم غيب كا جاننا پيغمبرى كے شرائط اور خصائص ميں سے نہيں ہے_
و لا أقول لكم عندى خزائن الله و لا ا علم الغيب
4_ فرشتہ ہونا ، مقام نبوت اورپيغمبرى كو ثابت كرنے كے شرائط ميں سے نہيں ہے_
لا أقول انى ملك
5_ بشر، مقام رسالت اور پيغمبرى كى صلاحيت ركھتاہے_
و لا أقول انّى ملك
6_ كائنات ہستى ميں خداوند متعال كى ہر نعمت اور عطا اپنے ليے ايك مخصوص خزانہ و مخزن ركھتى ہے _ (خزائن الله )
مذكورہ بالا تفسير كلمہ ( خزائن) كے جمع لانے كى بناء پرہے _
7_كائنات كى تمام نعمتيں اور اس كےخزانے، خدا كى طرف سے اور اس كے اختيار ميں ہيں_
خزائن الله
8_ كائنات ہستى ميں خدا كى نعمتيں قيمتى اورقابل قدرہيں _
خزائن الله
( خزائن ) جمع خزانہ اور مخازن كے معنى ميں ہے كائنات كى نعمتوں اورعطا كى جگہ كے ليے خزانہ كا لفظ استعمال كرنا، اس مطلب كو سمجھا رہا ہے كہ كائنات كى نعمتيں اور عطيّات قابل قدر اور قيمتى ہيں كيونكہ عموماً قيمتى اشياء كى حفاظت كسى خزانے ميں كى جاتى ہے_
9_قوم نوح(ع) كے رؤساء كى نظر ميں معاشرہ كے مستضعف اور غريب لوگوں كى ظاہرى پستى اور حقارت_
و لا أقول للذين تزدرى أعينكم يؤتيہم الله خير
از دراء ( تزدرى كا مصدر ہے ) جو حقير ، ناقص اور معيوب سمجھنے كے معنى ميں ہے ( لسان العرب)
(تزدري) كامفعول ضميرمحذوف ہے جو الذين كى طرف لوٹتى ہے اور اس سے مراد حضرت نوح (ع) كے



پيروكار ہيں _ يعنى ( الذين تزدريہم أعينكم) يعنى وہ لوگ جنہيں تمہار ى آنكھيں حقير ، ناقص اور معيوب ديكھ رہى ہيں ( تزدري) كا (أعينكم) كى طرف اسناد، رؤساء اور سردار وں كى ظاہرى نگاہ كى طرف اشارہ ہے_
10_ قوم نوح (ع) كے سردار اوررؤسائ، غريبوں اور محتاجوں كو خير و نيكى تك پہنچنے سے قاصر سمجھتے تھے_
لا أقول للذين تزدرى أعينكم لن يؤتيہم الله خير
جملہ ( لن يؤتيہم الله خيراً) قوم نوح (ع) كے سرداروں اوررؤساء كى معاشرہ كے غريبوں اور فقراء كے بارے ميں سوچ كو بيان كر رہا ہے_اور كلمہ "لن" كو مد نظر ركھے ہوئے يہ جملہ اس بات كى حكايت كررہا ہے كہ رؤسائ، محروم و غريب افراد كے خير و نيكى تك پہنچے كو ناقابل تحمل خيال كرتے تھے_
11_انسان كا دنيا كے مال و متاع سے محروم ہونا اسكى علامت ہے كہ وہ معنوى و الہى خيرات كو حاصل كرنے كے لائق نہيں ہے _
لا أقول للذين تزدرى أعينكم لن يؤتيہم الله خير
12_مكتب انبياء ميں انسانوں كى كسوٹى كامحور، اسكا باطنى اور نفسانى پہلوہے _ نہ كہ ظاہرى و مادى خصوصيات
و لا أقول للذين تزدرى أعينكم ...الله ا علم بما فى أنفسہم
حضرت نوح (ع) نے كفاركى انسانوں كے بارے ميں فكر كو ( أعينكم) كے لفظ سے تعبير كيا ہے _ ليكن اپنى فكر كے ليے لفظ ( أنفسہم ) كو محور قرار دينا اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ جو انسان خدا كو مدنظر نہيں ركھتااس كے نزديك قدر و قيمت كا معيارانسان كے ظاہرى و مادى حالات ہوتے ہيں جبكہ پيغمبر وں كا مطمع نظران كى روح و نفسيات ہے_
13_خداوند متعال، انسانوں كو خير و نيكى عطا كرنے اور ان كو روحانى و معنوى مقامات تك پہنچانے والا ہے_

لا أقول ...لن يؤتيہم اللہ خير
14_ خداوندمتعال، انسان كے روحانى اور نفسانى امور سے آگاہ ہے _
اللہ ا علم بما فى ا نفسم
15_ قوم نوح كے رؤساء اور سرداروں كا غريب اور محتاج لوگوں پر ظلم كرنا_
لا أقول للذين تزدرى أعينكم ... انّى إذاً لمن الظالمين
جملہ ( انّى اذاً لمن الظالمين ...) تعريضى جملہ ہے _ يعنى رؤساء قوم اور سرداروں كى سرزنش كى جارہى ہے كہ تم اپنى اس خام خيالى ميں كہ غريب اور نادار لوگ خير ونيكى كے مستحق نہيں ہيںان كے حق ميں ظلم كرتے ہو_



16_ غريب و نادار لوگوں كو خير اور مقام معنوى سے دور خيال كرنا، گناہ اور ايسا تصوّر ہے جس كا حقيقت سے كوتى تعلق نہيں ہے _
لا أقول للذين تزدرى أعينكم ... إنى اذاً لمن الظالمين
17_ كسى دليل و برہان كے بغير لوگونكے بارے ميں حق بات كہنا اور ان كونا اہل سمجھنا، ان پر ظلم ہے_
لا أقول ... اللہ ا علم بما فى أنفسہم إنى إذاً لمن الظالمين
------------------------------------------------

اقدار:
اقدار كا ملاك 11،12
افتراء:
بہتان باندھناأظلم ہے17
امكانات مادى :
مادى و سائلكا كردار 11،12
انبياء:
انبياء كا بشرہونا4
انسان :
انسان كى استعداد 5
برہان:
برہان كى اہميت17
تحقيق :
اديان ميں تحقيق 12،تحقيق كا ملاك 11،12
خدا :
خدا كا علم غيب 14 ; خداوند متعال كى نعمتوں كى اہميت 8;خداوند متعال كى نعمتيں6،7;خداوند متعال كے اختيارات 7;خداوند متعال كے مختصات 7; عطاياى خداوندى 13
خير :
خير كاسرچشمہ13
ظالمين :15
ظلم :
ظلم كے موارد 17
فقراء:
فقراء اور خير10،11،16; فقراء اور معنوى درجات 16
فكر :
غلط فكر 9،16

قوم نوح(ع) :
اشراف قوم نوح(ع) اور حضرت نوح (ع) 2;اشراف قوم نوح(ع) كأظلم 15; اشراف قوم نوح(ع) كى فكر 2،9،10;قوم نوح(ع) كے اشراف اور فقراء 9،10;قوم نوح(ع) كى تاريخ 15; قوم نوح (ع) كے فقراء پر ظلم15; قوم نوح(ع) كے معاشرتى طبقات 9،10،15


گناہ :
گناہ كے موارد 16
معنويات:
معنويات پائي جانے كى علامات11
معنوى درجات :
معنوى درجات كا سرچشمہ 11
ملائكہ :
ملائكہ اور نبوت 4
نبوت :
بشر اور مادى امكانات 3;شرائط نبوت 3،4; مقام نبوت 5;نبوت اور علم غيب 3
نعمت :
نعمت كا سبب 6،7;نعمت كے خزائن كا مالك 7;نعمت كے ذخيرے6
نوح (ع) :
حضرت نوح(ع) اور عقائد كے اختيارات كا دائرہ كار 1; حضرت نوح(ع) كا بشر ہونا1; حضرت نوح(ع) كے علم كا دائرہ 1



قَالُواْ يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتَنِا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (٣٢)
ان لوگوں نے كہا كہ نوح آپ نے ہم سے جھگڑا كيا اور بہت جھگڑا كيا تو اب جس چيز كا وعدہ كررہے تھے اسے لے آئو اگر تم اپنے دعوا ميں سچے ہو(32)
1_حضرت نوح(ع) ، اپنى قوم كى ہدايت كے سلسلہ ميں ہميشہ كوشاں رہے_
قالوا يا نوح قد جادلنا فا كثرت جدالن
إكثار (أكثرت ) كا مصدر ہے_ اسكا معنى كام كو كثرت سے انجام دينا ہے_ پس( ا كثرت جدالنا ) كا معنى يہ ہوا كہ تونے بہت مناظرہ اور كثرت سے ادّلة كو ذكر كيا ہے _ يہ اس معنى كو بتاتا ہے كہ حضرت نوح (ع) نے تبليغ رسالت كے سلسلہ ميںانتھك كوشش كى ہے _
2_لوگوں كو شرك سے روكنے اور توحيد كى طرف ترغيب دلانے كے ليے حضرت نوح(ع) نے گفتگو و بحث اور دليل و برہان پيش كرنے كى روش اختيار كي_
قالوا يا نوح قد جادلنا فا كثرت جدالن
(جدال ) كا معنى مناظرہ كرنا اور مدّ مقابل كے دعوى فكر اور عقائد كے خلاف دليل و برہان كو لانا ہے_

3_حضرت نوح (ع) ، ہمیشہ کافروں کو عذاب الہی کے نزول سے ڈراتے تھے_
فأتنا بما تعدن
فعل مضارع( تعد) کو فعل ماضی (وعدت) کی جگہ پرلانا، عذاب سے ڈرانے اور حضرت نوح(ع) کی توبیخ کے تکرار کی طرف اشارہ ہے
4_کفارنے حضرت نوح (ع) سے یہ خواہش کی کہ وہ ان کے ساتھ اپنے مناظرے اور گفتگو کو ختم کرکے وعدہ عذاب کو عملی شکل دے_
قالوا یا نوح قد جادلنا فا کثرت جادلنا فأتنا بما تعدن
جملہ (فا کثرت جدالنا)(کہ تم نے ہمارے ساتھ بہت زیادہ مناظرہ کیا ) پر جملہ "فائتنابما تعدنا"کا متفرع ہونا اس بات سے کنایہ ہے کہ دلیل و برہان لانا کا فی ہے لہذا اس بات کو ختم کیا جائے_
5_ قوم نوح کے کفار، حضرت نوح (ع) کے عذاب کو غیر یقینی اور ان کے وعدہ عذاب اورخوف دلانے کو قابل عمل نہیں سمجھتے تھے_
فأتنا بما تعدنا ان کنت من الصادقین
6_حضرت نوح(ع) کی کوشش اور براہین و دلائل، رؤسا کفار پر بے اثر ثابت ہوئے_
قد جادلنا فا کثرت جادلنا فأتنا بما تعدن
7_قوم نوح(ع) کے رؤساء اور سرداروں کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ وہ حضرت نوح(ع) کو توحیدی دعوت قبول کرنے کے سلسلہ میں مایوس کریں_
قد جادلتنا فا کثرت جادلنا فأتنا بما تعدن
8_ کا فر قوم کے خام خیال میں حضرت نوح(ع) ايك جھوٹے اور ناروا مطالب پیش کرنے والے شخص تھے_
ان کنت من الصادقین

---------------------------------------------------

عذاب:
عذاب کی درخواست کرنا4;نزول عذاب سے ڈرانا 3
فکر :
غلط فکر 8
قوم نوح (ع) :
اشراف قوم اور نوح (ع) 7;اشراف قوم نوح(ع) کا ہدایت کو قبول نہ کرنا 6; اشراف قوم نوح(ع) کی سازش 7; قوم نوح(ع) اور حضرت نوح (ع) 4; قوم نوح(ع) اور حضرت نوح (ع) کے عذاب کے وعدے 5; قوم نوح(ع) کا کفر 5;قوم نوح(ع) کو ڈرانا 3; قوم نوح(ع) کی فکر 8; قوم نوح(ع) کی ہدایت 1; قوم نوح(ع) کے تقاضے 4
نوح (ع) :
حضرت نوح (ع) پر جھوٹ بولنے کی تہمت 8; حضرت نوح (ع) کا شرك کے خلاف جہاد 2; حضرت نوح(ع) کا قصہ 1،2،3،4،7; حضرت نوح (ع) کا ہدایت کرنا1 ; نوح (ع) کا احتجاج2،6; حضرت نوح (ع) کا ڈرانا 3; حضرت نوح (ع) کی تبلیغ کا طریقہ 2،3; حضرت نوح (ع) کی ناامیدی کا سبب 7

98

قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ اللّهُ إِن شَاء وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ (٣٣)
نوح نے کہا کہ وہ تو خدا لے آئے گا اگر چاہے گا اور تم اسے عاجز بھی نہیں کرسکتے ہو(33)

1_اہل کفر پر عذاب کا نزول خدا کے اختیار اور اسکی مشیت سے ہے_
انما یاتیکم بہ الله
2_ کافروں پر عذاب نازل کرنا، پیغمبروں کے اختیار میں نہیں ہے_
فأتنا بما تعدنا ...قال انما یاتیکم بہ الله ان شائ

کافروں نے حضرت نوح (ع) کو مخاطب کرکے کہا کہ جس عذاب کے بارے میں ڈراتے ہووہ لے آؤ پھر حضرت نوح (ع) کا اپنی کلام میں ( انما ) کا لفظ لے آناجو کے حصر کے لیے ہے اس بات کی دلیل ہے کہ عذاب نازل کرنا، خداوند متعال کا کام ہے اور یہ انسان کے اختیار کی بات نہیںہے_
3_ حضرت نوح کفار کے عذاب طلب کرنے کے جواب میں فرماتے ہیں کہ عذاب کا نازل کرنا، خدا کی مشیت کے ساتھ ہے اور اس عذاب سے بچنا ممکن نہیں ہے_
قال انما یاتیکم بہ الله ان شاء و ما انتم بمعجزین
4_ خداوند متعال کی مشیت ناقابل تخلّف ہے_
قال انما یاتیکم بہ الله ان شائ
5_ مشیت الہی کے مقابلے میں استقامت کسی کے بس کاروگ نہیں ہے_
انما یاتیکم بہ الله ان شاء وما انتم بمعجزین
6_ کوئي شخص اور کوئي شے خداوند متعال پر حاکمیت نہیں رکھتی ہے_
فأتنا بما تعدنا ... قال انما یاتیکم بہ الله ان شاء
7_ خداوند عالم کا وعدہ عذاب اور اس سے خوف دلانا اگر چہ لوگوں پر اس کا ابلاغ ہی کیوں نہ کردیا گیا ہو خدا کو مجبورنہیں کرسکتاکہ وہ اس کو عملی جامہ پہنائے_


فأتنا بما تعدنا ... قال انما یاتیکم بہ الله ان شاء
حضرت نوح (ع) ( انشا الله ) کے جملے سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ عذاب الہي، مشیت خداوندی کے ساتھ مختص ہے_ یہ عذاب کاوعدہ اور خوف دلوانا بھی اگر چہ خدا کی طرف سے ہے لیکن اسکو عملی جامہ پہننانے پراسے مجبور نہیں کیا جاسکتا، خداوند عالم مختار ہے اگر وہ چاہے گا تو ان عذاب کے وعدوں کو پورا اور اگر نہیں چاہے گا تو پورا نہیں کرے گا_
8_کفار، عذاب الہی کے نزول کو نہیں روك سکتے اورنہ ہی خود کو اس میں گرفتار ہونے سے بچاسکتے ہیں_
انمایاتیکم بہ الله ... و ما انتم بمعجزین
اعجاز (معجزین) کا مصدر جو فرار کرنے اور دسترس سے خارج ہونے کے معنی میں ہے اس بناء پر "وما انتم بمعجزین"کا معنی یوں ہوگا (عذاب کے نازل ہونے کے بعد) تم عذاب سے فرار اور اس سے چھٹکارا نہیں پا سکتے ہو_
9_ کفار کے عذاب طلب کرنے کے سلسلہ میں حضرت نوح (ع) کا جو جواب تھا وہ درس توحید اور شناخت خدا پر مبنی تھا_
فأتنا بما تعدنا ... قال انما یاتیکم بہ الله ان شاء و ما انتم بمعجزین
------------------------------------------------
انبیاء:
انبیاء کے دائرہ اختیارات 2
انسان :
انسانوں کا عجز 5
خدا :
اختیار خداوندی 7; خدا پر حاکمیت 6; خداوند متعال کی خصوصیات 6;خداوند متعال کے عذاب کے وعدوں کا پورا ہونا7;خدا کی حاکمیت 6; خدا کی مشیت کا حتمی ہونا 4،5;خدا کے عذاب سے نجات 8;مشیت الہی 1،3
عذاب:
عذاب کا سبب1،2،3; عذاب کی درخواست 3،9
قوم نوح:
قوم نوح پر عذاب کا حتمی ہونا 3; قوم نوح کی خواہشات 3،9
کائنات کی شناخت :
کائنات کی توحیدی شناخت 6

کفار :
کفار کا عجز 8; کفار کا عذاب 1،2;کفار کے عذاب حتمی ہونا 3
موجودات :
موجودات کا عاجز ہونا 6
حضرت نوح (ع) :
حضرت نوح (ع) اور قوم نوح کی خواہشات 9; حضرت نوح (ع) کا قصہ 9;حضرت نوح (ع) کا خدا کی معرفت رکھنا 9;
حضرت نوح(ع) کی تعلیمات 9; حضرت نوح (ع) کی توحید 9

100

وَلاَ يَنفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ اللّهُ يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (٣٤)
اور میں تمھیں نصیحت بھی کرنا چاہوں تو میری نصیحت تمھارے کام نہیں آئے گی اگر خدا ہی تم کو گمراہی میں چھوڑ دینا چاہے _ وہی تمھارا پروردگار ہے اور اسی کی طرف تم پلٹ کرجانے والے ہو(34)

1_ حضرت نوح (ع) اپنی قوم کے ایمان لانے میںمتردد ہوگئے جب انہوں نے عذاب موعود کے متحقق ہونے کے بارے میں درخواست کی _
فأتنا بما تعدنا ... قال ... لا ینفعکم نصحی ان ادرت ان انصح لکم
2_حضرت نوح(ع) کی کوششیں جب ثمر آورنہ ہوئیں تو انہوں نے یہ احتمال دیا کہ خدا کی مشیت یہ ہے کہ ان کے قوم کے رؤساء و سردار ورطہ گمراہی و ضلالت میں پڑے رہیں_
ولاینفعکم نصحي ...ان کان الله یرید ان یغویکم
(ان )ان کان الله ... میں شرطیہ ہے اور جملہ (لا ینفعکم ...) اس شرط کے جواب کے قائم مقام ہے_ یہ احتمال بھی بعید نہیں ہے کہ یہ (ان) مثقلہ سے مخففہ ہو گیا ہو_اس بناء پر جملہ "و ان کان الله " یہ بتاتاہے کہ حضرت نوح (ع) نے اپنی قوم پر یقین کرلیا تھا کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے_ اور یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یہ (ان) کی خبر میں لام کو نہ لانا اس وجہ سے ہے کہ یہ(ان نافیہ ) کے ساتھ مشتبہ نہ ہوجائے_
3_ خدا کی طرف سے اہل کفر کی ضلالت و گمراہی ان کی ہٹ دھرمی اور حق قبول نہ کرنے کی سزا ہے_
یا نوح قد جادلتنا ... فأتنا بما تعدنا ... ان کان الله یرید ان یغویکم
اہل کفر کی ہٹ دھرمی اور حق قبول نہ کرنے (قد جادلتنا)کے بیان کے بعد جملہ "ان کان الله " کا واقع ہونا اس بات کی حکایت کررہا ہے کہ اہل کفار کو گمراہ کرنے کا خدائي ارادہ خود ان کی ہٹ دھرمی اور عناد کا نتیجہ ہے_
4_جن کی گمراہی اور ضلالت کا خدا وند عالم نے ارادہ کر لیا ہے تو انہیں انبیاء کی تعلیمات اور نصیحتیں کچھ فائدہ نہیں دیتی ہیں_
و لا ینفعکم نصحی ... ان کان الله یرید ان یغویکم
"ان کان اللّہ ..." جملہ " لا ینفعکم نصحي" کےلیے بہ منزلہ علت ہے _یعنی خداوند متعال نے تمہاری گمراہی کا ارادہ کیا ہے تو میری نصیحت تم پر کچھ اثر انداز نہیں ہو گئي_

101
5_انبیاء اور مبلغین دین کے لیئے ضروری نہیں ہے کہ جو لوگ ہدایت کو قبول نہیں کرتے وہ انہیں معارف الہی کی تبلیغ کریں_
ان اردت ان انصح لکم
حضرت نوح(ع) پرجب یہ حقیقت ظاہر ہوگی کہ خداوند متعال قوم نوح کی لجاجت کی وجہ سے ان کو گمراہ دیکھنا چاہتا ہے تو نصیحت اور دین کی تبلیغ کرنے کو جملہ شرطیہ "ان اردت ..."کے ذریعہ بیان کیا تا کہ اس مطلب کی طرف اشارہ کیا جائے کہ دین کی تبلیغ اس مرحلہ کے بعد مجھ پر لازم و ضروری نہیں ہے_
6_ جب یہ احتمال ہوکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مؤثر نہیںتو تبلیغ کرنا واجب نہیں ہے_

و لا ينفعكم نصحى ان اردت ان انصح لكم ان كان الله يريد ان يغويكم
7_ انسانوں كى ہدايت اور گمراہي، ارادہ خداوند اور اسكى مرضى سے خارج نہيں ہے_
و لا ينفعكم نصحي ... ان كان الله يريد ان يغويكم
8_ حضرت نوح (ع) لوگونكے ہمدرد اور دلسوز پيغمبر تھے_
لا ينفعكم نصحى ان اردت ان انصح لكم
9_ كفارقوم نوح حضرت نوح (ع) كواپنا خير خواہ اور ان كى تعليمات كو اپنے ليے فائدہ مند نہيں سمجھتے تھے_
يا نوح قد جادلتنا ... ان اردت ان انصح لكم
قوم نوح(ع) كے رؤساء حضرت نوح (ع) كى مسلسل جدوجہد كو مناظرہ كا نام ديتے تھے ليكن حضرت نوح(ع) ان كى فكرى خطا كو خطا قرار دينے كے ليے ان كے مقابلہ ميں لفظ نصيحت سے تعبير كرتے تھے_
10_ انسان پر نصيحت كا مؤثر ہونا، خداوند متعال كى توفيق اور اسكى مشيّتكا مرہون منت ہے_
و لا ينفعكم نصحى ... ان كان الله يريد ان يغويكم
11_خداوند متعال، انسانوں كا پروردگار اور انكے امور كا مدبّر ہے_
ہو ربكم
12_اتمام حجت اور ان كى كينہ توزى كے بعد اہل كفار كو گمراہ كرنا، خداوند عالم كى ربوبيت كا ايك جلوہ ہے_
ان كان الله يريد ان يغويكم ہو ربكم
13_ انسانوں كى بازگشت ،خداوند متعال كى طرف ہے_
و اليہ ترجعون
14_ انسانوں كى خدا كى طرف بازگشت، اسكى ربوبيت كى ايك جھلك ہے_
ہو ربكم و اليہ ترجعون
15_انسانوں كا خداوند متعال كى طرف لوٹنا حتمى اور اس سے راہ فرار ممكن نہيں ہے_
و اليہ ترجعون
مذكورہ بالا تفسير كا سبب فعل " ترجعون" كا مجہول ہونا ہے_

102

16_پيغمبروں كى نصيحتوں كو قبول نہ كرنا، آخرت كے عذاب ميں گرفتار ہونے كا سبب ہے_
و لا ينفعكم نصحى ان اردت ان انصح لكم ... ہو ربكم و اليہ ترجعون
نصيحت كو قبول نہ كرنے والوں كى خدا كى طرف بازگشت كى حقيقت كو بيان كرنے كا مقصد انہيں اخروى عذاب سے خبردار كرنا ہے_
17_ عن ابى الحسن الرضا (ع) قال: قال الله فى قوم نوح "ولا ينفعكم نصحى ان اردت ان انصح لكم ان كان الله يريد ان يغويكم ، قال : الامر الى الله يہدى و يضل(1)امام رضا (ع) سے روايت ہے كہ خداوند عالم نے حضرت نوح(ع) كا ان كى قوم كے بارے ميں قول نقل كرتے ہوئے فرمايا كہ اگر خداوند عالم تمھيں گمراہ كرنا چاہے اور ميں تمھيں نصيحت كرنا چاہوں تو ميرى نصيحت تمھارے ليے سودمند ثابت نہيں ہو سكتى _ امام(ع) نے فرمايا كہ ہدايت و گمراہى كا اختيار خدا كے ہاتھ ميں ہے_

------------------------------------------------

انسان :
انسانوں كى تدبير كرنے والا :11;انسانوں كى تربيت كرنے والا 11; انسانوں كى عاقبت 13،15
احكام :6
امر بالمعروف:
امر بالمعروف كے احكام 6; امر بالمعروف كے شرائط6
انبياء:
انبياء كى ذمہ دارى كا دائرہ 5; انبياء كے موعظہ كے شرائط كى تاثير 4; موعظہ انبياء كے رد كرنے كے آثار 16
حق :

حق قبول نہ کرنے کا انجام 3
خدا :
توفیقات خدا کا اثر 10; ربوبیت خدا 11; خدا کا اتمام حجت کرنا 12; خدا کا ارادہ2،4،7; خدا کی ربوبیت کی نشانیاں12،14;
خدا کی گمراہی 2،3، 4، 12 ، 17; خدا کی مشیت کا اثر 7; خداوند متعال کی ہدایتیں17; خدا کے ارادہ کا اثر10; خدا کے افعال 11; مشیت خدا 7
خدا کی طرف لوٹنا:13،14
خدا کی طرف حتماً لوٹنا 15
روایت :17
سزا:
آخرت کی سزا کا سبب16
عذاب :
عذاب کی درخواست 1
قوم نوح:
اشراف قوم نوح کی گمراہی 2; قوم نوح اور حضرت نوح (ع) 9;قوم نوح کی خواہشات 1; قوم نوح کی فکر 9;قوم نوح کے ایمان کی ناامیدی 1
.............

**1)تفسیر عیاشی ج2،ص143،ح16; نور الثقلین ج2ص349،ح62_**


گمراہ لوگ:
گمراہوں کا حق قبول نہ کرنا3; گمراہوں کا ہدایت قبول نہ کرنا4;گمراہوں کی دشمنی 12; گمراہوں کی لجاجت 3;گمراہوں کے لیے اتمام حجت 12
گمراہی :
گمراہی کا سبب3; گمراہی کی ابتداء 7
لجاجت :
لجاجت کی جزاء 3
مبلغین :
مبلغین کی ذمہ داری کا دائرہ 5
موعظہ :
موعظہ کی شرائط کا اثر 10
نوح (ع) :
حضرت نوح (ع) کا عقیدہ 2; حضرت نوح (ع) کا قصہ 1; حضرت نوح (ع) کی خیرخواہی 8; حضرت نوح (ع) کی مہربانی 8;حضرت نوح (ع) کی ناامیدی کا سبب1 ; حضرت نوح (ع) کے فضائل 8
نہی عن المنکر :
نہی عن المنکر کے احکام 6; نہی عن المنکر کے شرائط6
ہدایت :
ہدایت کا سبب 7
ہدایت قبول نہ کرنے والے:
معارف الہی کا ہدایت قبول نہ کرنے والوں کو ابلاغ 5

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي وَأَنَاْ بَرِيءٌ مِّمَّا تُجْرَمُونَ (٣٥)

کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے پاس سے گڑھ لیا ہے تو آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں نے گڑھاہے تو اس کا جرم میرے ذمہ ہے اور میں تمھارے جرائم سے بری اور بیزار ہوں (35)
1_ عصر بعثت کے مشرکین، قرآن کو پیغمبر اسلام کا منگھڑت کلام سمجھتے تھے_
ام یقولون افتراہ
" یقولون" کی ضمیر سے کون افراد مراد ہیں؟ اس



بارے میںدو نظریے ہیں بعض نے عصر پیغمبر(ص) کے مشرکین مراد لیے ہیں اور بعض مفسرین نے قوم نوح(ع) کے کفار قرار دیے ہیں مذکورہ بالا تفسیر پہلے نظر یے کی بناء پر ہے_ قابل ذکر ہے کہ اس بناء پر کلمة "قل " کا مخاطب پیغمبر اکرم(ص) اور "افترئہ" میں ضمیر مفعول قرآن کی طرف یا حضرت نوح(ع) کے مخصوص واقعہ کی طرف لوٹ رہی ہے_
2_ مکہ کے مشرکین ،حضرت نوح (ع) اور انکی قوم کے واقعہ کو خودپیغمبر(ص) اسلام کی طرف سے بنایا ہوا قصہ خیال کرتے تھے_
و لقد ارسلنا نوحاً ... ام یقولون افترىہ
مذکورہ بالا تفسیر اس صورت میں ہے کہ جب "افتراۂ" کے مفعول کی ضمیر،ما قبل آیات میں ذکر حضرت نوح(ع) اور ان کی قوم کے واقعہ کی طرف لوٹے_
3_خود ساختہ مطالب کو خداوند متعال کی طرف نسبت دینا جرم اور گناہ ہے_
قل ان افتریتہ فعلّی اجرامي
" افتراء" کا معنی جھوٹ باندھنا ہے_ اگر چہ اسکی کسی دوسرے کی طرف نسبت دینا اسمیں ذکر نہیں ہوا ہے_ لیکن آیت کریمہ میں جو قرائن و اشارات ملتے ہیں _ مثلاً " افتراہ " اور "افتریتہ" یہ بتاتے ہیں کہ معنی یوں ہے اگر اسکو میں نے بنایا ہوا اور اسکی نسبت خدا کی طرف دی ہوتي ...
4_ خداوند متعال نے پیغمبر اسلام کو مشرکین کا جواب دینے، اور ان سے پیش آنے کا طریقہ تعلیم دیا ہے_
ام یقولون افترىہ قل ان افتریتہ فعلی اجرامی و انا بريّ مما تجرمون
مذکورہ بالا تفسیر کا (قل) کے لفظ سے استفادہ کیا گیا ہے_
5_ ہرکوئي اپنے اعمال کا ذمہ دارہے اور اپنے گناہوں کی سزا بھی خود ہی بھگتے گا_
ان افتریتہ فعلی اجرامي
"اجرام" کا معنی ارتکاب اور گناہ کرنا ہے" فعليّ" کے لفظ کا " اجرامي" پر مقدم ہونا حصر پر دلیل ہے یعنی افتراء کا گناہ (اگر افتراء ہو) مجھ پرہے نہ کہ کسی اور پر_
6_ شرك اور غیر خدا کی عبادت جرم اور گناہ ہے_
و انا بریئٌ مما تجرمون
کیونکہ "تجرمون" کے مخاطب مشرکین اور غیر خدا کی عبادت کرنے والے ہیں _ لہذاجملہ "تجرمون" میں گناہ سے مرادممکن ہے شرك کرنا اور غیر خدا کی عبادت کرنا ہو ،یہ بات قابل ذکر ہے کہ (لفظ مما ) میں"ما" مصدریہ ہے یعنی معنی یہ ہوگا " انا بریئٌ من اجرامکم"_
7_ پیغمبر اسلام کا مشرکین مکہ کی شرك پرستی اور ان کے



گناہوں سے بیزاری کا اعلان _
و انا بریئٌ مما تجرمون
8_ اپنے نظریے کی حفاظت اور عقائد کی پابندی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے مخالفین دین سے نبردآزما ہونا چاہیے_
ان افتریتہ فعلی اجرامی و انا بریئٌ مما تجرمون
--------------------------------------------------
افتراء:

خدا پرافتراء کا گناہ 3;قرآن مجید پر افتراء1; محمد(ص) پر افتراء 1
انسان :
انسانوں کی ذمہ داریاں5
تبري:
شرك سے تبری کرنا 7; گناہ سے تبری کرنا 7
جرم :
جرم کے موارد6
خدا :
تعلیمات خداوندی 4
دین :
دشمنان دین سے برتاؤ کا طریقہ 8
دینداری :
دینداری کی اہمیت 8; دین داری میں استقامت 8
شرك :
شرك عبادی گناہ ہے6
عقیدہ :
عقیدہ میں استقامت 8
عمل :
عمل کے آثار 5
گناہ :
گناہ کیسزا5; گناہ کے موارد 3،6
مجازات:
سزاؤں کا شخصی ہونا5; سزاؤں کی خصوصیات 5
محمد (ص) :
حضرت محمد (ص) اور مشرکین 4;رسالت مآب(ص) پر جھوٹ کی تہمت2; رسالت مآب(ص) کا اعلان تبری کرنا 7;معلم حضرت محمد (ص) 4
مشرکین :
صدراسلام کے مشرکین اور قرآن مجید 1; صدر اسلام کے مشرکین کی فکر 1; مشرکین سے برتاؤ کرنے کی روش4
مشرکین مکہ :
مشرکین مکہ اورحضرت نوح (ع) کا قصہ 2; مشرکین مکہ کی تہمتیں2;مشرکین مکہ کی فکر 2

106

وَأُوحِيَ إِلَى نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلاَّ مَن قَدْ آمَنَ فَلاَ تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُواْ يَفْعَلُونَ (٣٦)
اور نوح کی طرف یہ وحی کی گئي کہ تمھاری قوم میں سے اب کوئي ایمان نہ لائے گا علاوہ انکے جو ایمان لا چکے لہذا تم ان کے افعال سے رنجیدہ نہ ہو(36)
1_ قوم نوح کے کچھ افراد ان پر ایمان لائے اور کچھ اسی طرح اپنے کفر اور انکار رسالت پر مصر رہے_
انہ لن یؤمن من قومك الا من قد ء امن
2_حضرت نوح(ع) کی مسلسل اور بے ثمر کو ششوں کے نتیجہ میں خداوند عالم نے انہیں ان کی قوم کے ایمان لانے کے سلسلہ میں مایوس کردیا_
و اوحی الی نوح انہ لن یؤمن من قومك الا من قد ء امن
"لن یؤمن " کا فاعل کلمہ " احد" ہے_ یعنی " لن یؤمن احد من قومك" "الّا" کا لفظ غیر کے معنی میں ہے_ اور " احد من

قومك" کےلیے صفت ہے نہ یہ کہ " لن يؤمن ..." سے استثناء ہے_ کیونکہ مومنین کو جملہ سابق سے استثناء کرنا مناسب بلکہ صحیح نہیں ہے_ اس صورت میں " لن يؤمن ..." کے جملہ کا معنی یوں ہوگا_
یوں ہوگا_ آپکی قوم میں سے کوئي بھی غیر مومن (کافر) ایمان نہیں لائے گا_
3_ کفر پر اصرار، پیغمبروں کا انکاراور معارف دین کا منکر ہونا، ایمان اور ہدایت کی شائستگی اور اہلیت کو ہاتھ سے دھو دینے کا سبب بنتا ہے _
یا نوح قد جادلتنا فا كثرت جادلنا فأتنا بما تعدنا ... لن يؤمن من قومك ...
4_ وحی اور الہی اطلاعات کے ذریعہ پیغمبروں کو امور غیب اورانسانوں کی سرنوشت سے آگا ہ کیا جاتا ہے_
اوحى الى نوح انہ لن يؤمن من قومك الا من قد ء امن
5_وحی ،خدا اور انبیا(ص) کے در میان رابطہ اور انہیں پروگرام

107

اور احکام سے مطلع کرنے کا ذریعہ ہے_
و اوحى الى نوح انہ لن يؤمن ... فلا تبتئس بما كانوا يفعلون
6_حضرت نوح (ع) ہمیشہ اپنی قوم کی نامناسب رفتار سے پریشان حال اور ان کے انکار رسالت و کفر کے اصرار پر غم زدہ تھے_
فلا تبتئس بما كانوا يفعلون
ابتا س "تبتئس " کا مصدر ہے_ اسکا معنی غم زدہ اور پریشان ہونا ہے_ اور جملہ " ما كانوا يفعلون "سے مراد شرك اور انکار رسالت پر اصرار کرنا اور دوسرے نامناسب کام ہیں_
7_ حضرت نوح (ع) کا اپنی قوم کی ہدایت سے ناامید ہونا اور ان کا ایمان لانے کے لائق نہ ہونے سے آگاہي، ان کے غم و اندوہ کے دور کرنے کا سبب بنا_
لن يؤمن من قومك ... فلا تبتئس بما كانوا يفعلون
مذکور بالا تفسیر کا کفار کے ایمان نہ لانے کی خبر دینے پر متفرع جملہ "لا تبتئس" سے استفادہ کیا گیا ہے یعنی ابھی جب تم کافروں کے اس حال سے واقف ہوگئے ہو کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے_ لہذا اپنی ذمہ داری کو محسوس نہیں کر رہے_
لیکن یہ کوئي پریشانی کی بات نہیں ہے لہذا آپکو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے_
8_ہٹ دھرم اور معاندین کے کفر اختیار کرنے اور ہدایت قبول نہ کرنے پر افسوس کرنا، بے جا اور نامناسب ہے_
لن يؤمن من قومك الا من قد ء امن فلا تبتئس بما كانوا يفعلون
9_ دین کے مبلغین جب لوگوں کی ہدایت سے ناامید ہوجائیں تو معارف دین کاابلاغ ان کی ذمہ داری نہیں ہے_
فلا تبتئس بما كانوا يفعلون
10_ انسان میں کفر کا راسخ ہوجانا اور ایمان کے نفوذ کے راستوں کا بند ہونا، عذاب کے استحقاق کا سبب بنتا ہے_
لن يؤمن من قومك الا من قد ء امن فلا تبتئس بما كانوا يفعلون
ان کے ایمان نہ لانے پر خداوند عالم کی طرف سے" اصنع الفلك" کا حکم دینا جو کہ قوم نوح (ع) پر عذاب کے نزول کو بتا رہا ہے اس مطلب کو بیان کررہا ہے کہ کیونکہ یہ ایمان کی صلاحیت سے عاری ہیں لہذا یہ عذاب سے دوچار ہوں گے _
------------------------------------------------
انبیاء:
انبیاء اور انسانوں کی سرنوشت 4; انبیاء پر وحی 4، 5; انبیاء کی تکذیب کے آثار 3; انبیاء کے علم غیبکا سرچشمہ 4
انسان :
انسانوں کا ہدایت قبول نہ کرنے پر غم زدہ ہونا 8; انسانوں کی ہدایت سے ناامیدي9; انسا نو ں

108

کے کفر پر پریشان ہونا 8
ایمان :
ایمان کے موانع 3

پريشانی :
ناپسنديده پريشانی 8
خدا :
افعال خدا 2; خدا كا انبياء سے ارتباط كا طريقہ 5
دين :
دين كو جھٹلانے كے آثار 3
عذاب :
عذاب كے نازل ہونے كے اسباب 10
قوم نوح 2:
ايمان قوم نوح سے نااميدي2;قوم نوح كا ناپسند عمل 6; قوم نوح كا نا اہل ہونا 7;قوم نوح كا ہدايت قبول نہ كرنا 7; قوم نوح كی تاريخ 1; قوم نوح كی ہدايت سے نا اميدي7 ; قوم نوح كے ايمان لانے سے نااميد ہونا 2; قوم نوح كے كافر1;
قوم نوح كے كفر كے آثار 6;قوم نوح كے معاشرتی گروه 1; قوم نوح كے مؤمنين 1
كفر:
كفر پر اصرار كرنے كے آثار 3; كفر كے آثار 10
مبلغين :
مبلغين اور ہدايت قبول نہ كرنے والے9; مبلغين كی ذمہ داری كا دائره 9
نوح (ع) :
حضرت نوح (ع) اور قوم نوح كا كفر 6; حضرت نوح (ع) پر وحی 2;حضرت نوح (ع) كا قصہ 7; حضرت نوح (ع) كا نااميد ہونا 2،7;حضرت نوح (ع) كو جھٹلانے كے آثار 6; حضرت نوح(ع) كو جھٹلانے والے 1;حضرت نوح(ع) كے پريشان ہونے كے اسباب6;حضرت نوح (ع) كے غم دور ہونے كا سبب 7
وحی :
وحی كا كردار 4،5
ہدايت :
ہدايت كے موانع 3

109

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلاَ تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُواْ إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ (٣٧)
اور ہماری نگاہوں كے سامنے ہماری وحی كی نگرانی ميں كشتی تيار كرو اور ظالموں كے بارے ميں مجھ سے بات نہ كرو كہ يہ سب غرق ہوجانے والے ہيں(37)

1_ خداوند متعال نے حضرت نوح (ع) كو يہ خبر دينے كے ساتھ كہ ان كی قوم ايمان لانے والی نہيں ہے كشتی بنانے كا حكم ديا_
اوحی الی نوح انہ لن يؤمن من قومك ... واصنع الفلك
2_ حضرت نوح(ع) كشتی بنانے كا حكم ملنے سے پہلے اس كی كيفيت (اندازے و شكل و غيره) سے آگاه تھے_
و اصنع الفلك
ظاہراً " الفلك" پر" الف لام" عہد ذہنی ہے_ اور خاص كشتی كی طرف اشاره ہے جس سے حضرت نوح(ع) آگاه تھے اس بناء پر خداوند عالم نے انہيں كشتی بنانے سے پہلے اس كی وضع و قطع سے آگاه كرديا تھا_ كہا جاتا ہے كہ حضرت نوح(ع) نے اس كشتی كو عالم خواب ميں ديكھا تھا_
3_كشتی بنانے كے سلسلہ ميں حضرت نوح(ع) كو خداوند عالم كی طرف سے مكمل نگرانی و حفاظت حاصل تھي_
و اصنع الفلك بأعنين
"عين "كا معنی آنكھ ہے ليكن آيت شريفہ ميں يہ مراقبت اور محافظت سے كنايۃ ہے_(اعين ) كا جمع لانا، مبالغہ اور كمال

محافظت كے ليے ہے_ اور " بأعيننا " فاعل اصنع كے ليے حال ہے لہذا"اصنع الفلك بأعيننا" كا معنى يوں ہوگا _ كشتى بناؤ درحاليكہ آپ كو خداوند متعال كى مكمل مراقبت اور محافظت حاصل ہے_
4_ حضرت نوح (ع) كشتى بنانے ميں وحى كے ذريعہ تعليمات الہى اور خدائي راہنمائي سے بہرہ مند ہوتے تھے_
و اصنع الفلك بأعيننا و وحين


5_ تاريخ بشر ميں" كشتي" بنانا قديم الا يام سے چلا آرہا ہے_
و اصنع الفلك بأعيننا و وحين
6_ حضرت نوح (ع) كى كشتى خاص خصوصيات كى حامل اور صنعتى اعتبار سے بے مثال اور جديد ماڈل كى تھى _
و اصنع الفلك بأعيننا و وحين
اس كى وضاحت كرنا كہ كشتى نوح(ع) بنانے كا پروگرام خداوند عالم كى طرف سے تھا اور اس سلسلہ كے تمام امور ہر لحاظ سے اس كى زير نظر انجام پائے ہيں مذكورہ بالا تفسيركو بيان كررہا ہے_
7_ مشيت الہي، طبيعى اور عادى اسباب كے ذريعہ جارى ہوتى ہے_
و اصنع الفلك بأعيننا و و حين
يہ بات واضح ہے كہ خداوند متعال كشتى جيسے سبب كے بغير بھى حضرت نوح(ع) اور ان كے ساتھيوں كو نجات دے سكتا تھا_ پس كشتى بنانے كے حكم ميں دوراز تھے_ ايك يہ كہ خداوند متعال كائنات كے امور كوعام طور پر عادى علل و اسباب سے انجام ديتا ہے اوردوسرا مومنين كے ليے درس ہے كہ وہ اپنے ايمانى مقاصد كى ترقى كے ليے ظاہرى علل و اسباب كو بروئے كا ر لائيں اور ہميشہ غيبى مدد كے منتظر نہ رہيں_
8_ مومنين اور حضرت نوح (ع) كى نجات ،كشتى بنانے پرموقوف تھى _
و اصنع الفلك ... انہم مغرقون
9_كفار قوم نوح(ع) كى ہلاكت اور ان كا غرق ہونا، ان كى حتمى سرنوشت تھي_
انہم مغرقون
" انہم مغرقون " كے جملےكى لفظ انّ كے ذريعہ تاكيد، حضرت نوح(ع) كى كافر قوم كى ہلاكت اور ان پر نزول عذاب كے حتمى ہونے كو بيان كر رہى ہے_
10_ خداوند عالم نے حضرت نوح(ع) كى كافر قوم كى عاقبت (پانى كے طوفان ميں غرق ہونا) سے حضرت نوح(ع) كو خبر داركيا_
انہم مغرقون
11_ خداوند متعال نے حضرت نوح (ع) كو كفاركى شفاعت اور ان كى عذاب سے رہائي كى درخواست كرنے سے منع كرديا تھا_
و لا تخاطبنى فى الذين ظلموأنہم مغرقون
" لا تخاطبنى ..."( كہ ستمگر لوگوں كے بارے ميں مجھ سے بات نہ كرو) سے مراد عذاب كو ہر طرف كرنے اور پانى كے طوفان سے نجات كى در خواست ہے كيونكہ اس پر دليل بعد والا جملہ (كيونكہ ان كو غرق كرنا حتمى ہے) ہے_
12_ خداوندتعالى كى حتمى قضاميں حتى پيغمبروں كى دعا و شفاعت اثر نہيں ركھتى _
و لا تخاطبنى فى الذين ظلموأنہم مغرقون
13_ غير خدا كى عبادت ، پيغمبروں كى رسالت سے انكار


اور ان كے الہى پيغام كى مخالفت كرنأظلم ہے_
و لا تخاطبنى فى الذين ظلموا ...
" الذين ظلموا" سے مراد وہى مشركين اور منكرين رسالت حضرت نوح (ع) ہيں_
14_ كفار اور ستمگر لوگوں كا دنياوى عذاب ميں گرفتار ہونے كا خطرہ ہے_
و لا تخاطبنى فى الذين ظلموأنہم مغرقون

15_(عن المفضل بن عمر قال : قلت (لابی عبدالله ) : جعلت فداك فی كم عمل نوح سفینہ حتی فرغ منہا؟ قال : فی دورین ؟ قلت : و كم الدورین ؟ قال ثمانین سنة ...(1)مفضل بن عمر كہتا ہے كہ میں نے امام جعفر صادق(ع) سے عرض كی میںآپ پر قربان ہو جاؤںحضرت نوح (ع) نے كتنی مدت میں اپنی كشتی كو بنایا اور كب بنا كر فارغ ہوئے؟آپ (ع) نے فرمایا دوا دوار میں_ میں نے پھر عرض كی دو دور كتنی مدت ہے؟ فرمایا 80 سال ..."

-----------------------------------------------

اعداد :

80 كا عدد 15

انبیاء :

انبیاء سے مخالفت ظلم ہے 13;انبیاء كی تكذیب ظلم ہے13

خدا :

اوامر الہی 1; تائیدات الہی 3; تعلیمات الہی 4; خداوند متعال كی سنتیں7; قضاء الہی كا حتمی ہونا 12; مشیت الہی كے جاری ہونے كے مقامات7; نواھی الہی 11

دعا :

دعا اور قضا الہی 12; دعا كی تاثیر كے شرائط 12

روایت 15

شرك:

عبادت میں شرك ظلم ہے13

شفاعت :

شفاعت اور قضا ء الہی 12;شفاعت كی تاثیر كے شرائط12

صنعت :

صنعت كی تاریخ 5

ظالمین :

ظالمین اور دنیاوی عذاب 14

ظلم :

ظلم كے موارد 13

عبادت :

.............

**1) كافی ج 8ص 280ح 421_ تفسیر البرہان ج 2ص 217ح 8_**



غیر خدا كی عبادت ظلم ہے 13

عذاب :

اہل عذاب 14

عوامل طبیعی :

عوامل طبیعی كا كردار 7

قوم نوح :

قوم نوح كا حتما غرق ہونا 9; قوم نوح كا غرق ہونا 10; قوم نوح كی شفاعت سے ممانعت 11

كافرین:

كفار اور دنیاوی عذاب 14; كافروں كی شفاعت سے منع كرنا 11

كشتی سازي:

كشتی سازی كی تاریخ 5

نظام علیت :7
نوح (ع) :
حضرت نوح (ع) اور قوم نوح کا کفر 1;حضرت نوح (ع) اور نجات قوم نوح 11; حضرت نوح (ع) کا علم 2; حضرت نوح(ع) کاقصہ1،2،3،9;حضرت نوح کا معلم ہونا 4; حضرت نوح کو منع کرنا 11; حضرت نوح کو وحی کرنا 4،10;حضرت نوح(ع) کی تائید 3; حضرت نوح(ع) کی کشتی کی اہمیت 8; حضرت نوح (ع) کی کشتی سازی 1،3،4; حضرت نوح (ع) کی کشتی 2; حضرت نوح (ع) کی کشتی بنانے کی مدت 15; حضرت نوح(ع) کے پیرو کاروں کی نجات کا ذریعہ کشتی 2،3;حضرت نوح (ع) کی خصوصیات 6



وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُواْ مِنْهُ قَالَ إِن تَسْخَرُواْ مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ (٣٨)
اور نوح کشتی بنا رہے تھے اور جب بھی قوم کی کسی جماعت کا گذر ہوتا تھا تو ان کا مذاق اڑاتے تھے _ نوح نے کہا کہ اگر تم ہمارا مذاق اڑائو گے توکل ہم اسی طرح تمھارا بھی مذاق اڑائیں گے (38)

1_ حضرت نوح (ع) نے خداوند متعال کے حکم سے کشتی بنانا شروع کي_
و اصنع الفلك ... و يصنع الفلك
کلام عرب میں کبھی فعل مضارع کو فعل ماضی کی


جگہ پر استعمال کیا جاتا ہے یعنی گذشتہ واقعات کی اس طرح تصویر کشی کرنا کہ گویا وہ مخاطب کے سامنے ابھی رو نما ہوئے ہونیہی وجہ ہے کہ آیت شریفہ میں "یصنع" کا فعل " صنع " کی جگہ پر استعمال ہوا ہے_
2_حضرت نوح (ع) کی کشتی بنانے کی جگہ عمومی راستہ کے قریب اور منظر عام پر تھی _
و يصنع الفلك و كلما مر عليہ ملأ من قومہ
3_ کفار جب حضرت نوح (ع) کے سامنے آتے تو کشتی بنانے کی وجہ سے ان کا مذاق اڑاتے اور مسخرہ کرتے تھے_
و يصنع الفلك و كلما مر عليہ ملا من قومہ سخروا منہ
4_ کفارجب گروہ در گروہ اور اجتماعی صورتمیں حضرت نوح (ع) کے سامنے آتے تو کشتی بنانے کی وجہ سے ان کا مذاق اڑاتے تھے_
كلما مر عليہ ملا من قومہ
مذکورہ بالا مطلب کا کلمہ "ملأ" سے استفادہ کیا گیا ہے جس کے معنی گروہ اور جماعت کے ہیں_
5_ حضرت نوح (ع) کشتی بنانے کے حکم کو خدا سے دریافت کرنے کے بعد ہر وقت اس فرمان کو عملی جامہ پہنانے میں معروف عمل رہے_
و يصنع الفلك و كلما مر عليہ ملا من قومہ سخروا منہ
واضح ہے کہ کفار کا مسخرہ پن،فقط اسوقت نہیں تھا کہ جب حضرت نوح (ع) کو کشتی بنانے کی جگہ دیکھتے ، بلکہ جہاں بھی دیکھتے مسخرہ کرتے لیکن یہ جملہ بتاتا ہے کہ کفار، حضرت کو اس کشتی سازی کے مکان کے علاوہ کہیننہیں پاتے تھے یہ اس بات سے حکایت ہے کہ وہ تمام وقت وہانمصروف عمل رہتے تھے_
6_ خدا ئي راستے پر چلنے والے اور انبیاء کے پیرو کار ہمیشہکفار اور دشمنان دین کے تمسخر کا نشانہ بنتے رہے ہیں_
كلما مر عليہ ملأ من قومہ سخروا منہ

7_ کفار کا مسخرہ پن اور مذاق اڑانا ہرگز حضرت نوح (ع) اور ان کے پیرو کاروں کو فرمان الہی کے جاری کرنے میں مانع نہیں ہوا _

ویصنع الفلك و کلما مر علیہ ملا من قومہ سخروا منہ

8_ حق پرستوں کودشمنوں کی اذیت اور مسخرے پن پر صبرو استقامت کی ضرورت تھي_

و یصنع الفلك و کلما مر علیہ ملأ من قومہ سخروا منہ

جملہ ( و یصنع الفلك و کلما مر ...) حضرت نوح (ع) اور ان کے پیرو کاروں کے صبر اور استقامت کو بتاتا ہے _ اور یہاں ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حق پرستوں کے استقامت کے



انگیزہ کو مستحکم اور انہیں صبرو استقلال کا درس دینا ہے_

9_ حضرت نوح (ع) نے مسخرہ کرنے والوں کے جواب میں ان کے عنقریب مسخرہ پن میں مبتلاہونے کی خبر دی ہے _

ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون

10_ مسخرہ کرنے والوں کا استہزاء ،ان کے مسخرہ کرنے کی حد تك جائز ہے_

ان تسخروا منا فانا نسخر منکم تسخرون

11_ دشمنان دین کے جواب میں مقابلہ بمثل کرنا جائز ہے_

ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون

12_ حضرت نوح (ع) کے پیرو کار بھی حضرت کے ساتھ کشتی بنانے میں مشغول تھے_

ان تسخروا منا فانا نسخر منکم

مذکورہ تفسیر"منّا" و "انّا" اور "نسخر" میں جمع کی ضمیر لانے کی بناء پر ہے_

13_ انبیاء کے کاموں کو ہرگز لغو و فضول خیال نہیں کرنا چاہیے اگر چہ ان کے کاموں کی دلیل و توجیہ معلوم نہ ہو_

و یصنع الفلك و کلما مر علیہ ملا من قومہ سخروا منہ

حضرت نوح علیہ السلام کی داستان میں ( کشتی بنانے پر کافروں کا مذاق اڑانے ) کا حصّہ چند نکات کو متضمن ہے _ ان میں سے ایك یہ ہے کہ پیغمبروں کے کاموں اور فرامین الہی کو عام لوگوں کے کام سے مقایسہ اور ان پر تنقیدنہیں کرنا چاہیے جسطرح اشراف قوم نوح نے یہ دیکھا کہ ہمارے نزدیك تو کوئي دریا نہیں ہے اور انکا اپنی زندگی میں کشتی بنانا ایك لغو اور بے ہودہ کام ہے اور اسکا مذاق اڑاتے تھے_

14_ عن ابی عبداللہ (ع) فلما ا تی علیہم تسعماہ سنۃ ہَمَّ ا ن یدعو علیہم ...فا مرہ اللہ عزوجل ان یغرس النخل ... فلما ا تی لذلك خمسون سنۃ و بلغ النخل و استحکم ا مر بقطعہ ...فا مرہ اللہ ا ن ینحت السفینۃ و ا مر جبرئیل (ع) ا ن ینزل علیہ و یعلمہ کیف یتخذہا فقدر طولہا فی الا رض ا لفاً و ما تی ذراع و عرضہا ثمانمأۃ ذراع و طولہا فی السماء ثمانون ذراعاً ...(1)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے جب 900 نوسو سال قوم نوح کے گزر گئے ( اور حضرت نوح کی تبلیغ کا کوئي اثر نہ ہوا ) تب حضرت (ع) نے ان پر نفرین کی تو انہیں حکم الہی ہوا _ کجھور کا درخت لگاؤ_ اس کے بعد ( 50) پچاس سال گزر گئے درخت کامل اور محکم ہوگیا حضرت (ع) کو اس کے

.............

**1) تفسیر قمی ج 1، ص325; نور الثقلین 2;ص350_ ح67_**



کاٹنے کا حکم ہواتب یہ حکم ہوا کہ کشتی بناؤ_ جبرائیل (ع) ، حضرت نوح (ع) پر نازل ہوئے تا کہ حضرت(ع) کو کشتی بنانا سکھائیں اسوقت جناب جبرائیل(ع) نے کشتی کی لمبائي ایك ہزار دوسو ذراع اور چوڑائي آٹھ سو ذراع اور اونچائي اسّی راع معیّن فرماتي_

15_ عن ابی عبداللہ (ع) فی حدیث قال بعد ما قرا قولہ تعالی کلما مرّا علیہ ملأمن قومہ سخروا منہ ..." کانوا یسخرون منہ و یقولون ینحت سفینۃ فی البر سخروا منہ ... (1)

امام صادق (ع) نے اس مذکورہ آیت ... کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: حضرت نوح (ع) کا ان کی قوم مذاق اڑاتی اور

کہتی تھی کہ خشکی پر کشتی بنارہا ہے_

16_ عن ابی عبداللہ (ع) قال: بقی نوح فی قومہ ثلاثماۃ سنۃ یدعوہم الی اللہ فلم یجیبوہ ... فا مرہ اللہ ا ن ینحت السفینۃ ... فقال: یا ربّ من یعیننی علی اتخاذہا؟ فا وحی اللہ الیہ ناد فی قومك من ا عاننی علیہا و نجرَ منہا شي اً صار ما ینجرہ ذہباً و فضۃ فنادی نوح (ع) فیہم بذلك فا نوہ علیہا ...(2)

امام صادق(ع) فرماتے ہیں کہ حضرت نوح (ع) نے اپنی قوم میں (300) تین سو سال تبلیغ کی لیکن وہ ایمان نہ لائے تب خداوند متعال نے کشتی بنانے کا حکم دیا پھر حضرت نوح (ع) نے عرض کی پروردگا ر کشتی بنانے میں کون میری مدد کرے گا ؟ حکم ہوا اپنی قوم کو بلاؤ اور کہو کشتی بنانے میں میری کون مدد کون کر ے گا؟ لکڑی کاجو تراشہ بچے گا وہ تراشہ سونا و چاندی بن جائے گا نوح (ع) نے لوگوں کو جب یہ بتایا تو انہوں نے کشتی بنانے میں حضرت (ع) کی مدد کی _

17_ عن ابی عبداللہ (ع) ( فی حدیث) ... فعمل نوح سفینۃ فی مسجدالکوفۃ بیدہ ...(3)

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں حضرت نوح (ع) نے کشتی کو اپنے ہاتھ سے مسجد کوفہ میں بنایا_

-----------------------------------------------

احکام :

11،10

استہزاء :

استہزاء کے احکام ، 10; جائز استہزاء ،10

.............

**1) تفسیر قمی ج1، ص 326; نور الثقلین ج 2،ص 350 ح 67_**
**2) تفسیر قمي، ج1 ص 325; نورالثقلین ج2، ص 350 ح 67_**
**3) کافی جلد8، ص280، ح 431، نورالثقلین ج2، ص 354، ح 74**



استہزاء کرنے والے :

استہزاء کرنے والوں کامذاق اڑانا 10; مذاق اڑانے والوں کا برا انجام ،9; مذاق اڑانے والوں کے ساتھ مقابلہ بمثل کرنا ،10

انبیا(ص) :

انبیا(ص) کا منزّا ہونا ،13; انبیاء(ص) کی تعلیمات کی اہمیت13; انبیا(ص) ء کے پیروکاروں کا استہزاء ،6; انبیاء(ص) کے کاموں کی اہمیت ،13

حق کے طالب :

طالبان حق کی استقامت کی اہمیت ،8

خدا:

اوامر الہی ،1،5،14

دشمنوں :

دشمنوں کی اذیتوں پر استقامت ،8; دشمنوں کے ساتھ مقابلہ بالمثل کرنا ،11; دشمنوں کے مذاق اڑانے پر استقامت ،8

دین :

دشمنان دین کا مذاق اڑانا 6; دشمنان دین کے ساتھ پیش آنے کا طریقہ 11

روایت :14، 15، 16، 17

سالکان:

سالکان کا مذاق اڑانا 6

قوم نوح :

قوم نوح کا برا انجام 9; قوم نوح (ع) کا مذاق اڑانا 3،4،15

کافرین:

کافروں کا مذاق اڑانا6
مسجد کوفہ :17
مقابلہ بہ مثل:
مقابلہ بہ مثلکا جائز ہونا11
نوح(ع) :
حضرت نوح (ع) اور مذاق اڑانے والے 9; حضرت نوح(ع) اور قوم نوح کا مذاق اڑانے والے 7; حضرت نوح(ع) کا اپنی ذمہ داری کونبھانا5،7; حضرت نوح (ع) کا قصّہ:1،2،3،4،5،7،12،14،15، 16;حضرت نوح (ع) کا کشتی بنانا 1،3،4،5، 12، 14، 15، 16،15;حضرت نوح(ع) کا مذاق اڑایا جانا 3،4،15 ; حضرت نوح(ع) کی پیش گوئي 9;حضرت نوح (ع) کی ذمہ داری 14; حضرت نوح(ع) کی کشتی بنانے کی جگہ 2، 17; حضرت نوح (ع) کے پیرو کار اور قوم نوح کا مذاق اڑانا 7;حضرت نوح (ع) کے پیروکاروں کا کشتی بنانا12

117

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ (٣٩)
پھر عنقریب تمھیں معلوم ہوجائے گا کہ جس کے پاس عذاب آتا ہے اسے رسوا کردیا جاتا ہے اور پھر وہ عذاب دائمی ہی ہوجاتا ہے (39)
1_ حضرت نوح (ع) نے اپنی قوم کے کفار کو دنیا اور آخرت کے عذاب میں گرفتار ہونے کی خبر دي_
فسوف تعلمون من يا تیہ عذاب یخزیہ و یحّل علیہ عذاب مقیم
اس پر توجہ کرتے ہوئے کہ کلمہ ( عذاب ) کا تکرار اور دوسرے عذاب میں ہمیشگی کی صفت کا ذکر ہوا ہے اس سے یہ معلوم ہے کہ ( عذاب یخزیہ) سے دنیا وی عذاب مراد ہے اور "عذاب مقیم" سے جہنم کی آگ مراد ہے_
2_قوم نوح کے کفار کا دنیاوی عذاب ان کو ذلیل و خوار اور ہلاك كرنے والا تھا _
من يا تیہ عذاب یخزیہ
( اخزاء) (یخزیہ) کا مصدر ہےجو ذلیل و خوار اور ہلاك كرنے کے معنی میں آتا ہے _
3_کفار کااخروی عذاب، دائمی اور ہمیشہ رہنے والا ہے_
حلول ( یحلّ) کا مصدر ہے جو نیچے آنے کے معنی میں ہے _ ( مقیم) (اقام بالمکان )سے لیا گیا ہے جسکا معنی آیا اور ہمیشہ کے لیے رہ گیا ہے پس عذاب مقیم کا معنی باقی رہنے والا اور زوال ناپذیر عذاب ہے_
4_ کفار لوگ، حضرت نوح (ع) اوران کے پیروکارونکے کشتی بنانے کو بے جااور تحمیل شدہ عذاب اور باعث شرمساری سمجھتے تھے _
یصنع الفلك ...فسوف تعلمون من يا تیہ عذاب یخزیہ
------------------------------------------------
عذاب:
آخرت کے عذاب کی خصوصیات 3 ; ذلت آمیز عذاب 2; عذاب آخرت کا دائمی ہونا 3; عذاب کا وعدہ 1; عذاب کے درجات2
قوم نوح(ع) :
118
قوم نوح اور کشتی نوح (ع) 4; عذاب قوم نوح کی خصوصیات 2; قوم نوح کا اخروی عذاب 1; قوم نوح کا دنیاوی عذاب 1،2; قوم نوح کی ہلاکت 2
کافر:
کافروں کا اُخروی عذاب 3
حضرت نوح (ع) :
حضرت نوح (ع) کی پیشگوئي 1

حَتَّى إِذَا جَاء أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلاَّ مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلاَّ قَلِيلٌ (٤٠)
يہاں تك كہ جب ہمارا حكم آگيا اور تنور سے پانى ابلنے لگا تو ہم نے كہا كہ نوح اپنے ساتھ ہر جوڑے ميں سے دو كولے لو اور اپنے اہل كو بھى لے لو علاوہ ان كے جن كے بارے ميں ہلاكت كا فيصلہ ہوچكا ہے اور صاحبان ايمان كو بھى لے لو اور ان كے ساتھ ايمان والے بہت ہى كم تھے _(40)
1_ طوفان كے آنے تك كشتى نوح(ع) كى بناوٹ اور كفار سے لفظى جنگ جارى رہى _
يصنع الفلك و كلّما مرّ عليہ ... حتى اذا جاء امرن
(حتى ) كا لفظ گزارشات اور حقائق كى غايت كے ليئے استعمال ہوا ہے لہذا اس سے پہلے والى آيت ميں (كشتى كابنانا، كافروں كا مسخرہ كرنا، اور حضرت نوح (ع) كا جواب دينا يہ سلسلہ جارى و سارى رہا كہ يہاں تك ...
2_ طوفان نوح (ع) كا واقعہ بہتہى عظيم اور حكم خداوندى سے وجود ميں آيا تھا_
حتى اذا جاء ا مرن
(أمر) سے مراد عذاب ہے _ اور ا س كا (نا) كى طرف اضافہ اس عذاب ( طوفان) كى عظمت كو بيان كررہا ہے لفظ ( امر) كا عذاب كى جگہ پر لانا يہ بتاتا ہے كہ يہ عذاب، فرمان الہى كے سبب تھا _
3_ خداوند متعال نے كشتى ميں سوار ہونے اور مال كو



لادنے كا وقت معين فرمايا_
حتى اذا جاء امرنا و فار التّنور قلنا احمل فيہ
4_ حكم خدا سے نزول عذاب كے وقت پانى كا شدت كے ساتھ مخصوص تنور سے جوش مارنا _
حتى اذا جاء ا مرنا و فار التّنور
فارسى زبان ميں ( تنور) كا لفظ بغير شد كے تلفظ ہوتا ہے _ تنور اس جگہ كو كہتے ہيں جہاں روٹى پكائي جاتى ہے _(فوران) فار كا مصدر ہے _ اسكا معنى باہر آنا اور پھوٹنا ہے _ تولفظ تنور كو (پھوٹنے ) كے ساتھ نسبت مثل ( جرى الميزاب) كے ہےيہ شدت سے پانى كے نكلنے كو بتاتا ہے( التّنور) كا الف لام عہد ذہنى ہے اور اس سے ايك مخصوص تنور كا ارادہ كياگيا ہے _
5_ تنور سے پانى كاجوش مارنا ،طوفان نوح(ع) كے حادثہ كى علامات اور ابتداء تھي_
حتى إذا جاء ا مرنا و فار التّنور قلنا احمل
6_ مختلف حيوانات كو كشتى ميں سوار كركے انہيں غرق ہونے سے نجات دينا ، عذاب طوفان كى ابتداء ميں ہى حضرت نوح(ع) كا وظيفہ تھا_
قلنا احمل فيہا من كل زوجين اثنين
7_ حضرت نوح (ع) كى ذمہ دارى تھى كہ ہر قسم كے حيوانات ميں سے ايك جوڑا ( نر و مادہ ) كو كشتى ميں سوار كريں_
قلنا احمل فيہا من كل زوجين اثنين
لفظ" كل" كا مضاف اليہ كلمہ" حيوان "ہے يعنى كلمہ ( اثنين) زوجين كے ليے تاكيد ہے اس معنى كى طرف اشارہ كرتا ہے كہ ہر كشتى مينحيوانات ميں سے ايك جوڑے سے زيادہ سوارنہ كيا جائے _
8_ حيوانات كو نابود ى اور ختم ہونے سے بچانا ضرورى ہے _
قلنا احمل فيہا من كل زوجين اثنين
مذكورہ معنى اس بات كى تصريح ہے كہ حضرت نوح (ع) كے ليے ضرورى تھا كہ حيوان كا ايك جوڑا ( نر و مادہ) اپنے ساتھ لے چليں، ظاہراً اس كے علاوہ اس كا كوئي مقصد نہيں تھاكہ نسل حيوانات باقى اور نابود نہ ہو _
9_ حضرت نوح (ع) كى كشتى غير معمولى طور پر عظيم اور بڑى تھى _
قلنا احمل فيہا من كل زوجين اثنين
كشتى پر ہر حيوان كے ايك جوڑ ے كے سوار ہونے كى گنجائشے سے معلوم ہوتا ہے كہ وہ كشتى غيرمعمولى طور پر عظيم اور بڑى تھي_
10_ حضرت نوح (ع) كے زمانے كا طوفان، بہت وسيع اور عالمگير تھا _

قلنا احمل فيہا من كل زوجين اثنين
اگر حضرت نوح (ع) كا طوفان ايك مخصوص علاقہ كے ليے ہوتا تو ضرورى نہيں تھا كہ ہر قسم كے حيوان كو


كشتى ميں سوار كيا جاتا تا كہ ان كى نسل منقرض اور نابودى سے بچ جائے كيونكہ اكثر حيوانات مختلف علاقوں ميں پائے جاتے ہيں_ اس بناء پر كم از كم طوفان نوح(ع) بر اعظم ايشاء كے بہت بڑے حصّہ كو گھيرے ہوئے تھا_
11_حضرت نوح (ع) خدا كى طرف سے اپنےخاندان كو نجات دينے اور ان كو كشتى پر سوار كرنے كے پابند تھے_
قلنا احمل فيہا ... اہلك
( أہل) كا لفظ ( أہلك ) ميں ( زوجين) پر عطف ہے اور حقيقت ميں ( احمل) كا مفعول ہے _
12_ حضرت نوح (ع) كے گھر كے كچھ افراد ( زوجہ اور بيٹا ) كافر اور رسالت كو جھٹلانے والے تھے _
و ا ہلك الّا من سبق عليہ القول
( القول)ميں الف لام ،عہد ذكرى يا عہد ذہنى ہے اور يہ جملہ (لاتخاطبنى فى الذين ظلموأنہم مغرقون /37) كى طرف اشارہ كرتا ہے اس بناء پر(الّا من ...) ( مگر وہ لوگ كہ جن كے كفر و ظلم كے وجہ سے ہم نے انكو غرق كرنے كا حكم جارى كيا) كے بارے ميں مفسرين قائل ہيں كہ "من سبق" سے مراد حضرت نوح(ع) كى زوجہ (واعلہ) اور ان كا بيٹاكنعان تھا_
13_ خداوند متعال نے حضرت نوح (ع) كو اپنے كافر اہل و عيال كو كشتى نجات پر سوار كرنے سے منع فرمايا _
احمل فيہا ... اہلك الا من سبق عليہ القول
14_ حضرت نوح(ع) كے خاندان كے بعض افراد كى ہلاكت اور ان كاغرق ہونا تقديرالہى تھا_
و اہلك الا من سبق عليہ القول
15_ انبياء كے ساتھ خاندانى رشتہ دارى ( نسبى يا سببى ) عذاب الہى سے نجات ميں مؤثر نہيں ہوتى ہے_
و اہلك الا من سبق عليہ القول
16_ دين اسلام ميں مقرّر شدہ حدود اور سزاؤں كے سلسلہ ميں انسانوں كے حسب و نسب كا لحاظ كرنے سے اجتناب كرنا ضرورى ہے_
و اہلك الا من سبق عليہ القول
جملہ "احمل فيہا ... اہلك الا من سبق عليہ القول " حضرت نوح (ع) كى داستان كا يہ حصّہ اس پيغام كا حامل ہے كہ صاحب منصب حتى انبياء كواپنےقريبى داشتہ داروں كو سزا دينے سے چشم پوشى نہيں كرنى چاہے_
17_ حضرت نوح، (ع) مومنين كو كشتى پر سوار كرنے اور ان كو طوفان سے نجات دينے پر مامور تھے_
و ما امن معہ الا قليل
لفظ " قليل" مؤمنين كى كم تعدا د ہونے كو بتاتا ہے قرآن ميں لفظ " منہم " سے مؤمنين كو مشخصنہ كرنا اس نكتہ كى طرف اشارہ ہے كہ مومنين كى ذاتى اعتبار سے تعداد كم تھى نہ كہ كفار سے نسبت ديتے ہوئے اسى وجہ سے لفظبہت( زيادہ) كے ذريعہ


مومنين كى قلت پر تاكيد بيان ہوئي ہے_
18_قوم نوح (ع) ميں سے بہت ہى كم تعداد خدا كى وحدانيت پر ايمان لائي اور اس نے رسالت نوح (ع) كو قبول كيا_
واہلك الا من سبق عليہ القول
19_عن ابى عبداللہ (ع) قال : لما اراد اللہ عزوجل ہلاك قوم نوح عقم ارحام النساء اربعين سنة فلم يولد فيہم مولود فلما فرغ نوح من اتخاذ السفينة امرہ اللہ ان ينادى بالسريانيہ لا يبقى بہيمة و لا حيوان الا حضر(الى ان قال) فصاحت امراتہ لما فارالتنور فجاء نوح الى التنور فوضع عليہا طينا و ختمہ حتى ادخل جميع الحيوان السفينہ ثم جاء الى التنور ففضّ الخاتم و رفع الطين ...(1)
امام جعفر صادق(ع) سے روايت ہے جب خداوند متعال نے قوم نوح(ع) كو ہلاك كرنے كا ارادہ كيا تو چاليس سال تك ان كى عورتوں كو عقيم ركھاجس كے نتيجہ ميناں سے كوئي اولاد نہ ہوئي_ جب حضرت نوح (ع) كشتى بناچكے تو حكم خدا ہوا كہ سريانى زبان ميں يہ آواز ديں كہ كوئي چوپائے حيوان ميں سے باقى نہ رہے_مگر ہر چوپايا حاضر ہوجائے ... جب تنور سے پانى پھوٹنے لگا تو نوح(ع) كى زوجہ نے فرياد بلند كى تب حضرت نوح (ع) تنور كے قريب آئے اور تنور كو مٹى

سے سر بمہر کردیا تا کہحیوانات کو کشتی میں سوار کر سکیں پھرتنور کی طرف آئے اور مہر کو ختم کرنے کے بعد اس سے مٹی کو اٹھالیا_

20_عن الی جعفر (ع) قال ( فی وصف مسجد الکوفہ) ... و منہ فار التنور ...(2)

جب امام باقر (ع) سے مسجد کوفہ کے اوصاف کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا ... کہ مسجد کوفہ کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ تنور اس مسجد سے پھوٹا_

21_ عن ابی عبداللہ (ع) فقال جائت امرئۃ نوح الیہ و ہو یعمل السفینة فقالت لہ : ان التنور قد خرج منہ ماء فقام الیہ مسرعاً حتی جعل الطبق علیہ فختمہ بخاتمہ فقالم الماء ،فلمافرغ نوح من السفینة جاء الی خاتمہ ففضّہ و کشف الطبق ففار الماء (3)

امام صادق (ع) سے روایت ہے جب حضرت نوح (ع) کشتی بنانے میں مشغول تھے تو ان کی بیوی ان کے پاس آئي اور کہا تنور سے تو پانی نکل رہا ہے_ تو حضرت نوح(ع) جلدی سے تنور کے سرے پر تشریف لے گئے اور اس کے اوپر ڈھکنا رکھا اور اپنی مخصوص مہر سے اس پر مہر لگا دی اس وقت پانی رك گیا _ جب کشتی بناچکے تو اپنی مہر کوتوڑ د یا اور .............

**1) تفسیر قمی ج1ص326، بحار الانوار ج 11ص 312ح6_**
**2) کافی ج 3ص 493ح9، تفسیر عیاشی ج2ص 147ح23**
**3) تفسیر عیاشی ج2 ص 147،ح 22_ نور الثقلین ج2ص 356ح83_**



تنور کے سرسے ڈھکنے کو ہٹادیا پھر پانی جوش مارنے لگا _

22_ عن الی عبداللہ (ع) قال : حمل نوح (ع) فی السفینہ الا زواج الثمانیہ التی قال اللہ عزوجل :( ثمانیة ازواج من الضان اثنین و من المعز اثنین و من الابل اثنین و من البقر اثنین ) فکان من الضان اثنین زوج داجنة یربیہا الناس و الزوج الاخر الضان التی تکون فی الجبال الوحشیة ... و من المعز اثنین زوج داجنة ... و الزوج الا الظبی التی تکون فی المفاوز و من الابل اثنین البخاتی و العراب و من البقر اثنین زوج داجنة للناس والزوج الاخر البقر الوحشیة(2)

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ حضرت نوح (ع) نے آٹھ جوڑوں کو خد ا کے حکم کے مطابق کشتی میں سوار کیا "ثمانیہ ازواج من الضان اثنین ..." پھینس کا جوڑا ، اور ایک وحشی جوڑا تھا جو پہاڑوں میں ہوتے ہیں بکری کے بھی دو جوڑے تھے_ ایك پالتو جوڑا اور ایك جنگلی جوڑا ، اور ایك جوڑا ہرن کا جو بیابان میں زندگی گزارتا ہے_ اور اونٹ کے بھی دو جوڑے ایك بخاتی نسل کا(خراسانی اونٹ جو عربی اونٹ اور فالج اونٹ سے وجود میں آئے)ہے اور ایك عربی اونٹ کا جوڑا اور گائے کے بھی دو جوڑے ایك پالتو اور دوسرا وحشی جوڑا_(1)

23_ عن ابی عبداللہ (ع) لما اراد اللہ عزّوجل ہلاك قوم نوح ... کان الذین آمنوا بہ من جمیع الدنیا ثمانین رجلاً فقال اللہ عزوجل ( ... و ما آمن معہ الا قلیل ...)(2)

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کے جب خداوند عزوجل نے قوم نوح کو ہلاك کرنے کا ارادہ کیا تو پوری دنیا میں ان پر ایمان لانے والے (80) مرد تھے_ پس خداوند عزوجل نے فرمایا( ... و ما آمن معہ الا قلیل ...)

24_ عن ابی عبداللہ (ع) ... و کانت لنوح ابنة رکبت معہ فی السفینہ (3)

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ حضرت نوح (ع) کی ایك لڑکی تھی جو حضرت کے ساتھ کشتی میں سوار ہوئي _

---

اعداد :

آٹھ کا عدد22; اسی کا عدد 23

انبیاء :

.............

**1) کافی ج 8ص 284ح427_ نور الثقلین ج 2ص 358ح91_**
**2) تفسیر قمی ج 1ص 327_ نور الثقلین ج 2 ص 357ح 85_**
**3) تفسیر قمی ج 1 ص328_ نور الثقلین ج 2ص370 ح143_**

123

انبیاء کے ساتھ رشتہ داری 15
پانی :
پانی کا تنور سے پھوٹنا 4،5
جزاء :
جزا ء میں عدالت کرنا 16
حیوانات :
حیوانوں کا جوڑا 7; حیوانات کی حفاظت کرنے کی اہمیت8; حیوانات کی نسل کی بقائ8
خدا :
اوامرالہی 2،3،4;مقدرات الہی 14; نواہی پروردگار 13
دین :
دین کی تعلیمات 16
رشتہ داری :
رشتہ داری اورسزا 16; رشتہ داری اورمجازات 16
روایت :19،20،22،23،24
سزا:
سزا کا قانون 16; سزا میں عدالت کرنا 16
عذاب :
عذاب سے نجات کے اسباب 15
قوم نوح :
قوم نوح کا عذاب 4،19;قوم نوح کے ساتھ مجادلہ 1; قوم نوح کے مؤمنین کی نجات 17; قوم نوح میں موحدین کی کمی 18
کفار : 12
مسجد کوفہ :20
نوح (ع) :
تنور نوح (ع) کا قصہ 4،5،20،21;حضرت نوح(ع) پر ایمان لانے والوں کی کمی 18 ، 23; حضرت نوح(ع) کا قصہ 1،3،7،11 ،13، 14 ، 17 ،19، 21، 22، 23; حضرت نوح(ع) کا مناظرہ 1;حضرت نوح(ع) کو جھٹلانے والے 12; حضرت نوح(ع) کو منع کرنا 13; حضرت نوح(ع) کی کشتی میں حیوانات 6،7،22 ; حضرت نوح(ع) کی لڑکی 24;حضرت نوح(ع) کی ذمہ داری 6،7،11،17; حضرت نوح(ع) کی زوجہ کا کفر 12; حضرت نوح(ع) کی عمومیت 10; حضرت نوح(ع) کی کشتی میں سوار ہونے کا وقت 3; حضرت نوح(ع) کے بیٹے کا کفر 12 ; حضرت نوح(ع) پیروکاروں کی کمی 18; حضرت نوح(ع) کے خاندان کی نجات11،13; حضرت نوح(ع) کے طوفان کا عظیم ہونا 2; نوح(ع) کے لڑکے غرق ہونا 14; زوجہ نوح(ع) اور حضرت نوح(ع) 21; طوفان حضرت نوح(ع) 19; طوفان نوح(ع) کی خصوصیات 2 ،10; طوفان نوح(ع) کی نشانیاں 5،6; کشتی نوح (ع) کا عظیم ہونا9; کشتی نوح(ع) کی خصوصیات 9; کشتی میں حضرت نوح (ع) کے گھر والے 11; نوح(ع) اور حیوانات 6; نوح(ع) اور قوم نوح(ع) 1; نوح(ع) اور کافروں کی نجات 13; نوح(ع) کی بیوی کی ہلاکت 14; نوح(ع) کے بیٹے کی ہلاکت14; ہمسر حضرت نوح(ع) کا کا غرق ہونا 14

124

وَقَالَ ارْكَبُواْ فِيهَا بِسْمِ اللّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ (٤١)
نوح نے کہا کہ اب تم سب کشتی میں سوار ہوجائو خدا کے نام کے سہارے اس کا بہائو بھی ہے اور ٹھہرائو بھی اوربیشك میرا پروردگار بڑا بخشنے والا مہربان ہے (41)
1_ حضرت نوح (ع) نے طوفان کے شروع ہونے اور حرکت کرنے کے ابتدائي مراحل انجام دینے کے بعداپنے پیروکاروں

اور گھر والوں سے چاہا کہ وہ کشتی پر سوار ہوجائیں_
و قال ارکبوا فیہ
ایسا لگتا ہےکہ جملہ " قال ارکبوا ..." کا کچھ ایسے جملات پر عطف ہے جو مقدر ہیں اور جملات کا اس نقل قصہ کے مقصود سے مربوط نہ ہونے کی وجہ سے ان کو بیان نہیں کیا گیا _ یعنی : "قلنا احمل فیہا ... ففعل کذا و کذا و قال ارکبوا فیہا ... لہذا مذکورہ مطلب میں (حرکت کرنے کے ابتدائي مراحل کے انجام) کو بیان کیا گیا ہے_
2_ حضرت نوح(ع) کی کشتی ،نام خدا کے ساتھ حرکت اور نام خدا ہی سے ٹھہرتی تھي_
بسم الله مجری ہا و مرسی ہ
لفظ " مجری " اور " مرسی " مصدر میمی ہیں اور کلام میں مبتداء واقع ہوئے ہیں _ اسی ترتیب کے ساتھ لفظ " جری " کا معنی ( حرکت کرنا ) اور " ارساء " کا معنی ( حرکت سے روك دینا ہے) بسم الله میں جوباء ہے وہ استعانت ومدد کے لیے ہے_ اور "بسم الله " لفظ "مجری ہا" کے لیے خبر ہے_ اس صورت میں جملہ " بسم الله مجری ہا ..." کایوں معنی ہوگا کہ (حضرت نوح (ع) نے فرمایا ) اس کشتی کا چلنا اور اس کشتی کا چلنے سے رکنا بھی ، خدا کے نام سے متحقق ہوتا ہے_
3_ خداوند متعال غفور ( بہت بخشنے والا) اور رحیم (مہربان ) ہے_
ان ربی لغفور رحیم


4_ حضرت نوح (ع) کی اپنے پیروکاروں کو تاکید تھی کہ طوفان کے حادثے سے نجات کے لیے انہوں نے خدا کی مغفرت اور رحمت پر بھروسہ کرنا ہے_
قال ارکبوا فیہا ... ان ربی لغفور رحیم
حضرت نوح (ع) کاکشتی پر سوار ہونے کے حکم کے بعد خداوند متعال کی مغفرت اور رحمت کی یاد آوری کرنے کا مقصد اس حقیقت کو بیان کرنا تھا کہ کشتی تو فقط ایك وسیلہ ہے در حقیقتنجات مہیا کرنے کا سبب مغفرت و رحمت الہی کا شامل حال ہونا ہے_
5_ حضرت نوح (ع) کے پیروکار، کشتی نجات پرسوار ہونے کے وقت اپنے گناہوں اور وعدہ خلافیوں کی وجہ سے پریشان تھے_
قال ارکبوا فیہا ... ان ربی لغفور رحیم
6_ حضرت نوح (ع) کے پیروکاروں کی حادثہ طوفان سے نجات، مغفرت اور رحمت الہیکا ایك جلوہ تھا_
قال ارکبوا فیہا ... ان ربی لغفور رحیم
7_ حضرت نوح (ع) ،مؤمنین اور اپنے پیروکاروں کے لیے مغفرت و رحمت الہی کے شامل حال ہونے کا وسیلہ تھے_
ان ربی لغفور رحیم
اس دلیل کی بناء پر کہ " ارکبوا" نوح (ع) کے پیروکاروں کو خطاب ہے _ اور "غفور" "رحیم" کا متعلق بھی حضرت(ع) کے پیروکار ہیں، یعنی یوں ہوگا " ان ربی لغفورٌ لکم رحیم بکم ..." ( خداوند متعال تم کوبخشنے والا اور تم پر رحمت نازل کرنے والا ہے) اس کلام کالازمہ یہ تھا کہ حضرت نوح(ع) فرما رہے تھے" ربکم" یعنی تمہارے پروردگار یہ نہیں کہا " ربي" یہ اس نکتہ کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ خداوند متعال نے حضرت نوح (ع) کے پیروکاروں کو جو اپنی مغفرت اور رحمت کے سائے میں رکھا ہے وہ حضرت نوح(ع) کے وسیلہ کے سبب تھا_
8_ بندگان الہی کی بخشش اور ان پر رحمت الہی کا سایہ ہونا، ربوبیت خداوندی کا جلوہ ہے_
ان ربی لغفور رحیم
9_ عن ابی عبدالله (ع) : ان نوحاً (ع) رکب السفینہ اقل یوم من رجب ... (1)
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ حضرت نوح (ع) یکم رجب المرجب کو کشتی پر سوار ہوئے_
10_ عن ابی عبدالله (ع) قال : جاء رجلٌ الی امیر المؤمنین (ع) و ہو فی مسجد الکوفة فقال(ع) ... صل فی ہذا المسجد ... منہ سارت سفینة نوح ...(2)
امام جعفر صادق(ع) سے روایت ہے کہ امیرالمؤمنین (ع) مسجد کوفہ میں تشریف فرما تھے کہ ایك شخص حضرت
..............

1) خصال صدوق ،ج 2ص503ح6ب15_ نور الثقلین ج2ص360ح 101_
2) کافی ج 3ص292ح2_ نور الثقلین ج 2 ص 361ح 106_



کے پاس آیا تو حضرت (ع) نے اسے حکم دیا کہ اس مسجد میں نماز ادا کرو کیونکہ کشتی نوح(ع) نے اپنی حرکت کی ابتداء یہاں سے کی تھی _

-----------------------------------------------


اسماء و صفات :

رحیم 3; غفور 3

بخشش:

بخشش کے وسیلے7

بسم اللہ :

بسم اللہ کے آثار 2

توکل :

خداوند متعال کی بخشش پر توکل کرنا 4; رحمت الہی پر توکل کرنا4

خدا :

بخشش الہی کی نشانیاں 6; ربوبیت الہی کی نشانیاں 8; رحمت الہی کی نشانیاں 6

رحمت :

رحمت کے وسیلے7

روایت :9،10

گناہ :

گناہ کی بخشش8

ما ہ رجب:9

مؤمنین :

مؤمنین پر رحمت 7،8;مؤمنین کی بخشش 7

مسجد کوفہ :10

نوح (ع) :

حضرت نوح (ع) کا اپنے پیرو کارو ں کو دعوت دینا 1; حضرت نوح (ع) کا اپنے گھر والوں کو دعوت دینا 1; حضرت نوح (ع) کا قصہ 1،2،5;حضرت نوح(ع) کاکردار 7; حضرت نوح (ع) کی دعوتیں 1; حضرت نوح (ع) کی کشتی کے چلنے کی جگہ 10; حضرت نوح (ع) کی نصیحتیں 4;حضرت نوح (ع) کے پیروکاروں کی بخشش 7;حضرت نوح (ع) کے پیروکاروں پر خدا کی رحمت 7;حضرت نوح (ع) کے فضائل7; حضرت نوح(ع) کے پیروکاروں کے گناہ 5; حضرت نوح (ع) پیروکاروں کی پریشانی 5;کشتی حضرت نوح (ع) کے چلنے کا وقت 9; کشتی نوح (ع) کے رکنے کے اسباب 2; کشتی نوح(ع) کے چلنے کے اسباب 2;طوفان نوح(ع) سے نجات 4،6; نوح(ع) کے پیروکاروں کی نجات 6; نوح (ع) اور ان کے پیروکاروں کی نجات 1; نوح (ع) اوران کے گھر والوں کی نجات 1




وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَى نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا وَلاَ تَكُن مَّعَ الْكَافِرِينَ (٤٢)

اور وہ کشتی انہیں لے کر پہاڑوں جیسی موجوں کے درمیان چلی جارہی تھی کہ نوح نے اپنے فرزند کو آواز دی جو الگ جگہ پر تھا کہ فرزند ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہوجا اور کافروں میں نہ ہوجا(42)

1_ حضرت نوح (ع) کے پیروکار، طوفان کے شروع ہونے اور ان کے حکم کے بعد کشتی پر سوار ہوگئے_

و قال اركبوا فيہا ... و ہی تجری فیہم
جملہ " ہی تجري" كا جملہ مقدر پر عطف ہے جسے وضاحت اور اختصار كی بناء پر كلام میںذكر نہیں كيا گياہے _ يعنی "فركبوا فيہا ہی تجری بہم ..."
2_ زمین سے پانی كے جوش ماركر نكلنے اور بارش كے برسنے نے حادثہ طوفان نوح میں ايك پرتلاطم اور عظیم سمندر تشكيل ديا_
و ہی تجری بہم فی موج كالجبال
پہاڑوں كی طرح موجوں كا ہونا،اس بات سے حكايت ہے كہ پانی كا بہت بڑا سمندروجود میں آيا تھا_
3_ كشتی نوح(ع) ، حضرت نوح(ع) اور ان كے ساتھيونكو پہاڑونجيسی عظيم امواج كے در ميان ليكر آگے بڑھ رہی تھي_
و ہی تجری بہم فی موج كالجبال
"موج" اسم جنس ہے_ جس كا ايك اور كئي متعدد امواج پراطلاق ہو تا ہے اور آيت شريفہ میں كلمہ موج كو پہاڑوں سے تشبيہ دينے سے معلوم ہوتا ہے كہ اس سے مرادمتعدد اور كثير امواج تھیں_
4_حضرت نوح(ع) كی كشتی بہت زيادہ محكم اور بہترين فنی اور ٹيكنيكل اصولوں كی بناء پر تيار كی گئي تھي_
و ہی تجری بہم فی موج كالجبال
5_ حضرت نوح (ع) كا بيٹاكشتی چلنے وقت كشتی سے كچھ


فاصلےپرتھا_
و نادی نوح ابنہ و كان فی معزل
" معزل" كا متعلق "ابيہ" يا "الفلك" ہو تو اس صورت میں جملہ " و كان ..." كا معنی يہ ہوگا كہ نوح (ع) كا بيٹا اطراف میں اور كشتی يا باپ سے دوررہتا تھا_
6_حضرت نوح(ع) كے بيٹے نے پانی سے موجيں مارتے ہوئے سمندركا مشاہدہ كرنے كے باوجود حضرت نوح (ع) كی ہمراہی اور كشتی نجات پر سوار ہونے سے كنارہ كشی اختيار كرلي_
و ہی تجری بہم فی موج كالجبال و نادی نوح ابنہ و كان فی معزل
جملہ " و نادی نوح " كا " ہی تجری بہم ..." كے بعدواقع ہونا گويا يہ بتا تا ہے كہ حضرت نوح كی اپنے بيٹے سے گفتگو اس وقت ہوئي جب پانی بلند ہو گيا اور كشتی چلنے لگی تھی اور بعد والی آيت میں جملہ " حال بينہما الموج" اس مذكورہ معنی كامؤيد ہے_ يہ بات قابل ذكر ہے كہ بعض مفسرين نے " نادی نوح ..." كا عطف "قال اركبوا ..." پر كيا ہے_ اور كہاہے كہ (باپ وبيٹے) كی گفتگو طوفان كے حادثے كے رونما ہونے سے پہلےاور پانی كے بلند ہونے كے بعد ہوئي ہے_
7_ حضرت نوح (ع) نے بلند آواز (جو اس تك پہنچنے والی تھي) سے اپنے بيٹے كو كشتی پر سوار ہونے كے ليے بلايا _
نادی نوح ابنہ و كان فی معزل يا بنی اركب معن
" نداء" آواز كو بلنداور ظاہر كرنے كو كہتے ہيں_(مفردات راغب)
8_حضرت نوح (ع) نے بيٹے كو غرق ہوتا ديكھ كر ايمان لانے اور وحدہ لاشريك كی پرستش كرنے كی دعوت دی _
يا بنی اركب معنا و لا تكن مع الكافرين
يہاں" معنا" سے مراد ہم عقيدہ ہونا ہے نہ كہ جسمانی طور پرہمراہی مراد ہے _ كيونكہ "اركب" كا جملہ جسمانی ہمراہی كے معنی كے ليے كافی تھا_ اسوجہ سے اگر حضرت نوح (ع) اور ان كے پيروكاروں كی جسمانی ہمراہی مراد تھی تو كلمہ " معنا " كا اضافہ كرنا ضروری نہیں ہے_جملہ " و لا تكن ..."اس بات كا مؤيد ہے_
9_ حضرت نوح (ع) كو يہ احتمال اور اميد تھی كہ ان كا بيٹا ايمان لے آئيگا_
يا بنی اركب معنا و لا تكن مع الكافرين
10_كشتی نوح (ع) پر سوار ہونا ، ايمان لانے كی نشانی اور اس سے منہ موڑنا، كفر كی علامت تھی _
اركب معنا و لا تكن مع الكافرين
11_ نوح (ع) كا بيٹا، حادثہ طوفان كے وقت تك نہ تو مؤمنين كی صف میں اورنہ ہی كافرين كے زمرہ میں تھا_
نادی نوح ابنہ و كان فی معزل يا بنی اركب معنا و لا تكن مع الكافرين
بعض مفسرين اس بات كے قائل ہیں كہ فرزند نوح(ع)

کی کنارہ کشی جملہ " و کان فی معزل ..." سے مراد یہ ہے کہ وہ مومنین کی صف اور کفار کے محاز سے کنارہ کشی اختیار کیئے ہوئے تھا یعنی نہ ایمان لایا تھا اور نہ اظہار تکذیب کرتا تھا_

-----------------------------------------------

ایمان :
دعوت ایمان 8
توحید :
توحید عبادی کی دعوت 8
قوم نوح :
قوم نوح(ع) کے ایمان کی نشانیاں10; قوم نوح(ع) کے کفر کی نشانیاں10
نوح (ع) :
اوامر نوح (ع) 1;حضرت نوح (ع) کی دعوت 8،7; حضرت نوح (ع) کے پیروکار کشتی میں 1; طوفان کے وقت فرزند نوح(ع) 6; طوفان نوح(ع) کی عظمت 2;فرزند نوح (ع) اور ایمان 9; فرزند نوح(ع) اور کشتی 6،5; فرزند نوح (ع) طوفان سے پہلے11; فرزند نوح(ع) کو ایمان کی دعوت 8،7;قصہ نوح (ع) 1،2،3،5،6، 7 ،8،9; کشتی نوح (ع) کا سمندر میںہوتا 3;کشتی نوح(ع) کا مستحکم ہونا 4;کشتی نوح(ع) کی حرکت 3; کشتی نوح(ع) کی خصوصیات 4نوح(ع) کا امید رکھنا 9

تفسیر راھنما جلد 8

قَالَ سَآوِي إِلَى جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاء قَالَ لاَ عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللّهِ إِلاَّ مَن رَّحِمَ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ (٤٣)
اس نے کہا کہ میں عنقریب پہاڑ پر پناہ لے لوں گا وہ مجھے پانی سے بچالے گا_ نوح نے کہا کہ آج حکم خدا سے کوئي بچانے والا نہیں ہے سوائے اس کے جس پر خود خدا رحم کرے اور پھر دونوں کے در میان موج حائل ہوگئي اور وہ ڈوبنے والوں میں شامل ہوگیا(43)

1_ نوح (ع) کے بیٹے نے ان کی دعوت (توحید کی طرف آنے) کو قبول نہ کیا اور کشتی پر سوار نہ ہوا _
یا بنی ارکب معنا و لا تکن مع الکافرین قال ساوی الی جبل یعصمنی من الماء


2_ نوح (ع) کا بیٹا، پہاڑ پر پناہ لینے کو حادثہ طوفان سے نجات کا ذریعہ خیال کرتا تھا _
قال سأوی الی جبل یعصمنی من المائ
"أُویّ" "اوی " کا مصدر ہے جو رجوع کرنا ، ضمّ ہونا اور سہارا لینا کے معنی میں آتا ہے اورعصّمة " یعصم" کا مصدر ہے جومنع کرنے اور روکنے کے معنی میں آتا ہے_ " ساوي ..." کا معنی یہ ہواکہ میں جلد ہی ایك پہاڑ کی طرف جاؤں گا جو مجھے پانی کے (خطرے) سے بچالے گا _
3_ جہاں حضرت نوح (ع) اور انکی قوم زندگی بسرکرتے تھے وہ پہاڑی علاقہ تھا _
قال ساوی الی جبل یعصمنی من المائ
" جبل " کا نکرہ ذکر کرنا یہ بتاتا ہے کہ فرزند نوح(ع) کے مد نظرکوئي مخصوص پہاڑ نہیں تھا بلکہ اسکا ارادہ یہ تھا کہ کسی مناسب پہاڑ کاانتخاب کرے_ لہذا اس کے اطراف میں متعدد پہاڑ موجود تھے یہ اس بات پر دلیل ہے کہ وہ پہاڑی

علاقہ تھا_
4_ حضرت نوح (ع) نے اپنے بیٹے کو خبردار کیا کہ پہاڑ پر چڑھنا بے فائدہ اور نجات کا راستہفقط الہی امداد سے بہر مندی ہے_
لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم
5_خداوند رحمان کے سوا کوئي چیز اور شخص لوگوں کو طوفان نوح سے نجات دینے پر قدرت نہیں رکھتا تھا_
قال لاعاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم
" لاعاصم ..." کا جملہ اسمیں ظہور رکھتا ہے_ کہ جملہ "من رحم ..." کو "لاعاصم ..." سے استثناء کیا گیا ہے اس صورت میں " من رحم" سے مراد رحم کرنے والا یعنی خداوند متعال ہے نہ وہ شخص کہ جس پر رحمت کی گئي ہو _ یعنی عبارت یوں ہوگی _ "لاعاصم ... الا الراحم و ہو اللہ "
6_حادثہ طوفان نوح ایسا عذاب تھا جو حکم الہی سے رونما ہوا _
لاعاصم الیوم من امر اللہ
" امر اللہ "سے مراد وہ حادثہ طوفان اور عذاب ہے جو قوم نوح پر نازل ہوا ، عذاب کو " امر اللہ " سے تعبیر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ عذاب امر اور فرمان الہی سے متحقق ہوا ہے_
7_تمام موجودات ، ارادہ اورمشیت خداوندی کے سامنے سرتسلیم خم ہیں_
لا عاصم الیوم من امر اللہ
8_طوفان نوح(ع) جیسے حوادث سے نجات، رحمت الہی کے زیر سایہ ہی ممکن ہے_
لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم
9_حضرت نوح (ع) اور ان کے ساتھي، کشتی میں رحمت خداوندی سے بہرہ مند تھے_
لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم

131

10_ حضرت نوح (ع) اور ان کے بیٹے کے درمیان پہاڑ کی مانند موجیں حائل ہوگئیں جنہوننے ان کی باہمی گفتگو کا سلسلہ منقطع کردیا _
لا عاصم الیوم من امر اللہ ... و حال بینہما الموج
" الموج" میں"الف و لام" عہد ذکری ہے اور پہاڑوں کی مانند امواج کی طرف اشارہ ہے (موج کا لجبال )
11_خوف ناك موجوں نے فرزند نوح(ع) کو پہاڑ پر پناہ لینے سے پہلے اپنی لپیٹ میں لے کر اسے ہلاك کردیا _
و حال بینہما الموج فکان من المغرقین
12_قوم نوح کے کفار، پانی کے طوفان میں غرق ہو کر ہلاك ہوگئے_
فکان من المغرقین
13_ صفوان بن مہران الجمّال عن الصادق جعفر بن محمد (ع) قال : سارو انا معہ فی القادسیہ حتی اشرف علی النجف فقال :ہو الجبل الذی اعتصم بہ ابن جدّی نوح (ع) فقال: (سا وی الی جبل یعصمنی من الماءٔ) ... فغار فی الارض ...(1)
صفوان بن مہران جمال امام جعفر صادق (ع) سے نقل کرتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق (ع) کے ساتھ قادسیہ کی سرزمین پر تھا یہاں تك کہ ہم نجف اشرف کے قریب ہوئے تو حضرت فرمایا : نجف ، اس پہاڑ کی جگہ ہے جہاں پر میرے جد حضرت نوح(ع) کے بیٹے نے پناہ لی تھی اور کہا تھا "سا وی الی جبل یعصمنی من الماءٔ" یہ جملہ کہنا تھاکہ پہاڑ کو زمین نے اپنے اندر نگل لیا_
14_قال ابو عبداللہ (ع) ... غرق جمی الدنیألا موضع البیت ...(2)
امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں سوائے خانہ خدا کے تمام دنیا طوفان نوح میں غرق ہوگئي تھی _
---------------------------------------------------
خدا :
آثار رحمت خدا 8; ارادہ خدا کی حاکمیت 7; اوامر الہی 6; رحمت الہی 5; خدا کا نجات عطا کرنا 5،8; خدا کی مدد کی اہمیت 4; خدا کے ساتھ مختص احکام 4،5،8; خدا کے عذاب 6; عذاب الہی سے نجات 8; مشیت الہی کی حاکمیت 7; نجات الہی کی اہمیت 4

رحمت :
رحمت پانے والے 9
روايت; 13،14
عذاب :
طوفان كے ساتھ عذاب6،12
.............

**1) من لا يحضره الفقيہ ج2 ص 351ح1ب218_ نور الثقلين ج 2ص 363ح 117_**
**2) تفسيرقمى ج1ص 328_ نور الثقلين ج 2 ص 364ح118_**


قوم نوح (ع) :
سرزمين نوح(ع) جغرافيائي اعتبار سے 3; قوم نوح(ع) كا عذاب 6،12; قوم نوح (ع) كا غرق ہونا 12; قوم نوح(ع) كا ہلاك ہونا 12; قوم نوح(ع) كى پہاڑ ى سرزمين 3
كعبہ :
كعبہ طوفان نوح ميں14
موجودات :
موجودات كا سر تسليم خم ہونا 7
نجف اشرف:13
نافرمان:
نوح (ع) نافرمانى 1
نوح(ع) :
طوفان كا پورى دنيا كے ليے ہونا14; طوفان نوح (ع) سے نجات 2،5،8; طوفان نوح (ع) كى ابتداء 6; طوفان نوح (ع) كى خصوصيات 10; نوح (ع) اور اسكا بيٹا 4،10 ; نوح (ع) پر خدا كى رحمت 9; نوح (ع) كا بيٹا طوفان كے وقت 11; نوح (ع) كا حق كى طرف بلانا 1; نوح(ع) كے بيٹے كا پناہ لينا 2،4; نوح (ع) كے بيٹے كا غرق ہونا 13; نوح(ع) كے بيٹے كى پناہ گاہ 13; نوح(ع) كے بيٹے كى فكر 2;نوح (ع) كے بيٹے كى نافرمانى 1;نوح (ع) كے بيٹے كى ہلاكت 11; نوح (ع) كے ہمسفر ساتھى پر رحمت 9

وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءكِ وَيَا سَمَاء أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاء وَقُضِيَ الأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْداً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (٤٤)
اور قدرت كا حكم ہوا كہ اے زمين اپنے پانى كو نگل لے اور اے آسمان اپنے اپنے پانى كو روك لے _ اور پھر پانى گھٹ گيا اور كام تمام كرديا گيا اور كشتى كوہ جودى پر ٹھہرگئي اور آواز آئي كہ ہلاكت قوم ظالمين كے لئے ہے (44)

1_ خداوند متعال نے قوم كے كافروں كے غرق ہونے كے بعد زمين كو حكم دياكہ اپنے پانى (زيرزمين والے پانى ) كو اپنے اندر جذب كرلے_
فكان من المغرقين و قيل يا ارض ابلعى ماءك


"ماءك" سے مراد وہ پانى ہے جو طوفان سے پہلے زمين كے نيچے موجود تھا _ يہ خدا كے حكم سے سطح زمين پر ظاہر ہوگيا تھا _ كيونكہ " ماء " كا لفظ"ك"كى ضمير كى طرف مضاف ہو كر اسى معنى كو بتا رہا ہے_
2_ حادثہ طوفان نوح اور كفار كے غرق ہونے كے بعد خداوند متعال كى طرف سے آسمان كو حكم ہوا كہ اپنى بارش كو روك دے_
فكان من المغرقين و قيل ... يا سما ء اقلعي

اقلاع" اقلعی " كا مصدر ہے _ جو روكنے كے معنی میں ہے_ آسمان كا ركنا قرینہ مقامیہ كی بناء پر بارش كاركنا ہے_
3_ حادثہ طوفان نوح (ع) ، زمین كے نیچے سے پانی كے شدت سے پھوٹنے اور آسمان سے با رش كے برسنے سے وجود میں آیا_
یاا رض ابلعی ماءك و یا سماء اقلعي
4_ آسمان و زمین كو خدا كا حكم ملنے سے پانی كم ہوگیا اور طوفان نوح كا جریان ختم ہوگیا اور كشتی نجات سلامتی كے ساتھ كوہ جودی پر مستقر ہوگئي_
و غیض الماء و قضی الامر و استوت علی الجودي
5_ زمین و آسمان اور كائنات ہستی كے تمام اسباب، خدا كے اختیار میں ہیں اور اس كے حكم كو بجالانے كے لیے ہمیشہ مستعد ہیں _
یا ارض ابلعی ماءك و یا سماء اقلعی و غیض الماﺉ
6_ آخرت كے میدان میں خدا كی رحمت سے دوری ، كفار اور ستم گر قوم نوح كے مقدر مینلكھی جاچكی ہے_
فكان من المغرقین ... و قیل بعدا للقوم الظالمین
" بعداً" كا لفظ مفعول مطلق ہے فعل محذوف " لیعبد" كے لیئے_ اصل میں جملہ اس طرح ہے "وقیل لیعبد بعداً القوم الظالمون " یعنی كہا گیا ہے كہ قوم نوح كے ستمگر حتمی طور پر خدا كی رحمت سے دور ہوں اور اس لیے كہ دنیا میں ان پر عذاب نازل ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے كہ جملہ " و قیل ..." سے مراد آخرت میں رحمت الہی سے دوری ہے_
7_ كفار اور ستمگروں كا دنیا میں عذاب سے دوچار ہونا ، دلیل نہیں ہے كہ وہ آخرت كے عذاب سےجات پاگئے ہیں_
فكان من المغرقین ... وقیل بعداً للقوم الظالمین
آخرت كے عذاب كو بیان كرنا، دنیاوی عذاب میں گرفتار ہونے كے بعد اس نكتہ كی طرف اشارہ كرتا ہے كہ یہ گمان نہ ہو كہ كافروں كو دنیا كا عذاب ملنے سے وہ آخرت كے عذاب سے بچ گئے ہیں_
8_ كفر ، ستم اور كفار ستمگر ہیں _


و قیل بعداً للقوم الظالمین
9_ (عن ابی عبدالله (ع) ... امر الہ الارض ان تبلع مائہا و ہو قولہ ( و قیل یا ارض ابلعی مائك ...) ... فبلعت الارض مائہا فاراد ماء السماء ان یدخل فی الارض فامتنعت الارض من قبولہا و قالت : انمّا امرنی الله عزوجل ان ابلع مائي فبقی ماء السماء علی وجہ الارض و استوت السفینہ علی جبل الجودی و ہو بالموصل جبل عظیم ، فبعث الله جبرئیل فساق الماء الی البحار حول الدنیا ...(1)
( طوفان نوح كے بارے میں ) امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے كہ خداوند متعال نے زمین كو حكم دیا كہ اپنے پانی كو نگل لے اور یہ فرمان خداوند ہے : ( یا ا رض ابلغی مائك ) پس زمین نے اپنے پانی كو نگل لیا_ پانی جو آسمان سے آیا تھا وہ زمین میں جانا چاہتا تھا لیكن زمین نے اسے قبول كرنے سے انكار كردیا اور كہا: مجھے خداوند عالم نے یہ حكم دیا ہے كہ میں فقط اپنے پانی كو جذب كروں لہذا آسمان كا پانی زمین پر باقی رہا اور كشتی كوہ جو دی پر جاكر كی وہ موصل میں ایك بہت بڑا پہاڑ ہے پھر خدواند متعال نے جبرائیل كو حكم دیا كہ اس پانی كو دنیا كے اطراف میں جو دریا ہیں ان كی طرف دھكیلدے _
10_ 'عن المفضل قال: قلت لا بی عبدالله (ع) ... كم لبث نوح و من معہ فی السفینة حتی نضب الماء و خرجوا منہا ؟ فقال: لبثوا فیہا سبعة ا یام و لیا لیہا و طافت با لبیت ثم استوت علی الجودي ...'(2)
مفضل كہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال كیا ... كہ كتنی مدت تك حضرت نوح علیہ السلام اور ان كے ساتھی كشتی میں رہے تا كہ پانی نیچے چلاجائے اور وہ كشتی سے باہر آئیں ؟ فرمایا سات دن اور رات وہ كشتی میں تھے اور كشتی نے خانہ خدا كا طواف كیا پھر اسكے بعد كوہ جودی پر مستقر ہوگئي _
11_ ' عن ا بی عبدالله (ع) ... قال الله تعالی للا رض ( ابلعی ماءك) فبلعت ماء ہا من مسجد الكوفہ كما بدا الماء منہ و تفرّق الجمع الذی كان مع نوح فی السفینة ...'(3)
امام جعفر صادق(ع) سے روایت ہے كہ خداوند متعال نے ( طوفان نوح میں ) كشتی كو حكم دیا ( اپنے پانی كو اندر جذب كرلے ) زمین نے مسجد كوفہ سے اپنے پانی كو اپنے اندر جذب كرلیا جہاں سے جسطرح پانی باہر آیا تھا اور وہ لوگ جو

حضرت نوح(ع) كے ساتھ كشتى ميں تھے ، متفرق ہوگئے_

.............

**1) تفسير قمى ج1ص328_نور الثقلين ج2ص 364ح 188_**
**2) تفسير عياشى ج2 ، ص146، ح21، بحار الانوار ج11، ص333، ح56_**
**3) تہذيب الاحكام ج6، ص23، ح 8 ب 7، نور الثقلين ج2، ص364، ح119_**



12_ ( عن الصادق (ع) انہ قال: يوم النيروز ہو اليوم الذى استوت فيہ سفينة نوح (ع) على الجودي) (1)
امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہيں كہ نوروز كا دن وہ دن ہے كہ جب كشتى نوح (ع) كوہ جود ى پر ٹھري_

------------------------------------------------

آسمان :
آسمان كى فرمانبرداري2،4،5; تسخير آسمان 5
اعداد :
سات كا عدد 10
خدا:
اوامر الہى 1،2،4،11; حاكميت الہى 5; مقدرات الہى 6
رحمت :
رحمت آخرت سے محرومين 6
روايت : 9، 10، 11، 12
زمين:
زمين كى فرمانبرداري1، 4، 5، 11; تسخير زمين 5
ظالمين :8
عذاب اخروى ظالمين 7; عذاب دنيوى ظالمين 7
ظلم :
موارد ظلم 8
عذاب :
اہل عذاب 7; عذاب اخروى سے نجات 7
عوامل طبيعى :
طبيعى عوامل كى اطاعت5; عوامل طبيعى كى تسخير 5
عيد نوروز :12
قوم نوح :
ظالمين قوم نوح كى آخرت ميں محروميت 6; قوم نوح كا غرق ہونا 1، 2; قوم نوح كى آخرت ميں محروميت 6
كافرين:
كافروں كا دنياوى عذاب 7; كافروں كاظلم 8; كافروں كو آخرت كا عذاب 7
كفر :
حقيقت كفر 8
كوہ جودى :12
نوح (ع) :
طوفان نوح كا اختتام 2،4، 9، 11، 12; طوفان نوح كا سرچشمہ 3; طوفان نوح كى ابتداء 11; كشتى نوح كا ٹھرنا 9; كشتى نوح كى حركت كى مدت 10; كشتى نوح كے ٹھرنے كى جگہ 4; كوہ جودى ميں كشتى نوح 4; قصہ نوح 1، 2، 4

.............

**1) بحار الانوار ج11، ص342، ح80; بحار الانوار ج56، ص92، ح1_**



وَنَادَى نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابُنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ (٤٥)
اور نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار میرا فرزند میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ اہل کو بچانے کا برحق ہے اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے (45)

1_جب حضرت نوح (ع) اور ان کے بیٹے کے در میان پانی کی موجیں حائل ہوئیں تو انہوں نے خداوند متعال کی درگاہ میں اسکی نجات کے لیے شفاعت کی _
و حال بینہا الموج ... ونادی نوح ربہ فقال ربّ ان ابنی من ا ہلي
( فلا تسئلن) کا جملہ آیت (46) میں یہ بتاتا ہے کہ حضرت نوح (ع) یہ چاہتے تھے کہ ان کا بیٹا غرق ہونے سے بچ جائے اسی وجہ سے اس کے غرق ہونے سے پہلے حضرت نے دعاء اور التجا کی اسی وجہ سے بعض مفسرین نے جملہ ( نادی نوحہ ربّہ ...) کو جملہ ( حال بینہما الموج) پر عطف کیا ہے _
2_ مقام ربوبیت میں التجا کرنا، دعا کرنے کے آداب میں سے ہے_
و نادی نوح ربّہ فقال ربّ
3_ خداوند متعال نے حضرت نوح (ع) کو ان کے گھر
والوں کی نجات کی خوشخبری دی تھي_
إن ابنی من ا ہلی و إن وعدك الحق
(وعدك ) کے لفظ کا مصداق حادثہ طوفان سے خاندان نوح (ع) کی نجات مقصود ہے کہ جملہ ( قلنا احمل ... و ا ہلك ) اس خوشخبری کو بیان کرتا ہے_
4_ خداوند متعال، اپنے تمام و عدوں کو پورا کرتا ہے_
و ان وعدك الحق
وعدہ کے حق ہونے کا معنی یہ ہے کہ جو شے مورد وعدہ ٹھہری ہو وہ صحیح ہواور وعدہ کرنے والا اس کی پابند ی اور وفا کرے _
5_کیونکہ خداوند عالم نے حضرت نوح(ع) سے ان کے خاندان کی نجات کا وعدہ کیا تھا اور خدا اپنے وعدوں کو پورا کرنے والا ہے اس لیے حضرت نوح(ع) نے اپنے بیٹے کی نجات کی درخواست کی تھي_
إن ابنی من ا ہلی و إن وعدك الحق



6_خداوند متعال کا حکم اور اسکا فیصلہ ،مستحکم اور عادل ترین حکم اور فیصلہ ہے _
و أنت أحكم الحاكمين
7_ حضرت نوح (ع) نے اپنے بیٹے کی حتمی نجات کے لیے اپنا استدلال بیان کرنے کے بعد حکم اور فیصلہ کو خدا پر چھوڑدي
إن ابنی من ا ہلي ... و ا نت ا حكم الحاكمين
8_ حضرت نوح(ع) ، خدا اور اس کے فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والے انسان تھے _
إنّ ابنی من ا ہلي ... و ا نت ا حكم الحاكمين
اگر چہ حضرت نوح(ع) کا استدلال اس نتیجےکو مستلزم تھا کہ میرے بیٹے کی نجات، خداوند متعال کے وعدے کے مطابق ضروری ہے لیکن اپنے کلام مینانہوں نے اس نتیجہ کی تصریح نہیں کی بلکہ اس کےبجائے حکم اور قضاوت الہی کو اپنی اور دوسروں کی قضاوت پر ترجیح دی اور اسکو محکم اور عادل ترین قرار دیاتا کہ خداوند متعال کی قضاوت اور اس کے

سامنے سر تسلیم خم ہونے کا اعتراف کریں_

-----------------------------------------------

اسما و صفات:
احکم الحاکمین 6
احساسات:
پدری احساسات1
خدا:
خدا کا اپنے وعدے سے وفا کرنا 4;خدا کی خوشخبریاں 3;خدا کی قضاوت کا محکم ہونا 6; خدا کے وعدوں کی حتمی وفا 4; عدالت الہی 6; قضاوت الہی 7; قضاوت الہی کی خصوصیات 6
دعا:
آداب دعا2; دعامیں التجا2
قضاوت:
عادلانہ ترین قضاوت 6
نوح (ع) :
حضرت نوح(ع) اور اپنے بیٹے کی نجات 1، 5 ،7; حضرت نوح (ع) اور خاندان کی نجات5; حضرت نوح (ع) اور خدا کے وعدے 5; حضرت نوح (ع) کا استدلال 7; حضرت نوح(ع) کا قصہ 1،7 ; حضرت نوح(ع) کو بشارت 3; حضرت نوح (ع) ان کے خاندان کے نجات کی بشارت 3; حضرت نوح (ع) کی بیٹے کی شفاعت 1; حضرت نوح (ع) کی دعا 1، 5; حضرت نوح(ع) کی فرمانبرداري7، 8; حضرت نوح (ع) کی شفاعت 1; حضرت نوح (ع) کے خاندان کی نجات کاوعدہ 5



قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلاَ تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّي أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ (٤٦)
ارشاد ہوا کہ نوح یہ تمھارے اہل سے نہیں ہے یہ عمل غیر صالح ہے لہذا مجھ سے اس چیز کے بارے میں سوال نہ کرو جس کا تمھیں علم نہیں ہے _ میں تمھیں نصیحت کرتا ہوں کہ تمھارا شمار جاہلوں میں نہ ہوجائے (46)

1_ حضرت نوح(ع) کاناخلف بیٹا، بد عمل اور فسادی انسان تھا_
إنّہ عمل غیر صالح
2_ حضرت نوح(ع) کابد عملبیٹا، الله تعالی کے نزدیك ان کے خاندان اور گھروالوں مینشمار نہینہوتاتھا_
و انّہ لیس من اہلك
3_ حضرت نوح (ع) کے بیٹے کا پہلے سے فسادی ہونا سبب بنا کہ وہ خداوند متعال کے نزدیك حضرت نوح علیہ السلام کے اہلبیت میں شمار نہ ہو_
إنّہ لیس من اہلك إنہ عمل غیر صالح
جملہ ( إنہ عمل ...)جملہ ( إنّہ لیس من ا ہلك) کےلیے علت ہے یعنی چونکہ تیرا بیٹا فساد کرنے والا ہے ہم اسے تیرے خاندان میں شمار نہیں ہیں_
4_ حضرت نوح (ع) کے بیٹے کا فسادی ہونا، حادثہ طوفان میں اسکی ہلاکت کاسبب بن
فکان من المغرقین ... إنہ لیس من ا ہلك إنہ عمل غیر صالح
5_ حضرت نوح علیہ السلام اپنے ناخلف بیٹےکی بے حد تباہی اور فسادسے بے خبر تھے_
إنہ عمل غیر صالح
6_حضرت نوح(ع) اپنے بیٹے کنعان کے ناشائستہ اعمال کی وجہ سے اس سے رشتہ فرزند ی جوڑنے سے نا آگاہ تھے_
إن ابنی من ا ہلي ... إنہ لیس من ا ہلك
7_ حضرت نوح (ع) اپنے مفسد بیٹے کی حادثہ طوفان سے نجات کی حکمت سے آگاہنہینتھے _

139

فلا تسئلن ما ليس لك بہ علم

8_ حضرت نوح (ع) كا علم ( خدا كى نسبت) محدود تھا _

إن ابنى من ا ہلى ... إنہ ليس من ا ہلك ... فلا تسئلن ما ليس لك بہ علم

9_ خداوند متعال نے حضرت نوح (ع) كو اپنے بيٹے كى نجات كى درخواست كرنے سے منع فرمايا _

فلا تسئلن ما ليس لك بہ علم

چونكہ(فلا تسئلن ) كا دوسرا مفعول يعنى ( ما ليس ...) بغير حرف ( عن ) كے ذكر ہوا ہے لہذا سوال كرنے كا مقصد، در خواست و مطالبہ ہے نہ كہ اس كے بارے ميں جستجوو سوال كرنا_ پس ( فلا تسئلن ...) كا معنى يہ ہے كہ مجھ سے يہ نہ چاہو اور مجھ سے در خواست نہ كرو (ماليس ...) كا مصداق جومورد نظر تھا وہ فرزند نوح (ع) كى نجات ہے_

10_ خداوند متعال كے نزديك نوح (ع) كے مفسد بيٹے كى حادثہ طوفان سے نجات، حكمت اور مصلحت كے خلاف كام تھا _

فلا تسئلن ما ليس لك بہ علم

"بہ " كى ضمير (علم ) كے متعلق ہے_ اس سے مراد " بمصلحتہ و حكمتہ و صوابہ " ہے پس "فلا تسئلن ما ليس ..."كا معنى يہ ہوا كہ وہ خواہش جو تم نہيں جانتے ہو كہ صحيح ہے يا مصلحت و حكمت كے مطابق ہے مجھ سے نہچاہو_

11_مكاتب الہى ميں ناشائستہ اعمال، قطع تعلق و رشتہ دارى كا موجب بنتے ہيں_

انہ ليس من اہلك انہ عمل غير صالح

12_پيغمبروں اور انسانوں كے ارتباط كا بنيادى محور، ايمان اور عمل صالح ہے_

انہ ليس من اہلك انہ عمل غير صالح

13_خاندان نوح(ع) كے نيك اعمال ( خدا كى عبادت و ...)حادثہ طوفان سے نجات كا سبب بنے نہ يہ كہ حضرت نوح (ع) كے ساتھ انكى رشتہ داري_

انہ ليس من اہلك انہ عمل غير صالح

خداوند متعال كا يہ وضاحت كرنا كہ فرزند نوح (ع) كى ہلاكت اس كے برے اعمال كى وجہ سے تھى يہ اسكى طرف اشارہ ہے كہخاندان كے دوسرے افراد كى نجات بھى رشتہ دارى كى وجہ سے نہيں ہوئي بلكہ برے اعمال سے پاك ہونا، انكى نجات كا سبب بنى ہے_

14_خداوند متعال، ابنياء كى حفاظت اور ان كى خطاؤں اور لغزشوں پر انہيں متوجہ كرنے والا ہے_

ان ابنى من اہلي ... انہ ليس من اہلك ... فلا تسئلن ما ليس لك بہ علم

15_ خداوند عالم كى حضرت نوح(ع) كو نصيحت كرناكہ وہ جاہلانہ اعمال سے پرہيز كريں_

"موعظہ" كا معنى پند ونصيحت كرنا ہے اگر ان كا متعلق پسنديده افعال ہوں تو ان كو انجام دينے كى

140

ترغيب مراد ہوتى ہے اور اگر ان كا متعلق غير شائستہ افعال ہوں توو ہاں ان كو ترك كرنے كى وصيت ہوتى ہے_

16_خداوند متعال سے ايسے امور كا تقاضا كرنا جس كے با حكمت ہونے پر اطمينان نہ ہو شان پيغمبرى سے بعيد ہے_

فلا تسئلن ما ليس لك بہ علم انى اعظك ان تكون من الجاہلين

17_خداوند متعال كے حضور ايسے كام كى دعا كرنا جس كے با حكمت ہونے پر اطمينان نہ ہو جاہلانہ كام ہے_

فلا تسئلن ماليس لك بہ علم انى اعظك ان تكون من الجاہلين

18_خداوند متعال كا اپنے پيغمبروں كو نصيحت كرنا _

ان اعظك ان تكون من الجاہلين

19_جہل اور ناداني، خداوند متعال كے نزديك ناپسند دو خصلت اور قابل مذمت چيزہے_

انى اعظك ان تكون من الجاہلين

20_عن ابى عبداللہ (ع) : ان اللہ عزوجل قال لنوح: يا نوح انہ ليس من اہلك ... ہو ابنہ و لكن اللہ عزوجل نفاہ عنہ حين خالفہ فى دينہ (1)

امام جعفر صادق (ع) سے روايت ہے كہ خداوند عزوجل نے نوح (ع) سے كہا( اے نوح : يہ بيٹا تيرے اہل خانہ سے نہيں

ہے) حالانکہ وہ حضرت نوح (ع) کا بیٹا تھالیکن خدا نے اسکی نفی کی ہے کیونکہ وہ باپ کے دین کی مخالفت کرتا تھا_

------------------------------------------------

امور :

خلاف مصلحت امور 10

انبیاء:

انبیاء اور خدا سے درخواست کرنا16;انبیاء اور خطا 14 ;انبیاء سے روابط کے شرائط 12;انبیاء کا وعظ 18;انبیاء کی دعا 16;انبیاء کے ساتھ رشتہ داری 13 ; انبیاء کے شایان شان ہونا 16; محافظ انبیاء 14

ایمان :

ایمان کے آثار 12

توجہ دلانا :

انبیاء کومتوجہ کرنا 14

جہل:

جہل کی مذمت 19; جہل کے موارد 17

.............

**1)عیون اخبار الرضاج2ص75ح3_ نور الثقلین ج2ص368ح139_**



خدا :

افعال خدا 14; خدا اور انبیاء 14،18; سرزنش الهي19; مواعظ الہیہ15،18; نواہی الہیہ 9

دعا :

بے جا دعا 17;شرائط دعا 17

رشتہ داري:

آثار رشتہ داری 13; ادیان الہی میں رشتہ داری کا رابطہ 11

روایت :20

صفات :

ناپسند صفات 9

صلہ رحم:

ادیان الہی میں قطع رحم 11;قطع رحم کے عوامل11

عمل :

ناپسند یدہ عمل سے اجتناب 15; ناپسندیدہ عمل کے آثار 11

عمل صالح :

عمل صالح کے آثار 12،13

فساد :

فساد کے آثار 3،4،6

کنعان بن نوح :

کنعان بن نوح اور نوح (ع) 6

مفسدین :1

نوح (ع) :

پسر نوح(ع) کا فساد کرنا 1،3،4،5،6; پسر نوح(ع) کی ہلاکت کے اسباب 4;پسر نوح(ع) کی مخالفت 20; پسر نوح(ع) کی محرومیت 2; پسر نوح(ع) کے محرومیت کے عوامل 3; پسر نوح(ع) کی نجات 7، 9 ، 10; حضرت نوح (ع) کا خاندان 2،3،6; خاندان نوح(ع) کا عمل صالح13 ; طوفان نوح (ع) 4; طوفان نوح(ع) سے نجات 10 ; طوفان نوح(ع) سے نجات

کے اسباب 13; عصمت نوح (ع) 8 ; علم نوح(ع) کا محدود ہونا 5،6، 7،8; قصہ نوح(ع) 4،5،6،7،13; نوح (ع) اور خطا8; نوح (ع) کو منع کرنا 9; نوح (ع) کو نصیحت 15; نوح(ع) کے خاندان کی نجات 13



قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَإِلاَّ تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ (٤٧)
نوح نے کہا کہ خدایا میں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ اس چیز کا سوال کروں جس کا علم نہ ہوا اور اگر تو مجھے معاف نہ کرے گا اور مجھ پر رحم نہ کرے گا تو میں خسارہ والوں میں ہوجائوں گا(47)

1_ حضرت نوح (ع) اپنے بد عمل بیٹے کی نجات کے تقاضے سے منصرف ہوگئے اورانہوں نے اس تقاضا کو بے جا سمجھا_
فقال رب ان ابنی من اہلي ... قال رب انی اعوذبك ان اسئلك ما ليس لی بہ علم
2_انبیاء کرام بغیر کسی چون و چرا کے فرمان الہی کے سامنے سر تسلیم خم ہوتے ہیں_
فلا تسئلن ماليس لك بہ علم ... قال رب انی اعوذبك ان اسئلك ماليس لی بہ علم
3_ربوبیت الہی سے توسل اور تمسك کرنا، آداب دعا میں سے ہے_
قال رب ... الا تغفر لی و ترحمنی اكن من الخاسرين
14_ خداوند متعال سے بے حکمت اور بے جا درخواست کرنا ،لغزش اور خطا ہے _
قال رب انی اعوذبك ان اسئلك ما ليس لی بہ علم
خداوند متعال کی پناہلیناس صورت میں ہے جبپناہ کا متعلق شر آفرین اور ناپسند عمل ہو_
5_ خداوند متعال سے بے جا درخواست کرنے سے محفوظ رہنے کے لیے خدا کی پناہ لینا ضروری ہے_
قال رب انی اعوذ بك ان اسئلك ما ليس لی بہ علم
6_خداوند متعال سے اگر غیر حکیمانہ در خواست کا احتمال ہوتو اس کا تقاضا کرنے سے اجتناب ضروری ہے_
انّی اعوذبك ان اسئلك ما ليس لی بہ علم
" ماليس لی بہ علم " درخواست کے حکیمانہ ہونے کا علم نہ ہونا ہے یہ اس مورد کو بھی شامل ہے


جب انسان کو مصلحت کا گمان ہو لیکن ابھی وہ یقین و علم کی منزل تك نہ پہنچا ہو _
7_ حضرت نوح (ع) کو جب علم ہوا کہ ان کا تقاضا (اپنے بیٹے کی نجات )بے جا تھا تو خداوند متعال سے اپنی بخشش اور رحمت کے طلبگار ہوئے _
الا تغفر لی و ترحمنی اكن من الخاسرين
8_ حضرت نوح (ع) ،نقصان وزیاں کاری سے اپنے چھٹکارہ کو مغفرت و رحمت الہی کا مرہون منت سمجھتے تھے _
الا تغفرلی و ترحمنی اكن من الخاسرين
9_ تمام لوگ حتی انبیاء الہی بھی سعادت کے مقام تك پہنچنے کے لیے مغفرت و رحمت الہی کے محتاج ہیں_
الا تغفرلی و ترحمنی اكن من الخاسرين
10_ انسان کا حقیقی نقصان اٹھانا، اس صورت میں ہے کہ خداوند عزوجل کی بخشش اور رحمت اس کے شامل حال نہ ہو _
و الا تغفرلی و ترحمنی اكن من الخاسرين
11_ مغفرت اور رحمت خداوند ي، ربوبیت الہی کا جلوہ ہے_
قال رب ... و الا تغفرلی و ترحمني
12_ گناہوں کا بخشا جانا ، رحمت الہی کے شامل ہونے کا پیش خیمہ ہے_
الا تغفرلی و ترحمني
مذکورہ بالا تفسیر لفظ مغفرت کو کلمہ رحمت پر مقدم کرنے سے سمجھی گئي ہے_
-----------------------------------------------

احتیاج:
خدا کی بخشش کی احتیاج 9; خدا کی رحمت کی احتیاج9
استعاذہ:
خدا سے پناہ طلب کرنے کی اہمیت 5
انبیاء:
انبیاء کی فرمانبرداری 2
انسان :
انسان کی معنوی ضرورتیں9
بخشش:
بخشش کے آثار 12
توسل:
ربوبیت الہی سے توسل 3
خدا :
بخشش الہی 11; بخشش الہی سے محروم ہونے کے آثار 10;خدا کی بخشش کے آثار 8; خدا کی رحمت کے آثار 8;رحمت الہی 11; ربوبیت الہی کی نشانیاں 11
خطا:


خطا کے موارد 4
دعا :
آداب دعا 3; بے جا دعاکو ترک کرنا 5،6;بے جا دعا 4; دعا میں توسل 3; شرائط دعا 6
رحمت:
رحمت سے محرومیت کے آثار 10; رحمت کا سبب 12
سعادت :
سعادت کے عوامل 9
عمل :
ناپسند عمل 1
نقصان :
نقصان سے بچنے کے اسباب 8; نقصان سے بچنے کے موارد 10
نوح(ع) :
حضرت نوح(ع) کا استغفار، حضرت نوح (ع) کی پشیمانی 7; حضرت نوح (ع) کی دعا 7; نوح (ع) اور بیٹے کی نجات 1،7; نوح (ع) اور رحمت کی درخواست 7; نوح (ع) اور نقصان سے نجات 8; نوح (ع) کا عقیدہ 8; نوح (ع) کا قصہ 1،7

قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلاَمٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَمٍ مِّمَّن مَّعَكَ وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ (٤٨)
ارشاد ہوا کہ نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ کشتی سے اتر و یہ سلامتی اور برکت تمھارے ساتھ کی قوم پر ہے اور کچھ قومیں ہیں جنھیں ہم پہلے راحت دیں گے اس کے بعد ہماری طرف سے دردناک عذاب ملے گا (48)

1_ جب کشتي، کوہ جودی پر رکی تو خداوند متعال نے حضرت نوح(ع) اور ان کے ساتھیوں کو حکم دیا کہ کشتی سے نیچے اترکر پہاڑ پرچلے جائیں_
و استوت علی الجودی ... قیل یا نوح اہبط
" ہبوط" نیچے آنے کے معنی میں ہے_ قرینہ " استوت علی الجودي"کی وجہ سے "اہبط" کا متعلق کشتی اور کو ہ جودی ہے یعنی "انزل من الفلك و من الجودی ... " متعلق کا ذکر نہ کرنا ،اس کے شامل ہونے پر دلیل

145

ہے_ " منّا" کے قرینہ کی وجہ سے " قیل" کا فاعل محذوف ہے جو کہ خداوند عالم ہے_

2_ خداوند عزوجل نے حضرت نوح(ع) اور ان کے ساتھیوں کو سلامتی اور بابرکت نعمتیں نازل کرنے کی خوشخبری دی _

قيل يا نوح اہبط بسلام منا و بركات عليك

اگرچہ (لفظی طور) پر حضرت نوح (ع) کو مخاطب قرار دیا گیا ہے اور نیچے اترنے کا حکم انہیں کے لیے ہے لیکن قرینہ مقامی کی وجہ سے یہ کہا جاسکتا ہے " اہبط" کا خطاب ان کے ساتھیوں کو بھیشامل ہے اور " بسلام " میں باء مصاحبت کے معنی میں ہے _ اسی وجہ سے آیت شریفہ کا معنی یوں ہوگا " یا نوح اہبط انت و من معك ..." تو اور تیرے پیرو کار نیچے اتریں اور تم سلامتی ، برکت اور امن و امان میں ہوں گے_

3_ خداوند متعال نے حضرت نوح (ع) اور ان کے ساتھیوں کو دنیا و آخرت کے عذاب سے امان اور نعمتوں کی سعادت سے بہرہ مند ہونے کی خوشخبری دی _

ہبط بسلام منا ... وامم سنمتعہم ثم يمسہم منا عذا ب اليم

(سلام ) کے مقابلے مین " عذاب الیم " کاذکر بتاتا ہے کہ "سلام " سے مراد دنیاوی و اخروی عذاب سے امان ہے _مومنین کے لیے دنیاوی عطا و نعمت کو " برکت " سے یاد کرنا اور کافرونکے لیے کلمہ " متاع" کہنا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو نعمتیں مؤمنین کو دی گئي ہیں وہ ان کے لیے سعادت لانے والی ہیں اور جو عطا کفار کو دی گئي ہے وہ اس خصوصیت کی حامل نہیں ہیں_

4_ خداوند عالم کی طرف سے حضرت نوح (ع) اور ان کے ساتھیوں کوان کی نسل سے مؤمن و موحد امت کے وجود میں آنے کی خوشخبری دینا _

على امم ممن معك

" ممن " میں (من) ابتدائیہ ہے _ اس صورت میں "امم ممن معك" وہ امتیں جو تیرے ساتھیوں سے وجود میں آئیں گی اور کیونکہ ان کے ساتھ ان کی کچھ اولاد تھی _ لہذا "نسل نوح(ع) " بھی اسی سے سمجھا جارہا ہے_

5_ مؤمنین و موحدین کے معاشرہ کا خداوند متعال کی سلامتی اور نعمتوں سے مستفید ہونا، خداوند متعال کی حضرت نوح (ع) کو بشارت تھی _

اہبط بسلام منا و بركات عليك و على امم من معك

" على امم" کا عطف " عليك " پر ہے _ یعنی "سلام "و بركات منا على امم "اور " امم ممن معك" کا معنی قرینہ مقابل " امم سنمتعہم " سے مومن وموحد معاشرہ اور امتیں ہیں_

6_انسانی معاشرے کے لیے امن و امان اور سلامتی کو برقرار رکھنا اور ان کے لیے نعمتوں کو ایجاد کرنا، خدا کے ہاتھ اور اس کے اختیار میں ہے_

اہبط بسلام منا و بركات عليك و على امم مّمن معك و اممسنمتعم

146

مذکورہ بالا تفسیر لفظ " منا " سےحاصل ہوتی ہے اور "منا"کا لفظ(برکات ) کے ساتھ مقدر ہے _ اسی طرح "عليك " کا لفظ " بسلام " کے ساتھ مقدر ہے لہذا عبارت یونہوگی _" بسلام منا عليك و بركات منا عليك"

7_خداوند متعال نے حضرت نوح (ع) کو ان کی اور ان کے ساتھیوں کی نسل سے کافرامت اور معاشرہ کے وجود میں آنے کی اطلاع دي_

و امم سنمتعہم ثم يمسہم منا عذاب اليم

8_ خداوند متعال، دنیاوی متاع کافروں کو دینے سے دریغ نہیں کرتا_

و امم سنمتعہم

9_ کافروں کی عاقبت اور انجام، دردناك عذاب ہے_

ثم يمسّہم منا عذاب اليم

10_مومن اور کافر انسانوں کی تدبیر اور انسانی معاشروں کے انقلاب اور ان کا انجام، خدا کے ہاتھ اور اختیار میں ہے_

ابيط بسلام منا ... و امم سنمتعہم ثم يمسّہم منا عذاب اليم
11_(عن ابی عبدالله (ع) قال : ...فنزل نوح بالموصل من السفينة مع الثمانين ... (1)
امام جعفر صادق (ع) سے روايت ہے كہ حضرت نوح(ع) كے ساتھ 80 افراد مقام موصل ميں كشتی سے اترے_
-----------------------------------------------
بشارت :
سعادت مندی كی بشارت 3;نسل موحد كی بشارت 4; نسل مؤمن كی بشارت 4; نعمت كی بشارت 2،3،5
توحيد:
توحيد افعالي6; توحيد ربوبی 10
خدا :
اختيارات خداوند ی 6،10; اوامر الہی 1;تعليمات خداوند ي7;خدا كی بشارتيں 2، 3 ، 4 ،5; خدا كی سنتيں 5; خدا كی نعمتيں8
روايت :11
سعادتمند لوگ 3
عذاب :
اہل عذاب 9; دردناك عذاب 9; عذاب سے امان 3;عذاب كے مدارج 9
علاقہ جات :
موصل كی سرزمين; 11
.............

**1) تفسير قمی ج1ص328_ نور الثقلين ج2 ص370 ح143_**


كافرين :
كافروں كا بدانجام 9; كافروں كا عذاب 9; كافروں كا مدبر 10;كافروں كے مادی امكانات 8
مؤمنين:
مؤمنين كا مدبر 10; مومنين كی نعمتيں5
كوه جودي; 1
معاشره :
معاشرتی تبديلوں كا سبب 10;معاشره كے امن و امان كا سبب 6
نعمت :
جنكو نعمت شامل حال ہوئي 5،8; نعمت كا سبب 6
نوح (ع) :
حضرت نوح(ع) پر نعمتيں2; حضرت نوح(ع) كا قصہ 1،11;حضرت نوح(ع) كو بشارت 2،3،4،5;حضرت نوح(ع) كی ذمہ داری 1; حضرت نوح(ع) كی سلامتی 2;حضرت نوح(ع) كی كشتی ٹھہرنے كی جگہ 11 ; حضرت نوح(ع) كے پيروكاروں كو بشارت 2،3،4; حضرت نوح(ع) كے پيروكاروں كا نيچے اترنا 1; حضرت نوح(ع) كے پيرو كاروں كی ذمہ داري1;نسل نوح(ع) كے كافر7;نوح(ع) كی آگاہی كا سبب 7; نوح(ع) كے پيروكاروں پر نعمتيں 3

تِلْكَ مِنْ أَنبَاء الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَا أَنتَ وَلاَ قَوْمُكَ مِن قَبْلِ هَـذَا فَاصْبِرْ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ (٤٩)
پيغمبر يہ غيب كى خبريں ہيں جنكى ہم آپ كى طرف وحى كررہے ہيں جن كا علم نہ آپ كو تھا اور نہ آپ كى قوم كو لہٰذا آپ صبر كريں كہ انجام صاحبان تقوى كے ہاتھ ميں ہے (49)
1_ پرانے لوگوں كے اہم تاريخى واقعات اور داستانيں انسانوں پر مخفى رہ گئي ہيں_
تلك من انباء الغيب
" انباء "نباء كى جمع ہے_ مفردات راغب ميں اس طرح بيان ہوا ہے _ نباء ايسى خبر كو كہا جاتا ہے جو بڑا فائدہ ركھتى ہے_" غيب" اس شے كو كہا جاتا ہے جو لوگوں كى نظروں اور حواس سے پوشيدہ ہو _ اوروہ اس كى اطلاع نہ ركھتے ہوں_
2_حادثہ طوفان اور حضرت نوح(ع) كا واقعہ، تاريخ بشريت كا ايك ايسا اہم واقعہ ہے جو لوگوں پر عياں نہيں


ہوا_
تلك من انباء الغيب
"تلك" حضرت نوح (ع) كى داستان كى طرف اشارہ ہے اور ان واقعات كى طرف اشارہ ہے جو حضرت كى زندگى ميں رونما ہوئے_"يعنى تلك انباء من انباء الغيب_"
3_ خداوند متعال نے حضرت نوح(ع) كى داستان كى وحى كے ذريعے پيغمبر اسلام پر وضاحت فرمائي _
تلك من انباء الغيب نوحيہا اليك
ظاہر يہ ہے كہ" نوحيہا" كى ضمير " ہا" سے مراد وہى " تلك" كا مشار اليہ ہے_
4_تاريخ بشر كے اہم واقعات كا بيان، پيغمبر اسلام(ص) كے ليے خداوند متعال كى طرف سے خوشخبرى تھے_
تلك من انباء الغيب نوحيہا اليك
مذكورہ بالا تفسير اس صورت ميں ہو سكتى ہے جب " نوحيہا" كى ضمير " انباء الغيب" كى طرف لوٹے اور " نوحى " كا فعل مضارع ہونا اسكا مؤيد ہے_
5_عصر بعثت كے لوگ اور رسالت (ص) مآب، قرآن مجيد كے نازل ہونے سے پہلے حضرت نوح(ع) كے واقعہ سے اطلاع نہيں ركھتے تھے_
ما كنت تعلمہا انت و لا قومك من قبل ہذ
" ہذا" كے لفظ كا مشار اليہ ( لفظ قرآن ) ہے جو جملہ " نوحيہا اليك" سے معلوم ہوتا ہے_
6_عصر بعثت كے لوگوں اور پيغمبر اسلام(ص) كے ليے وحى كے علاوہ حادثہ طوفان اور حضرت نوح (ع) كے واقعہ پر صحيح آگائي ليے كوئي راستہ نہيں تھا_
ما كنت تعلمہا انت و لا قومك من قبل ہذ
7_قرآن مجيد، تاريخ بشريت سے واقفيتاور اہم تاريخى واقعات كى پہچان كا منبع ہے_
نوحيہا اليك ما كنت نعلمہا انت و لا قومك من قبل ہذ
8_ خداوند متعال، پيغمبر اسلام(ص) كو رسالت كے پہنچانے ميں صبر و بردبارى كى تلقين اور مشركين كے مقابلے ميں سينہ سپر رہنے اور ان كى اذيتوں پر صبر كرنے كا حكم ديتا ہے_
فاصبر ...
حضرت نوح(ع) كى داستان كا ذكر كرنا اور پھر رسالت مآب(ص) كو صبر واستقامت كى دعوت دينا گويا اسكى طرف اشارہ ہے كہ (صبر)كا مور د نظر مصداق، تبليغ رسالت كے سلسلہ ميں مشكلات و تكاليف كو برداشت كرنا اور مخالفين كى تكليفوں اور اذيتوں كے مقابلہ ميں استقامت كا مظاہرہ كرناہے_
9_ حضرت نوح(ع) كى داستان كو قرآن مجيد ميں ذكر كرنے كا مقصد، پيغمبر اسلام(ص) اور اہل ايمان كو صبر و استقامت كا درس دينا ہے_
تلك من انباء الغيب نوحيہا اليك ... فاصبر ان العاقبة للمتقين

حضرت نوح(ع) كى نقل داستان خداوند عالم كى طرف سے حرف "فا" كے ذريعہ جملہ "اصبر" كو متفرع



كرنا، اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ حضرت نوح(ع) كى داستان صرف قصّہ سرائي نہيں ہے بلكہ اس سے مقصود قرآن كے مخاطبين كى تربيت اور ہدايت ہے_

10_ ايمان كا كفر پر غالب آنا اور رسالت مآب(ص) كا تبليغ رسالت ميں كامياب ہونا، آ نحضرت(ص) كے ليے خداوند متعال كى طرف سے بشارت اور خوشخبرى تھى _

فاصبر ان العاقبة للمتقين

حضرت نوح (ع) كى شرح داستان ميں اہل ايمان كى كافروں پر كاميابى اور كفار كى تباہى كا بيان، اسكى طرف اشارہ ہے كہ "العاقبة" (نيك لوگوں كا انجام) كا مصداق ايمان كا كفر پر كامياب ہونا ہے اور اس اعتبار سے كہ خطاب چونكہ پيغمبر اسلام(ص) كى طرف ہے_ لہذا مذكورہ جملے سے مراد اسلام كا كفر پر غلبہ اور پيغمبر اسلام كا تبليغ رسالت ميں كا مياب ہونا ہے_

11_ حضرت نوح(ع) اور ان كے ساتھيوں كى مخالفين پر كاميابى دليل اور علامت ہے كہ آخرى كاميابى ان متقى لوگوں كى ہے جو كافروں كے مقابلے ميں استقامت اور صبر كرنے والے ہوتے ہيں_

تلك من انباء الغيب ... فاصبر ان العاقبة للمتقين

12_كافروں پر آخرى كاميابى اور انجام نيكتك رسائي كى دو بنيادى شرطيں ، صبر اور تقوا ہيں_

فاصبر ان العاقبة للمتقين

13_ اہل تقوى كا كاميابى پر يقين اور توجہ كرنا، تقوى اور ايمان كى راہ ميں پيش آنے والى مشكلات پر استقامت اور صبر كرنے كا پيش خيمہ ہيں_

فاصبر ان العاقبة للمتقين

14_ حضرت نوح(ع) اور ان كے پيروكاروں نے ايمان كے راستے ميں در پيشپريشانيوں كے مقابلے ميں صبر و استقامت كا مظاہرہ كيا_

تلك من انباء الغيب ... فاصبر

حضرت نوح(ع) اور ان كے پيروكاروں كى داستان كے بيان كے بعد صبرواستقامت كى دعوت، اس حقيقت كى طرف اشارہ ہے كہ حضرت نوح(ع) اور ان كے پيروكار مشكلات كے مقابلے ميں صابر اور بردبار تھے_

15_حضرت نوح(ع) اور ان كے پيروكار، تقوى اختيار كرنے والے اورنيك عاقبت سے بہرہ مند تھے_

تلك من انباء الغيب ... فاصبر ان العاقبة للمتقين

16_نيك عاقبت، تقوى اختيار كرنے والوں كے ليے ہے_

ان العاقبة للمتقين

17_ پيغمبر اسلام(ص) اور ان كے پيروكار، تقوى اختيار كرنے والے اور نيك عاقبت ركھنے والوں ميں سے ہيں_



فاصبر ان العاقبة للمتقين

------------------------------------------------

استقامت :

استقامت كا سبب13استقامت كى تشويق كرنا 9; استقامت كى دعوت 8

انجام:

نيك انجام كى شرائط12

ايمان :

ايمان اور كفر 10; ايمان كے آثار 13; متقى لوگوں كى كاميابى پر ايمان 13

بشارت :

كاميابى كى بشارت 10

تاریخ :
تاریخ کے پوشیدہ پہلو1; تاریخ کے منابع 7
تقوی :
تقوی کے آثار 12
خدا :
تعلیمات خداوند ی 3; خدا کا دعوت دینا8;خدا کی خوشخبریاں4،10
ذکر :
ذکر کے آثار 13; متقی لوگوں کی کامیابی کا ذکر 13
سختی :
سختی پر صبر 13
شکست :
شکست کا سبب 12
صابرین :14
صابروں کی عاقبت 11
صبر:
صبر کا سرچشمہ 13;صبر کرنے کی تشویق 9; صبر کی اہمیت 9;صبر کی دعوت8; صبر کے آثار 12
قرآن:
قرن کا کردار5،7;قرآن کی تشویق 9; قصص قرآن کا فلسفہ9
کافرین :
کافروں کی شکست 10،12; کافروں کی شکست کی علامتیں11
کامیابی :
کامیابی کے شرائط 12
مؤمنین :
مومنین کی تشویق9;مومنین کی کامیابی 10
متقین :15
متقین کی اچھی عاقبت 16،17; متقین کیعاقبت 11; متقین کے فضائل 16; متقی لوگوں کی کامیابی کی نشانیاں11



محمد (ص) :
حضرت محمد(ص) اور تاریخ 4; حضرت محمد(ص) اور قصہ نوح (ع) 3،5،6;حضرت محمد(ص) پر وحی 3 حضرت محمد(ص) کو بشارت 4،10;حضرت محمد (ص) کو دعوت 8; حضرت محمد(ص) کی استقامت 8; حضرت محمد(ص) کی تشویق 9; حضرت محمد(ص) کی حسن عاقبت 7; حضرت محمد(ص) کے علم کی حد 5; حضرت محمد(ص) متقین میں سے 17
مسلمین :
صدر اسلام کے مسلمان اور قصہ نوح(ع) 5،6; متقین میں سے مسلمان17; مسلمانوں کا حسن عاقبت 17
مشرکین :
مشرکین کی اذیتیں8
نوح (ع) :
حضرت نوح(ع) کا صبر 14; قصہ نوح(ع) کا فلسفہ 9; حضرت نوح(ع) کامتقین میں سے ہونا15;حضرت نوح(ع) کی اچھی عاقبت 15;حضرت نوح(ع) کی کامیابی 11;حضرت نوح(ع) کے پیروکار کا صبر 14; حضرت نوح(ع) کے مخالفین کی شکست 11; حضرت نوح(ع) کے پیروکاروں کی حسن عاقبت 15;نا حضرت نوح(ع) کے پیروکاروں کی کامیابی

11;حضرت نوح(ع) کے پیروکاروں کا متقین میں سے ہونا 2;15; طوفان نوح(ع) کی اہمیت 2;قصہ نو ح(ع) پوشیدہ کرنا 2;
کاقصہ نوح(ع) کی اہمیت 2
وحی :
وحی کا کردار 6

وَإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُوداً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَـهٍ غَيْرُهُ إِنْ أَنتُمْ إِلاَّ مُفْتَرُونَ (٥٠)
اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائي ہو دکو بھیجا تو انھوں نے کہا قوم والو اللہ کی عبادت کرو _ اس کے علاوہ تمھارا کوئي معبود نہیں ہے _ تم صرف افترا کرنے والے ہو(50)

1_ حضرت ہود (ع) ، خدا کے پیغمبروں اور رسولوں میں سے ہے _
و لقد ا رسلنا ...و إلى عاد أخاہم ہود
( إلى عاد) کا عطف ( إلى قومہ ) پر ہے اور (أخاہم ) کا عطف ( نوحاً) پر ہے جو آیت "25" میں ہے یعنی جملہ اس طرح ہے _


و لقد ارسلنا إلى عاد أخاہم ہود
2_ حضرت ہود(ع) کی رسالت، قوم عاد تك محدود تھی _
و إلى عاد: أخاہم ہود
3_ حضرت ہود (ع) اور قوم عاد کے در میان رشتہ داری اور نسب کا رابطہ موجود تھا_
و إلى عاد أخاہم ہود
اس بات کی تصریح کہ ہود، (ع) قوم عاد کے بھائي تھے ممکن ہے حضرت ہود(ع) کی قوم عاد سے رشتہ داری کی طرف اشارہ ہو_
4_ حضرت ہود، (ع) پیغمبر مبعوث ہونے سے پہلے بھی قوم کا در د رکھنے اور محبت کرنے والے انسان تھے_
و إلى عاد أخاہم ہوداً قال یا قوم
بعض مفسرین قائل ہیں کہ ( اخوت) یہاںمحبت اور دلسوزی سے کنایہ ہے اس بناء پر_ ( إلى عاد أخاہم ہوداً) کا جملہ اس بات سے حکایت ہے کہ حضرت ہود (ع) اپنی رسالت سے پہلے بھی اپنی قوم سے محبت اور دلسوزی رکھتے تھے_ اور ( یا قوم) سے حضرت (ع) کا تعبیر کرنا بھی ( اے میرے لوگو) ان کی مہربانی اور عطوفت سے حکایت ہے_
5_خدائے "وحدہ لا شريك" کی عبادت کی دعوت دینا، حضرت ہود(ع) کا سب سے پہلا اور اہم پیغام تھا_
قال یا قوم اعبدو اللہ مالکم من إلہ غیرہ
6_ قوم عاد، خداوند متعال کی وجود کے معتقد تھي_
قال یا قوم اعبدو اللہ ما لکم من إلہ غیرہ
7_ خدا متعال کے وجودپر یقین رکھنا ، تاریخ بشری کا بنیادی اعتقادہے _
قال یا قوم اعبدوا اللہ
8_ قوم عاد کے لوگ، مشرك اور اپنے بنائے ہوئے خداؤں کی پرستش کرتے تھے_
ما لکم من إلہ غیرہ إن ا نتم إلّا مفترون
9_ انسان قدیم الایّام سے ہی معبود کی طرف میلان رکھنے اور اسکی عبادت کرنے کاجذبہ رکھتا ہے _
اعبدوا اللہ ما لکم من إلہ غیرہ
10_ خدا وندمتعال کا شريك خیال کرنا، ايك خام اور خود ساختہ تصوّر ہے_
ما لکم من إلہ غیرہ إن انتم الّا مفترون
( مفترون ) کا لفظ ( إفتراء ) سے اسم فاعل ہے _اور اسکا معنی جھوٹگھڑناہے _ جملہ ( ما لکم من إلہ غیرہ ...) اسکو بیان کر رہا ہے کہ افتراء سے مراد، شريك خداوند متعال کے وجود پر اعتقاد رکھنا ہے_
11_ خداوند متعال، اپنا شريك رکھنے سے منزہ و پاك ہے_

ما لكم من إلہہ غيره إن انتم الّا مفترون
12_ شرك سے مقابلہ، حضرت ہود (ع) كى اصلى ذمہ دارى


تھى _
يا قوم اعبدوا ما لكم من إلہ غيره
13_ توحيد عملى كى بنياد ،توحيد نظرى پر ہے _
اعبدوا الله ما لكم من إلہ غيره
توحيد نظرى كو بيان كرنے والا جملہ " ما لكم ..." توحيد عبا دى اور عملى پر استدلال كے ليے بيان كيا گيا ہے جسے جملہ "اعبدوا الله "بيان كررہا ہے_
14_ خداوند متعال ہى وہ حقيقت ہے جو لائق پرستش ہے_
اعبدوا الله ما لكم من إلہ غيره
15_ عن الصادق (ع) لما حضرت نوحاً (ع) الوفاة دعا الشيعة فقال لہم : إعلموا ا نہ ستكون من بعدى غيبة تظہر فيہ الطواغيت و ا ن الله عزوجل يفرّج عنكم بالقائم من ولدى اسمہ ہود ...(1)
امام جعفر صادق عليہ السلام سے روايت ہے كہ جب حضرت نوح (ع) كى وفات كا وقت آيا تو انہوں نے اپنے پيروكاروں كوبلا كر فرماياپہ جان لو ميرے بعد عنقريب غيبت كا زمانہ آئے گا كہ اسميں طاغوت وجود ميں آئيں گے تو ميرى نسل سے ايك شخص قيام كرے گا جسكا نام ( ہود) ہوگا خداوند عالم اس كے ذريعہ تمہارى مشكلات دور كرے گا_

------------------------------------------------

انبيا:
انبيا كے ساتھ رشتہ داري3
انسان :
انسان كا ميلان9
ايمان:
خدا پر ايمان 7
توحيد :
توحيد ذاتى 11; توحيد عبادى كى اہميت 5; توحيد عبادى 14;توحيد عبادى كى طرف دعوت5; توحيد عملى كا پيش خيمہ13;توحيد نظرى كى اہميت 13
جھكاؤ :
عبادت كى طرف جھكاؤ 9; معبود كى طرف جھكاؤ 9
خدا:
خدا كا بے مثل ہونا 11;خدا كى خصوصيات 14; خداوند متعال كا منزہ ہونا 11;معرفت الہى كى تاريخ 6،7;
خدا كے رسول: 1
روايت :15
.............

**1)اكمال الدين ج1 ص135، ح4، ب2 ،نورالثقلين ج2، ص43، ح170_**


شرك :
شرك كا حقيقت سے خالى ہونا 10
عبادت:
عبادت خدا 14

عقیدہ :
خدا پر عقیدہ 6; عقیدہ کی تاریخ 6،7
قوم عاد:
قوم عاد کا شرك 8; قوم عاد کا عقیدہ 6; قوم عاد کا بنی 2;قوم عاد کو دعوت دینا 5;قوم عاد کی بت پرستی 8; قوم عاد کی خدا کی معرفت رکھنا 6; قوم عاد کے باطل خدا 8
مشرکین :8
نوح (ع) :
حضرت نوح (ع) کی پیش گوئي 15; حضرت نوح (ع) موت کے قریب 15
ہود:
بعثت ہود (ع) 15; تعلیمات ہود (ع) 5; حضرت ہود اور قوم عاد 2،3،4;حضرت ہود(ع) کا شرک کے خلاف مقابلہ 12;حضرت ہود (ع) کی رسالت 12;حضرت ہود (ع) کی رسالت کا دائرہ 2; حضرت ہود (ع) کی رشتہ داری 3;حضرت ہود (ع) کی مہربانی 4; حضرت ہود کی نبوت 1;حضرت ہود کے درجات 2; حضرت ہود(ع) کے فضائل4;ہود (ع) کی دعوت 5

يَا قَوْمِ لا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِنْ أَجْرِيَ إِلاَّ عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي أَفَلاَ تَعْقِلُونَ (٥١)
قوم والو میں تم سے کسی اجرت کا سوال نہیں کرتا میرا اجر تو اس پروردگار کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے کیا تم عقل استعمال نہیں کرتے ہو(51)

1_ حضرت ہود (ع) نے اپنے لوگوں میں اعلان کیا کہ میں تبلیغ (رسالت ) کے بدلے تم سے ذرہ برابراجر رسالت نہیں چاہتا _
یا قوم لا اسئلکم علیہ أجر
2_انبیاء گرامی ، ابلاغ رسالت اور معارف دین کی تبلیغ کی خاطر لوگوں سے اسکی مزدوری اوراجر کو طلب کرنے سے منزہ و مبرہ ہیں _
یا قوم لا أسئلکم علیہ أجر


3_ حضرت ہود(ع) ، لوگوں سے اجر رسالت کے طلب نہ کرنے کواپنے نبوت کے دعوی کے سچے ہونے کی نشانی سمجھتے تھے_
لا ا سئلکم علیہ ا جراً إن ا جری الّا علی الذی فطرنی أفلا تعقلون
مذکورہ بالا معنی میں ( أفلا تعقلون) کا جملہ ( لا أسئلکم ...) کے ساتھ ارتباط پیدا کرکے معنی دے رہا ہے _لہذا معنی یوں ہوگا حضرت ہود(ع) نے لوگوں سے کہا اگر تم اس بات پر غور کرو کہ میں تم سے کچھ بھی مزدوری کی درخواستنہینکرتا ہوں تو سمجھ لو گے کہ میں اپنے نبوت کے دعوی میں سچا ہوں_
4_ لوگوں سے تبلیغ دین اور معارف الہی کے بدلے اجرت کا مطالبہ نہ کرنا ، مبلغین اور مصلحین کی صداقت کی نشانی ہے _
یا قوم لا أسئلکم علیہ ا جراً ... أفلا تعقلون
کیونکہ جھوٹے دعوی داروں کا مقصد دنیاوی مال و متاع اور مادی منافع تکپہنچناہے لہذایہ کہا جاسکتا ہے کہ حضرت ہود علیہ السلام جملہ ( لا أسئلکم ...) سے اپنی صداقت کی دلیل کی طرف اشارہ کر رہے ہیں_
5_ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو بتایاکہ ا جر رسالت فقط خداوند متعال کے ذمہ ہے _
قال یا قوم ... إن ا جری الّا علی الذی فطرني
6_ خداوند متعال اپنے پیغمبروں کو رسالت کا ا جر دینے والا ہے _
إن ا جری الّا علی الّذی فطرني
7_ لوگوں کو خدا کا پیغام پہنچانا اور معارف دین کی تبلیغ کرنا، خداوند متعال کی طرف سے پاداش کا استحقاق رکھتا ہے _
إن ا جری الّا علی الذی فطرني

8_ خداوند متعال، انسانوں کو پیدا کرنے والا اور ان کا خالق ہے_
إن ا جری الّا علی الذی فطرني
(فطرني) کا مصدر (فطر) ہے یعنی جو شے پہلے نہ تھی اس کو پیدا کرنا _
9_ خدا کے خالق ہونے کی طرف توجہ، تبلیغ دین میں خلوص کا سبباور لوگوں کی پاداش و اجرت سے بے نیاز کردیتی ہے_
إن أجری اَلّا علی الذی فطرني
10_ خداوند متعال کا وحدہ لا شريك ہونا اور اسکا شريك سے منزہ ہونا اورصرف اسی کالا ئق پرستش ہونا، ایسے حقائق ہیں جو تمام لوگوں کے لیے قابل درك اور قابل فہم ہیں_
یا قوم اعبدوا الله ما لکم من إلہ غیرہ ...أفلا تعقلون
( تعقلون)کامفعول وہ حقائق ہینجو اس آیت اور اس سے پہلے والی آیت میں زبان حضرت ہود (ع)


سے نقل ہوئے ہینجیسے خدا کی پرستش کی ضرورت، اسکا شريك سے منزہ ہونا گویا عبارت اس طرح ہے_
أفلا تعقلون انّہ ما لکم من إلہ غیرہ و إن عبادتہ واجب علیکم و ...
11_حضرت ہود (ع) نے اپنی قوم کو فکر کرنے ، حقائق اور معارف دین کو سمجھنے کی دعوت دی _
افلاتعقلون
12_شرك اورپیغمبروں کی رسالت کا انکار کرنا، بے عقلی کی نشانی ہے_
یا قوم اعبدوا الہ ... افلا تعقلون
-------------------------------------------------
اخلاص:
اخلاص کا سبب 9
انبیاء:
انبیاء اور اجر رسالت 2; انبیاء اور تبلیغ کی مزدوری 2;انبیاء کا منزہ ومبرۃ ہونا 2;انبیاء کی رسالت کا اجر 6;انبیاء کے جھٹلانے کے آثار 12
انسان :
انسانوں کا خالق 8
تبلیغ:
تبلیغ میں اخلاص 9;مفتتبلیغ 9
توحید :
توحید ذاتی کو سمجھنا 10; توحید عبادی کو سمجھنا 10; توحید کی وضاحت 10
تعقل:
تفکر کرنے کی اہمیت 11
جزاء:
جزاء کے اسباب 7
خدا :
خدا کی اجرتیں6،7; خدا کی خالقیت 8
دین :
تبلیغ دین کا اجر 7; دین کو سمجھتےکی اہمیت 11
ذکر :
خدا کی خالقیت کا ذکر 9; ذکر کے آثار 9
شرك :

شرك كے آثار 12
عبادت:
خدا كی عبادت كی وضاحت 10
عقل:
بے عقلی كی علامتیں 12
قوم عاد :
قوم عاد كو دعوت دينا 11


مبلغين :
مبلغين اور تبليغ كی مزدوری 4; مبلغين كی صداقت كی نشانياں4
مصلحين :
مصلحين اور تبليغ كی مزدوری 4; مصلحين كي
صداقت كی نشانياں 4
ہود(ع) :
حضرت ہود(ع) اور اجر رسالت 1،3،5;حضرت ہود(ع) اور تبليغ كی اجرت 1;حضرت ہود(ع) كا اجر 5;حضرت ہود(ع) كا حق كی طرف دعوت دينا 11; حضرت ہود(ع) كا قصہ 5،11; صداقت حضرت ہود(ع) كی علامتيں 3

وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُواْ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُواْ إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاء عَلَيْكُم مِّدْرَاراً وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلاَ تَتَوَلَّوْاْ مُجْرِمِينَ (٥٢)
اے قوم خدا سے استغفار كرو اس كے بعد اس كی طرف ہمہ تن متوجہ ہوجائو وہ آسمان سے موسلادھار پانی برسائے گا اور تمہاری موجودہ قوت ميں قوت كا اضافہ كردے گا اور خبردار مجرموں كی طرح منھ نہ پھير لينا(52)

1_ خدا كے حضور استغفار كی ضرورت اور اس سے گناہوں كی بخشش كا طلب كرنا _
و يا قوم استغفروا ربكم
2_ خداوند متعال سے بخشش طلب كرنا اور اسكی طرف توجہ اور اس كے شرك سے استغفار كرنا،سب حضرت ہود (ع) كی اپنی قوم كو نصيحتيں اور پيغام تھا_
و يا قوم استغفروا ربكم ثم توبوا اليہ
3_ گناہوں كی بخشش، خداوند متعال كی ربوبيت كے سائے ميں ہے_
استغفروا ربكم
4_ ربوبيت كا خداوند متعال كی ذات ميں منحصر كرنا ، اور تمام مخلوق كے امور كا اسكو مدبر سمجھنا ،يہ حضرت ہود (ع) كی اپنی قوم كے ليے تعليمات تھيں_
استغفروا ربكم
5_خداوند متعال كی طرف جانا اور اس كا تقرّب حاصل كرنا ضروری ہے_


ثم توبوا اليہ
لفظ (توبہ ) كا كلمہ ( استغفار ) پر عطف كرنا ، بتاتا ہے كہ ان دونوں مينمغايرت ہے _ (توبہ) كا معنی رجوع كرنا ہے_لہذا(توبوا اليہ ) يعنی (اطاعت خداوندی كے ساتھ) اپنا رخ خدا كی طرف موڑديں_
6_ گناہوں سے استغفار ، توحيد كی طرف رغبت اور خدائے لايزال كی پرستش ،يہ تمام چيزيں تقرب الہی اور خدا كی طرف حركت كرنے كا پيش خيمہ ہيں_
و يا قوم استغفروا ربكم ثم توبوا اليہ
مذكورہ بالا معنی اسوجہ سے حاصل ہوا ہے كہ جملہ (توبوا اليہ ) كو جملہ ( استغفروا ربكم ) پر حرف "ثم" كے ذريعے

عطف كيا ہے_
7_خداوند متعال ،بادلوں كو حركت دينے اور بارش كو نازل كرنے والا ہے_
يرسل السماء عليكم مدرار
(سمائ) سے قرينہ مقامى كى مناسبت سے مراد (بادل)ہيں اور (مدرارا) كا صيغہ مبالغہ كا ہے _ جس كا معنى بہت زيادہ برسنے والا ہے _
8_ حضرت ہود(ع) نے اپنى قوم كو جو خوشخبرياں ديں ان ميں سے ايك يہ بھى تھى كہ شرك سے اجتناب ،توحيد كو اپنا نے اور خدائے وحدہ لا شريك كى عبادت كى صورت مينبہت زيادہ بارشوں كا نزول ہوگا_
و يا قوم استغفروا ربكم ثم توبوا اليہ يرسل السماء عليكم مدرار
( يرسل) فعل مضارع ہے اصطلاح ميں فعل امر ( استغفروا ربكم ثم توبوا اليہ ) كے جواب ميں واقع ہوا ہے اور (ان ) شرطيہ جو مقدر ہے اسكى وجہ سے مجزوم ہے_ يعنى اصل ميں عبارت اس طرح تھى ( ان تستغفروا و تتوبوا يرسل ...) اگر تم استغفار كرواور خدا كى طرفمتوجہ ہو جاؤ تووہ فراواں بارش سے بھرے ہوئے بادلوں كو آپكى طرف بھيجے گا_
9_ قوم عاد، شرك اور ارتكاب گناہ كى وجہ سے بارش كى كميسے دوچار ہوگئے تھے_
ثم توبوا اليہ يرسل السماء عليكم مدرار
فراواں بارش كے نزول كى خوشخبرى اس وقت موثر ثابت اور لوگوں كو حضرت ہود(ع) كى تعليمات و دستور كى طرف جذب كرسكتى ہے جب وہ لوگ قحط باران كى وجہ سے مشكلات كا سامنا كررہے ہوں_
10_شرك ، گناہوں كا مرتكب ہونا ،اور انبياء الہى كى مخالفت كرنا، دنياوى نعمتوں ميں كمى كے اسباب ميں سے ہيں_
استغفروا ربكم ثم توبوا اليہ يرسل السماء عليكم مدرارا و يزدكم قوّة
11_توحيد، خدا وحدہ لا شريك كى پرستش اور گناہوں سے استغفار،انسانى معاشرے كے ليے دنياوى بركات اور نعمتونسے بہرہ مند ہونے كا سبب ہيں_


استغفروا ربكم ثم توبوا اليہ يرسل السماء ... و يزدكم قوّة
12_ قوم عاد كے لوگ قوى اور طاقتور تھے_
و يزدكم قوّة الى قوتّكم
13_ حضرت ہود (ع) نے اپنے لوگونكو گناہوں سے استغفار، توحيد كى طرف رغبت اور خدا كى عبادت كرنے كى صورت ميں ان كى قوت و طاقت ميں اضافہ كى بشارت دى _
و يا قوم استغفروا ربكم ثم توبوا اليہ ... يزدكم قوّة الى قوتّكم
(يزدكم) كا عطف (يرسل) پر ہے اور يہ شرط مقدر كا جواب ہے_ يعنى (ان تستغفروا ... يزدكم ) اگر استغفار كرو گے ... خداوند متعال تمہارى قوت ميں اضافہ فرمائے گا _
14_ معاشرہ كو باصلاحيت اور طاقت و ر بنانا، انبياء اور اديان الہى كے مقاصد ميں سے ہے_
و يزدكم قوّة الى قوتّكم
15_انسانى معاشروں كى آبادى اور دنيا وى آسائشے و نعمتوں سے انہيں بہرہ مند كرنا، انبياء اور اديان الہى كے مقاصد ميں سے ہے _
يرسل السماء عليكم مدرارا و يزدكم قوة الى قوتّكم
16_انسانى معاشروں كو آباد اور انہيں اقتصادى لحاظ سے بارونق بنانا ،ان كے ليے قدرت مند اور با صلاحيت ہونے كا پيش خيمہ ہيں_
يرسل السماء عليكم مدرارا و يزدكم قوة الى قوتّكم
17_كائنات كے طبيعى اسباب اور اسميں رونما ہونے والے تمام تحولات و امور، خداوند عالم كے قبضہ قدرت ميں ہيں_
و يرسل السماء عليكم مدرارا و يزدكم قوة
18_كائنات ہستى پر خداوند عالم كا تسلط اور حاكميت ، حضرت ہود (ع) كى اپنى قوم كے ليے تعليمات ميں سے تھيں_
يرسل السماء عليكم مدرارا و يزدكم قوة الى قوتّكم
19_ معاشرے كے اعمال اور عقائد، طبيعى واقعات پر مؤثر ہوتے ہيں_

و يا قوم استغفروا ربكم ... يرسل السماء عليكم مدرار
20_حضرت ہود (ع) نےقوم عاد سے یہ تقاضا کیا کہ وہ ان کی دعوت (توحید قبول کرنا ، خداوند عالم کی پرستش ، شرك کو ترك کرنا اور گناہوں سے استغفار ) سے اعراض نہ کریں اور اپنے گناہوں پر اصرار نہ کریں_
و لا تتولوا مجرمين

160
( لا تتولوا) کا مصدر ( تولّي) ہے جو منہ پھیرنے اور قبول نہ کرنے کے معنی میں ہے_
21_ پیغمبروں کی تعلیمات اور معارف دین سے منہ پھیرنے والے، مجرم اور گنہگار ہیں_
و لا تتولوا مجرمين
------------------------------------------------

اديان :
اديان اور دنيا کی آبادي15; اديان اور قدرتمند معاشره 14; اديان کے اہداف 14،15
استغفار :
استغفار کرنے کی تلقين 2; استغفار کی اہميت 1، 6 ; استغفار کی دعوت 20; استغفار کے آثار 11، 13 ; شرك سے استغفار 2
اقتصاد :
اقتصادی ترقی کے آثار 16
امور:
امور کے منظم ہونے کا سبب 17
انبياء:
انبياء اور دنيا کی رونقيں15; انبياء اور قدرتمند معاشره 14; انبياء اور نعمتيں 15; انبياء سے منہ پھيرنے والوں کا گناه 21 ; انبياء کی مخالفت کے آثار 10;اہداف انبياء 14،15
بخشش:
بخشش کا سبب 3
بادل :
بادلوں کی حرکت کا سبب 7
بشارت :
بارش ہونے کی بشارت 8;قدرتمند ہونے کی بشارت 13
بارش :
نزول بارش کا سبب 7
تقرب:
تقرب الہی کا سبب 6;تقرب الہی کی اہميت 5
توحيد :
توحيد ربوبی 4; توحيد عبادی کی دعوت 20;توحيد عبادی کے آثار 11
خلقت :
خلقت کا حاکم 17،18;خلقت کے تحولات کا سبب 17;خلقت کے تحولات ميں مؤثر عوامل 19
خدا کی طرف لوٹنا :2
خدا کی طرف لوٹنے کا سبب 6;خدا کی طرف لوٹنے کی اہميت 5
خدا :
افعال خداوندی 7; خدا کی حاکميت 17، 18;

161

خداوند متعال كى ربوبيت كى نشانياں3;خداوند متعال كے اختيارات 17;خداوند متعال كے مختصات 4;
دين :
دين سے منہ پھيرنا گناہ ہے21
دنياوى آسائشےيں:
دنياوى آسائشےوں كى كمى كے اسباب 10; دنياوى آسائشےوں كے اسباب 11
رغبت :
توحيد كى طرف رغبت كى اہميت6;توحيد كى طرف رغبت كے آثار 8،13
شرك:
شرك سے اجتناب كى دعوت 20;شرك سے اجتناب كے آثار 8;شرك سے استغفار 2;شرك كے آثار 9،10
عبادت:
خدا كى عبادت كى اہميت 6;خدا كى عبادت كے آثار 8،13
عقيده :
عقيد ے كے آثار 19
عمل :
عمل كے آثار 19
عوامل طبيعى :
عوامل طبيعى كا اثر 17
قوم عاد :
قوم عاد اور بارش ميں كمى 9; قوم عاد كا شرك 9; قوم عاد كا مبتلا ہونا 9; قوم عاد كو بشارت 8،13;قوم عاد كو تلقين كرنا 2;قوم عاد كو دعوت دينا 20; قوم عاد كى تاريخ 9;قوم عاد كى صفات 12; قوم عاد كى قدرت 12;قوم عاد كے گناه 9
گناه :
گناه كى بخشش 3;گناه كے آثار 9،10
گناه كرنے والے:21
ہود(ع) :
حضرت ہود (ع) اور قوم عاد 4،8،13،18 ، 20 ;حضرت ہود كا حق كى طرف بلانا 20; حضرت ہود (ع) كا قصہ 2، 0 2;حضرت ہود (ع) كى تعليمات 2،4،18; حضرت ہود (ع) كى خوشخبرياں 8،13





قَالُواْ يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ (٥٣)
ان لوكوں نے كہا كہ اے ہودتم كوئي معجزه تو لائے نہيں اور ہم صرف تمہارے كہنے پر اپنے خدائوں كو چھوڑنے والے اور تمھارى بات پر ايمان لانے والے نہيں ہيں (53)

1_ توحيد اور وحده لا شريك كى پرستش،واضح دلائل كى حامل اور قابل درك ہے نيز اس كو ثابت كرنے كے ليے انبياء كے معجزات كى ضرورت نہيں_
قالوا يا ہود ما جئتنا ببينة
حضرت ہود، (ع) توحيد كے بيان اور شرك كى مخالفت كرنے سے پہلے نہ ہى معجزه لائے اور نہ ہى اس كے دعوى

داربنے تا کہ لوگوں پر واضح کرسکیں کہ توحید کی حقانیت اور شرك کے باطل ہونے میں تفکر اور دقت کی ضرورت ہے ان کو ثابت ہونے کے لیے معجزہ دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے_
2_قوم عاد نے حضرت ہود (ع) پر نبوت کی حقانیت پر واضح دلیل اور معجزہ نہ رکھنےکی تہمت لگائي_
قالوا یا ہود ما جئتنا ببینة
3_ نبوت اور رسالت کا دعوی ، واضح دلیل اور معجزہ دکھانےکے ساتھ ہونا چاہیئے_
قالوا یا ہود ما جئتنا ببینة
( بیّنہ) دلیل اور روشن حجت کے معنی میں ہے_ آیت شریفہ میں اس سے مراد، معجزہ ہے قوم ہود اسکی مدعی تھی کہ انہوں نے معجزہ نہیں دکھایا_ لیکن (حضرت ہود) سے یہ بات رد نہیں ہوئي کہ پیغمبری کو ثابت کرنے کے لیے معجزہ کی ضرورت نہیں ہے گویا اس سے یہ معنی سمجھا جاتا ہے کہ پیغمبروں کے لیے ضروری ہے کہ معجزہ رکھتے ہوں تا کہ مورد تائید قرار پائیں_
4_ غیر خدا کی پرستش اور شرك کرنے پر قوم ہود(ع) کا متعصبانہ اصرار اور تاکید _
و ما نحن بتارکی الہتنا عن قولك
( ما نحن ...) کو جملہ اسمیہ اور(تارکی الہتنا) جو خبر ہے اسکو با زائدہ کے ساتھ لانا ، اس

163

بات کی حکایتہے کہ قوم عاد ، بتوں کی پرستش پر تاکید اور اصرار کرتی تھی _
5_ قوم عاد، مشرك لوگ اور کئي معبودوں کی عبادت کرتے تھے_
و ما نحن بتارکی ألہتنا عن قولك
(آلہہ) ( الاہ) کی جمع ہے جوکئي معبودوں کے معنی میں ہے_
6_حضرت ہود (ع) کی باتیں اور الہی دعوت، اپنی قوم کو شرك اور جھوٹے خداؤں کی عبادت کرنے سے نہ روك سکیں_
و ما نحن بتارکی الہتنا عن قولك
( عن قولك) میں "عن" تعلیل کے لیے بیان ہوا ہے_ تو اس صورت میں ( ما نحن ...) کامعنی کچھ یوں ہوگا کہ تمہاری بات اور تمہارا دعوی کرنا، ہمیں اپنے خداؤں کی عبادت سے نہیں روك سکتا_
7_قوم عاد کی یہہٹ دھرمی تھی کہ حضرت ہود (ع) پر ایمان نہیں لانا اور ان کی باتوں اوررسالت کی تصدیق نہیں کرنی ہے_
و ما نحن لك بمؤمنین

-----------------------------------------------

انبیاء:
انبیاء کی دلیلیں3
بت پرستی کرنے والے :6
توحید:
توحید عبای کا واضح ہونا1
قوم عاد:
قوم عاد اور حضرت ہود (ع) 7،6; قوم عاد کا تعصب 4;قوم عاد کا شرك 6،5;قوم عاد کا شرك پر اصرار4;قوم عاد کا عقیدہ 5;قوم عاد کا کفر 7; قوم عاد کی بت پرستی 6،5; قوم عاد کی تاریخ 7،4،2; قوم عاد کی تہمتیں 2;قوم عاد کی لجاجت 7،6،4
کافرین :7
مشرکین :7،6،4
معجزہ :
معجزہ کا کردار3
نبوت :
نبوت کے دعوی کی شرائط 3
ہود (ع) :

حضرت ہود (ع) پر تہمت 2; حضرت ہود(ع) کا جھٹلانا 7;حضرت ہود (ع) کا حق کی طرف بلانا 6; حضرت ہود(ع) کا قصہ 6;حضرت ہود (ع) کی دلیلوں کی تکذیب 2; معجزہ حضرت ہود (ع) کا جھٹلانا 2



إِن نَّقُولُ إِلاَّ اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوَءٍ قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللّهِ وَاشْهَدُواْ أَنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ (٥٤)

ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے خدائوں میں سے کسی نے آپ کو دیوانہ بنادیا ہے _ہود نے کہا کہ میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں اور تم بھی گواہ رہنا کہ میں تمھارے شرك سے بیزار ہوں (54)

1_قوم عاد، متعدد معبودوں کی پوجا کرنے والی اور ان کو دنیا کے مسائل میں مؤثر ہونے پر اعتقاد رکھتی تھي_

ان نقول الا اعترى ك بعض الہتنا بسوء

لفظ( آلھہ) جو ( الا ہ ) کی جمع ہے یہ متعدد معبودوں کا معنی دیتا ہے_

2_ قوم عاد نے حضرت ہود(ع) پر ذہنی کمزوری کی تہمت لگائي اور ان کی باتوں کو مجنوں کی باتوں سے تعبیر کیا_

ان نقول الا اعترى ك بعض الہتنا بسوء

( سوء) کا معنی ،دکھ، سختی ، مرض، مصیبت اور اسکی مانند معانی ہیں_ اور آیت میں قرینہ مقامی کی وجہ سے جنون کی بیماری اور اسکی مثل مراد ہے_

3_ قوم عاد، اپنے خداؤں میں سے بعض کو حضرت ہود(ع) میں جنون اور ذہنی کمزوری کا عامل خیال کرتے تھے_

ان نقول الا اعترى ك بعض الہتنا بسوء

( اعتراء)( شامل ہونا) اور ( لگ جانے) کے معنی میں ہے(لسان العرب)_

آیت شریفہ میں لفظ (اعتراء) جو حرف (باء) کے ذریعے سے مفعول دوم ( بسوء)کی طرف متعدی ہوا ہے لہذا ( پہنچانے اور شامل کرنے) کے معنی میں آیا ہے _ اس صورت میں جملہ ( ان نقول ...) کا معنی کچھ یوں ہوگا کہ ہم صرف یہی کہیں گے کہ ہمارے خداؤں میں سے ایك نے تم کو بیماری اور مصیبت میں گرفتار کر دیا ہے_

4_قوم عاد، یہ یقین رکھتے تھے کہ ہر بت اور معبود کے لیے ایك مخصوص کام ہے_



ان نقول الا اعتراى ك بعض الہتنا بسوء

یہ کہ قوم عاد نے دکھ لانے کی نسبت اپنے بعض خداؤں کی طرف دی ہے ( بعض الہتنا) تمام خداؤں کی طرف یہ نسبت نہیں دی ، اس سے ہم یہ معلوم کرسکتے ہیں کہ وہ ہر بت اور اپنے معبود کو ایك مخصوص کام کا عہدہ دار خیال کرتے تھے_

5_ حضرت ہود (ع) نے مشرکین کو جتلا دیا کہ تمہارے خداؤں سے بیزار ہوں اور ان کو کسی شے کے ایجاد کرنے پر مؤثر اور لائق عبادت نہیں سمجھتا ہوں_

قال ... اشہدوا انی بريء مما تشرکون

حضرت ہود (ع) کی مشرکین کے معبودوں اور بتوں سے نفرت اور بیزاری ان کے مؤثر نہ ہونے اور لائق عبادت نہ ہونے کی وجہ سے تھي_ حضرت ہود (ع) نے لوگوں کو مخاطب ہو کر یہ نہینفرمایا (اشہد کم) بلکہ خداوند متعال کو گواہ بناتے ہوئے کہا (اشہد اللہ )اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ( و اشہدوا ) کا جملہ فقط لوگوں کو خبر دینے کے لیے کہا ہے نہ گواہ بنانے کے لیے_

6_ حضرت ہود (ع) نے خداوند متعال کو اہل شرك کے معبودوں کے بے اثر ہونے اور ان سے بیزاری پر گواہ بنایا _

قال انی أشہد اللہ و اشہدوا انی بريء مما تشرکون

(اشہد) کا مصدر " اشہاد" ہے جو گواہ بنانے کے معنی میں ہے_

7_مبلغین دین کا باطل اور خرافاتی عقائد سے بیزاری کا اعلان کرنا ،ایك ضروری قدم ہے_

قال انی اشہد اللہ ... انی بريء مما تشرکون

8_ حضرت ہود (ع) نے رسالت کےپہنچانے میں شرك و بت پرستی کا یقین اور محکم ارادہ کے ساتھ مقابلہکیا ہے_

قال انی اشہد اللہ و اشہد وا انی بريء مما تشرکون
-----------------------------------------------
بت پرست :1
بیزاری :
باطل خداؤں سے بیزاری 5،6; باطل عقیدے سے بیزاری 7; خرافات سے بیزاری 7
خدا :
خدا کی گواہی 6
عقیدہ :
باطل خداؤں کا عقیدہ 4;بتوں کا عقیدہ 4
قوم عاد :
قوم عاد اور بتوں کا کردار 4; قوم عاد کا شرك 1;قوم عاد کا عقیدہ 1،4;قوم عاد کی بت پرستی 1; قوم عاد کی تاریخ 2،3;
قوم عاد کی تہمتیں 2; قوم عاد کی فکر 3; قوم عاد کے باطل خدا 1،3،4

166
مبلغین :
مبلغین کی ذمہ داریاں 7
مشرکین :1
ہود (ع) :
حضرت ہود(ع) اور جنون 3; حضرت ہود(ع) اورقوم عاد 5 ;حضرت ہود(ع) پر جنون کی تہمت 2; حضرت ہود(ع) کا بیزاری کا اعلان 5;حضرت ہود (ع) کا شرك کے خلاف جہاد 8; حضرت ہود(ع) کا قصہ 5،6;حضرت ہود(ع) کا گواہ بنانا 6; حضرت ہود (ع) کے ارادہ کا محکم ہونا 8

مِن دُونِهِ فَكِيدُونِي جَمِيعاً ثُمَّ لاَ تُنظِرُونِ (٥٥)
لہذا تم سب مل کر میرے ساتھ مکاری کرو اور مجھے مہلت نہ دو(55)

1_ حضرت ہو د(ع) نے اپنی قوم کے مشرکین کو اعلان کرکے بتادیا کہ وہ فقط خداوند متعال کی ذات کو کائنات میں مؤثر اور لائق عباد ت سمجھتے ہیں_
انّی بريء مما تشرکون من دونہ
( دونہ ) کی ضمیر لفظ ( اللہ )جو اس سے پہلے والی آیت میں ہے کی طرف لوٹ رہی ہے_
2_ حضرت ہود (ع) نے قوم عاد کے تمام مشرکین اور ان کے خداؤں کو اپنے خلاف سازش اور جنگ کے لیے للکارا_
فکیدونی جمیع
کیونکہ اس سے پہلی والی آیت میں مشرکین اور ان کے بتوں کے بارے میں گفتگو تھی تو لفظ(جمیعا) سے مراد، تمام مشرکین اور بت ہیں_
3_ حضرت ہود (ع) نے اپنی قوم کے مشرکین میں اعلان کیا کہ وہ مکاری اور سازش میں انہیںمہلت نہ دیں اور انہیںاپنے اندر سے نکال باہر کردیں_
فکیدونی جمیعا ثم لا تنظرون
(انظار) کا معنی مہلت دینا ہے اور(لا تنظرون) کا معنی یہ ہوگا کہ مجھے مہلت نہ دو یہ کنایہ ہے کہ (مجھے ختم کردو) _
4_بتوں کی عاجزی اور انسانوں کی زندگی میں ان کا بے اثر ہونا ،نیز قوم عاد کی خداوند متعال کے ارادے کے سامنے بے بسي، وہ مقاصد ہیں جس کی وجہ سے حضرت ہود(ع) نے لوگوں کو مقابلہ اوراپنے خلاف سازش کے لیے بلایا_
فکیدونی جمیعا ثم لا تنظرون

(کیدوا) (کید) مصدر سے فعل امر ہے (جو فریب دینے)کے معنی میں آتا ہے_ مذکورہ بالا جملہ میں قرینہ مقامی کی وجہ سے امر سے مراد امر تعجیزی ہے یعنی مخاطب کے کام کو انجام دینے میں عاجز ہونے کو بتانے کے لیے اس سے کوئي چیز طلب کرنا _
5_ قوم عاد اور ان کے خداؤں کا اپنے درمیان سے حضرت ہود (ع) کے ہٹانے پر عاجز ہونا، ان کی رسالت کی حقانیت پر واضح دلیل اورنشانی ہے_
فکیدونی جمیعا ثم لا تنظرون
"فا" "فکیدوني" میںنتیجہ کیلئے ہے اور ایك جملہ سے حاکی ہے جو کہ مقدر ہے" ان نقول لا اعتريك ..."کے قرینہ سے وہ جملہ یوں ہوگا "ان کا ن کما تقولون فکیدوني" اگر بتوں میں اتنا دم خم ہے تو تم ان کے ساتھ مل کر میرے مقابلے میں آجاؤ اور میرا کام تمام کردو_
6_ حضرت ہود علیہ السلام کا علی الاعلان بتوں سے بیزاری کا اظہار کرنا اور بتونکا حضرت ہود (ع) کا کچھ نہ بگاڑ سکنا یہ اس بات کی دلیل تھی کہ قوم عاد کا حضرت (ع) کے بارے میں جو دعوی ( حضرت ہود (ع) کا بتوں کے ذریعے جنوں میں مبتلا ہوجانا) تھا اسمیں کوئي حقیقت نہیں تھي_
إن نقول الّا اعترى ك بعض الہتنا بسوء فیکدونی جمیعاً ثم لا تنظرون
-----------------------------------------------
بت :
بتوں کا عاجز ہونا 4،5،6
بیزاري:
باطل خداؤں سے بیزاری 6
خدا:
خداوند متعال کی خصوصیات 1; مشیت الہی 4
قوم عاد:
تاریخ قوم عاد4،5; قوم عاد کا عاجز ہونا 4،5; قوم عاد کا مکر3;قوم عاد کو دعوت 2; قوم عاد کی سازش 3; قوم عاد کے باطل خدا 5;قوم عاد کے جھوٹ بولنے کے دلائل 6
ہود(ع) :
حضرت ہود اور قوم عاد 1،2،3 ، 4;حضرت ہود(ع) پر جنون کی تہمت 6; حضرت ہود (ع) کا شرك کے خلاف جہاد 2; حضرت ہود کا عقیدہ 1; حضرت ہود (ع) کا قصّہ 2،3،4;حضرت ہود کا لڑائي کے لیے بلانے کا فلسفہ 4; حضرت ہودکا نظر یہ کائنات 1; حضرت ہود (ع) کو مہلت 3;حضرت ہود (ع) کی بیزاری 6; حضرت ہود (ع) کی توحید افعالي1;حضرت ہود (ع) کی توحید عبادی 1;حضرت ہود (ع) کی حقانیت کے دلائل 5; حضرت ہود (ع) کی دعوت حق 2; حضرت ہود (ع) کے قتل کی سازش 3

168

إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّهِ رَبِّي وَرَبِّكُم مَّا مِن دَآبَّةٍ إِلاَّ هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (٥٦)
میرا اعتماد پروردگار پر ہے جو میرا اور تمہارا سب کا خدا ہے اور کوئي زمین پر چلنے وال ایسا نہیں ہے جس کی پیشانی اس کے قبضہ میں نہ ہو میرے پروردگار کا راستہ بالکل سیدھا ہے (56)

1_ قوم عاد اس کوشش میں تھی کہ حضرت ہود (ع) کو آزار و اذیت دیں اور اپنے در میان سے انکو ختم کردیں_
فکیدونی جمیعاً ثم لا تنظرون إنی توکلت علی الله ربّی و ربّکم
2_ حضرت ہود(ع) اپنے الہی توکّل کی وجہ سے قوم عاد کے مکر و سازش کے خوف سے محفوظ ہونے پر مطمئن تھے_
فکیدونی جمیعاً ثم لا تنظرون إنّی توکلت علی الله
( إنی توکلت ...) کا جملہ معنی کنائي (فیکدونی جمیعاً ...) کے لیے علت ہے وہ معنی کنائي یہ ہے کہ قوم عاد حضرت ہود (ع) کو ضرر دینے سے عاجز تھی _

3_ خداوند عالم، تمام انسا نوں کا مالك و پرودگار او ر ان کے امور کی تدبیر کرنے والا ہے_
علی الله ربّی و ربّکم
4_ خداوند متعال کی معرفت اور اسکی عالمگیر ربوبیت، اسکی ذات پر توکل اور دشمنان دین سے خوف نہ کھانے کا موجب ہے_
ثم لا تنظرون إنّی توکلت علی الله ربّی و ربّکم
اپنے توکل کو بیان کرنے کے بعدخداوند متعال کی ربوبیت کی توصیف ( ربّی و ربّکم) اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خداوند متعال تمام مخلوقات کا ربّ ہے اور وہ سزاوار ہے کہ اس پر توکل کیا جائے _

169

5_ حضرت ہود، (ع) ابلاغ رسالت الہی میں مصمم تھے اور اس راستے میں ہر مشکل و اذیت کو برداشت کرنے کے لیے آمادہ تھے _
فکیدونی جمیعاً ثم لاتنظرون إنی توکلت علی الله ربّی و ربّکم
6_ مبلغین دین کو چاہیے کہ وہ خدا پر توکل اور امور کو خداوند عالم کے سپرد کرتے ہوئے دین کے دشمنوں سے خوف نہ کھائیں اور اپنی ذمہ داری کو بھر پور انداز سے انجام دیں _
فکیدونی جمیعاً ثم لا تنظرون انی توکلت علی الله ربی و ربّکم
7_ تمام مخلوقات پر خداوند متعال کی حاکمیت کا اعتقاد اور اسے تمام انسانوں کا ربّ سمجھنا انسان میں الله پر توکل کا انگیزہ پیدا کرتا ہے _
إنی توکلت علی الله ربی و ربکم ما من دابّة الّا ہو ء اخذ بناصیتہ
8_ تمام زندہ مخلوقات، فرمان اور حاکمیت الہی کے ماتحت ہیں _
ما من دابّة الّا ہو ء اخذ بناصیتہ
( ناصیة) سر کی پیشانی کو کہا جاتا ہے کبھی پیشانی کے اوپر والے بالوں پر اطلاق ہوتا ہے _ سرکے آگے والے حصّے اور بالوں کو پکڑنا یہ اسکی حاکمیت اور تسلط سے کنایہ ہے_
9_ کوئي بھی جاندار شے خواہ وہ انسان ہو یا حیوان، الله تعالی کی مرضی کے بغیر کسی دوسرے کو ضرر پہنچانے پر قادر نہیں ہے_
ثم لا تنظرون إنّی توکلت علی الله ... ما من دابّة الّا ہو ء اخذ بناصیتہ
حضرت ہود(ع) کے مقابلہ طلب کرنے اور خداوند عالم پر توکل رکھنے کے بعد خدا وند عالم کا تمام جانداروں پر اپنی حاکمیت کو بیان کرنا یہ معنی دیتا ہے کہ تمام اشیاء مرضی خدا کے تابع ہیں اور اس کی مرضی کے بغیر کوئي بھی جاندار ( بے جان بت تو درکنار) کسی کو بھی ضررو تکلیف پہنچانے پر قادر نہیں ہے_
10_ خداوند متعال کی عالمگیر ربوبیت اور تمام جانداروں پر تسلّط اورذات الہیپر توکل رکھنا حضرت ہود(ع) کی تعلیمات میں سے تھیں_
إنّی توکلت عل الله ربّی و ربّکم ما من دابّة الّا ہو ء اخذ بناصیتہ
11_ افعال خداوندی اور اسکی تدبیر، حکمت کی بنیاد اور صحیح راستے پر ہے _
إن ربّی علی صراط مستقیم
12_انبیاء کے دشمنوں کے مقابلہ میں خداوند عالم کی اپنے انبیاء کی حمایتکرنا اسکی ربوبیت کے تقاضوں میں سے اور اپنے کامونکو حکمت و صحیح بنیادوں پر قرار دینے میں سے ہے_
إنّی توکلت علی الله ربّی و ربّکم ... إنّ ربّی علی صراط مستقیم

170

( إنّی توکلت ...) کا جملہ خداوند متعال کی حضرت ہود (ع) کی حمایت پر دلالت کرتا ہے _ اور (إن ربّي ...) کا جملہ اس معنی کی علت ہے _ اس صورت میں خداوند متعال کے صحیح و سیدھے کاموں کا ہونا یہ تقاضا کرتا ہے کہ حضرت ہود (ع) کی دشمنوں کے مقابلے میں حمایت کی جائے _
13_ خداوند متعال، مومنین اور جو اس پر توکل کرتے ہیں ان کا حامی اور مددگار ہے _

إنی توكلت علی الله ... إن ربی علی صراط مستقيم
14_" عن علی ابن ا بی طالب(ع) فی قولہ( إن ربی علی صراط مستقيم) يعنی انہ علی حق يجزی بالإحسان إحساناً و بالسّيء سئيّاً ويعفو عمن يشاء و يغفر سبحانہ و تعالی (1)
خداوند عالم كے اس قول (ان ربّی علی صراط مستقيم) كے بارے ميں امير المومنين(ع) سے روايت ہے كہ اس آيت شريفہ كا معنی يہ ہے كہ پروردگار، حق كے راستے پر ہے _ نيكی كی جزا نيكی اور بدی كی سزا بدی ديتا ہے اور وہ ذات پاك و بلند مرتبہ ہے اور جسكو معاف كرنا چاہے تو اسكو بخشش ديتا ہے _
------------------------------------------------
اطمينان:
اطمينان كے عوامل 2
انبياء:
انبيا عليہم السلام كی حمايت 12
انسان :
انسانوں كا پرودگار3; انسانوں كا مالك 3; انسانوں كا مدبّر 3
ايمان :
ايمان كے آثار 7; خدا كی حاكميت پر ايمان7
تبليغ:
تبليغ كی روش 6; تبليغ ميں توكل 6;تبليغ ميں مصمم ہونا 6
توحيد:
توحيد ربوبی 8
توكل:
خدا پر توكل 4،6،7; خدا پر توكل كی اہميت 10; خداپر توكل كے آثار 2
جانداران:
جانداروں كا حاكم 7; جانداروں كا عاجز ہونا 9;جانداروں كی حركت 8
خدا كا حمايت كرنا :
افعال خداوندی 11; افعال الہی كی خصوصيات 12;حاكميت خدا 8،9، 10; حكمت الہی 11;حكمت
.............

**1) تفسير عياشی ج2، ص151، ح42; نور الثقلين ج2، ص374، ح150_**


الہيكے آثار 12;حمايت خدا 12; خدا كی معرفت كے آثار 4;خدا كے مختصّات 8،9;ربوبيت الہی 3، 10 ، 11 ;ربوبيت خدا كی معرفت كے آثار 4;ربوبيت خدا كے آثار 12; عدالت الہی 14; مالكيت الہی 3;مشيت الہی كے آثار 9
روايت :14
صراط مستقيم:
صراط مستقيم سے مراد 14
قوم عاد:
قوم عاد كی اذيتں1; قوم عاد كی تاريخ 1; قوم عاد كی سازش 2
كائنات كی معرفت :
توحيدی كائنات كی معرفت 8
مؤمنين:
مؤمنين كے حامی 13
مبلغين:

مبلغین کی ذمہ داری 6
متوکلین :
متوکلین کے حامی 13
ہود (ع) :
اذیت ہود (ع) 1; استقامت ہود (ع) 5; تعلیمات حضرت ہود (ع) 10;حضرت ہود (ع) کا اپنی ذمہ داری کو پورا کرنا 5;حضرت ہود (ع) کا عقیدہ 2;حضرت ہود(ع) کی قاطعیت 5;حضرت ہو د (ع) کی قتل کی سازش 1; حفاظت ہود (ع) 2;ہود (ع) کا توکل 2

فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْماً غَيْرَكُمْ وَلاَ تَضُرُّونَهُ شَيْئاً إِنَّ رَبِّي عَلَىَ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ (٥٧)
اس کے بعد بھی انحراف کرو تو میں نے خدائي پیغام کو پہنچادیا ہے اب خدا تمھاری جگہ پر دوسری قوموں کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہو بیشك میرا پروردگار ہر شے کا نگران ہے (57)

1_ حضرت ہود (ع) کی ذمہ داری تھی کہ قوم عاد کو خدا کا پیغام پہنچائیں_
فقد ابلغتکم ما اُ رسلت بہ إلیکم
2_حضرت ہود (ع) ،نے خدا کے پیغامات کو لوگوں تك پہنچاي


اور اپنی ذمہ داری کو با خوبی انجام دیا _
فقد أبلغتکم ما أرسلت بہ إلیکم
3_ حضرت ہود (ع) ،خدا کے پیغامات کو پہنچانے اور لوگوں پر اتمام حجت کرنے کے بعد انکی رو گردانی کا خود کو ذمہ دارنہیں سمجھتے تھے _
فإن تولّوا فقد أبلغتکم ما ا رسلت بہ إلیکم
یہ بات واضح ہے کہ (فقد أبلغتکم ...) کا جملہ ( فإن تولّوا ...)کی شرط کا جواب نہیں ہوسکتا کیونکہ حضرت ہود (ع) نے ابلاغ رسالت کی ، خواہ لوگ ایمان لائیں یا منہ پھیر لیں بلکہ وہ جملہ جواب کا سبب اور اسکا جانشین ہوسکتا ہے یعنی اگر تم لوگوں نے منہ پھیر لیا تو میری کوئي ذمہ داری نہیں ہے اسکی سزا مجھ پرنہیںہے کیونکہ وہ جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے اسکو میں تمہیں پہنچا چکاہوں_
4_ مبلغین دین کی ذمہ داري، حقائق کا ابلاغ اور معارف دین کو لوگوں تك پہنچانا ہے نہ اسکو قبول کرنے پر آمادہ کرنا _
فإن تولّوا فقد أبلغتکم ما ا رسلت بہ إلیکم
5_ حضرت ہود (ع) نے قوم عاد کو اس سے خوف دلوایا کہ تم لوگوں میں سے کفار کو تباہ کرنے کے بعد ان کی جگہ دوسری اقوام کوبسایا جائے گا _
فإن تولّوا ... و یستخلف ربّی قوماً غیرکم
( إستخلاف) کا معنی جانشین بنانا اور نائب قرار دینا ہے _ یہمعنی قوم عاد کو نابود کرنے کو مستلزم ہے_
6_ انبیا علیہم السلام کے مخالفین اور حقائق و معارف الہی سے منہ موڑنے والے، نابودی کے دہانے اور عذاب الہی کے خطرے میں ہیں_
فإن تولّوا ... یستخلف ربّی قوماً غیرکم
7_ کفار کو نابود کرنے کے بعد صالح اور موحد اقوام کو پیدا کرنا، خداوند عالم کی ربوبیت کا جلوہ ہے_
و یستخلف ربّی قوماً غیرکم
یہ بات واضح ہے جو نابود ہونے والی قوم کی جگہ لے گی وہ خود اسی قوم سےنہیں ہوگی لہذا کلمہ (غیرکم) دلالت کرتا ہے کہ اس قوم کا عقیدہ اور مقصود میں پہلی قوم سے اختلاف ہے اسی وجہ سے ( غیرکم) کی تفسیر صالح اور موحد ہوناکی گئي ہے_
8_ شرك کرنا اور پیغمبروں کی نصیحتوں اور تعلیمات کی مخالفت کرنا، معاشرے کو نابود کرنے کے اہم اسباب ہیناور یہ چیزیں تاریخ میں تحول و تبدیلی کا موجب بنتی ہیں _

فإن تولّوا ... يستخلف ربّى قوماً غيركم
9_ لوگوں كا دين اور معارف الہى سے منہ پھيرنا، خداوند متعال كو كوئي ضررنہيں پہنچاسكتا _
فإن تولّوا ... و لاتضرّونہ شيئ
مذكورہ بالا تفسير اس صورت ميں ہوسكتى ہے جب ہم ( لا تضّرونہ) كو ( فإن تولّوا)كى شرط كا جواب قرار ديں يہ بات قابل ذكر ہے كہ (تضرّون) كو ( قد أبلغتكم) جو ماضى ہے اس


پر عطف كيا گيا ہے جسكى وجہ سے وہ مجزومنہيں ہوا_
10_ كافروں كو عذاب الہى سے ہلاك كرنے سے خداوند متعال كو كوئي ضررنہيں ہوتا_
و يستخلف ربّى قوماً غيركم و لا تضرّونہ شيئ
جب ہم جملہ ( لا تضّرونہ) كو جملہ ( يستخلف ربّي ...) كے ساتھ ارتباط ديں گے تو مذكورہ بالا تفسير حاصل ہوگى يعنى تمہارى نابودى خداوند متعال كو كوئي ضررنہيں پہنچاتي_
11_ كافروں پر عذاب الہى كا نازل ہونا ان كا عذاب كے مستحق ہونے كى وجہ سے ہے نہ يہ كہ ان كا وجود ، خداوند عزّوجل كو ضرر و زياں ديتا ہے _
و يستخلف ربّى قوماً غيركم و لا تضرّونہ شيئ
مذكورہ بالا تفسير اس صورت ميں ہے جب ہم (لا تضرّونہ ...) كے جملے كو حال قرار ديں تب جملہ ( يستخلف ...ولاتضرّونہ ...) كا يہ معنى ہوگا درحاليكہ كوئي ضرر و زياں خدا كونہيں پہنچتا پھر بھى وہ تمہيں عذاب كرے گا _ اور اس سے يہ مطلب بھى حاصل ہوتا ہے كہ كفارعذاب كے مستحق تھے نہ يہ كہ ان كا وجود، خداوند متعال كے ليے موجب ضرر وزياں تھا_
12_ خداوند متعال تمام مخلوقات پر دقيق نظر ركھنے والا اور مكمل آگاہى كے ساتھ حفاظت كرنے والا ہے _
إن ربّى على كل شيء حفيظ
13_ خداوند متعال كا تمام مخلوقات كا مالك اور مربّى ہونا،يہ ان مخلوقات پر اسكى دقيق نظراور حفاظت كامل كالازمہ ہے_
إن ربّى على كل شي حفيظ
14_ قوم عاد كے كفار كا كردار او ران كا انجام، خداوند متعال كے نزديك دقيق جہان بينى كے ساتھ تھا_
إن ربّى على كل شي حفيظ
15_ خداوند متعال كى وسيع تر آگاہى اور تمام چيزوں پر دقيق نظر ركھنا ، دليل ہے كہ خداوند متعال كو ضرر دينے ميں يہ سب عاجز ہيں_
و لا تضرونہ شيئاً إن ربّى على كل شي حفيظ
( إن ربّي ... ) كا جملہ ( لا تضرونہ شيئاً) كے جملے كے ليے علت ہے _
------------------------------------------------
اسماء و صفات :
حفيظ :12
اقوام :
اقوام صالح كيپيدائشے 7;اقوام كى جانشينى 7; اقوام مؤحدكا پيداہونا 7


انبيا:
انبياء عليہم السّلام كى مخالفت كے آثار 8; مخالفين انبياء كا عذاب 6
انسان:
انسانوں كے عاجز ہونے كے دلائل 15
تاريخ:
تاريخ ميں تحولات و تبديلى كے مؤثر عوامل8

خدا:
خدا کا حساب رکھنا 14; خدا کا سلطہ 12;خدا کا علم 12; خدا کا علمی احاطہ 15; خدا کو ضرر دینا 9، 10، 11، 15;خدا کی ربوبیت 13;خدا کی ربوبیت کی نشانیاں 7;خدا کی مالکیت 13; خدا کی محافظت 12، 15
دین:
تبلیغ دین کی اہمیت 4;دین سے منہ موڑنے کے آثار 6; دین سے منہ موڑنے کے نقصان 9; دین سے منہ موڑنے والوں کا عذاب 6; دین میں جبر کی نفی 4
شرك:
شرك کے آثار8
عذاب :
اہل عذاب11; عذاب کے اسباب 11
عمل:
عمل کی ذمہ داری 3
قوم عاد:
قوم عاد پر اتمام حجت 3; قوم عاد کا عمل14;قوم عاد کا کیفرو کردار14; قوم عاد کو ڈرانا 5;قوم عاد کی تاریخ5;قوم عاد کی جانشيني5; قوم عاد کی ہلاکت 5;قوم عاد کے کفّار5
کافرین:
کافروں کا عذاب 10، 11; کافروں کی ہلاکت 10
معاشرہ:
معاشرے میں ضرر کی پہچان8;معاشرونکی نابودی کے عوامل 8
مبلغین :
مبلغین کی ذمہ داری کا دائرہ کار4
موجودات :
موجودات کا مالك 13;موجودات کا مربّی 13; موجودات کی حفاظت 13
ہود :
حضرت ہود (ع) اور قوم عاد 1،3; حضرت ہود (ع) کا اپنی ذمہ داری نبھانا 2; حضرت ہود (ع) کا خبردار کرنا 5; حضرت ہود (ع) کی اتمام حجت 3;حضرت ہود (ع) کی تبلیغ 1، 2، 3;حضرت ہود (ع) کی رسالت 1،2;حضرت ہود (ع) کی فکر 3

175

وَلَمَّا جَاء أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوداً وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنَاهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ (٥٨)
اور جب ہمارا حکم آگیا تو ہم نے ہود اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی رحمت سے بچالیا اور انھیں سخت عذاب سے نجات دے دی (58)

1_ قوم عادکے افراد ، حضرت ہود (ع) کی رسالت پر ایمان نہ لائے بلکہ اپنے شرك و کفر پر باقی رہے_
فان تولّوا ... یستخلف ربی قوماً غیر کم ... و لما جاء امرنا نجيّنا ہود
2_خداوند متعال نے قوم عاد کے کفر و شرك پر اصرار کے سبب سخت اورمہلك عذاب ان پر نازل کیا _
و لمّا جاء امرنا ... و نجّينا ہم من عذاب غليظ
(أمر ) سے مراد وہ عذاب ہے جو قوم عاد پر نازل ہوا ،ايك احتمال کی بناء پر پہلی آیت میں (عذاب غلیظ) سے مراد دنیا کا عذاب ہے اوریہ دلالت کرتا ہے کہ ڈرانے والا (ہلاك کرنے والا) عذاب، قوم عاد پر نازل ہوا تھا_
3_کائنات ہستی میں فرمان الہي، بغیر کسی کمی وبیشی کے متحقق ہوتا ہے_
و لمّا جا امرن
عذاب کو (أمر ) سے تعبیرکرنا کہ جس کا معنی حکم ہے ممکن ہے اس حقیقت کی طرف اشارہ ہو کہ وہ چیز جس کے تحقق

کا خدا حکم دیتا ہے بغیر کسی کمی وبیشی کے بعینہ انجام پذیر ہوتی ہے_ گویا کہ فرمان الہی کا موردیہی فرمان تھا_
4_ قوم عاد کے کچھ لوگوں نے توحید الہی کو قبول کیا اور حضرت ہود (ع) کی رسالت پر ایمان لائے_
و الذين ء امنوا معہ
5_ خداوند متعال نے حضرت ہود (ع) اور ان کے پیروکاروں کو قوم عاد پر نازل شدہ عذاب سے نجات عطا کي_
و لمّا جاء أمرنا نجّينا ہودا و الذين ء امنوا معہ


6_ حضرت ہود (ع) اوران کے پیروکاروں کا نازل شدہ عذاب سے نجات حاصل کرنا ان پر، خداوند متعال کی رحمت کا ايك جلوہ تھا_
نجّينا ہودا و الذين ء امنوا معہ برحمة منّ
(برحمة) کا لفظ (نجّينا ) کے فعل سے متعلق ہے_
7_صاحبان ایمان ہی رحمت الہی کے مستحق ہیں_
نجّينا ہودا و الذين ء امنوا معہ برحمة منّ
8_ خداوند متعال، ہلاك كرنے والے عذاب كونازل كرنے سے پہلے ، مومنين اورصالحين كو اس ہلاكت سے نجات عطا فرماتا ہے تا كہ وہ اس عذاب ميں گرفتار نہ ہوجائيں_
و لمّا جاء نا أمرنا نجّينا ہودا و الذين ء امنوا معہ
9_ قوم عاد کے کفار، دنیاوی عذاب کے علاوہ اخروی عذاب میں بھی گرفتار ہوں گے_
و نجّيناہم من عذاب غليظ
مذکورہ تفسیر اس صورت میں ہے کہ جب جملہ "ونجّينا ہم من عذاب"ميں(عذاب) سے مراد آخرت کا عذاب مراد ليا جائے_
10_ خداوند متعال نے حضرت ہود (ع) اور ان کے پیروکاروں کو آخرت کے عذاب میں گرفتار ہونے سے نجات عطا فرمائي _
و نجّيناہم من عذاب غليظ
یہ حکمی اس صورت میں ہے کہ (عذاب غليظ) سے مراد آخرت کا عذاب ہوتو (نجّينا ) کا فعل ماضی لانے کا مقصد اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ قوم عاد پرمہلك عذاب نازل ہونے کے بعد بھی حضرت ہود(ع) کے مومنین اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے اور آخرت کے عذاب کے مستحق نہیں ہوئے_
11_ آخرت کا عذاب، سخت اور ہلاك كرنے والا ہے_
و نجّينا ہم من عذاب غليظ
12_ " عن ابی عبد اللہ(ع) قال : لما بعث اللہ عزوجل ہود اً ا سلم لہ العقب من ولد سام و ا مألاخرون ...فأہلكو بالريح العقيم ..." (1)
امام صادق(ع) سے روایت ہے آپ(ع) نے فرمایا کہ جب خداوند متعال نے حضرت ہود (ع) کو مبعوث فرمایا تو حضرت سام کی باقی ماندہ اولاد انکی طرف متوجہ ہوئي _ لیکن دوسرے لوگ ... ، باد عقیم (عذاب دینے والی ہوا) سے ہلاك ہوگـے ...
------------------------------------------------
خدا :
اوامر الہی کا حتمی ہونا 3;حاکمیت خدا 3;خدا کا نجات دینا 5، 8، 10; خدا کی رحمت کی نشانیاں 6; خدا کی سنتیں 8; خدا کے عذاب 2; رحمت الہی 7
.............

**1) اكمال الدين ، ج 1، ص 136، ح 5 ، ب 2 _نور الثّقلين ج 2 ، ص 43، ح 171_**


رحمت :

رحمت كے شامل حال افراد 6،7
روايت : 12
شرك :
شرك پر مصر رہنے كے آثار 2
صالحين :
صالحين كى نجات 8
عذاب :
اہل عذاب 9; سخت عذاب 2; عذاب آخرت سے نجات 10;عذاب اخروى كے درجات 11; عذاب سے نجات 5، 8;عذاب كے اسباب 2
قوم عاد:
قوم عاد كا شرك پر اصرار 1، 2; قوم عاد كا عذاب 2; قوم عاد كاكفر پر اصرار 1،2;قوم عاد كى تاريخ 1، 2; قوم عاد كى ہٹ دھرمي1;قوم عاد كے آخرت كا بہت
عذاب 9; قوم عاد كے دنيا كا عذاب 9; قوم عاد كے كفار 9; قوم عاد كے معاشرتى گروہ 4; قوم عاد كے مؤحدين 4;قوم عاد كے مؤمنين 4
كفار: 1
كفر :
كفر پر اصرار كے آثار 2
مشركين : 1
مومنين:
مومنين كى نجات 8; مومنين كے فضائل7
ہود (ع) :
حضرت ہود (ع) پر ايمان لانے والے 4،12; حضرت ہود (ع) كو جھٹلانے والے 1; حضرت ہود (ع) كے پيروكاروں كى نجات 5،6،10; حضرت ہود (ع) كى نجات 5،6،10قصّہ حضرت ہود (ع) 5،10

تفسير راہنما جلد 8

وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُواْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْاْ رُسُلَهُ وَاتَّبَعُواْ أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ (٥٩)
يہ قوم عاد ہے جس نے پروردگار كى آيتوں كا انكار كيا اس كے رسولوں كى نافرمانى كى اور ہر ظالم و سركش كا اتباع كرليا(59)

1_ قوم عاد كے پاس توحيد ربوبى كو درك كرنے كيلئے آيات اور نشانياں تھيں_


و تلك عاد حجدوا بأيات ربہم
2_ قوم عاد كى مسلّم اكثريت نے آيات الہى اور ربوبيت خداوندى كى نشانيوں كا انكا ركيا _
و تلك عاد جحدوا بأيات ربّہم
عاد كى امت ميں سے چند لوگ ايمان لائے تھے_ ليكن خداوند متعال نے آيات كے انكار اور پيغمبروں كى مخالفت كى نسبت

تمام قوم کی طرف دی تا کہ اس نکتے کی طرف اشارہ کرے کہ ان کی مسلّم اکثریت کفر اختیار کرنے پر مصر تھی اور ان کے مقابلے میں مومنین بہت ہی کم تھے _ یہ بات قابل ذکر ہے کہ فعل (جحد) حرف" با" کے ساتھ متعدی ہوا ہے اور کفر کا معنی اس میں پایا جاتا ہے یعنی کفر سے بھرا ہونا کے معنی میں ہے_

3_حضرت ہود (ع) نے قوم عاد کو خداوند عالم کی ربوبیت کے اثبات کے لیے کئي معجزات دکھائے_

و تلك عاد جحدوا بأيات ربّہم

4_ خداوند متعال نے قوم عاد کی پوری تاریخی زندگی میں بہت سے انبیاء (ع) کو ان کی ہدایت کے لیے بھیجا_

و تلك عاد ... و عصوا رسلہ

مذکورہ بالا تفسیر اس صورت میں ہے کہ (رُسل ) رسول کی جمع ہے_

5_ قوم عاد کی اکثریت نے انبیاء الہی کی مخالفت کی اور انکی رسالت اور ان کے احکام سے روگردانی کي_

و تلك عاد ... و عصوا رسلہ

6_کسی ایك رسول کی مخالفت، تمام انبیاء (ع) کی مخالفت کے برابر ہے_

و تلك عاد ... و عصوا رسلہ

بعض شواہد کی بناء پر کہا گیا ہے کہ قوم عاد سوائے حضرت ہود(ع) کے کوئي پیغمبر نہیں رکھتے تھے_ پس جو آیت میں لفظ (رسل) جمع کا صیغہ ہے تو اسکا معنی یہ ہوگا کہ اگرچہ قوم عاد نے ایك نبی کی مخالفت کی ہے لیکن اسکی مخالفت تمام انبیاء (ع) کی مخالفت کے برابر ہے _ کیونکہ وہ ایك بات اور ایك ہی مقصد رکھتے ہیں اور وہ توحید اور اس کے فروعات کی تبلیغ ہے_

7_قوم عاد،تکبر اور سرکش سرداروں پر مشتمل تھی اور لوگ انہیں کے پیروکار تھے_

و اتبعوا أمر کل جبار عنید

8_ قوم عاد کے لوگ، اپنے سرداروں کے فرمان پرعمل کرتےہوئے آیات الہی کا انکار اور انبیاء (ع) کی مخالفت کرتے تھے_

و تلك عاد جحدوا بأيات ربّہم و عصوا رسلہ و اتبعو امر کل جبار عنید

9_ قوم عاد پر ایك ظالمانہ اور استبدادی نظام، حاکم تھا_

و اتبعوا امر کل جبار عنید

10_حضرت ہود (ع) کی تعلیمات، قوم عاد کے سرکش اور جبّار سرداروں کے منافع کے خلاف تھیں_

و اتبعوا امر کل جبار عنید



11_ متکبرین اور حق کے منکر سرکش لوگوں کاعوام پر تسلط ، پیغمبروں کی کامیابی کے لیے مانع تھا_

و تلك عاد جحدوا بأيات ربّہم ... و اتبعوا امر کل جبار عنید

12_ متکبرین اور حق کے منکر سرکش افرادکی پیروی کرنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے_

و اتبعوا امر کل جبار عنید

13_ قوم عاد کے سرداروں کی لجاجت ، سرکشي اور تکبّر، حضرت ہود (ع) کی رسالت سے انکار اور انکی تعلیمات کو قبول نہ کرنے کے اسباب تھے_

و تلك عاد جحدو ا بأيات ربہم و عصوا رسلہ و اتبعوا امر کل جبار عنید

14_ربوبیت الہی کو قبول نہ کرنا اور پیغمبروں اور ان کے کاموں کی مخالفت کرنا، ظالموں کی حکومت اور طاغوتی نظام کاپیش خیمہ ہے_

و تلك عاد جحدوا بأيات ربہم ... و اتبعوا امر کل جبار عنید

مذکورہ بالا تفسیر اس احتمال کی بنیاد پر ہے کہ جب (اتبعوا)کے جملے کا سابقہ جملات پر ترتیب ذکري، ترتب خارجی سے حکایت ہو_

15_ربوبیت الہی کا قبول کرنا اور پیغمبروں کے احکامات پر عمل کرنا ، ظالموں اور ستم گروں کی حاکمیت اور سلطنت کے لیے رکاوٹ ہیں_

و تلك عاد جحدوابأيات ربّہم ... و اتبعوا امر کل جبار عنید

16_وہ لوگ جو ربوبیت الہی کا انکار اور پیغمبروں کی مخالفت نیز ستمگروں کی پیروی کرتے ہیں ، وہ دنیاوی عذاب میں گرفتار ہونے والے ہیں_
و لمّا جاء امرنا ... و تلك عاد جحدوا بأيات ربّهم ... و اتّبعوا امر كل جبّار عنيد
17_ربوبیت الہی سے انکار ، پیغمبروں کی مخالفت اور ان کے احکامات سے منکر ہونا نیز ستمگروں اور ظالموں کی پیروی کرنا ، قیامت میں سخت ترین عذاب کا موجب بنتا ہے_
و نجّينا ہم من عذاب غليظ و تلك عاد جحدوا ... و اتبعوا امر كل جبار عنيد
اس آیت کریمہ میں قوم عاد کے ان گناہوں کو بیان کیا گیا ہے جو ان کے لیے عذاب دنیاوی و اخروی کا سبب بنے ہیں_
------------------------------------------------


آیات خداوندی :
آیات خداوندی کو جھٹلانے والے 2،8
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کی مخالفت کے آثار 14،17; انبیاء (ع) کے ساتھ مخالفت 6; انبیاء (ع) کے مخالفین 5;انبیاء (ع) کے مخالفین پر دنیاوی عذاب 16; انبیاء (ع) کے مخالفین کی پیروی 8; انبیاء (ع) کے ہدف میں کامیابی کے موانع 11
ایمان :
ایمان کے آثار 15; ربوبیت خداوندی پر ایمان 15





تکبّر:
تکبّر کے آثار 13
حکومت :
ظالم حکومت کے اسباب 14
خدا :
ربوبیت خداوندی کی تکذیب کے آثار 14، 17; ربوبیت خداوندی کے دلائل 3
خدا کے رسول: 4
ربوبیت خدا:
ربوبیت خداوندی کو جھٹلانے والے2;ربوبیت خداوندی کے جھٹلانے والوں کو دنیاوی عذاب 16
ظالمین :
ظالموں کی حکومت کے موانع 15;ظالمین کی پیروی کے آثار 17; ظالمین کی حاکمیت کا سبب 14
ظلم :
ظلم کے آثار 17
عذاب :
اہل عذاب 16;عذاب آخرت کے اسباب 17; عذاب کے مراتب 17
قوم عاد:
قوم عاد او ر آیات الہی 1،2، 8; قوم عاد اور توحید الہی 1; قوم عاد اور ربوبیت خداوندی 2;قوم عاد کا پیغمبر 4;قوم عاد کا گناہ 5;قوم عاد کا کفر 2; قوم عا، کی اکثریت 2، 5;قوم عاد کی تاریخ 1،2،4،5 ، 7 ، 8 ، 9،13; قوم عاد کی سرگرمیاں 7; قوم عاد کی سیاسی سرگرمیاں9; قوم عاد کی ظالمانہ حکومت 9;قوم عاد کی مخالفت 5،7; قوم عاد کے حاکموں کا تکبر 13; قوم عاد کے حکّام کا گناہ 13 ;قوم عاد کے معاشرہ میں درجہ بندی 7، 8;قوم عاد کے معصیت کار 7; قوم عاد کے متکبرین 7
متکبرین :
متکبرین کی پیروی سے اجتناب 12; متکبرین کے تسلّط کے آثار 11
نافرماني:
انبیاء کی نافرمانی 5; نافرمانی کے آثار 13، 17

نافرمان : 5
نافرمانوں کی پیروی سے اجتناب 12; نافرمانوں کی پیروی کرنے والوں پر دنیاوی عذاب 16; نافرمانوں کی حکومت کے موانع 15
ہود (ع) :
ہود (ع) کو جھٹلانے کے اسباب 13;ہود (ع) کی تعلیمات 0 1; ہود (ع) کی ظلم کے ساتھ مخالفت 10; ہود (ع) کے متعدد معجزات 3

181

وَأُتْبِعُواْ فِي هَـذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلا إِنَّ عَاداً كَفَرُواْ رَبَّهُمْ أَلاَ بُعْداً لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ (٦٠)
اور اس دنیا میں بھی اور قیامت میں بھی ان کے پیچھے لعنت لگادی گئي ہے _ آگاہ ہوجائو کہ عادنے اپنے پروردگار کا کفر کیا تو اب ہود کی قوم عاد کے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے (60)

1_ قوم عاد کے افراد دنیا میں لعنت خداوندی کے مستحق ہوئے اور آخرت میں بھی اسکی رحمت سے محروم ہوں گے_
و اتبعوا فی ہذہ الدنیا لعنة و یوم القیامة
2_ قوم عاد نے ربوبیت خداوندی کا انکار کیا اور اس کے احکام کی نافرمانی کی _
الا ان عادا کفروا ربّہم
کیونکہ لفظ ( ربّہم ) فعل (کفروا) کے لیے حرف باء کے واسطہ کے بغیر مفعول واقع ہوا ہے تو یہاں ہم کہہ سکتے ہیں کہ لفظ (کفرو) میں نافرمانی کا معنی پایا جاتا ہے_ تو یوں معنی کریں گے(عصوا ربّہم کا فرین بہ )
3_ ربوبیت خداوندی سے انکار اور اس کے پیغمبروں کے احکامات کی نافرماني، خدا کی لعنت اور اسکي رحمت سے دوری کا موجب ہے_
و أتبعوا فی ہذہ الدنیا لعنة و یوم القیامة الا ان عادا کفروا ربّہم
4_ ظالموں اور ستمگروں کی پیروي، دنیا و آخرت میں رحمت الہی سے دوری کا سبب بنتی ہے_
و اتبعوا امر کل جبار عنید و اتبعوا فی ہذہ الدنیا لعنة و یوم القیامة
5_قوم عاد ، خدا اور انبیاء کی نافرمانی اور کفر کے سبب، رحمت الہی سے دوری اور ہلاکت کے مستحق ٹھہري_
الا بعدا لعاد قوم ہود
(بُعداً) (ہلاك ہونا یا دور ہونا) یہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف (لیبعد) کے لیے _ یعنی عبارت یوں ہے_ الا لیبعد قوم عاد بُعدا"کیونکہ قوم

182
عاد ہلاك ہوئي اور رحمت الہی سے محروم ٹھہری تو ممکن ہے یہ کہا جائے کہ عذاب سے یہاں مراد عذاب آخرت ہو اور رحمت الہی سے دوری بھی آخرت میں ہو _اور احتمال ہے کہ (الا بُعداً) سے مراد جسطرح زمخشری نے کہا ہے رحمت سے دوری اور ہلاکت کا مستحق ہونا ہو یعني(قوم عاد ) رحمت الہی سے دور او ر ہلاکت کی مستحق ٹھری جان لیں کہ وہ ایسی سزاا ور عذاب کے مستحق تھي_
6_ قوم عاد میں سے فقط جو حضرت ہود (ع) کے ہم عصر افراد رحمت الہی سے محروم اور عذاب الہی میں گرفتار ہوئے_
الا بُعداً لعاد قوم ہود
(قوم ہود ) لفظ(عاد) کے لیے عطف بیان ہے کیونکہ قوم عاد، حضرت ہود (ع) سے پہلے موجود تھی اور حضرت (ع) کے بعد بھی یہ قوم موجود تھي_لہذا ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ لفظ (عاد) سے (قوم ہود ) کی وضاحت اور تو ضیح بیان کرنے کامقصد مندرجہ بالا مفہوم کوبیان کرنا ہے_

---

خدا :

خدا کی ربوبیت کو جھٹلانے کے آثار 3; لعنت الہی کے اسباب 3
ربوبیت خدا :
ربوبیت خداوند کو جھٹلانے والے 2
رحمت :
آخرت کی رحمت سے محرومیت4; آخرت میں رحمت الہی سے محرومین1،5،6; دنیا کی رحمت سے محرومیت 4;رحمت الہی سے محروم ہونے کے اسباب 4
طاغوت:
طاغوت کی اطاعت کے آثار 4
عذاب :
اہل عذاب 6
قوم عاد :
قوم عاد پر عذاب 6; قوم عاد پر لعنت 1;قوم عاد کا کفر 5;قوم عاد کی آخرت میں محرومیت 1;قوم عاد کی تاریخ 6;قوم عاد کی محرومیت کے اسباب 5;قوم عاد کی نافرمانی 2،5;قوم عاد کی ہلاکت کے اسباب 5; قوم عاد کے محروم لوگ 6
کافرین : 5
کفر :
کفر کے آثار 5
لعنت :
لعنت کے مستحق 1
نافرمانی :
انبیاء (ع) کی نافرمانی کے آثار 3،5; خدا کی نافرمانی کے آثار 2،5
نافرمان لوگ :2،5
نافرمان لوگوں کی پیروی کے آثار 4

183

وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحاً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَـهٍ غَيْرُهُ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُواْ إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ (٦١)
اور ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائي صالح کو بھیجا اور انھوں نے کہا کہ اے قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے علاوہ کوئي خدا نہیں ہے اس نے تمھیں زمین سے پیدا کیا ہے اور اس میں آباد کیا ہے اب اس سے استغفار کرو اور اسکی طرف متوجہ ہوجائو کہ میرا پروردگار قریب تر اور دعائوں کا قبول کرنے والا ہے (61)

1_ حضرت صالح (ع) ، خداوند متعال کے پیغمبروں اور رسل میں سے تھے_
و لقد ا رسلنا ... و الی ثمو د اخاہم صالح
(الی ثمود)کا ( الی قومہ) پر عطف اور (اخاہم ) کا عطف لفظ (نوحاً) پر ہے جو آیت نمبر 25 میں ذکر ہوا ہے _
لقد ارسلنا الی ثمود اخاہم صالح
2_حضرت صالح (ع) کی رسالت، قوم ثمود تك محدود تھي_
و الی ثمود اخاہم صالح
3_حضرت صالح(ع) ، قوم ثمود سے رشتہ داری رکھتے تھے_
و الی ثمود اخاہم صالح
اس بات کی وضاحت کرنا ، کہ حضرت صالح (ع) قوم ثمود کے بھائي تھے اس لیے ہو سکتا ہے جملہ (اخاہم صالحا) حضرت صالح (ع) کی قوم ثمود سے رشتہ داری کی طرف اشارہ ہو_

4_حضرت صالح (ع) پیغمبر مبعوث ہونے سے پہلےہی اپنی قوم سے محبتکرنے والے اور ان کے ہمدرد تھے_


و الی ثمود اخاہم صالح
حضرت صالح (ع) کی قوم ثمود سے اخوت و برادری کا یہ معنی بھی ہوسکتا ہے کہ وہ انکے ساتھ مہربانی اور ہمدردی کرتےتھے_
5_ حضرت صالح (ع) کا قوم ثمود کیلئے پہلا اور اہم پیغام، خدا وحدہ لا شریك کی عبادت کی دعوت دینا تھا _
قال یا قوم اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ
6_ قوم ثمود ، خداوند متعال کے وجود پراعتقاد رکھتے تھے_
یا قوم اعبدوا اللہ
7_ وجود خدا پر یقین رکھنا ، تاریخ بشری کابنیادی اعتقاد ہے _
یا قوم اعبدوا اللہ
8_ قوم ثمود، مشرك اور متعدد خداؤں پر اعتقاد رکھتے تھے_
یا قوم اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ
9_ انسان کا بنیادی طور پر روحی مزاج، معبود کی عبادت اور اسکی طرف جھکاؤ رکھنا ہے_
مالکم من الہ غیرہ
10_ توحید عملی کا دارومدار توحید نظری پر ہے_
اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ
(مالکم ...) کا جملہ (اعبدوا اللہ ) کے لیے علت ہے یعنی حقیقت یہ ہے کہ خدا کے علاوہ کوئي معبود نہیں ،لہذاعملی طور پر بھی اسکی عبادت کی جائے نہ اس کے غیر کی _
11_ فقط خداوندعالم ہی ایسی حقیقت ہے جو لائق عبادت ہے_
اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ
12_ فقط خداوند ہی وجود دینے اور پیدا کرنے والا ہے_
ہو انشأکم من الأرض
(ہو انشأکم ) اور (انا قمت )جیسی نحوی ترکیبات معنی میں مبتداء اور فاعل ہے اور انکی خبر فعل ہے _ یہ کبھی تاکید پر لالت کرتیہیں اور کبھی حصر و انحصار پر دلالت کرتی ہیں_ کلام میں موجود قرینہ ان کو مشخص کرتا ہے_
13_ جو خالق اور پیدا کرنے والا ہو وہی حقیقت میں عبادت و پرستش کے لائق ہوتا ہے_
اعبدوا اللہ ... ہو انشأکم من الارض
(ہو انشأکم ) کا جملہ توحید اوروحدہ کے لیے استدلال ہے جس کا جملہ( اعبدوا اللہ ...) سے استفادہ ہوتا ہے یعنی کیونکہ خداوندعالم خالق ہے پس اسی وجہ سے لائق عبادت ہے او ر کیونکہ پیدا کرنے میں شریك نہیں رکھتا پس عبادت میں بھی اسکا کوئي شریك نہیں ہونا چاہیے_
14_ زمین کے عناصر، خلقت انسانی کا خمیر ہیں_


ہو انشأکم من الارض
15_ خداوند متعال نے انسانوں کو زمین آباد کرنے کی طاقت و استعداد عطا کی ہے اور ان میں اسے آباد کرنے کامیلان پیدا کیا ہے _
و استعمر کم فیہ
"استعمرہ فیہ" ، سے مراد یہ ہے کہ " جعلہ یعمرہ" اسے آباد کرنے والا بنایا (لسان العرب ) اس صورت میں (استعمر کم فیہا) کا معنی یوں ہوگا : خداوند متعال نے تم کو ایسا بنایا کہ تم زمین کو آباد کرو یعنی زمین کو آباد کرنے کی صلاحیت اور طاقت عطا فرمائي اورز مین کو تمہاری ضرورت قرار دیا تا کہ ہمیشہ اسےآباد کرنے کی طرف متوجہ رہو _
16_خداوند متعال نے چونکہ انسانونکوزمین کی آباد کاری کی استعداد عطا کی ہے لہذا وہ لائق عبادت ہے_

اعبدوا اللہ ... استعمر کم فیہ
(استعمر کم فیہا ) کا جملہ مثل ( ہو انشاکم ) کے (اعبدوا اللہ ) کے لیے دلیل ہے_
17_خداوند متعال کے حضور استغفار کرنے اور گناہوں کی معافی طلب کرنا ضروری ہے_
فاستغفرو
18_ خداوند متعال کے تقرب کو حاصل کرنا اور اسکی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے _
ثم توبوا الیہ
جملہ ( توبوا الیہ) کا جملہ (استغفروا) پر عطف کرنا، یہ دلیل ہے کہ توبہ سے استغفار کا معنی نہیں لیا گیا_ توبہ کے لغوی معنی (رجوع کرنا ) کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ آیت شریفہ میں توبہ سے مراد خدا کے اوامر و نواہی کی اطاعت کے ذریعہ اس کی طرف حرکت کرنا ہے_
19_گناہوں سے استغفار ، خداوند متعال کی عبادت اور شرك سے دوری ،تقرب الہی کا پیش خیمہ ہیں_
فاستغفروا ثم توبوا الیہ
مذکورہ بالا معنی حرف (ثم) کے عطف سے حاصل ہوا ہے _ جو یہ دلالت کرتا ہے کہ توبہ کا مرحلہ استغفار کے بعد ہے_
20_ حضرت صالح (ع) نے قوم ثمود کو یہ پیغام اور نصیحت کی کہ وہ خداوند متعال سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور اسکی طرف توجہ کریں نیز شرك سے استغفار کریں_
قال یا قوم ... فاستغفروا ثم توبوا الیہ
21_ خالقیت کو خداوند متعال میں منحصر سمجھنے کا یقین ،انسان کو اسکی عبادت کرنے اور اسکا شریك قرار دینے سے منع اور گناہ سے پرہیزاورگذشتہگناہوں سے استغفار کرنے پر آمادہ کرتا ہے_
ہو انشأکم من الا رض ... فأستغفروہ
مذکورہ بالا معنی حرف (فأ) سے حاصل ہوا ہے جس کے ذریعہ جملہ (استغفروا ...) جملہ"ہو


انشا کم" پر متفرع ہو اہے_
22_ خداوند متعال، انسانوں سے بہت قریب اور ان کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے_
ان ربّی قریب مجیب
23_ خداوندعالم کا اپنے بندوں کے نزدیك ہونے کی وجہ سے اس کا تقرب حاصل کرنا ایك آسانی اور سہل امر ہے_
ثم توبوا الیہ ان ربّی قریب
خداوند عالم کی طرف سے اور اس کے تقرب کے حصول کے لیے نصیحت کرنے کے بعد اس سے نزدیکی کو بیان کرنے کا مقصد عارف لوگوں کو یہ خوشخبری دینا ہے کہ خداوند عزوجل آپ سے دور نہیں ہے تا کہ اس تك پہنچنے کے لیے بڑی سے بڑی سختیوں کو جھیلنا پڑے بلکہ وہ آپ سے بہت ہی نزدیك ہے اور اسکا تقرب حاصل کرنا بہت آسان ہے_
24_ خداوندمتعال، مغفرت طلب کرنے والوں کی دعا کو قبول اور ان کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے_
فاستغفروا ... ان ربی قریب مجیب
جملہ"استغفروہ "اور "توبوا الیہ" سے ربط کی خاطر(قریب)اور (مجیب) کو لف و نشر غیرمرتب کی صورت میں بیان کیا گیا ہے_
25_ "جأ رجل من اہل شام الی علی بن الحسین (ع) فقال : انت علی بن الحسین ؟ قال : نعم ، قال : ابوك الذی قتل المؤمنین ؟ ... فقال : و یلك کیف قطعت علی ابی انہ قتل المؤمنین ؟قال : قولہ : اخواننا قد بغوا علینا فقاتلنا ہم علی بغیہم _ فقال : و یلك أما تقرا القرآن ؟ قال : بلی ، قال : فقد قال اللہ تعالی ... (و الی ثمود اخاہم صالحاً) ا فکانوا اخوانہم فی دینہم او فی عشیرتہم ؟ قال لہ الرجل : لا بل فی عشیرتہم : قال (ع) فہولاء اخوانہم فی عشیرتہم ولیسو اخوانہم فی دینہم ...(1)
اہل شام کا ایك شخص حضرت امام زین العابدین علی بن الحسین (ع) کے پاس آیا اور کہا : کیا تم علی بن الحسین (ع) ہو ، تو حضرت (ع) نے فرمایا ہاں _ اس نے کہا کہ تم اس کے فرزند ہو جس نے مومنین کو قتل کیا ... حضرت (ع) نے جواب دیا :کہ افسوس ہے تم پر، تو نے کس طرح یقین کے ساتھ یہ کہہ دیا کہ میرے والد بزرگوار نے مومنین کو قتل کیا؟ اس شخص نے جواب دیا کہ یہ اسکی بات ہے (امیرالمؤمنین) جویہ کہتا ہے کہ ہمارے بھائیوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی اور ہم نے بھی انکی بغاوت کی وجہ سے ان سے جنگ کی ہے_

.............

**1)تفسير عیاشی ، ج 2 ص 20، ح 53، بحار الانوار ج 32 ، ص 345، ح 329_**



پھر حضرت نے فرمایا افسوس ہے تم نے پر کیا تم نے قرآن میں نہیں پڑھا کہ خداوند متعال فرماتا ہے:( ... و الی ثمود اخاہم صالحاً) ... کیا حضرت صالح (ع) قوم ثمود کے دینی بھائي تھے یا ان سے رشتہ داری تھی _ تو اس نے کہا رشتہ داری تھي_ تو پھر حضرت (ع) نے جواب دیا کہ وہ بھی ہمارے رشتہ میں بھائي تھے نہ کہ دینی بھائي_

-----------------------------------------------


استغفار :

استغفار کی اہمیت 17; استغفار کے آثار 19; استغفار کے بارے میں تاکید 20; استغفار کے عوامل 21;شرك سے استغفار 20

اسماء و صفات :

قریب 22; مجیب 22

انبیاء (ع) :

انبیاء (ع) سے رشتہ داری 3

انسان :

انسان کا جھکاؤ 9، 15; انسانوں کا خالق 12;انسان کی توانائیوں کا مرکز 15،16;انسانوں کی خلقت کا عنصر 14; زمین کا انسان 14

ایمان :

ایمان کے آثار 21; خالقیت خداوند پر ایمان 21; خدا پر ایمان 7

تقرب :

تقرب کا سبب 19;تقرب کی اہمیت 18; تقرب کی سہولت 23

توبہ :

توبہ کرنے کی تاکید 20

توحید :

توحید افعالی 12; توحید خالقیت12;توحید عبادی 11; توحید عبادی کی اہمیت 5;توحید عبادی کی دعوت 5; توحید عملی کا پیش خیمہ10;توحید نظری کی اہمیت 10

حرکت میں لانا:

حرکت میں لانے کے عوامل 21

حضرت صالح (ع) :

حضرت صالح (ع) اور قوم ثمود 3، 4، 20، 25; حضرت صالح کی تعلیمات 5، 20; حضرت صالح (ع) کی دعوت 5;حضرت صالح(ع) کی رسالت کا علاقہ 2; حضرت صالح کی مہربانی 4; حضرت صالح(ع) کی نبوت 1; حضرت صالح(ع) کے رشتہ دار 3; حضرت صالح(ع) کے فضائل 4; حضرت صالح(ع) کے مقامات 1; حضرت صالح (ع) نبوت سے پہلے 4

خدا :

خدااور زمین کی آبادکاري15;خالقیت خدا 12; خدا شناسی کی تاریخ 7;خداوندکی عنایات 15 ،16 ; خداوند متعال کی بخشش 24; خداوند متعال کے خواص 11،12،21;قرب خداوند ی 22 ;قرب





خداوند ی کے آثار 23

خدا کی طرف لوٹنا 18،20:

خدا کی طرف لوٹنے کی اہمیت 18

دعا :
دعا کی اجابت 22
رسل الہی : 1
روایت : 25
شرك :
شرك سے اجتناب كے عوامل 21;شرك كے آثار سے اجتناب 19
عبادت :
عبادت خدا كے آثار 19; عبادت خدا كے دلائل 16; عبادت خدا كے عوامل 21
عقیده:
عقیده كی تاریخ 6،7
كائنات كی شناخت:
كائنات كی توحیدی شناخت 11،12; كائنات كی شناخت كا نظریہ21
قوم ثمود :
قوم ثمود كا باطل عقیده 8; قوم ثمود كا شرك 8; قوم ثمود كا عقیده6;قوم ثمود كو دعوت حق دینا 5; قوم ثمودكی خدا كی پہچان 6;قوم ثمود كے انبیاء 2، 6 ; قوم ثمود كے باطل خدا 8
گناه :
ترك گناه كے عوامل 21
گناہگار :
گناہگاروں كی اجابت دعا 24; گناہگاروں كی بخشش 24
مشركین :8
معبود :
معبود كی خالقیت 13
معبودیت :
معبودیت كا ملاك 13
میلان:
زمین كی آبادكاری كا میلان15; عبادت كی طرف میلان 9; معبود كی طرف میلان9

189

قَالُواْ يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوّاً قَبْلَ هَـذَا أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ (٦٢)
ان لوگوں نے كہا كہ اے صالح اس سے پہلے تم سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں كیا تم اس بات سے روكتے ہو كہ ہم اپنے بزرگوں كے معبودوں كی پرستش كریں _ ہم یقینا تمھاری دعوت كی طرف سے شك اور شبہ میں ہیں(62)

1_حضرت صالح(ع) ، قوم ثمود میں اپنی نبوت سے پہلے ہی عاقل اورایك خاص استعداد كے مالك انسان تھے_
قالوا یا صالح قد كنت فینا مرجوّاً قبل ہذ
مذكوره بالا معنی دو چیزوں پر موقوف ہے ( الف) "یہ جملہ كہ قوم ثمود كی تم پر امیدیں تھیں" جو جملہ (قد كنت ...) كے مضمون سے حاصل ہوتا ہے یہ حضرت صالح (ع) كے نابغہ اور استعداد خاص ركھنے اور نیك سیرت انسان سے حكایت كررہا ہے_
(ب) (ہذا) كے لفظ كا اشاره، حضرت صالح (ع) كی نبوت كے دعوی اور انكے اعلان توحید اوروحده لا شریك كی پرستش كے لازمی ہونے كی طرف ہے_
2_ قوم ثمود ، حضرت صالح (ع) كی خاص استعداد اور انكی مثبت خصوصیات كی معترف تھی _
قالوا یا صالح قد كنت فینا مرجوّاً قبل ہذ

3_ قوم ثمود، حضرت صالح (ع) كی خصوصيات اور مخصوص استعداد كی وجہ سے انہيں اپنی قوم كے ليے مايہ ناز اور ترقی سمجھتے تھے_
قد كنت فينا مرجوّ
4_ خداوند متعال، انبياء كو ان انسانوں ميں سے كہ جو نيك نام اور نيك سيرت مشہور ہوتے ہيں انتخاب كرتا ہے_
قد كنت فينا مرجوّاً قبل ہذ


5_ حضرت صالح (ع) كی قوم اور ان كے آباو اجداد ، مشرك اورغير الله كی پرستش كرتے تھے_
أتنہنا ان نعبد ما يعبد ء اباؤن
6_ حضرت صالح(ع) لوگوں كو غير الله كی عبادت سے منع فرماتے تھے اور قوم ثمود كی شرك پرستی سے نبرد آزما ہوتے تھے_
اتنہنا ان نعبد ما يعبد ء اباؤن
7_ قوم كو يكتا پرستی كی دعوت اور جھوٹے خداؤں كی تكذيب باعث بنی كہ قوم ثمود، حضرت صالح(ع) كی سرزنش اور ان پر اعتراض كرتی تھي_
اتنہنا ان نعبد ما يعبد ء اباؤن
جملہ ( اتنہنا ان نعبد ... ) ميں استفہام توبيخی ہے_
8_ قوم ثمود، حضرت صالح(ع) كے شرك كے خلاف جہاد كی خاطر ان سے وابستہ اپنی اميدوں پر پانی پھر تا ہوا ديكھ رہی تھی _
قد كنت فينا مرجوّاً قبل ہذا اتنہنا ان نعبد ما يعبد ء اباؤن
(قبل ہذا) اس پر دلالت كرتا ہے كہ قوم ثمود ، حضرت صالح سے اميدينلگا بيٹھے تھے اور (أتنہنا ) كا جملہ اس كے ليے دليل و علت كو بيان كررہا ہے_
9_قوم ثمود كا اپنے اجداد كے آداب و رسوم پر كار بند ہونا، حضرت صالح (ع) اورانكی تعليمات كی مخالفت كا سبب بنا _
اتنہنا ان نعبد ما يعبدُ اباؤن
لفظ (ما ) سے آيت ميں مراد مشركين كے خيالی معبود ہيں اوران كوجملہ (يعبد ء اباؤنا ) سے توصيف كرنا، (نعبد)سے پہلے حكم كی علت كی طرف اشارہ ہے يعنی ہم بتوں كی عبادت كرتے ہيں كيونكہ ہمارے ا با و اجداد انكی عبادت كرتے تھے_
10_ حضرت صالح(ع) كی دعوت توحيداور يكتا پرستی كے بنيادی مخاطب، قوم ثمود كے نوجوان اور در ميانی عمر كے افراد تھے_
اتنہنا ان نعبد ما يعبد ء اباؤن
فعل مضارع (يعبد )كا جملہ يہ بتاتا ہے كہ حضرت صالح (ع) كے مخاطب وہ لوگ تھے جنكے والدين زندہ تھے اور وہ اپنے خداؤں كی عبادت ميں مشغول تھے_
11_ معاشروں كی قوم و قبائل كے باطل افكار ونظريات سے وفاداري، ركاوٹ بنتی ہے كہجديد و بر حق نظريات اپنا مقام پيدا كريں_
اتنہنا ا ن نعبد ما يعبد ء اباؤن
12_ خاندانی تعصبات، اندھی تقليد و پيروی كا سبب ہيں_
اتنہنا ان نعبد ما يعبد ء اباؤن


13_حضرت صالح(ع) اپنی رسالت كی انجام دہيكے سلسلہ ميں انتھك اور مسلسلكوشش ميں مشغول تھے_
مما تدعونا اليہ
(تدعو) فعل مضارع ہے جو استمرار پر دلالت كرتا ہے جس سے انتھك اور مسلسل كوشش سے تعبيركی گئي ہے_
14_قوم ثمود ، خدا كی وحدانيت اور يكتا پرستيكی ضرورت كو شك كی نگاہ سے ديكھتے تھے _
و انّنا لفی شك مما تدعونا اليہ مريب

15_ حضرت صالح (ع) کی توحید اور یکتا پرستی کی طرف دعوت،اس چیز کا باعث بنی کہ قوم ثمود ،حضرت صالح(ع) کی ہوشیاری اور عقل مندی میں شك و تردید کرنے لگے_
و انّنا لفی شك مما تدعونا الیہ مریب
لفظ ( مریب)(تردید میں ڈالنا) (شك) کے لیے صفت واقع ہوا ہے اور اسکا متعلق ،حضرت صالح (ع) کی ہوشیاری اور عقلمندی ہے جیسا کہجملہ (قد کنت فینا مرجواً) کے قرینے سے ظاہر ہوتا ہے لہذا جملہ ( انّنا لفی ...) کا معنی یہ ہے کہ ہمیں تمہاری ان تعلیمات کے صحیح ہونے میں شکھے اور یہ شك سبب بنا ہے کہ ہم تمہاری ہوشیاری اور عقلمندی میں بھی شك کریں_
16_ عن ابی جعفر (ع) قال : ان رسول اللّہ (ص) سأل جبرئیل : کیف کان مہلك قوم صالح (ع) ؟ فقال : یا محمد (ص) ان صالحاً بعث الی قومہ و ہو ابن ستة عشر سنة ... و کان لہم سبعون صنماً یعبدونہا من دون اللّہ ... (1)
امام باقر (ع) سے روایت ہے کہآپ(ع) نے فرمایا : جناب رسول خدا(ص) نے جبرئیل(ع) سے سوال کیا کہ قوم صالحکی ہلاکت کیسے ہوئي تو حضرت جبرئیل نے جواب دیا : اے رسول اللہ (ص) جب حضرت صالح (ع) اپنی قوم میں معبوث ہوئے تو 16 سال کے تھے ... اور انکی قوم کے ستر 70 بت تھے کہ خدا کے علاوہ جنکی وہ پوجا کرتے تھے_
------------------------------------------------
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کا انتخاب 4; انبیاء (ع) کا خوشنام ہونا 4; انبیاء (ع) کی خصوصیات 4; گذشتہ انبیاء
تقلید :
اندھی تقلید کا زمینہ 12;نیك افراد کی تقلید 9
توحید :
توحید عبادی کی طرف دعوت 7،10،15
حق :
حق کو قبول کرنے کے موانع 11
.............

**1) کافی ، ج 8 ; ص 185، ح 213; بحار الانوار ج 11 ، ص 377، ح 3_**

192
رشد :
فکری رشد کے موانع 11
روایت : 16
صالح (ع) :
حضرت صالح (ع) کا اپنی ذمہ داری پر عمل پیدا ہونا 13; حضرت صالح(ع) کا شرك کے خلاف جہاد 6،7 ، 8 ;حضرت صالح (ع) کا قصہ 6، 13; حضرت صالح (ع) کا نابغہ ہونا 1;حضرت صالح(ع) کی تبلیغ 6; حضرت صالح(ع) کی دعوت7، 10، 13، 15; حضرت صالح (ع) کی رسالت 13; حضرت صالح (ع) کی سرزنش 17; حضرت صالح (ع) کی صلاحتیں 2; حضرت صالح(ع) کی کوشش 13;حضرت صالح(ع) کی ہوشیاری 15 ; حضرت صالح(ع) کے انذاز 6; حضرت صالح(ع) کے فضائل 1، 2; حضرت صالح(ع) کے مخاطبین 10; حضرت صالح(ع) کے نابغہ ہونے کے آثار 3; حضرت صالح (ع) نبوت سے پہلے 1
قومی تعصب :
قومی تعصب کے آثار 11، 12
قوم ثمود :
قوم ثمود اورتوحید عبادی 14; قوم ثمود اور حضرت صالح (ع) 1، 2، 3، 7، 8، 9، 15; قوم ثمود اور درمیانی عمر کے لوگ 10; قوم ثمود اور نیك لوگ 5; قوم ثمود کا اقرار 2; قوم ثمود کا شرك 5،6;قوم ثمود کا شك 14، 15; قوم ثمود کا عقیدہ 14;قوم ثمود کو حق کی دعوت 7; قوم ثمود کی امیدیں 8;قوم ثمود کی بت پرستی 16;قوم ثمود کی تاریخ 3،5، 7، 9، 14،

15; قوم ثمود کی ترقی کے عوامل 3;قوم ثمود کی فکر 3;قوم ثمود کی مخالفت کاسبب 9;قوم ثمود کی مخالفتیں 7;قوم ثمود کی ناامیدی 8; قوم ثمود کی ہلاکت 16;قوم ثمود کے جوان 10
متحرك كرنا:
متحرك كرنے كے اسباب9
مشركين : 5



قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَى بَيِّنَةً مِّن رَّبِّي وَآتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَن يَنصُرُنِي مِنَ اللّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ (٦٣)
انھوں نے کہا کہ اے قوم تمھارا کیا خیال ہے کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل رکھتا ہوں اور اس نے مجھے رحمت عطا کی ہے تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں گا تو اس کے مقابلہ میں کون میری مدد کرسکے گا تم تو گھاٹے میں اضافہ کے علاوہ کچھ نہیں کرسکتے ہو(63)

1_ حضرت صالح(ع) ، كے پاس اپنى رسالت كے ليے معجزه اورواضح دليل تھي_
قال يا قوم ارأيتم ان كنت على بيّنة
2_ خداوند متعال، پيغمبروں كو معجزه اور روشن دليليں عطا كرتا ہے_
ان كنت على بينة من ربّي
3_ خداوند متعال، پيغمبروں كى تربيت اور ان كے امور كى تدبير كرنے والا ہے_
ان كنت على بينة من ربّي
مذكوره بالا معني، لفظ (ربّ) سے استفاده كيا گيا ہے جو مربى اور مدّبر كا معنى ديتا ہے_
4_ پيغمبروں كو معجزه اور روشن دليليں عطا كرنے كا مقصد ، نبوت كے امور كى تدبير اور رسالت كے مقاصد ميں پيش قدمى ہے_
ان كنت على بيّنة من ربّي
5_ حضرت صالح(ع) ،ہمدرداور كفار سے شفقت اور رحم دلّى سے پيش آتے تھے_
يا قوم ارايتم
"يا قوم" (اے ميرى قوم) كى تعبير حضرت صالح(ع) كى شفقت اور رحم دلّى سے حكايت ہے_
6_ خداوند عالم نے حضرت صالح(ع) كو اپنى خصوصى رحمت


سے بہره مند فرمايا اور انہيں نبوت عطا فرمائي و آتانى منہ رحمةً مقام كى مناسبت سے يہاں "رحمة" سے مر اد مقام نبوت و رسالت ہے_
7_ خداوند متعال كى نبوت اور رحمت خاص اس كے پيغمبروں كے ليے ہے_
و اتانى منہ رحمة
لفظ (رحمة) كا نكره لانا ، اسكى عظمت كى دليل ہے جسے يہاں رحمت خاص سے تعبير كيا گيا ہے_
8_ حضرت صالح (ع) كى ذمہ داري، توحيد كى تبليغ اور شرك و بت پرستى سے مقابلہ تھا_
ان كنت على بيّنة من ربّى ... فمن ينصرنى من الله ان عصيتہ
جملہ ( ان عصيتہ ) جسكا معنى يہ ہے كہ ( اگر ميں خداوند متعال كى نافرمانى كروں)يہ بتا تا ہے (و ا مرنى بابلاغ رسالاتہ) جيسا جملہ (فمن ينصرنى ) سے پہلے تقدير ميں ہے_ اسى بناء پر حاصل معنييہ ہوگا ( ان كنت ...) تم خود اسكا فيصلہ كرو كہ اگر ميں خدا كا رسول ہوں اور وه مجھے رسالت كے پہنچا نے كا حكم فرمائے_اور اگر اسميں ميں كوشش نہ كروں تو كون ہے جو مجھے خدا كے عذاب سے بچالے گا _
9_ حضرت صالح (ع) نے اپنى قوم ميں اعلان كيا: اگرميں نے تمھارى بات كو قبول كرليا ( يعنى توحيد پرستى كى دعوت كوترك كردوں) توگنہگار اور مستحق عذاب ٹھہرايا جاؤں گا_

فمن ينصرنی من الله ان عصيتہ
10_ پيغمبر بھی اگر رسالت اور توحيد کی تبليغ کے سلسلہ ميں سہل انگاری کريں تو گنہگار ہيں _
فمن ينصرنی من الله ان عصيتہ
11_ فرمان الہی سے سرپيچی کرنے والے اگر چہ انبياء ہی کيوں نہ ہوں خدائي عذاب و سزا سے دوچار ہونے کے خطر ے ميں ہيں_
فمن ينصرنی من ﷲ ان عصيتہ
(من ﷲ ) کا معنی (من عذاب ﷲ ) ہے_
12_ تمام مخلوق، خداوند متعال کے عذاب کو دور کرنے اور عذاب الہی ميں گرفتار لوگوں کو بچانے ميں ناتواں ہے_
فمن ينصرنی من ﷲ ان عصيتہ
(ينصر ) کا فعل چونکہ(من) سے متعدی ہوا ہے لہذا (ينجي) (نجات دے گا) کا معنی اس ميں متضمن ہے _
13_ خداوند متعال کی قدرت، تمام طاقتوں سے بالاتر ہے_
فمن ينصرنی من ﷲ
14_ قوم ثمود کے کفار، حضرت صالح(ع) سے يہ چاہتے تھے کہ وه اپنے مدعی سے دستبرد ار ہو جائيناور توحيد


پرستی کی طرف لوگوں کو دعوت دينے سے گريز کريں_
فمن ينصرنی من ﷲ ان عصيتہ فما تزيدوننی غير تخسير
(فماتزيدونی )ميں حرف فأ، فأ فصيحہ ہے اور ايك مقدر جملے سے حکايت کررہی ہے جس پر اور گذشتہ آيت ميں (اتنھنا ...) کے قرينے کی بناء پر آيت کا معنی يوں ہوگا _ اگر ميں تمہارے کہنے ميں آکر ( توحيد کی تبليغ سے) ہاتھ بھی اٹھالوں توتم مجھے گھا ٹے اور نقصان کے کچھ نہيں دے سکتے_
15_ حضرت صالح(ع) اپنی قوم کے کفار کی درخواست (جو توحيد کی تبليغ کو ترك کرنا تھا) کيطرف توجہ کرنے کو بھی اپنے ليے تباہی اور خسارت کا موجب سمجھتے تھے_
فما تزيدوننی غير تخسير
(تخسير) خسارت ڈالنے کےمعنی ميں ہے _ اور اسکا فاعل قوم ثمود ہے_
16_ اپنے کافر رشتہ داروں کی خاطر خدائي ذمہ داريوں کو ترك کردينا ،خسارت اور تباہی کا موجب ہے_
فما تزيدوننی غير تخسير
17_حضرت صالح(ع) کی قوم کا آپ(ع) کو دعوت توحيد سے دستبردار ہونے پر اصرارسبب بنا کہ انہيں اپنی قوم کی خسارت و بتاہی کا بہت زيادہ يقين ہوگيا_
فما تزيدوننی غير تخسير
مذکوره بالا معنی اس صورت ميں حاصل ہوگا جب (تخسير ) کا معنی خسارت اور تباہی کی طرف نسبت دينا ہو جسطرح ( تکفير و تفسيق ) کا معنی کفر و فسق کی طرف نسبت دينا ہے _ اس بناء پر فعل تخسير کا فاعل حضرت صالح (ع) ہيں _اور جملہ (فما تزيدوننی ... ) کا معنی يوں ہوگا کہ تم مجھے توحيد پرستی کی دعوت سے منع کرنے پر جو اصرار کر رہے ہو اسکا نتيجہ فقط يہ ہے کہ ميں تمھيں تباہی و بر بادی ميں ديکھوں_
------------------------------------------------
انبياء (ع) :
انبياء (ع) اور عذاب 11; انبياء (ع) اور گناه 10; انبياء ء اور معصيت 11;ابنياء (ع) پر رحمت الہی 7;انبياء (ع) کا مدبر ہونا 3;انبياء (ع) کا مربی 3;انبياء (ع) کی رسالت کی اہميت 4;انبياء (ع) کی نبوت کی اہميت 4; انبياء (ع) کے اہداف کی تکميل کا زمينہ 4;انبياء (ع) کے روشن دلائل 2; انبياء (ع) کے ليے روشن دلائل کا فلسفہ 4; انبياء (ع) کے معجزه کا فلسفہ 4;انبياء (ع) کے مقامات 7
انسان :
انسانوں کا عاجز ہونا 12
بت پرستی :

بت پرستی سے مقابلے کی اہمیت 8
توحید :
توحید کی تبلیغ کی اہمیت 8; توحید کی دعوت کو ترك کرنا 14، 17; توحید کی دعوت کو ترك کرنے کا گناہ



ہے 9، 10
خدا :
افعال خداوندی 3; خداوند متعال کی ربوبیت 3; خداوند متعال کی رحمت خاصہ6، 7; خداوند متعال کے خصائص 13 ;خدا وند متعال کے عذاب سے مقابلہ 12;خداوند متعال کے عطایا 2; قدرت الہی کی خصوصیات 13 ;قدرت خداوند کی بالادستی 13; خدا کے عذابوں کاحتمی ہونا 12
رحمت :
رحمت کے شامل حال افراد6، 7
شرعی ذمہ داري:
شرعی ذمہ داری کو ترك کرنے کے آثار 16; شرعی ذمہ داری میں سہل انگاری کے آثار 10
شرك:
شرك سے مقابلہ کی اہمیت 8
صالح (ع) :
حضرت صالح (ع) اور قوم ثمود 5; حضرت صالح (ع) اور قوم ثمود کی خواہشات 9، 15; حضرت صالح (ع) اور کفّار 5; حضرت صالح (ع) اور گناہ 9; حضرت صالح (ع) اور مشرکین 5; حضرت صالح (ع) پر رحمت 6; حضرت صالح (ع) کا اطمینان 17; حضرت صالح (ع) کا قصہ 9، 14، 15; حضرت صالح (ع) کا معجزہ 1;حضرت صالح (ع) کی رسالت 8; حضرت صالح (ع) سوچ 9، 15 ; حضرت صالح (ع) کی گفتگو کا طریقہ 5; حضرت صالح(ع) کی نبوت 6;حضرت صالح (ع) کی مہرباني5; حضرت صالح (ع) کی نبوت کے دلائل 1; حضرت صالح (ع) کے درجات 6;حضرت صالح(ع) کے روشن دلائل 1
عذاب :
اہل عذاب کی امداد 12;عذاب سے نجات 12; عذاب کے اسباب 9
قوم ثمود :
اصرار قوم ثمود کے آثار 17; قوم ثمود اور حضرت صالح (ع) 14;قوم ثمود کا نقصان و خسارت 14
کفار :
کفار کو خوش کرنے کا بے اہمیت ہونا 16
گنہگار :10
معجزہ :
معجزہ کا سبب 2
معصیت کار :
معصیت کاروں کی سزا 11
نبوت :
مقام نبوت 7
نقصان :
نقصان کے اسباب 15، 16
نقصان اٹھانے والے :17

وَيَا قَوْمِ هَـذِهِ نَاقَةُ اللّهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللّهِ وَلاَ تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ (٦٤)
اے قوم يہ ناقہ الله كى طرف سے ايك نشانى ہے اسے آزاد چھوڑدوتا كہ زمين خدا ميں چين سے كھائے اور اسے كسى طرح كى تكليف نہ دينا كہ تمھيں جلد ہى كوئي عذاب اپنى گرفت ميں لے لے (64)

1_ اونٹى كا ارادہ الہى سے عادى اسباب و علل كے بغير پيدا ہونا، حضرت صالح(ع) كى اپنى رسالت كو ثابت كرنے كے ليے معجزہ تھا_
و يا قوم ہذہ نَاقَةُ الله لكم ء اية
2_ حضرت صالح (ع) كى ناقہ ، بڑا معجزہ و نشانى اور ايك خاص اہميت كى حامل تھى _
و يَا قوم ہذہ نَاقَةُ الله لكم ء اية
لفظ (ناقة ) كا (الله ) كيطرف مضاف ہونا ، جہاں ناقہ صالح(ع) كى عادى اسباب كے بغير خلقت كى طرف اشارہ كررہا ہے وہاں اس اونٹى كى بزرگى و عظمت كو بھى بيان كررہا ہے _
3_ حضرت صالح (ع) ،اپنى قوم كو گفتگو كى لطافت سے معجزہ كى خصوصيات سے روشناس كروايا _
و يا قوم ہذہ ناقة الله
تعبير ( يا قوم ) يعنى اے ميرى قوم عطوفت اور مہربانى كو بتاتى ہے _
4_ حضرت صالح (ع) نے اپنى قوم سے درخواست كى كہ اس اونٹنى كو چرنے كيلئے آزاد چھوڑ ديں_
فذروہا تأكل فى ارض الله
5_ حضرت صالح (ع) نے قوم ثمود كو خبردار كيا كہ اس اونٹنى كو كسى قسم كى تكليف اور اذيت نہ ديں _
ولاتمسوہا بسوء
6_ حضرت صالح(ع) نے اپنى قوم كو متنبہ كيا كہ اگر انہوں نے اونٹنى كو چرنے سے منع كيا اوراسے اذيت دى تو جلدہى عذاب نازل ہوجائے گا _


ولا تمسوہا بسوء فيأخذكم عذاب قريب
7_ زمين اور جو اس پر اگتا ہے وہ خداوند متعال كى ملكيت ہے _
فذروہا تأكل فى ارض الله
مذكورہ بالا معنى لفظ ( ارض) كو (الله ) كى طرف اضافت دينے سے حاصل ہوا ہے _
8_ چراگاہوں كا خدا كى ملكيت ہونا،يہ حضرت صالح (ع) كى دليل تھى كہ ناقہ كو زمين پر كہيں بھى چرنے سے منع نہ كيا جائے _
ہذہ ناقة الله ...فذروہا تأكل فى ارض الله
"ناقہ خدا" اور" زمين خدا" كى تعبيرات كا استعمال يہ حقيقت ميں حضرت صالح (ع) كا اپنى قوم كے ليے استدلال تھا كہ اس ناقہ كو كہيں بھى چرنے سے منع نہ كيا جائے كيونكہ يہ ناقة الله ہے اور زمين بھى الله تعالى كى ہے اور يہ مناسب نہيں ہے كہ اسكو چرنے سے روكا جائے _
9_ حضرت صالح (ع) كى ناقہ كو چرنے ميں آزاد ركھنا، قوم ثمود كے منافع كے خلاف تھا_
فذروہا تأكل فى ارض الله و لا تمسوہا بسوء
قوم ثمود كو خبردار كيا جاناكہ اگر انہوں نے ناقہ كو چرنے سے منع كيا تو عذاب ميں گرفتار ہوجائيں گے _ اس سے معلوم ہوتاہے كہ اونٹنى كى سلامتى ان كى طرف سے خطرے ميں تھى اور وہ لوگ اونٹنى كے آزاد چرنے كو اپنے فائدے ميں نہيں ديكھ رہے تھے _

10_ عن ابی جعفر (ع) : قال : ان رسول الله (ص) سأل جبرئيل (ع) ... فقال : يا محمد (ص) ان صالحاً بعث الی قومہ ... قالوا : يا صالح(ع) ادع لنا ربك يخرج لنا من ہذا الجبل الساعة ناقة حمراء شقراء و براء عشراء بين جنبيہا مبل ... فسا ل الله تعالی صالح (ع) ذلك فانصدع الجبل صدعاً ، ... ثم اضطرب ذلك الجبل ... ثم لم يفجأہم الّا را سہا ... ثم خرج سائر جسدہا ثم استوت قائمة علی الأرض ...(1)

ترجمہ : امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ رسول خدا(ص) نے قوم صالح کے بارے ميں جبرائيل (ع) سے سوال کيا_ جبرائيل(ع) نے عرض كي: صالح (ع) اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوئے ... تو ان سے انہوں نے کہا کہ اے صالح (ع) اپنے خدا سے درخواست کرو کہ ابھی اس پہاڑسے اونٹنی پيدا کرے _ جو گہرے سرخ رنگ کی ہو اور اسکو حمل سے آزاد ہوئے دس مہينے گذر چکے ہوں اور اس کے دونوں پہلووں کے درميان ايك ميل ( چار ہزار ہاتھ) فاصلہ ہو ... اس وقت حضرت صالح (ع) نے خدا سے دعا کی ، تو پہاڑ ميں بہت بڑا شگاف ہوا پھر ايك لرزہ آيا اچانك ايك ناقہ کا سر پہاڑ سے باہر آيا ...پھر باقی جسم باہر نکلا اور وہ زمين پر کھڑی ہوگئي_

.............

**1)کافی ، ج8 ، ص 185ج 213 ; تفسير برہان ج2 ص 225; ح 3_**



------------------------------------------------

جڑی بوٹياں :
جڑی بوٹيوں کا مالك 7
خدا :
ارادہ خداوندی 1; خدا کی مالکيت 7، 8
روايت : 10
زمين :
زمين کا مالك 7
صالح (ع) :
حضرت صالح(ع) ا ور قوم ثمود3،4،5،8; حضرت صالح(ع) کا استدلال8; حضرت صالح(ع) کا اونٹنی کو اذيت دينے سے منع کرنا5; حضرت صالح(ع) کا ڈرانا 6; حضرت صالح (ع) کا قصّہ 4، 5، 6، 8; حضرت صالح (ع) کا معجزہ 1، 10;حضرت صالح (ع) کي اونٹی کو اذيت دينے کے آثار 6; حضرت صالح (ع) کی اونٹی کی آزادی 9 ; حضرت صالح(ع) کی اونٹی کی آزادی پر دلائل 8; حضرت صالح(ع) کی اونٹی کی چراگاہ 4، 8 ;حضرت صالح(ع) کی تبليغ کا طريقہ 3;حضرت صالح(ع) کی خواہشات 4; حضرت صالح(ع) کی عطوفت 3; حضرت صالح(ع) کی نبوت پر دلائل 1; حضرت صالح(ع) کے معجزے کی اہميت 2; حضرت صالح (ع) کے نواہي5
عذاب :
عذاب سے خبردار کرنا 6
قوم ثمود :
قوم ثمود سے احتجاج 8; قوم ثمود کو ڈرانا 6; قوم ثمود کے منافع 9
معجزہ :
حضرت صالح (ع) کی اونٹی کا معجزہ 1، 2

فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُواْ فِي دَارِكُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ذَلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ (٦٥)
اس کے بعد بھی ان لوگوں نے اس کی کونچيں کاٹ ديں تو صالح نے کہا کہ اب اپنے گھروں ميں تين دن تك اور آرام کرو کہ يہ وعدہ الہی ہے جو غلط نہيں ہوسکتا ہے (65)

1_ قوم ثمود کے کافروں نے حضرت صالح (ع) کے خوف دلانے کی پروا نہ کرتے ہوئے ناقہ کا پيچھا کرکے

200

اسکو ہلاك کردیا _

فعقروہ

"عقرٌ" (عقروا) کا مصدر ہے_ عربی زبان میں اسکا معنی اونٹ کا پیچھا کرنا اور اس کے پاؤں کو تلوار سے قلم کرنے کو کہتے ہیناور اونٹ کو نحر اور ذبح کرنے کو بھی ( عقرٌ ) کہتے ہیں _

2_ قوم ثمود، نے حضرت صالح (ع) کی اونٹنی کا پیچھا کرکے ان کی رسالت کی نشانی کو مٹا کراپنے لیے عذاب الہی کو یقینی قرار دیا _

فعقروہا فقال تمتعوا فی دارکم ثلاثۃ ایام _

3_ قوم ثمود، کوحضرت صالح (ع) کی ناقہ کے قتل کے بعد دنیا میں تین دن سے زیادہ رہنے اور اس کے مال و متاع سے استفادہ کرنے کی مہلت نہ مل سکي_

فقال تمتعوا فی دارکم ثلاثۃ ايّام

4_ قوم ثمود کے لوگ دنیا اور اسکی لذّات سے بہت دل لگائے ہوئے تھے _

فقال تمتعوا فی دارکم ثلاثۃ ايّام

حضرت صالح کے فرمان (تمتعوا ) سے مراد یہ نہیں تھی کہ وہ انہیں دنیا کی لذتوں سے بہرہ مند ہونے کیلئے کہہ رہے تھے بلکہ بعد والے جملہ کے قرینہ کی بناء پر تین دن کی مہلت کا اعلان کررہے تھے تین دن دنیا کے مال و متاع سے استفادہ کرنے کیلئے مہلت دینا قوم ثمود کی طرز فکر کی طرف اشارہ ہے یعنی تم جس دنیا سے دل لگائے ہوئے ہو اور اسے چاہتے ہو اور اس کی خاطر تم نے آئین الہی کو پس پشت ڈال دیا ہے اب فقط تمھیں اس دنیا سے لذت وفائدہ اٹھانے کی تین دن کی مہلت ہے_

5_ قوم ثمود پر نزول عذاب الہی کا وعدہ، سچا اور تخلف ناپذیر تھا _

ذلك وعد غیر مکذوب

6_ قوم ثمود پر عذاب الہی کے نزول کا وعدہ، خداوند متعال کی طرف سے حضرت صالح (ع) کو تھا _

ذلك وعد غیر مکذوب

7_ (عن ابی عبداللہ (ع) (فی حدیث قوم صالح ) ... قالوا ... اعقروا ہذہ الناقۃ ... ثم قالوا : من الذی یلی قتلہا و نجعل لہ جعلاً ما احب ، فجائہم رجل ... شقی من الأشقیاء ... فجعلوا لہ جعلاً ... فقعد لہا فی طریقہا فضربہابالسیف ضربۃ فلم تعمل شیئا فضربہا ضربۃٌ اخری فقتلہا ... و اقبل قوم صالح فلم یبق احد منہم الّا شرکہ فی ضربتہ ... فأوحی اللہ تبارك و تعالی الی صالح (ع) ... قل لہم: انی مرسل علیکم عذابی الی ثلاثۃ ایام فان ہم تابوا و رجعوا قبلت

201

توبتہم وصددت عنہم ... فا تاہم صالح (ع) فقال لہم ... یا قوم انکم تصبحون غداً و وجوہکم مصفرّۃ و الیوم الثانی وجوہکم محمّرۃ و الیوم الثالث وجوہکم مسودّۃ ...(1)

امام جعفر صادق علیہ سے ( حضرت صالح (ع) کے قصے میں ) روایت ہے کہ انکی قوم نے کہا : اس ناقہکو راستے سے ہٹا دو ... پھر اس کے بعد انہوں نے کہا : کون ہے جو اسکو ہلاك کرنے کا کام انجام دے گا ہم اس کے لیے اسکی مرضی کی اجرت مقرر کریں گے تو اسوقت ایك شقی شخص آگے بڑھا ... اس کے اس کام کی اجرت مقرر ہوئي _ پھراس شخص نے ناقہ کے راستے میں کمین لگائي اور جب اونٹنی آئي تو اس نے پہلا وار کیا جو کارساز نہ ہوا پھر دوسرے وار میں اس نے اونٹی کو قتل کردیا ... پھر حضرت صالح(ع) کی قوم آئي اور اسکو اجرت ادا کرنے میں سب شریك ہوئے پھر حضرت صالح (ع) کو وحی ہوئي کہ ان کو کہہ دو کہ مینتین دن تك تم پر عذاب نازل کروں گا اگر وہ ان تین دنوں میں توبہ کرلیں اور ( خدا کی طرف) لوٹ آئیں تو میں انکی توبہ قبول کرلوں گا اور ان سے عذاب کوٹال دوں گا ... پھر حضرت صالح(ع) اپنی قوم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کل کے دن تمہاری صورتیں زرد اور اس کے بعد والے دن سرخ پھر تیسرے دن سیاہ ہوجائیں گی ...

-----------------------------------------------

اعداد :

تین کا عدد 3، 7
خدا :
خداوند متعال کے وعدے 6
روایت :
روایت 7
صالح (ع) :
حضرت صالح (ع) کا ڈرانا 1; حضرت صالح (ع) کا قصہ 2، 3، 7; حضرت صالح (ع) کو وعدہ دینا 6; حضرت صالح (ع) کی اونٹنی کا قتل 1، 7;حضرت صالح (ع) کی اونٹنی کو قتل کرنے کے آثار 2، 3
عذاب :
عذاب کے اسباب 2
قوم ثمود :
قوم ثمود اور حضرت صالح (ع) کی اونٹنی 1، 2;قوم ثمود سے توبہ کی درخواست 7; قوم ثمود کو خوف دلوانا 5، 6; قوم ثمود کو مہلت 3;قوم ثمود کی دنیا طلبی 4;قوم ثمود کی صفات 4;قوم ثمود کی تاریخ 3،5،6;قوم ثمود کے عذاب کا حتمی ہونا 2، 5
.............

**1) کافی ،ج 8، ص 187، ح 214; بحارالانوار ، ج 11; ص 388ح 14 _**



فَلَمَّا جَاء أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحاً وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ (٦٦)
اس کے بعد جب ہمارا حکم عذاب آپہنچا تو ہم نے صالح اور ان کے ساتھ کے صاحبان ایمان کو اپنی رحمت سے اپنے عذاب اور اس دن کی رسوائي سے بچالیا کہ تمھارا پروردگار صاحب قوت اور سب پر غالب ہے (66)

1_ قوم ثمود نے تین دن کی مہلت سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا اور ناقہ کے قتل پر پشیمان نہ ہوئے نیزاپنے شرك اور حضرت صالح (ع) کی رسالت کے انکار پر مصّر رہے _
فلما جاء امرن
2_ خداوند متعال نے قوم ثمود کے شرك اختیار کرنے پر اصرار اور حضرت صالح (ع) کی رسالت کے انکار کی وجہ سے ان پر سخت عذاب نازل کیا _
فلما جاء امرن
(امر) سے مراد قوم ثمود پرنازل ہونے والا عذاب ہے (نا) ضمیر کی طرف مضاف ہونا، عذاب کے عظیم ہونے سے حکایت ہے_
3_ قوم ثمود پر نازل شدہ عذاب، ذلیل اور خوار کرنے والا عذاب تھا_
نجّینا صالحاً ... و من خزی یؤمئذ
4_ کائنات میں خداوند متعال کا حکم بغیر کسی کمی وزیادتی کے متحقق ہوتا ہے_
فلمّا جاء امرن
عذاب کو لفظ ( امر ) کہ جس کا معنی فرمان ہے سے تعبیر کرنے کا مقصد اس نکتہ کی طرف اشارہ کرنا ہے کہ خداوند متعال جس چیز کا حکم دیتا ہے وہ بغیر کسی کمی و زیادتی کے متحقق ہوتا ہے اس طرح کہ گویا موردحکم فقط وہی حکم ہے _
5_ قوم ثمودکے کچھ لوگوں نے توحید کو قبول کیا اور

حضرت صالح (ع) کی رسالت پر ایمان لائے
نجّینا صالحاً و الذین ء امنوا معہ
6_ خداوند متعال نے حضرت صالح (ع) اور ان پر ایمان لانے والوں کو قوم ثمود پر نازل شدہ عذاب سے بچالیا اور ان کو انجام کی ذلت سے محفوظ رکھا_
نجّینا صالحاً و الذین ء امنوا ومن خزی یومئذ:
7_ حضرت صالح (ع) اور انکے پیرو کاروں کونازل شدہ عذاب سے نجات دینا، خداوند متعال کی ان پر رحمت کا جلوہ تھا _
معہ برحمة منّ
8_اہل ایمان اس کے لائق ہیں کہ رحمت الہی ان کے شامل حال رہے _
نجّینا صالحاً و الذین ء امنو معہ برحمة منّ
9_ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم (ص) کے مخالفین کو ذلیل و خوار کرنے والے عذاب سے ڈرایا _
و من خزی یومئذ ان ربّك ہوالقويُّ العزیز
قوم ثمود کے کفار پر نزول عذاب کے بیان کے بعد( ان ربّك ...) کے جملے میں پیغمبر (ص) کو مخاطب قرار دے کر یہ بتایا جارہا ہے کہ قوم ثمود کے کفار پر جس طرح عذاب الہی نازل ہوسکتا ہے اسی طرح رسالت مآب (ص) کے مخالفین بھی عذاب الہی میں گرفتار ہونے کے خطرہ سے دوچارہیں_
10_ کفر اختیار کرنے اور معارف دین کی مخالفت کرنے والے الہی عذاب سے دو چار ہونے کے خطرہ میں ہیں_
فلمّا جاء امرنا نجّینا صالحاً ... و من خزی یومئذ انّ ربك ہوالقوی العزیز
11_ خداوند متعال ،قوی ( طاقتور ) اور عزیز ( ناقابل شکست ) ہے _
انّ ربّك ہوالقوی العزیز
12_ خداوند متعال کے عذاب و عقوبت کو کوئي نہیں ٹال سکتا _
ان ربّك ہوالقوی العزیز
حصرپرمشتمل جملہ کے ذریعہ خداوند متعال کی حکومت اور ناقابل شکست ہونے کو بیان کرنا او ر دوسروں سے قدرت و طاقت کی نفی کرنا، اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ ارادہ خداوندی کے مقابلے میں کسی میں استقامت کی طاقت نہیں ہے_
13_ خداوند متعال، پیغمبر (ص) کا مربيّ اور ان کے امور کا مدبرّ ہے_
ان ربّك ...
14_ خداوندعالم کی قدرت کا ناقابل شکست ہونا، اہداف رسالت کی پیش قدمی اور رسول خدا(ص) کی نبوت کے امور کی تدبیر کے سلسلہ میں معاون و مددگار ہے_
ان ربك ہوالقوی العزیز



-----------------------------------------------

اسما و صفات :
عزیز 11; قوی 11،
اعداد :
تین کا عدد 1
انسان :
انسانوں کا عجز 12
خدا :
اوامرالہی کی خصوصیات 8;خدا کا عذاب سے ڈرانا9; خدا کی ربوبیت 1،14; خدا کی قدرت کے آثار14; خدا کے احکام کا حتمی ہونا 4; خدا کے عذاب2،10; خدا کے عذابوں کا حتمی ہونا12; رحمت الہی کی نشانیاں7
دین :

دشمنان دین کا عذاب 10;دین کی مخالفت کے آثار 10
رحمت :
رحمت الہی کے حق دار 8
صالح(ع) :
حضرت صالح (ع) پر ایمان لانے والے 5; حضرت صالح (ع) کا قصّہ 2، 3، 5، 6;حضرت صالح (ع) کی اونٹی کا قتل 1;حضرت صالح (ع) کی نجات 6، 7;حضرت صالح (ع) کے پیروکاروں کی نجات 7،6; حضرت صالح (ع) کے جھٹلائے جانے کے آثار 2
عذاب :
ذلت بار عذاب سے ڈرانا 9;سخت عذاب 2;عذاب سے نجات 6، 7; طلب کیا ہوا عذاب 7; عذاب کے اسباب 10; عذاب کے مراتب 2، 3، 9
قوم ثمود :
قوم ثمود اور حضرت صالح(ع) کی اونٹی 1;قوم ثمود اور حضرت صالح(ع) کی تکذیب1;قوم ثمود اور ذلّت بار عذاب 3; قوم ثمود اور معاشرتی گروہ 5; قوم ثمود کا شرك پراصرار 1; قوم ثمود کی تاریخ 1،2،5،6;قوم ثمود کی لجاجت 1; قوم ثمود کی لجاجت کے آثار 2;قوم ثمود کی مہلت 1;قوم ثمود کے آثار شرك 2;قوم ثمود کے عذاب کے اسباب 2; قوم ثمود کے موحدین 5;قوم ثمود کے مومنین 5
کفار:
کافروں کا عذاب 10
کفر :
کفر کے آثار 10
محمد (ص) :
حضرت محمد (ص) کا مدبر 13، 14; حضرت محمد (ص) ، کا مربی 13 ، 14 ; حضرت محمد(ص) کینبوت کی اہمیت : 14; حضرت محمد (ص) کے حامی 14;13، 14;حضرت محمد (ص) کے مخالفین کو ڈرانا 9
مؤمنین :
مؤمنین کے فضائل 8

205

وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُواْ الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُواْ فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ (٦٧)
اور ظلم کرنے والوں کو ایك چنگھاڑنے اپنی لپیٹ میں لے لیا تو وہ اپنے دیار میں اندھے پڑے رہ گئے (67)

1_ قوم ثمود کے کفار ،چیخ اور ڈرؤنی آواز کے ذریعہ ہلاکت کوپہنچ گئے_
و أخذ الذین ظلموا الصیحة
2_ قوم ثمود کے لوگ ستم کرنے والے تھے _
و اخذ الذین ظلموا الصیحة
3_ قوم ثمود کی ستمکاري، ان کے عذاب الہی میں گرفتار ہونے کا سبب بني_
و اخذ الذین ظلموا الصیحة
4_ قوم ثمود کا حضرت صالح (ع) کی اونٹنی کو قتل کرنا، ان کی ستم ظریفیوں میں سے ایك تھی _
و اخذ الذین ظلموا الصیحة
اس وجہ سے کہ حضرت صالح (ع) کی ناقہ کو قتل کرنا بھی عذاب الہی کے نزول میں دخیل تھا _اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ (الذین ظلموا ...)میں ظلم سے ناقہ کے قتل کی طرف اشارہ ہے_
5_ شرك ،اور پیغمبروں کی رسالت سے انکار کرنا ستمگری ہے _

و اخذ الذين ظلموا الصيحة
( الذين ظلموا ... ) سے مراد، مشركين اور حضرت صالح (ع) كى رسالت كے منكرين ہيں ان كو سمتگروں سے ياد كرنا ،مذكورہ بالا تفسير كى طرف اشارہ ہے_
6_ ستم كرنے والے مشركين اور كفار، دنياوى عذاب (عذاب استيصال) مينگرفتار ہونے والے ہيں _
واخذ الذين ظلموا الصيحة
7_ قوم ثمود كے كفار، عذاب الہى كے سبب زمين پر اوندھے گر كرہلاك ہوگئے _
فأصبحوا فى ديارہم جاثمين
( جثوم ) جاثمين كا مصدر ہے جو زمين سے چمٹ جانے اور حركت نہ كرنے كے معنى ميں آتا ہے _ ليكن بعض افراد نے زمين پر سينے كے بل گرنے كا معنى كيا ہے _(لسان العرب)


8_ چيخ اور ڈراؤنى آواز جس نے قوم ثمود كو اپنى لپيٹ مينليا اس ليے ان سے حركت كرنے اور گھر سے نكلنے كى طاقت كوچھين ليا_
و اخذ الذين ظلموا الصيحة فأصبحوا فى ديارہم جاثمين
( فى ديارہم) ( جاثمين ) كے متعلق ہے _ اس سے يہ معنى حاصل ہوتا ہے كہ قوم ثمود اپنے گھروں ميں ہلاك ہوگئے يہ اس بات كى طرف اشارہ كرتا ہے كہ صيحہ اور ڈرؤانى آواز اتنى طاقتور تھى كہ قوم ثمود اپنے گھروں سے باہر نہ نكل سكے كيونكہ معمولاً ايسے مواقع پر انسان اپنے گھروں سے باہرنكل آتا ہے _
9_ قوم ثمود كے كفار، رات كے وقت عذاب ميں گرفتار ہوئے اورصبح ہلاك ہوگئے _
فأصبحوا فى ديارہم جاثمين
اگر جملہ ( اصبحوا ) كا معنى ( دخلوا فى الصباح ) ( يعنى صبح ميں داخل ہوگئے ) كريں تو يہ معنى ہوگا كہ ان كى ہلاكت صبح كے وقت ہوئي _
جس كے نتيجہ ميں (فاصبحوا ) ميں ( فأ) كے قرينہ كى بناء پر صيحہ اور ڈراؤنى آواز صبح سے پہلے يعنى رات كے وقت قوم ثمود پر نازل ہوئي تھي_
10_ عن ابى عبدالله (ع) ( فى إ ہلاك قوم صالح) : ... لما كان نصف الليل اتاہم جبرئيل (ع) فصرخ بہم صرخة خرقت تلك الصرخة اسماعہم و فلقت قلوبہم و صدّعت اكبادہم ... فاصبحوا فى ديارہم و مضاجعہم موتى اجمعين ثم ارسل اللّہ عليہم مع الصيحة النار من السماء فاحرقتم اجمعين ...(1)
امام صادق (ع) سے ( قوم صالح كى ہلاكت كے بارے ميں ) روايت ہے كہ جب نصف شب ہوئي، جبرئيل (ع) ان كے پاس آئے پھر انہوں نے ايك بلند آواز ان كے سروں پر نكالى جس سے ان كے كانوں كے پردے پارہ پارہ ہوگئے اور ان كے دلوں ميں سوراخ پڑگئے اور ان كے جگر پھٹ گئے جس كے نتيجے ميں وہ اس رات كى صبح كو سب اپنے گھروں ميں بستروں پر مردہ ہوگئے اس كے بعد خداوند متعال نے اس گر جناك آواز كے ہمراہ آسمان سے آگ كو بھيجا جس نے ان كو جلاديا _
11_ عن رسول الله (ص) قال: ... ہؤلاء قوم صالح (ع) ... عتوا عن امر ربہم ... فأہلك الله من كان فى مشارق الأرض و مغاربہامنہم الّا رجلاً كان فى حرم الله فمنعہ حرم الله من عذاب الله تعالى ... (2)
..............

**1) كافى ، ج8، ص 189، ح 214; نور الثقلين ، ج 2; ص49، ح189_**
**2) مجمع البيان ، ج 5، ص 266; نور الثقلين ، ج 2 ; ص 374 ح 151_**


آنحضرت(ص) سے روايت ہے كہ آپ(ص) نے فرمايا ... يہ قوم صالح(ع) كے لوگ تھے ... جنہوں نے فرمان الہى سے منہ پھيرا ... تو خداوند متعال نے اس قوم كے جتنے افراد بھى زمين پر خواہ مشرق ميں يا مغرب ميں تھے سب كو ہلاك كرديا مگر ايك شخص جو حرم الہى ميں تھا_ حرم الہى نے اسے عذاب سے بچاليا ...
---------------------------------------------------
انبياء (ع) :

انبیاء (ع) کے جھٹلانے کاظلم 5
روایت:10،11
شرك :
شر ك کاظلم 5
صالح :
حضرت صالح (ع) کی اونٹی کا قتل 4
روایت : 10،11
ظالمین :
ظالموں پر دنیاوی عذاب 6
ظلم :
ظلم کے موارد 4،5
عذاب :
اہل عذاب 6; رات میں عذاب کا آنا 9; عذاب استیصال 6;عذاب کے ذرائع 1;ہیبت ناك آواز کے ساتھ عذاب 1،10
قوم ثمود :
قوم ثمودپر عذاب 1; قوم ثمود کاظلم 2،4; قوم ثمود کی تاریخ 1، 3، 7، 8، 9، 10، 11;قوم ثمود کی عاجزی 8;قوم ثمود کی ہلاکت 1، 10، 11;قوم ثمود کی ہلاکت کا وقت 9;قوم ثمود کے صفات 4;قوم ثمودکے ظلم کے آثار 3;قوم ثمود کے عذاب کا وقت 9;قوم ثمود کے عذاب کی خصوصیات 8;قوم ثمود کے عذاب کی کیفیت 7; قوم ثمود کے عذاب کے اسباب 3
کفار :
کفار پر دنیاوی عذاب 6
مشرکین :
مشرکین کا دنیاوی عذاب 6
ہلاکت :
صبح کے وقت ہلاکت 9

208

كَأَن لَّمْ يَغْنَوْاْ فِيهَا أَلاَ إِنَّ ثَمُودَ كَفرُواْ رَبَّهُمْ أَلاَ بُعْداً لِّثَمُودَ (٦٨)
جیسے کبھی یہاں بسے ہی نہیں تھے _ آگاہ ہوجائو کہ ثمود نے اپنے رب کی نا فرمانی کی ہے اور ہوشیار ہوجائو کہ ثمود کےلئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے (68)

1_ قوم ثمود پر جو عذاب نازل ہوا وہ ان کی نابودی اور اس سرزمین میںان کی زندگی گزارنےکے جو آثارتھے سب کو ختم کرنے کا سبب بنا _
کان لم یغنوا فیہ
کلمہ (غنی ) ( لم یغنو) کا مصدر ہے جسکا معنی رہائشے رکھنا اور ٹھہرنا ہے اور ( فیہا) میں جو ضمیر ہے وہ ( دیار) کی طرف لوٹتی ہے جو اس آیت سے پہلے والی آیت میں مذکور ہے تو معنی یوں ہوا کہ قوم ثموداپنےگھروں میں زندگی بسر نہیں کرتے تھے یہ کنایہ ہے کہ ان کے دیار کو خداوند متعال نے نابود کردیا_
2_ قوم ثمود نے خداوند متعال کی ربوبیت کا انکار کیا اور اس کے احکام کی نافرمانی کی _
الا ان ثمود اکفروا ربّہم
کیونکہ(ربّہم ) کا لفظ حرف (بأ) کے بغیرلفظ (کفروا) کے لیے مفعول ہے تو کہہ سکتے ہیں کہ لفظ (کفروا) میں نافرمانی اور گناہ کرنے کا معني پایاجاتا ہے_ تو معنی یوں ہوگا (عصوا ربّہم کافرین بہ )
3_ قوم ثمود کی احکام الہی سے نافرماني، ان کے عذاب استیصال میں گرفتار ہونے کا سبب بني_
کان لم یغنوا فیہاألا ان ثمودا کفروا ربّہم

4_ قوم ثمود، خداوند متعال کی نافرمانی کی وجہ سے ہلاکت اور رحمت الہی سے دوری کے اہل قرار پائي_
الا بُعداً لثمود
(بُعداً) کا لفظ آیت نمبر (60) میں ہے اور اسکی تفسیر شمارہ 5 میں لائي گئي ہے_
------------------------------------------------
ربوبیت الہی :

209
ربوبیت الہی کو جھٹلانے والے 2
رحمت :
رحمت الہی سے محروم 4
عذاب :
عذاب کے اسباب3
قوم ثمود :
قوم ثمود پر عذاب کے آثار 1;قوم ثمود پر عذاب کے اسباب 3;قوم ثمود کا کفر 2;قوم ثمود کا گناہ 2، 3، 4;قوم ثمود کی تاریخ 1، 4 ;قوم ثمود کی سرزمین کی نابودی 1;قوم ثمود کی محرومیت کے اسباب 4; قوم ثمود کی ہلاکت 1;قوم ثمود کی ہلاکت کے اسباب 4
نافرمانی :
خدا کی نافرمانی 2;خدا کی نافرمانی کے آثار 3، 4
نافرمان لوگ : 2

وَلَقَدْ جَاءتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَى قَالُواْ سَلاَماً قَالَ سَلاَمٌ فَمَا لَبِثَ أَن جَاء بِعِجْلٍ حَنِيذٍ (٦٩)
اور ابراہیم کے پاس ہمارے نمائندے بشارت لے کر آئے اور آکر سلام کیا تو ابراہیم نے بھی سلام کیا اور تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ بھنا ہوا بچھڑالے آئے (69)

1_ خداوند متعال نے کچھ فرشتوں کو حضرت ابراہیم (ع) کو خوشخبری دینے کے لیے ان کی طرف بھیجا_
و لقد جاءت رسلنا ابراہیم بالبشری
آیت نمبر 70 سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے والے لوگ فرشتے تھے اور وہ بشارت و خوشخبري، حضرت اسحاق (ع) و یعقوب (ع) کی ولادت تھی جو آیت نمبر 71کے قرینہ سے معلوم ہوتی ہے _
2_ فرشتے،الہی نمائندے اور خداوند متعال اور اس کے پیغمبروں کے درمیان رابطے کا ذریعہ تھے_
و لقد جاءت رسلنا ابراہیم بالبشری
3_ خوشخبری لانے والے فرشتے جب حضرت ابراہیم (ع) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو پہلے سلام عرض کیا_

210
قالوا سلام
4_ حضرت ابراہیم (ع) نے فرشتوں کے سلام کا جواب دیا اور ان کے لیے غذا کو آمادہ کرنے کے لیے وہاں سے باہر تشریف لے گئے_
قال سلام فما لبث ان جاء بعجل حنیذ
5_ انسانوں کے آداب معاشرت میں ہے کہ جب ایك دوسرے کے پاس جاتے ہیں تو سلام عرض کرتے ہیں_
و لقد جاء ت رسلنا ابراہیم بالبشری قالوا سلام
6_ سلام کا جواب، سلام سے بہتر انداز میںدینا اچھا کام اور انبیاء (ع) کی سنت ہے_
قالوا سلاماً قال سلامٌ

(سلاماً) کا لفظ ايك فعل مقدر (نسلّم) کا مفعول ہے اور کلمہ (سلامٌ) مبتداء اور اسکی خبر (عليکم ) محذوف ہے پس فرشتوں نے حضرت ابراہيم (ع) پر جملہ فعليہ (نسلّم سلاماً) کے ذريعے سلام کيا اور حضرت ابراہيم (ع) نے جملہ اسميہ (سلام عليکم ) کے ذريعے سلام کيا جودوام اور ثبوت پر دلالت کرتا ہے اسی وجہ سے حضرت ابراہيم (ع) کا جواب، فرشتوں کے سلام سے بہتر تھا_

7_ خوشخبری کا پيغام لانے والے فرشتے، حضرت ابراہيم (ع) کے پاس انسانوں کی شکل ميں تشريف لائے_

قالوا سلاماً قال سلامٌ فما لبث ان جاء بعجل حنيذ

حضرت ابراہيم(ع) نے فرشتوں کے ليے انسانوں کی غذا کوپيش کيا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت (ع) نے فرشتوں کو انسانی شکل و صورت ميں ديکھا اوران کی حقيقت کو نہ سمجھ پائے_

8_ حضرت ابراہيم(ع) نے خوشخبری لانے والے فرشتوں کے ليے تھوڑی ہی دير ميں گوسالہ کو بريان کر کے ان کے ليے حاضر کيا_

فما لبث ان جاء بعجل حنيذ

(لبذث ) فعل ميں جو ضمير ہے وہ حضرت ابراہيم (ع) کی طرف لوٹتی ہے اور (ان جاء ) کا جملہ لفظ (في) کے مقدر ماننے سے (لبث ) کے متعلق ہے (عجل) اس نر گوسالہ کو کہتے ہيں جو ايك ماہ سے زيادہ کا نہ ہو (حذنيذ) بريان کرنے کے معنی ميں آتا ہے تو اس صورت ميں معنی يوں ہوگا (فما لبث ...) يعنی حضرت ابراہيم (ع) نے بريان شدہ گوسالہ کو لانے ميں دير نہيں کي_

9_ مہمانوں کے ليے غذا کا مہيّا کرنا ، معاشرت کے آداب اور اچھی خصلت ميں سے ہے_

فما لبث ان جاء بعجل حنيذ

10_ حضرت ابراہيم (ع) ميں مہمان نوازی کی خصلت موجود تھي_

فما لبث ان جاء بعجل حنيذ

اچھی غذا کا آمادہ کرنا اور اسکو لانے ميں پس و



پيش نہ کرنا، حضرت ابراہيم (ع) کی مہمان نوازی کی اچھی صفت ہونے کی بيان گرہے_

11_ حضرت ابراہيم(ع) اپنے مہمانوں کو خود کھاناديتے تھے _

فما لبث ان جاء بعجل حنيذ

12_ حضرت ابراہيم کی شريعت ميں گائے اور گوسالہ کے گوشت کا حلال ہونا _

فما لبث ان جاء بعجل حنيذ

13_حضرت ابراہيم کے زمانے ميں گوشت کو بريان کر کے کھا يا جانا _

فما لبث ان جاء بعجل حنيذ

14_ مہمانوں سے کھانے کے لانے اور اس کی نوعيت کے بارے ميں سوال نہ کرنا اور اسکو مہيّاکرنے اور لانے ميں دير نہ کرنا،مہمان نوازی کے آداب ميں سے ہے_

فما لبث ان جاء بعجل حنيذ

15_ميزبان کا مہمان کے ساتھ باہم غذا کھانا پسنديدہ عادت ہے_

فما لبث ان جاء بعجل حنيذ

16_ (عن ابی عبداللہ (ع) ) قال ان اللّہ تعالی بعث اربعة املاك فی اہلاك قوم لوط : جبرئيل و ميکائيل و اسرافيل و کرّوبيل فمّروا بابراہيم (ع) ... و کان صاحب اضياف فشوی لہم عجلاً سميناً حتی انضجہ ثم قرّبہ اليہم ...(1)

امام صادق (ع) سے روايت ہے کہ خداوند متعال نے قوم لوط کو ہلاك کرنے کے ليے چار فرشتوں کو روانہ کيا وہ حضرت جبرئيل ، ميکائيل، اسرافيل اور کرّو بيل تھے جب وہ حضرت ابراہيم (ع) کے پاس سے گذرے اورکيونکہ حضرت ابراہيم(ع) مہمان نواز اور مہمان دوست تھے اسی وجہ سے ايك صحت مند گوسالہ کو آگ پر رکھ ديا اور اسکو پکا کر ان کی خدمت ميں حاضر کيا _

17_ عن ابی جعفر (ع) قال ... قدم اللہ تعالی رسلاً الی ابراہيم يبشرونہ باسحاق ... و ذلك قولہ : ( ولقد جاء ت رسلنا ابراہيم بالبشری )(2)

امام باقر(ع) سے روایت ہے کہ خداوند متعال نے حضرت ابراہیم کی طرف ايك قاصد کو بھیجا جو ان کو حضرت اسحاق (ع) کی ولادت کی خبر دے _ جو خداوند متعال کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ فرمایا (و لقد جاء ت ... )
-------------------------------------------------
ابراہیم (ع) :
.............

**1)کافی ج 8 ص 328 ، ح 505; تفسیر عیاشی ج 2 ، ص 153 ، ح 46_**
**2) علل الشرائع ، ص 550ح 4 ، ب 340 ; نور الثقلین ، ج 2 ص 383 ، ح165_**



ابراہیم(ع) اور ملائکہ 4،8،16;ابراہیم(ع) اور ملائکہ کا سلام 4;ابراہیم(ع) پر سلام 3; ابراہیم(ع) کا قصہ 1، 3، 4، 7، 8، 11، 16، 17;ابراہیم(ع) کا کھانا کھلانا 4; ابراہیم(ع) کو بشارت 1، 17;ابراہیم(ع) کی تعلیمات 12;ابراہیم(ع) کی مہمان نوازی 10، 11، 16;ابراہیم(ع) کے دین میں گائے کا گوشت 12;ابراہیم (ع) کے دین میں گوسالہ کا گوشت 12;ابراہیم (ع) کے فضائل10
انبیاء (ع) :
ابنیاء (ع) کی سیرت 6
بشارت (ع) :
اسحاق کے تولدکی بشارت 17
خدا :
خداوند متعال کا انبیاء (ع) سے ارتباط کا ذریعہ 2;خداوند متعال کی خوشخبری 1
خدا کے رسول :2، 16،17
روایت 16،17
سلام :
سلام کا جواب 6; سلام کی اہمیت 5; سلام کے آداب 6
صفات :
پسندیدہ صفات 6
عمل:
پسندیدہ عمل 6
کھانادینا :
حضرت ابراہیم(ع) کے زمانے میں کھانا دیا جانا13
گوسالہ :
گوسالہ کا بھننا 8
معاشرت :
معاشرت کے آداب 5،9،14
ملائکہ :
ملائکہ اور ابراہیم 1، 3، 7، 17; ملائکہ اور انبیاء 2; ملائکہ کا تجسم 7; ملائکہ کا سلام 3; ملائکہ کا عذاب 16;ملائکہ کاکردار2 ;ملائکہ کا مبشر ہونا 1، 2، 4، 7، 8، 17;ملائکہ کو کھانا کھلانا 4،8; ملائکہ کے سلام کا جواب 4
مہمان :
مہمان کی مہمانوازی کے آداب 9، 14
مہمان نوازی : 8، 11، 14، 15

فَلَمَّا رَأَى أَيْدِيَهُمْ لاَ تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُواْ لاَ تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَى قَوْمِ لُوطٍ (٧٠)
اور جب ديكھا كہ ان لوگوں كے ہاتھ ادھر نہيں بڑھ رہے ہيں تو تعجب كيا اور ان كى طرف سے خوف محسوس كيا انھوں نے كہا كہ آپ ڈريں نہيں ہم قوم لوط كى طرف بھيجے گئے ہيں (70)

1_ حضرت ابراہيم (ع) كے پاس آنے والے فرشتوں نے كھانے كى طرف ہاتھ نہيں اٹھايا اور كھانا تناول نہ كيا_
فلمّا رئا ايديہم لاتصل اليہ
( لاتصل اليہ ) (يعنى بھونے ہوئے گوسالے كى طرف انكا ہاتھ نہيں پہنچتا تھا) يہ كنايہ ہے كہ غذا تناول نہيں كر رہے تھے _
2_ فرشتوں كا حضرت ابراہيم (ع) كا كھانا تناول نہ كرنا، حضرت (ع) كى دل آزارى اور ناراحتى كا سبب بنا_
فلما رءا ايديہم لا تصل اليہ نكرہم
3_ ابراہيم (ع) نے اپنے گھر ميں آئے ہوئے فرشتوں سے خوف و ہر اس محسوس كيا_
و اوجس منہم خيفة
(اوجس ) كا مصدر ( ايجاس ) ہے جو احساس كرنے كے معنى ميں آتا ہے _
4_ فرشتوں كا كھانے كو تناول نہ كرنا، حضرت ابراہيم (ع) كا ان سے خوف كا سبب بنا _
فلما رءا ايديہم لاتصل اليہ نكرہم و اوجس منہم خيفة
5_ مہمانوں كا ميزبان كے ہاں سے كھانا تناول نہ كرنا، حضرت ابراہيم(ع) كے زمانے ميں ميزبان سے دشمنى كى دليل تھى _
فلما رءا ايديہم لاتصل اليہ نكرہم و اوجس منہم خيفة



(اوجس ) كا جملہ ( نكرہم ) كے جملے پر عطف ہے اور ( لما ...) كے ليے جواب ہے _ يعنى خوف كا سبب ان كے كھانے كو تناول نہ كرنا تھا _ يہ معنى بتاتا ہے كہ مذكورہ بالا تفسير اسى معنى سے حاصل كى گئي ہے_
6_ فرشتے، مادى غذا كو تناول نہيں فرماتے _
فلما رءا ايديہم لاتصل اليہ
7_ حضرت ابراہيم (ع) كے مہمان فرشتوں نے جب اپنى شناخت اور ذمہ دارى بتائي تو حضرت ابراہيم (ع) سے خوف و ہراس ختم ہو گيا_
قالوا لا تخف انا ارسلنا الى قوم لوط
8_ حضرت ابراہيم (ع) ، اپنے مہمانوں كى شناخت كروانے سے پہلے ان كے فرشتے ہونے كى حقيقت كو نہ جان سكے _
قالوا لاتخف انا ارسلنا الى قوم لوط
9_ پيغمبروں كا علم و معرفت محدود ہوتى ہے _
فما لبث آن جاء بعجل حينذ ، فلما رء ا ايديہم لا تصل اليہ نكرہم و اوجس منہم خيفة
10_ فرشتے انسانوں جيسى گفتگو كرنے اور انكى باتوں كو سمجھنے پر قادراور ان كے حالات سے آگاہ ہوتے ہيں _
قالوا سلاماً ... قالوألا تخف
11_ جو فرشتے قوم لوط كو ہلاك كرنے پر مامور تھے وہ حضرت ابراہيم (ع) كى خدمت ميں حاضر ہوئے _
انا ارسلنا الى قوم لوط
آيت (76) اور جوآيات حضرت لوط(ع) كى داستان سے مربوط ہيں ان سے معلوم ہوتا ہے كہ قوم لوط كى طرف فرشتوں كو بھيجنے كا مقصد، انكو ہلاك كرنا تھا_

12_ " عن ابی عبداللہ (ع) " قال : ان اللہ تعالی بعث اربعة املاك ... فمرّوا با براہیم (ع) و ہم معتمّون فسلّموا علیہ فلم یعرفہم ... فشوی لہم عجلاً سمیناً حتی انضجہ ثم قرّبہ الیہم فلمّا وضعہ بین ایدیہم را ی ایدیہم لاتصل الیہ نکرہم و اوجس منہم خیفة فلما را ی ذلك جبرئیل حسر العمامة عن وجہہ وعن را سہ فعرفہ ابراہیم (ع) فقال انت ہو ؟ فقال : نعم ...(1)
حضرت امام صادق (ع) سے روایت ہے کہ آپ(ع) فرماتے ہیں خداوند متعال نے چار فرشتوں کو بھیجا جن کا حضرت ابراہیم (ع) کے ہاں سے گزر ہوا جنہوں نے اپنے منہ اور سر کو عمامہ سے لپیٹا ہوا تھا_ پھر انہوں نے حضرت ابراہیم (ع) پر سلام کیا حضرت (ع) ان کو نہ پہچان سکے اسی وقت ایك موٹے سے گوسالہ کو آگ پر بھوننے کے لیے رکھ دیا پھر لا کر مہمانوں کے سامنے رکھ دیا اور جب حضرت
..............

**1) کافی ج8; ص 328، ح 505; تفسیر برہان ، ج 2، ص 226ح 1_**


ابراہیم (ع) نے دیکھا کہ فرشتے اپنے ہاتھوں کو گوسالہ کی طرف نہیں بڑھا رہے تو ان کو نہ پہچاننے کے سبب ان کے دل میں خوف و ہراس پیدا ہوا جب حضرت جبرائیل نے ایسا دیکھا تو اپنے عمامہ کو اپنے چہرے و سر سے ہٹا دیا پھر ابراہیم (ع) ان کو پہچان گئے اور فرمایا تم وہی ہو انہوں نے کہا : ہاں ...
-------------------------------------------------
ابراہیم(ع) :
ابراہیم(ع) اور ملائکہ 2،8، 12; ابراہیم (ع) کا خوف ہٹ جانا7 ;ابراہیم (ع) کا قصّہ 1، 2، 3، 4، 7، 8، 12;ابراہیم (ع) کا ملائکہ سے خوف 3، 4;ابراہیم (ع) کے خوفزدہ ہونے کے اسباب 4;ابراہیم (ع) کے غمگین ہونے کے اسباب 2; حضرت ابراہیم (ع) کے علم کا محدود ہونا 8; حضرت ابراہیم (ع) کے مہمان 7، 8،11
انبیاء :
انبیاء کے علم کا محدود ہونا 9
دشمنی :
ابراہیم (ع) کے زمانے میں دشمنی کی علامات 5
روایت : 12
قوم لوط :
قوم لوط کی ہلاکت 11
ملائکہ :
ملائکہ اور ابراہیم (ع) 7; ملائکہ اور حالات انسان 10; ملائکہ اور طعام ابراہیم (ع) 1; ملائکہ اور غذا 6; ملائکہ کا تکلم 10;ملائکہ کا عذاب 11;ملائکہ کا مبشر ہونا 7، 12;ملائکہ کی استعداد 10; ملائکہ کی ذمہ داریاں 11

وَامْرَأَتُهُ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِن وَرَاء إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ (٧١)
ابراہیم کی زوجہ اسی جگہ کھڑی تھیں یہ سن کرہنس پڑیں تو ہم نے انھیں اسحاق کی بشارت دیدی اور اسحاق کے بعد پھر یعقوب کی بشارت دی (71)

1_ حضرت ابراہیم (ع) کی زوجہ ( سارہ ) خوشخبری کاپیغام لانے والے فرشتوں کے ہاں تشریف فرماتھیں_


و لقد جاء ت رسلنا ابراہیم بالبشری ... و امراتہ قائمة فضحکت
2_ حضرت ابراہیم (ع) اوران کے پاس تشریف لانے والے فرشتے سب بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت سارہ کھڑی ہوئیں تھیں _
وامراتہ قائمة

3_ عورتوں كا مردوں كى بیٹھك میں آكر ان كى خاطر تواضع كرنے كا جواز_
و أمراتہ قائمة فضحكت فبشّرنہ
4_ بعض حضرات نے یوں معنى كیا ہے كہ (قائمہ) سے مراد مہمانوں كى پذیرائي كرنا ہے مذكورہ تفسیر اسى معنى كى وجہ سے ہے البتہ بعد والى آیت اس معنى پر دلالت كرتى ہے كہ عورتوں كا مطلقا خواہ جوان ہوں یا بوڑھي، مردوں كى محفل میں حاضر ہونا ثابت نہیں ہوسكتا لیكن اسكى نفى كرنا بھى ثابت نہیں ہوتا ہے_
4_ حضرت ابراہیم (ع) كى زوجہ، فرشتوں كى ( قوم لوط كى ہلاكت ) كى ماموریت كى خبر سے ہنسى اور خوشحال ہوئیں _
انا ارسلنا الى قوم لوط ، و امراتہ قائمة فضحكت
مذكورہ بالا مطلب "ضحكت" كے جملے كا "فا " كے ذریعہ گذشتہ آیت "انا ارسلنا" پر تفریع سے حاصل ہوا ہے_ یعنى جو چیز حضرات ابراہیم(ع) كى زوجہ كے لیے خوشحالى كا سبب بنى وہ قوم لوط كا عذاب میں گرفتار ہونا تھا_
5_ جب سارہ كا فرشتوں سے خوف ختم ہوا تو اسكى خوشحالى اور خوشى كا سبب بنا _
قالوا لاتخف انا ارسلنا الى قوم لوط وامراتہ قائمة فضحكت
مذكورہ بالا تفسیر اس صورت میں ہوسكتى ہے جب جملہ ( فضحكت ) كو جملہ ( لاتخف انا ارسلنا الى قوم لوط ) كے لیے فرع قرار دیں_
6_ سارہ زوجہ حضرت ابراہیم، (ع) مہمانوں كى ماہیت سے آگاہى كے بعد اور ان كى ذمہ دارى ( قوم لوط كى نابودى ) سے اطلاع حاصل كرنے كے بعد حائض ہوگئیں _
و امراتہ قائمة فضحكت
مذكورہ بالا تفسیر اس صورت میں ہوسكتى ہے جب (ضحكت ) كا مصدر ( ضحك) لیا جائے جس كا معنى حیض دار ہونا ہے _ وہ مفسرین جو مذكورہ معنى كو لیتے ہینوہ جملہ ( فبشرناہا ) كى تفریع كو جملہ ( ضحكت ) كے لیے مؤید سمجھتے ہیں _
7_ خداوند متعال نے حضرت ابراہیم (ع) كى زوجہ كو ایك بیٹے كے متولد ہونے كى بشارت دى _
فبشّرنہا باسحق


8_ خداوند متعال نے حضرت ابراہیم اوران كى زوجہ كے ہانبیٹا پیدا ہونے سے پہلے اسكا نام اسحاق ركھ
فبشّرنہا باسحق
جملہ (فبشرناہا باسحاق ... یعقوب ) سے یہ ظاہر ہوتا ہے كہ فرشتوں نے اسحاق اور یعقوب نام كى بھى بشارت دى _
9_ خداوند عالم نے سارہ كو بشارت دى كہ اسحاق ایك بیٹا ہوگا _
فبشّرنہا باسحق و من وراء اسحق یعقوب
(یعقوب) كا لفظ ( اسحاق ) پر عطف ہے اور (من وارء اسحاق )كى عبارت ( یعقوب ) كے لیے صفت ہے یعنى معنى یوں ہوگا_ فبشرناہا بیعقوب كائناً من وارء اسحاق
10_ خداوند متعال نے حضرت یعقوب (ع) كے پیدا ہونے سے پہلے اس كا نام یعقوب ركھا اور حضرت ابراہیم (ع) اور ان كى زوجہ محترمہ كو بتایا _
فبشّرنا باسحق و من وراء اسحق یعقوب
11_ حضرت اسحاق (ع) اور یعقوب (ع) كے پیدا ہونے كى خوشخبري، حضرت ابراہیم (ع) كى طرف سے فرشتوں كى پذیرائي كے دوران حضرت ابراہیم (ع) اور انكى زوجہ سارہ كو سنائي گئي_
فبشّرنہا باسحق و من وراء اسحق یعقوب
12_ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنے بیٹے اور پوتے (اسحاق و یعقوب ) كى خبر، قوم لوط كى ہلاكت سے تھوڑى دیر پہلے سني_
انا ارسلنا الى قوم لوط و امراتہ قائمة فضحكت فبشّرنہا باسحق
13_ حضرت ابراہیم (ع) كى زوجہ سارہ اپنے پوتے یعقوب (ع) كى پیدائشے كے وقت زندہ تھیں _
فبشّرنہا باسحق و من وراء اسحق یعقوب
حضرت ابراہیم (ع) كى زوجہ كو یہ تو خوشخبرى دى گئي كہ حضرت اسحاق (ع) سے حضرت یعقوب (ع) متولد ہوں گے

لیکن یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیوں نہ بتا یا گیا کہ حضرت یعقوب (ع) سے بھی حضرت یوسف متولد ہوں گے؟ اس سوال کے جواب میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ فقط حضرت یعقوب (ع) کا نام لینا یہ بتاتا ہے کہ جناب سارہ حضرت یعقوب کو دیکھیں گی اور ان کے جمال پر ان کی نظر پڑے گی یعنی وہ اس زمانے تك زندہ رہیں گی _
14_ فرشتے، خداوند متعال کے عالم طبیعت میں اسباب اور عمّال ہیں اس کی مشیت کو پورا کرتے ہیں
و لقد جاءت رسلنا ابراہیم بالبشری ... فبشّرنہ
ظاہراً فرشتوں نے ہی حضرت ابراہیم (ع) کی زوجہ کو بیٹے کی خوشخبری دی لیکن خداوند متعال نے (فبشرنا ہا ... ) ( ہم نے اسکو بشارت دی ) اسکو اپنی طرف نسبت دی تا کہ اس بات کی طرف اشارہ کرے کہ اولاً فرشتوں کا کام خدا کا کام ہے دوسری بات یہ کہ خداوند متعال اپنے احکام کو


اسباب اور وسائط کے ذریعے وجود میں لاتاہے _
15_ عن ابی جعفر (ع) ( فی قولہ تعالي) (وامراتہ قائمة ) قال : انّما عنی سارة قائمة ... "فضحکت " یعنی فعجبت من قولہم ...)(1)
امام باقر (ع) سے ( و امراتہ قائمة ) جو قول خداوند ہے اس کے بارے میں روایت ہے کہ مقصود خداوند عالم یہ ہے کہ سارہ زوجہ حضرت ابراہیم (ع) کھڑی ہوئي تھیں اور جملہ ( فضحکت ) سے مراد یہ ہے کہ بی بی نے فرشتوں کی اس بات پر تعجب کا اظہار کیا ..._
16_ عن ابی عبداللہ (ع) فی قول اللہ عزوجل : " فضحکت فبشّرناہا باسحاق " قال : حاضت (2)
ترجمہ : امام جعفر صادق (ع) سے ( فضحکت ) کے جملے کے بارے میں روایت ہے کہ آپ(ع) نے فرما یا جناب سارہ کو عورتوں والی عادت لا حق ہوگئي_
------------------------------------------------
ابراہیم (ع) :
ابراہیم (ع) کا بیٹا 8; ابراہیم (ع) کا قصّہ 1، 2،7،9، 11، 12، 15; ابراہیم (ع) کو خوشخبری 11;ابراہیم (ع) کی زوجہ 1، 4، 15; ابراہیم (ع) کے مہمان 2، 6
اسحاق :
اسحاق کا فرزند 10; اسحاق نام رکھنا 8
بشارت :
اسحاق (ع) کی بشارت کا وقت 12; اسحاق (ع) کے فرزند کی بشارت 9;اسحاق (ع) کے متولد ہونے کی بشارت 7; بشارت اسحاق (ع) کی جگہ 11;بشارت یعقوب (ع) کا وقت 12; بشارت یعقوب (ع) کی جگہ 11
خدا :
افعال خداوندی 8،10; خداوند متعال کی خوشخبریاں 7، 9، 11; مشیت الہی کو جاری کرنے والے 14
خدا کے عمّال : 14
روایت : 15، 16
سارہ :
بی بی سارہ کو بشارت 7، 9، 11; جناب سارہ اور قوم لوط کی ہلاکت 4; جناب سارہ اور ملائکہ 5، 6، 15;جناب سارہ کا بیٹا 7، 8;جناب سارہ کا پوتا 9;جناب سارہ کا تعجب 15; جناب سارہ کا حضرت یعقوب (ع) کی پیدائشے کے وقت زندہ ہونا 13; جناب سارہ کا حیض 6، 16; جناب سارہ کا خوف دور ہونا 5;جناب سارہ کی خوشی کے اسباب 4، 5;جناب سارہ کی مدت زندگی 13;جناب سارہ
.............

**1) تفسیر عیاشی ج2 ، ص 152، ح 44، تفسیر برہان ج2، ص229،ح 10_**
**2) معانی الاخبار ، ص 224، ح 1; نور الثقلین ، ج 2، ص 386، ح 169_**

219
ملائکہ کی بیٹھك میں 1، 2
عورت :
عورت، مردوں کی محفل میں 3;عورت کی معاشرتی ذمہ داریاں 3
قوم لوط :
ملائکہ :
ملائکہ کا کردار 14
یعقوب (ع) :
حضرت یعقوب (ع) کا نام رکھنا 10

قَالَتْ يَا وَيْلَتَى أَأَلِدُ وَأَنَاْ عَجُوزٌ وَهَذَا بَعْلِي شَيْخاً إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ (٧٢)
تو انھوں نے کہا کہ یہ مصیبت اب میرے یہاں بچہ ہوگا جب کہ میں بھی بوڑھی ہوں اور میرے میاں بھی بوڑھے ہیں یہ تو بالکل عجیب سی بات ہے (72)

1_ حضرت ابراہیم (ع) اور انکی زوجہ جناب سارہ، فرشتوں کی اسحاق اور یعقوب کی ولادت کی بشارت کے وقت ، بوڑھے اور عمر رسیدہ تھے _
قالت یا ویلتی ء الدو انا عجوز و ہذا بعلی شیخ
2_ جناب سارہ اپنے آپ اور اپنے شوہر کو بوڑھا دیکھ کر بچے دار ہونے کو ایك تعجب انگیزبات خیال کرتی تھیں_
قالت یا ویلتی ء الدو انا عجوز و ہذا بعلی شیخاً ان ہذا لشئي عجیب
( یاویلتی ) ہائے مجھ پر مصیبت ہے _ یہ جملہ قوم لوط کی ہلاکت 12
عموما تعجب کے وقت کہا جاتا ہے اور ( ء آلد) میں ہمزہ تعجب کے لیے آیا ہے _ اور ( انّ ہذا ...) کے جملے میں بھی تعجب کی صراحت موجود ہے یہ سب حضرت ابراہیم (ع) کی زوجہ کے حد سے زیادہ تعجب کو بتاتے ہیں_
3_ عمر رسیدہ لوگوں کے لیے بچے دار ہونے کے قابل ہونا ، عادت سے ہٹ کر اور شگفت آور ہے _
ان ہذا لشئي عجیب
4_ حضرت اسحاق(ع) کی پیدائشے اور ان کا وجود میں آنا،اعجاز الہی اور خلاف معمول تھا_

220
فبشّرنہا باسحق ... قالت ی ویلتی ء الدو انا عجوز و ہذا بعلی شیخ
5_ حضرت ابراہیم (ع) کی زوجہ جناب سارہ کی فرشتوں سے گفتگو_
فبشّرنہا باسحق ... قالت ی ویلتی ء الدو انا عجوز و ہذا بعلی شیخ
------------------------------------------------
ابراہیم (ع) :
حضرت ابراہیم (ع) کا بڑھاپا 1، 2; حضرت ابراہیم (ع) کا قصہ 1، 5;حضرت ابراہیم (ع) ملائکہ کی بشارت کے وقت 1
امور :
شگفت آور امور 3، 4
بشارت :
حضرت اسحاق(ع) کی بشارت کا وقت 1; حضرت یعقوب (ع) کی بشارت کا زمانہ 1
حاملہ ہونا :
پیری میں حاملہ ہونا 2، 3
سارہ :
جناب سارہ کا تعجب 2; جناب سارہ کی پیری 1، 2; جناب سارہ کی ملائکہ سے گفتگو 5; جناب سارہ ملائکہ کی بشارت کے وقت 1

معجزہ :
حضرت اسحاق (ع) كے تولد كا معجزہ 4
ملائكہ :
ملائكہ سے ہمكلام ہونا 5

قَالُواْ أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللّهِ رَحْمَتُ اللّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ (٧٣)
فرشتوں نے كہا كہ كيا تمھيں حكم الہى ميں تعجب ہورہا ہے الله كى رحمت اور بركت تم گھر والوں پر ہے وہ قابل حمد اور صاحب مجد و بزرگى ہے (73)
1_ فرشتوں نے حضرت ابراہيم (ع) كى زوجہ كو بتايا كہ آپ كا صاحب فرزند ہونا، خداوند متعال كى مرضى كے ساتھ ہے _
الد و انا عجوز ... قالوا اتعجبين من امر الله

221
( امر الله ) يعنى ايسا كام جس كے وجود ميں آنے كے ليے خداوند متعال نے حكم ديا ہے اور وہ حضرت ابراہيم (ع) اور جناب سارہ كا پيرى ميں بچہ دار ہونا ہے _
2_ خداوند متعال كا ارادہ، يقيناً وجود ميں آتا ہے خواہ وہ كتنا ہى خارق عادت كيوں نہ ہو اور اس مينكسى قسم كے انكار كى گنجائشے نہيں ہے_
قالوا اتعجبين من امر الله
( اتعجبين ) ميں استفہام انكارى و توبيخى ہے _ يعنى ارادہ خدا كے متحقق ہونے ميں كيوں تعجب كررہے ہو اور اسے كيونبعيد خيال كرتے ہو؟
3_ فرشتوں نے زوجہ حضرت ابراہيم (ع) كو ارادہ الہى كے تحقق ميں شك و ترديد كرنے اور شگفت زدہ ہونے پر منع كيا _
قالوا أتعجبين من امر الله
4_ حضرت ابراہيم (ع) اور ان كے گھرانہ كو ہميشہ رحمت اور خاص بركات الہى شامل حال تھيں _
رحمت الله و بركاتہ عليكم اہل البيت
5_ حضرت اسحاق (ع) و حضرت يعقوب (ع) ، حضرت ابراہيم (ع) اور ان كے گھرانے كے ليے خداوند متعال كى طرف سے رحمت اور بركت تھي_
فبشّرنہا باسحق ... رحمت الله و بركاتہ عليكم اہل البيت
6_ نيك فرزند، خداوند متعال كى رحمت و بركت ہے _
فبشّرنہا باسحق ... رحمت الله و بركاتہ عليكم اہل البيت
7_ حضرت ابراہيم (ع) اور ان كے اہل خانہ خداوند متعال كے نزديك عظيم مقام و منزلت ركھتے تھے_
رحمت الله و بركاتہ عليكم اہل البيت
8_ خداوندعالم كے ہاں انسانوں كى اپنى استعداد و صلاحيت،اس كى نعمتوں كے حصول كاپيش خيمہ ہے _
فبشرنہا باسحق ... أتعجبين من امر الله رحمت الله و بركاتہ عليكم اہل البيت
(رحمت الله و بركاتہ ...) كا جملہ يہ بتاتا ہے كہ خاندان ابراہيم (ع) خداوند متعال كے نزديك عظيم مقام و منزلت ركھنے والے ہيں اور يہ جملہ علت ہے اس مفہوم كے ليے جو جملہ (اتعجبين ...) سے حاصل ہوتا ہے _ يعنى اسكا معنى يوں ہوا كہ كيونكہ آپ خاندان ابراہيم (ع) ايك شائستہ ولائق خاندان ہينلہذا اگر خداوند متعال آپكو اپنى خاص نعمت سے بہرہ مند كرتا ہے تو اس ميں تعجب كى كوئي بات نہيں_
9_ خداوند متعال حميد ( اچھے كاموں والا ) اور مجيد ( بلند مقام والا ) ہے _
انّہ حميد مجيد
( حميد ) كا معنى محمود ہے يعنى جسكى حمد كى گئي ہو _ بعض نے ( حامد ) كا معنى كيا ہے يعنى حمد كرنے

222
والا ، اسی طرح مجید مجد سے نکلا ہے جس کا معنی عظمت اور بزرگی ہے_
10_ خداوند متعال اپنے نیك بندوں کی تعریف کرتا ہے_
انّہ حمید
11_ خداوند متعال کی طرف سے حضرت ابراہیم(ع) اور جو لائق رحمت الہی ہیں ان کے لیے رحمت الہی کا آنا یہ خداوند متعال کی طرف سے ان کے لیے قدر دانی اور اس کے بلند مرتبہ ہونے کا نمونہ اور جلوہ ہے _
رحت اللہ و برکاتہ علیکم اہل البیت انہ حمید مجید
( انّہ حمید مجید ) کا جملہ، خاندان ابراہیم (ع) کو خدا کی رحمت و برکت کے شامل ہونے کی علت کے مقام پر ہے کیونکہ خداوند متعال اپنے نیك بندوں کے کام کی قدر دانی کرتا ہے پس اے خاندان ابراہیم (ع) تم نے بھی نیك کاموں کو انجام دیا ہے لہذا تم اس کے لائق و سزا وار ہو کہ خداوند متعال نے اپنی رحمت و برکات کو تم پر نازل فرمایا ہے _
12_ دوسروں کے اچھے کاموں کی قدر دانی کرنا، پسندیدہ عمل ہے _
انّہ حمید
------------------------------------------------

ابراہیم (ع) :
ابراہیم (ع) پر رحمت 4، 5، 11; ابراہیم (ع) کے اہل خانہ پر رحمت 5،4;حضرت ابراہیم(ع) کی تعریف 11; حضرت ابراہیم (ع) کے مقامات 7; خاندان ابراہیم (ع) کے مقامات 7
احسان :
احسان کی اہمیت 10
اسحاق :
اسحاق (ع) کا برکت ہونا 5: اسحاق (ع) کا رحمت ہونا 5
اسماء و صفات :
حمید 9; مجید 9
انسان :
انسانوں کے فضائل کے آثار 8
خدا :
برکات خداوندی 5، 6;خدا کی تعریفوں کی نشانیاں 11; خدا کی رحمت5،6; خدا کی مشیت1; خداوند متعال کی تعریفیں 10; خداوند متعال کے ارادہ کا حتمی ہونا 2
رحمت :
رحمت خاصہ کے شامل حال افرادکی تعریف 11; رحمت کے شامل حال لوگ5،4
سارہ :
جناب سارہ کا حاملہ ہونا 1; جناب سارہ کا شك 3; سارہ اور مشیت الہی کا متحقق ہونا 3


223

عمل :
پسندیدہ عمل 12;پسندیدہ عمل کو اچھا جاننا 12
فرزند:
فرزند صالح کا رحمت ہونا 6;فرزند صالح کی اہمیت 6; فرزند صالح کی برکت 6
محسنین :
احسان کرنے والوں کی تعریف 10
ملائکہ :
ملائکہ اور جناب سارہ 1، 3 ; ملائکہ کا منع کرنا 3

نعمت :
نعمت خاصہ کا سبب 8
یعقوب (ع) :
حضرت یعقوب (ع) کا بابرکت ہونا 5;حضرت یعقوب (ع) کا رحمت ہونا 5

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءتْهُ الْبُشْرَى يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ (٧٤)
اس کے بعد جب ابراہیم کا خوف برطرف ہوا اور ان کے پاس بشارت بھی آچکی تو انھوں نے ہم سے قوم لوط کے بارے میں اصرار کرنا شروع کردیا (74)

1_ حضرت ابراہیم (ع) کی مہمانوں کی حقیقت معلوم ہو جانے سے ( جو فرشتے تھے )خوف اور پریشانی دور ہوگئي_
فلمّا ذہب عن ابراہیم الروع
( الروع ) کا معنی خوف اور پریشانی ہے اسمیں (ال) عہد ذکری کا ہے _ یہ اس خوف کی طرف اشارہ کرتا ہے جو فرشتوں کے طعام کو تناول نہ کرنے سے حضرت ابراہیم (ع) پر جاری ہوا تھا_
2_ حضرت ابراہیم (ع) کے مہمان فرشتوں نے انہیں ایك بیٹے کے ہونے کی بشارت دی _
وجاء تہ البشری
( البشري) میں(ال) عہد ذکری ہے یہ اس بشارت کی طرف اشارہ کرتا ہے جو آیت 71_ ( فبشرناہا ) میں ذکر ہوئي ہے _
3_ جب حضرت ابراہیم (ع) کو فرشتونکے اصل مقصد (قوم لوط کی بربادی ) کا پتہ چلا تو ان سے بحث و


مباحثہ وتکرار کرنے لگے_
یجادلنا فی قوم لوط
آیت 76 کاجملہ ( قد جاء امرربك ) ممکن ہے یہ قرینہ ہو کہ ( یجادلنا ) سے مراد ( یجادل رسلنا ) ہے_
4_ حضرت ابراہیم(ع) نے خداوند متعال کی بارگاہ میں ہلاکت قوم لوط کی نجات کے لیے شفاعت کی اور خواہش کی کہ ان سے عذاب ٹل جائے _
یجادلنا فی قوم لوط
آیت 76 میں( قد جاء امر ربك ...) کا جملہ یہ بتاتا ہے کہ حضرت ابراہیم (ع) کا جدال اور بحث کرنا اس وجہ سے تھا کہ قوم لوط سے عذاب ٹل جائے _
5_ قوم لوط کے بارے میں حضرت ابراہیم (ع) کی بحث و جدال خوف کے چلے جانے کے بعد اور بشارت (بچہ دار ہونے ) سننے کے بعد تھی _
فلما ذہب عن ابراہیم الروع وجاء تہ البشری یجادلنا فی قوم لوط
6_بڑھا پے میں حضرت ابراہیم(ع) کو صاحب اولاد ہونے کی بشارت نے انہیں امید دلائي کہ وہ قوم لوط (ع) سے عذاب کوٹا لنے کی سفارش کریں_
فلما ... جاء تہ البشری یجادلنا فی قوم لوط
مذکورہ بالا تفسیر جملہ ( یجادلنا ...) کا _" جائتہ البشري"کے بعد آنے سے حاصل ہوا ہے _
7_ خداوند متعال کے قاصدوں کے ساتھ چون وچرا و جدال کرنا گویا خود خداوند متعال کے ساتھ جدال کرنے کے مساوی ہے _
یجادلنا فی قوم لوط
اگر " یجادلنا" سے مراد ( یجادل رسلنا ) ہو تو جملے کا یہ معنی ہوگا کہ خدا کے بھیجے ہوئے کے ساتھ جدال و بحث کرنا خود خدا کے ساتھ بحث کرنے کے مترداف ہے_
8_ انسان کی اندرونی پریشانیاں اور ہیجان ، ان ہر وقت فیصلوں اور ارادہ کے لیے مانع ہیں جنہیں انسان ضروری و لازمی خیال کرتا ہے_
فلما ذہب عن ابراہیم الروع ... یجادلنا فی قوم لوط

جبحضرت ابراہیم(ع) كے دل سے خوف و ہراس دور ہوگيا تو انہوں نے فرشتوں سے قوم لوط كے عذاب كے بارے ميں
بحث و جدال شروع كى اس وقت كا يقين كرنا بتا تا ہے كے جب تك انسان اندرونى پريشانيوں ميں مبتلاء ہو اس وقت اپنا ما
فى الضمير بيان نہيں كرسكتا_
9_ جب انسان پريشانى اور وسوسہ كى حالت ميں ہو تو فيصلہ جات اور عملى اقدام كرنے سے پرہيز كرے_
فلما ذہب عن إبراہيم الروع ... يجدلنا فى قوم لوط
10_ عن ابى بصير ... قال ابو جعفر (ع) ... فلما جاء ت ابراہيم البشارة باسحاق و ذہب


عنہ الروع اقبل يناجى ربّہ فى قوم لوط و يسألہ كشف البلاء عنہم ... (1)
ابوبصير سے نقل ہوا ہے كہ امام محمد باقر (ع) نے فرمايا:جب حضرت ابراہيم (ع) كواسحاق (ع) كى بشارت دى گئي ، تو
ان كا خوف دور ہوگيا تو انہوں نے پرودگار سے مناجات كى كہ خدايا اس قوم سے عذاب كو برطرف كر دے _
------------------------------------------------
ابراہيم :
حضرت ابراہيم (ع) اور قوم لوط كى ہلاكت 3;حضرت ابراہيم (ع) اور ملائكہ 3،5; حضرت ابراہيم (ع) كا بڑھا پا 6 ;
حضرت ابراہيم(ع) كا قصہ 1،2،3،5،6،10; حضرت ابراہيم (ع) كا مجادلہ 3،5;حضرت ابراہيم (ع) كو بشارت 2،
5،6;حضرت ا براہيم (ع) كى دعا 4،10;حضرت ابراہيم(ع) كى شفاعت 4;حضرت ابراہيم(ع) كے اميد لگانے كے اسباب 6;
حضرت ابراہيم (ع) كے خوف كا دور ہونا 5; حضرت ابراہيم(ع) كے خوف دور ہونے كے اسباب 1; حضرت ابراہيم(ع)
كے مہمان1
اضطراب :
اضطراب كے آثار 8;فيصلہ كرنے ميں اضطراب 9; ہدف مشخص كرنے ميں اضطراب 9
بشارت :
ولادت اسحاق (ع) كى بشارت 2
روايت :10
قوم لوط :
قوم لوط سے عذاب كا دور ہونا 4،10; قوم لوط كى شفاعت 4،6،10
مصمم ارادہ :
صحيح مصمم ارادہ كرنے كے موانع 8; مصمم ارادہ كرنے كے آداب 9: مصمم ارادہ 8
مجادلہ :
خدا كا انبياء (ص) كے ساتھ مجادلہ 7; خدا كے ملائكہ كے ساتھ مجادلہ 3;خدا كے ساتھ مجادلہ 7
ملائكہ :
ملائكہ اور ابراہيم (ع) 2;ملائكة بشارت 2; ملائكة عذاب 3
نفسياتى علم :8،9
.............

**1) علل الشرائع ، ص 550،ح 4، ب34،نور الثقلين ج 2، ص 384، ح 165_**

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ (٧٥)
بيشك ابراہیم بہت ہی دردمند اور خدا کی طرف رجوع کرنے والے تھے (75)

1_ حضرت ابراہیم (ع) بردبار پیغمبر تھے جو ہرگز گناہگاروں کے عذاب میں جلدی کرنے والے نہیں تھے_
ان ابراہیم لحلیم
2_ حضرت ابراہیم (ع) لوگوں کو مشکلات میں دیکھ کر متأثر ہونے والے اور ان کی دلسوزی کرنے والے تھے_
ان ابراہیم ... اوّاة
(أوّاہ )اس شخص کوکہتے ہیں جو زیادہ (آہ) کرنے والا اور افسوس کرنے والا ہو جملہ (یجادلنا) کے بعد جملہ (اوّاہ) کا آنا یہ بتاتا ہے کہ حضرت ابراہیم (ع) لوگوں کی مشکلات و پریشانی کی وجہ سے بہت متأثر اور اظہار افسوس کرتے تھے_
3_ حضرت ابراہیم (ع) ، ہمیشہ خدا سے لگاؤ رکھتے اور اپنی حاجات کو اس سے طلب کرتے تھے_
ان ابراہیم ... منیب
خداوند عالم کی بارگاہ میں انا بہ سے مراد ، اس کي طرف رجوع کرنا ہے_
4_ حضرت ابراہیم (ع) کا قوم لوط کے بارے میں طلب شفاعت کرنے کا سبب، ان کی بردباری اور لوگوں کی مشکلات میں اظہار افسوس کرنا اور خداوند متعال کے بارے میں اعتقاد راسخ رکھنا ہے_
یجادلنا فی قوم لوط، ان ابراہیم لحلیم اوّاہ منیب
(ان ابراہیم ) کا جملہ ابراہیم (ع) کا قوم لوط کے بارے میں مجادلہ و بحث کرنے کا سبب اور ان کے دفاع کی وجہ کو بتاتا ہے_
5_ بردباری ، لوگوں کی مشکلات سے متأثر اور اظہار افسوس کرنا اور خدا کی طرف لگاؤ رکھنا اور اسی سے اپنی حاجات کو طلب کرنا یہ اچھی صفات اور پسندیدہ عادات ہیں_
ان ابراہیم لحلیم اوّاہ منیب


6_ عن جعفر بن محمد (ع) ... (الاوّاہ ) الدّعاء(1)
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ (اوّاہ) جو آیت شریفہ میں ہے اسکا معني، زیادہ دعا کرنے والا ہے_
-----------------------------------------------

ابراہیم (ع) :
ابراہیم (ع) اور خطا کرنے والے 1; ابراہیم (ع) اور ذکر الہی 3; ابراہیم اورقوم لوط 4; ابراہیم (ع) کا حلم 1;ابراہیم (ع) کا غم 4،2;ابراہیم (ع) کی دعا 3; ابراہیم (ع) کی سیرت 3; ابراہیم (ع) کی شفاعت کے اسباب 4; ابراہیم (ع) کی مہربانی 2;ابراہیم (ع) کے حلیم ہونے کے آثار 4; ابراہیم (ع) کے فضائل 1
انگیزہ :
انگیزہ کے اسباب 4
اوّاہ :
اوّاہ سے مراد 6
حلم :
حلم کی اہمیت 5
دعا :
دعا کی اہمیت 5
ذکر:
ذکر خدا کی اہمیت 5
روایت :6

صفات :
پسندیدہ صفات 5
قوم لوط :
قوم لوط کی شفاعت 4
لوگ :
لوگوں کی مشکلات پر تأسف کا اظہار کرنا 2،4،5
.............

**1) دعائم الاسلام ، ج1، ص 166; بحار الانوار ج82،ص325،ح20_**



يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا إِنَّهُ قَدْ جَاء أَمْرُ رَبِّكَ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ (٧٦)
ابراہیم اس بات سے اعراض کرو _ اب حکم خدا آچکا ہے اوران لوگوں تك وہ عذاب آنے والا ہے جو پلٹایا انہیں جا سکتا (76)

1_ حضرت ابر اہیم(ع) کی قوم لوط کے بارے میں شفاعت (کہ ان سے عذاب ٹل جائے) خداوند متعال کے ہاں مورد قبول واقع نہ ہوئي _
يجادلنا فی قوم لوط ... یا ابراہیم اعرض عن ہذ
2_ فرشتوں نے جناب ابراہیم (ع) سے خواہش کی کہ قوم لوط کے بارے میں شفاعت سے صرف نظر کریں اور اس پر اصرار نہ کریں _
یا ابراہیم اعرض عن ہذ
(ہذا ) کا اشارہ (جدال ) کی طرف ہے جو ماقبل آیت میں موجود(يجادلنا ) سے استفادہ ہوا ہے_
3_قوم لوط کا مقدر شدہ عذاب حتمی تھا اور اس میں کسی تغيّر و تبدیلی کی گنجائشے نہ تھي_
انہ قد جاء امرربك و انہم ء اتيہم عذاب غير مردود
(اتی )اتیان سے اسم فاعل ہے یعنی (آنا)اور (ردّ) پلٹانے کے معنی میں ہے _لہذا ( انہم ء اتيہم ... ) یعنی وہی عذاب ان پر آئے گا جو ٹلنے والا نہیں ہے_
4_ کائنات میں خداوند متعال کا حکم حتمی ہے _ اس میں کوئي تخلف یا کمی واقعی نہیں ہوتی _
انہ قد جاء امر ربك
ظاہر یہ تھا کہ فرشتے، عذاب کے آنے کی خبر کو فعل مضارع سے بیان کرتے _ کیونکہ ابراہیم (ع) کی گفتگو کے دوران ابھی قوم لوط پر عذاب نازل نہیں ہوا تھا_ اسی وجہ سے فعل مضارع (يجي) کی جگہ فعل ماضی (جائ) کالانا اور حرف (قد ) کے ذریعے تاکید کرنا اس حکم الہی کے حتمی طور پرواقع ہونے کو بتاتا ہے_


5_ پیغمبروں کی شفاعت ودر خواست کاخدا کی بارگاہ میں قبول نہ ہونا بھی ممکن ہے_
یا ابراہیم اعرض عن ہذا ...
6_ قوم لوط پر عذاب کا قطعی ہونا اور قابل تغییر نہ ہونا حضرت ابراہیم (ع) کی ان کے بارے میں شفاعت کے قبول نہ ہونے کی دلیل ہے_
یا ابراہیم اعرض عن ہذا انہ قد جاء امر ربك
(انّہ قد جاء ...) کا جملہ (اعرض عن ہذا) کے جملے کے لیے علت ہے_
7_ حضرت ابراہیم (ع) کا قوم لوط کے عذاب کے بارے میں فرشتوں سے جر و بحث کرنا اس عذاب کے قطعی ہونے کی اطلاع سے پہلے تھا_

يجادلنافی قوم لوط ... يا ابراہيم اعرض عن ہذا انہ قد جاء امر ربك
8_ مفسد اقوام پر عذاب الہی کا نازل ہونا، خداوند متعال کی ربوبیتکا تقاضا ہے_
انہ قد جاء امر ربك
9_ پیغمبروں کی شفاعت کا مورد قبول ہونا اس شرط پر ہے کہ جس امر کی شفاعت کررہے ہیں وہ خدا کے ہاں حتمی نہ ہو چکا ہو_
يجادلنا فی قوم لوط ... يا ابراہيم اعرض عن ہذا انہ قد جاء امر ربك
10_ قوم لوط پر عذاب کے نزول کے وقت،حضرت ابراہیم (ع) بوڑھے اور سن رسیدہ تھے_
و ہذا بعلی شيخاً ... يا ابراہيم اعرض عن ہذا انہ قد جاء امر ربك
11_عن ابی عبداللہ (ع) : ... فقال اللہ تعالی : يا ابراہيم ا عرض عن ہذا انہ قد جاء امر ربك و انہم آتاہم عذابی بعد طلوع الشمس من يومك محتوماً غير مردود;
امام صادق (ع) سے روایت ہے کہ خداوند متعال نے فرمایا: اے ابراہیم (ع) اس بات کو چھوڑ دو (اے ابراہیم ) فرمان الہی آپہنچا ہے آج طلوع آفتاب کے بعد ان کے لیے میرا عذاب آجائے گا اور یہ حتمی ٹلنے والا نہیں ہے_
------------------------------------------------
ابراہیم (ع) :
ابراہیم (ع) اور قوم لوط 2;ابراہیم (ع) اور قوم لوط کا عذاب 7;ابراہیم (ع) قوم لوط کے عذاب پر آنے کے وقت 10;ابراہیم (ع) کی شفاعت7; ابراہیم (ع) کی شفاعت 01، 11;ابراہیم (ع) کی شفاعت کے قبول نہ ہونے کے دلائل 6; ابرہیم(ع) کی جرو بحث7 ; قصہ ابراہیم(ع) 7
انبیاء (ع) :
ابنیاء (ع) کی شفاعت کے رد ہونے کا امکان 5; انبیاء (ع) کی شفاعت قبول ہونے کے شرائط 9
.............

**1) تفسير عياشى ، ج 2 ، ص 152، ح 45 ، تفسير برہان ج 2 ، ص 229، ح 11_**

230
خدا:
اوامر الہی کا حتمی ہونا 4; خداوند متعال کی ربوبیت کی نشانیاں 8
روایت :11
شفاعت :
حتمی چیزوں میں شفاعت 9
قوم لوط :
قوم لوط سے شفاعت کا رد ہونا 1،2; قوم لوط کي
تاریخ 3;قوم لوط کی شفاعت 7;قوم لوط کے بارے میں شفاعت کے رد ہونے کے دلائل 6; قوم لوط کے عذاب کا حتمی ہونا 3،6،7،11;قوم لوط کے عذاب کا وقت 10
مفسدین :
مفسدین کے عذاب کا سبب 8
ملائکہ :
ملائکہ اور ابراہیم (ع) 2;ملائکہ کی تمنائیں 2

وَلَمَّا جَاءتْ رُسُلُنَا لُوطاً سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعاً وَقَالَ هَـذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ (٧٧)
اور جب ہمارے فرستادے لوط کے پاس پہنچنے تو وہ ان کے خیال سے رنجیدہ ہوئے اور تنگ دل ہوگئے اور کہا کہ یہ بڑا سخت دن ہے (77)

1_ فرشتے، حضرت ابراہیم (ع) سے گفتگو کرنے کے بعد قوم لوط کے دیار میں پہنچ گئے اور حضرت لوط(ع) کے پاس تشریف لائے_
و لما جاء ت رسلنا لوط
2_ فرشتے، انسانوں کی شکل و صورت میں حضرت لوط (ع) کے ہاں حاضر ہوئے_
و لما جاء ت رسلنا لوطاً سيء بہم
3_ حضرت لوط(ع) ، اپنے مہمانوں کیحقیقت( انکے فرشتے ہونے )سے بے خبر اور ان کی ذمہ داری سے ناآگاہ تھے_
و لمّا جاء ت رسلنا لوطاً سيء بہم ... و قال ہذا يوم عصيب


4_ حضرت لوط (ع) ، نے فرشتوں کے آنے سے حالات کو اپنے لیے پریشان کن دیکھااور غم و پریشانی نے انہیں گھیر لیا _
و لما جاء ت رسلنا لوطاً سيء بہم و ضاق بہم ذرع
(ذرعاً) ہاتھ کی کہنیوں کے کھینچنےکے معنی میں آتا ہے یہ تمیز واقع ہوا ہے جو فاعل سے مبدل ہے لہذا (ضاق بہم ذرعاً) کا معنی یوں ہوگا ( ضاق ذرعہ) اس کے ہاتھ کی کہنیاں ان پر تنگ ہوگئیں _کسی کی طرف کہنیوں کا تنگ ہونا یہ ضرب المثل ہے اس کے لیے کہ جو کام کو انجام دینے پر قدرت نہ رکھتااور اس تك کی دسترسی نہ ہو (سيئ) ساء سے کافعل مجہول ہے (اسکو ناراحت کیا) کے معنی میں ہے _اور "بہم" میں "باء" سببيت کیلئے ہے لہذا"سي بہم " کا معنی یہ ہو گا ان کا آنا حضرت لوط (ع) کے لیے ناراحتی کا سبب بنا_
5_ حضرت لوط (ع) ، اپنے آپکو مہمانوں کی حفاظت کا ذمہ دار سمجھتے تھے_
و لما جاء ت رسلنا ... قال ہذا يوم عصيب
6_ حضرت لوط (ع) نے فرشتوں کے آنے والے دن کو سخت اور مشکل و دشوار حالات والا دن قرار دیا _
و قال ہذا يوم عصيب
"عصيب" دشواری اور سختی کے معنی میں ہے اور اسکی اصل (عَصب) ہے جو باندھنے کے معنی میں آتا ہے "اسی وجہ سے اس سخت دن کو گویا (یوم عصیب)" کہتے ہیں کہ اس دن ایك دوسرے کا شرّ اور دشواری ایك دوسرے سے لپٹی ہوئي ہے_(مجمع البیان سے یہ مطلب اخذ کیا گیا ہے)_
7_ عن ابی جعف(ع) ر : ... و كان لوط ابن خالة ابراہيم و كانت امراة ابراہيم سارہ اخت لوط و كان لوط و ابراہيم نبيين مرسلين منذرين و كان لوط رجلاً سخياً كريماً يقری الضيف إذا نزل بہ و يحّذّرہم قومہ ...(1)
امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ حضرت لوط(ع) حضرت ابراہیم (ع) کی خالہ کے بیٹے تھے اور سارہ جو حضرت ابراہیم (ع) کی بیوی تھی وہ لوط(ع) کی بہن تھیں حضرت لوط(ع) اور ابراہیم (ع) دونوں نبی مرسل اور ڈرانے والے تھے_
حضرت لوط (ع) سخی و کریم انسان تھے جو مہمان ان کے پاس آتے تھے وہ ان کی خدمتگزاری کرتے تھے اور اپنی قوم کے شر سے انہیں محفوظ رکھتے تھے_
8_عن ا بی جعفر (ع) عن رسول اللّہ (ص) قال جبرئيل :ان قوم لوط كانوا اہل قرية لا يتنظفون من الغائط و لا يتطہرون من الجنابة بخلاء اشحّاء علی الطعام و ان لوطاً لبث فيہم ثلاثين سنة و انّما كان
..............

**1) علل الشرائع ص 549 ; ح 4 ، ب 340_ نور الثقلين ، ج 2 ، ص 382، ح 65_**


نازلاً عليہم و لم يكن منہم ... (1)امام باقر (ع) ، رسول اللہ (ص) سے روایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قوم لوط دیہاتیعلاقے کے رہنے والے تھے جو خود کوپا خانہ سے پاك نہیں رکھتے تھے اور جنابت کے لیے غسل بھی نہیں کرتے تھے_ بخیل اور پر خور اشخاص تھے _حضرت لوط (ع) نے تیس 30 سال ان کے ساتھ زندگی بسر کی اور وہ باہر سے ان کے پاس آئے تھے ان کی قوم میں سے نہیں تھے ...
9_ عن ابی عبداللّہ (ع) قال : ان اللّہ تعالی بعث اربعة ا ملاك فی اہلاك قوم لوط ... فأتوا لوطاً و ہو فی زراعة لہ قرب المدينہ

(2)...
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ خداوند متعال نے قوم لوط کو ہلاك کرنے کے لیے چار فرشتوں کو بھیجا ... پس وہ حضرت لوط (ع) کے پاس گئے جبکہ وہ اس وقت اپنے کھیت میں تھے جو شہر کے قریب تھا ...
------------------------------------------------
ابراہیم (ع) :
حضرت ابراہیم (ع) کا قصہ 1
روایت :7،8،9
قوم لوط :
قوم لوط پر عذاب 9; قوم لوط کابخل 8: قوم لوط کی پستی 8; قوم لوط کے رذائل 8
لوط (ع) :
حضرت لوط (ع) اور ملائکہ 3،4; حضرت لوط(ع) کا سمجھنا 6; حضر ت لوط(ع) کا غم و غصہ 4; حضرت لوط (ع) کا قصہ 1،2، 3،4،6،9;حضرت لوط (ع) کی پریشانی 4;حضرت لوط (ع) کی ذمہ داری 5;حضرت لوط (ع) کی سخاوت 7; حضرت لوط (ع) کی مہمان نوازی 5،7; حضرت لوط (ع) کے سخت دن 6; حضرت لوط (ع) کے علم کا محدود ہونا 3; حضرت لوط (ع) کے فضائل 7;حضرت لوط (ع) کے لیے مہمانوں کی ذمہ داری 3
ملائکہ :
ملائکہ اور حضرت ابراہیم (ع) 1; ملائکہ اور حضرت لوط(ع) 1،2;ملائکہ کا جسم رکھنا 2; ملائکہ ، قوم لوط(ع) کی سرزمین پر 1; ملائکہ عذاب 9
مہمان :
مہمانوں کا دفاع کرنے کی اہمیت 5
.............

**1)علل الشرایع،ص055 ح5، ب 340;نورالثقلین ج2،ص 384ح 166_**
**2) کافی ، ج 8، ص 328، ح 505_ نور الثقلین ، ج 2 ، ص 378 ، ح 156_**



وَجَاءهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِن قَبْلُ كَانُواْ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يَا قَوْمِ هَـؤُلاء بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُواْ اللّهَ وَلاَ تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ (٧٨)
اور ان کی قوم دوڑتی ہوئي آگئي اور اس کے پہلے بھی یہ لوگ ایسے برے کام کررہے تھے _ لوط نے کہا کہ ا ے قوم یہ ہماری لڑکیاں تمھارے لئے زیادہ پاکیزہ ہیں خدا سے ڈرد اور مہمانوں کے بارے میں مجھے شرمندہ نہ کرو کیا تم میں کوئي سمجھدار آدمی نہیں ہے (78)

1_ قوم لوط کے ایك گروہ نے حضرت لوط (ع) کے مہمانوں (فرشتوں) پر تجاوز کرنے کے لیے جلدی سے ان کے گھر کو گھیر لیا_
و جائہ قومہ یہرعون الیہ
اگر چہ حضرت لوط (ع) پردھا و ابولنے والوں کی نسبت پوری قوم کی طر ف دی گئي ہے ( وجاء قومہ) لیکن چند قرائن کی بناء پر قوم کے بعض لوگ مراد ہیں _ جملہ (ہولاء بناتی ...) ان قرائن میں سے ایك ہے _ کیونکہ حقیقت اور شریعت میں یہ ممکن نہیں تھا کہ حضرت لوط (ع) کی لڑکیاں تمام قوم یا اکثر افراد قوم کی بیویاں بن سکیں _قابل ذکر بات یہ ہے کہ بعض افراد کو قوم کی طرف نسبت دینے ك
مطلب یہ تھا کہ اگر تمام قوم لوط ا س بات پر مطلع ہوگئي ہوتیکہ مہمان حضرت لوط(ع) کے ہاں آئے ہیناورانکے لیئے ممکن بھی ہوتا تو وہ بھی ہجوم کرنے والوں کی طرح عمل کرتے_
2_ قوم لوط ،فسادی لوگ اور لواط جیسے برے عمل ( ہم جنس بازی )میں مبتلاتھے_

و من قبل کانوا یعملون السیئات
مقام کی مناسبت سے( السیئات ) کے لفظ کا بارز مصداق لواط اور ہم جنس بازی ہے_
3_ قو م لوط(ع) ، لواط کے علاوہ دوسرے بہت سے گناہوں سے آلودہ تھے_

234
و من قبل کانوا یعملون السیئات
مذکورہ بالا معنی اس صورت میں ہے کہ جب (السیئات )پر الف لام جنس کا ہو جمع کے صیغہ پر الف ولام جنس کا داخل ہوتو وہ عموم کا معنی دیتا ہے اور بعض اوقات کثرت پر دلالت کرتا ہے_
4_ لواط اور ہم جنس بازي، گناہ کبیرہ اور بہت سے گناہوں کے قائم مقام ہے_
و قبل کانوا یعملون السیئات
مذکورہ بالا تفسیر اس صورت میں ہے جب ہم (السیئات ) کے الف لام کو عہد ذکری فرض کریں اس صورت میں (السیئات) سے مراد لواط کاعمل اور (سیئات) کا ایک گناہ پر جمع کی صورت میں اطلاق، مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہے_
5_ قوم لوط کا فساد میں سابقہ اور لواط کے برے عمل کی عادت نے انہیں حضرت لوط(ع) کے گھر کی جانب ان کے مہانوں پر تجاوز کی خاطر دھکیل دیا _
و جاء ہ قومہ یہرعون الیہ و من قبل کانوا یعملون السیئات
(و من قبل کانوا ...) کا جملہ جو کہ قوم لوط(ع) کے درمیان بدکاری کے رواج اور فساد میں سابقہ رکھنے کو بتاتا ہے (یہرعون) کے فاعل کے محذوف ہونے کو بتاتا ہے _ یعنی قوم لوط کا لوط(ع) کے گھر پر ہجوم کرنےکا سبب اسکا برائي میں سابقہ اور بد کاری کی عادت تھا_
6_ حضرت لوط، (ع) متعدد لڑکیاں رکھتے تھے جو سن ازدواج پر پہنچی ہوئي تھیں_
ہولا بناتی ہنّ اطہرلکم
7_ حضرت لوط (ع) کا حملہ کرنے والوں کو اپنی لڑکیوں سے شادی کی دعوت دینے کا مقصد یہ تھا کہ وہ اس لواط کے برے عمل اور ان کے مہمانوں سے جھگڑنے سے رك جائیں_
یا قوم ہولاء بناتی ہن اطہر لکم
8_ شہوت جنسی کو مٹانے کے لیے پلیدگی سے پاك اور تنہاصحیح طریقہ، جنس مخالف سے ازدواج کرنا ہے_
ہولاء بناتی ہنّ اطہر لکم
(اطہر ) کا لفظ افعل تفضیل ہے اور اسمیں برتری کا معنی نہیں پایا جاتا بلکہ طاہر و پاک کے معنی میں آیا ہے اس طرح کا استعمال کہ اسم فاعل کی جگہ پر افعل تفضیل کا استعمال کرنا یہ تاکید اور مبالغہ کے لیے ہوتا ہے_
9_ لواط اور ہم جنسی بازی کا عمل،جنسی شہوت کو مٹانے کے لیے ناپاك اور بیہودہ طریقہ ہے _
ہوء لاء بناتی ہن اطہرلکم
10_شادی کرنا اور زوجہ اپنا نا، جنسی فسادات سے روکنے کا طریقہ ہے_
ہوء لاء بناتی ہنّ اطہر لکم
11_ حضرت لوط (ع) کی شریعت میں کافر لوگوں کا مؤمن عورتوں سے ازدواج کا جائز ہونا _

235
ہولاء بناتی ہن اطہر لکم
جملہ ( فأسر با ہلك ... الا امرا تك ) اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ حضرت لوط (ع) کی لڑکیاں ان پر ایمان رکھتی تھیں_
12_ حضرت لوط(ع) نے حملہ آوروں کے عواطف جنسی کو متحرّك کرنے اور ان پر شفقت کے اظہارکے ذریعہ انہیں اپنے مہمانوں سے متعرّض ہونے سے روکا_
قال یا قوم ... فاتقوا اللّٰہ و لا تخزون فی ضیفی ا لیس منکم رجل رشید
13_ حضرت لوط (ع) کا اپنی قوم سے مہربانیسے پیش آنا حتی اس وقت جب ان کی طرف سے وہ بہت سختی اور اذیت میں تھے_
قال ہذا یوم عصیب ... قال یا قوم ہولاء بناتي

حضرت لوط (ع) کا یہ کہنا (یا قوم) اے میری قوم اور انہیں اپنی لڑکیوں سے شادی کی دعوت دینا، قوم پر ان کے لطف اور مہربانی کو ظاہر کرتا ہے _ یہ اس وقت ہوا جس وقت کو حضرت لوط (ع) نے بہت دشوار اور سخت وقت سے یاد کیا ہے_
14_ حضرت لوط (ع) نے حملہ آورونسے یہ تقاضا کیا کہ وہ خدا سے خوف کریں اور ان کے مہمانوں پر حملہ نہ کریں_
فاتقوا اللّٰہ
15_ ازدواج اور زوجہ کے انتخاب کے علاوہ دوسرے راستے سے جنسی شہوت کو پورا کرنا، تقوی اور خوف خدا کے خلاف ہے_
فاتقوا الله
16_ جنسی فساد، خدا کے عذاب کا موجب بنتا ہے _
ہؤلاء بناتی ہن اطہرلکم فاتقوا اللّٰہ
17_ حضرت لوط(ع) نے فسادی حملہ آوروں سے کہاکہ میرے مہمانوں سے متعرض نہ ہوں اور ان کے سامنے انہیں رسوااور خوار نہ کریں _
و لا تخزون فی ضیفي
اخزاء (لا تخزون) کا مصدر ہے جو خوار اور رسوا کرنے کے معنی میں آتا ہے_
18_ لوگوں کے درمیان کسی کو رسوا کرنا، تقوا اور خوف خدا کے خلاف ہے_
فاتقوا اللّٰہ و لا تخزون فی ضیفي
19_ کسی کی عزت و آبرو کو گرانے سے پرہیز کرنا، لازمی ہے_
و لا تخزون فی ضیفي
20 _ قوم لوط(ع) میں ایك شخص بھی سمجھدار اور خوف خدا رکھنے والا اور غیرت مندنہیں تھا_
فاتقوا اللّٰہ و لا تخزون فی ضیفی الیس منکم رجل رشید
(رشید) کا معنی راستہ پانے والا ہے جملہ


(اتقوا الله ) اور( لا تخزون فی ضیفي) راستہ پانے والا خوف خدا، غیرت اور معیشت کا مصداق ہے_
21_ ہم جنس بازی ، تقوی ، خدا ترسي، رشیداور سمجھدار ی کے مخالف ہے_
فاتقوا اللّٰہ ... ا لیس منکم رجل رشید
22_ مہمانوں کی محافظت کرنا اور حملہ آوروں سے ان کو بچانا ضروری ہے_
یا قوم ہؤلاء بناتی ... ا لیس منکم رجل رشید
23_ عن ا بی عبداللّٰہ (ع) قال : ان اللّٰہ تعالی بعث اربعة ا ملاك فی اہلاك قوم لوط ... فأتوا لوطاً ... فسلّموا علیہ ... فقال لہم : المنزل ؟ فقالوا: نعم ... ثم مشی فلما بلغ باب المدینہ ... دخل و دخلوا معہ حتی دخل منزلہ فلما را تہم امراتہ ... صعدت فوق السطح و صفقت فلم یسمعوا فدخنت فلما را وا الدخان ا قبلوا الی الباب یہرعون ... (1)
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ خداوند متعال نے قوم لوط کو ہلاك کرنے کے لیے چار فرشتوں کو بھیجا ...وہ حضرت لوط (ع) کے پاس آئے اور انہیں اس پر سلام کیا ..._ حضرت لوط (ع) نے ان کو گھر میں آنے کی دعوت دی وہ راضی ہوگئے ، اور وہ چلے یہاں تك کہ شہر کے دورازے تك پہنچ گئے ..._ وہ فرشتوں کے ساتھ شہر میں داخل ہوئے یہاں تك کہ وہ گھر پہنچ گئے _ جب لوط (ع) کی بیوی نے ان کو دیکھا ...تو چھت پر چڑھ گئي اور تالی بجائي ، لیکن قوم لوط متوجہ نہ ہوئي ، پھر اس نے دھواں اڑایا جب قوم نے دھویں کو دیکھا تو جلدی سے حضرت لوط (ع) کے گھر کی طرف دوڑے ..._
24_ عن ا بی جعفر (ع) ان قریة قوم لوط کانت علی طریق السیّارة الی الشام و مصر فکانت السیّارة تنزل بہم فیضیّفونہم ... فدعا ہم البخل الی ان کانوا اذا نزل بہم الضیف فضحوہ ...وانّما کانوا یفعلون ذلك بالضیف حتی ینکل النازل عنہم ... فأورثم البخل بلاء لا یستطیعون دفعہ عن ا نفسہم ... حتی صاروا یطلبونہ من الرجال فی البلاد و یعطونہم علیہ الجعل ...(2)
امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ قوم لوط کی آبادی ان مسافروں کے راستے میں تھی جہاں سے مسافر شام و مصر جاتے تھے _ کارواں اس قوم کے پاس آتے اور ان کے مہمان بنتے تھے _ ان کا بخل اس حد تك پہنچ گیا تھا کہ جب کوئي مہمان ان کے پاس آتا ( تو اپنے اس برے کام کی وجہ سے) اسے رسوا کرکے چھوڑتے تھے اس کام کو اس وجہ سے

انجام دیتے تھے تا کہ مہمان ان کے پاس نہ آئیں
.............

**1) کافی ، ج 5، ص 547، ح 6 _ نورالثقلین ، ج 2 ، ص 379، ح 156 _**
**2)علل الشرائع ، ص 548، ح 4 ، ب 340_ نور الثقلین ، ج 2ص 382 ، ح 165_**


اور واپس لوٹ جائیں پس ان کا بخل سبب بنا کہ وہ جس بلاء و مصیبت میں گرفتار ہوگے(مرض ابنہ ) اس بیماری کو اپنے سے دور کرنے کی قدرت نہیں رکھتے تھے ... یہاں تك کہ دوسرے شہروں کے لوگونسے اگریہ چاہتے کہ ہمارے ساتھ یہ برا فعل انجام دو تو ان کو اجرت دینا پڑتی تھی _
25_ عن ابی عبداللهؑ(ع) فی قول لوط" ہؤلاء بناتی ہن ا طہرلکم" قال عرض علیہم التزویج (1)
امام جعفر صادق (ع) سے حضرت لوط(ع) کے اس قول (کہ میری بیٹیاں تمہارے لیے پاکیزہ تر ہیں) کے بارے میں روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت لوط(ع) نے انہیں ازدواج کرنے کی پیشکش کی تھي_
-----------------------------------------------

آبرو :
حفظ آبرو کی اہمیت 19; ہتك آبرو سے اجتناب 19
ازدواج :
ازدواج کی اہمیت 15;ازدواج کے آثار 8،10; کافر سے ازدواج 11
انحراف جنسی :
انحراف جنسی کو روکنے کا طریقہ 10; انحراف جنسی کی سزا 16;انحراف جنسی کے آثار 15
تقوا :
تقوی اختیار کرنے کی دعوت 14; تقوی نہ ہونے کی نشانیاں 21;تقوی نہ ہونے کے موارد 15، 18
خدا :
خدا کی سزائیں 16
رشد :
رشد کرنے کے موانع 21
روایت :23، 24، 25
عذاب :
عذاب کے اسباب 16
غریزہ جنسی :
غریزہ جنسیکی تسکین کا طریقہ 8،15
قوم لوط (ع) :
قوم لوط(ع) اور حضرت لوط (ع) کے مہمان 1،5; قوم لوط(ع) اور مہمان 24;قوم لوط(ع) کا بخل 24;قوم لوط(ع) کا حملہ 1;قوم لوط(ع) کی اذتیں 13; قوم لوط(ع) کی برائي کرنا 2;قوم لوط(ع) کی بے عقلی 20 ; قوم لوط(ع) کی بے غیرتی 20 ; قوم لوط(ع) کی تاریخ 1،2،3،5،24; قوم لوط(ع) کی خصوصیات 20 ; قوم لوط(ع) کی ہم جنس بازی 2;قوم لوط(ع) کے رذائل 24;قوم لوط(ع) کے فاسد ہونے کے آثار 5; قوم لوط(ع) کے گناہ 3; قوم لوط(ع) میں تقوی کا نہ ہونا 20 ; قوم لوط(ع) میں لواط(ع) 2،3، 24;قوم لوط(ع) میں لواط(ع) کے آثار 5
.............

**1) کافی ، ج 5 ص 548، ح 7 _ نور الثقلین ، ج 2 ، ص 379 ، ح 157_**


گناہ کبیرہ :4

لواط :
لواط کا گناہ 4; لواط کی پلیدی 9
لوط (ع) :
لوط (ع) اور خواری 17; لوط (ع) اور قوم لوط 12، 14، 17، 25 ; لوط (ع) اور مہمان نوازی 147، 17; لوط (ع) کا قصہ 7، 12، 13، 14، 23، 25;لوط (ع) کا منع کرنا 7; لوط(ع) کو اذیت13; لوط (ع) کی بیٹیوں سے شادی 7 ، 25; لوط (ع) کی پیشکش 13;25; لوط (ع) کی خواہشات 7، 17; لوط (ع) کی دعوتیں 14; لوط (ع) کی لڑکیوں کا بالغ ہونا 6; لوط (ع) کی متعدد بیٹیاں 6;لوط (ع) کی مہربانی 12، 13 ; لوط (ع) کی ہمسر کی جاسوسی 23;لوط (ع) کے دین میں ازدواج 11;لوط(ع) کے ملنے کا طریقہ 12،13; لوط(ع) کے مہمان 2
لوگ:
لوگوں کی آبروریزی 18
ملائکہ :
ملائکہ عذاب اور لوط (ع) 23
مہمان :
مہمان سے دفاع 7، 12، 14;مہمان سے دفاع کی اہمیت 22
ہم جنس بازی :
ہم جنس بازی کا گناہ 4; ہم جنس بازی کی پلیدی 9;ہم جنس بازی کے آثار 21

قَالُواْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ (٧٩)
ان لوگوں نے کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہمیں آپ کی لڑکیوں میں کوئي دلچسپی نہیں ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں (79)

1_ قوم لوط کے مفسدین نے ان کی پیشکش ( کہ میری لڑکیوں سے شادی کرلو اور مہمانوں سے تجاوز نہ کرو) کو قبول نہیں کیا _
ہؤلاء بناتی ہنّ ا طہر لکم ... قالوا لقد علمت ما لنا فی بناتك من حق
2_ ازدواج ترك کرنا ، غریزہ جنسی کو لواط کے طریقے سے پورا کرنا ، قوم لوط کے درمیان ایك سنت اور معاشرتی اخلاق کے طور پر رائج ہوگیا تھا_
قالوا لقد علمت ما لنا فی بناتك من حق و ء انك لتعلم ما نرید

239
جب قوم لوط نے حضرت لوط(ع) کی لڑکیوں سے شادی کرنے کو اپنے خیال میں بے جا سمجھا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عورتوں سے شادی کرنے کو ممنوع خیال کرتے تھے یا یہ کہ ان کا جنسی اخلاق اس حد تك ، طبیعی راستہ سے خارج ہو چکا تھا کہ جنس مخالف کی طرف ان کا میلان ختم ہوچکا تھا_
3_ قوم لوط کا لواط اور ہم جنس بازی کی طرف میلان اورعورتوں کی طرف شوق نہ رکھناسبب بناکہ انہوں نے حضرت لوط (ع) کی پیشکش ( ان کی لڑکیوں سے شادی کرلو اور ان کے مہمانوں کے ساتھ تجاوز نہ کرو) کو ٹھکرا دیا _
قالوا لقد علمت ما لنا فی بناتك من حق و انك لتعلم ما نرید
4_ حضرت لوط (ع) متعدد بیٹیاں رکھتے تھے _
ما لنا فی بناتك من حق
5_ حضرت لوط (ع) اپنی قوم میں اس بداخلاق اور بری عادت ہم جنس بازی کے راسخ ہونے سے آگاہ تھے_
و انك لتعلم ما نرید
------------------------------------------------
قوم لوط(ع) :
قوم لوط(ع) اور مہمان لوط (ع) 1،3;قوم لوط(ع) کا جھکاؤ 3; قوم لوط(ع) کی رسومات 2،5;قوم لوط(ع) کی ہم جنس بازی

2، 3، 5; قوم لوط(ع) میں ازدواج 2; قوم لوط(ع) میں لواط(ع) 2،3
لوط (ع) :
لوط (ع) کا قصہ 1، 3;لوط (ع) کی آگاہی 5; لوط (ع) کی بیٹیوں سے ازدواج کو ردّ کرنا 3; لوط (ع) کی پیشکش کو ردّ کرنا 1، 3; لوط (ع) کی متعدد بیٹیاں 4



قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ (٨٠)
لوط نے کہا کاش میرے پاس قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لے سکتا (80)

1_حضرت لوط (ع) نے اپنے آپ کو فسادی حملہ آوروں کے درمیان ناتوان اور بے یار مدد گار خیال کیا _
قال لو ا ن لی بکم قوّۃ ا و ء اوی الی رکن شدید
2_ حضرت لوط (ع) کی یہ آرزو تھی کہ ان ظالموں کے مقابلے میں وہ قدرت رکھتے اور اپنے مہمانوں کو بچا سکتے _


قال لو أن لی بکم قوۃ
"لو" کا لفظ آیت میں حرف تمنا اور لیت کے معنی میں ہے یعنی ( اے کاش)
3_ حضرت لوط (ع) کی یہ آرزو کہ ایك مطمئنپناہ گاہ ہوتیجسمیں اپنے مہمانوں کو پناہ دیتے اور ان ظالموں کے تجاوز سے انہیں بچاتے_
قال لو ... أو ء اوی الی رکن شدید
4_ مہمانوں کو ظالموں کے تجاوز سے بچانے کی ضرورت _
لو ان لی بکم قوۃ
5_ مفسدین اور ظالموں کے ساتھ مقابلہ کی ضرورت _
لوان لی بکم قوۃ
6_ ظلم اور ظالموں کے خلاف مقابلہ کرنے کی قدرت رکھنے کی آرزو کرنا، ایك مناسب اور پسندیدہ عمل ہے_
لو ان لی بکم قوۃ او ء اوی الی رکن شدید
-------------------------------------------------
آرزو :
پسندیدہ آرزویں 6; قدرت کی آرزو 2، 6; مقابلہ کرنے کے امکانات کی آرزو 6
فساد :
فساد سے مقابلہ 6
قوم لوط :
قوم لوط سے مقابلہ 2
لوط (ع) :
لوط (ع) کابے یار و مدد گار ہونا 1; لوط (ع) کا قصہ 1، 2، 3;لوط (ع) کی آرزو 2،3; لوط (ع) کی مہمان نوازی 2، 3 ; لوط (ع) کی پناہگاہ کی تلاش 3
مفسدین :

مفسدین سے مقابلہ 2، 6;مفسدین سے مقابلہ کی اہمیت 5
مہمان :
مہمان کے دفاع کی اہمیت 4

241

قَالُواْ يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَن يَصِلُواْ إِلَيْكَ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَلاَ يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ إِلاَّ امْرَأَتَكَ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ (٨١)
تو فرشتوں نے کہا کہ ہم آپ کے پروردگار کے نمائندے ہیں یہ ظالم آپ تك ہر گز نہیں پہنچ سکتے ہیں _ آپ اپنے گھر والوں کو لے رات کے کسی حصے میں چلے جایئےور کوئي شخص کسی کی طرف مڑکربھی نہ دیکھے سوائے آپ کی زوجہ کے کہ اس تك وہی عذاب آنے والا ہے جو قوم تك آنے والا ہے ان کا وقت مقرر ہنگام صبح ہے اور کیا صبح قریب نہیں ہے (81)

1_ حضرت لوط (ع) کے مہمانوں نے حملہ آوروں کے مقابلے میں ان کی بے کسی دیکھ کر اپنی حقیقت (فرشتہ ہونا) کو حضرت لوط (ع) کے لیے ظاہر کردیا _
قال لو ان لی بکم قوّة ... قالوا یا لوط انا رسل ربك
2_ حضرت لوط(ع) کے پاس جو فرشتے مہمان بن کر آئے تھے وہ ان کے لیے خداوند متعال سے پیغام لائے تھے_
قالو یا لوط انا رسل ربك
مذکورہ بالا معنی اس سے حاصل ہوتا ہے کہ فرشتوں نے اپنے آپ کو خدا کی طرف سے پیغام لانے والا (رسل ربك ) بتایا _
3_ فرشتوں نے عذاب آنے کے وقت اور قوم لوط(ع) کی سزاسے حضرت لوط کو آگاہ کیا_
انا رسل ربك لن یصلوا الیك فأسر ... الیس الصبح بقریب
4_ خداوند متعال، کفر اختیار کرنے والی اقوام کے عذاب کی اطلاع اس قوم کے پیغمبر کو دیتا ہے_
انا ارسلنا الی قوم لوط ... و لما جاء ت رسلنا لوطاً ... قالوا یا لوط انا رسل ربك
5_ پیغمبروں کے علم و آگاہی کا محدود ہونا _
قالوا یا لوط انا رسل ربك

242
6_ حضرت لوط(ع) ، خداوند متعال کے تحت تربیت اور ان کی حمایت کے حامل تھے _
انا رسل ربلك
مذکورہ معنی لفظ ( ربّك ) (تیرا مربّی و مدّبر) سےحاصل ہوتا ہے_
7_ لوط(ع) اپنے مہمانوں (جو گھر میں فرشتے تھے) کا دفاع کرنے اور ان حملہ آور ظالموں سے لڑنے کے لیے تیار تھے_
لن یصلوا الیك
مذکورہ آیات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حملہ آور ، فرشتوں پر تجاوز کرنے کا ارادہ رکھتے تھے _ اسی وجہ سے ظاہراً فرشتے کہہ رہے تھے ( لن یصلوا الینا) وہ ہم تك نہیں پہنچ پائیں گے _ یہ بات دو مطلب کی طرف اشارہ کرتی ہے _ مہمان پر تجاوز، میزبان پر تجاوز کے برابر ہے_2 حضرت لوط (ع) جتنی قدرت رکھتے تھے حملہ آوروں کامقابلہ کرنے کیلئے تیار تھے_
8_ عذاب پر مامورفرشتوں نے حضرت لوط (ع) کو اطمینان دلوایا کہ حملہ آور، ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور انہینکوئي نقصان نہیں پہنچ سکتا_
قالوا یا لوط انا رسل ربك لن یصلو ا الیك
9 _ انسان، فرشتوں کو کوئي نقصان نہیں پہچا سکتے اگر چہ وہ انسانوں کی شکل میں کیوں نہ ہوں_

يا لوط انا رسل ربك لن يصلوا اليك
10_ فرشتوں نے ظالموں كى حضرت لوط (ع) كے گھر تك رسائي كو روك ديا _
انا رسل ربك لن يصلوا اليك فأسر بأہلك
11_ فرشتوں نے حضرت لوط (ع) سے چاہا كہ اپنے گھر والوں كو رات كے وقت اپنى قوم كے علاقے سے لے جائيں_
فأسر بأہلك بقطع من الليل
"اسراء" "ا سر" كا مصدر ہے جسكا معنى رات كو كوچ كرناہے _ (بأہلك) ميں "باء متعدى " كے ليے ہے اور (الليل ) ميں "الف لام " حضورى ہے پس (فأسر ... ) كے جملے كا معنى يوں ہوگا:(اے لوط (ع) ) اپنے گھر والوں كو اس رات كے كسى حصے ميں كوچ كراديں_
12_ قوم لوط مينصرف ان كے اہل خانہ ايمان لائے تھے اوروہ ان كى قوم كے ظلم و گناہوں سے پاك تھے _
كانوا يعملون السيئات ... فأسر بأہلك بقطع من الليل ... الاّ امرا تك
13_ حضرت لوط(ع) اور ان كے گھر والوں كى نجات اسميں تھى كہ وہ ديار قوم لوط سے نكل جائيں_
فأسر بأہلك بقطع من الليل
14_ حضرت لوط (ع) كو اس بات كا پابند كيا گيا تھا كہ عذاب كے نازل ہونے سے پہلے مخفى طوراپنى قوم كو بتلائے


بغير ان كى سرزمين سے نكل جائيں_
فأسر بأہلك بقطع من الليل
فرشتوں كا يہ اصرار كہ حضرت لوط (ع) رات كو يہاں سے كوچ كريں مذكورہ بالا تفسير كى تائيد كرتا ہے او ر قابل ذكر ہے كہ يہ احتمال اس وقت ديا جاسكتا ہے جب فرشتوں كا حضرت لوط (ع) كو يہ كہنا ( فأسر ... ) عذاب نازل ہونے والى رات كونہ ہوبلكہ ايك دن پہلے ان كو بتايا گيا ہو_
15_ فرشتوں نے حضرت لوط (ع) اور ان كے اہل خانہ سے يہ چاہا كہ اپنے ديار سے نكلتے وقت نہ ركيں اور پھر اپنے گھر واپس بھى نہ لوٹيں_
و لايلتفت منكم احد
16_ فرشتوں نے حضرت لوط (ع) كو تاكيد كى كہ اپنى زوجہ كو عذاب سے بچانے كے ليے ساتھ نہ لے جائيں_
فأسر بأہلك بقطع من الليل ... الاّ امرا تك
مذكورہ معنى اسوقت ليا جاسكتا ہے كہ جب (امرا تك) ( اہلك ) سے استثناء ہو_
17_ حضرت لوط (ع) كے گھر والوں ميں سے صرف انكى اہليہ نے رات كے وقت گھر سے كوچ نہيں كيااور ديار قوم لوط ميں واپس لوٹ آئي_
و لا يلتفت منكم احد الاّ أمرا تك
مذكورہ بالا معنياس احتمال كى بناء پر ہے جب( الا امراتك ) كا جملہ ( لا يلتفت ...) سے استثناء كيا گيا ہے_ پس جملہ ( لا يلتفت ... انہ مصيبہا ما اصابہم ) كا يہ معنى ہوگا كہ كوئي بھى تم ميں سے جانے سے نہيں ركنا چاہيے اورگھر واپس نہ لوٹے ليكن تمہارى اہليہ اسكى نافرمانى كرے گى اور واپس لوٹے گى كيونكہ اسے عذاب الہى ميں گرفتار ہونا ہے_
18_ حضرت لوط (ع) كى زوجہ، كو ضرور قوم لوط(ع) كے مقدر شدہ عذاب مينگرفتار ہونا تھا_
انہ مصيبہا ما اصابہم
(انہ) ميں ضمير ، ضمير شان ہے جو تاكيدسے حكايتہے_
19_ حضرت لوط (ع) كى زوجہ ان پر ايمان نہيں لائي اور قوم لوط كے گناہ ميں برابر كى شريك تھى _
فأسر فأہلك ... الاّ أمراتك انہ مصيبہا ما اصابہم
(انہ مصيبہا ما اصابہم ) كا جملہ يہ بتاتا ہے كہ حضرت لوط (ع) كى بيوي، قوم لوط كى سزا ميں برابر كيشريك تھى يہ اس بات كو بتاتا ہے كہ اس كا گناہ بھى قوم لوط كے گناہ كى طرح تھا_گويا كہ وہ اس كے كاموں پر راضى تھى ياجيسا كہ بعض روايات ميں يہ بھى ذكر ہوا ہے كہ گناہ كرنے ميں وہ ان كى مدد كرتى تھي_
20_انبياء كرام سے رشتہ داري، عذاب الہى سے نجات دينے ميں مؤثر نہيں ہے_
الاّ امراتك انہ مصيبہا ما ا صابہم

21_ گنہگاروں كيلئے مقدر شدہ سزاؤں كو جاری كرنے

244

ميں ان كے حسب و نسب كا لحاظ نہيں كرنا چاہيے_
الاّ أمراتك انہ مصيبہا ما أصابہم
22_ اديان الہی كی نگاہ ميں عورت ايك مستقل فكر و عقيدہ كی مالك اور اپنے اعمال كی خود ہی جوا ب دہ ہے_
فأسر فأہلك بقطع من الليل ... الّا امرا تك انہ مصيبہا ما أصابہم
23_ فرشتوں كا ديار قوم لوط ميں اول صبح كو آنا اس قوم پر نزول عذاب كا مقرر وقت تھا_
ان موعدہم الصبح
"الصبح"ميں "الف ولام" مضاف اليہ كی جگہ پر ہے پس ( ان موعد ہم الصبح) كا معنی يوں ہوگا كہ آج رات كی سحر كو قوم لوط پر عذاب موعود كا وقت ہے_
24_ فرشتوں نے حضرت لوط (ع) سے چاہا كہ اپنے جانے ميں دير نہ كريں كيونكہ عذاب الہی كا وقت قريب ہے_
فأسر بأہلك ... ان موعدہم الصبح اليس الصبح بقريب
جملہ "ان موعد ہم الصبح ..." جملہ "فاسر فاہلك ..." كی علّت كے قائم مقام ہے_
25 _ حضرت لوط (ع) نے فرشتوں سے چاہا كہ اسكی قوم كو عذاب دينے ميں جلدی كريں_
ان موعدہم الصبح ا ليس الصبح بقريب
( اليس ) ميں استفہام تقريری ہے اور اس كا مقصد يہہے كہ مخاطب، مضمون جملہ كا اعتراف و اقرار كر رہا ہے كہ اس كے بعد وہ واقع ہو_ اور حضرت لوط (ع) سے يہ اقرار و اعتراف لينا كہ انكی قوم كا عذاب نزديك ہےيہ اس بات كی طرف اشارہ كرتاہے كہ وہ اپنی قوم پر عذاب ميں تعجيل كے خواہاں تھے_
26_ عن ا بی جعفر (ع) ... "فلّما جاء آل لوط المرسلون ... قالوا: ... (فأسر بأہلك ) يا لوط اذا مضی لك من يومك ہذا سبعة ايام و ليا ليہا " بقطع من الليل" اذا مضی نصف الليل ... (1)
امام باقر (ع) سے روايت ہے ... جب اللہ تعالی كے فرشتے خاندان لوط (ع) كے پاس آئے ... تو انہوں نے كہا ... اے لوط(ع) اس تاريخ سے سات رات و دن گذرنے كے بعد آدھی رات كو اپنے اہل خانہ كو اس سرزمين سے باہر لے جائيں ...
27_ عن ا بی جعفر (ع) ... ان اللّہ تعالی لما ا راد عذابہم ( قوم لوط ) ... بعث اليہم ملائكة ... و قالوا للوط : ا سر بأہلك من ہذا القرية الليلة ... فلَمّاانتصف الليل سار لوط ببناتہ ...(2)
..............

**1)علل اشرائع ، ص 549، ح 4 ، ب 340 _ نور الثقلين ج 2 ص 383 ، ح 165_**
**2) علل اشرائع ، ص 550، ح 5 ، ب 340_ نور الثقلين ، ج 2 ص 384 ، ح 166_**

245

امام باقر (ع) سے روايت ہے كہ اللہ تعالی نے جب قوم لوط پر عذاب نازل كرنے كا ارادہ فرماياتو فرشتوں كو ان كی طرف بھيجا ... انہوں نے حضرت لوط (ع) سے كہا كہ آج رات اس آبادی سے اپنے گھر والوں كو دور لے جا ئے ... جب آدھی رات ہوئي تو حضرت لوط (ع) اپنی بيٹيوں كو آبادی سے دور لے گئے ...
28_ عن ا بی بصير و غيرہ عن احدہما عليہا السّلام ... لما قال جبرئيل : " انا رسل ربك " قال لہ لوط(ع) : نعم قال: يا جبرئيل عجّل ، قال : يا جبرئيل عجّل ، قال : ( ان موعدہم الصبح ا ليس الصبح بقريب" فأدخل جناحہ تحتہا حتّی اذا استعلت قلّبہا عليہم و رمی جدران المدينہ بحجار من سجّيل و سمعت امرا ة لوط الہَدّة فہلكت منہا (1)
ابو بصير اور ان كے علاوہ دوسرے افراد امام باقر (ع) يا امام جعفر صادق (ع) سے روايت كرتے ہيں كہ جب حضرت جبرئيل نے حضرت لوط (ع) سے كہا كہ ہم اللہ تعالی كے بھيجے ہوئے فرشتے ہيں_ توحضرت لوط (ع) نے كہا جلدی كرو جناب جبرئيل نے كہا ٹھيك ہے پھر حضرت لوط (ع) نے كہا جلدی كرو حضرت جبرئيل نے كہا ان كے عذاب كا وقت صبح ہے كيا صبح نزديك نہيں ہے؟ ... پھر اس ( جبرئيل ) نے اپنے پروں كو اس علاقہ كی زمين كے اندر داخل كيا پھر جب آبادی اوپر كی طرف گئي تو اس نے اوپر سے ان كو نيچے گراديا اور اس شہر كی ديواروں كو سجيل ( مٹی كے پتھروں)

سے سنگ باری کی ، لوط (ع) کی زوجہ نے دیواروں کے گرنے کی سخت آواز کو سنا اور اسی آواز کے سبب ہلاك ہوگئي_

-------------------------------------------------

انبیاء :
انبیاء اور کافروں کا عذاب 4; انبیاء کے ساتھ رشتہ داری 20; انبیاء (ع) کے علم کا احاطہ 5
انسان :
انسان اور ملائکہ 9; انسانوں کا عاجز ہونا 9
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی امداد 6; اللہ تعالی کی ربوبیت 6
پیغمبر الہی : 2
روایت : 26، 27، 28
سزا :
سزا دینے میں عدالت کرنا 21
سزا کا قانون : 21
عذاب :
اہل عذاب 18; سجیل کے ساتھ عذاب 28; صبح کو عذاب 23، 28; عذاب سے نجات 20;عذاب کا اظہار 28
.............

**1) علل اشرائع ، ص 552، ح 6، ب 340; تفسیر عیاشی ج 2 ص 156، ح 54_**



عورت :
ادیان الہی میں عورت 22;عورت کا استقلال 22; عورت کی ذمہ داری 22
کفار :
کفار کے عذاب کا اعلان 4
قوم لوط (ع) :
سرزمین قوم لوط(ع) سے ہجرت 13، 14، 15;قوم لوط(ع) کا عذاب 24، 27، 28; قوم لوط(ع) کے عذاب کا وقت 3، 23، 28;قوم لوط(ع) کے عذاب میں تعجیل 25; قوم لوط(ع) کے گناہ گار 19
لوط (ع) :
لوط (ع) اور ملائکہ 25، 28; لوط (ع) پر ایمان لانے والوں کی قلت 12;لوط (ع) کے اطمینان 8 ;لوط (ع) کا قصہ : 1، 2، 3، 7، 8، 10، 11، 12، 14، 15، 16، 17، 18، 19، 24 ، 25، 26، 27، 28; لوط (ع) کا کفر کرنے والے 19; لوط(ع) کا مربی 6; لوط(ع) کا مقابلہ 7; لوط(ع) کو وحی 2; لوط(ع) کی امینت 8;لوط (ع) کی جلدی 24;لوط (ع) کی ذمہ داری 14; لوط (ع) کی رات کو ہجرت 11، 27;لوط (ع) کی زوجہ کا عذاب 18 ; لوط (ع) کی زوجہ کا کفر 19; لوط (ع) کی زوجہ کا گناہ 19 ; لوط (ع) کی گھر والوں کی ہجرت 13;لوط (ع) کی مہمان نوازی 7; لوط (ع) کی نجات 13; لوط (ع) کی ہجرت 13، 14 ;لوط (ع) کی ہمسر کا مقدر 18;لوط (ع) کی گھر والوں کا ایمان 12; لوط (ع) کے گھر والوں کا پاك ہونا 12;لوط (ع) کے مہمانوں کی رسالت 2; لوط (ع) کے گھر والوں کی نجات 13، 26، 27;لوط (ع) کے مہمان 1;لوط(ع) کے ہمسفران 16،17 ; ہمسر لوط(ع) الہی عذاب کے وقت 16، 17; ہمسر لوط (ع) کا ہلاك ہونا 28
ملائکہ :
ملائکہ اور قوم لوط 10; ملائکہ اور قوم لوط کا عذاب 3; ملائکہ اور لوط (ع) 2، 8، 11، 15، 16، 24، 26;ملائکہ اور لوط (ع) کے گھر والے 15;ملائکہ کو نقصان پہنچانا 9; ملائکہ کی نصیحت 16
مہمان :
مہمان سے دفاع کرنا 7

فَلَمَّا جَاء أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ (۸۲)
پھر جب ہمارا عذاب آگیا تو ہم نے زمین کوتہ و بالا کردیا اور ان پر مسلسل کھر نجے دار پتھروں کی بارش کردی (82)

1_ اللہ تعالی نے دیار قوم لوط کہ تہہ و بالا کر کے ان کو نزول عذاب میں گرفتار کیا _
فلما جاء أمرنا جعلنا عليہا و سافلہ
(عاليہا) (سافلہا) اور" عليہا "میں جو " ہا " کی ضمیر ہے وہ قریہ یا بہتسی بستیوں کی طرف لوٹتی ہے کہ جسمیں قوم لوط زندگی بسر کرتے تھے_ ہر چیز کے عالی اور سافل سے اس کے اوپر اور نیچے والا حصّہ مراد ہے ( لسان العرب )
2_ اللہ تعالی نے دیار قوم لوط کو تہہ و بالا کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر سجّیل (کھر نجے دار پتھر) برسانے سے ان کو ہلاك کردیا_
فلّما جاء امرنا ... أمطرنا عليہا حجارة من سجيل
(سجّيل )کالفظ فارسی زبان کا ہے_ عربی زبان میں استعمال ہو کرمعرب ہوگیا ہے يعني_ (کھرنجے دار پتھر)اور اسکا تلفظ ( سجّيل ) ہے ( لسان العرب )
3_ قوم لوط دو مقامات پرساکنتھے ايك بلند مقام(پہاڑ کے دامن)اور دوسرے نيچے( ہموار زمين )پر _
جعلنا عليہا سافلہ
جملہ ( جعلنا عاليہاسافلہا) کادو طریقوں سے معنی کیا جاسکتا ہے1_ دیار قوم لوط کے اوپر والے حصے کو ہم نیچے لائےیعنی اس کو تہہ و بالا کردیا 2_ وہ گھر جو پہاڑ کے دامن میں تھے انہینہموار زمین پر گرادیا_ مذکورہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بنا ء پر ہے_
4_ اللہ تعالی نے حضرت لوط (ع) کے مہمان فرشتوں کے ذریعہ دیار قوم لوط کوتباہ اور انہیں ہلاك کردیا _
انا أرسلنا الى قوم لوط ... انا رسل ربك ... فلما جاء أمر نا جعلنا عاليہا سافلہ
اللہ تعالی نے دیارقوم لوط کی تخریب اور ان کے عذاب کے لیے فرشتوں کو بھیجا _ ليکن اس کام اور نزول عذاب کی نسبت اپنی طرف دیتے ہوئے



فرمایا :( انا أرسلنا الى قوم لوط) اور جملہ (جعلنا عالی ہا سافلہا) سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فرشتے نزول عذاب کے لیے وسیلہ تھے اور ان کا کام افعال الہی کا جلوہ تھا_
5_ کائنات میں فرشتوں کا عمل و دخل، حکم الہی سے اور اس کے افعال کا جلوہ ہے_
انا ارسلنا الى قوم لوط ... فلما جاء أمر نا جعلنا عالی ہا سافلہ
6_ قوم لوط(ع) کے علاقہ کو تہہ و بالا کرنا اور ان پر پتھروں کی بارش کرنا یہ امر الہی سےبھیجا ہوا عذاب تھا_
فلما جاء أمرنا جعلنا عاليہا سافلہا و امرنا عليہا حجارة
(أمرنا ) سے مراد عذاب الہی ہے _"عذاب" کو امر کہنااس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ نازل شدہ عذاب، امر اور فرمان الہی کی وجہ سے تھا_
7_ قوم لوط پر نازل ہونے والا عذاب، سخت اور خوف ناك تھا_
فلما جاء امرنا جعلنا عاليہا سافلہ
(نا ) ضمير متکلم کی طرف لفظ ( امر) کا اضافہ کرنا عذاب کی عظمت اور بزرگی کو بتاتا ہے_
8_ ظالم قوم لوط پر جو پتھر گرائے گئے وہ مٹّی کے تہہ بہ تہہ اور آپس میں ملے ہوئے پھتر ہوئے تھے_
و أمطرنا عليہا حجارة من سجيل منضود
_(منضود ) يعنی ايك دوسرے کے اوپر رکھے گئے یہ لفظ ( سجیل) کی صفت واقع ہوئي ہے اسکا معنی یہ ہے کہ جو پتھر قوم لوط پر برسائے گئے مختلف تہہ میں لگے ہوئے اور آپس میں ملے ہوئے تھے_
9_ عن ا بی جعفر(ع) ... ان جبرئيل قال (لرسول اللہ ) انّی نوديت من تلقاء العرش ... اہبط الى قرية قوم لوط و ما حوت فاقلعها

من تحت سبع ا رضين ... فہبطت علی اہل القریة ... فاقلعتها ... ثم عرجت بها ... فقلّبتہا علیهم حتی صار ا سفلہا ا علاہا ... فقال لہ رسول اللّٰہ یا جبرئل و ا ین کانت قریتہم فی البلاد؟فقال جبرئیل کان موضح قریتہم فی موضع بحیرۃ طبریۃ الیوم و ہی فی نواحی الشام قال لہ الرسول اللّٰہ (ص) ا رایتك حین قلّبتہا علیہم فی ا یّی موضع من الارضین وقعت القریة و ا ہلہا ؟ فقال یا محمد (ص) وقعت فیما بین بحرالشام الی مصر فصارت تلولاً فی البحر ...(1)

امام محمد باقر (ع) سے روایت ہے کہ جبرئیل آنحضرت (ع) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ عرش سے نداء آئي کہ آبادی لوط اور اس کے درمیانی حصے کی طرف اتر جاؤ اور اس جگہ کو سات زمینوں کے نیچے سے کھود ڈالو _ اور میں وہاں گیا اور اس جگہ کو

.............

**1) علل الشرائع ، ص 551، ح 5، ب 340_ نور الثقلین ، ج 2 ، ص 384، 166**



کھودا ... اور اسکو اوپر کی طرف اٹھا یا اور اس کو ان کے اوپر گرا دیایہاں تك کہ وہ تہہ و بالا ہوگئے _ آنحضرت (ع) نے جبرئیل سے سوال کیا قوم لوط کی آبادی کہاں تھی ؟ جبرئیل نے جواب دیا کہ ان کی آبادی آج جہاں دریا طبریہ واقع ہے وہاں ان کی آبادی تھی کہجو شام کے نواحی علاقہ میں واقع تھا_ پھر آنحضرت (ص) نے جبرائیل سے فرمایا :یہ بتاؤ کہ جب ان کی آبادی کو ان پر خراب کردیا تو وہ آبادی اور وہاں کے لوگ زمین کے کس مقام پر گرے_ جبرئیل (ع) نے عرض کی اے محمد (ص) شام و مصر کے درمیان دریا پر گرے اور ایك ٹیلے کی صورت میں ہوگئے_

-------------------------------------------------

آنحضرت (ص) :

آنحضرت اور قصہ لوط (ع) 9

اللہ تعالی :

افعال الہی کی نشانیاں 5;اللہ تعالی کے اوامر 5،6; اللہ تعالی کے عذاب 1،2، 4،6

سرزمین :

قوم لوط کی سرزمین کا تہہ و بالا ہونا 1،6;قوم لوط کی سرزمین کا جغرافیہ 3

روایت :9

عذاب :

عذاب استیصال 1; عذاب سجّیل 2، 6، 8;عذاب کا ذریعہ2، 8; عذاب کے مراتب 7

قوم لوط(ع) :

قوم لوط(ع) پر پتھروں کی بارش 6; قوم لوط(ع) کا سخت عذاب 7; قوم لوط(ع) کا عذاب 1، 2، 4، 8; قوم لوط(ع) کی تاریخ 1، 2، 7; قوم لوط (ع) کی ہلاکت 2،4;قوم لوط(ع) کے عذاب کا سبب 6;قوم لوط(ع) کے عذاب کی کیفیت 9;قوم لوط(ع) کے عذاب والے پتھروں کی خصوصیات 8

ملائکہ :

افعال ملائکہ کا سبب 5; ملائکہ کا عذاب 4; ملائکہ کی قدر ت4



مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ (٨٣)

جن پر خدا کی طرف سے نشان لگے ہوئے تھے اور وہ بستی ان ظالموں سے کچھ دور نہینہے (83)

1_ ظالم قوم لوط پر جو پتھر برسائے گئے ان پر ایك مخصوص نشانی تھی جس سے صرف اللہ تعالی ہی آگاہ تھا_

مسوّمة عند ربك

(سمية) و (سیماء) کا معنی نشانی و علامت ہے اور(تسویم) (مسّومة کا مصدر ہے) جسکا معنی علامت قرار دینا ہے_

يعني نشانی و علامت رکھنے والی _ مذکورہ بالاتفسیر میں ( عند ربك ) کو (مسوّمة) کے متعلق قرار دیا گیا ہے_
2_ قوم لوط پر جن پتھروں کو گرایا گیا وہ ایسی جگہ پر تھے کہ اللہ تعالی کے علاو کوئي بھی اس جگہ پر دسترسینہیں رکھتاتھا_
حجارة من سجيل منضود _ مسوّمة عند ربك
یہ مذکورہ تفسیر اس صورت میں ہوسکتی ہے جب ہم ( عند ربك ...)کو لفظ (مسوّمة) کی طرح لفظ ( حجارة) کے لیے صفت قرار دیننہ یہ کہ لفظ (مسوّمة) کے لیے متعلق واقع ہو_ اس صورت میں (عند ربك ...) کا معنی یوں ہوگا کہ وہ پتھر جو نازل ہوئے تھے وہ اللہ تعالی کے پاس تھے یعنی جس جگہ پر موجود تھے اس جگہ سے اللہ تعالی ہی آگاہ تھا_
3_ اللہ تعالی کی ربوبیت کا تقاضا یہ ہے کہ انسانوں کے نظام کو منظم کرنے کے لیے گنہگاروں اور ظالموں کو سزا دے_
مسوّ مة عند ربّك
4_ قوم لوط(ع) ، لواط جیسے برے عمل میں آلودہ ہونے کی وجہ سے خداوند عالم کی بارگاہ میں ظالم لوگ شمار ہوتے تھے _
وماہی من الظالمین ببعید
5_ قوم لوط کیبستي،مکہ کی سرزمین سے کچھ زیادہ فاصلہ نہیں رکھتی تھی _
ما ہی عن الظالمین ببعید
مذکورہ معنی اسی صورت میں ہے کہ جب (ہي) کی


ضمیر کو قوم لوط کی بستیا بستیونکی طرف لوٹائیں ، اور ( الظالمین ) سے مراد کفار و مشرکین مکہ ہوں _
6_ اللہ تعالی نے آنحضرت (ص) کا انکارکرنے والوں اور مشرکین کو دنیاوی عذاب اور پتھرونکے نازل ہونے کے عذاب سے ڈرایا_
و ما ہی من الظالمین ببعید
آنحضرت (ص) کو مخاطب(عند ربّك) قرار دینے کے بعد جملہ ( و ما ہی ...) کا ذکرممکن ہے اس بات پر قرینہ ہو کہ ان (الظالمین ) سے مراد عصر بعثت کے کافر و مشرك ہیں_
7_ ستمگر معاشرے، دنیاوی سزاؤںاور پتھروں والے عذاب میں گرفتار ہونے والے ہیں_
وماہی من الظالمین ببعید
سیاق کلام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ (ہي) کی ضمیر ممکن ہے (قرية) یعنیبستی یا بستیوں کی طرف لوٹے، یاپہلے والی آیت میں لفظ ( حجارة) کی طرف پلٹ رہی ہو _تو دوسری صورت میں آیت کا معنی یہ ہوگا کہ فلاں پتھر ظالموں سے دور نہیں ہے ، یعنی ظالم اس عذاب میں گرفتار ہونے والے ہیں اور ان کے لیے اس طرح کے پتھر آمادہ ہیں_
7_ ہمجنس بازی کرنأظلم ہے اور جو معاشرہ جو اس مرض میں مبتلا ہے وہ دنیاوی عذاب میں گرفتار ہونے والا ہے_
و ما ہی من الظالمین ببعید
مذکورہ آیات کی روشنی میں(الظالمین) سے مراد لواط کرنے والے لوگ ہیں_
8_ اللہ تعالی ، انسانوں کو گزرے ہوئے لوگوں کے واقعات اور ظالموں کے برے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی دعوت دیتا ہے_
و ما ہی من الظالمین ببعید
مذکورہ تفسیر اس صورت میں ہے جب ہم ( ہی ) کی ضمیر سے مراد قوم لوط کی آبادی لیں تو (ما ہی ...) کا جملہ لوگوں کو اس بات کی ترغیب دیتا ہے کہ قوم لوط کی آبادی کی طرف نگاہ کرو اور عذب الہی کے آثار کا مشاہدہ کرو تا کہ تم اس سے عبرت حاصل کرسکو_
10_ عن ا بی جعفر (ع) ... قال اللّہ عزوجل لمحمد (ص) : " و ما ہی من الظالمین ببعید" من ظالمی امتك ان عملوا ما عمل قوم لوط ...(1)
امام باقر (ع) سے روایت ہے: ... کہ اللہ تعالی آنحضرت (ص) کو مخاطب ہو کر فرما رہا ہے : اگر تیری امت نے قوم لوط والے عمل کو انجام دیا ، تو وہ پتھر ظالمونسے دور نہیں ہیں_
-----------------------------------------------

آنحضرت (ص) :
.............

**1) كافى ، ج 5 ، ص 546، ح 5; نورالثقلين ، ج 2 ، ص 377، ح 155_**

252
آنحضرت (ص) كے منكرين كى سزا 6
انسان :
انسانوں كودعوت 9; انسانوں كا مدبّر 3
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كا خوف دلوانا 6;اللہ تعالى كا علم 10;اللہ تعالى كى ربوبيت كے آثار 3; اللہ تعالى كى دعوتيں9
پتھر :
پتھر كى بارش سے ڈرانا 6
سرزمين :
قوم لوط كى سرزمين اور مكہ 5;قوم لوط كى سرزمين كا جغرافيہ5
سزا :
دنياوى سزاؤں سے ڈرانا 6
ظالمين :
ظالموں پر پتھروں كى بارش 7;ظالموں كى دنياوى سزا 7; ظالموں كى سزا 3; ظالموں كے انجام سے عبرت 9; ظالموں كے انجام كا مطالعہ 9; ظالموں كے عذاب كا نزديك ہونا 10
ظلم :
ظلم كے موارد 4، 8
عبرت :
عبرت كے اسباب 9
عذاب :
سجيل ( چھوٹے نوكيلے پتھر) كا عذاب 1، 7;عذاب سے ڈرانا 6
قوم لوط :
قوم لوط كأظلم 2;قوم لوط كے عذاب والے پتھروں كى جگہ 2;قوم لوط كے عذاب والے پتھروں كى نشانى 1; قوم لوط ميں لواط 4
كفار :
كفار كے موارد 6
گنہگار :
گنہگاروں كى سزا 3
لواط :
لواط كأظلم 7
مشركين :
مشركين كو ڈرانا 6
ہم جنس باز لوگ :
ہم جنس باز لوگوں كا دنيا ميں عذاب 8
ہمجنس بازى :
ہمجنس بازى كأظلم ، 8

وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْباً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَـهٍ غَيْرُهُ وَلاَ تَنقُصُواْ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّيَ أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّيَ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ (٨٤)

اور ہم نے مدين كى طرف ان كى بھائي شعيب كو بھيجا تو انھوں نے كہا كہ اے قوم الله كى عبادت كركہ اس كے علاوہ تيرا كوئي خدا نہيں ہے اور خبردار ناپ تول ميں كمى نہ كرنا كہ ميں تمھيں بھلائي ميں ديكھ رہا ہوں اور ميں تمھارے بارے ميں اس دن كے عذاب سے ڈرتا ہوں جو سب كو احاطہ كرلے گا(84)

1_ حضرت شعيب (ع) ،انبياء اور رسل الہى ميں سے تھے_

و الى مدين أخاہم شعيب

2_ حضرت شعيب (ع) كى رسالت، مدائن كے لوگوں تك محدو د تھى _

و الى مدين اخاہم شعيب

3_ حضرت شعيب (ع) اور مدائن كے لوگوں كے درميان رشتہ دارى اور حسب و نسب تھا_

و الى مدين اخاہم شعيب

(أخاہم)كا جملہ يہ بتاتا ہے كہ حضرت شعيب (ع) اہل مدائن ميں سے تھے اور ان كے رشتہ دار تھے يا يہ كہ ان كے ليے درد دل ركھنے والے تھے_ مذكورہ معنى احتمال اول كى صورت مينبيان كيا گيا ہے_

4_ حضرت شعيب، (ع) مقام رسالت پر فائز ہونے سے پہلے بھى مدائن كے لوگوں سے محبت اوران كے دكھ ميں شريك تھے_

و الى مدين اخاہم شعيب

5_ حضرت شعيب (ع) نے لوگوں كے نفسياتى پہلو كواجا گر



كرتے ہوئے اپنى دعوت كا آغاز كيا_

قال يا قوم اعبدوا الله

(يا قوم ) كے جملے سے خطاب كرنا، نفسياتى پہلو كو اجا گر كرنا ہے_

6_ حضرت شعيب (ع) كا مدائن كے لوگوں كو پہلا پيغام، خدائے وحده لاشريك كى عبادت كرنے كى دعوت دينا تھا_

قال يا قوم اعبدوا الله

7_ مدائن كے لوگ ،الله تعالى كے وجود پر اعتقاد ركھتے تھے_

قال يا قوم اعبدوا الله ما لكم من الہ غيره

8_ الله تعالى كے وجود پر يقين ركھنا ،تاريخ بشر ميں بہت بنيادى اعتقاد ہے_

قال يا قوم اعبدوا الله ما لكم من الہ غيره

9_ حضرت شعيب (ع) كى قوم ،مشرك اور عبادت الہى سے منہ موڑنے والى تھي_

اعبدوا الله ما لكم من الہ غيره

10_ انسان، قديم ايام سے ہى معبود كى عبادت اور اسكى طرف جھكاؤ ركھتا ہے_

اعبدو ا الله ما لكم من الہ غيره

11_ الله تعالى كى عبادت ضرورى ہے اور اس كے علاوه كوئي بھى عبادت كى لائقنہينہے_

اعبدوا الله ما لكم من الہ غيره

12_ توحيد عملى كى بنياد، توحيد نظرى ہے_

اعبدوا الله مالكم من الہ غيره

13_صرف الله تعالى ہى حقيقت ميں لائق عبادت ہے_

اعبدوا الله ما لكم من الہ غيره

14_ حضرت شعيب (ع) كى اصلى ذمہ داري، شرك كا مقابلہ كرنا تھا_

قال يا قوم ... ما لكم من الہ غيره
15_ حضرت شعيب (ع) نے اپنی قوم كو يہ بتايا كہ اللہ تعالى كے علاوه كوئي معبود نہيں ہے اور ان كو توحيد پرستى اور شرك سے دور رہنے كى دعوت دى _
قال يا قوم اعبدوا اللّہ ما لكم من الہ غيره
16_ حضرت شعيب(ع) نے اپنى قوم سے چاہا كہ ترازو ميں دھو كا اور ناپ تول ميں كمى نہ كريں _
و لا تنقصوا المكيال و الميزان
(مكيال ) پيمانہ كے معنى ميں ہے_ كم كرنے كا معنى يا تو متعارف حجم سے كم يامتعارف مقدار كے پيمانہ كو پورا نہ بھرنا ہے ( ميزان) بھى ترازو كے معنى ميں ہے_ترازو كو كم ركھنے كا معنى يا تو يہ ہے كہ متعارف مقدار سے كم اس ميں وزن كيا جائے يا جو تولنے كى مقدار ہے اس كو كم كرناہے كہ وه مقدار معين سے كم ہو_


17_ حضرت شعيب (ع) كى قوم كے درميان كا روبارى امور ميں كم فروشى اور بے عدالتى كا پايا جانا_
و لا تنقصوا المكيال و الميزان
18_ حضرت شعيب (ع) كى قوم ،اللہ تعالى كى نعمتوں، روزى اور مال و منال سے بہره مند تھے_
انى ارى كم بخير
(ارى ) كا مصدر (رؤيت) ہے جو ديكھنے اور مشاہده كرنے كے معنى ميں آتا ہے_ ( بخير) ميں باء ملابست ہے يہاں( خير ) سے مراد پہلے والى آيت ( لا تنقصوا ...) كے قرينہ كى وجہ سے روزى اور مال و ثروت ہے _ تو آيت كا معنى يوں ہوگا كہ تم تو مال و ثروت ركھنے والے لوگ ہوتمہارے ليےيہ بات صحيح نہيں ہے كہ تم كم تولنے كا بہانہ بناؤ_
19_ حضرت شعيب (ع) كى قوم نے اپنى زندگى ميں روزى اور مال و ثروت فراواں ركھنے كے باوجود بھى دھو كہ دہى اور كم تولنا شروع كرديا تھا_
لا تنقصوا ... ان ارى كم بخير
20_ لوگوں كا غنى و ثروت مند ہونا، كوئي بنيادى دليل نہيں بن سكتى كہ وه تجارت ميں دھو كہ دہى نہ كرے_
لا تنقصوا المكيال و الميزان انى ارى كم بخير
21_ حضرت شعيب (ع) كى قوم ،فہم و ذكاوت سے بہره مند تھي_
انّى ارى كم بخير
( انى اراكم بخير ) كے جملے كو (اعبدوا اللّہ ...) كے ليے علت قرار دے سكتے ہيں تو اس صورت ميں ( خير) سے مراد ہوش و ذكاوت ہوگى كيونكہ وحده لا شريك كى عبادت كى طرف توجہ ہونا عقل و فہم كے ساتھ سازگار ہے _ تو اس صورت ميں ( اعبدوا اللّہ ... انى ارى كم بخير) كا معنى يوں ہوگا كہ تم لوگ عقل و فہم ركھتے ہو لہذاو حده لاشريك كى عبادت كرو _تم سے بعيد ہے كہ اس كے ساتھ شريك قراردو_
22_ حضرت شعيب (ع) اپنى قوم كے گنہگار اور مشركين كے مستقبل كے بارے ميں پريشان تھے_
انّى ا خاف عليكم عذاب يوم محيط
23_ غير اللہ كى عبادت، عبادت ميں شرك اور ظلم كرنا نيز تجاوز كرنے ميں جلدى كرنا ،قيامتكے عذاب كا سببہے_
اعبدوا اللّہ ... ولا تنقصوا المكيال ... انى ا خاف عليكم عذاب يوم محيط
24_ قيامت كے دن كا عذاب، ايسا عذاب ہے جو تمام گنہگاروں اور كافروں كو شامل ہوگا _
انّى أخاف عليكم عذاب يوم محيط
كلمة( محيط) كا معنى (احاطہ كرنے والا اور تمام كو شامل ہونے والا) ہے ظاہراً يہ ( يوم ) كے لفظ كے ليے صفت واقع ہوا ہے_اصل ميں عذاب كى صفت كو بيان كر رہا ہے يعني" محيط عذابہ "


25_ قيامت كے دن كے عذاب ميں گرفتار ہونے والوں كا فرار ناممكن ہے_
انّى ا خاف عليكم عذاب يوم محيط
(عذاب ) كى جو صفت " تمام كو شامل ہونے والا" بيان ہوئي ہے اس سے مراد وه لوگ ہيں جو عذاب كے مستحق ہيں_ تمام

لوگوں کو شامل ہوگا کسی سے نہیں ٹلے گا _ یعنی جو مستحق عذاب ہیں ان سے ٹلنے والا نہیں ہے _ یعنی گنہگاروں پر ہر طرف سے اس طرح عذاب آجائے گا کہ وہ کسی صورت میں فرار نہیں کر سکیں گے_

26_ عن ا بی عبداللّٰہ (ع) : لم یبعث اللّٰہ عزوجل من العرب الا خمسة انبیاء : ہوداً و صالحاً و اسماعیلً و شعیباً و محمداً خاتم النبیین(ص) ،وکان شعیب بکاء (1)

امام صادق(ع) سے روایت ہے کہ اللہ تعالی نے عربوں میں سے صرف پانچ انبیاء (ع) کو مبعوث رسالت فرمایا ہے حضرت ہود (ع) ،حضرت صالح (ع) ، حضرت اسماعیل (ع) ، حضرت شعیب (ع) اور خاتم المرسلین (ص) لیکن حضرت شعیب (ع) ان میں سے سب سے زیادہ گریہ کرنے والے تھے_

27_ عن علی بن الحسین (ع) قال : ان اوّل من عمل المکیال و المیزان شعیب النبی (ع) عملہ بیدہ ...(2)

امام علی بن الحسین زین العابدین(ع) فرماتے ہیں: پیمانہ اور ترازو کوسب سے پہلے بنانے والے حضرت شعیب نبی (ع) تھے ، جسکو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا _

28_ عن ابی جعفر (ع) ( فی حدیث طویل) ... و ا ما شعیب فانہ ا رسل الی مدین و ہی لا تکمل اربعین بیتاً ...(3)

امام باقر (ع) سے ایك بہت طولانی روایت ہے اسمیں حضرت (ع) فرماتے ہیں جب حضرت شعیب (ع) کو مدائن میں نبی بنا کر بھیجا گیا تو اسوقت مدائن میں چالیس گھر نہیں تھے_

29_ عن أبی عبداللّٰہ (ع) فی قول اللّٰہ : "انی اراکم بخیر " قال : کان سعرہم رخیصاً(4)

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ ( انی اراکم بخیر) سے مراد آیت میں یہ ہے کہ ان کے درمیان چیزوں کی قیمت کم تھی _

--------------------------------------------------

اقتصاد :

اقتصاد میں خلاف ورزی کے آثار23

.............

**1)قصص الانبیاء راوندی ، ص 145، ح 157; بحار الانوار ، ج 12 ص 385 ، ح 11_**
**2)قصص الانبیاء راوندی ، ص 142، ح 153; بحار الانوار ، ج 12، ص 382، ح 6_**
**3)کمال الدین صدوق ، ص 220 ، ح 2، ب 22; بحار الانوار ، ج 11، ص 51، ح 49_**
**4) تفسیر عیاشی ، ج 2 ، ص 159 ، ح 61; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 390، ح 188_**




انبیاء :

انبیاء سے رشتہ داری 3; عرب کے انبیاء (ع) 2; علاقائي انبیاء(ص) 2

انسان :

انسان کا جھکاؤ 10

اہل مدائن :

اہل مدائن کا انجام 22;اہل مدائن کا شرك 9; اہل مدائن کا عقیدہ 7; اہل مدائن کا فہم 21; اہل مدائن کا فہم و درك 21; اہل مدائن کا کفر 9;اہل مدائن کو اللہ کی پہچان 7; اہل مدائن کو دعوت 6، 15، 16;اہل مدائن کی اقتصادی خلاف ورزیاں 17، 19; اہل مدائن کی تاریخ 9، 15، 17، 18، 19;اہل مدائن کی ثروتمندی 18، 19; اہل مدائن کی کم فروشی 17، 19; اہل مدائن کی نعمتیں 18، 21;اہل مدائن کے تعداد میں کمی 28;اہل مدائن کے پیغمبر 2;اہل مدائن میں اشیاء کا کم قیمت ہونا 29; اہل مدائن میں بے عدالتی 17

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی خصوصیات 13; اللہ تعالی کی معرفتکی تاریخ 7، 8

اللہ کے رسول : 1

ایمان :

اللہ تعالی پر ایمان لانا 8; توحید پر ایمان لانے کی اہمیت 11

تبلیغ :

تبلیغ میں احساسات کو ابھارنا 5
توحید :
توحید عبادی 13;توحید عبادی کی اہمیت 6،11; توحید عبادی کی طرف دعوت 6،15; توحید عملی کا پیش خیمہ 12; توحید نظری کی اہمیت 12
ثروت :
ثروت اور اقتصادی خلاف ورزیاں 20
جھکاؤ:
عبادت کی طرف جھکاؤ 10; معبود کی طرف جھکاؤ 10
روایت : 26، 27، 28، 29
شرك :
شرك سے اجتناب کی دعوت 15;شرك عبادی کے آثار 23
شعیب (ع) :
حضرت شعیب (ع) اور اہل مدائن 3; حضرت شعیب (ع) اور ترازو 27; حضرت شعیب (ع) اور كثرت گریہ 26; حضرت شعیب (ع) اور گنہگار 22; حضرت شعیب (ع) اور مشركین 22; حضرت شعیب (ع) اور نا پنے كا پیمانہ 27; حضرت شعیب كا شرك سے مقابلہ 14; حضرت شعیب (ع) كا مہربان ہونا 4; حضرت شعیب (ع) كی پریشانی 22;حضرت شعیب (ع) كی تبلیغ 15; حضرت شعیب (ع) كی تبلیغ كا طریقہ 5; حضرت شعیب (ع) كی تعلیمات 6; حضرت شعیب (ع) كی دعوت دینا 5، 15، 16; حضرت شعیب (ع) كی رسالت 14; حضرت



شعیب (ع) كی رسالت كا محدود ہونا 2; حضرت شعیب (ع) كی قومیت 26; حضرت شعیب (ع) كی نبوت 1; حضرت شعیب (ع) كے پیش آنے كا طریقہ 4; حضر شعیب (ع) كے رشتہ دار3; حضرت شعیب (ع) كے فضائل4; حضرت شعیب (ع) نبوت سے پہلے 4
ظلم :
ظلم كے آثار 13
عذاب :
آخرت كے عذاب كا حتمی ہونا 15; آخرت كے عذاب كا عمومی ہونا 24;آخرت كے عذاب كی خصوصیات 24; آخرت كے عذاب كے اسباب 23
عقیدہ :
اللہ تعالی پر عقیدہ 7; عقیدہ كی تاریخ 7، 8
كفار :
كفار پر آخرت میں عذاب 24
كم فروشی :
كم فروشی سے منع كرنا 16
گنہگار :
گنہگاروں پر آخرت كا عذاب 24
مشركین : 9
نظریہ كائنا ت:
توحیدینظریہ كائنات 12، 13; نظریہ كائنات اور عقیدہ 11

وَيَا قَوْمِ أَوْفُواْ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلاَ تَبْخَسُواْ النَّاسَ أَشْيَاءهُمْ وَلاَ تَعْثَوْاْ فِي الأَرْضِ مُفْسِدِينَ (٨٥)
اے قوم ناپ تول میں انصاف سے کام لو اور لوگوں کو کم چیزیں مت دو اور روئے زمین میں فساد مت پھیلا تے پھرو (85)

1_ حضرت شعیب(ع) نے اپنے لوگوں سے تقاضا کیا کہ چیزوں کی خرید و فروخت کے ناپ و تول میں کمی نہ کریں _
و یا قوم اوفوا المکیال و المیزان بالقسط
( مکیال) کا معنی پیمانہ ہے_ اسکو پورا بھر کے دینے کا معنی یہ ہے کہ جو پیمانہ بازار میں چل رہ



ہے اس سے کم نہ ہویعنی معمول کے مطابق پر کیا جائے_ ناپ و تول کے پورا کرنے کا معنی یہ ہے جس چیز کو دیا جارہا ہے اسکے وزن کی مقدار معمول بازار کے مطابق ہو اس سے کم نہ ہو_
2_ حضرت شعیب (ع) اپنے لوگوں کو ان کے معاملات میں عدل و انصاف کرنے کی دعوت دینے والے تھے_
و یا قوم اوفوا المکیال و المیزان بالقسط
3_ قوم شعیب (ع) میں اقتصادی امور میں بے عدالتی اور ناپ تول میں کمی کرنا، واضح ترین اقتصادی انحراف تھا_
و یا قوم اوفوا المکیال و المیزان بالقسط
4_ حضرت شعیب (ع) نے اپنی قوم سے کہا کہ لوگوں کی چیزوں کو خریدتے وقت ان کی مقدار میں کمی نہ کریں اوران کی قیمت واقعی سے کم ظاہر نہ کرے_
لا تبخسوألاناس ا شیاء ہم
( نخس) یعنی کم کرنا اور عیب دار بیان کرنا (المصباح المنیر)
5_ انبیاء کے پروگرام، عبادت، عقائد ، معاشرتی اور اقتصاد ی مسائل کو شامل ہوتے ہیں_
یا قوم اعبدوا اللہ ... و لا تبخسوا الناس أشیاء ہم
6_ حضرت شعیب (ع) نے اپنے لوگوں کو پوری سرزمین پر فساد کرنے سے منع کیا _
و لا تعثوا فی ألارض مفسدین
(عَثو) ( لا تعثوا) کا مصدر ہے جو فساد کرنے کے معنی میں آتا ہے_
7_ فساد پھیلانا اور فساد کرنا، حرام او رناپسندیدہ کام ہے_
و لا تعثوا فی ألارض مفسدین
(مفسدین ) کالفظ حال کی تاکید ہے یعنی نہي"لا تعثوألا تفسدوا "کی تاکید کے لیے آیا ہے_
8_ کم تولنا اورلوگونکیچیزکو بے ارزش و کم قیمت جلوہ دینا، حرام اور زمین پر فساد پھیلانا ہے_
أوفوا المکیال و المیزان ... و لا تعثوا فی الارض مفسدین
9_ فساد اور فساد پھیلانے کا مقابلہ کرنا، انبیاء کے اہم مقاصدمیں سے ہے_
و لا تعثوا فی ألارض مفسدین
10_ خوشحال معاشرے تمام سرزمین پر ظلم و ستم کو پھیلانے اوراقتصادی انحرافات کے خطرہ سے دو چار ہیں_
ان اری کم بخیر ... أوفوا المکیال ... و لا تعثوا فی الارض مفسدین



-----------------------------------------------
احکام: 7، 8
اقتصاد :

اقتصاد میں عدالت کرنے کی دعوت 2، 4; اقتصادی خلاف ورزیوں کا سبب 10;اقتصادی ضرر کی پہچان 3، 8
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کا جہاد 9;انبیاء (ع) کی تعلیمات کے پہلو 5;انبیاء (ع) کی عبادی تعلیمات 5; انبیاء (ع) کی معاشرتی تعلیمات 5;انبیاء (ع) کے اہداف 9
اہل مدائن :
اہل مدائن کا فتنہ برپا کرنا 6; اہل مدائن کو دعوت 1، 2; اہل مدائن کی اقتصادی خلاف ورزیاں 3، 4; اہل مدائن کی کم فروشی 1، 3
امراء :
امراء اور اقتصادی خلاف ورزیاں 10; امراء اور ظلم کی وسعت10
شعیب (ع) :
حضر ت شعیب (ع) کی تعلیمات 1، 2، 4; حضرت شعیب (ع) کی دعوت 1،2،4; حضرت شعیب (ع) کے انذار 6
ظلم :
ظلم کا پیش خیمہ 10
فتنہ برپاکرنا :
فتنہ برپا کرنے کا ممنوع ہونا 6;فتنہ برپا کرنے کا ناپسند ہونا 7;فتنہ برپا کرنے کی حرمت 7; فتنہ برپا کرنے کے احکام 7;فتنہ برپا کرنے کے ساتھ مقابلہ 9; فتنہ برپا کرنے کے موارد 8
کم فروشی :
کم فروشی کی حرمت 8; کم فروشی سے روکنا 1
مال:
دوسرے کے اموال کو بے قیمت جلوہ دینا 4، 8
محرمات : 7
معاملہ :
معاملہ کرنے کے احکام 8

261

بَقِيَّةُ اللّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ وَمَا أَنَاْ عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ (٨٦)
اللہ کی طرف کا ذخیرہ تمھارے حق میں بہت بہتر ہے اگر تم صاحب ایمان ہو اور اور میں تمھارے معاملات کا نگران اور ذمہ دار نہیں ہوں (86)

1_عادلانہ طریقے والی تجارت وکاروبار سےجو نفع حاصل ہوتا ہے وہ نفع حلال اور پاك ہے_
بقيت اللّہ خير لكم
لین دین کے بارے میں گفتگو اورمعاملات و تجارت میں انصاف کرنا ممکن ہے یہ قرینہ ہو کہ (بقیت) (جو باقی رہ گیا ہے) اس سے مراد عادلانہ تجارت و لین دین سے فروخت کرنے والوں کا نفع ہے_
2_ شرعی طریقے سے تجارت جو ظلم و ستم سے خالی ہو اسمیں جو حلال منافع حاصل ہوتے ہیں وہ اللہ تعالی کی عطا ہے_
بقيّت اللّہ خير لكم
مذكورہ بالامعني، لفظ ( بقيت ) كو (اللّہ) كى طرف اضافت دينے سے حاصل ہوا ہے_
3_ صرف اہل ایمان، حلال اور انصاف کے ساتھ منافع حاصل ہونے کو اچھا سمجھتے ہیں اور حرام سے نفع حاصل کرنے کو ظالمانہ اور ناپسند خیال کرتے ہیں_
بقيّت اللّہ خير لكم ان كنتم مؤمنين
حلال اور انصاف سے حاصل ہونے والا منافع فقط اہل ایمان والوں کے لیے خیر و بھلائي نہیں ہے بلکہ خواہ معاشرہ مومن

ہو یا نہ ہو، عدل و انصاف دونوں کے لیے خیر و بھلائي ہے لیکن ( ان کنتم مؤمنین ) میں یقین کرنے اور سمجھنے کی شرط مومن ہونا ہے یعنی اگر تم ایمان والے ہو تو تمھیں یقین ہوگا کہ منافع حلال خیر ہے ور نہ تمھیں یقین نہیں ہوگا _
4_ حضرت شعیب(ع) نے اپنے لوگوں کو جو تعلیمات دیں ان میں سے تجارت کو عادلانہ اور احکام الہی کے سعادت مند ہونے اور منافع حلال میں خیر و بھلائي کا ہونا تھا_



یا قوم ... بقيّت اللّه خیر لکم
5_ امت کی سعادت اور بھلائي، معارف الہی پر یقین اور ایمان لانے اور احکام دین پر عمل کرنے میں ہے_
بقيّت اللّه خیر لکم
بعض مفسّرین نے( بقيّت اللّه ) سے مراد اطاعت الہی کو لیا ہے اور بعض نے احکام اور معارف الہی کو قرار دیا ہے ، مذکورہ معنی اسی نظریے کی بنیاد پر ہے_
6_ حضرت شعیب (ع) نے مدائن کے لوگوں کو بتایا کہ وہ اپنی ان تعلیمات کو قبول کرنے پر انہیں مجبور نہیں کرنا چاہتے _
و ما أنا علیکم بحفیظ
(حفیظ) مراقب اور نگہبان کے معنی میں ہے_ کیونکہ( علی ) کے ساتھ متعدی ہوا ہے تو تسلّط کا معنی بھی دے گا تو اس صورت میں ( و ما انا ...) کا معنی یہ ہوگا کہ میں تمھیں تمھارے غلط اعمال سے مجبوراً روکنے اور نیك اعمال کی طرف لے جانے پرمامور نہیں ہوں_
7_ انبیاء (ع) ، لوگوں کو معارف اور احکام الہی کو قبول کرنے میں جبر کرنے پر مامور نہیں تھے_
و ما انا علیکم بحفیظ
8_ عن الباقر (ع) ... نحن و اللّه بقية اللّه فی ارضہ ...(1)
امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم ہم زمین پر ( بقية اللہ ) ہیں_

------------------------------------------------

احکام : 1
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کی ذمہ داریوں کی حدود 7
ایمان :
ایمان کے آثار 5; دین کی تعلیمات پر ایمان 5
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی بخشیش2
ائمہ (ع) :
ائمہ (ع) کے درجات 8
بقية اللہ :
بقية اللہ سے مراد 8
تجارت :
تجارت کے احکام 1; تجارت کے منافع 2; تجارت کے منافع کا حلال ہونا 1; تجارت میں عدالت 1، 2;حلال تجارت میں خیر و بھلائي 4
حلال :1
.............

**1) بحار الانوار ، ج 69،ص 188، ح 9; بحار الانوار ، ج 26، ص 312، ح 1_**

خير و بهلائي :
خير و بهلائي كے عوامل 5
دين :
تعليمات دينى ميں خير و بهلائي 4; دين ميں اكراه و جبر كى نفى 6، 7
روايت : 8
سعادت :
سعادت كے اسباب 4، 5
شرعى فريضہ :
شرعى فريضہ پر عمل كرنے كے آثار 5
شعيب (ع) :
حضرت شعيب (ع) كى تعليمات 4، 6;حضرت شعيب (ع) كى شريعت ميں آزادى 6
مومنين :
مومنين اور اقتصادى خلاف ورزياں 3;مؤمنين كا ادراك كرنا 3; مومنين كا عقيده 3 ; مومنين كے فضائل 3
منافع:
حرام منافع ميں بهلائي كا نہ ہونا 3; حلال منافع 1،2; حلال منافع ميں خير و بهلائي ہونا 3، 4

قَالُواْ يَا شُعَيْبُ أَصَلاَتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاء إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ (٨٧)
ان لوگوں نے طنز كيا كہ شعيب كيا تمھارى نماز تمھيں يہ حكم ديتى ہے كہ ہم اپنے بزرگوں كے معبودوں كو چھوڑديں يا اپنے اموال ميں اپنى مرضى كے مطابق تصرف نہ كريں تم تو بڑے بردبار اور سمجھ دار معلوم ہوتے ہو(87)

1_ حضرت شعيب (ع) كے دين ميں نماز ايك روشن ترين نمونہ تھا_
قالوا يا شعيب (ع) ا صلاتك تأمرك
مدائن كے لوگ حضرت شعيب (ع) كے دينى كاموں ميںانكينماز كا نام ليتے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے كہ نماز انكے دينى امور ميں ايك واضح اور اہم امر تھا_
2_ گذشتہ اديان ميں نماز، ايك شرعى حكم تھا_


قالوا ياشعيب ا صلاتك تأمرك
3_ مدائن كے لوگ ،حضرت شعيب (ع) كى عبادت اور نماز كا مذاق اڑاتے تھے_
ا صلاتك تأمرك ان نترك ما يعبد ء اباؤن
جملة(اصلاتك ... ) ميں استفہام، استہزاء اور مذاق اڑانے كو بتاتا ہے_
4_ قوم شعيب (ع) اور ان كے ا باء اجداد، مشرك اور خدائے وحده لا شريك كے غير كى عبادت كرتے تھے _
ان نترك ما يعبد ء باؤن
5_ حضرت شعيب (ع) ، لوگوں كو غير الله كى عبادت ترك كرنے كى دعوت ديتےتھے اور اپنى قوم كى شرك پرستى كے ساتھ مقابلہ كرتے تھے_
أصلاتك تأمرك ان نترك ما يعبد ء اباؤن
6_ قوم شعيب كى اپنے باپ دادا اور بزرگوں كے آداب و رسوم كى پابندى كرنا ، انكى جھوٹے خداؤں كى پرستش كرنے كا سبب ودليل تھى _
أن نترك ما يعبد ء اباؤن
(ما يعبد ...) ميں "ما "كے لفظ سے مراد بت اور معبود ہيں _ اور ان كى صفت جملہ ( يعبد آباؤنا ) كے ساتھ لانا يہ دليل ہے كہ وه بت پرستى پر اصرار كرتے تھے_ تو اس صورت ميں ( ان نترك ...) كا معنى يوں ہوگا كہ ہم بتوں كى پوچا كو نہيں چھوڑتے كيونكہ ہمارے آباؤ اجداد ان كى عبادت كرتے تھے اور ہم بھى ان كى طرح ان كى پرستش كو جارى ركھيں گے_

7_ قومی تعصب، اندھی تقلید و بے جا پیروی کرنے کا سبب بنتا ہے_
أن نترك ما یعبد ء اباؤن
8_ معاشروں کا گذشتہ اقوام کے باطل آداب و رسوم کا پابند ہونا،ان کی افکار اور ان میں حق کے پرچارکے لئے مانع ہے_
أن نترك ما یعبد ء اباؤن
9_حضرت شعیب(ع) کے معارف الہی کی تبلیغ کے اصلی مخاطب، نوجوان اور درمیانی عمر کے لوگ تھے_
أن نترك ما یعبد ء اباؤن
(یعبد) جو فعل مضارع ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ( آباؤنا ) سے مراد کہ فقط گذشتہ نسل مخاطب نہیں ہے_ بلکہ ان کے موجودہ آباؤ اجداد بھی مورد نظر ہیں تو اس صورت مینطبیعی طور پر مخاطب، جوان اور درمیانی عمر کے لوگ ہونگے_
10_ حضرت شعیب(ع) کی تعلیمات میں مالکونکے لیے اپنے اموال میں تصرف کرنے کے لیے خاص قواعد و ضوابط تھے_
أصلاتك تأمرك ان نترك ما یعبد ء اباؤنا او ان نفعل فی اموالنا ما نشؤ
( ان نفعل )کا ( ما یعبد) پر عطف ہے اسی وجہ سے ( ان نفعل ) (ان نترك ) کے لیے مفعول ہے_
11_ ادیان الہی میں مالکونکے لیے اپنے مال میں

265

تصرف کرنے کے لیےبے قید و شرط اور مطلق آزادی درست نہیں ہے_
اصلاتك تأمرك ان نترك ... ان نفعل فی اموالنا ما نَشَؤ
12_ مالکوں کو اپنے مال کے تصرف میں کوئي قید و شرط لگائے بغیر آزادی دینا ، لین دین میں بے عدالتی اور نا انصافی کا موجب ہوتی ہے_
أوفوا المکیال و المیزان بالقسط ... ا و ان نفعل فی اموالنا ما نشؤ
13_ قوم شعیب نے مالك کو اپنے اموال کے دخل وتصرف میں اسکی مرضی پر چھوڑ دیا اور اس کے لیے کو ئي قانون و ضابطہ قرار دینے کو مناسب نہیں سمجھتے تھے _
أو أن نفعل فی ا موالنا ما نشؤ
14_حضرت شعیب (ع) حتی اپنی قوم کے کفار کے نزدیك بھی تجربہ کا راور با فہم شخصیت تھے_
انك لا نت الحلیم الرشید
(حلم) کے معانی عقل و فہم کے ہینحلیم اوپر والی آیت میں اسی سے مشتق ہے _(الرشید )کا معنی تجربہ کار اور ہدایت یافتہ ہے _یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت شعیب (ع) کا ہدایت یافتہ ہونےسے مدائن کے لوگوں کی مراد اخلاقی او رمعاشرتی امور و غیرہ تھے _
15_حضرت شعیب (ع) اپنی قوم کے کافروں کے در میان بھی نیك اخلاق رکھنے والے مشہور تھے _
انك لا نت الحلیم الرشید
مذکورہ بالا تفسیر میں (حلیم )سے مراد بردبار شخص لیا گیا ہے _انسان کا بردبار ہونا اس کے نیك اخلاق ہونے کو بتاتا ہے_
16_اللہ تعالی پیغمبروں کو مشہور نیك انسانونمیں سے انتخاب کرتا ہے _
انك لا نت الحلیم الرشید
17_مدائن کے لوگ، اہل شرك کے معبودوں کے ساتھ حضرت شعیب(ع) کے جہاد کو ان کے رشد و فہم کے خلاف سمجھتے تھے _
أصلاتك تا مرك ا ن نترك ما یعبد ء اباؤُنا ...انك لا نت الحلیم الرشید
18_قوم شعیب کے لوگ، مالکوں کواپنے اموال کے تصرف کی آزادی میں محدود کرنے کو نامعقول اور صحیح خیال نہیں کرتے تھے_
أو أن نفعل فی اموالنا ما نَشَؤا انك لأنت الحلیم الرشید
------------------------------------------------

اقتصاد :
اقتصاد میں ضرر کی پہچان 12; اقتصادی خلاف ورزی کا سبب 12
انبیاء (ع) :

266

انبیاء (ع) کا انتخاب 16; انبیاء (ع) کا سابقہ 16; انبیاء (ع) کا نیك نام ہونا 16
اہل مدائن :
اہل مدائن اور حضرت شعیب (ع) 14، 15، 17;اہل مدائن کاانگیزہ 6;اہل مدائن کا شرك 4، 5، 6; اہل مدائن کا عقیدہ 4;اہل مدائن کا مزاح اڑانا 3;اہل مدائن کی تقلید 6;اہل مدائن کی فکر 8;اہل مدائن کے آباء و اجداد کا شرك 4;اہل مدائن کے آباء و اجداد کا عقیدہ 4; اہل مدائن کے درمیانی عمر کے لوگ 9 ; اہل مدائن کے نوجوان 9; اہل مدائن میں مالکیت 13
تعصب:
قومیتعصب کے آثار 7; ناپسند یدہ تعصب کے آثار 8
تقلید :
آباء و اجداد کی تقلید 6، 8; اندھی تقلید کا سبب 7;اندھی تقلید کے آثار 8
رشد :
فکری رشد کے موانع 8
شرك :
شرك عبادی 4،6
شعیب (ع) :
حضرت شعیب (ع) کا پسندیدہ اخلاق 15; حضرت شعیب (ع) کا شرك سے مقابلہ 5،17; حضرت شعیب (ع) کا قصہ 3،9;حضرت شعیب (ع) کی تبلیغ 9;حضرت شعیب (ع) کی تعلیمات 5، 10; حضرت شعیب (ع) کی شریعت میں مالکیت 10;حضرت شعیب (ع) کی شریعت میں نماز کی اہمیت 1; حضرت شعیب (ع) کی سوچ 14;حضرت شعیب (ع) کی عبادات کا مذاق اڑانا 3; حضرت شعیب (ع) کی نماز کامذاق 3; حضرت شعیب (ع) کی ہدایت 14; حضرت شعیب (ع) کے فضائل 14، 15; حضرت شعیب (ع) کے مخاطب 9
معاشرہ :
معاشرے کے فساد کی پہچان 8
مال :
مال میں تصرف کرنے کی محدودیت 11، 12، 13، 18
مالکیت :
ادیان میں مالکیت 11;مالکیت میں آزادی 11، 12
مشرکین : 4
معاملہ :
معاملہ میں ظلم کا سبب 12
نوجوان :
نوجوانوں کی اہمیت 9
نماز :
شریعت میں نماز کا ہونا 2; نماز ادیان الہی میں 2

267

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىَ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقاً حَسَناً وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَى مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ إِنْ أُرِيدُ إِلاَّ الإِصْلاَحَ مَا

اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلاَّ بِاللّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ (٨٨)
شعیب نے کہا کہ اے قوم والو تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں خدا کی طرف سے روشن دلیل رکھتا ہوں اور اس نے مجھے بہترین رزق عطا کردیا ہے اور میں یہ بھی نہیں چاہتا ہوں کہ جس چیز سے تم کو روکتا ہوں خود اسی کی خلاف ورزی کروں میں تو صرف اصلاح چاہتا ہوں جہاں تك میرے امکان میں ہو_ میری توفیق صرف اللہ سے وابستہ ہے اسی پر میرا اعتماد ہے اور اسی کی طرف میں توجہ کررہاہوں (88)

1_ حضرت شعیب (ع) اپنی رسالت کے لیے معجزہ اور روشن دلیل رکھتے تھے _
یا قوم أرءیتم ان کنت علی بیّنة من ربي
2_ اللہ تعالی ، اپنے پیغمبروں کو معجزہ اورواضح دلیلیں عطا کرنے والا ہے _
ان کنت علی بیُنة من ربّي
3_ اللہ تعالی ،اپنے پیغمبروں کا مربی اور ان کے امور کی تدبیر کرنے والا ہے _
ان کنت علی بیّنة من ربّي
( ربّ) مربی اور مدبر کے معنیمیںہے_
4_ پیغمبروں کو معجزہ اور روشن دلائل عطا کرنے کا مقصد، ان کی رسالت کے مقاصد کی پیشرفت اور امر نبوت کی تدبیر ہے_
ان کنت علی بیّنة من ربّي
5_ حضرت شعیب (ع) کا کافروں اور مشرکین سے رو یّہ قابل رحم اور مشفقانہ تھا _


یا قوم أرءیتم
( یا قوم ) سے خطاب کرنا، حضرت شعیب (ع) کی شفقت اور مہربانی کو بتاتا ہے _
6_ لوگوں کی آزادی و عقائد اور رسومات پر پابندی لگانے کے لیے دلیل اور وشن برھان ہونی چاہیے_
ا صلاتك تأمرك ... قال یا قوم أرءیتم ان کنت علی بیّنة من ربّي
7_ لوگوں کے کردار اور عقائد کی اصلاح نیز ان کی آزادی و اختیار کو محدود کرنا، الہی رسالت ہے جوپیغمبروں کی ذمہ داری ہے_
ا صلاتك تأمرك ان نترك ... قال یا قوم ارء یتم ان کنت علی بیّنة من ربّي
8_ اللہ تعالی نے شعیب (ع) کو روزی اور اپنی و پسندیدہ خاص نعمت سے نواز اور انہیںمقام نبوت عطا فرمایا_
أرءیتم ان ... رزقنی منہ رزقاً حسن
یہاں ( رزقاً حسنا ) سے مراد، مورد کی مناسبت سے مقام نبوت و پیغمبری ہے _
9_ حضرت شعیب (ع) کا مقام نبوت پر فائز ہو نا، ان کو اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ وہ لوگوں کو توحید اور اپنے معاملات میں عدل و انصاف کی دعوت دیں_
قالوا یا شعیب ا صلوتك تأمرك ... قال یا قوم أرءیتم ان کنت علی بیّنة من ربّی و رزقنی منہ رزقاً حسن
مذکورہ آیت مینحضرت شعیب (ع) کی گفتگو انکی قوم کے مزاج کی تحلیل کا جواب ہے جو انہوں نے (أصلاتك ...) سے کیا اور حضرت (ع) نے جملہ (أرءیتم ) سے اسکا جواب دیاجو اس بات کو بتاتا ہے کہ حضرت شعیب (ع) کو اللہ تعالی نے جو مقام و منزلت عطا فرمائي تھی اس کے مقابلے میں وہ ذمہ دار تھے کہ ان کے غلط کاموں اور غلط رسم و رسوم اورعقائد کی مخالفت کریں _
10_ مقام نبوت پر فائز ہونا، اللہ تعالی کی طرف سے اپنے پیغمبروں کے لیے نیك اور مخصوص روزی ہے_
و رزقنی منہ رزقاً حسن
11_ اللہ تعالی کی طرف سے بشریت کے لیے معارف الہی اور احکام دینی کا ہونا، عطا اورنیك روزی ہے_
و رزقنی منہ رزقاً حسن
یہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ ( رزقاً حسناً) سے مراد (أعبدوا اللہ ...) ( جو اس سے پہلے والی آیت میں ہے) کو مد نظر رکھتے ہوئے معارف اور احکام الہی ہیں جنکو اللہ تعالی نے حضرت شعیب (ع) کو بتایا تا کہ لوگوں کو ان کی تعلیم دے _

12_ حضرت شعيب (ع) اپنے معاشرے كے حرام رزق سے آلودہ ہونے كے باوجود بھى حلال اور نيك روز ى سے بہرہ مند تھے_


يا قوم ا وفوالمكيا و الميزان ... و رزقنى منہ رزقاً حسن
حضرت شعيب (ع) نے مدائن كے لوگوں كے لين دين اور معاملات كو ظالمانہ كہا اور ان كى آمدنى كو اچھا نہيں سمجھا ليكن اس بعدفرمايا كہ ميں نيك روزى كا حامل ہوں_
تو يہاں يہ احتمال ديا جاسكتا ہے كہ (رزقاً حسناً) سے مراد دنيا كى نيك روزى ہے _
13_ جس لين دين ميں ظلم و ستم نہ ہو اور روزى كو حاصل كرنے ميں عدل و انصاف الحاظ ركھاجائے تو اديان الہى ميں ايسى روزي، نيك اور حلال ہے _
و رزقنى منہ رزقاً حسن
14_ حضرت شعيب (ع) ، تونگرى اور وسيع روزي، كے حامل تھے _
ورزقنى منہ رزقاً حسن
15_ نيك و حلال روزي، اللہ تعالى كى طرف سے ہوتى ہے اور اس كے اسباب بھى وہى مہيا كرتا ہے _
ورزقنى منہ رزقاً حسناً
مذكورہ بالا معنى ( منہ ) كى ضمير كا مرجع، اللہ تعالى كو قرار ديں تو يہ معنى حاصل ہوتا ہے _
16_ حضرت شعيب (ع) نے لوگوں كو بتايا كہ ميں نے جو تعليمات اور قوانين بتائے ہيں ميں ہميشہ ان كا پابند تھااور اس پر عمل كرتا رہوں گا_
ما اريد ان اخالفكم الى ما انھى كم عنہ
( اخالفكم ) كا فعل چونكہ حرف (الي) سے متعدى ہوا ہے لہذا اسميں ( اميل ) كا معنى پاياجاتا ہے تو اس صورت ميں ( ما اريد ...) كا معنى يوں ہوگا كہ ميں نہيں چاہتا ہوں كہ تمھارے ساتھ مخالفت كروں اور جس سے ميں نے آپكو منع كيا اسكو ميں انجام دوں _
17_ مبلغين اور معاشرے كى اصلاح كرنے والوں كے ليے ضرورى ہے كہ وہ تعليمات دينى اور اپنے اصلاحى پروگراموں پرپابند رہيں_
و ما اريد ان اخالفكم الى ما انہى كم عنہ
18_ حضرت شعيب(ع) ، لين دين ميں ظلم و ستم اور جھوٹے معبودوں كى عبادت كرنے ميں ہرگز ميلان نہيں ركھتے تھے _
و ما ا ريد ان اخالفكم الى ما انہى كم عنہ
19_ حضرت شعيب، (ع) شہر مدائن ميں كاروبار اور اقتصادى معاملات كرنے ميں مشغول تھے_
أوفوا المكيال و الميزان ... و ما أريد ان اخالفكم الى ما انہى كم عنہ
حضرت شعيب (ع) نے لين دين ميں عدل و انصاف اور معاملات ميں كم فروشي اور ظلم و ستم سے پرہيز پر بہت زيادہ تاكيد كرنے كے بعد فرمايا ميں نے جن چيزوں سے تم كو منع كيا ہے ميں خود اس پر عمل نہيں كروں گا_ يہ بات بتاتى ہے كہ وہ خود بھى لين


دين كرنے ميں مشغول تھے_
20_ حضرت شعيب (ع) كامقصد، مدائن كے آداب و رسوم اور ان كى ظالمانہ رفتار اور معاشرے كے فساد كى اصلاح كرنا تھا _
ان أريد الأّ الاصلاح ما استطعت
21_ حضرت شعيب(ع) نے اپنى طاقت و استطاعت كے مطابق معاشرے كے فساد كو دوركرنے اور اس كى اصلاح كرنے كى كوشش كى _
ان أريت الأّ الاصلاح مااستطعت

( ما ) كا حرف جملہ ( ما استطعت ) ميں ظرفيہ مصدريہ ہے _ يعنى مدت اور زمان كے معنى ميں ہے _ كيونكہ فعل ( استطعت ) كو ما مصدريہ كے بعد مصدر كى تاديل ميں ليا گيا ہے _ تو اس صورت ميں ( ان اريد ...) كا معنى يوں ہوگا( مدة استطاعتى الاصلاح ما اريد الاّ الاصلاح) جتنى بھى ميرى اصلاح كرنے كى استطاعت ہوگى سوائے اصلاح كے اور كچھ نہيں كروں گا _

22_ قائدين اور دين كے مبلغين كو چاہيئے كہ معاشرے كى اصلاح اور دين الہى كى تبليغ ميں جتنى قدرت ركھتے ہيناتنى كوشش كريں _

ان ا ريد الاّ الاصلاح ما استطعت ...

23_ بشرى معاشره كى اصلاح، توحيد ، وحده لا شريك كى پرستش لين دين اور اقتصادى امور ميں عدل و انصاف كرنے ميں پوشيده ہے_

قال يا قوم اعبدوا الله ... ا وفوا المكيال و الميزان بالقسط ... ان ا ريد الاّ الاصلاح

24_ حضرت شعيب (ع) ، معاشره كى اصلاح ميں اپنى كاميابى كو الله تعالى كى مددكے مر ہوں منت سمجھتے تھے _

ان اريد الاّ الاصلاح ما استطعت و ما توفيقى الاّ بالله عليہ توكلت

آيت شريفہ ميں ( توفيق) كا لفظ مصدر مجہول ہے جو اپنے نائب فاعل ( يا متكلم ) كى طرف اضافہ ہوا ہے اور اسميں (بأ) استعانت كے ليے آئي ہے تو اس صورت ميں ( و ماتوفيقى ...) كا معنى يوں ہوگا كہ الله تعالى ہى كى توفيق سے ميں اچھے كاموں ميں كامياب ہوسكوں گا _

5_حضرت شعيب، (ع) تنہا الله تعالى كى ذات كو اپنى پناہگاه سمجھتے تھے اور فقط اس كے حضورمينجھكتےتھے_

و اليہ انيب

(انابة ) انيب كا مصدر ہے جسكا معنى رجوع كرنا اور اسكى طرف آنا ہے _

26_ نيك كاموں ميں انسان كى كاميابي، الله تعالى كى مدد ميں پنہاں ہے _

و ما توفيقى الاّ بالله

27_الله تعالى كى ذات پرتوكل كرنا اوراپنے امور كو اس



كے سپرد كرنا ضرورى ہے_

عليہ توكلت

28_ الله تعالى كى طرف توجہ اور اسكى طرف جھكنا، ايك ضرورى امر ہے _

و اليہ انيب

29_ انسان كى كاميابى كے ليے الله تعالى كے علاوه كسى اور طاقت كاكارساز نہ ہونا يہ دليل ہے كہ اس ذات پر توكل كيا جائے اور اس كے حضور جھكا جائے _

ما توفيقى الاّ بالله عليہ توكلت و اليہ انيب

( عليہ توكلت و اليہ انيب) كا جملہ ( ما توفيقى ...) كے ليے نتيجہ كے مقام پر ہے _

30_ جو معاشره كى اصلاح كرنا چاہتے ہيں ان كے ليے ضرورى ہے كہ وه فقط الله كى ذات پر توكل كريں اور اس كے حضور جھكيں _

ان اريد الاّ الاصلاح ... عليہ توكلت و اليہ انيب

31_عبدالله بن الفضل الہاشمى قال : سألت ابا عبدالله جعفر بن محمد (ع) عن قول الله عزوجل ... ( و ما توفيقى الاّ بالله ) ... قال : اذ فعل العبد ما ا مره الله عزوجل بہ من الطاعة كان فعلہ وفقاً لأمر الله عزوجل وسمى العبد بہ موفقاً لأمر الله عزوجل و سمى العبد بہ موفّقاً و اذاء اراد العبد ان يدخل فى شئي: من معاصى الله فحال الله تبارك و تعالى بينہ و بين تلك المعصية فتركہا كان تركہ لہا بتوفيق الله تعالى ذكره ... )(1)

ترجمہ: عبدالله بن فضل ہاشمى نے امام صادق (ع) سے الله تعالى كے اس قول ( و ما توفيقى الاّ بالله ...) كے بارے ميں سوال كيا كہ اس سے كيا مراد ہے ؟ تو حضرت (ع) نے جواب ديتے ہوئے فرمايا كہ جب انسان الله كى اطاعت كرتا ہے اور جو اس نے حكم ديا ہے اس كو بجالاتا ہو تو اسكا عمل اوامر الہى كے مطابق ہوتا ہے اس انسان كو انسان كامياب كہتے ہيں _( يعنى الله تعالى كى توفيق اس كے شامل حال ہوتى ہے)اگر انسان كوئي گناه انجام دينے كا اراده كرتا ہے اور الله تعالى اس كے

اس گناہ کے انجام دینے میں کوئي مانع قرار دیتا ہے جسکی وجہ سے وہ گناہ ترک کردیتا ہے یہ گناہ کا ترک کرنا بھی اللہ تعالی کی توفیق ہے _

-------------------------------------------------


آزادی :

آزادی کی حدود کا تعین7; آزادی کی محدودیت کا ملاک 6

اصلاح کرنے والے :

اصلاح کرنے والوں کیذمہ داري17، 30


.............

**1) توحید صدوق ، ص 242، ح 1، ب 35 نور الثقلین ج 2، ص 393، ح 198_**




اطاعت :

اللہ کی اطاعت کے آثار 31

اقتصاد :

اقتصاد میں عدالت کرنے کے آثار 23; اقتصاد میں عدالت کی دعوت 9

امور:

امور کا سپرد کرنا 7

انبیاء :

انبیاء (ع) کا اصلاح کرنا 7;انبیاء کا مدبّر 3; انبیاء (ع) کا مربی 3;انبیاء (ع) کی خاص روزی 10; انبیاء (ع) کی رسالت 8; انبیاء (ع) کی نبوت کے دلائل 2;انبیاء (ع) کی نبوت 10; انبیاء (ع) کے اہداف کے تحقق کا سبب 4; انبیاء (ع) کے دلائل کا فلسفہ 4; انبیاء (ع) کے معجزہ کا فلسفہ 4; انبیاء (ع) کے مقامات 10; رسالت انبیاء (ع) کی اہمیت 4

انسان :

انسانوں کے عقیدہ کی اصلاح 7; انسانوں کے عمل کی اصلاح 7

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی بخشش 2، 11;اللہ تعالی کی توفیقات 15، 31; اللہ تعالی کی خاص عنایات 10;اللہ کی ربوبیت 3; اللہ تعالی کی روزیاں 11;اللہ تعالی کی مدد کے آثار 24، 26; اللہ تعالی کی نعمتیں 8;اللہ تعالی کے افعال 3

اللہ تعالی کی طرف لوٹنا : 25، 28، 29

اہل مدائن:

اہل مدائن کی حرام خوری 12

تحریك :

تحریك کے عوامل 9

توحید :

توحید عبادی کے آثار 23; توحید کی دعوت 9

توکل :

اللہ کی ذات پر توکل کی اہمیت 27، 29، 30; توکل کا فلسفہ 29

دین :

دین کی اہمیت

دینی رہبر:

دینی رہبر اور اصلاح معاشرہ 22; دینی رہبر اور دین 22; دینی رہبر اور دین کی ذمہ داری 22

ذکر :

اللہ تعالی کے ذکر کی اہمیت 28

رسومات :

باطل رسومات سے مقابلہ 6

روایت :31

273

روزی :

ادیان الہی میں حلال روزی 13; پسندیدہ روزی 8، 10، 11، 12، 13; پسندیدہ روزی کا سبب 15; حلال روزی کا سبب 15;حلال روزی کے معیار 13

شعیب (ع) :

حضرت شعیب (ع) اور اقتصادی خلاف ورزیاں 18; حضرت شعیب (ع) اور اہل مدائن کی رسومات 20; حضرت شعیب (ع) اور باطل معبود 18; حضرت شعیب(ع) اور فساد سے جہاد 20، 21; حضرت شعیب (ع) اور کفار 5;حضرت شعیب(ع) اور مشرکین 5; حضرت شعیب (ع) کا ایمان 16; حضرت شعیب (ع) کی تبلیغ کا سبب 9;حضرت شعیب (ع) کا جہاد 21;حضرت شعیب(ع) کا شرعی وظیفہ پر عمل کرنا 16;حضرت شعیب (ع) کا عقیدہ 24، 25; حضرت شعیب (ع) کا قصہ 19; حضرت شعیب (ع) کا کام 19; حضرت شعیب (ع) کا معجزہ 1; حضرت شعیب (ع) کے میل جول کا طریقہ 5; حضرت شعیب (ع) کی اصلاح کرنا 20، 21; حضرت شعیب (ع) کی تجارت 19; حضرت شعیب (ع) کی تعلیمات 16; حضرت شعیب (ع) کی توحید 25; حضرت شعیب(ع) کی ثروتمندی 14; حضرت شعیب(ع) کی حلال روزی 12; حضرت شعیب (ع) کی روزی 8، 14; حضرت شعیب (ع) کی کامیابی 24; حضرت شعیب (ع) کی مہربانی 5; حضرت شعیب(ع) کی نبوت 8; حضرت شعیب (ع) کی نبوت کے دلائل 1; حضرت شعیب (ع) کے درجات 8، 9; حضرت شعیب (ع) کے دلائل 1; حضرت شعیب(ع) کے میل جون کا طریقہ 5; حضرت شعیب (ع) کی نبوت کے آثار 9

عقیدہ :

باطل عقیدے کے ساتھ جہاد کرنے کا طریقہ 6;عقیدہ صحیح کرنے کی دلیل 6;عقیدہ میں دلیل کی اہمیت 6

عمل :

عمل خیر میں کامیابی 26

گناہ :

گناہ کے آثار 31

مبلغین :

مبلغین اور دین 17،22;مبلغین اور معاشرہ کی اصلاح22; مبلغین کی ذمہ داری 17، 22

معجزہ :

معجزہ کا سبب 2

موجودات :

موجودات کا عاجز ہونا 29

موفقیت :

موفقیت کا سبب 29; موفقیت کی نشانیاں 31;موفقیت کے اسباب 26

نبوت :

نبوت کی اہمیت

نعمت :

خاص نعمتوں کے حامل 8

274

وَيَا قَوْمِ لاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَن يُصِيبَكُم مِّثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنكُم بِبَعِيدٍ (٨٩)

اور اے قوم کہیں میری مخالفت تم پر ایسا عذاب نازل نہ کرادے جیسا عذاب قوم نوح،قوم ہود یا قوم صالح پر نازل ہواتھا اور قوم لوط بھی تم سے کچھ دور نہیں ہے (89)

1_ مدائن کے لوگ، حضرت شعیب (ع) کی مخالفت پر کمر بستہ ہوگئے اور ان کے ساتھ بغض اور دشمنی کرنے لگے_
لا یجر منّکم شقاقي
2_ انبیاء کے ساتھ مخالفت اور دشمني،دنیا میں عذاب الہی میں گرفتاری کا سبب بنتا ہے_
(شقاق ) مخالفت اور دشمنی کے معنی میں ہے_ اور ( شقاقي) کا جملہ اپنے مفعول کی طرف مضاف ہوا ہے اوراس کا فاعل محذوف ہے_یعنی یوں ہوگا ( عداوتکم ایای )(جرم ) ( لا یجرمنّکم ) کا مصد رہے جو کمانے کے معنی میں ہے یہ بات قابل ذکر ہے کہ اگر چہ آیت شریفہ میں کمانے کے بارے میں نہی کی گئي ہے لیکن حقیقت میں (شقاق) سے نہی کی گئي ہے تو اس صورت میں جملہ ( لا یجر منّکم ...) کا معني یوں ہوگا کہ مجھ سے عداوت نہ کرو میری دشمنی عذاب الہی کے نزول کا سبب بنے گی جیسے قوم نوح ... و ... پر عذاب نازل ہوا تھا_
3_ حضرت نوح (ع) ، ہود (ع) ، صالح (ع) ، لوط (ع) ،کی قومیں انبیاء (ع) سے مخالفت اور دشمنی کے سبب دنیاوی عذاب الہی میں گرفتار ہوئے_
مثل ما اصاب قوم نوح ... و ما قوم لوط منکم ببعید
4_ حضرت شعیب (ع) نے اپنی قوم کے کفار و ظالم لوگوں کو بعض گذشتہ اقوام کی بری عاقبت کی مثال دے کر ڈرایا _
و یا قوم لا یجرمنّکم شقا قی ان یصیبکم مثل ما أصاب قوم نوح أو قوم ہود


5_ حضرت شعیب (ع) کی تبلیغ کا طریقہ یہ تھا کہگذشتہ اقوام کے عذاب و تاریخ اور عذاب کے سبب کو ذکر کر تے تھے_
و یا قوم لا یجرمنّکم شقاقی ان یصیبکم مثل ما اصاب قوم نوح
6_ حضرت لوط (ع) کی قوم، حضرت شعیب(ع) کی قوم سے پہلے زندگی بسر کرتی تھی اور ان کے درمیان کوئي زیادہ فاصلہ نہیں تھا _
وماقوم لوط(ع) منکم ببعید
قوم لوط اور قوم شعیب کے قرب میں دو طرح کا احتمال دیا جاسکتا ہے _ ممکن ہے (و ما قوم لوط ...) سے مراد قرب مکانی ہو یاممکن ہے قرب زمانی ہو آیت شریفہ میں اسکی وضاحت نہ کرنا یہ دلیل ہے کہ دونوں مراد ہوں_
7_ مدائن کا شہر، دیار قوم لوط کے نزديك تھا _
و ما قوم لوط منکم ببعید
8_ حضرت نوح (ع) ، ہود (ع) ، صالح (ع) ، اور لوط(ع) ، حضرت شعیب (ع) سے پہلے کے انبیاء تھے_
مثل ما اصاب قوم نوح ... و ما قوم لوط منکم ببعید
9_ حضرت شعیب (ع) کا زمانہ، حضرت نوح (ع) ، ہود (ع) اور صالح (ع) کے زمانہ سے زیادہ دور نہیں تھا _
مثل ما أصاب قوم نوح أو قوم ہود أو قوم صالح و ما قوم لوط منکم ببعید
چونکہ حضرت شعیب (ع) نے مذکورہ اقوام میں سے قوم لوط کو مدائن کے لوگوں کے ہمعصر ہونے سے یاد کیا ہے لہذا مذکورہ بات کا استفادہ ہوتاہے_
10_ گذشتہ مورد عذاب ٹھہری جانے والی قوموں کی ہلاکت کے اسباب و علل میں دقت کرنا، عبرت ودرس حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے_
مثل ما أصاب قوم نوح ... و ما قوم لوط منکم ببعید
11_ مبلغین دین کے لیے ضروری ہے کہ گذشتہ تاریخ اور گذرے ہوئے لوگوں کے انجام کو بیان کرنے کے ذریعہفائدہ اٹھائیناور ان کے انجام کے اسباب کو بیان کرکے لوگوں کو انبیاء کے اہداف کی طرف توجہ دلائیں_
و یا قوم لا یجرمنّکم شقاقی ان یصیبکم مثل ما ا صاب قوم نوح
------------------------------------------------
اقوام گذشتہ :

گذشتہ اقوام کا انجام 4; گذشتہ اقوام کی تاریخ کا مطالعہ 10;گذشتہ اقوام کے انجام سے عبرت 11
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) سے دشمنی کے آثار 2، 3; انبیاء سے مقابلہ کے آثار 2، 3; تاریخ انبیاء (ع) 8، 9; حضرت شعیب


سے پہلے کے انبیاء (ع) 8، 9
اہل مدائن :
اہل مدائن اور شعیب (ع) 1; اہل مدائن کو خبردار کرنا 4; اہل مدائن کی تاریخ 1، 6; اہل مدائن کی دشمنی 1; اہل مدائن کی عاقبت 4
تاریخ :
تاریخ سے عبرت 10، 11
تبلیغ :
تبلیغ کا طریقہ 11
تذکر :
تاریخ کا تذکرہ 5; گذری ہوئي اقوام کی ہلاکت کا ذکر 5
سرزمین:
قوم لوط کی سرزمین کا جغرافیہ7; مدائن کی سرزمین کی جغرافیائي حالت 7
شعیب (ع) :
حضرت شیعب (ع) کا قصہ 4; حضرت شعیب (ع) کا متنبہ کرنا 4;حضرت شعیب(ع) کی تاریخ 9; حضرت شعیب (ع) کی تبلیغ کا طریقہ 5; حضرت شعیب(ع) کے دشمن 1
صالح (ع) :
حضرت صالح (ع) کی تاریخ 9
عبرت :
عبرت کے اسباب 10;عبرت کے عوامل کے اسباب 11
عذاب :
اہل عذاب 3; عذاب دنیاوی کے اسباب 2، 3
قوم ثمود :
قوم ثمود کا دنیاوی عذاب 3
قوم عاد :
قوم عاد کا دنیاوی عذاب 3
قوم لوط :
قوم لوط کا دنیاوی عذاب 3;قوم لوط کی تاریخ 6
قوم نوح :
قوم نوح کا دنیاوی عذاب 3
مبلغین :
مبلغین کی ذمہ داری 11
نوح (ع) :
نوح (ع) کی تاریخ 9
ہود (ع) :
ہود (ع) کی تاریخ 9

وَاسْتَغْفِرُواْ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُواْ إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ (٩٠)
اور اپنے پروردگار سے استغفار كرو اس كے بعد اس كى طرف متوجہ ہوجائو كہ بيشك ميرا پروردگار بہت مہربان اور محبت كرنے والا ہے (90)

1_ اللہ تعالى كے حضورگناہوں سے معافى اور استغفار كرنے كى ضرورت _
و استغفروا ربّكم
2_ اللہ تعالى كى طرف توجہ اوراسكا تقرب حاصل كرنے كى ضرورت _
ثم توبوا اليہ
مذكورہ معنى كا سبب ( آيت 36 كے شمار 4 سے) استفادہ كرسكتے ہيں_
3_ حضرت شعيب (ع) نے مدائن كے لوگوں كو گناہوں سے استغفار اور ذات اقدس كى طرف توجہ اور اس كے تقرب كے حصول كى دعوت دى _
و استغفروا ربّكم ثم توبوا اليہ
4_ اللہ وحدہ لا شريك پر ايمان، اسكى پرستش اور گناہوں سے معافى ( مثلا شرك ،، فساد برپا كرنے ، لين و دين ميں عدالت كا لحاظ نہ كرنے) مانگنا، اللہ كى طرف توجہ اور اس كے تقرب كو حاصل كرنے كا پيش خيمہ ہيں_
و استغفروا ربّكم ثم توبوا اليہ
مذكورہ بالا معنى ( توبوا اليہ) كو حرف ثم كے ذريعے ( استغفروا ربّكم ) پرعطف كرنے سے حاصل ہوا ہے _ يہ بات قابل ذكر ہے كہ سابقہ آيات كے قرينہ كى بناء پر استغفار كا متعلق شرك كرنے اور تجارتى لين دين ميں بے عدالتى اور فساد پھيلانے اور انبياء (ع) الہى سے مخالفت كرنے كا گناہ ہيں_
5_بندونكے گناہوں كى بخشش ،ربوبيت الہى كا جلوہ ہے_
و استغفروا ربّكم
6_ حضرت شعيب (ع) كى تعليمات ميں سے درگاہ الہى ميں تقرب كا حصول، طلب مغفرت كا ضرورى ہونا اور



ربوبيت كو اللہ تعالى ہى ميں منحصر كرنا تھا_
و استغفروا ربّكم ثم توبوا اليہ
7_ اللہ تعالى ،رحيم ( مہربان )اور (ودود) مخلوق كو دوست ركھنے والا ہے_
ان ربّى رحيم ودود
8_ حضرت شعيب (ع) كى تعليمات ميں سے اللہ تعالى كو رحيم اور اپنے بندوں سے محبت كرنے والا ،تعارف كروانا تھا_
ان ربّى رحيم ودود
9_ استغفار كرنے والوں كے گناہوں كى بخشش اور اللہ كے راستے پر چلنے والوں كو قرب الہى كا حصول خدواند عالم كى رحمت ،مہربانى اور محبت كا جلوہ ہے_
و استغفروا ربّكم ثم توبوا اليہ ان ربى رحيم ودود
10_ خطا كرنے والوں كى اصلاح كے ليے مہربانى اور محبت، ان كى تربيت ميں بہت مؤثر ہوتى ہے_
و استغفروا ربّكم ... ان ربّى رحيم ودود
اللہ تعالى كا يہ صفت، بيان كر نا كہ اپنے بندوں كے ساتھ مہربانى اور محبت كرنے والا ہے گناہوں سے استغفار كرنے كى

تاکید کرنے کے بعد مذکورہ بالا معنی کو بتاتا ہے_
11_ حضرت شعیب(ع) اپنی قوم کے توبہ کرنے والوں کے لیے مشمول رحمت الہی کا واسطہ تھے_
و استغفروا ربّکم ثم توبوا الیہ ان ربی رحیم ودود
(استغفروا ربّکم) میں لوگوں کوخطاب ہے_ ظاہری طور پر ( ان ربّي)کے خطاب کی جگہ پر ان ربّکم کہا جانا چاہیے تھا یہ جابجا کرنا ممکن ہے اس نکتہ کی طرف اشارہ ہو کہ خداوند عالم اپنے انبیاء کے واسطہ سے لوگوں کو اپنی محبت و رحمت کے زیر سایہ قرار دیتا ہے اور یہ انبیاء اس کے بندوں پر سبب فیض الہی ہیں_
------------------------------------------------
استغفار :
استغفار کی اہمیت 1، 6; استغفار کی دعوت 3
اسما و صفات :
رحیم 7; ودود 7
اہل مدائن :
اہل مدائن کو دعوت 3; اہل مدائن کے توبہ کرنے والوں پر رحمت 11
ایمان :
توحید پر ایمان 4
اللہ کی طرف لوٹنا :
اللہ کی طرف لوٹنے کا پیش خیمہ 4;اللہ کی طرف لوٹنے کی اہمیت 2، 3
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی خصوصیات 6; اللہ تعالی کی دوستی 8;


اللہ تعالی کی ربوبیت کی نشانیاں5;اللہ تعالی کی رحمت کی علامتیں 9;اللہ تعالی کی محبت کی علامتیں 9; اللہ تعالی کی مہربانی 8; اللہ تعالی کی مہربانی کی نشانیاں 9
اہل سلوك و اہل طریقت :
اہل سلوك کا تقرب 9
تربیت :
تربیت میں محبت 10; تربیت میں مؤثر عوامل 10; تربیت میں مہربانی 10
تقرب:
تقرب کا سبب 4تقرب کی اہمیت 2، 6; تقرب کی دعوت 3
توحید :
توحید الہی 6
شرك:
شرك کی بخشش 4
شعیب (ع) :
حضرت شعیب (ع) اور اہل مدائن 3; حضرت شعیب (ع) اور رحمت الہی 11;حضرت شعیب(ع) کی تاثیر 11; حضرت شعیب (ع) کی تبلیغ 3 ; حضرت شعیب (ع) کی تعلیمات 6،8; حضرت شعیب (ع) کے درجات 11
عبادت :
عبادت الہی 4
گناہ :
گناہ کی بخشش 4، 5، 9
محبت :

محبت کے آثار 10

قَالُواْ يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيراً مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفاً وَلَوْلاَ رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ وَمَا أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ (٩١)
ان لوگوں نے کہا کہ اے شعیب آپ کی اکثر باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتی ہیں اور ہم تو آپ کو اپنے در میان کمزور ہی پارہے ہیں کہ اگر اپ کا قبیلہ نہ ہوتا تو ہم آپ کو سنگسار کردیتے اور آپ ہو پر غالب نہیں آسکتے تھے (91)

1_ مدائن کے لوگ، حضرت شعیب (ع) کی بہت سی تعلیمات کو درك کرنے اور سمجھنے سے محروم تھے اوروہ اسك


اعتراف بھی کرتے تھے_
قالوایا شعیب ما نفقہ کیراً مما تقول
2_ مدائن کے لوگوں کی منفعت پرستی ، حرام خواری ، تعصب اور قوم پرستي، حضرت شعیب (ع) کی تعلیمات میں فکر کرنے اور انہیں سمجھنے میں مانع تھیں_
قالوا یا شعیب ما نفقہ کثیراً مما تقول
3_ مدائن کے لوگ، حضرت شعیب (ع) کی بہت سی تعلیمات کوفضول اور بے فائدہ کلام سمجھتے تھے اور اس پر توجہ کرنے کو بھی ضروری نہیں سمجھتے تھے_
ما نفقہ کثیراً مما تقول
(ما نفقہ)کا معنی یعنی آپکی بہت سی باتوں کو ہم نہیں سمجھ پاتے ، ممکن ہے ان کا نہ سمجھنا حقیقت ہو _ یعنی درك و فہم نہیں رکھتے تھے کہ حضرت (ع) کی تعلیمات کو سمجھ سکینمثلا توحید کامسئلہ ہمارے لیے حل ہونے والا نہیں _مالك کا اپنے مال میں تصرف محدود ہے یہ بات قابل فہم نہیں وغیرہ_یا یہ کہ بے ثمر و بے جا اور نا معقول بات ہونے پر کنایہ ہو یعنی تمہاری باتیں اتنی ضعیف و بے اثر ہیں کہ ان میں فکر و تأمل کرنا اور ان کو سمجھنا اور عمل کرنا بے فائدہ ہے _ مذکورہ بالامعنی دوسرے احتمال کی صورت میں حاصل ہوتا ہے_
4_ حضرت شعیب(ع) ، مدائن کے لوگوں کے درمیان یار و مددگار نہ رکھنے کی وجہ سے ضعیف و ناتوان تھے_
و انا لنری ك فینا ضعیف
( فینا ) ( یعنی ہمارے درمیان میں) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مدائن کے لوگ حضرت شعیب (ع) کو ان کے مخالفین کی نسبت سے ضعیف اور ناتوان سمجھتے تھے نہ یہ کہ خود وہ ضعیف و لاغر شخص تھے یعنی مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ (یار و مددگار ) کا نہ رکھنا مراد ہو_
5_ مدائن کے لوگ، حضرت شعیب (ع) کی تعلیمات اور ان کی رسالت کو معاشرہ میں بے اثر خیال کرتے تھے_
قالوا یا شعیب ما نفقہ کثیراً مما تقول و انا لنری ك فینا ضعیف
جملہ ( ما نفقہ ...) کو جملہ ( و انا لنراك ...) کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے ،حقیقت میں یہ حضرت شعیب(ع) کی ناکامی کے خیال پر ا ستدلال ہے _ یعنی مدائن کے لوگ شعیب (ع) کو درك نہیں کرتے تھے بلکہ بے اعتنائي کرتے تھے تا کہ ان کے ہم فکر بن سکتےاور خود حضرت (ع) بھی یہ قدرت اور توانائي نہیں رکھتے تھے تا کہ زور اور ڈنڈے کے ذریعے اپنی فکر کو ان پرتحمیل کرتے اسی وجہ سے ان کے کامیاب ہونے کا کوئي راستہ نہیں تھا_
6_ حضرت شعیب(ع) ، مدائن کے لوگوں کی نگاہ میں سنگسار ہونے کی سزا و مجازات کے مستحق تھے_
و لو لا رہطك لرجمناك
7_ حضرت شعیب (ع) ، شہر مدائن میں گنے چنے ہمنوا رکھتے تھے_
و لو لا رہطك لرجمناك


8_ حضرت شعیب (ع) کے خاندان والوں نے انہیں نہیں چھوڑا بلکہ وہ ان کی حمایت کرتے تھے _
لو لا رہطك لرجمنك
9_ مدائن کے لوگوں کے نزدیك، حضرت شعیب (ع) کا خاندان و قبیلہ، قابل احترام تھا_

لو لا رہطك لرجمنك
(رہط) اس گروہ کو کہتے ہيں جو دس آدميوں سے تجاوز نہ کرے _ اگر اس کے ساتھ رجل جيسے کلمہ کا اضافہ ہوجائے (رہط الرجل ) تو قوم و قبيلہ و خاندان کا معنى ديتا ہے_
10_ حضرت شعيب (ع) کے قبيلہ کا مدائن کے لوگوں ميں احترام اور بزرگي، ان کو سنگسار کرنے کى سزا دينے ميں مانع تھي_
و لو لا رہطك لرجمنك
مدائن کے لوگ اس بات کى وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہيں کہ حضرت شعيب (ع) ان کے درميان ضعيف ہے _ اس سے معلوم ہوتاہے کہ(لو لا رہطك) سے مراد يہ نہيں ہے کہ وہ حضرت کے خاندان سے مقابلہ کرنے کى صلاحيت نہيں رکھتے تھے _ بلکہ بعد والى آيت ميں جملہ ( ما انت علينا بعزيي) و (ارہطى ا عز ...) کے قرينہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ( لو لا رہطك ) سے مراد (لو لا عزة قومك و کرامتہم عندنا ... ) ہے يعنى اگر تمہارے خاندان کى عزت و عظمت نہ ہوتى تو تم کو سزا ديتے_
11_ مدائن کے لوگ، حضرت شعيب (ع) کو شرك اوران کى بے عدالتى کے خلاف جہاد کرنے کى وجہ سے ان کو قابل عزت و احترام نہيں سمجھتے تھے_
و ما ا نت علينا بعزيز
(عزيز) قابل احترام اور بزرگوار ہونے کے معنى ميں ہے اور شکست ناپذير کے معنى ميں بھى آتا ہے_ ليکن آيت شريفہ ميں پہلے معنى ميں آيا ہے_
------------------------------------------------
ادراك :
ادراك سے محروم ہونے والے 1
اہل مدائن :
اہل مدائن اور حضرت شعيب (ع) 6،11;اہل مدائن اور حضرت شعيب (ع) کى تعليمات 1، 2، 3، 5; اہل مدائن اور حضرت شعيب (ع) کى سزا10; اہل مدائن اور حضرت شعيب (ع) کے رشتہ دار 9;اہل مدائن کا اقرار 1;اہل مدائن کا تعصب 2;اہل مدائن کى تاريخ 3، 5;اہل مدائن کى حرام خورى 2; اہل مدائن کى سوچ 3، 4، 5، 6،11;اہل مدائن کى قوم پرستى 2;اہل مدائن کى محروميت 1; اہل مدائن کى منفعت طلبى 2;اہل مدائن کے محروم ہونے کے اسباب 2
تعصب :
تعصب کے آثار 2
حرام خورى :

282
حرام خورى کے آثار 2
دين :
دينى آفات کى پہچان
شعيب (ع) :
حضرت شعيب (ع) اور سزا 6;حضرت شعيب (ع) اور سنگسار ہونا 6;حضرت شعيب (ع) کا احترام 11; حضرت شعيب (ع) کا بے يار و مددگار ہونا 4; حضرت شعيب (ع) کا ضعف 4; حضرت شعيب (ع) کا شرك کے خلاف جہاد 11; حضرت شعيب (ع) کا قصہ 3،4، 7، 9، 10، 11 ; حضرت شعيب (ع) کا گروہ 7;حضرت شعيب (ع) کى سزا ميں موانع 10; حضرت شعيب (ع) کى سنگسارى ميں موانع 10;حضرت شعيب (ع) کے حامى 8;حضرت شعيب (ع) کے رشتہ دار 8;حضرت شعيب (ع) کے رشتہ داروں کا احترام 9، 10; حضرت شعيب (ع) کے رشتہ داروں کى اقليت 7
منفعت طلبى :
منفعت طلبى کے آثار 2

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُم مِّنَ اللّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءكُمْ ظِهْرِيّاً إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ (٩٢)

شعیب نے کہا کہ کیا میرا قبیلہ تمھاری نگاہ میں اللہ سے زیادہ عزیز ہے اور تم نے اللہ کو بالکل پس پشت ڈال دیا ہے جب کہ میرا پروردگار تمھارے اعمال کا خوب احاطہ کئے ہوئے ہے (92)

1_ مدائن کے لوگ، حضرت شعیب (ع) کے زمانے میں اللہ تعالی کو مکمل طور پر فراموش کر چکے تھے اور اسکی عزت و جلالت سے غافل تھے_
أرہطی اعزّ علیکم من اللّہ و اتخذتموہ ورآئکم ظہريّ
(ظہريّ) اسی شے کو کہتے ہیں کہ انسان جس سے پشت کرلے، یہ کنایہ ہے اس شے کے لیے جسکو بھول چکے ہوں اور اسکی پروانہ کی جائے اور (اتخذتموہ ورآء کم ) کا جملہ بتاتا ہے (کہ اللہ تعالی کو تم نے پس پشت ڈال دیا ہے) یہ کنایہ ہے کہ ( تم نے اللہ تعالی کو فراموش کردیا) پس کلمہ (ظہريّاً) حال موکد ہے_
2_ حضرت شعیب (ع) نے اپنی قوم سے چاہا ، کہ اللہ تعالی کی


عزت و عظمت کومدّ نظر رکھ کر اس کے احکام اور دین کو قبول کریں_
أرہطی اعزّ علیکم من اللّہ
(ارہطی اعزّ ...)کا جملہ حضرت شعیب(ع) کے جواب ( لو لا رہطك)کے مقابلہ میں ہے کہا جا سکتا ہے: وہ یہ کہناچاہتے ہیں کہ اگر تم مجھے میرے خاندان کی عزت کی وجہ سے سنگسار نہیں کر رہے ہوتو اللہ تعالی کی عزت و عظمت جو ہر کسی کی عزت و عظمت سے بلند و برتر ہے اسکو کیوں مد نظر نہیں رکھتے ہو اور اس کے غیر کی عبادت کرتے ہو_
3_ حضرت شعیب (ع) نے مدائن کے لوگوں کو اللہ تعالی سے غافل ہونے کی وجہ سے ڈانٹا اور انکی سرزنش کي_
أرہطی ا عزّ علیکم من اللّہ و اتخذتموہ ورآئکم ظہريّ
(ارہطي ... ) کے جملہ میناستفہام ،انکار توبیخی ہے_
4_ اللہ تعالی تمام لوگوں سے عزت منداور وہ اپنے کاموں میں مصمّم اور اپنے ارادوں کو انجام دینے میں سزاوار اور لائق تر ہے_
قال یا قوم أرہطی ا عزّ علیکم من اللّہ
5_ اللہ تعالی سے غفلت اور اسکی عزت و عظمت کو فراموش کرنا، نامناسب اور قابل سرزنش ہے_
و اتخذتموہ ورآء کم ظہريّ
جملہ( اتخذتموہ ...) کا ( رہطی اعزّ ...) کے جملے پر عطف ہے _ لہذا اس جملہ میں استفہام تو بیخی کا بھی لحاظ کیا گیا ہے یعنی "أتخذتموہ "استفہام توبیخی جملہ معطوف علیہ پر بھی آئے گا_
6_ اللہ تعالی انسانوں کے اعمال پر پوری نگاہ کیئے ہوئے ہے اور تمام جوانب سے ان کے کردار سے آگاہ ہے_
ان ربّی بما تعملون محیط
7_ انسانوں کے اعمال و کردار، اللہ تعالی کی مشیت وارادہ سے خارج نہیں ہیں_
ان ربّی بما تعملون محیط
8_ حضرت شعیب(ع) ، نے مدائن کے لوگوں کی کفر آمیز رفتار پر اللہ تعالی کی عظمت و قدرت کو بیان کر کے ان دھمکیونکی پروا نہیں کي_
لو لا رہطك لرجمناك ... ان ربّی بما تعملون محیط
چنانچہ ممکن ہے کہ اللہ تعالی کی اعمال پر قدرت سے مراد اسکی اعمال پر حاکمیت وغلبہ ہو اور حضرت شعیب (ع) کا ( ان اللّہ ...) کی جگہ پر ( ان ربّی ... )کہنے کا مقصد یہ کہ تمہارے اعمال پر اللہ قدرت رکھتا ہے اور وہی میرا پالنے والے اور میرا مدبّر ہے لہذا وہ تمھیں اجازت نہیں دے گا کہ تم مجھ پر غلبہ کرو _ اگر بالفرض تم نے غلبہ بھی کرلیا تو اسمیں میری تربیت کا پہلوہو گا_ اسی وجہ سے تمہارے ڈرانے کی مجھے کوئي پروا نہیں ہے_


9_ حضرت شعیب (ع) نے مدائن کے لوگوں کو اللہ تعالی کے حساب و کتاب اور اسکی سزاؤں سے ڈرایا _
ان ربّی بما تعملون محیط

الله تعالی کا لوگوں کے اعمال و کردار پر قدرت رکھنے سے مراد، اگر چہ ان کے اعمال سے آگاہ ہونا ہو _ جملہ (ان ربّی ...) کنایة ہے کہ الله تعالی حساب و کتاب لینے اور سزا دینے والا ہے_
10_ حضرت شعیب (ع) نے مدائن کے لوگوں کے نابجا اور نا مناسب باتوں کا یہ جواب دیا کہ الله تعالی تمہارے اعمال و رفتار پر قدرت رکھتا ہے اور وہ بہت عزت و جلال والا ہے اسوجہ سے تمھیں اس کے حضور سرتسلیم خم ہونا چاہیے_
و إنا لنرى ك فينا ضعيفاً ... قال يا قوم أرهطى ا عزّ عليكم من اللّه ... ان ربّى بما تعملون محيط
------------------------------------------------
اسماء و صفات :
محیط 6
اطاعت :
الله تعالی کی اطاعت 4
الله تعالی :
الله تعالی کا احاطہ 10; الله تعالی کا علمی احاطہ 6; الله تعالی کی خصوصیات 4;الله تعالی کی عزت 2، 4، 10; الله تعالی کی مشیت کی حاکمیت 7; الله تعالی کے ارادے کی حاکمیت 7
انسان :
انسانوں کا عمل 7
اہل مدائن :
اہل مدائن اور الله تعالی کی عزت و عظمت 1; اہل مدائن اور دین 2;اہل مدائن کو جواب 10; اہل مدائن کو خبردار کرنا 9;اہل مدائن کو دعوت 2; اہل مدائن کا ڈرانا 8; اہل مدائن کی بیہودہ کلام 10; اہل مدائن کی سرزنش 3;اہل مدائن کی غفلت 1، 3
تذکر :
الله تعالی کی سزا ؤنکا تذکر 9;الله تعالی کے حساب و کتاب کا تذکر 9
جبر و اختیار :7
ذکر :
الله کے ذکر کی اہمیت 4
شعیب (ع) :
حضرت شعیب(ع) اور الله کی حاکمیت 8; حضرت شعیب (ع) اور اہل مدائن 8، 10;حضرت شعیب (ع) کا احتجاج 10; حضرت شعیب (ع) کا قصہ 2، 3، 8، 9; حضرت شعیب (ع) کا متوجہ و خبردار کرنا 9;حضرت شعیب (ع) کی تبلیغ 2;حضرت شعیب (ع) کی سرزنش



3;حضرت شعیب (ع) کی فکر 8
غافل ہونے والے :
الله تعالی سے غافل ہونے والے 1، 3
غفلت :
الله تعالی سے غفلت کا ناپسند یدہ ہونا 5;الله تعالی کی عظمت سے غافل ہونا5

وَيَا قَوْمِ اعْمَلُواْ عَلَى مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ وَارْتَقِبُواْ إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ (٩٣)
اور اے قوم تم اپنی جگہ پر اپنا کام کرو میں اپنا کام کررہا ہوں عنقریب جان لوگے کہ کس کے پاس عذاب آکر اسے رسوا کردیتا ہے اور کون جھوٹا ہے اور انتظار کرو کہ میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں (93)

1_ حضرت شعیب (ع) نے کفر اختیار کرنے والے لجوج لوگوں کو ڈراتے اور خبردار کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے غلط نظریات پر قائم رہیں جیسے پہلے وہ قائم تھے_
و يا قوم اعملوا على مكانتكم

2_ حضرت شعیب(ع) ، مدائن کے لوگوں سے ایمان نہ لانے پر نااميد اور مایوس ہوچکے تھے_
اعملوا علیی مکانتکم ... سوف تعلمون ... و ارتقبو
جو کچھ کرسکتے ہو اس میں کمی نہ کرو ، اپنے غلط نظریات پر قائم رہو ، عنقریب جان لوگے ، انتظار کرو ، یہ ایسے جملات ہیں کہ جہنیں انسان نااُمیدی اور مایوسی کے وقت ان کو ذکر کرتا ہے اور (ارتقاب) (ارتقبوا) کا مصدر ہے_ جسکا معنی انتظار کرنا ہے_
3_ حضرت شعیب (ع) اپنے نظریات ( رسالت الہی کو پہنچانا ، اور شرك و فساد سے جہاد کرنا) پر قائم رہنے کے پابند تھے_
انی عامل ...
4_ حضرت شعیب(ع) نے اپنی قوم کے کفار کو ذلیل و خوار کرنے والے عذاب سے ڈرایا _
سوف تعلمون من یأتیہ عذاب یخزیہ ... و ارتقبوا ...
5_ مدائن کے لوگوں نے حضرت شعیب (ع) پر اپنی نبوت و


رسالت کے دعوے میں جھوٹے ہونے کی تہمت لگائي _
سوف تعلمون ... من ہو کاذب
6_ حضرت شعیب(ع) ، لوگوں پر اتمام حجت کرنے کے بعد، ان کے لجوج ہوے کی وجہ سے انکے برے انجام کا انتظار کرنے لگے_
و ارتقبوا انّی معکم رقیب
آیت شریفہ میں (رقیب) کا منی منتظر ہونا ہے_
------------------------------------------------
اہل مدائن :
اہل مدائن پر اتمام حجت 6; اہل مدائن کا براانجام 6; اہل مدائن کو ڈرانا 1، 4; اہل مدائن کی تاریخ 2; اہل مدائن کی تہمتیں 5;اہل مدائن کی لجاجت 6; اہل مدائن کے ایمان لانے سے نااُمیدی 2
شعیب (ع) :
حضرت شعیب (ع) اور اہل مدائن 1; حضرت شعیب(ع) پر جھوٹ بولنے کی تہمت 5; حضرت شعیب (ع) کا ڈرانا 1، 4;حضرت شعیب (ع) کا شرك کے خلاف جہاد 3;حضرت شعیب (ع) کا قصہ 1، 2، 4، 5، 6;حضرت شعیب (ع) کی اتمام حجت 6; حضرت شعیب (ع) کی استقامت 3; حضرت شعیب (ع) کی امیدیں 1;حضرت شعیب (ع) کی ذمہ داری 3; حضرت شعیب (ع) کی نااُمیدی 2;حضرت شعیب (ع) کے انتظار 6
عذاب :
خوار و ذلیل کرنے والاعذاب 4;عذاب سے ڈرانا 4; عذاب کے مراتب 4

وَلَمَّا جَاء أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْباً وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مَّنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُواْ الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُواْ فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ (٩٤)
اور جب ہمارا حك (عذاب ) آگیا تو ہم نے شعیب اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی رحمت سے بچالیا اور ظلم کرنے والوں کو ایك چنگھاڑنے پکڑلیا تو وہ اپنے دیار ہی میں الٹ پلٹ ہوگئے (94)

1_ اللہ تعالی نے مدائن کے لوگوں کو کفر و شرك پر اصرار اور حضرت شعیب (ع) کی تعلیمات کو قبول نہ کرنے پر سخت


عذاب میں گرفتار کیا _
و لما جاء أمرن
(امر ) سے مراد قوم شعیب (ع) پر نازل شدہ عذاب مراد ہے_ اور ( نا) جو ضمیر متکلم ہے_ اسکی طرف اضافہ کرنا بزرگی عذاب کو بتاتا ہے _

2_ کائنات میں حکم الہی بغیر کسی کمی و زیادتی کے متحقق ہوتا ہے_
و لما جاء ا مرن
عذاب کو ( امر) سے تعبیر کرنا جو ( فرمان) کے معنی میں ہے اس نکتہ کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جس کے تحقق کے بارے میں اللہ تعالی حکم دیتا ہے وہ بغیر کسی کمی و زیادتی کے انجام پذیر ہوتا ہے _ یعنی جو فعل انجام پایاہے وہی فرمان ہے_
3_ مدائن کے کچھ لوگوں نے اللہ تعالی کی توحید کو قبول کیا اور حضرت شعیب (ع) کی رسالت پر ایمان لائے_
نجّینا شعیباً و الذین ء امنوا معہ
4_ اللہ تعالی نے حضرت شعیب (ع) اور ان کے ماننے والوں کو اہل مدائن پر نازل شدہ عذاب سے بچالیا_
و لما جاء أمرنا نجینا شعیباً و الذین ء امنوا معہ
5_حضرت شعیب (ع) اور ان کے پیروکاروں کو نازل شدہ دنیاوی عذاب سے بچالینا، یہ رحمت الہی کا ان پر جلوہ تھا_
نجینا شعیباً و الذین ء امنوا معہ برحمة منّ
6_ رحمت الہی کے لائق، اہل ایمان ہیں_
نجینا شعیباً و الذین ء امنوا معہ برحمة منّ
7_ قوم شعیب (ع) کے کفار،ایك خوفناك آواز سے ہلاك ہوئے_
و أخذت الذین ظلموا الصیحة
8_ قوم شعیب کے لوگ ،ظلم و ستم کرنے والے تھے_
و اخذت الذین ظلموا الصیحة
(الذین ظلموا) سے مراد قوم شعیب کے لوگ ہیں جنہوں نے شرك پرستی اور حضرت شعیب (ع) کی رسالت سے انکار کیا اور کم تولانیز لین دین میں بے عدالتی سے کام لینے پر اصرار کیا_مذکورہ بالا معنی میں ستم کرنے والوں سے ان کو یاد کیا گیا ہے جو مذکورہ وجوہات کی بناء پر تھا_
9_ شرك، انبیاء (ع) کی رسالت سے انکار ، اور لین دین میں عدل و انصاف کا لحاظ نہ کرنا، ظلم و ستمگری ہے_
و أخذت الذین ظلموا الصیحة
10_ظالم، مشرکین اور وہ جو لین دین میں کم تولتے اور عدل و انصاف نہیں کرتے، دنیا کے عذاب (عذاب استیصال) میں گرفتار ہونے والے ہیں_
و أخذت الذین ظلموا الصیحة
11_ قوم شعیب کے کفار، عذاب الہی کی وجہ سے زمین پر


گرپڑے اور ہلاك ہوگئے_
فأصبحوا فی دیارہم جاثمین
(جثوم) (جاثمین) کا مصدر ہے جسکا معنی زمین سے چپك جانا اور حرکت نہ کرنا ہے_ بعض نے سینہ کے بل زمین پر گرنے کا معنی لیا ہے(لسان العرب )
12_ اس چنج اور خوفناك آواز کہ جس نے مدائن کے لوگوں کو گھیراتھا اس نے ان سے گھر سے باہر آنے کی طاقت کو سلب کرلیا_
و ا خذت الذین ظلموا الصیحة فأصبحوا فی دی ارہم جاثمین
(فی دیارہم)( جاثمین ) کے متعلق ہے اور اس پر دلالت کرتا ہے کہ قوم شعیب اپنے گھروں میں ہلاك ہوگئے _ یہ اس بات کو بتاتا ہے کہ وہ خطرناك آواز اتنی سخت تھی کی مدائن کے لوگ اس کے سننے کے بعد گھر سے نہ نکل سکے _ کیونکہ ایسے موارد میں انسان گھر سے باہر نکل جاتا ہے_
13_ قوم شعیب کے کفار، رات کو عذاب میں گرفتار ہوئے اور صبح ہوتے ہی ہلاك ہوگئے_
فأصبحوا فی دیارہم جاثمین
(اصبحوا) کا معنی ممکن ہے (دخلوا فی الصباح) یعنی صبح میں داخل ہونا ہواور ممکن ہے (صاروا)وہ ہوگئے کے معنی میں ہو_ پہلے معنی کی صورت میں "فاصبحوا" کا معنی یہ ہوگا کہ قوم شعیب کی ہلاکت صبح کے وقت ہوئي ، او ( فأصبحوا)

كے فأ كے قرينہ سےمعلوم ہوتا ہے كہ عذاب (يعنى مہيب آواز) رات كو واقع ہوا_
-------------------------------------------------
اقتصاد:
اقتصادى خلاف ورزيوں كاظلم 9; اقتصادى خلاف ورزى كرنے والوں كا عذاب 10
انبياء (ع) :
انبياء (ع) كو جھٹلانے كاظلم 9
اہل مدائن :
اہل مدائن كاشرك پر اصرار 1; اہل مدائن كاظلم 8; اہل مدائن كا عذاب 1، 7; اہل مدائن كى تاريخ 7، 11، 12، 13;اہل مدائن كى لجاجت 1; اہل مدائن كى معاشرتى گروہ بندى 3;اہل مدائن كى ہلاكت كا وقت 13;اہل مدائن كے عذاب كا وقت 13; اہل مدائن كے عذاب كى خصوصيات 11، 12;اہل مدائن كے موحدين 3;اہل مدائن كے ہلاك ہونے كى كيفيت 11، 12
اللہ تعالى :
اوامر الہى كا حتمى ہونا2; اللہ تعالى كا نجات دينا 4; اللہ تعالى كى رحمت كى نشانياں 5; اللہ تعالى كے عذاب 1
رحمت :
رحمت كے حق دار 6
شرك :
شرك كاظلم 9; شرك كى سزا 1


شعيب (ع) :
حضرت شعيب (ع) كا قصہ 4;حضرت شعيب (ع) كى نجات 4، 5;حضرت شعيب (ع) كے پيروكاروں كى نجات 4،5;
حضرت شعيب (ع) كے مومنين 3
ظالمين :
ظالموں پر دنيا ميں عذاب 10;ظالموں پر عذاب استيصال 10
ظلم :
ظلم كے موارد 9
عذاب :
آسمانى صيحہ سے عذاب 7، 12;اہل عذاب 10;رات ميں عذاب 13;عذاب استيصال سے نجات 5;عذاب سے نجات 4; عذاب كاذريعہ 7;عذاب كے اسباب 1; عذاب كے مراتب 1
مومنين :
مؤمنين كے فضائل 6
مشركين :
مشركين پر دنياوى عذاب 10;مشركين پر عذاب استيصال 10
ناپ تول ميں كمى كرنا :
ناپ تول ميں كمى كرنے كا عذاب 10
ہلاكت :
صبح كے وقت ميں ہلاك ہونا 13

كَأَن لَّمْ يَغْنَوْاْ فِيهَا أَلاَ بُعْداً لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ (٩٥)
جیسے کبھی یہاں بسے ہی نہیں تھے اور آگاہ ہوجائو کہ قوم مدین کے لئے ویسے ہی ہلاکت ہے جیسے قوم ثمود ہلاك ہوگئي تھی (95)

1_ مدائن کے لوگوں پر نازل ہونے والے عذاب نے ان کی نابود ی کے ساتھ ساتھ ان کے دیار میں ان کی زندگی کے آثار بھی مٹا دیئے _
كأن لم يغنوا فيہ
( غنی ) ( لم یغنوا ) کا مصدر ہے جسکا معني رہنا اور سکونت اختیار کرنا ہے _ ( فیہ ) کی ضمیر پہلی والی آیت میں لفظ دیار کی طرف پلٹ رہی ہے _اور جملہ ( كأن لم یغنوا فیہا ) کا معنی یہ ہوگا _ کہ گویا قوم شعیب نے اپنے دیار مینسکونت اختیارنہیں کی تھی _ یہ کنایہ ہے کہ ان کا دیار نابود اور ان کی زندگی کے آثار مٹ گئے _


2_ مدائن کے لوگ، ہلاکت اور رحمت الہی سے دوری کے مستحق تھے _
ألا بُعداً لمدين
مذکورہ معنی کی وضاحت کے لیے اسی سورہ کی آیت 60 میں شمارہ 5 کی طرف رجوع کیا جائے _
3_ شرک ، ظلم ، ناپ تومیں کمی اور لین دین میں بے عدالتی و نا انصاف کرنا ، رحمت الہی سے دوری اور ہلاکت کے اسباب ہیں_
و إلى مدين ا خاہم شعيباً ... ألا بُعداً لمدين
4_ قوم ثمود، رحمت الہی سے محروم ہوئے اور اللہ تعالی کے عذابوں سے ہلاک ہوئے _
كما بعدت ثمود
5_ اہل مدائن ( قوم شعیب ) کی عاقبت کا انجام ثمودیان ( قوم صالح ) کی طرح ہوا _
ألا بُعداً لمدين كما بعدت ثمود
(أَلَا بُعداً ... ) کے جملے میں جو تشبیہ ہے وہ مدائن کے لوگوں کی قوم ثمود کی طرح ہلاکت بیان کرنے کے علاوہ آیت شریفہ 89 مینبیان شدہ حضرت شعیب(ع) کی کلام پر بھی ناظر ہے کہ انہوں نے اپنے لوگوں کو گذشتہ اقوام کی عاقبت میں گرفتار ہونے سے خبردار کیا تھا وہ یہی قوم صالح (ثمودیان ) تھي_
------------------------------------------------
اقتصاد :
اقتصادی خلاف ورزیوں کے آثار 3
اہل مدائن :
اہل مدائن کی تاریخ 1; اہل مدائن کی عاقبت 5; اہل مدائن کی محرومیت 2; اہل مدائن کی ہلاکت 1،2;اہل مدائن کے عذاب کی خصوصیات 1
رحمت :
رحمت سے محروم ہونے والے 2، 4;رحمت سے محروم ہونے کے اسباب 3
شرك :
شرك کے آثار 3
قوم ثمود :
قوم ثمود کا انجام 5;قوم ثمود کا عذاب 4; قوم ثمود کی تاریخ 4;قوم ثمود کی محرومیت 4; قوم ثمود کی ہلاکت 4
ناپ تول میں کمی :
ناپ تول میں کمی کے آثار 3
ہلاکت :

291

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (٩٦)
اور ہم نے موسی کو اپنی نشانیوں اور روشن دلیل کے ساتھ بھیجا(96)

1_ حضرت موسی (ع) ،انبیاء الہی میں سے تھے_
و لقد أرسلنا موسی
2_ حضرت موسي(ع) اپنی الہی رسالت پر عظیم اورفراواں معجزات رکھتے تھے _
و لقد أرسلنا موسی با یاتن
مذکورہ آیت شریفہ میں آیات ( نشانیاں ) سے مراد، معجزات ہیں اور جمع کے صیغے سے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ معجزات فراواں اور کثرت کے ساتھ تھے اور متکلم کی ضمیر ( نا )کی طرف اضافہ کا مقصد ان معجزات کی بزرگی و عظمت کو بیان کرنا ہے _
3_ حضرت موسی (ع) ، اپنی الہی رسالت پر حجت اورر وشن و واضح دلیل رکھتے تھے _
و لقد أرسلنا موسی بایتنا و سلطان مبین
( سلطان ) حجت اور برہان کے معنی میں ہے_ (مبین ) روشن اور روشن کرنے والے کے معنی میں ہے _ لازم اور متعدی دونوں میں استعمال ہوتا ہے _
4_ فرعونیوں پر موسی (ع) کا غلبہ اور ان کو مغلوب بنانا، اللہ کی طرف سے مقرر شدہ امر تھا _
و لقد ارسلنا موسی بایاتنا وسلطان مبین
مذکورہ معنی میں ( سلطان ) سے مراد ظاہری تسلط اور غلبہ لیا گیا ہے _
5_ اللہ تعالی نے حضرت موسی (ع) کی رسالت کے آغازمیں ہی اپنی نشانی اور معجزہ سے نوازا، نہ کہ لوگوں کے تقاضا اور درخواست کرنے کے بعد عطا کیا _
و لقد أرسلنا موسی با یاتنا و سلطان مبین
(بأیاتنا) میں بامصاحبت اور ہمراہی کے معنی میں ہے _ لہذا ( لقد ارسلنا ...) جملہ کا معنی یہ ہے کہ حضرت موسی (ع) مبعوث ہونے کے وقت سے آیات و معجزات رکھتے تھے برخلاف گذشتہ انبیاء کہ ان کو معجزات لوگوں کے تقاضے پر عطا کیے جاتے تھے _

292

------------------------------------------------

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی بخشش 5; اللہ تعالی کے مقدّرات 4
اللہ ے رسول : 1
فرعوني:
فرعونیوں کی شکست 4
موسی (ع) :
حضرت موسی (ع) کا معجزہ 5; حضرت موسی (ع) کی کامیابی 4;حضرت موسی (ع) کی نبوت 1;حضرت موسی (ع) کی نبوت کے دلائل 2،3; حضرت موسی (ع) کی نشانیاں 3;حضرت موسی (ع) کے غلبے کا سبب 4;حضرت موسی (ع) کے فضائل 5;حضرت موسی (ع) کے معجزات کی کثرت 2

إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُواْ أَمْرَ فِرْعَوْنَ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ (٩٧)
فرعون اور اس کی قوم کی طرف تو لوگوں نے فرعون کے حکم کا اتباع کرلیا جب کہ فرعون کا حکم عقل و ہوش والا نہیں

تھا (97)

1_ الله تعالی نے حضرت موسی (ع) کو فرعون اور اس کے دربار کے بزرگوں کی ہدایت کے لیے انکی طرف بھیجا _
و لقد أرسلنا موسی ... الی فرعون و ملایہ _
2_ فرعون اور اسکی قوم، حضرت موسی (ع) کی رسالت کے دائرہ کار میں تھی _
و لقد ارسلنا موسی ... الی فرعون و ملایہ
( ملایہ ) کا معنی گروہ ، جمعیت اور اشراف و بزرگان قوم کے معنی میں بھی آتا ہے _ پس جملہ (ارسلنا موسی ... الی فرعون و ملایہ ) کا معنی یہ ہوا کہ فرعون کی قوم اور جو اس سے وابستہ لوگ تھے حضرت موسی (ع) کی رسالت کی حدود میں تھے _ جب فرعون اور اسکی قوم اور اس کے درباری رسالت موسی (ع) کی حدود میں تھے یعنی ان کی قوم شمار ہوتے تھے _
3_ فرعون، اسکی قوم اور اس کے درباری امراء نے حضرت موسی (ع) کی رسالت کو قبول نہیں کیا _
فاتبعوا أمر فرعون
(فاتبعوا امر فرعون )حضرت موسی (ع) کے رسول ہونے بعد فرعون کے حکم کی پیروی کرنے، ( ارسلنا موسی )کا مطلب یہ ہےکہ فرعون کی قوم اور اسکے دربار کے اشراف نے حضرت موسی (ع) کی رسالت کی مخالفت کی _



4_ فرعون کی قوم اور اس کے درباری اس کے حکم پر حضرت موسی (ع) کی رسالت کی مخالفت پر اتر آئے ، "فاتبعوا امر فرعون" (انہوں نے فرعون کے حکم کی پیروی کی )یہ جملہ قوم فرعون کی مخالفت کو بیان کرتاہے_کہ رسالت حضرت موسی (ع) کی مخالفت فرعون کے حکم سے ہوئي تھی _
5_ فرعون کے احکامات، لوگوں کے لیے ہرگز ہدایت کرنے اور ان کو صحیح راستہ دکھانے والے نہیں تھے_
و ما امر فرعون برشید
( رشید) کا معنی درست اور صحیح ہونے کا ہے _ کبھی ( مرشد ) صحیح راہنمائي کے معنی میں بھی آتا ہے _
6_ حضرت موسی (ع) کے پیغامات اور رسالت، لوگوں کو صحیح راستہ دکھانے اور ہدایت کی راہ بتانے والی تھي_
أرسلنا موسی ... الی فرعون و ملایہ فاتبعوا امر فرعون و ما امر فرعون برشید
7_ گمراہ اور فساد رہبر، اپنی امت کی گمراہی اورضلالت کا موجب ہوتے ہیں _
فاتبعوا امر فرعون و ما امر فرعون برشید

------------------------------------------------

اشراف فرعون:
اشراف فرعون اور موسی (ع) 3; اشراف فرعون کی ہدایت1
اطاعت :
فرعون کی اطاعت 4
رہبر:
رہبروں کی ضلالت 7; گمراہ رہبروں کا کردار 7
فرعون :
فرعون اور موسی (ع) 3; فرعون کا گمراہ کرنا5; فرعون کی ہدایت 1;فرعون کے اوامر 4، 5
فرعوني:
فرعونی اور حضرت موسی (ع) 3
گمراہی :
گمراہی کے عوامل 7
معاشرہ :
معاشرہ کے مضرات کی شناخت 5
موسی (ع) :

حضرت موسی (ع) اور فرعون 2; حضرت موسی (ع) اور فرعوني2;حضرت موسی (ع) کا قصہ 3;حضرت موسي(ع) کو جھٹلانے والے 3، 4;حضرت موسی (ع) کی تعلیمات کی خصوصیات 6; حضرت موسی (ع) کی رسالت 1; حضرت موسی (ع) کی رسالت کی حدود 2; حضرت موسی (ع) کی ہدایت کرنا 1،6

294

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ (۹۸)

وہ روز قیامت اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا اور انھیں جہنم میں وارد کردے گا جو بدترین وارد ہونے کی جگہ ہے (98)

1_ فرعون، قیامت کے دن اپنے پیروکاروں کے آگے آگے جہنم میں داخل ہوگا _

یقدم قومہ یوم القیامة فأوردہم النار

(قدوم ) یقدم کا مصدر ہے _ اسکا معنی آگے آگے چلنا اور سبقت کرنے کا ہے_

2_ فرعون، قیامت کے دن اپنے پیروکاروں کو جہنم کی آگ میں لے جائے گا _

فأوردہم النار

(اورد ) کا فعل ماضی لانا جبکہ آئندہ کے بارے میں خبردی جارہی ہے یہ بتاتا ہے کہ جہنم کی آگ میں ان کا داخل ہونا حتمی ہے _

3_ فرعونیوں کا فرعون کی قیادت میں جہنم کی طرف جانا، دنیا میں اس کے غلط کاموں کا نتیجہ ہے _

و ما أمر فرعون برشید ، یقدم قومہ یوم القیامة فأوردہم النّار

(یقدم قومہ ...) کا جملہ (و ما امر فرعون برشید) کے جملے کی تفسیر ہے _ یہ فرعون کی پیروي کرنے والوں کے برے انجام کو بتارہا ہے_

4_ قیامت میں لوگوں کے وہی رہبر ہوں گے جو دنیا میں ان کے رہبر تھے _

فاتبعوا أمر فوعون ... یقدم قومہ یو القیامة

( یقدم قومہ ) کا جملہ یہ بتاتا ہے کہ دنیا میں جس نے جس کسی کی اتباع کی ہے ( فاتبعوا امر فرعون) آخرت میں بھی اسی کی قیادت میں رہے گا_

5_بشری معاشرے کے رہبر، ان کی اُخروی سعادت و شقاوت میں کافی مؤثر ہیں _

فاتبعوا أمر فرعون ... یقدم قومہ یوم القیامة فأوردہم النار

6_ وہ قوانین اور اصول جو ہدایت کرنے اور بزرگی عطا کرنے والے ہیں وہی انسان کے لیے اخروی سعادت کا ذخیرہ اور دوزخ کی آگ سے نجات ك

295

ذریعہ ہیں _

و ما أمر فرعون برشید یقدم قومہ یو م القیامة فأوردہم النار

7_ رسل الہی کی پیروی نہ کرنے کا انجام، دوزخ کی آگ ہے _

و لقد أرسلنا موسی ... الی فرعون و ملایہ فاتبعوا امر فرعون ... و بئس الورد المورود

8_ دوزخ کی آگ بدقسمتی کا نتیجہ اور بری جگہ ہے _

و بئس الورد المورود

( الورد )کا معنی نصیب اور قسمت ہے _ اور یہ بئس کا فاعل ہے _ ( ال) جو اس پر ہے جنس کا ہے (المورد ) وہ شے جسمیں داخل ہوتے ہیں یہ مذمت کے ساتھ مخصوص ہے _ اس پر (ال) عہد ذکری ہے _ جو دوزخ کی آگ کی طرف اشارہ ہے تو اس صورت میں ( بئس الورد المورود) کا معنی یوں ہوگا _ وہ بد نصیب اور بدقسمت لوگ ہیں جو جہنم کی آگ میں جائینگے _

------------------------------------------------

اطاعت :

فرعون کی اطاعت کرنے کا انجام 3

جہنم :
جہنم سے نجات کی اہميت 6;جہنم کی آگ 7،8; جہنم کی بدبختی 8;جہنم ميں پہلے جانے والے 1; جہنم ميں جانے کے اسباب 7
جہنمی افراد : 1،2،3
رہبر:
دنيا کے رہبر 4; قيامت ميں رہبر 4
رہبري:
رہبری کے کردار کی اہميت 5
سعادت :
سعادت اخروی کی اہميت 5;سعادت اخروی کے اسباب 5
شقاوت :
شقاوت اخروی کے اسباب5
فرعون:
فرعون اور فرعونی لوگ 2;فرعون کا آگے آگے ہونا 1،3 ; فرعون کا جہنم ميں جانا 1; فرعون کا مؤثر ہونا 2 فرعون قيامت کے دن 1;فرعون کی گمراہی کی علامات 3
فرعونی افراد:
جہنم ميں فرعونيوں کا ہونا 1، 2، 3; فرعونی قيامت کے دن 10
قانون:
خوشبختی کے قانون کا ملاك 6
نافرمانی :
انبياء (ع) کی نافرمانی کا انجام 7

296

وَأُتْبِعُواْ فِي هَـذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ (٩٩)
ان لوگوں کے پيچھے اس دنيا ميں بھی لعنت لگادی گئي ہے اور روز قيامت بھی يہ بدترين عطيہ ہے جو انھيں ديا جائے گا (99)

1_ فرعون اور اسکے پيروکار، دنيا اور آخرت ميں لعنت الہی ميں گرفتار اور رحمت الہی سے دور ہيں_
و اُتبعوا فی ہذہ لعنة و يوم القيامة
(اتبعوا) کی ضمير فرعون اور اسکی قوم کی طرف پلٹتی ہے _ (اتباع) (اتبعوا ) کا مصدر ہے جو ساتھ ملانے يا پيچھے بھيجنا کے معنی ميں آتا ہے _لہذا ( و اتبعوا ...) کا معنی يوں ہوگا _ يعنی فرعون اور اسکی قوم دنيا اور آخرت ميں لعنت الہی کو اپنے ساتھ ساتھ پائيں گے _
2_ انبياء (ع) کی رسالت کو قبول نہ کرنا، دنيا و آخرت ميں لعنت الہی ميں گرفتار ہونے اور دنيا و آخرت ميں رحمت الہی سے دور ہونے کا سبب ہے _
و لقد أرسلنا موسی ... و أتبعوا فی ہذہ لعنة و يوم القيامة
3_ لعنت الہی اور رحمت الہی سے دور ہونا برا انعام اور بدترين سزا ہے _
بئس الرفد المرفود
(الرفد ) کا معنی عطيہ و انعام ہے اور (بئس) کا فاعل ہے _ اور اس پر الف و لام جنس کا ہے _ (المرفود) سے مراد برا انعام و عطيہ ہے _ اس ميں (ال) عہد ذکری ہے اور لعنت اور رحمت خدا سے دوری کی طرف اشارہ ہے_لہذا (بئس الرفد المرفود ) کا معنی يوں ہوگا _ يہ انعام (جو لعنت الہی ہے ) يہ برا انعام و عطيہ ہے _
4_ دنيا ميں فرعونيوں کو جو انعام ملا وہ برا انعام اور آخرت ميں جو سزا ملے گی وہ بدترين سزا ہوگی _

و أتبعوا فی ہذه لعنة و یوم القیامة الرفد المرفود
آیت شریفہ میں سزا و برے انجام کو تمسخر کے طور پر (رفد ) ( یعنی انعام و عطیہ ) سے یاد کیا گیا ہے_


----------------------------------------------
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی لعنت 3; اللہ تعالی کیلعنت کے اسباب 2
انبیاء (ع) :
انبیاء کی تکذیب کے آثار 2
رحمت :
آخرت میں رحمت الہی سے محروم ہونا 2; رحمت الہی سے دنیا میں محروم ہونا 2;رحمت الہی سے محروم لوگ 1; رحمت الہی سے محروم ہونا 3
عطایا:
برے انعامات 3،4
فرعون :
فرعون پر لعنت 1; فرعون کا محروم ہونا 1
فرعونی لوگ:
فرعونیوں کی آخرت کی سزا 4;فرعونیوں پر لعنت 1; فرعونیوں کی دنیا میں سزا 4; فرعونیوں کی محرومیت 1
لعنت:
لعنت کے مستحق 1

ذَلِكَ مِنْ أَنبَاء الْقُرَى نَقُصُّهُ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَحَصِيدٌ (۱۰۰)
یہ چند بستیوں کی خبریں ہیں جو ہم آپ سے بیان کررہے ہیں _ ان میں سے بعض باقی رہ گئي ہیں اور بعض کٹ پٹ کر برابر ہوگئي ہیں (100)

1_ قوم فرعون ، نوح(ع) ، ہود(ع) ، صالح(ع) ، لوط(ع) ، اور شعیب (ع) کے واقعات، تاریخ بشری کے اہم واقعات ہیں _
ذلك من أنباء القری
(انباء)جمع نبأ ہے اور نبأ جیسے مفردات راغب میں ذکر ہوا ہے کہ اس خبر کو کہتے ہیں جسکا بہت بڑا فائدہ ہو" قری " ( قریہ ) کی جمع ہے بستیونکو کہا جاتا ہے _
2_ اللہ تعالی آنحضرت (ص) کو ہلاك ہونے والی اقوام کے واقعات اور عذاب سے تباہ شدہ بستیوں کے بعض حالات سے آگاہ فرماتا تھا _
ذلك من انباء القری ...نقصہ علیك
3_ کچھ بستیاں جن پر عذاب آیا تھا نابود و مٹ چکی تھیں ، لیکن کچھ بستیوں کے آثار آنحضرت(ص) کے زمانے


میں باقی تھے _
ذلك من أنباء القری ... منہا قائم و حصید
(قائم) کا معنی کھڑا اور استوار ہونااور( حصید) کاٹی ہوئي جو و گندم ) ہے آیت شریفہ میں ویران نہ ہونے والی بستیوں کو اس زراعت کےمشابہ قرار دیا گیا ہے جو اپنے تنے پر قائم ہواور بتاہ شدہ بستیوں کو کاٹي ہوئي کھیتی کے ساتھ تشبیہ دی گئي ہے _
4_ بعض گذشتہ اقوام پر عذاب کا نزول سب افراد کو شامل نہیں تھابلکہ ان کی کچھ نسل باقی رہ گئي تھی _
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ ( منہا ) سے مرادمن اہلہا ہولہذا( منہا قائم ... ) سے مراد یہہے کہ بعض اقوام جو

عذاب الہی میں گرفتار ہوئي تھیں ان ( آنحضرت (ص) ) کے زمانہ میں ابھی موجودہیں _اور باقی اقوام کلی طور پر نابود ہوچکی تھینان میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا_

5_ بعض گذشتہ اقوام، عذاب الہی کے نازل ہونے کی وجہ سے بالکل مٹ گئیں اور ان کی کوئي نسل باقی نہیں رہی _
منہا ...حصيد

6_ قرآن مجید، تاریخ بشر اور گذشتہ اقوام کے انجام سے آگاہی کا مرکز ہے _
ذلك من اؤنباء القرى نقصہ عليك منہا قائم و حصيد

---


آنحضرت(ص) :
آنحضرت (ص) اور گذری ہوئي اقوام کا انجام 2; آنحضرت (ص) اور گذری ہوئي اقوام کی ہلاکت 2
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی خبریں 2
اہل مدائن :
اہل مدائن کی تاریخ 1
تاریخ :
تاریخ کے اہم ترین واقعات 1;تاریخ کے منابع 6
شناخت :
منابع کی شناخت 6
عذاب:
اہل عذاب کا مٹ جانا 5;اہل عذاب کی نسل 5 اہل عذاب کی نسل کی بقاء 4;عذاب شدہ شہروں کا باقی رہنا 3; عذاب شدہ شہروں کی نابودی 3
فرعونی لوگ:
فرعونیوں کی تاریخ1
قرآن :
قرآن مجید کا کردار 6
قوم ثمود :
قوم ثمود کی تاریخ 1
قوم لوط:
قوم لوط کی تاریخ 1





قوم نوح :
قوم نوح کی تاریخ 1
قوم عاد :
قوم عاد کی تاریخ 1


وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَـكِن ظَلَمُواْ أَنفُسَهُمْ فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّهِ مِن شَيْءٍ لِّمَّا جَاء أَمْرُ رَبِّكَ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ (١٠١)

اور ہم نے ان پر کوئي ظلم نہیں کیا ہے بلکہ انھوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو عذاب کے آجانے کے بعد ان کے وہ خدا بھی کام نہ آئے جنھیں وہ خدا کو چھوڑ کر پکاررہے تھے اور ان خدائوں نے مزید ہلاکت کے علاوہ انھیں کچھ نہیں دیا(101)

1_ اللہ تعالی ، اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ہے _

و ما ظلمناہم ...
2_ اللہ تعالی انسانوں کو گناہوں ( شرك پرستی ، انبیاء کے انکار و غیرہ ) کی طرف رغبت نہیں دلاتا ہے_
و ما ظلمناہم ...
اللہ تعالی کا اپنی مخلوق پر ظلم نہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ ان کو ہلاکت اور عذاب کے اسباب (شرك و غیرہ ...) کی طرف رغبت نہیں دلاتا پس جو عذاب ان پرنازل ہوئے ہیں وہ ان کے اعمال کی وجہ سے ہیں _
3_ شرك ، انبیاء (ع) کا انکار اور گناہوں کا مرتکب ہونا یہ ایسے ظلم ہیں جو مشرکین،کفاراور گہنگار اپنے حق میں انجام دیتے ہیں _
ولکن ظلموا انفسہم
( ظلموا انفسہم ) انہوں نے اپنی جانونپر ظلم کیا اس سے مراد گناہ اور اس کے آثار اور جو چیزیں ان کے ساتھ ہوتیں ہیں وہ ہے_ مذکورہ معنی پہلے لحاظ کو مدّ نظر رکھتے ہوئے بیان کیا گیا ہے _
4_ مشرکین ، کفار اور گنہگارونکا عذاب الہی میں گرفتار ہونا، ایسأظلم و سزا ہے کہ جس کا خود انہوں نے اپنے لیئے زمینہ فراہم کیا ہے_
ولکن ظلموا انفسہم


یہ بات بیان ہوچکی ہے کہ ( نفس پر ظلم کرنا ) گناہ اوراس کے آثارنیز وہ افعال جو گناہوں کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں مراد لیے گئے ہیں مذکورہ معنی دوسرے احتمال کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے _ لہذا ( ظلموا انفسہم ) یعنی کافروں پر عذاب کا نزول، ان کے گناہوں کے آثاراور نتیجہ ہے _ یہ ایسأظلم ہے جوخود انہوں نے اپنے اوپر روا رکھا _
5_ گذشتہ ہلاك شدہ قوموں، قوم نوح(ع) ، عاد(ع) ، ثمود(ع) ، قوم شعیب(ع) و لوط(ع) اورفرعون نے شرك اور انبیاء کی رسالت کے انکار کی وجہ سے اپنے اوپر ظلم کیا _
و ما ظلمنا ہم ولکن ظلموا ا نفسہم
ضمیر ( ہم ) اور اس کی مانند دوسری ضمائر جو آیت شریفہ میں مورد بحث واقع ہوئي ہیں ان سے مراد ایسی اقوام ہیں جن کے حالات سورہ ہود میں بیان ہوئے ہیں یعنی قوم نوح ، عاد و غیرہ
6_ گذشتہ اقوام ( قوم فرعون و عاد ...) پر جو عذاب نازل ہوا وہ ان کی اپنی خلاف ورزیوں کی وجہ سے تھا_
و ما ظلمنا ہم ولکن ظلموا انفسہم
7_ مشرکین، عذاب الہی کے نزول کے وقت پربتوں اور اپنے جھوٹے معبودوں سے مدد طلب کرتے ہیں اور اس کو ٹالنے کے لیے ان سے امداد چاہتے ہیں_
فما أغنت عنہم ء الہتہم التی یدعون من دون اللہ من شيء لما جاء أمر ربك
(أمرربك ) سے مراد، عذاب الہی ہے _ اور لفظ اغناء ( أغنت) کا مصدر ہے _ جو کفایت کرنے اور دور کرنے کے معنی میں آتا ہے_ (من شیئ) ( ما ا غنت ) کے لیے مفعول ہے _ اور اس سے مراد عذاب الہی ہے _ تو اس صورت میں (فما أغنت عنہم آلہتہم ... من شيء) سے مراد یہ ہے کہ، ان کے معبود،ان کے لیے کافی نہ ہوئے _ حتی کہ تھوڑے سے عذاب کو بھی ان سے دور نہیں کرسکے_
8_ بت اور خیالی معبود، اپنی پرستش کرنے والوں کی کبھی بھی فریاد رسی نہیں کرتے اور ان سے تھوڑے سے بھی عذاب الہی کو دور نہیں کرسکتے_
فما أغنت عنہم ء الہتہم التی یدعون من دون اللّہ من شيء لما جاء أمر ربك
9_ فقط اللہ تعالی ہی عذاب اور مصیبتوں سے نجات دینے والا ہے_
فما ا غنت ... من دون اللّہ
(ألہتہم ) کی صفت ( التی یدعون من دون اللّہ ) کو لانا گویا یہ بتاتا ہے کہ غیر اللہ کو مدد کے لیے نہیں بلانا چاہیے کیونکہ اللہ تعالی وحدہ لا شریك کے علاوہ کوئي بھی عذاب کوٹال نہینسکتا _
10_ مشرکین پر جو عذاب نازل ہوا وہ حکم الہی سے تھا_
لما جاء أمر ربك
11_ مشرکین اور گناہ میں آلودہ افراد پر عذاب الہی کا نازل ہونا، ربوبیت الہی کا جلوہ اور انسانوں کے

301
امور کو منظم و مرتب کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے_
لما جاء امر ربك
مذکورہ بالا معني، کا کلمہ ( ربّ) ( مدبر و مربي)کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے استفادہ کیا گیا ہے_
12_ اللہ تعالی کے احکام کسی کمی و زیادتی کے بغیر انجام پاتے ہیں_
لما جاء أمر ربك
(امر ) سے عذاب کو تعبیر کرنے سے مراد، فرمان الہی ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس چیز کے انجام کے بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہوتا ہے وہ بغیر کسی کمی و زیادتی کے انجام پاتا ہے ، اس طرح کہ وہ انجام پانے والا کام، وہی امر و فرمان الہی ہے_
13_ اللہ تعالی ، نے آنحضرت(ص) کے زمانے کے مشرکین اور ان کی رسالت سے انکار کرنے والوں کو عذاب الہی اور سزا سے ڈرایا_
فما أغنت عنہم ء الہتہم ... لما جاء أمر ربك
گذشتہ اقوام کی عاقبت کے بارے میں نتیجہ لینے کے بیان کے سلسلہ میںآنحضرت (ص) کو اس طرح خطاب کرنا ( لما جاء امر ربك ) اور (ذلك من انباء القری نقصہ علیك ) اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عصر آنحضرت (ص) کے مشرکین بھی ان مختلف قسم کے عذاب میں گرفتار ہونے کے خطرہ سے دو چار تھے_
14_ جھوٹے معبودوں کی عبادت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو تباہ وبرباد اور گھاٹے میں ہیں_
و ما زاوہم غیرتتبیب
(تتبیب) کا لغوی معنی نقصان اٹھانا ،نقصان دینا ، ہلاکت میں ڈالنا ، نفرین اور ہلاك ہونے اور خسارت کی درخواست کرنے کے معنی میں آیا ہے_
15_ جھوٹے معبودوں سے مدد طلب کرنا، نہصرف ان مدد طلب کرنے والونکوکوئي فائدہ نہیندیتابلکہ ان کے لیے تباہی اور گھاٹے میناضافہ کا موجب ہے_
و ما زاوہم غیر تتبیب
(وما زادوہم ...) کے جملے میں یہ بتایا گیاہے کہ بت، گھاٹے و نقصان کو زیادہ کرنے والے ہینجبکہ بت نقصان دینے پرقدرت نہیں رکھتے ہیں (مازادوہم ...) سے مرادجملہ (التی یدعون ...) کے قرینہ کی بنیادپر یہ ہے کہ بتوں پر اعتقاد رکھنا، نقصان کا موجب بنتا ہے اور نزول عذاب کے وقت ان سے مدد طلب کرنا، ان مدد طلب کرنے والوں کے لیے نقصان میں اضافہ کا موجب ہے_

-------------------------------------------------

آنحضرت (ص) :
آنحضرت کے جھٹلانے والونکو ڈرانا 13
اسماء و صفات :
صفات جلالہ 1، 2
اللہ تعالی :

302
اوامر الہی کا حتمی ہونا 12; للہ تعالی اور ظلم 1; اللہ تعالی کا پاك و پاکیز ہونا 1، 2; اللہ تعالی کا ڈرانا 13;اللہ تعالی کا نجات دینا 9;اللہ تعالی کی خصوصیات 9;اللہ تعالی کی ہدایت کرنا 2;ربوبیت الہی کی نشانیاں 11; اللہ تعالی کے اوامر 10
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کو جھٹلانے کأظلم 3;انبیاء (ع) کو جھٹلانے کے آثار 5
انسان :
انسانوں کا مدبر 11
اہل مدائن :

اہل مدائن کأظلم 5; اہل مدائن کا عذاب 6; اہل مدائن کی سزا 6
بت :
بت اور عذاب سے نجات 8; بتوں کا عاجز ہونا 8
جھوٹے معبود :
جھوٹے معبود اور عذاب سے نجات 8;جھوٹے معبودوں کا عاجز ہونا 8
خود :
خود پر ظلم کرنا 3، 4، 5
سزا :
سزا سے ڈرانا 13
شرك :
شرك کأظلم 3;شرك کے آثار 5
ظالمین :3، 5
ظلم :
ظلم کے موارد 3
عذاب :
عذاب سے ڈرانا 13; عذاب سے نجات 9
قوم ثمود :
قوم ثمود کأظلم 5; قوم ثمود کا عذاب 6; قوم ثمود کی سزا 6
قوم عاد:
قوم عاد کأظلم 5; قوم عاد کا عذاب 6; قوم عاد کی سزا 6
قوم فرعون :
قوم فرعون کأظلم 5; قوم فرعون کا عذاب 6; قوم فرعون کی سزا 6
قوم لوط :
قوم لوط کأظلم 5; قوم لوط کا عذاب 6; قوم لوط کی سزا 6
قوم نوح:
قوم نوح کأظلم 5; قوم نوح کا عذاب 6; قوم نوح کی سزا 6

303
کفار :
کفار پر عذاب کے عوامل 4
گناہ :
گناہ کرنے کأظلم 3
گناہگار :
گناہگاروں کا عذاب 11; گنہگاروں کے عذاب کے اسباب 4
مدد طلب کرنا :
بتوں سے مدد طلب کرنا 7; بے ثمر مدد طلب کرنا 15;جھوٹے معبودوں سے مدد طلب کرنا7; جھوٹے معبودوں سے مدد طلب کرنے کا نقصان 4
مشرکین :
صدر اسلام کے مشرکین کو ڈرانا 13; مشرکین، عذاب کے وقت 7; مشرکین کا عذاب 11; مشرکین کا مدد طلب کرنا 7;مشرکین کا نقصان اٹھانا 14; مشرکین کی ہلاکت کا سبب 14; مشرکین کے عذاب کا سبب 10;مشرکین کے عذاب کے

تفسیر راهنما جلد 8

وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ (١٠٢)
اور اسی طرح تمھارے پروردگار کی گرفت ہوتی ہے جب وہ ظلم کرنے والی بستیوں کو اپنی گرفت میں لیتا ہے کہ اس کی گرفت بہت ہی سخت اور دردناك ہوتی ہے (102)

1_ سیلاب جیسے پانی کام جوش مارنا ، طوفانی بارشوں کابرسنا بستیوں کا اوپر نیچے ہوجانا ، عذاب والے پتھروں گا گرنا، نابود کرنے والی صحیہ اور دردناك آواز یں اللہ تعالی کی عقوبیتیناور عذاب استیصال کا نمونہ ہیں_
و كذلك أخذ ربك
(ذلك ) كا اشارہ، ان عذابوں كى طرف ہے جو اس سورہ میں بیان ہوتے ہینجیسے طوفان نوح ، قوم لوط کی آبادی کا زیر و بالا ہوجانا و غیرہ_
2_ ظلم كرنے والى قومیں (كفر و شرك اختیار كرنے والے معاشرے) الہى عقوبتوں اور عذاب استیصال میں گرفتار ہونےكے خطرہ سے دچار ہیں_
كذلك أخذ ربك اذا أخذ القرى و ہى ظالمة
3_ الہى عذاب ،ان شہرونا ور بستیوں پر نازل ہوتا ہے جن میں عام طور پر كفر و شرك كے آثار اور ظالم لوگ موجودہوں _
و كذلك أخذ ربك اذا أخذ القرى و ہى ظالمة


بستیوں كى طرف ظلم كى نسبت دینا ( و ہى ظالمة) نسبت مجازى ہے _ یہ اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ ان بستیوں كے اكثر بلكہ تقریباً تمام لوگ ظالم تھے گویأظلم و ستم ان شہروں كے گلى كوچے میں نمایاں تھا_
4_ ظلم و ستم كرنے والے ( كافر و مشرك) افراد پر عذاب الہى كا نازل ہونا،انسانوں كے امور كى تدبیر كے سلسلہ میں ربوبیت الہى كا جلوہہے_
و كذلك أخذ ربك اذا أخذ القرى و ہى ظالمة
5_ اللہ تعالى نے عصر بعثت كے مشركین اور كفار كو دنیا میں سخت عذاب سے ڈرایا _
و كذلك أخذ ربك اذا أخذ القرى و ہى ظالمة ان اخذ الیم شدید
(كذلك اخذ ربك) میں آنحضرت (ص) كو مخاطب قرار دینے سے مذكورہ بالا معنى حاصل ہوتا ہے_
6_ اللہ تعالى كا عذاب ،دردناك اور سخت عذاب ہے_
ان أخذہ الیم شدید
-------------------------------------------------
اكثریت:
ظلم كى اكثریت 3
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كا ڈرانا 5; اللہ تعالى كا عذاب 1، 3;اللہ تعالى كى ربوبیت كى نشانیاں 4;اللہ تعالى كى سزائیں 1، 2; اللہ تعالى كے عذاب كى خصوصیات 6
انسان :

انسانوں کا مدبر ہونا 4
شرك:
شرك كے آثار 3
ظالمين :
ظالموں پر عذاب 2،4; ظالموں كى سزا 2
ظلم :
ظلم كے آثار
عذاب :
عذاب كا ذرئيعہ 1; اہل عذاب 2; بارش كے ذرئيہ عذاب1;دردناكى عذاب6;دنياوى عذاب سے ڈرانا 5; صيحہ آسمانى كے ذرئيعہ عذاب 1; عذاب استيصال 1، 2; عذاب سجّيل (كھرنجے دار پتھر) 1; عذاب شہروں كى ويرانى سے 1; عذاب طوفان سے 1;شديدعذاب5;عذاب كے اسباب 3 ; مرتب عذاب 5
كفار :
صدر اسلام كے كفار كودھمكى دينا 5; كافروں كا عذاب 2، 4; كفار كى سزا 2
كفر:
كفر كے آثار 3
مشركين :
صدر اسلام كے مشركين كى تہديد 5; مشركين كا عذاب 2، 4; مشركين كى سزا 2

305

إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الآخِرَةِ ذَلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ (١٠٣)
اس بات ميں ان لوگوں كے لئے نشانى پائي جاتى ہے جو عذاب آخرت سے ڈرنے والے ہيں _ وہ دن جس دن تمام لوگ جمع كئے جائيں گے اور وہ سب كى حاضرى كا دن ہوگا (103)

1_ كفار و مشرك قوموں پر عذابوں كا نازل ہونا، قيامت كے وجود اور آخرت كے عذاب كى بہت بڑى نشانى ہے_
ان فى ذلك لأية
(آية) كا يہاں معنى نشانى ہے_ اور (لمن خاف عذاب الأخرة) كے قرينے سے اس كا متعلق قيامت كى حقانيت اور اس دن كے عذاب كى طرف اشارہ ہے _ لفظ ( آية ) كو نكرہ لانا، يہ اس دن كى بزرگى و عظمت كو بتاتا ہے_لہذا ( ان فى ذلك لأية) كا معنى يہ ہوگا كہ ان دنياوى عذابوں ميں قيامت كى حقانيت اور اس كے عذابوں پر بہت بڑى نشانى ہے_
2_ آخرت كا عذاب ، بہت سخت عذاب اور سزاوار ہے كہ اس سے ڈراجائے_
لمن خاف عذاب الأخرة
3_ روز آخرت كے وجود كے احتمال سے استيصال عذاب سے عبرتليتا ہے اوران عذابوں سے اس بات كو قبول كرتا ہے كہ يہ دليل ہے كہ آخرت كا ميدان لگايا جائے گا_
ان فى ذلك لأية لمن خاف عذاب الأخرة
كلمہ (خاف) جو آيت مذكورہ ميں ہے اس سے احتمال دينے كا معنى استفادہ ہوتا ہے_لہذا مذكورہ تفسير اسى بناء پر ہے _
4_ جو قيامت پر يقين نہيں ركھتے وہ دنيا كے عذابوں كو قيامت اور اخروى عذابوں پر اسكى دليل ہونے كو درك نہيں كرسكتے_

306
ان فى ذلك لأية لمن خاف عذاب الأخرة
يہ بات واضح ہے كہ دنيا كے عذابوں كو قيامت كى حقانيت پر دليل قرار دينا، كسى خاص گروہ كے ساتھ مخصوص نہيں ہے _ اور لام ( لمن خاف ...) ميں لام انتفاع ہے _ يہ اس بات كى طرف اشارہ ہے _ اگر چہ يہ عذابوں كينشانى كسى خاص

گروہ كے ساتھ مخصوص نہيں ہے ليكن قيامت پر ايمان نہ ركھنےوالے اس كو سمجھنے سے محروم ہيں_
5_ آخرت كا ميدان، تمام انسانوں كو جمع كرنے كى جگہ ہے_
ذلك يوم مجموع لہ الناس
(ذلك ) (الأخرة) كى طرف اشارہ ہے _ اسم اشارہ كو مذكر لانے كى وجہ ممكن ہے يہ ہو كہ (يوم) خبر ہے اور وہ مذكر ہے_
6_ قيامت كے مقامات ( حساب و كتاب ، سزا وجزاء دينے كا مقام ،و غيرہ ... سے گذرنے كا مقصد، تمام لوگوں كو قيامت كے ميدان ميں جمع كرنا ہے _
ذلك يوم مجموع لہ الناس
مذكور بالا معنى اس صورت ميں حاصل ہوگا جب (لہ) ميں لام غايت اور غرض كامعنى دے_ پس اس صورت ميں (ذلك يوم ...) كا معنى يوں ہوگا_ قيامت ايسا دن ہے كہ الله تعالى قيامت كے مقامات سے گزارنے كے ليے تمام لوگوں كو اس دن جمع كرے گا_
7_ قيامت كا ميدان ، اور اس كے مقامات، واضح ، ظاہر اور تمام لوگوں كے ليے قابل ديد و رؤيت ہيں_
ذلك يوم مشہود
ظاہرى طور پر(مشہود) (مشاہدہ كا مقام) يہ متعلق موصوف كے ليے صفت ہے _ اس سے مقصود اس دن كامشاہدہ مراد نہيں ہے بلكہ ان چيزوں كا مشاہدہ ہے جو اس دن موجود ہونگي ، يا وجود ميں آئيں گئي ، قيامت كے حالات و مقامات يا وہ انسان جو روز قيامت موجود ہوں و غيرہ ...
8_ قال الصدوق روى ... و تقوم القيامة فى يوم الجمعہ ... قال الله و عزوجل: ذلك يوم مجموع لہ الناس و ذلك يوم مشہود (1)
شيخ صدوقفرماتے ہيں: روايت نقل ہوئي ہے كہ قيامت، جمعہ كے دن واقع ہوگي ...اورالله تعالى عزوجل اسى دن كو يوم المجموع سے ياد فرما رہا ہے_
ذلك يوم مجموع ...

-----------------------------------------------

آخرت :
آخرت كا احتمال دينے كے آثار 3; آخرت كے اثبات كے دلائل 3
.............

**1) من لا يحضرة الفقيہ ، ج 1 ، ص 422، ح 1241;بحار الانوار ، ج 7، ص 61، ح 12_**


انسان :
انسانوں كا آخرت ميں حشر 5
اَجر :
اَجر اخروى كا فلسفہ 6
حساب و كتاب :
آخرت ميں حساب و كتاب كا فلسفہ 6
خوف :
آخرت كے عذاب كا خوف 2
روايت : 8
عبرت :
عبرت كے عوامل 3
عذاب :
دنياوى عذاب كے آثار 4; عذاب اخروى كى خصوصيات 2;عذاب اخروى كى شدت 2; عذاب استيصال سے عبرت حاصل كرنا 3;عذاب اخروى كے دلائل 1;عذاب كے مراتب 2

قیامت :
قیامت جمعہ کے دن 8;قیامت کا دن 8; قیامت کو جھٹلانے والوں کا عاجز ہونا 4;قیامت کی حقانیت کے دلائل 1;قیامت کی خصوصیات 7،5;قیامت کے دلائل کو سمجھنا 4;قیامت کے دن سب کا جمع ہونا 5، 8;قیامت کے مقامات کی رؤیت 7;قیامت میں حساب و کتاب کے مقامات 6; قیامت میں حشر کا فلسفہ 6
کفار :
کفار کا عذاب 1
سزا :
آخرت میں سزا کا فلسفہ 6
مشرکین :
مشرکین کا عذاب 1

وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلاَّ لِأَجَلٍ مَّعْدُودٍ (١٠٤)
اور ہم اپنے عذاب کو صرف ايك معينہ مدت کے لئے ٹال رہے ہيں (104)

1_ اللہ تعالی نے قیامت برپا کرنے کے لیے ايك مخصوص وقت معين کيا ہوا ہے _
و ما نو خرة إلّأ لاجل معدود
2_ قیامت کی بر پائي اپنے مخصوص وقت سے مو خر نہيں ہوگئي_
و ما نؤخرة الأ لاجل معدود


مذکورہ تفسیر میں(لأجل) میں لام کو (الی ) کے معنی میں لیا گیا ہے _
3_ قیامت میں تأخیر کا سبباور علت صرف اس مخصوص وقت کے انتظار کے علاوہ کچھ نہیں ہے_
و ما نؤخرة الأ لاجل معدود
مذکورہ معنی اسوقت لیا جاسکتا ہے جب (لأجل) کے لام سے لام تعلیل مراد لیا جائے_
4_ قیامت آنے کاوقت لوگوں پر مخفی ہے اور اس طرح مخفی ہی رہے گا _
و ما نؤخره إلّأ لاجل معدود
5_ قیامت آنے میں بہت تھوڑا وقت باقی ہے_
و ما نؤخره إلّأ لاجل معدود
(معدود)کا معنی گناچنا وقت معنی گناہ یعنی کم وقت ہونے کی طرف اشارہ ہے_
------------------------------------------------
قیامت :
قیامت میں تأخیر 2، 3; قیامت کے وقت کی تعیین1; قیامت کے وقت سے ناواقفیت 4; قیامت کا حتمی ہونا 2; قیامت کا نزديك ہونا 5; قیامت کا وقت 1، 3،5

يَوْمَ يَأْتِ لاَ تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلاَّ بِإِذْنِهِ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ (١٠٥)
اس کے بعد جس دن وہ آجائے گا تو کوئي شخص بھی اذن خدا کے بغیر کسی سے بات بھی نہ کرسکے گا_ اس دن کچھ بدبخت ہوں گے اور کچھ نيك بخت(105)

1_ قیامت کے دن، اللہ تعالی کی اجازت کے بغیر کوئي بات نہیں کر سکے گا _
یوم یأت لا تکلم نفس الّا باذنہ
(یأت ) میں جو ضمیر ہے وہ ( یوم) کی طرف پلٹتی ہے اور (یوم یأت) میں یوم ، وقت و زمان کے معنی میں ہے_یعنی وہ وقت جس دن قیامت برپا ہوگی ... اورقابل ذکر ہے کہ ( لا تکلم) اصل میں ( لاتتکلم) تھا _ قواعد صرف کی وجہ سے ایك

تاحذف ہوگئي ہے_
2_ قيامت کے دن، الله تعالی کی حاکميت مطلق اس کے بندوں پر ظاہر و عياں ہوتی چلی جائے گي_


يوم يأت لاتكلم نفس الّا باذنہ
چونکہ دنياميں کوئي کام بھی اذن الہی کے بغير وجود ميں نہيں آتا تو جملہ ( لاتکلم نفس الاّ باذنہ) سے مراد يہ ہے کہ يہ حقيقت، قيامت کے دن تمام پر واضح ہوجائے گی اور لوگ اسکو محسوس کرينگے_
3_ قيامت کے دن لوگوں سے اختيار و انتخاب، سلب ہوجائے گا _
يوم يأت لا تكلم نفس الاّ باذنہ
قيامت ميں کلام کرنے کے ليے اذن الہی کا ضرور ی ہونا ، يہ بتاتا ہے کہ ميدان قيامت، دنياکی مانند نہيں ہے کہ انسان اپنی مرضی سے بات کر ے يا کوئي کام انجام دے لے، يا کوئي ايسا کام کرے جو مرضی الہی کے مطابق نہ ہوبلکہ ان سے اختيار کو سلب کرليا جائے گا اور يہ نہيں ہو سکے گا کہ جو چاہيں کہہ ڈاليں_
04قيامت کے دن، انسان دو گروہ ميں بٹ جائيں گے_ ايك گروہ بدبخت جبکہ دوسرا گروہ، خوشبخت ہوگا ...
فمنہم شقی وسعيد
5_ انبياء (ع) کی رسالت کے منکرين اور مشرك، آخرت کے ميدان ميں بدبخت سياہ گروہ تشکيل دينے والے ہيں_
و ما ظلمناہم و لكن ظلموا ا نفسہم ... فمنہم شقي
گذشتہ آيات شرك پرستی اور انبياء (ع) کی رسالت سے انکار کے بارے ميں تھيں يہ اس بات پرقرينہ ہے کہ مشرکين اور منکرين رسالت، شقاوت و بدبختی کا واضح و مسلم مصداق ہيں_
6_ موحدين اور انبياء(ع) کی رسالت پرايمان لے آنے والے، قيامت کے دن سعادتمندوں اور خوشبختوں کے گروہ کو تشکيل دينے والے ہيں_
فمنہم شقی و سعيد
7_(عن عبداللّہ بن سلام مولی رسول الله (ص) انہ قال : سألت رسول اللّہ (ص) فقلت : ... فأولاد المشركين فی الجنة ا م فی النار؟ فقال : ... انہ اذا كان يوم القيامة ... فيأمر اللّہ عزوجل ناراً ... ثم يأمر اللّہ تبارك و تعالی اطفال المشركين ان يلقوا ا نفسہم فی تلك النار فمن سبق لہ فی علم اللّہ عزوجل ان يكون سعيداً ا لقی نفسہ فيہا ... و من سبق لہ فی علم اللّہ عزوجل ان يكون شقياً امتنع فلم يلق نفسہ فی النار ... و ذلك قول اللّہ عزوجل ; فمنہم شقيّ و سعيد _(1)
عبداللہ بن سلام سے نقل ہوا ہے کہ ميں نے آنحضرت (ص) سے سوال کيا کہ مشرکين کی اولاد جو بچپن ہی ميں اس دنيامينسے چلی گئي وہ جنتی ہيں
.............

**1) توحيد صدوق ، ص 391; ح 1 ،ب 61; نور الثقلين ، ج 2 ، ص 395، ح 212_**


يا جہنمی ؟ تو آنحضرت (ص) نے فرمايا: جب قيامت برپاہوگی تو الله تعالی اس وقت جہنم کی آگ کو حکم دے گا کہ حاضر ہوجائے_ جب وہ حاضر ہوگی تب وہ مشرکين کے بچونکو حکم دے گا کہ اپنے آپکو جہنم ميں گرا ديں_ تو جو بچے علم خدا ميں سعادت مند لکھے ہونگے وہ اپنے آپ کو آگ ميں گرا ديں گے وہ اور جوعلم الہی ميں شقاوتمند اور بدبخت ہونگے وہ حکم الہی کو قبول کرنے سے انکار کريں گے ، اور خود کو آگ ميں نہيں گرائيں گے ... _ تو يہی حکم الہی ہے کہ(فمنہم شقی و سعيداً) ...
8_ عن علی (ع) انہ قال: حقيقة السعادة ا ن يختم الرجل عملہ بالسعادة و حقيقة الشقاء ا ن يختم المرء عملہ بالشقاء (1)
امير المؤمنين (ع) سے روايت ہے کہ سعادت کی حقيقت يہ ہے کہ انسان اپنے عمل کوسعادت پر ختم کرے(عاقبت بخيرہو) اور شقاوت و بدبختی کی حقيقت يہ ہے کہ اپنے عمل کو بدبختی پر ختم کرے_
-----------------------------------------------
الله تعالي:

الله تعالی کا اذن1; اللہ تعالی کی آخرت میں حاکمیت2
انبیاء (ع) :
انبیاء پر ایمان لانے والے 6;انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کی شقاوت5
انسان:
قیامت کے دن انسان3; قیامت میں انسانوں کی تقسیم4
روایت:7،8
سعادت:
سعادت کا معیار7;سعادت کی حقیقت8
سعادت مند افراد:6
قیامت میں سعادت مند افراد4
.............

**1) خصال صدوق ، ص 5، ح 14 ، باب الواحد ; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 298، ح 220_**



فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُواْ فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ (١٠٦)
پس جو لوگ بدبخت ہوں گے وہ جہنم میں رہیں گے جہاں ان کے لئے صرف ہائے وائے اور چیخ پکار ہوگی (106)
1_ قیامت کے میدان میں بدبخت ( مشرکین اورانبیاء (ع) کی رسالت کے منکر) لوگوں کو جہنم کی آگ کی طرف روانہ کیا جائے گا _
فأما الذين شقوا ففى النار
2_ آگ کی شدت سے جہنموں کیمسلسل چیخ و بکار بلند ہے _
لہم فیہا زفیر و شہیق
(زفیر) و (شہیق) ایسی آواز ہے جو غمگین اور محزون شخص نکالتا ہے _ اس فرق کے ساتھ کہ (شہیق) بلند تر اور طولانی آواز کو کہتے ہیں _ اسی وجہ سے مذکورہ تفسیر میں (زفیر) سے آہ و پکاراور (شہیق) سے چیخمراد لی گئیہے_
------------------------------------------------
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کو جھٹلانے والے جہنم میں 1
جہنم :
آتش جہنم کی خصوصیات 2
جہنمی لوگ :
جہنمیوں کی آہ وپکار 2; جہنمیوں کی چیخ و پکار 2
شقاوتمند لوگ :
شقاوتمند لوگ جہنم میں 1
عذاب :
عذاب آخرت کی شدت 2; عذاب کے مراتب 2
مشرکین :
مشرکین جہنم میں 1



خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ إِلاَّ مَا شَاء رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ (١٠٧)

وہ وہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں جب تك آسمان و زمین قائم ہیں مگر یہ کہ آپ کا پروردگار نکالنا چاہے کہ وہ جو بھی چاہے کرسکتا ہے (107)

1_ قیامت میں بدبخت لوگوں کے لیے جہنم کی آگ ہمیشہ کی جگہ ہے_
خالدین فیہا ما دامت السموات و الارض
(مادامت السماوات و الارض )(یعنی جب تك زمین و آسمان قائم ہیں) کا جملہ ہمیشگی اور دوام سے کنایہہے اور اس خلود و ہمیشگی کے لیئے تاکید ہے جس کا "خالدین" سے استفادہ ہو رہا ہے_
2_ جہنم اور اسکی آگ، ہمیشہ کے لیے اور پائیدار ہے_
خالدین فیہا ما دامت السموات و ال ارض
3_ آخرت کا میدان، دنیا کی طرح زمین و آسمان رکھتا ہے_
ما دامت السموات و الارض
قیامت کے آتے ہی زمین و آسمان ریزہ ریزہ ہوجائیں گے تو اس سے معلوم ہوا کہ (السماوات و الارض) اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں آخرت کے آسمان و زمین ہیں _ اس صورت میں (ال) جو ان دونوں لفظوں پر داخل ہے _ مضاف الیہ کے بدلے میں ہے _ اصل میں اس طرح ہے _(سماوات الأخرة و ا رضہا )
4_ آخرت کی سرا،ایك زمین اور متعدد آسمانوں کی حاملہے_
ما دامت السموات و الأرض
مذکورہ معنی اسوجہ سے لیا گیا ہے کہ (أرض) کا لفظ مفرد اور (السموات ) کا لفظ جمع ذکر ہوا ہے_
5_ جہنم میں جہنمیوں کا ہمیشہ رہنا یا ہمیشہ نہ رہنا، مشیت



الہی سے مربوط ہے_
خالدین فیہا ... إلّا ما شاء ربك
6_ اللہ تعالی کی مشیت،قابل تخلف نہیں ہے_
إلّا ما شاء ربك
7_ جہنموں کا جہنم کی آگ سے نجات حاصل کرنا ممکن ہے لیکن اسکا تعلق مشیت الہی سے ہے_
خالدین فیہا ... إلّا ما شاء ربك
(الاّ ما شاء ربك) میں "ما " موصولہ ہے ممکن ہے اس سے مدت و زمان مراد لیا گیا ہو _ اس صورت میں (مستثنی منہ ) مدت وزمان ہوگا جسکو ہمیشگی اور دوام کے ساتھ توصیف کیا گیا ہے اس بناء پر (خالدین فیہا ...) کا معنی یوں ہوگا _ دوزخی لوگ ہمیشہ کے لیے آگ میں رہیں گے مگر یہ کہ ان کے ہمیشہ رہنے کو اللہ تعالی ختم کردے_
8_ اللہ تعالی ، کچھ دوزخیوں کو دوخ کی آگ سے چھٹکارہ دے گا اور عذاب سے نجات دے گا _
خالدین فیہا ... إلّا ما شاء ربك
یہ تفسیر تب ہے کہ (الا ما شاء ربك) میں "ما"سے مراد اشخاص لیے جائیں اس وقت (مستثنی منہ ) ضمیر ہوگی جو ( خالدین) مینمستتر ہوگی _ تب (خالدین فیہا ... ) کا معنی یہ ہوگا کہ دوزخی لوگ آگ میں ہمیشہ رہیں گے مگر وہ لوگ جنکو اللہ تعالی چاہے گا کہ وہ وہاں ہمیشہ نہ رہیں اور (فعال لما یرید) کا جملہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اللہ تعالی اپنی مشیت سے کچھ دوزخیوں کو نجات عطا کرے گا_
9_ اللہ تعالی جو چاہے انجام دے سکتا ہے_
إن ربك فعال لما یرید
10_ اللہ تعالی کی کائنات پر حکومت، مطلق حکومتہے اور اسکی قدرت میں کسی قسم کا تناز عہ نہیںہے_
ان ربك فعال لما یرید
11_ اللہ تعالی کا جہنمیوں کودوزخ میں ہمیشہ رہنے کی خبر دینا یہ اس کے لیے مانع نہیں ہوسکتا کہ وہ ان کو کچھ مدت کے لیے وہاں رکھے_
خالدین فیہا ... إلّا ما شاء ربك إن ربك فعال لما یرید

(ان ربك ...) كا جملہ ان حقائق كے ليے علت واقع ہو رہا ہے جو آيت شريفہ ميں مورد بحث ہيں _ كيونكہ اسكى حاكميت مطلق ہے اور كوئي چيز اس كے ارادہ كے عملى ہونے ميں مانع نہيں بن سكتى _ اگر وہ چاہے كہ دوزخى ہميشہ كہ ليے جہنم ميں رہيں تو ايسا ہى ہوگا _ اگر وہ چاہے كہ تمام يا كچھ كو اس سے نجات عطا فرمائے تو ايسا ہى ہوگا اگر اس نے انہيں جہنم ميں ركھنے كا وعدہ كيا ہو تو بھى اسے اس پر عمل نہ كرنے سے كوئي روك نہيں سكتا ہے _

12_ الله تعالى كى قدرت اور مطلق حاكميت كى طرف توجہ اور اس پر يقين ركھنا،اسكى انسانوں اور باقى كائنات پر ربوبيت كو قبول كرنے كى دليل ہے_

314

إلّا ما شاء ربك ان ربك فعال لما يريد

مذكورہ بالا تفسير، كا كلمہ ( ربّ) كو ملحوظ خاطرز ركھتے ہوئے استفادہ كيا گيا ہے_

------------------------------------------------

آخرت :

آخرت كا آسمان3; آخرت كى زمين 3،4; آخرت كے آسمانوں كا متعدد ہونا 4

الله تعالى :

الله تعالى كا اختيار 9; الله تعالى كا ارادہ 9; الله تعالى كا خبر دينا 11;الله تعالى كا نجات دينا 8; الله تعالى كى ربوبيت كا قبول كرنا 12;الله تعالى كى قدرت كى خصوصيات 10;الله تعالى كى مشيت كا حتمى ہونا 6; الله تعالى كى مشيت كے آثار 5، 7;الله تعالى كى قدرت 9;الله تعالى كى مطلق العنان حاكميت 10; الله تعالى كے افعال 9

انسان :

انسانوں كا مدبّر 12

ايمان :

الله تعالى كى حاكميت پر ايمان 12; الله تعالى كى قدرت پر ايمان 12;ايمان كے آثار 12

توحيد :

توحيد افعالى 10

جہنم :

جہنم سے نجات 7;جہنم كا ہميشہ ہونا 2;جہنم كى آگ كا ہميشہ ہونا 2; جہنم ميں ہميشہ رہنا 1، 5، 11; جہنم كى آگ كى خصوصيات 2

جہنم كے لوگ :

جہنم كے لوگوں كو نجات د ينا 7،8

شقاوتمند لوگ:

شقاوتمند لوگوں كا جہنم ميں ہونا1

عذاب :

عذاب سے نجات 8

كائنات :

كائنات كى تدبير 12;كائنات كى حاكميت 10

315

وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُواْ فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ إِلاَّ مَا شَاء رَبُّكَ عَطَاء غَيْرَ مَجْذُوذٍ (١٠٨)

اور جو لوگ نيك بخت ہيں وہ جنت ميں ہوں گے اور وہيں ہميشہ رہيں گے جب تك كہ آسمان و زمين قائم ہيں مگر يہ كہ پروردگار اس كے خلاف چاہے _يہ خدا كى ايك عطا ہے جو ختم ہونے والى نہيں ہے (108)

1_ قيامت كے ميدان ميں بہشت، سعادتمند لوگوں كى جگہ ہے_

و أما الذين سعدوا ففى الجنة خالدين فيہ
2_ بہشتی لوگ ہميشہ بہشت ميں رہيں گے_
و اما الذين سعدوا ففى الجنة خالدين فيہا مادامت السموات و الارض
3_ قيامت ميں سعادت و خوشبختيكا حصول، توفيق الہی سے ہے_
و أما الذين سعدوا ففى الجنة
(سُعدوا) كا فعل مجہول لانا اور (شقوا) كا فعل معلوم ذكر كرنے كا مقصد يہ ہے كہ بدبخت لوگ بدبختى كو اپنے كرتو توں كى وجہ سے پاتے ہيں اور سعادت مند لوگوں كى سعادت كے اسباب توفيق الہى سے حاصل ہوتے ہيں_
4_ آخرت كى سرا، دنيا كى طرح زمين و آسمان ركھتی ہے_
مادامت السموات و الارض
5_ آخرت،ايك زمين اور متعدد آسمان كى حاملہے_
ما دامت السموات و الارض
6_ اہل بہشت كا بہشت ميں ہميشہ كے ليے رہنا مشيت، الہى كا مرہون منت ہے _
و أما الذين سعدوا ففى الجنة خالدين ... الاّ ما شاء ربك
7_ كوئي شے اور كوئي شخص، مشيت الہی كے نافذ ہونے


ميں ركاوٹ نہيں بن سكتا ہے _
خالدين فيہا ... الاّ ما شاء ربك
8_ اللہ تعالى كا اہل بہشت كو بہشت ميں ہميشہ ركھنے كا وعدہ، اسكى مشيت كو محدود نہيں كرسكتا اوراسكے وقتى ہونے ميں مانع نہيں ہوسكتا ہے_
خالدين فيہا ... الا ما شاء ربك عطاءً غير مجذوذ
(عطا غير مجذوذ) كا جملہ (خالدين فيہا) كے ليے تاكيد ہے جو بہشت ميں ہميشہ رہنے اور اسكى ہميشہ كى نعمتوں كو بتاتا ہے_ اور بہشت كى ہميشہ كى نعمتوناور اس ميں خلود كے بيان كے ضمن ميں جملہ (ما شاء ربك ) كااستثناء يہ بتاتا ہے كہ اللہ تعالى كا يہ وعدہ كرنا موجب نہيں بنتا كہ اس كى مشيت محدود ہوجائے اور اس كے خلاف عمل كرنے سے اسكے روك دے_
9_بہشت اور اسكى نعمتيں، عطيہ الہی ہيں_
عطاءً غير مجذوذ
10_ اہل جنّت سے جنّت اور اسكى نعمتيں واپس نہيں لى جائيں گى اور وہ ختم ہونے والى بھى نہيں ہيں_
عطاءً غير مجذوذ
(عطاءً) لفظ( الجنّة) كے ليے حال واقع ہوا ہے (مجذوذ) يقينى و قطعى ہونے كے معنى ميں ہے اس بناء پر عطا ء غير مجذوذ كا مطلب يہ ہے كہ لوگ بہشت ميں داخل ہوں گے در حاليكہ بہشت اور اسكى نعمتيں ختم ہونے والى نہيں ہيں بلكہ ہميشہ كے ليے ہيں_

------------------------------------------------

آخرت :
آخرت كا آسمان 4; آخرت كى زمين 4، 5; آخرت كے آسمانوں كا متعدد ہونا 5
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كى توفيقات 3; اللہ تعالى كى مشيت 8; اللہ تعالى كى مشيت كا حتمى ہونا 7;اللہ تعالى كى مشيت كے آثار 6; اللہ تعالى كى نعمتيں 9;اللہ تعالى كے وعدہ و وعيدكا كردار8
اہل بہشت :1
اہل بہشت كا ہميشہ رہنا 2، 6
بہشت :
بہشت كا ہميشہ ہونا 10; بہشت كى خصوصيات 10; بہشت كى نعمتوں كا ہميشہ ہونا 10; بہشت ميں ہميشہ كے ليے ہونا 2،

6، 8
توفيقات :
آخرت ميں سعادت مندی کی توفیق 3
سعادتمند لوگ :
بہشت ميں سعادت مند لوگ 1
موجودات :
موجودات کا عاجز ہونا 7
نعمت :
بہشت کی نعمت 9



فَلاَ تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هَـؤُلاء مَا يَعْبُدُونَ إِلاَّ كَمَا يَعْبُدُ آبَاؤُهُم مِّن قَبْلُ وَإِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنقُوصٍ (١٠٩)
لہذا خدا كے علاوہ جس كى بھى يہ پرستش كرتے ہيں اس كى طرف سے آپ كسى شبہہ ميں نہ پڑيں يہ اسى طرح پرستش كررہے ہيں جس طرح ان كے باپ دادا كررہے تھے اور ہم انھيں پورا پورا حصہ بغير كسى كمى كے ديں گے (109)

1_ شرك اور غير الله كى پرستش كرنا ، باطل اور بے بنياد كردار ہے_
فلا تك فى مرية مما يعبد ہؤلاء
( فلا تك فى مرية مما يعبد ہؤلاء )كا جملہ بتاتاہے كہ اہل شرك كے معبودوں ميں شك و ترديد كرنا مناسب نہيں ليكن اس بارے ميں وضاحت نہيں ہے كہ كس صورت يا صورتوں ميں شك و ترديد نہيں كرنى چاہيئے _ كلام كے قرائن اس شے كو بتاتا ہے كہ اگر ( كما) كا لفظ آيت شريفہ ميں علت كو بيان كر رہا ہو تو يہ بتاتا ہے كہ شك و ترديد نہ كرنا اسوجہ سے روا نہيں كيونكہ وہ مشركين جو بتوں كى پوجا كرتے تھے بغير كسى دليل كے اپنے اجداد كى اسميں تقليد كرتے تھے_ اسى وجہ سے اس كے باطل ہونے ميں كوئي شك و ترديد نہيں ہے_
2_ مشركين اپنے شرك آميز عقائد ميں كوئي دليل و حجت نہيں ركھتے ہيں_
ما يعبدون الا كما يعبد ء اباؤہم من قبل
3_ اہل شرك كے خودساختہ معبود، اپنے پرستش كرنے والوں كا دفاع كرنے كى كوئي قدرت و طاقت نہيں ركھتے_
فلا تك فى مرية مما يعبد ہؤلاء
جملہ (لاتك ...) كاگذشتہ اقوام كى داستان پرمتفر ع ہونا،اس نكتے كى طرف اشارہ كرتا ہے كہ گذشتہ مشركين كے واقعات كو تم نے جب سن ليا تو يہ حقيقت تم پر روشن ہوگى ہے كہ اہل شرك كے معبود ، اپنے ماننے والوں كو ہلاكت سے نجات دينے پر قدرت نہيں ركھتے تھے_لہذااس زمانے


ميں بھى تمہارے دل ميں يہ شك و ترديدنہيں ہونى چاہيے كہ تمہارے معبود بھى تمہارے ليے كچھ كرسكيں گے_
4_ مشرك اقوام كى تاريخ كا مطالعہ اور ان كے برے انجام كى طرف توجہ كرنے سے يہ بات واضح ہوجاتى ہے كہ شرك كا عقيدہ باطل ہے اوران كے بنائے ہوئے معبودوں ميں كوئي دم و خم نہيں ہے _
فلا تك فى مرية مما يعبد ہؤلاء
5_ اہل شرك كے معبود، اپنے ماننے والوں كوتباہى و خسارت كے علاوہ كچھ نہيں ديتے ہيں_

فلا تك فى مرية مما يعبد ہؤلاء ما يعبدون الا كما يعبد ء اباؤہم
آيت شريف ميں( كما) كو اگر تشبيہ فرض كريں تو جملہ ( فلا تك ...) كو جملہ ( انا لموفوہم ...) سے ملا كر معنى كريں تو مطلب يہہوگا كہ مشركين كے معبود ولانے اپنے ماننے والوں كے ليے تباہى و خسارت كے علاوہ كچھ نہيں ديا اسميں كسى كو شك وترديد نہيں تو ( و ما زادو ہم غير تتبيب) آيت 101 يہ بيان كر رہا ہے ( اے رسول) تيرے زمانے ميں بھى اہل شرك كے معبود اسى طرح كے ہيں_
6_ عصر بعثت كے مشركين كے آباء و اجداد اور گذشتہ لوگ شرك اورجھوٹے معبودوں كى پرستش كرتے تھے_
ما يعبدون الا كما يعبد ء اباؤہم من قبل
7_ گذشتہ لوگوں كى تقليد اور پہلے زمانے كے لوگوں كى پيروى كرنے كى سنت نے عصر بعثت ميں باطل و جھوٹے معبودوں كى پرستش كے ليے مشركين كو آمادہ كيا _
ما يعبدون إلاّ كما يعبد ء اباؤہم من قبل
مذكورہ معنى ميں ( كما) كو علت لياگيا ہے تب (ما يعبدون ...) كا معنى يوں ہوگا: مشركين كا بت پرستى كى طرف جھكاؤ اس وجہ سے ہے كہ ان كے آباء و اجداد بت پرست تھے_
8_ اللہ تعالى ، مشركين كى سزا و عقاب كو بغير كسى كمى و نقص كے انہيں دے گا_
و انا لموفّوہم نصيبہم غير منقوص
-------------------------------------------------
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كى سزائيں8
تحريك :
تحريك كے عوامل 7
تقليد :
اندھى تقليد كے آثار 7; بزرگان كى تقليد 7
جھوٹے معبود :
جھوٹے معبودوں كا ضرر دينا 5; جھوٹے معبودوں كا عاجز ہونا 3;جھوٹے معبودوں كے عجز پر دلائل 4


ذكر :
مشركين كے انجام كا ذكر 4
شرك :
شرك عبادى كا سبب 7; شرك كى بے منطقى 2; شرك كے بطلان پر دلائل 4;شرك عبادى كا بطلان 1
شناخت :
شناخت كا طريقہ 4
عدالتى نظام :8
مشركين :
صدر اسلام كےمشركين كا شرك عبادى 7; تصدر اسلام كے مشركين كے بزرگوں كا عقيدہ 6; مشركين كا نقصان اٹھانا 5;مشركين كى تباہى 5 ; مشركين كى تاريخ كا مطالعہ 4;مشركين كى سزا 8

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ وَلَوْلاَ كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ (١١٠)
اور ہم نے موسى كو كتاب دى تو اس ميں بھى اختلاف پيدا كرديا گيا اور اگر تمھارے پروردگار كى طرف سے پہلے بات نہ ہوگئي ہوتى تو ان كے درميان فيصلہ كرديا جاتا اور يہ لوگ اس عذاب كى طرف سے شك ميں پڑے ہوئے ہيں(110)

1_حضرت موسى (ع) ، آسمانى كتاب ركھنے والے انبياء ميں سے تھے_
و لقد ءاتينا موسى الكتاب

2_ اللہ تعالى ، اپنے انبياء كو آسمانى كتاب عطا كرنے والا ہے_
و لقد ءاتينا موسى الكتاب
3_ قوم موسى نے توريت كى حقانيت ميں اختلاف كيا _ كچھ نے اس كو قبول كيا اور كچھ نے اس كا انكار كيا_
و لقد ءاتينا موسى الكتاب فاختلف فيہ
4_حضرت موسى (ع) كے پيروكاروں كااختلاف تورات كے اصلى اور اس كے مضامين ميں تھا_
5_ انسانوں كا آسمانى كا كتابوں كو قبول كرنے يانہ


كرنے كا تقاضا يہ ہے كہ ان كے درميان فيصلہ اللہ تعالى كرنے والا ہے اور اس فيصلہ كا انجام(سزا و جزا) كا وہى مسبب ہے_
فاختلف فيہ و لو لا كلمة سبقت من ربك لقضى بينہم
6_ اللہ تعالى نے دنيا كى زندگى كو آسمانى كتابوں كے ماننے والوں اور منكرين كے درميان اپنے فيصلہ كرنے كى جگہ قرار نہيں دى ہے_
لو لا كلمة سبقت من ربك لقضى بينہم
(كلمہ ) سے مراد ايساامر ہے كہ جسكو اللہ تعالى نے مقدر كيا ہے وہ انسانوں كى بقا اور حيات دنياوى كا پورا ہونا ہے_
( و لكم فى الارض مستقر و متاع الى حين ) تم اس زمين پر( دنياوى زندگى كے پورا ہونے تك) مستقر رہوں گے اور اس كى نعمتوں سے بہرہ مند ہوگے_ بقرہ 36 جس آيات مينيہي(تقدير و كلمہ ہے)_
7_ اللہ تعالى كا دنيا كى زندگى ميں حق و باطل كے درميان فيصلہ نہ كرنا يہ ايسى تقدير و حكم ہے جسكو خود اسى نے مقرر و معين كيا ہے_
لو لا كلمة سبقت من ربك لقضى بينہم
8_ اللہ تعالى نے حق پرستوں اور باطل فكرركھنے والوں كے درميان دنيا كى زندگى ميں انصاف نہ كرنے كو مقدر و تقدير بنانا، يہ انسانى امور مينتدبيراور جوامع بشرى كى مصلحتوں كو مد نظر ركھتے ہوئے كيا ہے_
لو لا كلمة سبقت من ربك لقضى بينہم
مذكورہ بالا تفسير كلمہ ( ربّ) سے جو كہ مدّبر او ر مربّى كے معنى ميں ہے سے استفادہ كرتے ہوئے كى گئي ہے _(لو لا كلمة سبقت ...) ميں جس تقدير كو بيان كيا گيا ہے وہ ان نوں كے امور كى تدبير ہے_
9_ اللہ تعالى اپنى تقدير كى بناء پر توريت كى حقانيت سے انكار كرنے والوں كو مہلت دى ہے اور ان كے بارے ميں دنيا ميں داورى نہيں كرے گا_
فاختلف فيہ و لو لا كلمة سبقت من ربك لقضى بينہم
10_ اللہ تعالى ، ثابت رہنے والے قوانين اور اصولوں كو انسانوں كے امور كے ليے مقرر كرتا ہے _
و لو لا كلمة سبقت من ربك لقضى بينہم
11_ حق سے منحرفين كو مہلت دينا ،اللہ تعالى كے اصولوں ميں سے ہے_
و لو لا كلمة سبقت من ربّك لقضى بينہم
12_توريت كى حقانيت كے منكر اس كے باو جود كہ توريت كے غلط ہونے يقين نہ ركھتے تھے پھر بھى اس كى حقانيت كا انكار كرگئے_
و انہم لفى شك منہ مريب
(انّہم ) كى ضمير سے وہ مراد ہيں جنہوں نے


توريت كو قبول نہيں كيا_ اہل ادب كى اصطلاح ميں يہ ضمير (ہم) بطور استخدام اختلاف كرنے والوں كى طرف لوٹتى ہے جو جملہ ( فاختلف فيہ) سے حاصل ہو رہا ہے _ (مريب) يا فعل لازم ہے اور اس كى معنى شك و ريب ہے اور شك كے ليے تاكيد كے طور پر ہے يا پھر فعل متعددى ہے جس كا معنى "شك ميں ڈالنا" ہے_
------------------------------------------------

آسمانی کتابیں :
آسمانی کتابوں پر ایمان لانے والے 6; آسمانی کتابونکا سرچشمہ 2;آسمانی کتابوں کو جھٹلانے والے 6;آسمانی کتابوں میں اختلاف 5
اختلاف :
اختلاف کے آثار 5
انبیاء (ع) :
اولوالعزم انبیاء (ع) 1
انسان
انسانوں کا مدبر8; انسانوں کے مصالح 8
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی جزا کا سبب 5; اللہ تعالی کی ربوبیت 8;اللہ تعالی کی سزاؤں کا سبب 5; اللہ تعالی کی قضاوت کا زمانہ6،7; اللہ تعالی کی قضاوت 8;
اللہ تعالی کی قضاوت کا سبب 5;اللہ تعالی کی مہلتیں 9;اللہ تعالی کی نعمتیں 2;اللہ تعالی کے اصول 10، 11; اللہ تعالی کے مقدرات 7،9
اللہ کے رسول : 1
اللہ کے اصول :
مہلت دینے کا اصول 11
بنی اسرائیل:
بنی اسرائیل اور توریت 3،4;بنی اسرائیل کا اختلاف 3،4; بنی اسرائیل کی تاریخ 3،4;
توریت :
توریت پر ایمان لانے والے 3;توریت کو جھٹلانے والوں کا شك 12; توریت کو جھٹلانے والوں کی مہلت 9; توریت کو جھٹلانے والے 3
قضاوت :
حق و باطل کے درمیان قضاوت 7، 8; مومنین اور کافرین کے درمیان قضاوت 8
منکرین :
منکرین کو مہلت 11
حضرت موسی (ع) :
حضرت موسی (ع) کی نبوت 1;حضرت موسی (ع) کے مقامات 1



وَإِنَّ كُـلاًّ لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (١١١)
اور یقینا تمھارا پروردگار سب کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا اور وہ ان سب کے اعمال سے خوب باخبر ہے (111)

1_ اللہ تعالی قیامتکے دن آسمانی کتابوں پر ایمان والوں او ران کا انکار کرنے والوں کے درمیان قضاوت کرے گا_
ولو لا كلمة سبقت ... و انّ كلاًّ لما ليوفينّهم ربك اعمالهم
(کلّا ) سے مراد ( فاختلف فیہ ) کے قرینہ کی وجہ سے جو اس سے پہلے والی آیت میں ذکر ہوا ہے آسمانی کتابوں پر ایمان لانے والے اور ان کا انکار کرنے والے ہیں _ اور (لولا ... لقضی بینہم ) کے قرینہ کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم، قیامت کے میدان میں سزا و جزا دینے سے پہلے انسانوں کے درمیان قضاوت کرے گا_
2_قیامت میں آسمانی کتابوں پر ایمان لانے والے اپنے کردار کی جزا کو کامل طور پر حاصل کریں گے _
"اعمالہم" سے مراد، اعمال کا اجر و پاداش ہے لہذا " إن کلاًّ" یعنی خداوند عالم مکمل طور پر اجر و پاداش دے گا_

و انّ كلاّ لما ليوفينّہم ربك اعمالہم
3_ آسمانی کتابوں کا انکار کرنے والے آخرت، کے عذاب میں گرفتار ہوں گے _
و انّ كلاّ لما ليوفينّہم ربّك اعمالہم
یہ بات قابل ذکر ہے کہ کلمہ ( لمّا ) اس معنی اور آیت مینان کے مقام کے بارے میں مفسرین نے کافی گفتگو کی ہے جو اس بارے میں تحقیق کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہیئے کہ تفسیر اور ادب کی مفصل کتابونکی طرف رجوع کریں_ مختصراً جو عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ (لمّا) شرطیہ ہے اور اسکا فعل محذوف ہے _ اصل میں کلام یوں ہوگا ( انّ كلّا لمّا اتتہم الساعة ليوفينّہم ...)
4_خدوانداعالم کا اجر و سزا، انسانوں کے اعمال کے مطابق ہے اس میں کسی قسم کی کوئي کمی میں ہے_


ليوفينّہم ربك اعمالہم
(توفیہ ) (یوفی ) کا مصدر ہے جسکا معنی کامل طور پر ادا کرنے کا ہے _
5_ الله تعالی انسانوں کے کفر و ایمان نیك وبد اعمال کو مجسم اور آئینہ کی صورت میں لاکر سزا و جزا دے گا _
و انّ كلّما لمّا ليوفينّہم ربك اعمالہم
"اعمال" کہہ کہ اس سے جزا و سزا کا ارادہ کرنا گویا اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ اعمال کی جزا و سزا مجسم اور آئینہ کی صورت میں ہے گویا جزا سزا وہی اعمال ہی میں _
6_خداوند عالم کا جزا اور سزا دینا، اس کی ربوبیت کا پرتو ہے_
لينوفينّہم ربك اعمالہم
7_ الله تعالی انسانوں کے تمام اعمال اور ان کی حقیقت سے آگاہ ہے _
انہ بما يعملمون خبير
( خبرت الأمر) یعنی اس امر کی حقیقت کو میں نے جان لیا ( لسان العرب) تو اس صورت میں ( انہ بما يعملون خبير) کا معنی یوں ہوگا کہ بے شك الله تعالی تمہارے اعمال کی حقیقت اور اصلیت سے آگاہ ہے _
8_ انسانوں کے اعمال و رفتار کے مطابق کامل طور پر سزا و جزا فقط وہ ذات دے سکتی ہے جو انکے اعمال و رفتار کی جزئیات سے مکمل طور پر آگاہ ہو_
ليوفينّہم ربك اعمالہم انہ بما يعملون خبير
اعمال کی مکمل طور پر جزا و سزا کو بیان کرنے کے بعد خداوند عالم کا تمام اعمال اور اس کی جزئیات کو بیان کرنے سے مندرجہ بالا یہ معنی حاصل ہوتا ہے_
-----------------------------------------------
آسمانی کتب :
آسمانی کتب پر ایمان لانے والے 1،2;آسمانی کتابوں کا انکار کرنے والوں کی آخرت میں سزا 3; آسمانی کتب کی تکذیب کرنے والے 1
اسماء و صفات :
خبیر 7
انسان :
انسانوں کے عمل کا علم 8
ایمان :
ایمان کا اجر 5
الله تعالی :
الله تعالی اور انسانوں کا عمل 7; الله تعالی کا جزا دنیا 6; الله تعالی کا علم غیب 7; الله تعالی کی ربوبیت کی نشانیاں 6;الله تعالی کی سزائیں 6; الله تعالی کی آخرت میں قضاوت 1
جزاء:
عمل کی مناسبت سے جزا دینا4،8

324

سزاء:

عمل کے مطابق سزا دینا 8،4

عدالتی نظام : 8،4

عمل :

پسندیدہ عمل کی جزاء 5; عمل کا مجسم ہونا 5; عمل کے حساب و کتاب کے شرائط 8; ناپسند عمل کی سزاء 5

قضاوت :

مؤمنین و کافروں کے درمیان قضاوت 1

کفر:

کفر کی سزاء5

مومنین :

مومنین کی آخرت میں جزاء 2

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلاَ تَطْغَوْاْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (١١٢)

لہذا آپ کو جس طرح حکم دیا گیا ہے اسی طرح استقامت سے کام لیں اور وہ بھی جنھوں نے آپ ك ساتھ توبہ کرلی ہے اور کوئي کسی طرح کی زیادتی نہ کرے کہ خدا سب کے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے (112)

1_ اللہ تعالی نے آنحضرت (ص) کو توحید اور اللہ کی عبادت پر ثابت قدم اور استقامت کا حکم دیا ہے _

فاستقم کا امرت

( استقم ) کامتعلق ذکر نہیں ہوا تا کہ عموم کا معنی دے لیکن کیونکہ گذشتہ آیات، توحید اور عبادت الہی کے بارے میں تھیں اسی وجہ سے مذکورہ بالا عبارت میں ان کا ذکر کیا گیا ہے _

2_ آنحضرت (ص) کے ہمراہ مؤمنین کی بھی ذمہ داری تھی کہ توحید اور اللہ کی عبادت پر ثابت قدم اور استقامت سے کام لیں _

فاستقم ... و من تاب معك

( من تاب) کا عطف ( فاستقم ) میں جو ضمیر مستتر ہے اس پر ہے لہذا جملہ یوں ہوگا _ (ولیستقم من تاب معك )

3_ دین کی تبلیغ اور توحید کے پر چار میں استقامت، آنحضرت (ص) اور اس پر ایمان لانے والوں کی ذمہ داری تھی _

فاستقم کما امرت و من تاب معك

آیت کا یہ جملہ ( تم اور تیرے پیروکار ثابت قدمی اور استقامت کریں ) یہ اس معنی کو بتاتا ہے کہ تم

325

توحید اور احکام دین کی پابندی کرو اور اس پر ثابت قدم رہو خبردار مشکلات اور سختیاں تم کو حق کے راستے سے منحرف کریں یا ممکن ہے کہ اس معنی کو بتا کر رہا ہو کہ توحید اور دین مبین کی تبلیغ پر ثابت قدم رہنا اور حق کی دعوت دینے سے رنجیدہ اور تھکن ظاہر نہ کرنا _ مذکورہ بالا تفسیر اسی احتمال دوّم کی صورت میں ہے _

4_پیغمبر اکرم(ص) کو چاہیے کہ پائیداری اور استقامت دکھانے میں فرمان و امر الہی کی اسا س پر عمل کریں_

فاستقم کما امرت

5_ آنحضرت (ص) اور صدر اسلام کے مسلمانوں کے لیے مکہ کے حالات بہت دشوار تھے_ اور دین الہی پر عمل کرنا ایك مشکل کام تھا جس کے لیے استقامت اور ثابت قدمی بہت ضروری تھی _

فاستقم کما امرت و من تاب معك

6_ توحید کو ماننا ،اللہ تعالی کی طرف لوٹنے کے مترداف ہے _

و من تاب معك

7_ آنحضرت (ص) کے صحابہ، حضرت پر ایمان لانے سے پہلے مشرك تھے اور توحید کی طرف جھکاؤ کے سبب انہوں

نے شرك سے توبہ كرلی _
و من تاب معك
توبہ سے یہاں مراد گذشتہ آیات ،آیات كی روشنی مینجو شرك اور توحید كے بارے میں تھیں، شرك سے منہ موڑنا اورتوحید پر عمل كرنا ہے _ یہ بات قابل ذكر ہے كہ (معك) (تاب) كے فاعل كے لیے حال واقع ہوا ہے _ اس صورت میں ( من تاب معك) كا معنی یوں ہوگا _ وہ لوگ جنہوں نے شرك سے توبہ كی ہے وہ تیرے اور تیرے اصحاب كے ساتھ ہیں
8_ شك و تردید،استقامت اور ثابت قدمی كے لیے ركاوٹ ہیں _
فلاتك فی مریة ممّا یعبد ہؤلا ... فاستقم كما امرت و من تاب معك
9_ انبیاء (ع) اور ان كی مؤمن اور كافر اقوام كے واقعات پر توجہ كرنا ، انسان كو توحید اور الله كی پرستش پر ثابت قدم رہنے اور استقامت كرنے پر اكساتے ہیں _
فاستقم كما امرت
مذكورہ بالا معنی اس صورت میں ہے كہ جب ہم (فاستقم ) كے جملے كو گذشتہ اقوام كے بارے میں جو آیات ہیں ان كا نتیجہ فرض كریں_
10_ الله تعالی ، قیامت كے دن كی قضاوت اور داوری كرنے كو مد نظر ركھتے ہوئے اورمیناَخرت سزا و جزاء پر یقین ركھنا،انسان كو دین كے راستے پر استقامت پر آمادہ كرتا ہے _
لقضی بینہم ... انّ كلاًّ لما لیوفینّہم اعمالہم ... فاستقم كما امرت



11_ الله تعالی نے آنحضرت (ص) اور ان پر ایمان لانے والوں كو اپنی عبادت سے انحراف اور شرككی طرف میلان ركھنےسے منع فرمایا ہے_
ولاتطغو
(طغیان) (لاتطغوا) كا مصدر ہے جو حد سے تجاوز كرنے كے معنی میں آتا ہے _ یہاں طغیان كا مصداق، گذشتہ آیات جو شرك و توحید كے بارے میں تھیں كو مد نظر ركھتے ہوئے، توحید سے انحراف اور شرك كی طرف جھكاؤ ہے_
12_ شرك اور غیرالله كی پرستش كرنا، طیغانی اور حقیقت سے تجاوزنے كے مترداف ہے_
13_ دین كے مبلغین، توحید اور احكام الہی كے پرچار میں اپنے معین كیے ہوئے حدود و قوانین سے تجاوز نہ كریں _
فاستقم كما امرت ... ولاتطغو
مذكورہ بالا مطلبہ ( لاتطغوا) كو (فاستقم) سے ارتباط دینے سے حاصل ہوا ہے _ اور (لاتطغوا) كا متعلق( استقامت) كو لیا گیا ہے یعنی اپنے ثابت قدم ہونے میں بھی طغیان و تجاوز نہ كرنا بلكہ قوانین الہی كو سامنے ركھتے ہوئے عمل كرنا _
14_الله تعالی انسانوں كے اعمال كو دیكھتا ہے اور ان كے تمام اعمال سے آگاہ ہے _
انہ بما تعملون بصیر
15_ دین الہی میں استقامت،اور توحید پر ثابت قدم رہنا ،اجر الہیكا موجب ہے _
فاستقم ... انہ بما تعملون بصیر
اوامر و نواہی كے بعد یہ ذكر كرنا كہخداوند عالم بندوں كے اعمال سے آگاہی و علم ركھتا ہےیہ سزا و جزا دینے كی طرف اشارہ ہے _
16_ الله تعالی كے مقابلے میں تجاوز و سركشی كرنا اور شرك كی طرف جھكاؤ اور غیر الله كی پرستش كرنا،خداوند عالم كی سزا كا موجب ہے _
ولاتطغوا انہ بما تعملون بصیر
17_ انسانوں كے اعمال و رفتار پر الله تعالی كی نظارت اور آگاہی كا یقین اور عقیدہ،دین كے راستے میں ثابت قدمی اور استقامت كا موحب ہے _
فاستقم كما امرت و من تاب معك ... انہ بما تعملون بصیر
-----------------------------------------------
آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) اور شرك عبادی 11;آنحضرت (ص) كی استقامت 1، 2، 3،4 ; آنحضرت (ص) كی ذمہ داری

4،3;آنحضرت(ص) کی شرعی ذمہ داری 1; آنحضرت (ص) کی مشکلات5
اسلام:
صدر اسلام کی تاریخ 5
استقامت:

327
استقامت کے عوامل 9، 10، 17; استقامت کے موانع 8
اسمأ و صفات :
بصیر 14
اقرار :
توحید کا اقرار 6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی اور انسانوں کا عمل 14; اللہ تعالی کا علم غیب 14;اللہ تعالی کی بصیرت 14; اللہ تعالی کی نواہی 11;اللہ تعالی کے اوامر 1
اللہ تعالی کی طرف لوٹنا :6
ایمان :
آخرت کی سزا پر ایمان 10;آخرت میں جزا پر ایمان 10;ایمان کے آثار 10
پادرش:
پادرش کے اسباب15
تبليغ:
تبليغ کا طریقہ 13;تبليغ کی آسیب شناسي13
تجاوز :
تجاوز کے موارد 12
توحيد:
توحید پر استقامت 1، 2، 9; توحید پر استقامت کی جزاء 15; توحید کی تبليغ میں استقامت 3
جذبہ:
جذبے سے اسباب9،10
دين :
تبليغ دین میں استقامت 3
ديندار ي:
دینداری میں استقامت 5، 10، 17; دین داری میں استقامت کی جزائ15; صدر اسلام میں دینداری 5
ذکر :
اللہ کی آخرت میں قضاوت کا ذکر 10; اللہ کی نظارت کا ذکر7 1; اللہ کے علم کا ذکر 17; انبیاء کے واقعات کا ذکر 9; کافروں کی عاقبت کا ذکر 9; مؤمنین کی عاقبت کا ذکر 9
سزا :
سزا کے اسباب 16
شرك :
شرك سے منع کرنا 11شرك کی حقیقت 12; شرك کی سزا 16
شك :
شك کے آثار 8
صحابہ :

اسلام سے پہلے والے صحابہ 7; صحابہ اور شرك 7 ; صحابہ كى توبہ 7
طغياني:
طغيانى كى سزا16; طغيانى كے موارد12
عبادت :
غير الله كى عبادت كے آثار 16;عبادت ميں استقامت 1، 2، 9
مبلّغين :
مبلّغين كى ذمہ دارى 13
مسلمين :
صدر اسلام كے مسلمين كى مشكلات 5
مومنين :
مؤمنين اور شرك عبادى 11; مؤمنين كى استقامت 2، 3; مؤمنين كى ذمہ دارى 2، 3
نافرمانى :
الله تعالى كى نافرمانى 16;كى نافرمانى كى سزاء 16
نظريہ كائنات:
نظريہ كائنات اور ايڈيالوجى 10، 17

وَلاَ تَرْكَنُواْ إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللّهِ مِنْ أَوْلِيَاء ثُمَّ لاَ تُنصَرُونَ (١١٣)
اور خبردار تم لوگ ظالموں كى طرف جھكائو اختيار نہ كرنا كہ جہنم كى آگ تمھيں چھولے گى اور خدا كے علاوہ تمہارا كوئي سرپرست نہيں ہوگا اور تمھارى مدد بھى نہيں كى جائے گي(113)

1_ ستم گروں اور ظالموں پر بھروسہ اوران كى طرف ميلان ركھنا ، حرام اور گناه كبيره ہے _
(ولاتركنوا الى الذين ظلموا ... )
(الركون الى شيء) كسى شے كى طرف تمايل اور اس پر اعتماد كرنے كے معنى ميں ہے_
2_ ستم گروں اور ظالموں پر اعتماد و تمايل ركھنا، جہنم كى آگ ميں گرفتار ہونے كا سبب ہے _
ولاتركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النّار
3_ ظلم و ستم كرنے والے، جہنم كى آگ ميں ڈالے جائيں گے _
فتمسكم النار
( فتمسكم النار ) كا جملہ بتاتا ہے كہ ظالموں پر اعتماد كرنا، آگ ميں جانے كا موجب ہے اور يہ معنى بتاتا ہے كہ خود ظلم و ستم كرنے والے بھى جہنم



كى آگ ميں ڈالے جائيں گے _(فتمسكم) سے يہ بھى معنى ليا جاسكتا ہے كہ خود ظالم لوگ آگ كى مانند ہيں ان كا سہا را يا ان پر اعتمار كرنے سے آگ تمھيں بھى اپنى لپيٹ ميں لے گي_
4_ شرك ،غيراللہ كى عبادت اور ظلم كرنا، آتش دوزخ ميں ڈالے جانے كا سبب ہيں _
ولاتركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار
ظلم كے مصداق جو مورد نظر ہيں گذشتہ آيات كو مدنظر ركھتے ہوئے وه شرك اور غير الله كى عبادت كرنا ہيں _
5_ مسلمانوں كو چاہيئے كہ اپنے دين مبين كو محكم كرنے كے ليے اور اس كے مقاصد كى تكميل كے ليے ظالم و ستمگروں پر بھروسہ نہ كريں اورنہ ہى ان سےمدد طلب كريں _
فاستقم كما امرت و من تاب معك ... ولاتركنوا الى الذين ظلمو
دين كى راه ميں استقامت دكھانے كا حكم آنے كے بعد ظالم لوگوں كى طرف تمايل اور ان پر بھروسہ كرنے سے منع كرنا ،

مؤمنین کو خبردار کرنا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اپنے مقاصد ( دین کی راہ میں استقامت اور اس کے مقاصد کی تکمیل ) کے لیے ظالموں پر اعتماد کریں اور ان سے مد د حاصل کریں_

6_ توحید و دین کو پھیلانے کے لیے ظالموں پر اعتماد کرنا ، طغیان گری اور شرعی حدود سے نکل جانا ہے_

فاستقم کما امرت ... لاتطغوا ... ولاترکنوا الی الذین ظلمو

( لاترکنوا ) کا جملہ ممکن ہے کہ (لا تطغوا) کا مصداق ہو اور ( کما امرت) کی تفسیر ہو_

7_ ستمگر لوگ کبھی بھی اہل ایمان کو ان کے توحیدی مقاصدمیں ترقی و تکمیل کے لیے مدد نہیں کریں گے_

ولاترکنوالی الذین ظلموا ... مالکم من دون اللہ من اولیاء

8_ ہدف ،وسیلہ کی توجیہہ و تاویل نہیں کرسکتا _

فاستقم کما امرت ... ولاتطغوا ... ولاترکنوا الی الذین ظلمو

9_ فقط اللہ تعالی ہی انسانوں کا سرپرست اور مددگار ہے_

وما لکم من دون اللہ من اولیاء

10_ اللہ تعالی کی سرپرستی اور ولایت کو قبول نہ کرنا، انسان کو مختلف اولیاء و سرپرستوں کے جال میں گرفتار کردیتا ہے _

و مالکم من دون اللہ من اولیاء

معنی و مقصود (کہ خدا کے علاوہ کوئي سرپرست نہیں) کو سمجھا نے کے لیے جمع " اولیا"کی جگہ مفرد "ولی " کو لانا کافی تھا لیکن جمع کو ذکر کرنا مختلف نکات کی طرف اشارہ ہے اور مذکورہ بالا نکتہ ان میں سے ایك ہے_



11_ ظالم لوگ ،ولایت اور سرپرستی کے لائق نہیں ہیں_

ولاترکنوا الی الذین ظلموا ... و مالکم من دون اللہ من اولیاء

12_ فقط اللہ تعالی عزّوجل پر بھروسہ اور اس سے مدد کرنے سے ہی دین کو محکم اور اس کے مقاصد کی تکمیل کی جاسکتی ہے _

فاستقم کما امرت ... و مالکم من دون اللہ من اولیاء

مذکورہ بالا تفسیر، ( فاستقم ...) کو جملہ ( ما لکم من دون اللہ من اولیاء ) سے ارتباط دینے سے حاصل ہوئي ہے _

13_ جہنم کی آگ میں گرفتار ہونے والوں کو کوئي بھی نجات نہ دے گا اور نہ کوئي ان کی مدد نہ کرسکے گا _

ثم لاتنصرون

14_ عن ابی عبداللہ (ع) فی قول اللہ عزوجل : (ولاترکنوا الی الذین ظلموا ...) قال: ہو الرجل یأتی السلطان فیحب بقائہ الی ان یدخل یدہ الی کیسہ فیعطیہ (1)

امام صادق (ع) سے اللہ تعالی کے اس قول ( لاترکنوا الی الذین ظلموا ... )کے بارے میں روایت ہے کہ ظالم پرركون کا معنی یہ ہے کہ انسان،ظالم سلطان کے پاس چلاجائے اور دوست رکھتا ہو کہ یہ زندہ رہے اور اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر اسے دیتا ہے_

15_ عن رسول اللہ (ص) ... من مدح سلطاناً جائراً و تخفّف و تَضَعضَع لہ طمعاً فیہ کان قرینہ الی النار ... قال اللہ عزوجل : (ولاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار) (2)

آنحضرت (ص) سے روایت ہے کہ اگر کوئي شخص اپنے طمع کی خاطر سلطان جائر کی خوشامد کرے اور اس کے مقابلے میں اپنے آپ کو ذلیل کرے تو جہنم میں اس کا ساتھی ہوگا اس لئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا :ولاترکنوا ...

16_عن علی بن الحسین (ع) (فی حدیث طویل ) ... ولا ترکنوا الی الدنیا فان اللّہ عز و جل قال لمحمد صلی اللّہ علیہ و آلہ و سلم :( و لا ترکنوا لی الذین ظلمو ا فتمسکم النار ) و لا ترکنوا الی زہرة الدنیا و ما فیہا رکون من اتخذہا دار قرار و منزل استیطان (3)(...

امام سجاد (ع) سے (طویل حدیث کے ضمن میں ) یہ روایت ہے کہ دنیا پر اطمینان و اعتماد نہ کریں کیونکہ اللہ تعالی نے آنحضرت (ص) کو فرمایا (ولا ترکنوا ...) اوردنیا کی زیبائي اور جو کچھ اس میں ہے اس پر اس طرح اطمینان و اعتماد نہ کرنا ، جس طرح کوئي اپنے گھر میں ہمیشہ رہنے کے لیے اس سے دل باندھ لے _

.............

**1) کافی ، ج 5، ص 108، ح 12; نورالثقلین ، ج2، 400، ح231_**
**2) امالی صدوق ، ص 347، ح 1، مجلس 66_ بحارالانوار ، ج 72، ص 369، ح3_**
**3) کافی ، ج 8، ص 75، ح 29; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 400، ح231_**


17_ عن ابی عبداللہ (ع) (فی قولہ تعالی ) "ولا ترکنوا الی الذین ظلمو افتمسکم النار " قال : اما انہ لم یجعلہا خلوداً و لکن تمسکم النار فلا ترکنوا الیہم (1)
امام جعفر صادق (ع) سے ( اللہ تعالی کے اس قول ولا ترکنوا ...) کے بارے میں روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ(ص) نے فرمایا خبردار رہیں کہ اللہ تعالی نے (ظالم لوگوں پر اعتماد و بھروسہ کرنے والوں کے لیے)ہمیشگی جہنم قرار نہیں دی ہے _لیکن تم اس کی لپیٹ میں آسکتے ہو اس سے ظالموں پر اطمینان اور بھروسہ کرنے سے پرہیز کرو_
18_ عن النبی (ص) قال ... و قال لقمان لابنہ : یا بنيّ ... ان کنت صالحاً فابعد من الاشرار و السفہاء فربّما اصابہم اللہ بعذاب فیصیبک معہم فقد افصح اللہ سبحانہ و تعالی بقولہ ... و ... و قال سبحانہ: و لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار (2)
رسول خدا(ص) سے روایت ہے کہ حضرت (ص) نے فرمایا کہ لقمان حکیم نے اپنے فرزند سے کہا کہ اگر تم مؤدب انسان ہو تو، کم ذہین اور شریر لوگوں سے دوری اختیار کرو _ کیونکہ ممکن ہے اللہ تعالی ان پر عذاب کو نازل کردے اور وہ عذاب تمھیں بھی گھیر لے ... اور اللہ تعالی نے واضح طور پر فرمایا ہے ... و ... ( و لا ترکنوا الی الذین ...)
------------------------------------------------

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی ولایت 9;اللہ تعالی کی ولایت سے منہ پھیرنے کے آثار 10; اللہ تعالی کے مختصّات 9
احکام : 1
انسان :
انسانوں کا مددگار 9
اہل جہنم :
اہل جہنم کا بے یارو مددگارہونا13
تبلیغ:
تبلیغ کا طریقہ 12
تجاوز :
تجاوز کے موارد 6
توکل :
اللہ تعالی پر توکل کے آثار 12
جہنم :
جہنم کے اسباب 2، 4، 15;جہنم میں ہمیشہ کے لیے رہنا 17
جھکاؤ:
ظالموں کی طرف جھکاؤ 14; ظالموں کی طرف جھکاؤ کا گناہ 1; ظالموں کی طرف جھکاؤ کی حرمت 1; ظالموں کی طرف جھکاؤ کی سرزنش 18;

.............

**1) تفسیر عیاشی ، ج 2 ، ص 161، ح 72; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 400، ح 233_**
**2) بحار الانوار ، ج 71، ص 189، ح 18_**


اظالموں کی طرف جھکاؤ کی نہی 5;ظالموں کی طرف جھکاؤ کے آثار 2، 15

دينا كو طلب كرنا :
دنيا كو طلب كرنے كى سرزنش 16;دنيا كو طلب كرنے كے آثار 16
ديندارى :
دينداری ميں استقامت 5، 12
راويت :14، 15، 16، 17، 18
شرك :
شرك كے آثار 4; شرك كاظلم 4
طغيان:
طغيانى كے موارد6
ظالمين :
ظالم اور توحيد 7; ظالم اور مومنين 7; ظالم اور ولايت 11;ظالموں پر اعتماد 6;ظالموں پر اعتماد كرنے كے آثار 2; ظالموں پر اعتماد كرنے سے نہي5;ظالموں پر اعتماد كرنے كى حرمت 1 ; ظالموں كا انجام 3; ظالموں كا جہنم ميں ہونا 3; ظالموں كا نالائق ہونا 11;
ظلم :
ظلم كے موارد 4
عبادت :
غير الله كى عبادت كاظلم ہونا 4;غير الله كى عبادت كے آثار 4
عذاب :
عذاب كے اسباب 18
گناہان كبيره : 1
محرمات :1
مدد طلب كرنا :
الله تعالى سے مدد طلب كرنے كے آثار 12; ظالموں سے مدد طلب كرنا 5
مسلمين :
مسلمين اور ظالمين 5; مسلمين كى ذمہ دارى 5
مومنين :
مومنين كى امداد كرنا 7
نظريہ كائنات :
توحيدى نظريہ كائنات 9
ولايت :
غير الله كى ولايت كو قبول كرنے كا سبب 10
ولى :
ولى كے شرائط 11
ہدف و وسيلہ : 8

وَأَقِمِ الصَّلاَةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّـيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ (١١٤)
اور پيغمبر آپ دن كے دونوں حصوں ميں اور رات گئے نماز قائم كريں كہ نيكياں برائيوں كو ختم كردينے والى ہيں اور يہ ذكر خدا كرنے والوں كے لئے ايك نصيحت ہے (114)

1_ نماز يوميہ كو اس كے مقررہ وقت ميں بجالانا، ضرورى ہے_
و اقم الصلوة طرفى النہار و زلفاً من الّيل
2_ دن كے دو طرف ( صبح و عصر يا صبح و مغرب ) اور رات كے شروع ہونے كا وقت، نماز كے مقررہ، اوقات ہيں_
و اقم الصلوة طرفى النہار و زلفاً من الّيل
(طرف) جانب اور كنارہ كو كہتے ہيں_ دن كے دونوں طرف ( صبح و عصر يا صبح و مغرب) پر صدق كرتے ہيں _(زُلَف ) ( زلفة) كى جمع ہے_ جو رات كى پہلى گھڑيوں كو كہا جاتا ہے _ جو مغرب و عشا كا وقت ہے_
3_ آنحضرت (ص) كو لوگوں كے ليے اقامہ نماز كا نمونہ ہونا چاہيئے_
و اقم الصلاة
مفسرين كا خيال ہے كہمذكورہ آيت شريفہ ميں نماز سے مراد، نماز يوميہ ہے اور يہ نماز تمام لوگوں پر واجب ہے _ لہذا آنحضرت (ص) كو اقامہ نماز كے ليے مخاطب قرار دينا، مذكورہ بالا تفسير كى طرف اشارہ ہوسكتا ہے_
4_ نماز كا قائم كرنا، دين كے راستے ميں استقامت اور تبليغ كر نے كا ذريعہ ہے_
فاستقم كما امرت ... و اقم الصلاة
5_ نيك كاموں كو انجام دينا، برے كاموں كو ترك كرنے كا سبب ہيں_
ان الحسنات يذہبن السيئات
(يذہبن السيئات ) برائيوں كا مٹ جانا، اس معنى كا احتمال ديتاہے كہ برے كام اصلا وجود ميں

334
نہيں آئے اس بنياد پر اس بنياد پر (انّ الحسنات ...) كا جملہ اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ نيك كام كرنے سے انسان كے اندر يہ صالحيت پيدا ہو جاتى ہے كہ وہ برے كاموںكى طرف نہيں جاتا_
6_ نيك كاموں كو انجام دينے سے گناہوں كى بخشش ہوجاتى ہے_
ان الحسنات يذہبن السيئات
مذكورہ تفسير اسى صورت ميں ہے كہ جب ہم (يذہبن السيئات ) كا معنى ،گناہوں كا ختم ہو جانا كريں تو اس بناء پر جملہ (انّ الحسنات ...) يہ بتاتا ہے كہ انسان كا نيك كام كرنا، برے كاموں كو ختم كرديتا ہے اور انسان بخشا جاتا ہے_
7_ دن را ت كى نمازيں، نيك كاموں كا واضح ترين مصداق ہيں_
و اقم الصلاة ... ان الحسنات يذہبن السيئات
8_ يوميہ نمازيں، ناروا كاموں كے ترك كرنے اور گناہوں كى بخشش كا ذريعہ ہيں_
و اقم الصلاة ... ان الحسنات يذہبن السيئات
9_ نماز يوميہ كے اقامة كا حكم، الله تعالى كے مواعظ اور مہم نصيحتوں ميں سے ہے_
و اقم الصلاة ... ذلك ذكرى
(ذلك ) كا مشاراليہ اس آيت كے تمام دستورات اور ما قبل دو آيات كے دستورات كو شامل ہے_ اور مذكور معنى (ذلك ذكرى ) كو (اقم الصلاة) كے ساتھ ملا كرحاصل ہوا ہے _ (ذلك) كا اشارہ دور كے ليے ہوتا ہے ليكن يہاں اسكا نزديك كے ليے استعمال ہونا، مشار اليہ كى عظمت اور اہميت كى طرف اشارہ كرتا ہے_
10_ نماز، الله تعالى كو ياد كرنے اور اسكو فراموش نہ كرنے كا ذريعہ ہے_
و ا قم الصلاة ... ذلك ذكرى
11_ دين پر ثابت قدمى كا ضرورى ہونا ، نافرمانى اور سركشى سے پرہيز كرنا ، ظالم اور ستم گر لوگوں كى طرف جھكاؤ اور ان پر اعتماد نہ كرنا ، الله تعالى كے مواعظ اور مہم نصيحتوں ميں سے ہے_
فاستقم كما امرت ... و لا تطغوا ... و لا تركنوا الى الذين ظلموا ... ذلك ذكرى للذكرين
12_ نيك كاموں كے سبب گناہوں كا محو ہوجانا، اس ذات اقدس كى ياد كو باقى ركھنے كے ليے مناسب ترين حقيقت ہے _

ان الحسنات یذہبن السیئات ذلك ذكرى للذاكرين
13_ صرف نصیحت حاصل کرنے والے ہی اللہ تعالی


کے مواعظ اور نصیحتوں سے نصیحت حاصلہیں گے_
ذلك ذكرى للذاكرين
زمخشری نے کتاب کشاف میں (ذکری ) کا معنی موعظہ اور ( ذاکرین ) کا معنی نصیحت قبول کرنے والے کیا ہے_
14_ عن ابی جعفر (ع) ( فی حدیث) ... و قال تبارك و تعالی ... "اقم الصلاة طرفی النہار " و طرفاہ صلاة المغرب و الغداة " و زلفاً من اللیل " فہی صلاة العشاء الأخرة ...(1)
امام باقر (ع) سے ایك حدیث کے ضمن میں روایت ہوئي ہے _ ...کہ خداوند عالم فرماتا ہے (اقم الصلاة طرفی النہار) اس کے دونوں طرف سے مراد ، نماز مغرب اور صبح ہے اور فرمایا کہ(زلفاً من اللیل ) سے مراد، نماز عشاء ہے_
15_ عن ابی عبداللہ (ع) فی قول اللہ عزوجل : "انّ الحسنات یذہبن السیئات "قال : صلاة المؤمن باللیل تذہب بما عمل من ذنب بالنہار (2)
امام جعفر صادق (ع) سے آیت شریفہ ( ان الحسنات یذہبن السیئات ) کے بارے میں روایات نقل ہوئي ہے کہ آپ (ص) نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ مومن کی رات والی نماز، اس کے دن کے تمام انجام شدہ گناہوں کو پاك کردیتی ہے_
16_ عن علی (ع) انہ قال : الصلوات الخمس کفّارة لما بینہنّ ما اجتنبت الکبائر و ہی التی قال اللّہ عزّوجل : " ان الحسنا ت یذہبن السیئات "(3)
امیر المؤمنین (ع) سے روایت ہے کہ آپ(ص) فرماتے ہیں کہ پانچ وقت کی نماز میں ان گناہوں کا کفارہ ہے جو انسان ان نمازوں کے در میان فاصلہ میں انجام دیتا ہے بشرطیکہ گناہ کبیرہ سے اجتناب کرتا ہواوریہی اللہ تعالی کے فرمان(ان الحسنات یذہبن السیئات )کا معنی ہے_
17_ عن امیر المؤمنین (ع) : ... ان اللّہ تعالی یکفّر بکل حسنة سیئة قال اللہ عزوجل: (ان الحسنات یذہبن السیئات )(4)
امیرالمؤمنین (ع) سے روایت ہے کہ اللہ تعالی ہر نیك عمل کے بدلے میں ایك برائي کو مٹادیتا ہے _ اللہ تعالی عزّوجل ّفرماتا ہے:" ان الحسنات یذہبن السیئات"
18_ عن رسول اللہ (ص) : ... یہّم العبد ...
..............

**1) معانی الأخبار ، ص 332، ح 5; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 400، ح 234_**
**2) کافی ، ج 3 ، ص 266، ح 10; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 401، ح 234_**
**3) دعائم الاسلام ، ج 1 ، ص 135; بحار الانوار ، ج 79، ص 233، ح 57_**
**4) امالی شیخ طوسی ، ج 1 ، ص 25; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 402، ح 238_**


بالسیئة ا ن یعملہا ... و ان ہو عملہا ا جّل سبع ساعات و قال صاحب الحسنات لصاحب السیئات ... لا تعجل عسی ان یتبہا بحسنة تمحوہا فان اللّہ عزّوجل یقول: "انّ الحسنات یذہبن السیئات"(1)
آنحضرت (ص) سے روایت نقل ہوئي ہے ... کہ جب کوئي اللہ کا بندہ نامناسب کام کو انجام دینے کا ارادہ کرتا ہے ... اوراگر اس کام کو انجام دے دیتا ہے_ تو سات گھنٹوں تك اسے مہلت دی جاتی ہے اور نیك کاموں کو لکھنے والا فرشتہ ، برے کاموں کو لکھنے والے فرشتہ سے کہتا ہے :کہ تم جلدی نہ کرو ممکن ہے کہیہ کسی نیك کام کو انجام دے اور یہ برائي مٹ جائے اللہ تعالی فرماتا ہے : ( ان الحسنات یذہبن السیئات )
------------------------------------------------
آنحضرت (ص) :
آنحضرت(ص) کی ذمہ داری 3; آنحضرت (ص) کی نماز3
احکام : 1، 2
استقامت :

استقامت کا پیش خیمہ 4
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے مواعظ 9، 11;اللہ تعالی کے مواعظ سے عبرت لینا 13
بخشش:
بخشش کے اسباب 6، 8
بیزاری :
ظالموں سے بیزاری کی اہمیت 11
دین :
دین کی تبلیغ 4
دینداری :
دینداری میں استقامت 4; دینداری میں استقامت کی اہمیت 11
ذکر :
اللہ کےذکر کا طریقہ 10; گناہ سے کفارہ کا ذکر 12
روایت :14، 15، 16، 17، 18
عمل :
پسندیدہ عمل کے آثار 5، 6، 12، 15،16، 17، 18; پسندیدہ عمل کے موارد 7; ناپسند عمل سے اجتناب 5،8
گناہ :
گناہ کے کفارہ کے اسباب 15، 16، 17، 18
لوگ :
.............

**1)کافی ، ج 2 ، ص 429، ح 4 ; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 401 ، ح 235_**



لوگوں کا نمونہ 3
نافرمانی :
نافرمانی سے اجتناب کی اہمیت 11
نصیحت قبول کرنے والے :
نصیحت قبول کرنے والوں کے فضائل 13
نماز :
نماز شب کے آثار 15; نماز صبح کا وقت 2، 14; نماز عشاء کا وقت 2، 14; نماز عصر کا وقت 2; نماز قائم کرنے کی اہمیت 1; نماز قائم کرنے کے آثار 4;نماز کی اہمیت 10; نماز کے آثار 8، 16; نماز کے احکام 1، 2; نماز کے اوقات1، 2، 14;نماز مغرب کا وقت 2، 14;نماز یومیہ کی فضیلت 7;نماز یومیہ کے قائم کرنے کی اہمیت 9
نمونہ قرار دینا:
حضرت محمد(ص) کو نمونہ قرار دینا3

وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (١١٥)
اور آپ صبر سے كام ليں كہ خدا نيك عمل كرنے والوں كے اجر كو ضايع نہيں كرتا ہے (115)

1_اللہ تعالى اپنے نبى كو صبر و شكيبائي اختيار كرنے كى دعوت ديتا ہے_
واصبر
2_ دين كى مشكلات ميں صبر كو توشہ راہ بنانا، ضرورى ہے_

فاستقم كما امرت ... و اصبر
3_ دين پرپابند رہنا ، نافرمانى سے پرہيز كرنا ، ظالم و ستمگر لوگوں پر اعتماد اور ان كا سہارا نہ لينا يہ صبر كو توشہ راہ بنانے كے امور ہيں_
فاستقم كما امرت ... و لا تركنوا الى الذين ظلموا ... و اصبر
4_ نماز كو اس كے مقررہ اوقات ميں قائم كرنا،صبر اختيا ر كرنے كا محتاج ہے_
و اقم الصّلاة طرفى النہار ... و اصبر
5_ الله تعالى نيك اعمال كرنے والوں كے اجر و ثواب كو كم نہيں كرتا اور ان كو اپنے اعمال و كردار كى جزاء سے محروم نہيں كرتا _
فان اللّه لا يضيع اجر المحسنين

338

6_ وہ لوگ جو فرمان الہى كى اطاعت كرنے پر صبرسے كام ليں وہ محسنين ميں سے ہيں_
و اصبر فانّ اللّه لا يضيع اجر المحسنين
7_ دين كا پابند رہنا ، نافرمانى اورتجاوز سے پرہيز كرنا ، ظالم لوگوں كا سہارا نہ لينا اور نماز قائم كرنا يہ نيك كام ہيں اور الله كے نزديك اجر و ثواب ركھتے ہيں_
فاستقم ... و لا تركنوا ... اقم الصلاة ... فان الله لا يضيع اجر المحسنين
------------------------------------------------
آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) كى ذمہ دارى 1
استقامت :
استقامت كے آثار 7
اطاعت :
اطاعت ميں صبر كرنا 6;الله كى اطاعت 6اطاعت كرنے والے:6
الله تعالى :
الله تعالى كا اجرو ثواب 5; الله تعالى كى دعوتيں 1
جزاء و ثواب :
جزا و ثواب كے اسباب 7
جھكاؤ و ميلان :
ظالموں كى طرف جھكاؤ و ميلان كو ترك كرنا 3;ظاموں كى طرف جھكاؤ و ميلان كو ترك كرنے كے آثار 7
ديندارى :
ديندارى ميں استقامت 3، 7; ديندارى ميں صبر 2، 3
سختى :
سختى ميں صبر 2
صابرين : 6
صبر:
صبر كى اہميت 1، 2، 3، 4; صبر كى دعوت 1
عمل :
پسنديدہ عمل كے موارد 7
محسنين 6:
محسنين كے ليے جزاء كا حتمى ہونا 5
نافرمانى :

339

فَلَوْلاَ كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُوْلُواْ بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الأَرْضِ إِلاَّ قَلِيلاً مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُواْ مَا أُتْرِفُواْ فِيهِ وَكَانُواْ مُجْرِمِينَ (۱۱٦)
تو تمھارے پہلے والے زمانوں اور نسلوں میں ایسے صاحبان عقل کیوں نہیں پیدا ہوئے ہیں جو لوگوں کو زمین میں فساد پھیلانے سے روکتے علاوہ ان چند افراد کے جنھیں ہم نے نجات دیدی اور ظالم تو اپنے عیش ہی کے پیچھے پڑے رہے اور یہ سب کے سب مجرم تھے (116)

1_ پہلے والی امتیں جو ہلاك ہوئیں ( مثلاً امت نوح ، ہود ، صالح ، ولوط ...) یہ امتیں فاسد اور تباہ کار تھیں _
فلو لا كان من القرون من قبلكم اولو بقية ينہون عن الفساد
(قرن ) (قرون ) كا واحد ہے جو ایسی امت اور معاشرہ كو كہا جاتا ہے جو ایك ہی زمانے میں زندگی بسركریں _
2_ پہلی امتوں پر عذاب اور ان كی بربادی كا سبب ،ان كا فساد اور تباہ كاری تھی _
فلو لاكان من القرون من قبلكم ا ُولوا بقية ينہون عن الفساد
( ممن انجينا منہم ) كی عبارت اس بات كی دلیل ہے كہ ( القرون من قبلكم) سے مراد، وہ امتیں ہیں جو عذاب الہی میں گرفتار ہوئیں اور ہلاك ہوگئیں _
3_ پہلے والی امتوں كا فساد اور ان كی تباہ كاریاں وسیع پیمانے پراور ہر طرف تھیں _
ينہون عن الفساد فی الأرض
"فی الأرض" كی قید، ان كے فساد كی وسعت كو بیان كررہی ہے_
4_ ہلاك ہونے والی پہلی امتوں میں كوئي اصلاح كرنے والا اور دلسوز شخص جو ان كو فساد و تباہی سے

340

روكے، موجود نہیں تھا_
فلو لا كان من القرون من قبلكم أولُوابقية ينہون عن الفساد
"بقية" كے معانی میں سے ایك معنی فضل و نیكی ہے تفسیر كشاف میں آیا ہے كہ فلاں شخص "بقية الاقوم" ہے یعنی قوم كے نیك افراد میں سے ہے اس بناء پر "أُولُو بقية" یعنی نیك اور بافضل لوگ اور اس مقام كی مناسب سے دلسوز و مصلح لوگ معین _ اور لوہ "كیوں نہ" كے معنی میں ہے " لہذا فلولا ..." كا معنی یہ ہو گا كہ تم سے پہلی والی امتوں میں اصلاح كرنے والے لوگ كیوں نہ تھے تا كہ انہیں فساد تباہی سے روكتے ؟_
5_ جب فساد اور تباہی كا رواج ہوجائے اور وہ سب لوگوں كو اپنی لپیٹ میں لے لے تو اس وقت امتوں پر عذاب الہی كے آنے كا خطرہ ہوتا ہے_
ينہون عن الفساد فی الارض
6_ لوگوں كو فساد اور گناہ كرنے سے روكنا اور نہی عن المنكر كرنا، ضروری ہے _
فلو لا كان ... اولوا بقية ينہون عن الفساد
7_ گذشتہ ادیان میں، نہی عن المنكر كرنا واجب تھا _
فلو لا كا ن ... اولو ا بقية ينہون عن الفساد
8_ گذشتہ ہلاك ہونے والی امتونمیں بہت كم لوگ ایسے تھے جو فساد اور برائیوں سے دور تھے اور لوگوں كو بھی فساد اور گناہ سے روكتے تھے_
فلو لا كان ... أُولُوا بقية ينہون عن الفساد فی الأرض الّا قليل
9_ اللہ تعالی نے گذشتہ امتوں میں سے صرف نیك لوگوں اور نہی عن المنكر كرنے والوں كو اپنے نازل شدہ عذاب سے

رہائي بخشی _
الّا قليلاً ممن انجينا منہم
( منہم ) (قليلاً) كےليے قيد ہے _ اور اسكی ضمير ( القرون) كی طرف لوٹتی ہے_ اور (ممّن) ( من مَن)ميں ( من ) بيانيہ ہے _ تو (الّا قليلاً ...) كا معنی يوں ہوگا كہ گذشتہ معاشروں ميں كچھ گنے چنے لوگ صاحب فہم و درك تھے جو فساد و برائيوں سے روكتے تھے اور صرف انہوں نے ہی نجات پائي_
10_ لوگوں كو فساد اور برائيوں سے روكنا اور نہی عن المنكر كرنا، الله كے عذاب سے نجات و رہائي كا سبب ہے_
الّا قليلاً ممن انجينا منہم
11_ گذشتہ ہلاك ہونے والی امتوں ميں نہی عن المنكر كرنے والوں كا كم ہونا،سبب تھا كہ وہ اپنے معاشرے كو فساد اور تباہی سے نہ بچا سكے _
الّا قليلاً ممن انجينا منہم
(الّا قليلاً ) كا جملہ (انجيناہم ) كے قرينے كی وجہ سے اس پر دلالت كرتا ہے، كہ الله تعالی نے نہی عن المنكر كرنے والوں كو جوگنے چنے تھے نجات دی اور ان كے پورے معاشرے كو عذاب


سے ہلاك كرديا_
تھوڑ ی مقدار ميں ہونے كی صورت ميں صاحب عقل و خرد اپنے معاشرے كو فساد سے نہ بچاسكے اس وجہ سے ان كے معاشرے پر عذاب نازل ہوگيا _
12_ گذشتہ ہلاك ہونے والی امتيں، دنيا وی لذّات اور مال و متاع سے دل لگائے ہوئے تھيں_
واتبع الذين ظلموا ما ترفوا فيہ
13_ گذشتہ امتوں كا مادی لذتوں اور دنياوی مال و متاع كی طرف جھكاؤ، ان كو فساد و تباہی كی طرف لے گيا_
و اتبع الذين ظلموا ما ا ترفوا فيہ
(تُرفہ ) بمعنی نعمت ہے اور (مترف) اسكو كہا جاتا ہے كہ جسكو نعمت كی فراوانی نے بے ہوش اور سركش كرديا ہو _ اور آيت شريفہ ميں ( ما) سے مراد، مال و منال او رمادی لذتيں ہيں _ اس بناء پر (ما أترفوا فيہ ) كا معنی يوں ہوگا كہ وہ لوگ مال و منال اور دنيا كی لذتوں كی وجہ سےمست اور سركش ہوگئے تھے_
14_ گذشتہ ہلاك ہونے والے معاشرے گناہگار تھے_
و كانوا مجرمين
15_ دنيا كے مال و منال اور مادی لذتوں سے دل لگانا ، گناہ ہے _
و اتبع الذين ظلموا ما اُترفوا فيہ و كانوا مجرمين
16_ دنيا كی لذتوں سے دل لگانا اور رفاہ طلبی و ستمگری كا پيش خيمہ اور جرم وگناہ كے ميلان كا سبب ہے_
واتبع الذين ظلموا ما اُترفوا فيہ و كانوا مجرمين
------------------------------------------------
احكام :7
اديان :
اديان كی تعليمات 7
اقوام :
فاسد قوميں 1
الله تعالی :
الله تعالی كا نجات دينا 9
جرم :
جرم ايجاد كرنے والے عوامل 16
دنيا طلبی :
دنيا طلبی كا گناہہونا 15;دينا طلبی كے آثار 13، 16; رفاہ و آسائشے كے آثار 16

ظلم :
ظلم کا سبب 16

342
عذاب :
عذاب سے نجات کے اسباب 10، عذاب کے اسباب 2، 5
فساد :
فساد سے روکنے کے آثار 10; فساد سے نہی کرنا 6; فساد کے آثار 2، 5; فساد کے عوامل ، 13
قوم ثمود :
قوم ثمود کا فساد 1
قوم عاد:
قوم عاد کا فساد 1
قوم لوط:
قوم لوط کا فساد 1
قوم نوح :
قوم نوح کا فساد 1
گذشتہ اقوام :
گذشتہ اقوام کا عذاب 2; گذشتہ اقوام کا فساد 1، 2، 3; گذشتہ اقوام کی دنیا طلبی 12، 13; گذشتہ اقوام کی ہلاکت 2; گذشتہ اقوام میں اصلاح کرنے والوں کی نجات 9;گذشتہ اقوام میں گناہ 14; گذشتہ
اقوام میں مصلحین 4;گذشتہ اقوام میں مصلحین کا کم ہونا8;گذشتہ اقوام میں نہی عن المنکر کرنے والوں کی کمي8،
11;گذشتہ اقوام میں نہی عن المنکر کرنے والے 4
گناہ :
گناہ سے روکنا 6 گناہ کا سبب 16; گناہ کے موارد15
گناہ کرنے والے :14
نہی عن المنکر کرنے والے :
نہی عن المنکر کرنے والوں کو نجات 9;نہی عن المنکر کرنے والے اور گذشتہ اقوام کے فساد و برائیاں 11
نہی عن المنکر :
نہی عن المنکر ادیّان میں 7; نہی عن المنکر کی اہمیت 6; نہی عن المنکر کے آثار 10; نہی عن المنکر کے احکام 7
واجبات :
ادیان میں واجبات 7
ہلاکت :
ہلاکت کے عوامل 2

343

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَى بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ (١١٧)
اور آپ کے پروردگار کا کام یہ نہیں ہے کہ کسی قریہ کو ظلم کرکے تباہ کردے جب کہ اس کے رہنے والے اصلاح کرنے والے ہوں(117)

1_ اللہ تعالی نے کبھی بھی انسان معاشرے کو ظلم کے ذریعے اور بغیر کی وجہ کے دنیاوی عذاب میں نہ مبتلا کیا ہے اور نہ کرے گا _

و ما كان ربك ليہلك القرى بظلم
( بظلم ) ميں "با" ملا بست كے ليے ہے _ اس صورت ميں ( ما كان ... ) كے جملے كا معنى يوں ہوگا كہ ہرگز الله تعالى ، بستى كے لوگوں كو ظلم كے ذريعے ہلاك نہيں كرتا _ يہانبستيوں كى طرف ہلاكت كى نسبت دينے كا مقصد يہ ہے كہ يہاں ہلاك كرنے سے مراد، دنياوى ہلاكت اور عذاب استيصال ہے _
2_ الله تعالى كااپنے بندوں سے يہ طريقہ كا ر رہا ہے كہ كم ان سے معمولى سے ستم و ظلم كے بغير عادلانہ برتاؤ كيا جائے_
و ما كان ربك ليهلك القرى بظلم
جملہ (ما كان ليفعل كذا) كى تركيب( كہ ممكن نہ تھا كہ ايسا كرتا) بات پردلالت كر رہى ہے كہ يہ فعل ، اس فاعل سے صادر نہيں ہو سكتا_
3_ الله تعالى ، نيك قوموں كو جو اچھے كام كرنے والى ہيں پر عذاب استيصال نازل نہيں كرتا _
و ما كان ربك ليہلك القرى بظلم و اہلہا مصلحون
4_ نيك اعمال كرنے والى قوموں پر عذاب كا نازل كرنا، ان پر ظلم ہے _
و ما كان ربك ليہلك القرى بظلم و اہلہا مصلحون
( مصلح) كا معنى خود كو اور دوسروں كو اصلاح كرنے كے معنى مينآتا ہے _ ليكن مذكورہ تفسير پہلے معنى كى صورت ميں ہے _
5_ نيك اعمال كرنے والے معاشرے كو ہلاك كرنا اور انسانوں پر ظلم كرنا، ربوبيت الہى كے مقام اور اس



ذات كے مدبّر ہونے كے ساتھ سازگار نہيں ہے _
و ما كان ربك ليہلك القرى بظلم ا و ہلہا مصلحون
مذكورہ معنى (ربّ) سےليا گيا ہے جس كا معنى مربّى اور مدبّر_
6_ گذشتہ ہلاك ہونے والى امتيں( مثلاً امت نوح ، ہود، صالح، شعيب اور قوم فرعون) ناصالح اور فساد كرنے والى قوميں تھيں _
فلو لا كان من القروں ... ما كان ربك ليہلك القرى بظلم
اس حقيقت كے پيش نظركہ الله تعالى نيك قوموں كو ہلاك نہيں كرتا ( فلو لا كان ...) كے ذريعے گذشتہ قوموں كو ہلاك كرنے كى طرف اشارہ كرنا يہ بتاتا ہے كہ گذشتہ قوميں ناصالح اور مستحق عذاب تھيں نہ يہ كہ الله تعالى كى طرف سے ان پر ظلم و ستم ہوا ہے_
7_ (عن رسول الله (ص) : ... يا ابن مسعود انصف الناس من نفسك و انصح الأمة و ارحمہم ، فاذا كنت كذلك و غضب الله على اہل بلدة انت فيہا و ا راد ا ن ينزل عليہم العذاب نظر اليك فرحمہم بك ، يقول الله تعالى : " و ما كان ربك ليہلك القرى بظلم و ا ہلہا مصلحون"(1)
آنحضرت (ص) سے روايت ہے كہ ... ابن مسعود كو مخاطب ہو كر فرماتے ہيں _ اے ابن مسعود : لوگوں كے ساتھ منصفانہ طريقہ كار اپنا ؤاور اپنى قوم كے خير خواہ بنو اور ان پر رحم كرو _ اگر تم ايسے بن جاؤگے تو الله تعالى جب چاہے گا اس قوم پر عذاب نازل كرے جسميں تم موجود ہو توتم پر نظر لطف كرے گا اور تمھارى خاطر اس قوم پر عذاب نہيں كرے گا_ كيونكہ الله تعالى فرماتا ہے_ " و ما كان ربك ..."
------------------------------------------------
اسماء و صفات :
اصلاح كرنے والے :
اصلاح كرنے والوں پر عذاب 7
اقوام :
اقوام صالح پر ظلم 4; اقوام صالح پر عذاب 4; اقوام صالح كا عذاب سے بچ جانا3;اقوام فاسد ، 6; اقوام كى ہلاكت كا فلسفہ 1
الله تعالى :
الله تعالى اور ظلم 1; الله تعالى كا پاك و پاكيزہ ہونا 1; الله تعالى كا طريقہ كار2;الله تعالى كى ربوبيت 5; الله تعالى كى عدالت 2

اہل مدائن :
اہل مدائن کا فساد 6
روایت: 7
.............

**1) مكارم الأخلاق ، ص 457، ب 12; بحارالانوار ، ج 74 ص 109، ح1_**



صالحین :
صالحین پرظلم 5
صفات جلال: 1،5
ظلم :
ظلم کے موارد 4
عذاب :
عذاب استیصال 3; عذاب سے نجات 3
قوم ثمود :
قوم ثمود کا فساد 6
قوم عاد :
قوم عاد کا فساد 6
قوم فرعون:
قوم فرعون کا فساد 6
قوم نوح :
قوم نوح کا فساد 6
گذشتہ اقوام :
گذشتہ اقوام کا فساد 6

وَلَوْ شَاء رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلاَ يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ (١١٨)
اور اگر آپ کا پروردگار چاہ لیتا تو سارے انسانوں کو ایك قوم بنادیتا(لیکن وہ جبر نہیں کرتا ہے (لہذا یہ ہمیشہ مختلف ہی رہیں گے (118)

1_ اللہ تعالی کی مشیّت ا س میں نہیں کہ انسانوں کو دین حق کے قبول کرنے میں مضطر اور مجبور کرے _
ولو شاء ربك لجعل الناس امة واحدة
مذکورہ آیت میں (مشیت) سے مراد، مشیّت تکوینی ہے جو جبر و اکراہ کے مساوی ہے اور (الّا من رحم) جو بعد والی آیت میں ذکر ہے کے قرینہ سے تمام کے اتفاق کرنے اور ایك امت کي
تشکیل سے مراد کلمہ حق و دین الہی پر اتفاق کرنا ہے_اس صورت میں (لوشا ...) کا معنی یوں ہوگا کہ اگر اللہ تعالی ارادہ کرلیتا کہ تمام انسان ایك دین حق پر اتفاق کرلیں تو ایسا ہی ہوتا لیکن اللہ تعالی نے ایسا نہیں چاہا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ لوگ اپنے ارادے اور اختیار کے ساتھ حق کی طرف آئیں _



2_ اللہ تعالی کی مشیت ا س میں نہیں کہ جبر و اکراہ سے لوگوں کو حقپر اکھٹاکرے اور ان کو ایك امت قرار دے _
و لو شاء ربّك لجعل االناس امة واحدة
3_ اللہ تعالی کا ارادہ، پورا ہونے والا اورتخلّف نا پذیر ہے_

ولو شاء ربك لجعل الناس امةً واحدة
4_ انسانوں کا دین کو آزادی و اختیار کے ساتھ انتخاب کرنا، ان میں رشد و ترقی کا سبب ہے _
و لو شاء ربك لجعل الناس امة واحدة
دین کے انتخاب میں جبر نہ ہونا، لفظ (ربّ) سے استفادہ کیا گیا ہے جس کا معنی مدبّر و مربّی ہے _ اس بات سے یہ معنی مذکورہ حاصل ہوسکتاہے کہ انسانوں کیتدبیر و تربیت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ دین کو اپنے اختیار و ارادے سے قبول کریں_
5_ انسانوں کی اکثریت، ہمیشہ دین حق پر ہی اختلاف کرتی ہے_
و لا یزالون مختلفین
6_ انسانوں کا دین میں اختلاف کرنا اور انکا حق کو قبول نہ کرنا مشیّت الہی سے خارج نہیں ہے_
و لو شاء ربك لجعل الناس امة واحدة و لا یزالون مختلفین
7_ انسانوں کا صاحب اختیار اور دین کے انتخاب میں ان کا آزاد ہونا، ان کے درمیان دینی و مذہبی اختلافات کا سرچشمہ ہے_
و لو شاء ربك لجعل الناس امة واحدة و لا یزالون مختلفین
(الاّ من رحم) کے قرینے کی وجہ سے یہاں اختلاف سے مراد، دینی و مذہبی اختلاف ہے _ اور (لایزالون ...) کا جملہ ( کہ ہمیشہ یہ آپس میں اختلاف رکھتے ہیں ) جملہ ( لو شاء ...) کے مفہوم کے لیے بہ منزلہ نتیجہ ہے یعنی وہ نہیں چاہتا کہ تمھیں مجبور کرے بلکہ وہ چاہتاہے کہ تمھیں باختیار رکھےلہذاہمیشہ تم میں اختلاف رہے گا_
8_ دینی و مذہبی اختلافات ناروا اور قابل مذمت ہیں _
و لو شاء ربك لجعل الناس امة واحدة و لا یزالون مختلفین
9_ انسانوں کا دین میں اختلاف کرنا، عام لوگوں پر اس کی حقیقت کے پوشیدہ ہونے کا سبب ہے _
و لا یزالون مختلفین
بعد والی آیت میں(الاّ من رحم) کا جملہ ( لا یزالون مختلفین) کا استثناء واقع ہوا ہے _ اس سے معلوم ہوتاہے کہ دین میں سب کے سب اختلاف کرنے والے غلط راستے پر ہیں مگر وہ لوگ جو رحمت الہی کے سائے میں ہوں_لہذادین میں اختلاف کی وجہ سے تمام فرقوں پر حق پوشیدہ ہوکررہ جائے گا اور لوگ صحیح راستے سے بھٹك جائیں گے_



------------------------------------------------


اختلاف :
اختلاف دینی 5،6 ; اختلاف دینی کا سبب 7 ; اختلاف دینی کا ناپسند ہونا 8;اختلاف دینی کی سرزنش 8 ; اختلاف دینی کے آثار 9
اختیار:
اختیار کے آثار 4
الله تعالي:
الله تعالی کی مشیت 1 ، 2 ،6;الله تعالی کی مشیت کا حتمی ہونا3
امور:
ناپسندیدہ امور8
انسان :
انسانوں کا اختلاف 5 ، 6 ; انسانوں کا حق کو قبول نہ کرنا 6 ;انسان کے اختیار کے آثار 7
جبر و اختیار : 1 ، 2
حق :
حق کو چھپانے کے عوامل 9
دین :
دین میں آزادی کے آثار 4 ،7 ; دین میں اکراہ و اجبار کی نفی 1 ، 2; دین میں ضرر کی شناخت 9

تفسیر راھنما جلد 8

إِلاَّ مَن رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لأَمْلأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (١١٩)
علاوہ ان کے جن پر خدا نے رحم کردیا ہو اور اسی لئے انھیں پیدا کیا ہے اور آپ کے پروردگار کی یہ بات قطعی حق ہے کہ ہم جہنم کو انسانوں او جنوں سے بھر کررہیں گے (119)

1_ فقط وہ لوگ جو رحمت الہی کے سائے میں ہیں _دینی و مذہبی اختلاف میں حق کے راستے کو پالیتے ہیں اور اس پر گامزن رہتے ہیں _
و لا یزالون مختلفین، الاّ من رحم ربك
2 _ اللہ تعالی کی اپنے بندوں پر رحمت، ا سکی ربوبیت


سے سرچشمہ لیتی ہے _
الا من رحم ربّك
3_اللہ تعالی ، انسانوں کا خالق اور پیدا کرنے والا ہے_
و لذلك خلقہم
4_ انسانوں کی خلقت کامقصد ان کو حق کے راستے کی طرف ہدایت کرنا اور ان پر رحمت نازل کرنا ہے_
الا من رحم ربك و لذلك خلقہم
(ذلك) کا مشارالیہ رحمت الہی ہے جو (رحم ربك ...) کے جملے سے حاصل ہورہی ہے_
5_ دینی و مذہبی اختلافات اور ان کی وجہ سے حق سے دور ہونا،انسان کی خلقت کے مقدر کے لیے مانع ہے_
و لا یزالون مختلفین ، الاّ من رحم ربك و لذلك خلقہم
6_ وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کریں نیزایسے جنّات جو کفر کرنے والے ہیں، وہ جہنم کی آگ میں ڈالے جائیں گے_
لا ملأن جہنم من الجنّة والناس ا جمعین
کیونکہگذشتہ آیات میں بحث امتوں کے فساد او ر ان کی اصلاح کے بارے میں تھی اور صلاح و فساد کے واضح مصداق آنے والی آیات کے قرینہ کی وجہ سے نیز آیت 121 کی وجہ سے توحید، شرك ، ایمان اور کفر ہیں (الجنة) ، (الناس) کے الفاظ سے وہ مراد، ایسے انس و جن ہیں جو کافر و مشرك ہیناسی وجہ سے "اجمعین" عمومی تاکید کے لیے آیا ہے جو کہ مکہ "الجنّة "اور "الناس" سے سمجھاجارہا ہے_
7_ اللہ تعالی ، دوزخ کو جنوں اورا نسانوں سے بھر دے گا_
لا ملأن جہنم من الجنة والناس اجمعین
8_ جنّوں اور انسانوں سے جہنم کا پر کرنا ایك ایسی حقیقت ہے جسکو اللہ تعالی نے پہلے بیان کردیاتھا _
تمت کلمة ربك لاملأن جہنم من الجنة والناس
(تمت ) یعنی کامل طور پر بغیر کسی نقص و عیب کے متحقق ہونا _مفسرین اس بات کے قائل ہیں کہ "کلمة ربّك" کا مقصود کہ جس کی جملہ "لاملأن" کے ذریعہ تفسیر بیان ہوئي ہے ، وہ قول خداوندی ہے جو کہ ابلیس و آدم(ع) کی داستان میں بیان ہوا ہے "فالحق والحق اقول"لاملأن جہنم منك و ممن تبعك منہم اجمعین" کہ حق یہ ہے کہ اور میں حق کے بغیر بات نہیں کرتا

کہ جہنم کو تجھ سے اور ان سے جو د تری اتباع کریں گے پرکردوں گا_سورہ ص _ آیہ 84،85
9_ جنّات بھی انسانوں کی طرح احکامات الہی پر عمل کرنے اور دین حق کو قبول کرنے کے مکلف ہیں_
لاملأن جہنم من الجنة والناس
10_ جن و انس کے دوزخی ہونے کا سبب، دین میں


اختلاف کا ہوناہے اس بات کا صحیح گواہ، اللہ تعالی کا وہ کلام ہے جس میں ارشاد ہوتاہے ( کہ جہنم کو جن و انس سے بھردونگا )
و لا یزالون مختلفین ... و تمت کلمة ربك لأملأن جہنم
اللہ تعالی کے کلام ( تمت کلمة ربك ...) کے متحقق ہونے کے بیان کالوگوں کے اختلافات اور حق کا ان پر مخفی ہونے کے بعدذکر کرنا اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ بے شك وہ ان کا اختلاف ہی ہے جس نے حق کو پوشیدہ کردیا اور جن و انس کے دوزخی ہونے کا سبب بنا اور کلمہ (لا ملأن ...) کی حقیقت کو کامل طور پرمتحقق کردیا _
11_ " عن ا بی بصیر عن ا بی عبداللّہ (ع) قال: سألتہ عن قول اللہ عزوجل: ... " الاّ من رحم ربك و لذلك خلقہم" قال : خلقہم لیفعلوا ما یستوجبوا بہ رحمتہ فیرحمھم (1)
ترجمہ: ابوبصیر کہتے ہیں کہ: امام جعفر صادق (ع) سے اللہ تعالی کے اس قول(الاّ من رحم ربك و لذلك خلقہم) کے بارے میں ،میں نے سوال کیا: تو انہوں نے فرمایا : کہ اللہ تعالی نے ان کو خلق کیا تا کہ ایسے کاموں کو انجام دیں جس سے مشمول رحمت الہی ٹھرائے جائیں ، اور جس کے نتیجے میں خداوند عالم ان کو ا1پنی رحمت میں جگہ دے دے _
------------------------------------------------
اختلاف:
دینی اختلاف کے آثار 5 ، 10
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی خالقیت 3 ;اللہ تعالی کی ربوبیت کے آثار 2;اللہ تعالی کی صداقت کے دلائل 10; اللہ تعالی کے افعال 7
انسان :
انسانوں کا جہنم میں ہونا 7 ،8 ، 10 ; انسانوں کا خالق 3 ; انسانوں کی خلقت کا فلسفہ 4،11; انسانوں کی ہدایت 4
جنّات:
جنّات اور قبول دین 9;جنات جہنم میں 7 ، 8، 10;جنّات کی شرعی ذمہ داری 9 ; کافر جنات کا جہنم میں ہونا 6
جہنم:
جہنم کا پر ہونا 7 ، 8 ، 10 ; جہنم میں جانے کے اسباب 10
جہنمی لوگ: 6،7،8
حق :
حق سے منہ موڑنے کے آثار 5
رحمت :
.............

**1)توحید صدوق ، ص403 ،ح10، ب 62 ; نورالثقلین ج2 ص 404 ; ح 250_**


رحمت کا سبب2; مشمولان رحمت 11 ; مشمولان رحمت اور دینی اختلاف 1 ; مشمولان رحمت کی حق طلبی 1 ; مشمولان رحمت کی خصوصیات 1 ; نزول رحمت 4
رشد:
رشد کے موانع 5
روایت : 11

عمل:
بڑی عمل کے آثار 11
قرآن:
قرآن کی پیشگوئي 8
کافر:
کافر جہنم میں 6 ;کافروں کا انجام 6
ہدایت :
حق کی ہدایت 4

وَكُـلاًّ نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاء الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءكَ فِي هَـذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ (١٢٠)
اور ہم قدیم رسولوں کے واقعات آپ سے بیان کررہے ہیں کہ ان کے ذریعہ آپ کے دل کو مضبوط رکھیں اور ان واقعات میں حق ، نصیحت اور صاحبان ایمان کے لئے سامان عبرت بھی ہے (120)

1_ اللہ تعالی نے آنحضرت (ص) سے پہلے، کئي انبیاء (ع) کو مبعوث فرمایا ہر ایك کے ساتھ خاص واقعات رونما ہوئے اور ہر ایك کی داستان پر ثمر ہے _
و كلاً نقصّ عليك من أنباء الرسل
( رُسل) رسول کی جمع ہے اس سے متعدد رسول سمجھے جاتے ہیں اور مہم واقعات اور پر ثمر داستان کا معنی ابناء کے لفظ سے سمجھا جاتا ہے جس کا معنی (انبائ) فائدے والی خبر ہے_
2_ اللہ تعالی نے انبیاء (ع) ماسلف کے واقعات کو آنحضرت (ص) کے لیے بیان فرمایا_
و كلاً نقصّ عليك من أبناء الرسل
(کلاً) کی تنوین و مضاف الیہ (انباء) کے عوض میں ہے_ ( اور ( من ابناء ...)" کلاً " کے


لیے بیان ہے یعنی جملہ یوں ہوگا یعني_
نقص عليك كل نبأ من أبناء الرسل
3_ گذشتہ انبیاء (ع) کے واقعات کو بیان کرنے کا مقصد ، آنحضرت (ص) کے ذہنی سکون اور دل و قلب کو محکم کرنے کے لیے تھا_
كلاً نقصّ عليك من أنباء الرسل ما تثبت بہ فؤادك
(تثبت) کا مصدر، "تثبیت "ہے جو مستقر کرنے کے معنی میں آتا ہے اور (فؤاد) کا معنی قلب ہے اور دل کو محکم کرنے سے مراد یقین اور اطمینان کو ایجاد کرنا، اور تردید و اضطراب کو اس سے دورکرنا ہے ( و ما نثبت ...) کی عبارت ( کلاّ) کے لیے بدل واقع ہوئي ہے یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو واقعات انبیاء بیان ہوئے ہیں وہ یقین و اطمینان کو ایجاد کرنے کے لیے تھے_
4 _قرآن مجید میں انبیاء کرام کی داستان ایسے حقائق کی حامل ہے جو معاشروں کی اصلاح و ہدایت کرنے کے اہداف کو حاصل کرنے کے لیے قوی ومحکم بناتی ہے
و كلاً نقص عليك من انباء الرسل ما نثبت بہ فؤادك
5_ دلوں کو اطمینان دینے والا اور قلب سے اضطراب دور کرنے والا، اللہ تعالی ہی ہے_
ما نثبت بہ فؤادك
6_دل کا اطمینان ، اہداف و مقاصدکے حصول میناستقامت دیتاہے_
ما نثبت بہ فؤادك
7_ سورہ ہود اور اس کے واقعات جو اس میں نقل ہوئے ہیں ایسے حقائق پر مبنی ہیں جو جھوٹ سے خالی ہیں_
و جائك فی ہذہ الحق
(ہذہ) کا اشارہ، سورہ ہود یا اس میں جو انبیاء (ع) کے واقعات ذکر ہوئے ہیں ان کی طرف ہے (ال لام ) جو (الحق)پر داخل

ہے استغراق صفات کے معنی میں ہے یعنی تمام صفات کو شامل ہے تو اس صورت میں معنی یوں ہوگا ایسا کامل حق، جو ہر نقص و عیب سے خالی ہو_
8 _ سورہ ہود کے مضامین اور اس میں جو انبیاء (ع) کے واقعات ذکر ہوئے ہیں یہ آنحضرت (ص) کے لیے حق کو ظاہر کرنے کا موجب بنے_
و جائك فی ہذہ الحق
9_ ایسے حقائق کا ذکر کرنا جو ہر قسم کے جھوٹ سے خالی ہوں دل کی تقویت و اطمینان خاطر کا موجب بننا ہے _
ما نثبت بہ فؤادك و جائك فی ہذہ الحق
مذکورہ بالا معنی ( ما نثبت بہ فؤادك) اور جملہ (جاءك فی ہذہ الحق) کے درمیان ارتباط سے حاصل ہوا ہے_
10_سورہ ہود اور اس میں جو انبیاء (ع) کے واقعات بیان ہوئے ہیں _ مواعظ حسنہ اور معارف الہی اور دینی


حقائق پر مشتمل ہیں_
جائك فی ہذہ الحق و موعظة و ذکری
11 _فقط مومنین ہی سورہ ہود سے استفادہ کرتے ہیں اور اس کے حقائق اور معارف الہی سے نصیحت حاصل کرتے ہیں_
موعظة و ذکری للمومنین
یہ بات واضح و روشن ہے کہ سورہ ہود اور اس میں جو واقعات نقل ہوئے ہیں وہ تمام لوگوں کے لیے موعظہ اور نصیحت ہیں اس وجہ سے (للمومنین ) میں جو لام ہے وہ لام انتفاع ہے وہ اس بات کو بتارہاہے کہ فقط اہل ایمان ہی ہیں جو اس سورہ کے حقائق اور نصیحتوں سے فائدہ حاصل کرسکتے ہیں_
12 _ تاریخ اور اس کے واقعات، درس و نصیحت حاصل کرنے اور حقائق کی پہچان کا منبع و مرکز ہیں _
و جائك فی ہذہ الحق و موعظة و ذکری للمومنین
13 _داستانوںاور گذشتہ لوگوں کی سو انح حیات کی قدر وقیمت، حق کو بیان کرنے ، نصیحت آموز ہونے اور حقائق و معارف الہی کی یاد آوری کی وجہ سے ہے _
و جائك فی ہذہ الحق و موعظة و ذکری للمومنین
-------------------------------------------------
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) اورسورہ ہود 8 ; آنحضرت(ص) اور قصص انبیاء 2 ، 3;آنحضرت(ص) پر حقائق کو واضح کرنا 8;
آنحضرت (ص) کا اطمینان قلب3
اصلاح کرنے والے:
اصلاح کرنے والے کی تقویت کے عوامل4
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی تعلیمات 2;اللہ تعالی کے افعال 5
اطمینان :
اطمینان کا سبب 5;اطمینان کے آثار 6 ; اطمینان کے عوامل 9
اہمیت:
اہمیت کا ملاك 13
استقامت :
استقامت کے عوامل 6
اضطراب :
رفع اضطراب کا سبب5
انبیاء (ع) :
آنحضرت(ص) سے پہلے کے انبیاء (ع) 1; انبیاء کی تاریخ 1 ; انبیاء (ع) کی داستانوں کا فلسفہ 3 ; انبیاء (ع) کی داستانیں سورہ ہود میں 10

تاريخ :
تاريخ سے عبرت 12 ، 13; تاريخ كا كردار 12
حقائق :

353
حقائق كو بيان كرنا 13;حقائق كے آثار 9
سورہ ہود:
سورہ ہود كى تعليمات كى حقانيت 7 ، 8 ،10; سورہ ہود كے مواعظہ حسنہ 10 ، 11
شناخت :
شناخت كے منابع12
علم نفسيات : 5
عبرت :
عبرت حاصل كرنے كے عوامل 12 ، 13
قرآن مجيد :
قرآن مجيد كے واقعات سے تعليمات لينا 4
قصہ :
قيمتى قصہ 13
مؤمنين :
مؤمنين اور سورہ ہود 11;مؤمنين كے فضائل 11
ہدايت كرنے والے :
ہدايت كرنے والوں كى تقويت كے عوامل 4

وَقُل لِّلَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ اعْمَلُواْ عَلَى مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ (١٢١)
اور آپ ان بے ايمانوں سے كہہ ديں كہ تم اپنى جگہ پر كام كرو اور ہم اپنى جگہ پر اپنا كام كررہے ہيں (121)

1_ آنحضرت (ص) نے لجوج كفار كو تہديد اور خبردار كرتے ہوئے ان سے تقاضا كياكہ تم اپنے غلط عقيدہ پر محكم رہو_
و قل للذين لا يؤمنون اعملوا على مكانتكم انّا عاملون
(اعملوا ) امر كا صيغہ ہے ، جو ڈرانے و دھمكانے اور خبردار كرنے كے ليے استعمال ہوا ہے_ اور (مكانة) كا لفظ قدرت ، طاقت نيز مكان و جہت كے ليے بھى استعمال ہوا ہے ، تو پہلے معنى كى صورت ميں (اعملوا) كا معنى يہ ہوجائے گا كہ جتنى بھى قدرت ركھتے ہو عمل كرو اسميں كوتاہى نہ كرو ليكن دوسرے معنى كى صورت ميں معنى يوں ہوگا تم نے جو بھى نظريہ و عقيدہ قائم كيا ہے اس پر عمل كرو_
2 _ انبياء (ع) ،كفار كے ايمان لانے كى نسبت نا اميد ہونے كے بعد تبليغ رسالت كے سلسلے ميں كوئي ذمہ دارى نہيں ركھتے_
و قل للذين لا يؤمنون اعملوا على مكانتكم إنّا عاملون

354
3_ آنحضرت(ص) اور وہ لوگ جو ان پر ايمان لائے ان كى ذمہ دارى تھى كہ اپنے عقيدہ (ابلاغ رسالت اور شرك و فساد كے ساتھ جہاد) پر كار بند رہيں _
انا عاملون
4_ آنحضرت(ص) كو اللہ تعالى كى طرف سے يہ حكم تھا كہ وہ اور جو ان پر ايما ن لائے ہيں كافروں كے مقابلے ميں اپنے عقيدہ پر ثابت قدمى كا مظاہرہ كريں_
و قل للذين لا يؤمنون ... انّا عاملون

5_ آنحضرت(ص) كے اصحاب كاقول و عمل، خود آنحضرت(ص) كےقول و عمل كى طرح تھا_
و قل ... إنّا عاملون
(إنّا) كا لفظ بتاتاہے كہ آنحضرت (ص) كا مؤمنين كى طرف سے گفتگو كرنا آنحضر ت كو ان كى طرف سے مكمل آہنگى كے وثوق كى وجہ سے تھا_
------------------------------------------------
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) اور كفار 1 ، 2 ، 4 ;آنحضرت كا ڈرانا 1 ; آنحضرت(ص) كا شرك كے خلاف جہاد 3 ;آنحضرت(ص) كى استقامت 3 ، 4 ; آنحضرت كى خواہشات1 ; آنحضرت(ص) كى ذمہ دارياں 3 ، 4 ;آنحضرت(ص) كي سيرت 5 ; آنحضرت (ص) كى نااميدى 2; آحضرت(ص) كے ذمہ داريوں كى حدود2
جہاد:
جہاد ميں استقامت 3
شرك :
شرك كے خلاف جہاد كى اہميت 3
صحابہ :
صحابہ كرام كى آنحضرت(ص) كے ساتھ ہمدلى 5;صحابہ كرام كى سيرت 5
فساد:
فساد كے ساتھ مقابلے كى اہميت 3
كفار:
كفار كى لجاجت 1 ; كفار كے ايمان سے نااميدى 2
مؤمنين :
مؤمنين كى آنحضرت(ص) كے ساتھ ہمدلى 5 ;مؤمنين كى استقامت 3 ، 4 ; مؤمنين كى ذمہ دارى 3
نظريات:
نظريات ميں استقامت 4

355

وَانتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ (۱۲۲)
اور پھر انتظار كرو كہ ہم بھى انتظار كرنے والے ہيں (122)

1_ آنحضرت(ص) نے لجوج كافروں كو آئندہ كى مصيبتوں سے خبردار كيا( دنيا ميں ہلاكت اور آخرت ميں عذاب) كہ وہ ان كے متحمل ہونگے_
وانتظرو
اس سے پہلے والى آيات ميں كفار قوموں كو دنيا اور آخرت كے عذاب كى باتيں كرنے سے يہ حاصل ہوتاہے كہ يہاں( انتظروا) سے مراد ، كافروں كو دنيا و آخرت كے عذاب سے خبردار كرنا ہے _
2 _ كفار كے اعمال و عقائد، ان كے عذاب الہى ميںگرفتار ہونے كا سبب ہيں _
و قل ... اعملوا على مكانتكم ... و انتظروا ...
3_ الله تعالى نے آنحضرت(ص) اور مؤمنين كو نيك انجام كى بشارت دي_
و قل ... انّا منتظرون
4_ مؤمنين كے اعمال و عقائد ہى نيك انجام كو حاصل كرنے كا سبب ہيں_
انّا عاملون ... انّا منتظرون
5_ كفار كو الله تعالى كے عذاب سے ڈرانا اورمؤمنين كو خداوند عالم كى بشارتيں، دينا آنحضرت(ص) كى ذمہ دارى تھي_
و قل ... وانتظروا انا منتظرون

-----------------------------------------------
آنحضرت(ص) :
آنحضرت اور کفار 5 ; آنحضرت اور لجوج کفار 1 ; آنحضرت اور مؤمنین 5;آنحضرت (ص) کا خبردارکرنا 1;
آنحضرت(ص) کو بشارت 3 ; آنحضرت (ص) کی ذمہ داری 5
انجام :
اچھے انجام کی بشارت 3 ; اچھے انجام کے عوامل 4
اللہ تعالی :


اللہ تعالی کی خوشخبریاں 3;اللہ تعالی کی خوشخبریوں کو پہچانا 5; اللہ تعالی کے عذاب سے ڈرانا دھمکانا 5
ایمان :
ایمان کے آثار 4
عذاب:
عذاب سے ڈرانا 1 ; عذاب کے اسباب 2
عقیدہ :
عقیدہ کے آثار 2 ، 4
عمل :
عمل کے آثار 2 ، 4
کفار :
کفار کا عقیدہ 2 ; کفار کا عمل 2 ;کفا ر کو ڈرانا دھمکانا 5; لجوج کفار کو خبردار کرنا 1
کفر :
کفر کے آثار 2
مؤمنین :
مؤمنین کا عقیدہ 4 ; مؤمنین کا عمل 4;مؤمنین کو بشارت 3 ، 5
ہلاکت :
ہلاکت سے ڈرانا1

وَلِلّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (١٢٣)
اور اللہ ہی کے لئے آسمان اور زمین کا کل غیب ہے اور اسی کی طرف تمام امور کی بازگشت ہے لہذا آپ اسی کی عبادت کریں اور اسی پر اعتماد کریں کہ آپ کا رب لوگوں کے اعمال سے غافل نہیں ہے (123)

1_ زمین اور آسمانوں میں جو چیزیں قابل رؤیت و مشاہدہ ہیں اس کے علاوہ بھی غیب کی چیزیں پائي جاتی ہیں _
و للّہ غیب السموات والارض
2_ فقط اللہ تعالی ہی آسمانوں اور زمین کے غیب کا مالك ہے_
و للّہ غیب السموات والارض
3_ کائنات میں متعدد آسمان پائے جاتے ہیں _


و للہ غیب السموات
4_ تمام امور کو چلانا ،اللہ تعالی کے ہاتھ ہی میں ہے اور تمام امور کا سرچشمہ بھی اسی کی ذات ہے_
و الیہ یرجع الامر کلہ
(الّامر) سے مراد کائنات ہستی کے تمام فعل و انفعالات ہیناور کیونکہ فرمان الہی کے تحت متحقق ہوتے میں اس ہے ان پر

کلمہ "امر" کا اطلاق ہوا ہے (الیہ یرجع الا مر) یعنی تمام امور اللہ تعالی کی طرف پلٹتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ ان تمام امور کا سبب اور سرچشمہ وہ ذات اقدس ہے_
5_ اللہ کی پرستش اور اس پر ہی توکل کرناضروری ہے_
فاعبدو و توکل علیہ
6_ اللہ تعالی کی پرستش کرنا اور اس پر توکل کرنا یہ آنحضرت(ص) کو اللہ تعالی کی نصیحتیں تھیں_
فاعبدہ و توکل علیہ
7_ کائنات کے غیبی امور پر اللہ تعالی کی مالکیت کے انحصار کا یقین کرنا ، انسان کو اللہ کی عبادت اور اس پر توکل کرنے پر اکساتاہے_
و للہ غیب السموات والارض ... فاعبدہ و توکل علیہ
(اعبدہ و توکل علیہ) کا جملہ دو جملوں (للہ غیب السموات والارض) اور جملہ (الیہ یرجع الامر کلہ ) کی فرع واقع ہوا ہے _ اگر پہلے والے جملے سے اسکو ارتباط تو مذکورہ بالا معنی حاصل ہوتاہے_
8_ تمام امور کی برگشت کا اللہ تعالی کی طرف سے ہونے کا یقین رکھنا ، اور تمام امور کا اسی کو موجب اور سبب قرار دینا، انسان کو اسکی عبادت اور اسی پر توکل کرنے پر آمادہ کرتاہے_
و الیہ یرجع الامر کلہ فاعبدہ و توکل علیہ
مذکورہ بالا معنی ،(اعبدہ و توکل علیہ ) کا جملہ (الیہ یرجع ...) کے ساتھ ارتباط دینے سے حاصل ہوا ہے _
9_ اللہ تعالی کی عبادت کرنا انسان کو اس پر توکل کرنے اور اپنے امور کو اس کے سپرد کرنے پر اکساتا ہے_
فاعبدہ و توکلہ علیہ
10_ اللہ تعالی انسانوں کے اعمال سے کبھی بھی غافل نہینہوا اور انکی رفتار و کردار اس پر مخفی نہیں _
و ما ربك بغافل عما تعملون
11_ انسانوں کے اعمال و کردار سے آگاہ ہونا، ربوبیت کے شرائط میں سے ہے_
و ما ربك بغافل عما تعملون
12_ اللہ تعالی اپنی عبادت اوربندونکو اجر سے نوازے گا_
فاعبدہو ما ربك بغافل عما تعملون
عبادت و پرستش کا فرمان (اعبدہ) دینے کے بعد یہ بتانا کے میں انسان کے تمام اعمال سے آگاہی


رکھتا ہوں یہ پاداش الہی کی ضمانت ہے_
13_خداوند عالم اس پرتو کل کرنے والوں کی مدد کرتا ہے_
وتوكل علیہ وما ربّك بغافل عمّا تعملون
خداوند عالم کی طرف سے توکل کی وصیت کے بعد (وتوکل علیہ) خداوند عالم کی آگاہی کا ذکر مندرجہ بالا معنی کہ واضحح کررہا ہے_
14_ انسان کا اللہ تعالی پر یہ یقین رکھنا کہ وہ اس کے اعمال سے آگاہ و واقف ہے اسکی پرستش اور اپنے امور کو اس کے سپرد کرنے کا سبب ہے _
فاعبدہ و توکل علیہ و ما ربك بغافل عما تعملون
اللہ تعالی انسانوں کے اعمال پر حاضر و ناظرہے اس کا عبادت اور توکل کی نصیحت کرنے کے بعد ذکر کرنا، انسان کو ترغیب دالا تا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور اس پر توکل رکھا جائے یعنی جب انسان، خدا کو آگاہ اور اس کی غفلت کی نفی کرتا ہے تو پھر اس کی نصیحتوں پر عمل بھی کرتا ہے_
------------------------------------------------
آسمان :
آسمان کا متعدد ہونا3، آسمانوں کا غیب 1 ; آسمانوں کے غیب کا مالك 2
آنحضرت(ص) :
آنحضرت (ص) کا توکل 6 ;آنحضرت (ص) کی نصیحت6 ; آنحضرت (ص) کی عبودیت 6

اسماء وصفات:
صفات جلال 10
الله تعالى :
الله تعالى اور انسانوں كا عمل 10 ; الله تعالى اور غفلت10 ; الله تعالى كا اجر دينا 12 ; الله تعالى كا منزه و مبره ہونا 10 ;الله تعالى كى مالكيت 2;الله تعالى كى مدد 13 ; الله تعالى كى نصيحتيں 6; الله تعالى كے اختيارات 40 ;الله تعالى كے مختصات2 ، 4 ،7
امور:
امور ميں تدبير كا سبب 4
انسان :
انسانوں كے عمل كا علم 11
ايمان :
الله تعالى كى طرف لوٹنے پر ايمان 80 ; الله تعالى كى مالكيت پر ايمان ركھنا7 ;الله تعالى كے علم پر ايمان ركھنا 14 ;ايمان كے آثار 7 ، 8 ، 14 ;توحيد افعالى پرايمان8
تحريك:
تحريك كے عوامل 7،8
توحيد:
توحيد افعالى 4

359
توكل:
الله تعالى پر توكل 13 ;الله تعالى پر توكل كى اہميت 5 ، 6 ; توكل كا سبب 7 ، 8 ، 9 ، 14
خلقت كائنات:
خلقت كا ئنات كے غيب كا مالك 7
ربوبيت :
ربوبيت كے شرائط 11
زمين :
زمين كے غيب كا علم 1 ; زمين كے غيب كا مالك 2
عبادت :
الله كى عبادت كا اجر و ثواب 12 ; الله كى عبادت كا سبب 14 ;الله كى عبادت كى اہميت 5 ، 6 ;الله كى عبادت كے آثار 9 ; الله كى عبادت كے عوامل 7 ، 8
متوكلين :
متوكلين كى مدد كرنا 13
نظريہ كائنات:
توحيدى نظريہ كائنات 4; نظريہ كائنات اورايڈيا لوجي14

359

الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ (١)
بنام خدائے رحمان و رحيم
الر_ يہ كتاب مبين كى آيتيں ہيں (1)

1_ ا _ل_ ر _ قرآن كے رموز ميں سے ہيں _
آلر
2_ قرآن مجيد، حقائق اور معارف الہى كو بيان كرنے والا اور ہدايت كا واضح راستہ دكھانے والا ہے_
الكتاب المبين
كلمة(مبين ) كا معنى روشن نيز روشن كرنے الا ہے _ يعنى متعدى اور لازم دونونميں استعمال ہوتاہے _ متعدى ہونے كى صورت ميں مفعول كا محتاج ہوتاہے اور وہ اہداف جنكو خود قرآن نے اپنے ليے بيان كيے ہينجيسے(ہديً للناس) (بقرة 185)وہى اس كے لئے مفعول نہيں گے اور وہ معارف، احكام ، راہ ہدايت ...وغيرہ ہيں_
3 _ قرآن مجيد اپنے مطالب كو بيان كرنے ميں روشن و واضح ہے اور اس ميں كسى قسم كا كوئي ابہام و اجمال نہيں ہے_

360

الكتاب مبين
مذكورہ معنى اس صورت ميں ہے جب ہم (مبين ) كو فعل لازم قرار ديں يعنى روشن و واضح ہون
4 _سورہ يوسف كى آيات، قرآن مجيد كا ايك حصہ ہيں_
تلك آيات الكتاب المبين
(تلك) كا مشاراليہ سورہ يوسف كى آيات مباركہ ہيں _پس (تلك آيات ...) سے مراد، وہ آيات ہيں جو تمہارے سامنے ہيں اور وہ كتاب مبين( قرآن )كى آيات ميں سے ہيں_
5_ سورہ يوسف كى آيات، بلند مرتبہ اور عظمت والى ہيں_
تلك ء ايات الكتاب المبين
(تلك ) كا لفظ دور كے ليے اشارہ ہے ليكن جب اس كو نزديك كے مشاراليہ كے ليے استعمال كيا جائے تو متكلم كے نزديك اس كى عظمت و بزرگى كو بتاتاہے_
6_عصر آنحضرت(ص) ميں كى قرآن مجيد كى تابت _
تلك آيات الكتاب المبين
(الكتاب) قرآن مجيد كے (لكھے ہونے اور مرتب شدہ ہونے) پر دلالت كرتاہے يا اس پر دلالت كرتاہے كہ آيات كے نزول كے بعد ان كو لكھا جاتاہے يا اللہ تعالى كى طرف سے يہ تاكيد ہے كہ اسكو كتاب كى صورت ميں لے آئيں_
7_ قرآن مجيد، اللہ تعالى كى نشانيوں اور اسكى ميں سے ہے_
تلك ء ايات الكتاب المبين
(آيات ) كا معنى نشانياں و علامات ہے قرآنى آيات كواس وجہ سے آيات كہا جاتاہے كيونكہ اپنے نازل كرنے والى كى خصوصيات كو بتاتى ہيں_
8_ حروف مقطعہ قرآن (آلر) قرآن مجيد كى باعظمت آيات كا ايك حصّہ ہيں_
الر تلك ءايات الكتاب المبين
مذكورہ معنى اس صورت ميں ہے كہ (تلك) سے (الر)كى طرف اشارہ يعنى تلك "الحروف" آيات ...
-----------------------------------------------
آيات الہى :7
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كى شناخت كے دلائل 7
حروف مقطعہ :1 ، 8

سورہ یوسف (ع) :
سورہ یوسف کی آیات 4، سورہ یوسف کی آیات کی عظمت 5 ; سورہ یوسف کی خصوصیات 5
قرآن:
قرآن مجید کا آیات الہی سے ہونا 7 ; قرآن مجید کا مبین اور واضح ہونا 4; قر آن مجید کا ہدایت کرن


2 ;قرآن مجید کی آیات 4 ، 8 ; قرآن مجید کی تاریخ 6 ; قرآن مجید کی تعلیمات کا روشن و واضح ہونا 3; قرآن مجید کی خصوصیات 2 ، 3 ; قرآن مجید کی صدر اسلام میں کتابت 6;قرآن مجید کے بیان کا طریقہ 3 ; قرآن مجید کے رموز 1 ; قرآن مجید کے نام 4

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآناً عَرَبِيّاً لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (٢)
ہم نے اسے عربی قرآن بناکر نازل کیا ہے کہ شاید تم لوگوں کو عقل آجائے (2)

1_ اللہ تعالی ہی قرآن مجید کو نازل کرنے والا ہے_
انا أنزلناه قرءاناً عربي
2 _ قرآن مجید اس کتاب کا نام ہے جو آنحضرت(ص) پر نازل ہوئي _
انا انزلناه قراءنا عربي
3_قرآن مجید نازل ہونے سے پہلے ایسی حقیقت تھی جو نہ پڑھی جانے والی تھی اور نہ ہی عربی میں تھي_
انا أنزلناه قرءاناً عربي
4 _ اللہ تعالی نے قرآن مجید کو لغت اور عربی زبان کے قالب میں نازل فرمایا :
انا انزلنا قرآناً عربي
5 _ عربی زبان میں یہ قابلیت اورگنجائشے تھی کہ وحی اور معارف الہی کے مفاہیم و مطالب کو بیان کرسکے_
إنا أنزلناه قرءاناً عربياً لعلكم تعقلون
قرآن مجید کو عربی لغت میں نازل کرنے کا مقصد ، حقائق وحی کو سمجھانایہ بتاتا ہے کہ معارف الہی اور حقائق وحی کو قرآن سے سمجھنے کے لیے عربی زبان دخالت رکھتی ہے اور یہ بات عربی زبان کی اہمیت کو بتاتی ہے کہ اس میں مفاہیم و حی کو بیان کرنے کی قابلیت موجود ہے_
6 _ عربی زبان میں قرآن مجید کے نازل ہونے کا فلسفہ ، یہ ہے کہ یہ زبان سلیس اور وسیع ہے_
انا أنزلناه قرآناً عربياً لعلكم تعلقون
لفظ (عربي) کا معنی فصیح اور روشن ہے اسی وجہ سے لغت عرب کو عربی کہا جاتاہے اسی وجہ سے (قرآناً عربياً) یعنی قرآن مجید عربی زبان میں ہے بے شك یہی لغت سلیس اور وسیع ہے_


7_ معارف الہی اور حقائق قرآن مجید کو سمجھنے کی شرط ، عربی زبان کا جاننا ہے _
إنا أنزلناه قراء ناً عربياً لعلّكم تعقلون
8_ قرآن مجید، پڑھنے اور سمجھنے کی کتاب ہے _
إنا أنزلناه قراء ناً عربياً لعلكم تعقلون
9_ قرآن مجید تمام انسان کے لیے قابل فہم کتاب ہے_
إنا انزلناه ... لعلكم تعقلون
(لعلكم تعقلون) یعنی تا کہ تم سمجھ سکو اسمیں مخاطب کوئي خاص و مخصوص گروہ نہیں ہے _ یہی دلیل ہے کہ تمام لوگ اسکو سمجھنے پر قدرت رکھتے ہیں ہاں (عربياً) کا لفظ دلالت کرتاہے کہ عربی زبان کا جاننا، قرآن مجید کے سمجھنے کے شرائط میں سے ہے _
10_ معارف اور حقائق قرآن مجید میں غور و فکر کرنا ، ایك قدر و منزلت والا کام ہے _

إنا أنزلناه قراء ناً عربياً لعلّكم تعقلون
"عقل "(تعقلون) كا مصدر ہے جو سمجھنے اور غور و فكر كے معنى ميں آتاہے اور صدر آيت كے قرينے سے "تعقلون" كا مفعول صدر آيت كے قرينہ كى وجہ سے قرآن مجيد اور وحى كى تمام آيات ہيں _
-----------------------------------------------
آسمانى كتابيں : 2
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) كى آسمانى كتاب 2
الله تعالى :
الله تعالى كے افعال 1 ، 4
عربي:
عربى زبان سيكھنے كى اہميت 7 ; عربى زبان كى فصاحت 5 ،6 ; عربى زبان كى خصوصيات 5 ، 6
قرآن مجيد :
قرآن مجيد كا سرچشمہ1 ; قرآن مجيد كا سمجھنا 8 ; قرآن مجيد كا عربى ميں ہونا 4 ; قرآن مجيد كا عربى ميں ہونے كا فلسفہ 6 ; قرآن مجيد نازل ہونے سے پہلے 3 ; قرآن مجيد كا نزول1، 2 ، 4 ; قرآن مجيد كا واضح و روشن ہونا 9 ; قرآن مجيد كى تلاوت 8 ; قرآن مجيد كى خصوصيات 9; قرآن مجيد كے سمجھنے كى اہميت 10 ; قرآن مجيد كے سمجھنے كى سہولت 9; قرآن مجيد كے سمجھنے كے شرائط 7



نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَـذَا الْقُرْآنَ وَإِن كُنتَ مِن قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ (٣)
پيغمبر ہم آپ كے سامنے ايك بہترين قصہ بيان كررہے ہيں جس كى وحى اس قرآن كے ذريعہ آپ كى طرف كى گئي ہے اگر چہ اس سے پہلے آپ اس كى طرف سے بے خبر لوگوں ميں تھے (3)

1_قرآن مجيد اپنے اندر بہترين اور اچھے واقعات كو ليے ہوئے ہے_
نحن نقصّ عليك أحسن القصص بما أوحينا إليك ہذا القرآن
2_ الله تعالى آنحضرت(ص) كے ليے گذشتہ لوگوں كے واقعات بيان كرنے والا ہے _
نحن نقصّ عليك أحسن القصص
( نقصّ) كا مصدر (قصّ ) سے جو بيان كرنے اور واضح كرنے كے معنى ميں آتاہے _ (قصص) بيان كرنے اور داستاننيز وہ شے جسكو واضح كيا جائے ان كے معنى ميں آتاہے_
3_ قرآن مجيد، بہترين و دلكش انداز ميں داستانوں كو بيان كرنے والا ہے
نحن نقصّ عليك احسن القصص
4 _ حضرت يوسف (ع) كا قصہ بہترين اور اچھا قصہ ہے _
نحن نقصّ عليك احسن القصص
5 _ الله تعالى نے حضرت يوسف (ع) كى داستان كو بہترين اور نہايت عمده انداز ميں بيان فرمايا ہے_
نحن نقصّ عليك أحسن القصص
6_ حضرت يوسف (ع) كے واقعہ ميں دقت نظر اور مطالعہ كرنا ، معارف الہى اور حقائق سے آگاہى كا سبب ہے _
انا انزلنا قرآناً عربياً لعلكم تعقلون _ نحن نقصّ عليك أحسن القصص
مذكورہ بالا معنى جملہ (لعلكم تعقلونہ) كو جملہ (نحن نقصّ عليك) سے ارتباط دينے سے حاصل ہوا ہے _


7_ قرآن مجيد، آنحضرت(ص) كى آسمانى كتاب كا نام ہے_
بما أوحينا اليك ہذا القرآن

8 _ الله تعالى ،قرآن اور اس كے قصوں كو وحى كے ذريعے آنحضرت(ص) تك پہنچاتا تھا_
نحن نقصّ عليك ... بما أوحينا إليك ہذا القرآن
(بما أوحينا ) ميں" با" سببيت ہے اور اسميں (ما) مصدريہ ہے _
9_ آنحضرت(ص) قرآن اور سورہ يوسف كے نازل ہونے سے پہلے حضرت يوسف (ع) كے قصے سے آگاہى نہيں ركھتے تھے_
نقصّ ... بما اوحينا ... و ان كنت من قبلہ لمن الغافلين
10_ عصر بعثت كے لوگ نزول قرآن سے پہلے حضرت يوسف (ع) كے واقعات سے ناآگاہ تھے_
و ان كنت من قبلہ لمن الغافلين
مذكورہ آيت ميں"ان" مخففّہ ہے اور (الغافلين ) سے مراد، عصر بعثت كے لوگ ہيں _ اس صورت ميں (إن كنت ...) كا معنى يہ ہوگا_ اے پيغمبر قرآن كے نازل ہونے سے پہلے تم بھى دوسرے لوگوں كى طرف يوسف كے قصّہ سے باخبر تھے_
11 _ قرآن مجيد، گذشتہ اقوام كے واقعات و تاريخ سے آگاہ ہونے كا منبع و سرچشمہ ہے _
و ان كنت من قبلہ لمن الغافلين
12_بعض حقائق اور واقعات سے پيغمبر اكرم(ص) كے عدم آشنائي _
وان كنت من قبلہ لمن الغافلين
13_ پيغمبر اسلام، تعليمات الہى كے بغير اپنى طرف سے امور غيبى پر مطلع نہيں تھے_
و ان كنت من قبلہ لمن الغافلين
14_ رسالت مآب كا علم وآگاہى قرآن و وحى الہى كے طفيل ہے_
بما اوحينا اليك ... و ان كنت من قبلہ لمن الغافلين
15_ عن جعفر بن محمد (ع) انہ قال: قال والدى ... و ما ا نزل الله سورة يوسف إلا امثالاً لكى لا يحسد بعضنا بعضاً كما حسد يوسف إخوتہ و بغوا عليہ (1)
امام صادق (ع) سے روايت ہے كہ حضرت (ع) نے فرمايا كہ ميرے والد بزرگوار( اما م باقر (ع) ) نے فرمايا كہ الله تعالى نے سورہ يوسف كو نازل كركے لوگوں كو مثال كے ذريعہ بيدار كيا تا كہ ہم ميں سے كچھ لوگ ايك دوسرے سے حسد نہ كريں جسطرح يوسف (ع) كے بھائيوں نے ان سے حسد كيا اور ان پر ظلم و ستم كيا _
.............

**1)تفسير عياشى ج2 ص 166 ح 2 ; نورالثقلين ج2 ص408 ح 5_**



-----------------------------------------------
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) اور غفلت 12; آنحضرت(ص) اور قصہ يوسف (ع) 9 ; آنحضرت (ص) پر وحى كانزول 8 ، 14; آنحضرت (ص) كا معلم 2 ;آنحضرت(ص) كى آسمانى كتاب 7 ;آنحضرت(ص) كے علم كا سبب 14 ;آنحضرت (ص) كے علم غيب كا سرچشمہ13 ; آنحضرت كے علم كى حدود 9
الله تعالى :
الله تعالى كى تعليمات 2 ; تعليمات الہى كاكردار 13
تاريخ :
تاريخ كے منابع 11
حسد :
حسد سے اجتناب كى اہميت 15
دين :
دين كو سمجھنے كا پيش خيمہ 6
روايت : 15

سورہ یوسف :
سورہ یوسف کا نزول 9، 10;سورہ یوسف کی تعلیمات 15 ; سورہ یوسف کے نزول کا فلسفہ 15
شناخت:
شناخت کے منابع 11
غور و فکر :
غور و فکر کے آثار 6
قرآن :
قرآن کا کتب آسمانی سے ہونا 7 ; قرآن کا کردار 9 ، 10 ، 11 ،14 ; قرآن کا وحی ہونا 8 ; قرآن کی خصوصیات 1 ، 3 ;قرآن کے بیان کرنے کی روش3 ، 5 ; قرآنی قصے 1 ، 3
قصہ :
بہترین قصہ 4
کتب آسمانی : 7
گذشتہ اقوام :
گذشتہ اقوام کی سرنوشت کی اہمیت 2
مسلمین :
صدر اسلام کے مسلمین اور قصہ یوسف 10
وحی :
وحی کا کردار 14
یوسف (ع) :
حضرت یوسف کے قصے کی خصوصیات 4 ،5 ; حضرت یوسف کے قصے کا مطالعہ 6 ; حضرت یوسف (ع) کے قصے کا نہایت عمدہ ہونا 4 ، 5

366

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ (٤)
اس وقت کو یاد کرو جب یوسف نے اپنے والد سے کہا کہ بابامیں نے خواب میں گیارہ ستاروں اور آفتاب و ماہتاب کو دیکھا اور یہ دیکھا ہے کہ یہ سب میرے سامنے سجدہ کررہے ہیں (4)

1_ حضرت یوسف (ع) نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستاروں اور ان کے ساتھ سورج اور چاندنے انہیں سجدہ کیا _
إنی رأیت أحد عشر کوکباً والشمس والقمر رأیتہم لی ساجدین
2_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے خواب سے یہ جان لیا کہ چاند، سورج اور ستاروں کا سجدہ کرنا، شعور اور آگاہی کے ساتھ ہے _
رأیتہم لی ساجدین
ضمیر (ہم) اور جمع کے صیغے مثلاً ساجدین یہ صاحب عقل و شعور کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور چاند، سورج اور ستاروں کو اس طرح جمع کے صیغے کے ساتھ استعمال کرنا بتاتاہے کہ حضرت یوسف (ع) اس بات کو سمجھ رہے تھے کہ ان کا سجدہ کرنا عقل و شعور کے ساتھ ہے اور اسی کے تحت اس کے سامنے خاضع ہیں_
3 _ حضرت یوسف (ع) کو اپنے خواب اور اسکی خصوصیات مینکسی قسم کا شك و تردید نہ تھا_
إنی رأیت احد عشر کوکباً ... رأیتہم لی ساجدین
(رأیت) کے فعل کا تکرار، تاکید کے لیے ہے اور تاکید لانے کا مقصد یہ ہے کہ حضرت یوسف (ع) اپنے خواب میں کوئي شك و تردید نہیں کررہے تھے_
4_ حضرت یوسف (ع) کے خواب میں چاند، سورج اور ستاروں نے اکٹھے ہی مل کر ایك جگہ پر سجدہ کیا_
انی رأیت أحد عشر کوکباً ... رأیتہم لی ساجدین

مذکورہ بالا تفسیر کو (رأیت) کے فعل کے تکراری ہونے سے سمجھا جاسکتاہے_
5_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے تعجب آور خواب کو اپنے والد گرامی (یعقوب (ع) ) سے بیان کیا _


إذ قال یوسف لابیہ یا ابت ... انی رایت
6_حضرت یوسف(ع) اور ان کے والد گرامی حضرت یعقوب کے ما بین انتہائي صمیمانہ تعلقات تھے _
اذ قال یوسف لا بیہ یا أبت ...یا بني
آیت شریفہ میں یوسف (ع) کا اپنے والد گرامی کو ( یا ابَت) اے میرے والد گرامی سے خطاب کرنا اور اسی طرح حضرت یعقوب (ع) کا (یا بُني) (اسے میرے نور نظر) سے خطاب کرنا، ایك دوسرے سے محبت کے اظہار کو بیان کرتاہے_
7_ بچوں کی باتوں کا سننا، ان کے واقعات و حالات کو ان کی زبانی سننا اورانہیں بیان کرنے کی اجازت دینا ضروری ہے _
اذ قال یوسف لابیہ یا ابت انی رأیت
8_ عن أبی جعفر (ع) ... رأی یوسف ہذہ الرؤیا و لہ تسع سنین فقصّہا علی ابیہ ... و کا ن یوسف من احسن الناس و جہاً و کان یعقوب یحبّہ ...(1)
امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ یوسف (ع) نے اس خواب کو 9 سال کی عمر میں دیکھا اور اسکو اپنے والد گرامی سے نقل کیا حضرت یوسف تمام لوگوں سے زیادہ وجیہ تھے اور حضرت یعقوب (ع) ان سے محبت کرتے تھے_
9_(عن ابی جعفر (ع) : ... تأویل ہذہ الرؤیا انہ سیملك مصر و یدخل علیہ ابواہ و اخوتہ ا ما الشمس فامُّ یوسف راحیل و القمر یعقوب و ا ما أحد عشر کوکباً فإخوتہ فلما دخلوا علیہ سجدوا شکراً للہ وحدہ حین نظروا الیہ ... (2)
امام باقر (ع) سے روایت ہے یوسف (ع) کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ وہ جلدی ہی مصر پر حکومت کریں گے اور ان کے والد گرامی ، والدہ ماجدہ اور ان کے بھائي ان کے ہاں آئیں گے بہر حال سورج ، یوسف کی والدہ گرامی (راحیل) اور چاند حضرت یعقوب (ع) ) اور گیارہ ستارے (ان کے بھائي) ہیں جونہی ان کی نظر، ان (یوسف ) پر پڑی تو سجدہ میں گر کر خدا کا شکر کیا _
10_ عن ا بی جعفر (ع) قال : الا نبیاء (ع) علی خمسة انواع ... و منہم من ینبّا فی منامہ مثل یوسف (3)
امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ انبیاء علیہم السّلام پانچ قسموں پر ہیں _ کچھ ان میں سے ایسے ہیں جنکو کو حالت نیند میں بتایا جاتاہے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام ہیں_
.............

**1)تفسیر قمي، ج1، ص340;بحار الانوار ج 12ص218 ح1**
**2)تفسیر قمی ، ج1ص 339; نور الثقلین ج2 ص 410، ح13**
**3)تفسیر قمی ، ج2ص 166،ح3; نور الثقلین، ج2 ص 409، ح10**


11_ (قال ابوحمزہ: فقلت لعلی بن الحسین (ع) : متی را ی یوسف الرؤیا ؟ فقال : فی تلك اللیلة التی بات فیہا یعقوب و ولدہ شباعاً و بات فیہا ذمیال جائعاً رائہاً(1)
ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے امام سجاد (ع) سے سوال کیا کہ حضرت یوسف نے کس رات کو یہ خواب دیکھا ؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اسی رات کو جس رات یعقوب (ع) اور ان کے بیٹے پیٹ بھر کر سوئے ، اور ذمیال بھوکے پیٹ اور بے قراری کے عالم میں سویا
... ------------------------------------------------
اعداد:
گیاہ کا عدد1
انبیاء:
انبیاء کے اقسام10

بچہ :
بچے کی بات سننا 7 ; بچے کے ساتھ پیش آنے کا طریقہ 7
چاند:
چاند کا باشعور ہونا 2
تربیت:
تربیت کا طریقہ 7
خواب:
خواب میں چاند کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھنا 4 ; خواب میں ستاروں کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھنا 4 ; خواب میں سورج کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھنا 4
سورج:
سور ج کا شعور 2
ستارے :
ستاروں کا شعور 2
علم نفسیات :
بچے کی نفسیات کا علم 7
محبت بھرے تعلقات; 6
نیند:
نیند میں الہام ہونا 10
یعقوب (ع) :
یعقوب (ع) کی یوسف (ع) سے محبت 6
یوسف (ع) :
حضرت یوسف اور حضرت یعقوب علیہما السلام 5;یوسف (ع) پر چاند کا سجدہ کرنا 1 ، 2 ،4 ;یوسف (ع) پر ستاروں کا سجدہ کرنا 1 ، 2 ،4 ;یوسف (ع) پر سورج کا سجدہ کرنا 1 ، 2 ،4 ;یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 3 ، 4 ، 5 ، 6 ،6 ، 8 ، 11،9;یوسف (ع) کایقین 3 ;یوسف (ع) کی حضرت یعقوب علیہم السلام سے محبت 6 ;یوسف(ع) کی فکر 2 ; یوسف (ع) کے خواب 1 ، 2 ، 3 ، 4 ،5 ; یوسف (ع) کے خوابوں کا وقت 8 ، 11 ;یوسف (ع) کے خوابوں کی تعبیر 9
.............

**1)تفسیر قمی ، ج2ص 168،ح5; نور الثقلین، ج2 ص 412، ح17**



قَالَ يَا بُنَيَّ لاَ تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُواْ لَكَ كَيْداً إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (٥)
یعقوب نے کہا کہ بیٹا خبردار اپنا خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا کہ وہ لوگ الٹی سیدھی تدبیروں میں لگ جائیں گے کہ شیطان انسان کا بڑا کھلا ہوا دشمن ہے (5)

1 _ حضرت یعقوب(ع) نے اپنے بیٹے یوسف (ع) کواس کا خواب اپنے بھائیوں سے بیان کرنے سے منع فرمایا :
یا بنی لا تقصص رء یاك علی اخوتك

2 _ حضرت یوسف (ع) کا خواب بتاتا تھا کہ حضرت یوسف(ع) بلند مرتبے پر فیض ہوں گے اور وہ بھائیوں پر سرداری کریں گے_
یا بنّی لا تقصص ر ء یاك علی اخوتك فیكیدو
کیونکہ حضرت یوسف (ع) کے بھائي ان کا خواب سننے ہی ان کو نقصان دینے پر تلگئے اس سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں
1 _ حضرت یوسف (ع) کے مرتبے کا بلند و بالا ہونا2 _ خواب کی تعبیر سے ان کے بھائیوں کا آگاہ ہونا_
3_ حضرت یوسف (ع) کے کئي بھائي تھے_
لا تقصص ر ء یاك علی اخوتك
4_ حضرت یعقوب (ع) اس بات سے مطمئن تھے کہ اگر حضرت یوسف (ع) کے بھائي اس کے خواب سے آگاہ ہوگئے توان کے بیٹے اس سے مکر و حیلہ کریں گے_
لا تقصص ر ء یاك علی اخوتك فیكیدوا لك كید
اگر حضرت یعقوب (ع) کو اپنے بیٹوں کا حضرت یوسف (ع) کے بارے میں مکروحیلہ کرنے پر اطمینان نہ ہوتا تو خواب کے نقل کرنے پر یہ جملہ ( فانّی آخاف ان یكیدوا ...) "کہ ڈرتا ہوں کہ تیرے ساتھ کوئي سازش نہ کریں "بیان کرتے اور اپنے جملے کو مفعول مطلق (کیداً) کے ساتھ تاکید کے طور پر استعمال نہ کرتے_
5_ حضرت یعقوب (ع) ،یوسف (ع) کو بھائیوں کی طرف سے


ضرر پہنچنے کا خطرہ محسوس کرتے تھے_
فیكیدوا لك كید
6_ حضرت یعقوب (ع) یہ پیش بینی کررہے تھے کہ یوسف (ع) کے، تمام بھائي اس کے خلاف متحد ہوجائیں گے اور کوئي بھی ان کی حمایت نہیں کرے گا_
فیكیدوا لك كید
(یكیدوا) کی ضمیر( اخوۃ) کی طرف لوٹتی ہے _ مذکورہ بالا معنی اس صورت میں ہی حاصل ہوتاہے_
7_ حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹوں کےخیالات و تفکر ات سے آگاہ تھے_
لا تقصص ... فیكیدوا لك كید
8_ حضرت یعقوب (ع) اور ان کے بیٹے خواب کی تعبیر سے واقف تھے_
لا تقصص ر ء یاك علی اخوتك فیكیدوا لك كید
9_ ممکن ہے کہ خواب و رویا آنے والے واقعات و حوادث کی خبر دیں_
انی رأیت أحد عشر ... لا تقصص ر ء یاك علی اخوتك
10_ حضرت یعقوب (ع) نے بیٹوں کے آپس میں جھگڑے اور لڑائي کو روکنے کے لیے کوشش کی _
لا تقصص ر ء یاك علی اخوتك فیكیدوا لك كید
11_ ان غیر ضروری باتوں کے نقل اور بیان کرنے سے پرہیز کرنا لازمی ہے جو دوسروں کےحسد کے ابھارنے کا سبب بنیں_
لا تقصص ر ء یاك علی اخوتك فیكیدوا لك كید
12 _ دوسروں کے مکر و فریب سے بچنے کے لیے کوشش کرنا ضروری ہے _
لا تقصص ... فیكیدوا لك كید
13 _ حضرت یوسف(ع) کا حیرت انگیزخواب (سورج ، چاند، ستاروں کا سجدہ کرنا)ان کے بچپن یا نوجوانی کی عمر میں تھا_
قال یابنيّ
کلمہ (بنی ) لفظ (ابن ) کا مصغّر ہے اوراسے ضمیر متکلم کی طرف مضاف کیا گیا ہے( یا بني) یعنی اے میرے چھوٹے بیٹے_
14 _ حضرت یوسف (ع) کے اپنے باپ حضرت یعقوب (ع) سے تعلّقات ،محبت بھرے اور محکم تھے_
یابت ... قال یا بنی لا تقصص ر ء یاك

حضرت یوسف (ع) اور حضرت یعقوب (ع) کی گفتگو میں (ی أبت) (ا ے میرے والد گرامي) اور" یابنی " اے میرے بیٹے کا ذکر ان کے محبت بھرے تعلقات کی حکایت کرتاہے_


15_ اولاد سے محبت کرنا اچھی عادت اور اسکا اظہار کرنا پسندیدہ بات ہے _
یأبت ... قال یا بنيّ لا تقصص
16_ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے_
ان الشیطان للانسان عدو مبین
17_ شیطان انسان میں نفوذ کرنے اور اسکو منحرف کرنے کے لیے ان کے مساعد اسباب کو حاصل کرنے کے لیےگھات میں ہے_
لا تقصص ر ء یاك ... فیکیدوا ... ان الشیطان للانسان عدو مبین
18_ شیطان کا انسان میں دشمنی کوظاہر کرنے کے لیے مناسب ترین طریقہحسدہے _
فیکیدوا لك کیداً ان الشیطان للانسان عدو مبین
19_ شیطان انسانوں میں دشمنی ڈالنے کے لیے اور ان کے درمیان مکر و فریب کو رواج دینے کے لیے کلیدی کردار ادا کرتا ہے_
فیکیدوا ... ان الشیطان للانسان عدو مبین
20 _حضرت یوسف(ع) کا خواب سننے کے بعد ان کے بھائیوں کا شیطان کے جال میں پہننے کا امکان_
فیکیدوا لك کیداً ان الشیطان للانسان عدو مبین
21 _حضرت یعقوب(ع) ،حضرت یوسف(ع) (ص) کے خوا ب کے افشاء ہونے کو شیطانی محرّك خیال کرتے تھے اور حضرت یوسف(ع) کو اس کام سے منع کیا _
لا تقصص ر ء یاك علی اخوتك ... ان الشیطان للانسان عدو مبین
(ان الشیطان ) کا جملہ ( فیکیدوا ...) پر بھی ناظر ہے اور جملہ ( لا تقصص رؤیاك) پر بھی ناظر ہے _ اگر اس کو دوسرے جملے سے ارتباط دیں تو ( لاتقصص ...) کا ( ان الشیطان ...) سے ملانے کے بعد معنی یوں ہوگا _ کہ شیطان اس فرصت میں ہے کہ تیرے خواب کو افشا و ظاہر کرے تم اس سے بچو_
22_ " عن ابی جعفر(ع) : انّہ کان من خبر یوسف (ع) انہ کان أحدعشرا خاً ...(1)
امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت یوسف (ع) کے بارے میں خبر ہے کہ ان کے گیارہ بھائي تھے_
23_ " عن علی بن الحسین (ع) ... فلما را ی یوسف الرؤیا و ا صبح یقّصہا علی ا بیہ یعقوب ... فقال یعقوب لیوسف : لاتقصص رؤیاك ہذہ علی اخوتك ...فلم یکتم یوسف رؤیاہ فقصّہا علی اخوتہ ...(2)
امام سجاد علیہ السّلام سے روایت ہے ... جب یوسف (ع) نے اس خواب کو دیکھا اور اپنے والد گرامی یعقوب (ع) سے نقل کیا ... تو حضرت یعقوب علیہ


السلام نے ان سے کہا کہ اس خواب کو اپنے بھائیوں پر ظاہر نہ کرنا ... لیکن یوسف (ع) اپنے خواب کو چھپانہ سکے اور اپنے بھائیوں کو بتادیا ...
-------------------------------------------------
انسان :
انسان کو گمراہی میں ڈالنے کے اسباب 17;انسان کے دشمن 16
برادران یوسف :
برادران یوسف اور حضرت یوسف(ع) 4،6; برادران یوسف اور حضرت یوسف (ع) کا خواب 20، برادران یوسف اور شیطان کا ان کو ورغلانہ 20; برادران یوسف کا اتحاد 6; برادران یوسف کا خواب کی تعبیر کو سمجھنا 8; برادران یوسف کا سازش کرنا 4، 5; برادران یوسف کا مکر و حیلہ 4; برادران یوسف کی تعداد 3، 23;برادران یوسف کی دشمنی 6
حسد :

حسد کے آثار 18; حسد کو ترک کرنے کا پیش خیمہ11
خواب :
خواب اور آیندہ کے واقعات 9; خواب کاکردار 9 ; سچے خواب 9
دشمنی :
دشمنی کے اسباب 19
رفتار :
رفتار و کردار کے ستون 11
روایت : 22، 23
شیطان :
شیطان کا کردار و19;شیطان کا گمراہ کرنا 17; شیطان کا ورغلانہ 19; شیطان کی دشمنی 16، 17، 19; شیطان کے مؤثر ہونے کا سبب 18
علم نفیسات :
اہل خانہ کے نفسیات کی پہچان 15
علم:
آیندہ کے علم کا سبب 9
عواطف:
گھروالوں سے عطوفت کرنا 15
محبت کا رابطہ :
اولاد سے محبت رکھنا 18; محبت کرنا پسندیدہ امر ہے 15;محبت کے رابطے کے اظہار کی اہمیت 15
مکر کرنے والے :
مکر کرنے والوں سے بچنے کی اہمیت 12
مکر :
دوسروں کے مکر سے مقابلہ کرنا 12;مکر کے اسباب 19



یعقوب (ع) :
یعقوب (ع) اور برادران یوسف 7،10; یعقوب (ع) اور شیطان کا کردار 21;یعقوب (ع) اور یوسف (ع) کا خواب 21; یعقوب(ع) کا آگاہ ہونا 7; یعقوب (ع) کا خواب کی تعبیر سے واقف ہونا 8;یعقوب (ع) کا مطمئن ہونا4; یعقوب (ع) کا منع کرنا 1، 21;یعقوب (ع) کی پریشانی 5; یعقوب (ع) کی پیشگوئي 6;یعقوب (ع) کی کوشش 10; یعقوب (ع) کی مدیریت 10; یعقوب (ع) کی نصیحتیں 23;یعقوب (ع) کی یوسف (ع) سے محبت 14
یوسف (ع) :
یوسف (ع) اور ان کی بھائي 1; یوسف (ع) اور نقل خواب 1;یوسف (ع) کا بچپن 13;یوسف (ع) کا قصّہ 1، 4، 5، 6، 13، 14،20، 23;یوسف (ع) کو منع کرنا 1، 21;یوسف (ع) کو نصیحت23;یوسف(ع) کے دشمن 6;یوسف (ع) کی نوجواني13;یوسف (ع) کی یعقوب(ع) سے محبت 14 ; یوسف (ع) کے خواب کا وقت 13;یوسف (ع) کے خواب کی تعبیر 2 ; یوسف (ع) کے درجات 2

وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (٦)
اور اسی طرح تمھارا پروردگار تمھیں منتخب کرے گا او ر تمھیں باتوں کی تاویل سکھائے گا اور تم پر اور یعقوب کی دوسری اولاد پر اپنی نعمت کو تمام کرے گا جس طرح تمھارے دادا پر دادا ابراھیم اور اسحاق پر تمام کرچکاہے بیشك تمھارا پروردگار بڑا جاننے والا اور صاحب حکمت ہے (6)

1_ حضرت یوسف (ع) کا خواب خدا متعال کی طرف سے منتخب ہونے اور اس ذات اقدس کے لیے خالص و مخلصہونے سے حکایت کرتا ہے _
و كذلك يجتبيك ربك
( اجتباء) کا معنی چننا چنا_ اور اپنے لیے خالص
کرنے کے ہیں _ تو اس صورت میں (يجتبيك ربك) کا معنی یہ ہوگا کہ خداوند متعال نے تجھے اپنے لیے چنا ہے تا کہ اپنے لیے خالص و مخلص قرار دے _ اس طرح کہ تجھ میں کسی اور کا حصّہ نہ ہو _


2_ یوسف (ع) کا اللہ تعالی کی طرف سے چنا جانا یہ حضرت یعقوب (ع) کی حضرت یوسف(ع) کو بشا رت تھي_
و كذلك يجتبيك ربك
3_ خواب، پوشیدہ امور اور غیب سے آگاہی کا دریچہ ہے _
انّی رأيت أحد عشر كوكباً ... كذلك يجتبيك ربّك و يعلمك
4_ حضرت یعقوب علیہ السلام تعبیر اور تاویل خواب کے علم سے بہرہ مند تھے _
انی رأيت أحد عشر كوكباً ... كذلك يجتبيك
5_ حضرت یوسف (ع) کا مستقبل اور جس طرح وہ انتخاب ہونے والے تھے اسی طرح انہوں نے خواب میں دیکھا _
كذلك يجتبيك ربك
6_ خداوند متعال کی طرف سے لائق انسانوں کا انتخاب ، اسکی ربوبیت کا جلوہ ہے _
كذلك يجتبيك ربك
7_ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹے یوسف (ع) کو تعبیرخواب سے آشنائي اور اسکی صحیح تحلیل کرنے پر قدرت رکھنے کی بشارت دی _
و كذلك ... يعلمك من تاؤيل الأحاديث
(احادیث) حدیث کی جمع ہے _ راغب نے مفردات میں حدیث کایوں معنی کیا ہے کہ وہ ہر کلام جو وحی کے ذریعے سے بیداری یا خواب کی حالت میں انسان تك پہنچے ، اسکو حدیث کہتے ہیں _ اسی وجہ سے(احادیث) سے خوابوں کا معنی لیا جا سکتا ہے _ اور اسی طرح حوادث و واقعات کی خبریں اور پیش آنے والے واقعات بھی لیے جاسکتے ہیں _(تاؤيل رويا ) وہ واقعیت خارجی جو نیند کی حالت میں مخصوص طریقے سے رونماہوتی ہے اور اس کو خواب بیان کرتی ہے _ (تاؤيل الاخبار) حوادث و واقعات کے متحقق اور ان کے انجام کے اسباب _
8_ حضرت یوسف (ع) کے خواب سے حضرت یعقوب (ع) کو یہ علم حاصل ہوا کہ وہ خداوند متعال کے برگزیدہ بندے ہیں اور ان کو تعبیر خواب کے علم سے آگاہی اور واقعات کی صحیح تحلیل کرنے کی قدرت دی گئي ہے _
انی رأيت أحد عشر ... كذلك يجتبيك ربك و يعلمك من تأويل الا حاديث
9_ سورج ، چاند اور ستاروں کو انسان کے لیے خواب میں سجدہ کرنا اور خاضع اور خاشع ہونا انسان کے برگزیدہ ہونے اور علم و دانش کے ہاتھ آنے کی علامت ہے _
انّی رأيت أحد عشر كوكباً ...كذلك يجتبيك ربك و يعلمك
10_ حضرت یعقوب (ع) کے خاندان اور حضرت یوسف (ع) پر اللہ تعالی کی نعمتوں کا کامل ہو،نا یہ اپنے بیٹے یوسف (ع)


کو یعقوب (ع) کی خوشخبری تھی _
و يتم نعمته عليك و على ال يعقوب
11_ حضرت یعقوب(ع) نے یوسف (ع) کے خواب سے یہ جان لیا کہ خداوند متعال اپنی نعمتوں کو حضرت یوسف (ع) اور خاندان یعقوب (ع) پر پورا کرنے والا ہے_
ان رايت احد عشر كوكباً ... يتم نعمته عليك و على ء ال يعقوب
12_ خداوند متعال نے حضرت یوسف (ع) کے ذریعہ اپنی تمام و کامل نعمتوں کو خاندان یعقوب (ع) پر نازل فرمایا_
و كذلك ... و يتم نعمته عليك و على ء ال يعقوب

یوسف(ع) ، خاندان یعقوب (ع) میں سے تھے (آل یعقوب) ان کو بھی شامل ہوتی ہے_لہذا "عليك" کو جدا لانا ( آل یعقوب) کو اس پر عطف کرنا مذکورہ بالا نکتہ کی طرف اشارہ ہے _ واضح رہے کہ ستاروں ، چاند اور سورج کی تاویل بھائي ، باپ اوریوسف(ع) کی ماں سے کرنا اس کی مويّد ہے_

13_ حضرت ابراہیم (ع) اور اسحاق (ع) اللہ کی تمام کامل نعمتوں سے بہرہ مند تھے_

كما اتمّها على ابويك من قبل ابراہيم و اسحاق

14_ اللہ تعالی نے جو نعمتیں حضرت یوسف (ع) اور آل یعقوب کو عطا فرمائیں وہ حضرت ابراہیم(ع) اور حضرت اسحاق(ع) پر نازل کی گئي نعمتوں جیس اور ہم پلہ تھیں_

يتم نعمتہ عليك ... كما اتمّها على ابويك

15_ حضرت یوسف (ع) اس سے آگاہ تھے کہ حضرت ابراہیم (ع) اور اسحاق (ع) اللہ کی کامل نعمتوں سے بہرہ مند تھے_

كما اتمّها على ابويك من قبل

16_ ان کے بزرگوں کی نسل میں اللہ کی نعمتوں سے بہرہ مند ہونے والے لائق و سزاوار اشخاص موجود تھے_

يتم نعمتہ عليك ... كما اتمّها على ابويك من قبل

(کما) کا لفظ کبھی تشبیہ کے لیے استعمال ہوتا ہے اور کبھی تعلیل کے لیے استعمال ہوتا ہے یہاں تعلیل کے لیے استعمال ہوا ہے _ واضح رہے کہ اس طرح کے موارد میں علت سے مراد، علت تامہ نہیں ہے بلکہ اس سے مراد اقتضاء اور پیش خیمہ ہوتا ہے_

17_ ابراہیم (ع) اور اسحاق (ع) ، یعقوب (ع) اور یوسف (ع) کے اجداد تھے_

على ابويك من قبل ابراہيم و اسحاق

18_ قرآن مجید کی نگاہ میں باپ کے اجداد ،باپ کی جگہ ہوتے ہیں_

كما اتمّها على ابويك من قبل ابراہيم و اسحاق



19_ ابراہیم (ع) اور اسحاق(ع) ،حضرت یوسف (ع) کی داستان (خواب میں ستاروں، چاند اور سورج کو دیکھنا) کے شروع ہونے سے پہلے باحیات نہیں تھے_

كما اتمّها على ابويك من قبل

مذکورہ معنی (من قبل) کی تقید سے حاصل ہوتا ہے البتہہ اس صورت میں ہے کہ جب (من قبل) (ابويك) کے متعلق ہو نہ ( اتمّها ) کے متعلق ہو_

20_خداوند متعال علیم (بہت جاننے والا) اور حکیم (حکمت سے کام لینے والا) ہے_

ان ربك عليم حكيم

21_ حضرت یوسف (ع) کے فضائل اورحضرت ابراہیم (ع) ، اسحاق (ع) اور خاندان یعقوب (ع) پر نازل ہونے والی نعمتیں، خداوند متعال کی ربوبیت کا جلوہ ہیں_

يجتبيك ربك ... و يتم نعمتہ عليك و على ء ال يعقوب ... ان ربك عليم حكيم

22_ اللہ تبارك و تعالی کے افعال کا حکیمانہ ہونا اور حضرت یوسف(ع) کی خصوصیات سے آگاہی اس بات کا موجب بنی ہے کہ ان کو چنا جائے اور خوابوں کی تعبیر و تاؤیل اور آیندہ کے واقعات کی تحلیل کا حضرت (ع) کو علم عطا کیا جائے_

يجتبيك ربك ... ان ربك عليم حكيم

23_ انبیاء کرام کی پرورش و تربیت، علم وحکمت الہی سے جلوہ گر ہوتی ہے_

يجتبيك ربك ... ان ربك عليم حكيم

24_ خداوند عالم کی حکمت اور حضرت یوسف(ع) کی خصلتوں سے آگاہی سبب بنی کہ خداوند عالم اپنی نعمتوں کو آل یعقوب(ع) پر مکمل کرے_

و يتم نعمتہ عليك و على آل يعقوب ... ان ربك عليم حكيم

25_خداوند عالم کی نعمتوں سے بہرہ مند ہونے کے لیے انسانوں میں تفاوت، حکمت الہی کے تحت ہے_

يتم نعمتہ عليك و على ء ل يعقوب ... ان ربك عليم حكيم

------------------------------------------------
آل یعقوب :
آل یعقوب (ع) پر نعمتوں کا تمام ہونا 10، 11، 12، 24; آل یعقوب کی نعمتیں 14، 21;آل یعقوب کے فضائل 21
ابراہیم (ع) :
ابراہیم (ع) اور یعقوب (ع) 17; ابراہیم (ع) اور یوسف (ع) 17; حضرت ابراہیم (ع) اور حضرت یوسف (ع) کا زمانہ 19 ;
حضرت ابراہیم (ع) پر نعتوں کا کامل ہونا 13، 15; حضرت ابراہیم (ع) پر نعمتیں 14، 21;حضرت ابراہیم (ع) کی اولاد 17;حضرت ابراہیم(ع) کے فضائل 21
اسحاق (ع) :
حضرت اسحاق (ع) اور حضرت یوسف (ع) کا زمانہ19;



حضرت اسحاق(ع) اور یعقوب (ع) 17; حضرت اسحاق(ع) اور یوسف(ع) 17;حضرت اسحاق (ع) پر اتمام نعمت ہونا 13، 15;حضرت اسحاق (ع) پر نعمتیں14، 21; حضرت اسحاق(ع) کی اولاد 17; حضرت اسحاق (ع) کے فضائل 21
اسماء و صفات :
حکیم 20; علیم 20
انبیاء :
انبیاء کا مربّی 23;انبیاء کی تاریخ 19; انبیاء کی تربیت 23
انسان :
انسانوں کا اقتصادی اعتبار سے متفاوت ہونا 25 ; انسانوں کا چناؤ 6;انسانوں کے انتخاب کی علامتیں 9
اللہ تعالی کی برگزیدہ شخصیات : 1، 2، 6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی تعلیمات 22; اللہ تعالی کے ہدایا 21; اللہ تعالی کی حکمت کی نشانیاں 23;اللہ تعالی کی حکمت کے آثار 22، 24، 25; اللہ تعالی کی ربوبیت کی نشانیاں 6، 21; اللہ تعالی کی نعمتیں 12، 13، 14; اللہ تعالی کے علم غیب کے آثار 22، 24;
اللہ تعالی کے علم کی نشانیاں 23
بزرگان ما سلف:
بزرگان گذشتہ کا کردار 16
بشارت :
تحلیل حوادث کی بشارت 7;تعبیر خواب کے علم کی بشارت 7; نعمت کے کامل ہونے کی بشارت 10
جدّ:
باپ کے جدّ 18
خواب :
چاند کے سجدے کی تعبیر 9;خواب کا کردار 3; ستاروں کے سجدہ کی تعبیر 9; سجدہ کی تعبیر 9;سورج کے سجدہ کی تعبیر
صفات :
اخلاقی صفات کا کردار ، 22، 24
علم :
غیب کا سرچشمہ3
نعمت :
نعمت الہی کےشامل حال 10، 11، 12، 13، 14;نعمت کا موجب 16
یعقوب (ع) :
خوابوں کی تعبیر سے آگاہی کا سبب 8; یعقوب(ع) اور یوسف(ع) کا برگزیدہ ہونا8; یعقوب(ع) اور یوسف(ع) کی

خواب11;یعقوب (ع) کی خوابوں کی تعبیر کا علم 4; یعقوب (ع) کی خوشخبریاں 2، 7، 10; یعقوب(ع) کے بزرگان ما سلف 17; یعقوب(ع) کے فضائل4
یوسف (ع) :


یوسف (ع) پر نعمت کا کامل ہونا 10، 11; یوسف (ع) کا علم 15; یوسف (ع) کا قصہ 1;یوسف (ع) کا کردار 12; یوسف (ع) کا علم سیکھنا 22; یوسف (ع) کا معلم 22; یوسف (ع) کو بشارت 2، 7، 10;یوسف (ع) کو تعبیر خواب کا علم 7، 8، 22;یوسف(ع) کو واقعات کی تحلیل کاعلم 7، 8، 22;یوسف (ع) کي
خصوصیات 24 ;یوسف (ع) کی خوابوں کے آثار 8 ; یوسف (ع) کی نعمتیں 14، 21;یوسف (ع) کے برگزیدہ ہونے کاسبب 22;یوسف (ع) کے بزرگان 17; یوسف (ع) کے خواب کی تعبیر 1، 5; یوسف (ع) کے درجات 1،12;یوسف (ع) کے فضائل 21

لَّقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ (٧)
یقینایوسف اور ان کے بھا ئیوں کے واقعہ میں سوال کرنے والوں کے لئے بڑے نشانیوں پائي جاتی ہیں(7)

1_ حضرت یوسف(ع) اور ان کے بھائیوں کی داستا ن، ربوبیت خداوندی کی کثرت سے آیات و نشانیوں اور اسکی حکمت و علم پر مشتمل ہے_
ان ربك علیم حیکم لقد کان فی یوسف و ء اخوتہ وء ایات للسائلین
(آیات) سے مراد نشانیاں ہیں اور کیونکہ (لقد کان ...) کے جملے میں یہ بیان نہیں ہوا کہ حضرت یوسف(ع) اور ان کے بھائیوں کا قصہ کس حقیقت یا حقائق کو بیان کر دیاہے_ دوسرے لفظوں میں (آیات) کا متعلق ذکر نہیں ہوا ہے _ لہذایہ احتمال دیا جاسکتا ہے کہ اس قصہ کے حقائق آیت قبل میں ذکرہیں جو کہ ربوبیت علم و حکمت الہی ہیں_(ان ربك علیم حکیم )
2_خداوند متعال نے انسانوں کو حضرت یوسف (ع) اور ان کے بھائیوں کے واقعات میں غور و فکر کرنے کی ترغیب دلائي ہے_
لقد کان فی یوسف و اخوتہ ء ایات للسائلین
(لقد) میں لام قسم مقدّر کو بتاتا ہے_ اور (قد) تاکید کے لیے آیا ہے_ خداوند متعال کا قسم اٹھانا اور تاکید لانے کا مقصد یہ ہے کہ یوسف (ع) اور ان کے بھائیوں کی داستان میں سوال کرنے والوں کے لیے کافی آیات ہیں یہ گویا انسان کو اس داستان میں غور فکر کی دعوت دیناہے_
3_ لوگوں کا رسالت مآب(ص) سے حضرت یوسف (ع) کے واقعات کے بارے میں سوال کرنا_
لقد کان فی یوسف و اخوتہ ء ایات للسائلین
4_خداوند متعال کی حکمت و علم اورحضرت یوسف کے


درجات کے بارے میں سوالات ہی موجب بنے ہیں کہ قرآن مجید میں یوسف (ع) کے قصّے کو نقل کیا جائے_
ان ربك علیم حکیم _ لقد کان فی یوسف و اخوتہ ء ایات للسائلین
5_ حضرت یوسف (ع) کی داستان کو نقل کرنے سبب، ان کا خداوند عالم کی طرف سے برگزیدہ ہونے انہیں حوادث تحلیل و تعبیر خواب کا علم دینا نیزانہیں کامل نعمت عطا کرنے کی علت کو بیان کرنا ہے_
یجتبیك ربك و یعلمك ... لقد کان فی یوسف و اخوتہ ء ایات للسائلین
مذکورہ بالا تفسیر اس صورت میں ہوسکتی ہے کہ جب (آیات ) کا لفظ (اجتبأ ...) یوسف (ع) کے انتخاب کے متعلق ہو جو ( کذلك یجتبیك ربك و ...) کے جملے سے حاصل ہوتا ہے_
6_ فقط حقیقت کے متلاشی اور معرفت کی وادی میں تحقیق کرنے والے ہی اللہ کی ربوبیت کی نشانیوں اورعلم و حکمت کو یوسف (ع) کی داستان میں پا سکتے ہیں_

لقد کان فی یوسف و اخوتہ ء ایات للسائلین
یہ واضح ہے کہ حضرت یوسف(ع) اور ان کے بھائیوں کی داستان اپنے اندر کافی علامات اور نشانیوں کو رکھتی ہے _ خواہ اس کے بارے میں سوال کیا جائے یا نہ کیا جائے _ اسی وجہ سے (للسائلین) کا لام ، لام انتفاع ہے_ تو اس صورت میں (للسائلین) کا معنی یونہوگا کہ سوال کرنے والے اور محققین اس داستان سے فائدہ مند ہوسکتے ہیں_
7_ انسانوں کے گزرے ہوئے حالات و واقعات ان کی ماہیت و حقیقت کو بیان کرتے ہیں_
لقد کان فی یوسف و اخوتہ ء ایات للسائلین
(لقد کان فی یوسف ...) میں قصہ کا لفظ نہ لاناجبکہ ( فی قصّہ یوسف ...) ہی مراد ہے ، ممکن ہے اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ انسانوں کے گزرے ہوئے حالات ان کی ماہیت کو تشکیل دینے والے ہیں یعنی حقیقت میں انسان وہی ہے جو اسکی سرگذشت ہے_
8_ سوالوں کابیان کرنا اور قرآن مجید سے ان کے جوابات کو تلاش کرنا اس کی خداوند عالم کی طرف سے انسانوں کو نصیحت کی گئي_
لقد کان فی یوسف و اخوتہ ء ایات للسائلین
------------------------------------------------
آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) سے سوال کرنا 3
آیات الہي:1
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی تشویق کرنا 2; اللہ تعالی کی حکمت کی نشانیاں 1; اللہ تعالی کی حکمت کے بارے میں سوال 4; اللہ تعالی کی ربوبیت کی نشانیاں 1; اللہ تعالی کی نصیحتیں 8; اللہ تعالی کے علم کی نشانیاں; اللہ تعالی کے علم کے بارے میں سوال 4;


اللہ تعالی کے برگزیدہ لوگ: 5
انسان :
انسان کی حقیقت 7; انسان کے گذشتہ حالات کا کردار 7
برادران یوسف :
برادران یوسف کے انجام میں تدبر 2
حق کے طالب:
حق کے طالب اور قصّہ یوسف (ع) 6
ذکر :
حضرت یوسف(ع) کے قصہ کےذکر کا فلسفہ (ع) 4
سوالات :
سوالات کی اہمیت 8
شخصیت :
شخصیت میں مؤثر عوامل 7
شناخت :
شناخت کے منابع 8
قرآن :
قرآن کی تعلیمات 8; قرآن مجید کی طرف رجوع 8
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کے فضائل کے بارے میں سوالات 4; حضرت یوسف کے قصّہ کی تعلیمات 6; حضرت یوسف (ع) کے قصّے کے بارے میں غور و فکر کرنے کی تشویق 2;حضرت یوسف (ع) کے قصّے کے سوال 3;قصّہ یوسف(ع) میں آیات

الہی 6 ; یوسف (ع) پر نعمت کا اتمام 5;یوسف (ع) کا قصّہ 5 ; یوسف (ع) کے برگزیدہ ہونے کے عوامل 5; یوسف (ع) کے حوادث کی تحلیل کا علم 5;یوسف (ع) کے خوابوں کی تعبیر کا علم 5;یوسف (ع) کے قصّے کی خصوصیات 1; یوسف (ع) کے قصّے میں اللہ تعالی کاعلم 6;یوسف (ع) کے قصّے میں اللہ تعالی کی حکمت 6; یوسف کے قصّے میں اللہ تعالی کی ربوبیت 6



إِذْ قَالُواْ لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَى أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلاَلٍ مُّبِينٍ (٨)
جب ان لوگوں نے کہا کہ یوسف او ر ان کی بھائي (ابن یامین 2)عمارے باپ کی نگاہ میں زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہمارے ایك بڑی جماعت ہے یقینا ہمارے ماں باپ ایك کھلی ہوئي گمراہی میں مبتلا ہیں(8)

1_ حضرت یوسف (ع) کے بھائیوں میں سےبنیامینیوسف (ع) کے ماں و باپ کی طرف سے بھائي تھے اور دوسرے صرف والد کی طرف سے بھائي تھے_
ء اذ قالوا لیوسف و اخوہ
یعقوب (ع) کی اولاد بنیامین کو یوسف کا بھائي بلاتے تھے _ حالانکہ وہ بھی یعقوب (ع) کے بیٹے اور ان کے بھائي تھے_ (لیوسف و اخوہ) یہ جملہ بتاتا ہے کہ بنیامین کا یوسف (ع) سے برادری کا رشتہ دوسرے یعقوب کے بیٹوں کی نسبت زیادہ نزدیك تھا_ یعنی بنیامین یوسف (ع) کے ماں و باپ دونوں کی طرف سے بھائي تھے اور دوسرے بھائي صرف والد کی طرف سے بھائي تھے_
2_ حضرت یعقوب (ع) تمام بیٹوں کا احترام کرتے تھے اور سب سے محبت کرتے تھے_
اذ قالوا لیوسف و اخوہ احب الی ابینا منّ
مذکورہ معنی (احبّ) کے افعلتفضیلہونے کے سبب سے ہے_
3_ یوسف (ع) ، او بنیامین، یعقوب(ع) کے دوسرے بیٹوں کی نسبتحضرت (ع) کو بہت زیادہ محبوب تھے_
اذ قالوا لیوسف و اخوہ احب الی ابین
(اخوہ) سے مراد جسطرح مفسرّین نے کہا ہے بنیامین ہیں_
4_ یوسف (ع) بنیامین سے بھی زیادہ یعقوب (ع) کے نزدیك محبوب تھے_
اذ قالوا لیوسف و اخوہ احب الی ابین


"یوسف(ع)" کا "بنامین"(اخوہ) سے مقدم ہونا مذکورہ بالا معنی کو بتاتا ہے_
5_ حضرت یوسف (ع) کی معنوی حیثیت اور خدادادی فضیلتیں، حضرت یعقوب (ع) کی ان سے بے پناہ محبت کا سبب تھیں_
کذلك یجتبیك ربك ... لیوسف و اخوہ احب الی ابینا منّ
(و کذلك یجتبیك ... ) میں یوسف کی خصوصیات کا ذکر کرنے کے بعد یعقوب (ع) کی محبت کا تذکرہ یہ بتاتا ہے کہ یعقوب(ع) ، یوسف (ع) سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے_
6_ یعقوب(ع) کےتمام بیٹے یوسف (ع) او بنیامین کے ساتھ حضرت یعقوب (ع) کی زیادہ محبت کو محسوس کر رہے تھے اور اس پر رشك کرتے تھے_
اذ قالوا لیوسف و اخوہ احب الی ابینا منّ
(قالوا) کی ضمیر (اخوتہ) کی طرف لوٹتی ہے جو اس سے پہلے والی آیت میں ذکر ہوا ہے یعنی تمام نے یہی کہا اور وہ سب اس بات پر اتفاق کرتے تھے_
7_ یعقوب (ع) کی یوسف (ع) اور بنیامین دو بیٹوں سے زیادہ محبت کا اظہار ہی دوسرے بیٹونکے حسد کا سبب بنا نہ یہ کہ وہ یوسف(ع) کے خواب کی تعبیر سے واقف تھے_
اذ قالوا لیوسف و اخوہ احبّ الی ابینا منّ

چنانچہ حضرت یوسف(ع) نے اپنے خواب اپنے بھائیوں کے سامنے پیش کیا اگر یہی ان کے حسد کاسبب بنتا تو، تو وہ بنیامین کا نام نہ لیتے صرف حضرت یوسف(ع) کا ہی نام ہے_
8_ یوسف (ع) کے بھائیوں کے حسد نے ہی ان کو ان کے خلاف میٹنگ کرنے پر مصمم کیا _
اذ قالوا لیوسف و اخوہ احب الی ابینا منّ
9_ حضرت یوسف (ع) کے بھائیوں کی ان کے خلاف میٹنگ اور گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یوسف (ع) اور بنیامین سے یعقوب (ع) کی زیادہ محبت کرنے کا انہیں مستحق نہیں سمجھتے تھے_
اذ قالوا لیوسف و اخوہ احب الی ابینا منّا و نحن عصبة ان آبانا لفی ضلال مبین
10_ حضرت یوسف (ع) کے بھائي طاقتور ، کام کرنے والے اور اپنے باپ کے دنیاوی امور کو ہاتھ میں لیے ہوئے تھے_
و نحن عصبة ان آبانا لفی ضلال مبین
(عصبة) اس جماعت کو کہتے ہیں جو دس سے زیادہ افراد پر مشتمل ہو جو آپس میںرشتہ دار ہوں اور ایك دوسرے کی پشت پناہی کرتے ہوں _ اس کا لازمہ یہ ہے کہ وہ لوگ طاقتور اور کام کرنے والے لوگ ہوں گے_ اور ( و نحن عصبة) کا جملہ یہ بتاتاہے کہ ان کے بھائي، یعقوب (ع) کی



یوسف (ع) اور بنیامین سے زیادہ محبت کرنا ان کی خطا و غلط فکر خیال کرتے تھے_ اور وہ یوسف (ع) کے بھائي کیونکہ یعقوب (ع) کے دنیاوی و مادی منافع میں کارآمد طاقتور اور امور کو چلانے والے تھے_
11_ یوسف (ع) کے بھائي زیادہ طاقت اور اپنی ا کثریت کے بل بولتے پر مغرور تھے_
و نحن عصبة
12_ یوسف (ع) کے بھائي اپنی قوت اور کام کاج والے ہونے کے سبب اپنے والد گرامی یعقوب (ع) کی محبت کو اپنے لیے زیادہ سزا وار سمجھتے تھے_
اذ قالوا لیوسف و اخوہ احب الی ابینا منّا و نحن عصبة
13_ حضرت یعقوب(ع) کے دوسرے فرزند، حضرت یعقوب (ع) کی یوسف (ع) اور بنیامین سے بہت زیادہ محبت کو اپنی نظر میں واضح خطا اور لغزش خیال کرتے تھے_
اذ قالوا لیوسف و اخوہ احب ... ان آبانا لفی ضلال مبین
14_ یوسف (ع) کے بھائي دس افراد سے کم نہ تھے_
و نحن عصبة
15_ عن علی بن الحسین (ع) ... فلما رای یوسف الرؤیا و اصبح یقصّہا علی ابیہ یعقوب ، فاغتم یعقوب لما سمع من یوسف مع ما اوحی اللہ عزوجل الیہ ان استعد للبلاء ... و خاف ان یکون ما اوحی اللہ عزوجل الیہ من الاستعداد للبلاء ہو فی یوسف خاصّة فاشدّت رقتہ علیہ من بین ولدہ فلما رای اخوة یوسف ما یضع یعقوب بیوسف و تکرمتہ ایّاہ و ایثارہ ایّاہ علیہم اشتد ذلك علیہم ... و قالوا: ان یوسف و اخاہ " احب الی ابینا منّا ... " (1)
امام سجاد (ع) سے روایت ہے کہ ... جب حضرت یوسف (ع) نے خواب دیکھا تو صبح سویرے ہی یعقوب (ع) کے لیے اسکو بیان کیا _ یعقوب (ع) ، یوسف (ع) سے یہ خواب سنا اور خداوند متعال نے وحی بھی کی کہ مصیبتوں کے لیے اپنے آپ کو آمادہ کرو تو وہ غمگین ہوگئے ... اور یہ خوف ہوا کہ یہ مصیبت صرف یوسف (ع) ہی کے لیے نہ ہو _ اسوجہ سے دوسرے بھائیوں کی نسبت حضرت (ع) کی محبت و مہربانی یوسف(ع) سے زیادہ ہوگئي _ جب یوسف (ع) کے بھائیوں نے یعقوب کے اس عمل کو دیکھا کہ اسکا زیادہ ہی احترام کرتے ہیں_ اور اس کو ہم پر ترجیحدیتے ہیں_ یہ بات ان پر بہت سخت گزری اور کہا یوسف (ع) اور اسکا بھائي ہمارے باپ کے نزدیك ہم سے زیادہ محبوب ہیں_
..............

**1) علل الشرائع ، ص 46، ح 1، ب 41 : نور الثقلین ، ج 2 ص 412، ح 17_**



-----------------------------------------------

احساسات :
پدرانہ احساسات 2، 3;خاندانی احساسات 2
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف (ع) اور بنیامین 6، 7; برادران یوسف اور یوسف (ع) 6، 7;برادران یوسف کا تکبر 11; برادران یوسف کی کا جلسہ 9;برادران یوسف کا حسد کرنا 6، 7، 8;برادران یوسف کی تعداد 14; برادران یوسف کا کردار 10;برادران یوسف کی صفات 10;برادران یوسف کی فکر 12، 13; برادران یوسف کی قدرت 10، 11، 12; برادران یوسف کے مکر و فریب کا سبب 8
بنیامین :
بنیامین اور یوسف 1
تحریك :
تحریك کے عوامل 7
حسد:
حسدکے آثار 8; حسد کے عوامل 6،7
روایت :15
محبت :
محبت کے عوامل 5
گھرانہ :
گھرانہ میں امتیازات کے آثار
یعقوب (ع) :
بنیامین سے حضرت یعقوب کی محبت کے آثار 7; یعقوب(ع) اور بیٹوں کا احترام 2; یعقوب(ع) اور خطا 13; یعقوب (ع) کا غمگین ہونا 15; یعقوب(ع) کی بنیامین سے محبت 3;، 4، 6، 9، 13; یعقوب(ع) کی بیٹوں سے محبت 2، 3، 12; یعقوب(ع) کی یوسف (ع) سے محبت 3، 4، 5، 6،9، 13، 15; یعقوب (ع) کی یوسف(ع) سے محبت کے آثار 7; یعقوب کے برتاؤ کا طریقہ 2
یوسف (ع) :
یوسف(ع) کا قصّہ 8، 15;یوسف(ع) کی معنوی صلاحتیں 5; یوسف(ع) کے پدری بھائي 1; یوسف(ع) کے پدری و مادری بھائي 1;یوسف(ع) کے خواب کے آثار 15; یوسف(ع) کے فضائل کے آثار 5

385

اقْتُلُواْ يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضاً يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُواْ مِن بَعْدِهِ قَوْماً صَالِحِينَ (٩)
تم لوگ یوسف کو قتل کردو یا کسی زمین میں پھینك دوتو باپ کا رخ تمھارے ہی طرف ہوجائے گا اور تم سب ان کے بعد صالح قوم بن جائو گے (9)

1_ حضرت یوسف (ع) کے خلاف سازش والی ٹینگ میں اکثر بھائیوں کی رائے یہ تھی کہ یا تو یوسف کو قتل کیا جائے یا درو دراز علاقے میں جلا وطن کردیا جائے_
اقتلوا یوسف او اطرحوہ ارض
(اقتلوا یوسف) کے جملے کی دو طرح کی تفسیر کر سکتے ہیں1_ یوسف (ع) کے کچھ بھائیوں نے ان کو قتل کرنے کا مشورہ دیا اور دوسروں نے انہیں جلاوطنکرنے کا مشورہ دیا2_ اکثریت اس کے خلاف سازش کانظریہ رکھتے تھے _ خواہ اس کو قتل کردیں یا اسکو جلا وطن کردیں یہ بات قابل ذکر ہے کہ بعد والی آیت شریفہ میں جملہ ( ان کنتم فاعلین) بتاتا ہے کہ ان بھائیوں میں ایك تھا جو ان دونوں نظریے کے خلاف تھا اسی وجہ سے اکثریت کا لفظ بولا گیا کہ اکثریت کی یہ رائے تھي_

2_ يوسف (ع) كے بھائيوں كا حسد، ان كے قتل ياجلا وطن كرنے كے ارادے كا سببنا_
اذ قالوا ليوسف و اخوه احب ... اقتلوا يوسف
3_ حسد انسان كو قتل يا اپنے بھائي كوجلا وطن كرنے جيسے گناہوں پراكساتا ہے_
و اذ قالوا ليوسف و اخوه احب ... اقتلوا يوسف او اطرحوه ارض
4_ يوسف (ع) كے بھائي، حضرت يوسف(ع) كى گھرانے ميں عدم موجودگى كو يعقوب كى اپنے ليے مكمل توجہ كا سبب سمجھتے تھے_
اقتلوا يوسف ... يخل لكم وجہ ابيكم
(يخل لكم وجہ ابيكم ) (تمہارے ليے تمہارے والد كا چہرہ خالى ہو) يہ اس بات سے كنايہ ہے كہ ان كى توجہ و الطاف ، يوسف سے دور ہو جائے گا اور فقط تمہارے ليے ہوگا_(يخل) كا فعل (اقتلوا) اور (اطرحوا) امر كا جواب ہے _


اور يہ" يخل" كا فعل (ان)شرطيہ جو مقدر ہے اس كے ذريعے مجزوم ہو ا ہے_يعني( ان تقتلوہ او تظروحوہ يخل لكم) _
5_ يوسف (ع) كے بھائي، حضرت يوسف(ع) كى عدم موجود گى ميں بنيامين كو يعقوب (ع) كى محبت جلب كرنے ميں اپنا رقيب خيال نہيں كرتے تھے_
ليوسف و اخوہ احب ... اقتلوا يوسف ... يخل لكم وجہ ابيكم
يوسف (ع) كے بھائي يعقوب (ع) كى يوسف (ع) اور بنيامين سے بہت زيادہ محبت سے رنجيدہ تھے ليكن وہ يوسف (ع) كو درميان سے ہٹانے سے اپنى مشكل كو حل شدہ سمجھتے تھے اسى وجہ سے وہ يہ خيال كرتے تھے كہ يعقوب (ع) كى ان كى طرف كامل توجہسے تنہا بنيامين مانع نہيںبن سكتا_
6_ انسان كے محبوب ہونے كا عشق ،اسے مقصود تك پہنچنے كے ليے قتل و جنايت پر اكساتا ہے_
اقتلوا ليوسف ... يخل لكم وجہ ابيكم
7_ يوسف (ع) كے بھائي حضرت يعقوب (ع) كے پاس ان كى موجودگى كو اپنے ليے مشكلات اور بدبختى سمجھتے تھے_
اقتلوا يوسف ... تكونوا من بعدہ قوما صالحين
8_ يوسف (ع) كے بھائي اپنے امور كى صلاح وبہبود، ضرت يوسف(ع) كے قتل ميں خيال كرتے تھے _
اقتلوا يوسف او اطرحوہ ارضا ... و تكونوا من بعدہ قوماً صالحين
(قوما صالحين ) ميں صلاح سے مراد،د نياوى امور كى اصلاح ہے _ كيونكہ ظاہر يہ ہو تا ہے كہ (تكونوا) كا فعل مضارع (يخل) پر عطف ہے اور (اقتلوا) (اطرحوہ) فعل امر كا جواب ہے پس اس صورت ميں (تكونوا ... ) كے جملے كا معنى يہ ہوگا_ اگر يوسف (ع) كو قتل كرديں يا اسكو جلاو طنكرديں تو تمہارے كاموں كى اصلاح ہوجائے گى اور تم سے بدبختى دور ہوجائے گي_
9_ يوسف (ع) كے بھائي اس خيال ميں تھے كہ ان كو قتل يا جلاوطن كرنے كے بعد وہ توبہ كرليں گئے اور راہ راست پر آجائيں گے_
اقتلوا يوسف ... وتكونوا من بعدہ قوماً صالحين
(قوما صالحين) سےمذكورہ بالا معنى ميںدينى و اخلاقى اصلاح مراد لى گئي ہے اور اس بنياد پر كہ (و تكونوا) ميں و "أو مع" كے معنى ميں ہے _ اور ( تكونوا) كا جملہ (ان ) مقدرہ كے ذريعے منصوب ہے_ تو اس صورت ميں (اقتلوا يوسف ... و تكونوا من بعدہ قوماً صالحين) كا معنى يوں ہو جائے گا_ كہ يوسف (ع) كو قتل كردو ليكن اس شرط كے ساتھ كہ اس كے بعد تم درگاہ الہى ميں توبہ كر لو اور نيك اور صالح لوگوں ميں سے ہوجاؤ_
10_ يوسف (ع) كے بھائي ان كے قتل يا جلا وطن كرنے كو گناہ


اور نامناسب سمجھتے تھے اوروہ اس بات كے معترف بھى تھے_
اقتلوا يوسف او اطرحوہ ارضاً ... و تكونوا من بعد ہ قوماً صالحين
11_ عن على بن الحسين (ع) فى قولہ تعالى :(و تكونوا من بعدہ قوماً صالحين ) اى تتوبون (1)
امام سجاد (ع) سے خداوند عالم كے اس جملہ(و تكونوا من بعدہ قوماً صالحين) كے بارے ميں روايت نقل ہوئي ہے كہ آپ

(ع) نے فرمایا:اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس کام کے بعد توبہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے_
------------------------------------------------
اقرار :
گناہ کا اقرار 10
برادران یوسف :
برادران یوسف اور بنیامین 5; برادران یوسف اور یوسف (ع) 1، 4، 7; برادران یوسف اور یوسف (ع) کا قتل 10;برادران یوسف اور یوسف (ع) کی جلا وطن 10;برادران یوسف کا اقرار 10;برادران یوسف کا حسد کرنا 2; برادران یوسف کی توبہ 9، 11; برادران یوسف کی سازش 1;برادران یوسف کی فکر 4،5، 7، 8، 9، 10;برادران یوسف کی مصلحتی فکر 8
بهائي:
بهائي کا قتل 3;بهائي کے دربدر ہونے کے اسباب3
جرم :
جرم کا سبب 6
حسد :
حسد کے آثار 2،3
روایت : 11
روابط :
روابط کے آثار 6; محبوب ہونے کے لیے روابط 6
قتل :
قتل کا سبب 6; قتل کے عوامل 3
گناہ :
گناہ کے عوامل 3
یعقوب (ع) :
یعقوب (ع) کی اپنے بیٹوں سے محبت 4،5
یوسف (ع) :
یوسف (ع) کا جلا وطن ہونا 8، 9; یوسف (ع) کا قتل 8،9; یوسف (ع) کا قصّہ 1، 5، 7، 8، 9، 11;یوسف (ع) کے جلا وطن ہونے کی سازش 1،2;یوسف (ع) کے خلاف سازش کرنا 1; یوسف (ع) کے قتل کی سازش 1،2
.............

**1)علل الشرائع ، ص 47، ح 1 ، ب 41; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 412، ح 17_**



قَالَ قَآئِلٌ مَّنْهُمْ لاَ تَقْتُلُواْ يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَةِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ (١٠)
ان میں سے ایك شخص نے کہا کہ یوسف کو قتل نہ کرو بلکہ کسی اندھے کنویں میں ڈال دوتا کہ کوئي قافلہ اٹھالے جائے اگر تم کچھ کرناہی چاہتے ہو(10)

1_ یوسف (ع) کے بهائیوں میں سے ایك (لاوي) نے سازش کے اجتماع میں دوسرے بهائیوں کو اس کو قتل کرنے سے منع

کیا _
قال قائل منہم لا تقتلوا یوسف
(قائل) کا کلمہ مفرد ہونا یہ بتاتا ہے کہ یوسف (ع) کے بھائیوں میں سے صرف ایك نے اس کے قتل کی مخالفت کی _ روایت کےمطابق جو بعد میں ذکر ہوگئي اسکا نام (لاوی ) تھا_
2_ لاوی اس بات میں اپنے دوسرے بھائیوں کے مخالف تھا کہ یوسف (ع) کے خلاف سازش کی جائے اور اس کو والد گرامی حضرت یعقوب (ع) سے دور کیا جائے_
لا تقتلوا یوسف و القوہ فی غی بت الجب ... ان کنتم فاعلین
(ان کنتم فاعلین) (کہ اگر تم یوسف (ع) کے خلاف سازش کرنے میں مصمم ارادہ رکھتے ہو) کا جملہ بتاتا ہے کہ لاوی اس سازش کو عملی کرنے میں راضی نہیں تھا_ اور یہ بات بھی لازم الذکر ہے کہ (ان کنتم ... ) کا جملہ جو کہ شرط ہے اسکا جواب وہ معنی ہے جس کا جملہ''القوہ ..." سے استفادہ ہوتا ہے ہے تو جملہ کامل یوں ہوگا _ ( ان کنتم فاعلین ... فالقوہ فی غیبت الجب ) اگر تم اس سازش پر عمل کرتے بھی ہو تو اسکو تاریك کنویں میں ڈال دو_
3_ لاوی نے اپنے بھائیوں کو مشورہ دیا کہ اگر تم یوسف (ع) کو اپنے سے دور کرنے پر تلے ہوئے ہو تو اسکو اس کنویں میں ڈال دو جہاں قافلوں کے آنے جانے کا راستہ ہے_
قال قائل منہم لا تقتلوا یوسف و القوہ فی غیبت الجب یلتقطہ بعض السیّارة
(جبّ) کنویں کے معنی میں ہے_ بعض اہل لغت (جبّ) کا معنی گہرا اور عمیق کنواں کرتے ہیں _ جو


پانی سے بھرا ہوا ہو _ مجمع البیان میں (غیبت الجب) کا معنی یوں کیا گیا ہے گڑا یا طاقچہ مانند جو کنویں کے پانی کے اوپر عموما بنایا جاتا ہے_ (سیارہ ) اس جماعت کو کہتے ہیں جو سفر کرتے ہیں جنہینقافلے بھی کہا جاتا ہے_
4_ لاوی اپنے اس مشورے (یعنی یوسف (ع) کو کنویں میں ڈالا جائے) سے یوسف (ع) کی جان کی حفاظت اور انہیں کو قتل کرنے سے بچانا چاہتا تھا_
لا تقتلوا یوسف ... و القوہ فی غیبت الجب یلتقطہ بعض السیارة
لاوی کا یہ مشورہ کہ یوسف کو اس کنویں میں ڈالا جائے جو آنے جانے والے قافلوں کے راستے میں ہو_ اس مشورہ کے مقابلہ میں تھا کہ اسکو جنگل و بیابان میں اکیلا چھوڑا جائے (او اطرحوہ ارضاً) نیز ساتھیہ بھی تصریح کرنا کہ کوئي نہ کوئي قافلہ اسکو پالے گا_ ( یلتقطہ بعض السیارة) یہ بات دلالت کرتی ہے کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ یوسف (ع) کی زندگی تلف ہوجائے_
5_ لاوی کی طرف سے جس کنویں کے بارے میں مشورہ دیا گیا تھا کہ اس میں یوسف (ع) کو ڈالا جائے وہ معین و مخصوص کنوانتھا_
القوہ فی غیبت الجب
(الجب ) میں جو الف لام ہے ظاہر یہ ہے کہ یہ عہد ذہنی ہے یعنی وہ کنواں پہلے سے معین و مشخص تھا_
6_ لاوي، یوسف (ع) کو کنویں میں ڈال دینے کو یوسف (ع) تك قافلوں کی رسائي کا پیش خیمہ سمجھتا تھا اور اس بات کو اسکی موت سے نجات کا ذریعہ دیکھ رہا تھا_
یلتقطہ بعض السیارة
التقاط ( یلتقطة) کا مصدر ہے جو پانا یا حاصل کرنے کے معنی میں آتا ہے_
7_ (عن علی بن الحسین (ع) ... قال کبیرہم " و لا تقتلوا یوسف " و لکن " القوہ فی غیابت الجب "(1)
امام سجاد (ع) سے روایت ہے کہ ان کے بڑے بھائي نے کہا کہ یوسف (ع) کو قتل نہ کرنا بلکہ اسکو کنویں کی مخفی جگہ میں ڈال دینا_
8_ عن ابی جعفر (ع) ... فقال لاوی لا یجوز قتلہ و نغیبہ عن ابینا (2)
پھر لاوی نے کہا کہ انکا قتل کرنا جائز نہیں ہے لیکن اسکو ہم اپنے والد گرامی سے دوردیتے ہیں_
-----------------------------------------------
برادران یوسف :
برادران یوسف کی سازش 1، 2، 3، 4

روایت : 7، 8
لاوی :
.............

**1) علل الشرائع ، ص 47، ح1، ب41; نور الثقلین ، ج 2، ص 413 ، ح 17_**
**2) تفسیر قمی ، ج 1 ص 340; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 415، ح 19_**


لاوی اور یوسف (ع) 3;لاوی اور یوسف (ع) کا جلا وطن ہونا 2; لاوی اور یوسف (ع) کا قتل 1، 4;لاوی اوریوسف (ع) کی نجات 4،6;لاوی کا مشورہ 1، 3، 5، 8;لاوی کی فکر 2; لاوی کے مشورے کا فلسفہ 4، 6
یوسف (ع) :
یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 3، 4، 6، 7، 8; یوسف (ع) کنویں میں 3،7;یوسف (ع) کے خلاف سازش 1، 2، 3; یوسف کے کنویں کا قصّہ 5

قَالُواْ يَا أَبَانَا مَا لَكَ لاَ تَأْمَنَّا عَلَى يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ (١١)
ان لوگوں نے یعقوب سے کہا کہ بابا کیا بات ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہم پر بھروسہ نہیں کرتے ہیں حالانکہ ہم ان پر شفقت کرنے والے ہیں(11)

1_ لاوی کا یہ مشورہ کہ (یوسف (ع) کو قتل نہ کیا جائے اور اسکو کنویں میں ڈالا جائے) دوسرے بھائیوں نے قبول کرلیا اور ان لوگوں کے مور تائید واقع ہوا _
لا تقتلوا یوسف و القوہ فی غیبت الجب ... قالوا یا بانا مالك
یعقوب (ع) کے سامنے ( تمام بھائیوں کا حاضر ہونا اور ) یوسف (ع) کو چراگاہوں کی طرف لے جانے کے لیے ان کو راضی کرنا _ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ لاوی کا یہ مشورہ (القوہ فی غیبت الجب ) آخر ی بات تھی جسکو لاوی نےبیان کیا تھااور سب نے اسکو قبول کیا_
2_ یعقوب (ع) ، ہمیشہ یوسف (ع) کے خلاف ان کے بھائیوں کے مکر و فریب سے پریشان تھے_
یا بانا مالك لا تأمنّا علی یوسف
3_ یعقوب (ع) ، یوسف (ع) کو ان کے بھائیوں کے سپرد کرنے سے ہمیشہ اجتناب کرتے تھے_
مالك لا تأمنّا علی یوسف
4_ یعقوب (ع) سے یوسف (ع) کو لے جانا تا کہ(اپنی سازش کو عملی جامہ پہنائیں) برادران یوسف کے لیے ایك بنیادی اور اساسی مشکل تھی _
قالوا یأبانامالك لا تأمنّا علی یوسف
5_ برادران یوسف کا باپ سے یوسف (ع) کو لے جانے کے لیے اسکی رضایت حاصل کرنے کیلئے زمینہ ہموار کرنا _
یأبانا مالك لا تأمنّا علی یوسف
6_ یعقوب (ع) کی اولاد جھوٹ و مکر پر اتر آئي تا کہحضرت


یعقوب(ع) کا اعتماد حاصل کریں اور وہ یوسف (ع) کو ان کے سپرد کرنے پر راضی ہوجائیں_
و انا لہ لناصحون ...
7_ یوسف (ع) کے بھائیوں نے یعقوب (ع) کے سامنے شکایت کی اور اس بات پر تنقید کی کہ وہ یوسف (ع) کی نسبت ہم پر اعتماد نہیں کرتے ہیں
قالوا ی أبانا مالك لا تأمنّ
8_ یعقوب (ع) کے بیٹوں نے ان کے حضور یوسف (ع) سے اپنی خیر خواہی کے بارے میں تاکید کی _

مالك لا تأمنّا علی یوسف و انا لہ لناصحون
9_ یعقوب (ع) کے بیٹے ان سے اظہار محبت کر کے اور ان کے احساسات کو ابھار کر ان کو فریب دینا چاہتے تھے_
قالوا ی أبانا مالك لا تأمنّا علی یوسف
مذکورہ بالا تفسیر ( یأبانا) اے ہمارے والد گرامی اور ( مالك لا تأمنّا ...) " آپ کو کیاہو گیا ہے کہ یوسف (ع) کے بارے میں ہم پر بے اعتمادی کر رہے ہیں" سے حاصل ہوئي ہے_
10_ حسد ، انسان کو جھوٹ بولنا اور اپنے نزدیك اور محبوب ترین شخص کے ساتھ مکرو فریب جیسے گناہ کرنے پر مجبور کرتا ہے_
قالوا یأبانا مالك لا تأمنّا علی یوسف و انا لہ لناصحون
------------------------------------------------
برادارن یوسف :
برادارن یوسف (ع) اور لاوی کا مشورہ 1; برادران یوسف(ع) اور یعقوب (ع) کا راضی ہونا 5، 6; برادران یوسف(ع) اور یعقوب (ع) 7، 8، 9; برادران یوسف(ع) اور یوسف (ع) 7; برادران یوسف(ع) سے بے اعتمادی 7; برادران یوسف(ع) کا برتاؤ 9; برادران یوسف (ع) کا جھوٹ بولنا 6; برادران یوسف (ع) کا خیر خواہی کرنے کا اظہار کرنا 8;برادران یوسف(ع) کا شکوہ 7; برادران یوسف(ع) کا محبت کا اظہار کرنا 9;برادران یوسف (ع) کا مکر 9;برادران یوسف(ع) کی سازش 4 ،5، 6،9
جھوٹ:
جھوٹ کے اسباب 10
حسد :
حسد کے آثار 10
عزیر و اقارب :
عزیر و اقارب سے مکرکرنا 10
گناہ :
گناہ کے عوامل 10
لاوی :
لاوی کے مشورے کا قبول ہونا 1

392
مکر :
مکر کا سبب 10
یعقوب (ع) :
حضرت یعقوب (ع) اور برادران یوسف 3; یعقوب (ع) اور برادران یوسف(ع) کی سازش 2; یعقوب (ع) کی پریشانی 2;
یعقوب (ع) و یوسف (ع) 3
یوسف (ع) :
یوسف (ع) کا قصّہ 1، 3، 4، 5، 6، 7، 8، 9; یوسف (ع) کا کنویں میں ہونا 1;یوسف (ع) کے خلاف سازش 2، 4

أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَداً يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (١٢)
کل ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کچھ کھائے پئے اور کھیلے اور ہم تو اس کی حفاظت کرنے والے موجود ہی ہیں (12)
1_ یعقوب (ع) کے بیٹوں نے یوسف (ع) کے خلاف اپنی سازش کو عملی کرنے کے لیے ان سے چاہا کہ یوسف (ع) کو ہمارے ساتھ چراگاہ کی طرف بھیجیں_
ارسلہ معنا غد
2_ یوسف (ع) کے بھائیوں نے اس کے خلاف سازش کو عملی جامہ پہنانے کے لیے آپس مینصلاح و مشورہ اور اپنے باپ سے گفتگو کرنے کے دوسرے دن کو معین کیا _

اذ قالوا ... قالوا ی أبانا ... ارسلہ معنا غد
3_ یوسف (ع) کے بھائي اپنے ناپاك اور ناروا منصوبے کو حضرت یوسف(ع) کے خلاف عملی جامہ پہنانے کے لئے جلدی میں تھے اور اسمیں انتظار کو مناسب نہیں سمجھتے تھے_
ارسلہ معنا غد
مذکورہ بالا معنی ان بھائیوں کی اس وضاحت سے (کہ کل یوسف (ع) کو ہمارے ساتھ بھیج دیجیئے) استفادہ ہوتاہے_
4_ یوسف (ع) کے بھائي اپنی اس اظہار محبت کے ساتھ کہ یوسف (ع) کی جسمانی ضروریات کو پورا کرنے کے بہانے (سیر و تفریح و گھومنا پھرنا اور کھیل کودکے لیے جانا ) اپنی خیرخواہی کو ثابت کرنا چاہتے تھے_
و انا لہ لناصحون ، ارسلہ معنا غداً یرتع و یلعب
رتع ( یرتع) کا مصدر ہے_ بہت زیادہ کھانے پینے کی چیزوں سے استفادہ کرنا اور باغوں کے پھلوں کا نوش کرنا ، کھیتی اور چراگاہوں میں جانا _



5_ برادارن یوسف(ع) ، یوسف (ع) کو گھومنے پھرنے کی ضرورت اور سیر و تفریح گاہ میں کھانا کھلانے کا بہانے بنا کو اسکو جنگل بیاباں میں لے جانا چاہتے تھے اور یعقوب (ع) سے دور کرنا چاہتے تھے_
ارسلہ معنا غداً یرتع و یلعب
6_ حضرت یوسف، (ع) بھائیوں کی اس کے خلاف سازش کے وقت بچبن یا نوجوانی کے سن میں تھے_
ارسلہ معنا غداً یرتع و یلعب
مذکورہ بالا معنی ( یلعب)" کھیل کو ے دگا "سے حاصل ہوا ہے کیونکہ کھیل کو دکے لفظ کو معمولاً بچوں یا نوجوانوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے_
7_ کھلی اور سر سبز جگہوں پر جانا، کھیل و کود اور گھومنا پھر نا یہ بچوں کیطبعی ضرورت ہے_
و انا لہ لناصحون ، ارسلہ معنا غداً یرتع و یلعب
8_ یعقوب (ع) کے سامنے ان کے بیٹوں نے حضرت یوسف (ع) کی حفاظت اور نگہداری کو بہت زیادہ تاکید کے ساتھ اپنی گردن پر لیا _
و انا لہ لحافظون
جملہ اسمیہ میں (انّ) اور لام تاکید سے بہت زیادہ تاکید حاصل ہوتی ہے_
9_ یوسف (ع) کے بھائیونکا نامناسب عمل ( سازش کرنا ، جھوٹ بولنا ، فریب و دغہ کرنا ) ان میں شیطان کے نفود سے پیدا ہوا تھا_
ان الشیطان للانسان عدو مبین ... اقتلوا یوسف ارسلہ معنا غداً یرتع و یلعب
10_ انسانوں میں شیطان کا نفود اور بغض و نفاق ، جھوٹ بولنے اور دغہ و فریب دینے اور غلط قسم کی ناروا سازشیں کرنے کی ترغیب دینا، یہ انسانوں کے ساتھ اس کی واضح دشمنی کا ثبوت ہے_
ان الشیطان للانسان عدو مبین ... اقتلوا یوسف ... ارسلہ معنا غداً یرتع و یلعب و انا لہ لحافظون
11_عن ابی جعفر ... فقالوا کما حکی اللہ عزوجل " ... ارسلہ معنا غداً یرتع و یلعب " ای یرعی الغنم و یلعب "(1)
امام باقر (ع) سے روایت ہے _ جسطرح خداوند متعال نے ذکر فرمایا اسی طرح برادران یوسف(ع) نے کہا :
" ... ارسلہ معنا غداً یرتع و یلعب " اسکو ہمارے ساتھ بھیجنا تا کہ بھیڑ ، بکریوں کو چرائے اور کھیلے کودے_
------------------------------------------------
انسان :
انسان کے دشمن 10
.............

**1) تفسیر قمی ، 1 ، ص 340; بحار الانوار ، ج 12، ص 218، ح 1**

برادران یوسف :
برادران یوسف اور یعقوب (ع) 8; برادران یوسف اور یوسف (ع) 5،8; برادران یوسف اور یوسف (ع) کی ضروریات 4;برادران یوسف کا جلدی کرنا 3; برادران یوسف کا وعدہ دینا 8; برادران یوسف کی خیرخواہی کااظہار 4;برادران یوسف کی خواہشات 11;برادران یوسف کی سازش 1، 3، 4، 6; برادران یوسف کی سازش کا پیش خیمہ 5; برادران یوسف کی سازش کا سرچشمہ9; برادران یوسف کی سازش کا وقت 2; برادران یوسف کی محبت کااظہار 4;برادران یوسف کی نامناسب حرکات 9; برارداں یوسف(ع) کے جھوٹ بولنے کا سبب9; برادران یوسف(ع) کے مکرو فریب کا سبب9
بچہ :
بچہ کی ضروریات 7
تفریح :
سبزہ زار میں تفریح کرنا 7
جھوٹ:
جھوٹ کی تشویق 10
روایت: 11
شیطان :
شیطان کا کردار 10; شیطان کا نفود 10; شیطان کی دشمنی کے آثار 10;شیطان کے نفود کے آثار 9
ضرورتیں:
سیر و تفریح کی ضرورت 5، 7; کھیل کود کی ضرورت 5،7
کھیل کود:
سبزہ زار میں کھیل کود کرنا 7
مکر :
مکر و فریب کی تشویق 10
نفاق :
نفاق کی تشویق 10
نفسیات:
بچے کی نفسیات7
یوسف (ع) :
یوسف (ع) کا بچپن 6;یوسف (ع) کا چوپانی کرنا 11; یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 8 ، 11;یوسف (ع) کا کھیلنا 11;یوسف (ع) کو ہمراہ لے جانا 1; یوسف (ع) کی حفاظت 8;یوسف (ع) کی مادی ضروریات 5;یوسف(ع) کی نوجوانی 6; یوسف (ع) کے خلاف سازش 1، 2، 3، 6

395

قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَن تَذْهَبُواْ بِهِ وَأَخَافُ أَن يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ (١٣)
یعقوب نے کہا کہ مجھے اس کا لے جانا تکلیف پہنچاتا ہے اور میں ڈرتاہوں کہ کہیں اسے بھیڑیا نہ کھا جائے اور تم غافل ہی رہ جائو (13)

1_ یعقوب (ع) ، یوسف (ع) کو ان کے بھائیوں کے ساتھ بھیجنے پر راضی نہیں تھے اور اس سے وہ پرہیز کرنا چاہتے تھے_
قال انی لیحزننی ان تذہبوا بہ
2_ حضرت یعقوب (ع) کے لیے یوسف (ع) کے فراق و جدائي کا غم ان کو بھائیوں کے ساتھ بھیجنے سے روکتا تھا_
مالك لا تأمنّا ... قال انی لیحزننی ان تذہبوا بہ

3_ یعقوب (ع) اپنے بیٹے یوسف (ع) سے بہت ہی محبت کرتے تھے اور ان کی جدائي سے پریشان اور محزون ہوتے تھے_
قال انی لیحزننی ان تذہبوا بہ
4_ یعقوب (ع) نے یوسف (ع) کے بارے میں اپنے بیٹوں پر عدم اعتمادی رکھنے کے باوجود اس کا اظہار نہینکیا_
قال انی لیحزننی ان تذہبوا بہ و اخاف ان یأکلہ الذئب
5_ حضرت یعقوب (ع) کا یوسف (ع) کو اپنے بیٹوں کے ہمراہ نہ بھیجنے کے دلائل میں سے ایك دلیل، یوسف (ع) کی جان پر بھیڑیوں کے حملہ کا خوف تھا_
قال انی ... اخاف ان یاکلہ الذئب
6_ عصر یعقوب (ع) میں کنعان کے اطراف اور چراگاہوں میں لوگوں پر بھیڑیوں کا حملہ ممکن اور مشہور تھا_
اخاف ان یاکلہ الذئب و انتم عنہ غافلون
7_صحرا میں یوسف (ع) کے بھائیوں کا یوسف (ع) کی حفاظت سے غافل ہوجانا، یعقوب (ع) کے لیے غیر متوقع نہیں تھا_
اخاف ان یأکلہ الذئب و انتم عنہ غافلون


8_ " عن ابی عبداللہ (ع) ' 'قال : ان بنی یعقوب لما سألوا اباہم یعقوب ان یأذن لیوسف فی الخروج معہم قال لہم " انی اخاف ان یاکلہ الذئب و انتم عنہ غافلون " قرّب یعقوب لہم العلّة اعتلوا بہا فی یوسف(ع) (1)
امام صادق (ع) سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں جب یعقوب (ع) کے بیٹوں نے اپنے باپ سے یوسف (ع) کے بارے میں اجازت لی تا کہ یوسف (ع) کو شہر سے باہر اپنے ساتھ لے جائیں تو ان کے باپ نے کہا : کہ میں ڈرتاہوں کہ بھیڑیا اس کو کھانہ جائے اور تم اس کی حفاظت سے غفلت بر تو ... پس یعقوب (ع) نے یوسف(ع) کے نہ لانے کا جو بہانہ انہوں نے بنایا تھا ان کے ذہن میں ڈال دیا_
9_ عن علی بن الحسین (ع) ... قال یعقوب (ع) ( انی لیحزننی ان تذہبوا بہ و اخاف ان یأکلہ الذئب) فأنتزعہ حذراً علیہ من ان یکون البلوی من اللہ عزوجل علی یعقوب فی یوسف خاصّہ ...(2)
امام سجاد (ع) سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں یعقوب (ع) نے ( اپنے بیٹوں) سے کہا ( کہ تمہارا یوسف (ع) کو لے جانا مجھے غمزدہ اور محزون کرتا ہے کیونکہ ڈرتا ہوں کہ اسکو بھیریا نہ کھا جائے پھر یوسف (ع) کو ان کے ہاتھوں سے واپس لے لیا کیونکہ ان کو یہ خوف تھا کہ جو مصیبت خدا کی طرف سے اس پر آنے والی تھي( خصوصا یوسف (ع) کے بارے میں) ان پر نازل نہ ہوجائے_
----------------------------------------------------
احساسات :
پدری احساسات 3
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف اور یوسف (ع) 7; برادران یوسف کا عذر 8; برادران یوسف کی غفلت 7
روایت :8،9
سرزمین :
سرزمین کنعان مینبھیڑیے کا خطرہ 6
یعقوب (ع) :
یعقوب (ع) اور برادارن یوسف 4، 9; یعقوب (ع) اور برادران یوسف کی خواہشات 1، 5; یعقوب (ع) اور یوسف (ع) 5;یعقوب اور یوسف (ع) کی جدائي 3 ; یعقوب (ع) کا بہانہ گیری 1، 2، 5;یعقوب(ع) کا حزن و غم 2، 3; یعقوب (ع) کا خوف 5; یعقوب (ع) کا قصّہ 1، 2، 3 ،4، 5;یعقوب (ع) کی برادران یوسف(ع) سے بے اعتمادی 4;یعقوب (ع) کی مخالفت کے دلائل 5; یعقوب (ع) کی یوسف (ع) سے محبت 3; یعقوب (ع) کے زمانہ میں بھیڑیوں کا خطرہ 6; یعقوب (ع) کے غم زدہ ہونے کا فلسفہ 9;یعقوب (ع) یوسف (ع) کی جدائي میں 2
یوسف (ع) :

یوسف (ع) کابھڑیے کا لقمہ بننے کاخوف 9; یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 3، 4، 7، 8 ، 9; یوسف (ع) کی حفاظت 5، 7
.............

**1)علل الشرائع ، ص 358 ح 56، ب 370: نور الثقلین ، ج 2 ، ص 415، ح 20 _**
**2) علل الشرائع ، ص 47، ح 1 ، ب 41 ; نور الثقلین ج 2 ، ص 412، ح 17_**



قَالُواْ لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذاً لَّخَاسِرُونَ (١٤)
اور ان لوگوں نے کہا کہ اگر اسے بھیڑیا کھا گیا اور ہم سب اس کے بھائي ہی ہیں تو ہم بڑے خسارہ والوں میں ہوجائیں گے (14)
1_ یوسف (ع) کے بھائي متحد اور طاقتور گروہ تھے_
و نحن عصبة
2_ یوسف (ع) کے بھائي اپنے طاقتور ہونے اور کثریت پر مغرور تھے_
لئن اکلہ الذئب و نحن عصبہ
3_ یعقوب (ع) کے بیٹے اپنی زیادہ قدرت و طاقت کو یاد کر کے ان کی پریشانی (یوسف (ع) پر بھیڑیوں کا حملہ ) کو بے جا خیال کیا _
اخاف ... قالوا لئن اکلہ الذئب و نحن عصبہ
4_ برادران یوسف(ع) ،یوسف (ع) کی حفاظت نہ کرنے پر اپنی بے لیاقتی کے معترف تھے_
لئن اکلہ الذئب و نحن عصبة انا اذاً لخاسرون
5_ یوسف (ع) کے بھائیوں نے اپنے باپ کی موجودگی میں یوسف (ع) کی ہلاکت کو اپنے لیے تباہی و بربادی ظاہر کیا_
انا اذاً لخاسرون
-----------------------------------------------
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف(ع) اور یعقوب(ع) 3، 5; برادران یوسف(ع) اور یوسف (ع) کی محافظت 4; برادران یوسف(ع) اور یوسف (ع) کی ہلاکت 5;برادران یوسف(ع) کا اتحاد 1; برادران یوسف(ع) کا تکبر 2; برادران یوسف(ع) کا نقصان اٹھانا 5;
برادران یوسف(ع) کی فکر 5;برادران یوسف(ع) کی قدرت 1، 3; برادران یوسف(ع) کی کثرت 2
یعقوب (ع) :
یعقوب (ع) کو خطرے کا احساس 3; یعقوب (ع) کی پریشانی 3
یوسف (ع) :
یوسف (ع) کا قصّہ 3، 4، 5





فَلَمَّا ذَهَبُواْ بِهِ وَأَجْمَعُواْ أَن يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَةِ الْجُبِّ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُم بِأَمْرِهِمْ هَـذَا وَهُمْ لاَ يَشْعُرُونَ (١٥)
اس کے بعد جب وہ سب یوسف کو لے گئے اور یہ طے کرلیا کہ انھیں اندھے کنویں میں ڈال دیں اور ہم نے یوسف کی طرف وحی کردی کہ عنقریب تم ان کو اس سازش سے باخبر کروگے اور انھیں خیال بھی نہ ہوگا(15)
1_ یعقوب (ع) کے بیٹوں نے اپنے دھو کے اور مکاری سے یوسف (ع) کو اپنے ساتھ لے جانے پر ان کو راضی کرلیا_

انا لہ لحافظون ... فلما ذہبوا بہ
2_ انبیاء (ع) کے لیے ممکن ہے کہ وہ دوسروں کی فکر وسوچ سے بے خبر ہوں_
انا لہ لحافظون ... فلما ذہبوا بہ و اجمعوا ان یجعلوہ فی غیابت الجب
3_ اللہ کے ابنیاء (ع) بھی نا اہل لوگوں کے مکر و فریب اور ان پر اعتماد نہ کرنے سےمحفوظ نہیں تھے_
انا لہ لحافظون ... فلما ذہبوا بہ و اجمعوا ان یجعلوہ فی غیابت الجب
4_ یوسف (ع) کے بھائي اسکوصحرا میں لے جانے سے پہلے اس کے انجام و عاقبت کے متعلق قطعی طور پر متفق نہیں تھے_
فلما ذہبوا بہ و اجمعو
اجماع کا لفظ( اجمعوا ) کا مصدر ہے_ اسکا معنی " را ی اور عقیدہ میں متفق ہونا نیز فیصلہ کرنا اور کسی کام کو انجام دینے کے لیے آمادہ ہونا " ہیں اور مذکورہ بالا تفسیر معنی اول کو مد نظر رکھتے ہوئے کی گئي ہے_
5_ یوسف (ع) کے بھائي اس کے خلاف سازش میں اسکو قتل کرنے سے پرہیز کر رہے تھے اور وہ چاہتے تھے کہ وہ زندہ رہ جائے_
و القوہ فی غیابت الجب ... و اجمعوا ان

399

یجعلوہ فی غیابت الجب
برادران یوسف چاہتے تھے کہ اسکو کنویں میں رکھ دیننہ یہ کہ اسے کنویں میں ڈال دیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اسکو زندہ رکھنے کی کوشش میں تھے_
6_ یوسف (ع) کے تمام بھائیوں نے اسکو ہمراہ لے جانے کے بعد اسکو کنویں کے تاریك طاقچے میں رکھنے کے لیے اپنے آپ کو آمادہ کیا_
فلما ذہبوا بہ و اجمعوا ان یجعلوہ فی غیابت الجب
مذکورہ تفسیر میں (اجماع) کا معنی فیصلہ کرنے اور کام کو انجام دینے کے لیے مہیا ہونے کالیا گیا ہے یہ بات قابل ذکر ہے کہگذشتہ آیات 9، 10، 11; اس معنی کی تائید کرتی ہیں_
7_ برادران یوسف (ع) کا حضرت یوسف(ع) کو کنویں میں رکھے جانے کی حالت کا منظر بہت ہی برا اور غمزدہ و غمگین تھا_
فلما ذہبوا بہ و اجمعوا ان یجعلوہ فی غیابت الجب
(لما) حرف شرط ہے اور اسکا جواب، آیت شریفہ میں ذکر نہیں ہوا اسکا جواب ذکر نہ کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ وقت جس وقت یوسف (ع) کو کنویں میں رکھا جارہا تھا بہت ہی برا اور دل کودکھانے والا تھا _ یعنیجس وقت یوسف (ع) کے بھائیوں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ اسکو کنویں میں رکھ دیں تو یہ ایسی حالت ہے کہ اس کے سننے کی طاقت رکھنا بہت ہی مشکل ہے_
8_ خداوند متعال نے یوسف (ع) کو وحی کے ذریعے کنعان کے کنویں سے نجات اور بھائیوں سے دوبارہ ملاقات کی نوید و خوشخبری دي_
و اوحینا الیہ لتنبّئنّہم بأمرہم ہذ
جملہ (لتنبّئنّہم ) (بے شك تو اس واقعہ کی اپنے بھائیوں سے یاد آوری کرے گا) یوسف (ع) کی کنویں سے نجات پر دلالت کرتا ہے نیز اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ تو آیندہ اپنے بھائیوں سے ملاقات کرے گا_
9_ خداوند متعال کی یوسف (ع) کو کنعان کے کنویں میں وحی کرنا، اسکی خاص عنایت و مہربانی تھی _
ان یجعلوہ فی غیابت الجب و اوحینا الیہ
10_یوسف، (ع) بچپن کی عمر میں وحی کو دریافت کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے_
فلّما ذہبوا بہ ...واوحیناإلیہ
11_ وحی الہی کو دریافت اور سمجھنے کے لیے کسی خاص سن کی ضرورت نہیں_
و اوحینا الیہ
12_ یوسف (ع) ، بچپن میں ہی نبوت کے مقام پر فائز ہوئے_
و اوحینا الیہ

13_ یوسف (ع) کا کنعان کے کنویں کے واقعہ کی بھائیوں کو یادآوری کرانا، یوسف (ع) کو خداوند متعال کی طرف


سے وحی کا اصل مقصد تھا_
واوحینا الیہ لتنبّئنّہم بأمرہم ہذا و ہم لا یشعرون
14_ خداوند متعال نے یوسف (ع) کو یہ خبر دی کہ تیری اپنے بھائیوں سے آیندہ ملاقات، چاہ کنعان کے واقعہ کے کافی مدت بعد ہوگی _
لتنبّئنّہم بأمرہم ہذا و ہم لا یشعرون
(و ہم لا یشعرون ) جملہ حالیہ ( لتنبّئنّ) کے ساتھ متعلق ہے_ یعنی تو ان کو خبر دے گا درحالانکہ وہ متوجہ نہیں ہوں گے ( یعنی تمہیں نہیں پہچانتے ہوں گے ) یعنی برادران یوسف میں سے کوئي بھی آیندہ ملاقات کے وقت اسکو نہیں پہچان سکے گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملاقات کافی مدت کے بعدہوگی _
15_ وحی الہی کے مضامینمیں سے کچھ یہ بھی تھا کہ دوبارہ ملاقات میں یوسف (ع) اپنے بھائیوں پر تسلّط اور قدرت رکھتا ہوگا_
و اوحینا الیہ لتنبّئنّہم بأمرہم ہذا و ہم لا یشعرون
یہ کہ برادران یوسف میں سے کوئي بھی آیندہ ملاقات میں ان کو نہیں پہچان سکے گا مذکورہ وجوہات کے علاوہ ایك اور وجہ بھی ہو سکتی ہے وہ یہ کہ خداوند متعال جملہ ( و ہم لا یشعرون ) سے یوسف (ع) کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ تم اسوقت اس درجہ و مقام پر فائز ہوگے کہ تیرے بھائي اس کا تصور بھی نہیں کرسکتے یہانتك کہ وہ احتمال دیں کہ تم ان کے بھائي ہو_
16_ برادران یوسف، وحی الہی کو سننے اور محسوس کرنے پر قدرت نہیں رکھتے تھے_
و اوحینا الیہ ... و ہم لا یشعرون
مذکورہ بالا تفسیر اس صورت میں ہے کہ (و ہم لا یشعرون) کا جملہ جو حال ہے وہ فعل (اوحینا) کے ساتھ متعلق ہو تو اس صورت میں ( و ہم لا یشعرون ) کا معنی یوں ہوگا کہ وہ لوگ ہماری یوسف (ع) کو جو وحی ہوئي اسکو نہیں سمجھ رہے تھے_
17_ " قال ابوحمزہ : فقلت لعلی بن الحسین(ع) : ابن کم کان یوسف یوم القوہ فی الجب"؟
فقال : ابن تسع سنین ... (1)
ابوحمزہ کہتے ہینکہ میں نے امام سجاد (ع) سے عرض کی کہ جب حضرت یوسف (ع) کو کنویں میں ڈالا گیا تو وہ کتنے سال کے تھے ، توانہوں نے فرمایا وہ نو سال کے تھے_
18_ "قال رسول اللہ (ص) لما القی یوسف فی الجب اتاہ جبرئیل (ع) فقال لہ : یا غلام ، من القاك فی ہذا الجب ؟ قال : اخوتی _ قال : و لم ؟ قال : لمودّۃ ابی ایّای حسدونی ... (2)
.............

**1) علل الشرائع ، ص 48، ح 1 ، ب 41 ; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 414 ، ح 17_**
**2) الدر المنثور ، ج 4 ، ص 511_**


رسالت مآب (ص) نے فرمایا کہ جب یوسف (ع) کو کنویں میں ڈالا گیا تو جبرئیل (ع) ان کے پاس تشریف لائے اور کہا : اے جوان : کس نے تمہیں اس کنویں میں ڈالا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا : میرے بھائیوں نے پھر جبرئیل نے کہا کیوں؟ تو انہوں نے جواب دیا کیونکہ میرے والد گرامی مجھ سے زیادہ محبت کرتے تھے اسی وجہ سے وہ مجھے سے حسد کرتے تھے_
19_ عن ابی جعفر (ع) فی قولہ " لتنبّئنّہم بأمرہم ہذا و ہم لا یشعرون " یقول لا یشعرون انك انت یوسف ... (1)
امام باقر (ع) خداوند متعال کے اس قول (لتنبّئنّہم ... و ہم لا یشعرون ) کے بارے مینروایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں خداوند متعال یہ فرما رہا ہے یعنیوہ نہیں جانتےکہ تم وہی یوسف ہو_
20_ " عن علی بن الحسین (ع) ... فانطلقوا بہ مسرعین مخافۃ ان یأخذہ منہم ولا یدفعہ الیہم ... (2)

امام سجاد (ع) سے روایت ہے کہ یوسف (ع) کے بھائي یوسف (ع) کو جلدی سے لے گئے ایسا نہ ہو کہ یعقوب (ع) ان کے ہاتھوں سے اسکو لے لیں اور ان کو واپس نہ دیں_

------------------------------------------------

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی پیشگوئي 14;اللہ تعالی کی خوشخبریاں 8; اللہ تعالی کا فضل 9

انبیاء (ع) :

انبیاء (ع) اور لا علمی 2;انبیاء (ع) کا نا اہل لوگوں پر اعتماد 3;انبیاء (ع) کی عصمت کی حدود 3;انبیاء کے دھو کہ کھانے کا امکان 3;انبیاء (ع) کے علم کا دائرہ 2

برادران یوسف :

برادران یوسف اور وحی کا ادراك 16; برادران یوسف اور یعقوب (ع) 1; برادران یوسف اور یوسف (ع) 19، 20; برادران یوسف اور یوسف (ع) کا قتل 5 ; برادران یوسف اور یوسف (ع) کی عاقبت 4;برادران یوسف کا جھوٹ بولنا 1; برادران یوسف کا عاجز ہونا 16; برادران یوسف کا فیصلہ 4;برادران یوسف کا مکر و فریب1;برادران یوسف کی جہالت 19; برادران یوسف کی سازش 5، 6، 20

روایت : 17، 18، 19، 20

نبوّت :

بچپن مین نبوت 12

وحی :

وحی کے شرائط 11; بچپنے میں وحی 10، 11

یعقوب (ع) :

.............

**1) تفسیر قمی ، ج 1 ، ص 340; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 416، ح 25**
**2) علل الشرائع ، ص 47، ح 1 ، ب 41; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 413 ، ح 17_**



یعقوب (ع) کا راضی ہونا 1

یوسف (ع) :

یوسف (ع) اور برادران 13; یوسف (ع) اور بھائیوں سے ملاقات 8، 4،15 ;یوسف (ع) پر فضل و کرم 9;یوسف کا بچپنا 10، 12; یوسف (ع) کا قصّہ 1، 4، 5، 6، 7، 8، 9، 13 ، 14 ، 15، 17، 18، 19، 20;یوسف (ع) کا کنویں میں جانا 9، 18;یوسف کا کنویں میں گرائے جانے کے وقت سن 17;یوسف (ع) کو سازش سے کنویں میں ڈالنا 6، 7; یوسف(ع) کو نجات کی بشارت 8;یوسف (ع) کو وحی 8، 9، 10، 13، 14، 15، 16;یوسف (ع) کی جبرئیل سے گفتگو 18;یوسف (ع) کی حکومت 15 ; یوسف (ع) کی صلاحیت 10; یوسف (ع) کی نبوت 12; یوسف (ع) کے خلاف سازش 5، 6;یوسف (ع) کے مقامات 10، 12

وَجَاؤُواْ أَبَاهُمْ عِشَاء يَبْكُونَ (١٦)

اور وہ لوگ رات کے وقت باپ کے پاس روتے پیٹتے آئے (16)

1_ یعقوب (ع) کے بیٹے، یوسف (ع) کو کنویں میں چھوڑنے کے بعد روتے ہوئے اپنے باپ کے پاس آئے_

و جاء و أباہم عشاءً یبکون

2_ یوسف (ع) کے بھائي اپنے جھوٹے واقعہ کو حق جلوہ دینے کے لیے بڑی دیر سے شام کے قریب اپنے والد گرامی کے پاس حاضر ہوئے_

و جاء و أباہم عشاءً یبکون

(عشا ) رات کی شروع کی تاریکی کو کہا جاتا ہے_ بعض اہل لغت نے کہا ہے کہ (عشا ) اول مغرب سے لے کر رات تیسرے حصے تك کو کہتے ہیں _ قرآن مجید میں جھوٹے قصّہ کے بیان کا وقت (شروع رات کا وقت بتایا گیا ہے) مذکورہ تفسیر میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے_
3_ رونا اور چیخ و پکار، صداقت و حقانیت کی دلیل نہیں ہوسکتی _
وجاء و آباہم عشاءً یبکون
4_ بھائي کی جدائي اور اس کے قتل ہونے پر رونا جائز ہے _
جاء و آباہم عشاءً یبکون
اگر چہ برادران یوسف کے افعال و گفتار، احکام شرعی کی دلیل نہیں بن سکتے _ لیکن اسی وجہ سے کہ یہ عمل (بھائي کی جدائي پر رونا ) یعقوب نبی (ع) کے سامنے انجام ہوا اور انہوں نے اس عمل پر سرزنش نہیں کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس عمل کو حرام اور ناپسند نہیں سمجھتے تھے _


-----------------------------------------------

احکام : 4
برادر :
برادر کے قتل پر رونا 4
برادران یوسف :
برادران یوسف اور یعقوب (ع) 1، 2;برادران یوسف کا رات کو لوٹنا 2; برادران یوسف کا رونا 1; برادران یوسف کی سازش 2
حقانیت :
حقانیت کے دلائل 3
صداقت :
صداقت کے دلائل 3
گریہ :
گریہ کا جائز ہونا 4;گریہ کے آثار 3;گریہ کے احکام 4
یوسف (ع) :
یوسف کا قصّہ 1، 2

قَالُواْ يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِندَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا أَنتَ بِمُؤْمِنٍ لِّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ (١٧)
کہنے لگے بابا ہم دوڑ لگانے چلے گئے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تو تو ایك بھیڑیا آکر انھیں کھا گیا اور آپ ہماری بات کا یقین نہ کریں گے چاہے ہم کتنے ہی سچے کیوں نہ ہوں(17)

1_ برادران یوسف(ع) نے مکمل اتفاق رائے کے ساتھ یعقوب علیہ السلام کے سامنے آنے سے پہلے اپنی جھوٹی بنائي ہوئي داستان کو بنایا اور سنوا را تا کہ یعقوب(ع) کے سامنے پیش کریں_
قالوا یا ابانا ذہبنا ... فا کلہ الذئب
یہ بات واضح ہے کہ یعقوب (ع) کے تمام بیٹوں نے باپ کے سامنے منہ نہیں کھولا بلکہ ان میں سے ایك نے ان سے بات کی ، لیکن اس جھوٹی بات کی نسبت تمام کی طرف دی گئي ہے لہذا(قالوا ) کا لفظ استعمال کیا گیا _ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے انہوں نے جھوٹی باتوں کو بناکر آپس میں اتفاق کرلیا تھا اور اس پر اتفاق نظر کرلیا تھا_


2_ یوسف (ع) کے بھائیوں نے اپنے والد گرامی یعقوب علیہ السلام کو یوسف (ع) کا بھیڑے کا لقمہ بن جانے کے بارے میں جھوٹی خبر دی _

قالوا ... أكله الذئب
3_ برادران یوسف کا یہ ایك جھوٹا بہانہ تھا کہ وہ دوڑ کے مقابلے اور بھاگ دوڑ میں مشغول ہونے کی وجہ سے یوسف (ع) سے غافل ہوگئے اور وہ بھیڑ ے کا لقمہ بن گیا _
یا بانا ذہبنا نستبق و ترکنا یوسف عند متاعن
( استباق ) کا معنی مقابلہ کرنا اور ایك دوسرے سے آگے بڑھ جانا ہے اور (نستبق ) کا جملہ (ذہبنا) میں فاعل (نا ) کے لیے حال ہے تو اس صورت میں (ذہبنا نستبق) کا معنی یوں ہوگا کہ ہم جارہے تھے اور اس دوسرے کے ساتھ دوڑلگا رہے تھے _جانا اور مقابلہ کرنا یہ تیر انداز ی یا گھوڑا سورای کے مقابلوں کے ساتھ سازگار نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ، دوڑنے کا مقابلہ ہے _
4_ یعقوب (ع) کے دین میں دوڑ لگانے کا مقابلہ جائز اور حضرت (ع) کے زمانے میں رائج تھا_
قالوا یا بانا إنّا ذہبنا نستبق
5_ یوسف (ع) کے بھائیوں نے اپنے بنائے ہوئے قصّے (یوسف (ع) کا بھیڑیے کا لقمہ بننا ) میں با دل ناخواستہ یوسف (ع) کی حفاظت میں کوتاہی کرنے کا اعتراف کیا_
انّا لہ لحافظون ... ذہبنا نستبق ... فا کلہ الذئب
6_ یعقوب علیہ السّلام نے اپنے بیٹوں کے اس دعوی (اسکا بھیڑ ے کالقمہ بن جانا ) کو قبول نہ کیا اور نہ ہی اس پر یقین کیا_
و ما أنت بمومن لن
7_ یعقوب (ع) کے بیٹوں نے حضرت یعقوب (ع) کواپنی داستان میں یقین نہ کرنے کی شکایت کی _
و ما أنت بمؤمن لنا و لو کنّا صادقین
(ولو کنّا صادقین) کو اگر جملہ ( و ما أنت بمؤمن لنا ) کے ساتھ ملادیں تو معنی یہ ہوگا _ کہ اگر ہم یوسف (ع) کے بارے میں حقیقت بھی کہیں تو آپ قبول نہیں کریں گے اور اگر جھوٹ بھی بولیں تب بھی قبول نہیں کریں گے _ یہ دونوں صورتیں آپ کے لیے کوئي فرق نہیں کرتیں یہ یعقوب (ع) کے بیٹوں کی بات تھی کہ وہ اپنے باپ پر تہمت لگار ہےتھے کہ آپ ہماری بات پرکبھی بھی یقین نہیں کریں گے_
8_ برادران یوسف(ع) ،اپنے جھوٹے قصے کی یعقوب علیہ السلام کے سامنے منظر کشی اور انہیں باور کرانے میں ناکام ہونے پرمطمئن تھے_
و ما أنت بمؤمن لنا و لو کنّا صادقین
( ایمان ) کسی کی تصدیق کرنا اور اس کے دعوی پر یقین کرنا کے معنی میں آتا ہے _ اور جملہ اسمیہ میں بازائدہ کو ذکر کرنا تاکید پر دلالت کرتا ہے اور


یہاں یہ اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ برادران یوسف اس کلام کے مضمون پر اطمینان رکھتے تھے_
------------------------------------------------
احکام :4
برادران یوسف :
برادران یوسف اور یعقوب (ع) 1، 2، 7، 8; برادران یوسف کا اطمینان 8;برادران یوسف کا اقرار5; برادران یوسف کا توجیہ کرنا 3;برادران یوسف کا جھوٹ بولنا 1، 2، 3، 8;برادران یوسف کا دعوي 6;برادران یوسف کا عذر لانا 3;برادران یوسف کی تہمتیں 7; برادران یوسف کی سازش 1، 2، 5، 8
مقابلہ :
مقابلے کے احکام 4
یعقوب (ع) :
یعقوب (ع) اور برادران یوسف 6;یعقوب(ع) پر تہمت 7; یعقوب (ع) کے دین میں مقابلے4
یوسف (ع) :

یوسف (ع) کا بھیڑیئے کا لقمہ بننا 3، 5، 6; یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 3، 5، 6، 8;یوسف(ع) کی محافظت میں کمی کرنا5

وَجَآؤُوا عَلَى قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْراً فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ (۱۸)
اور یوسف کے کرتے پر جھوٹا خون لگا کرلے آئے _یعقوب نے کہا کہ یہ بات صرف تمھارے دل نہ گڑھی ہے لہذا میرا راستہ صبر جمیل کاہے اور اللہ تمھارے بیان کے مقابلہ میں میرا مددگار ہے (18)

1_ یوسف (ع) کے بھائیوں نے اسکو کنویں میں رکھنے سے پہلے اس کے بدن سے قمیص کو اتار لیا _
و جاء و علی قمیصہ بدم کذب
2_ برادران یوسف(ع) نے جھوٹ کے خون ( جو اسکا خون نہیں تھا) سے اسکی قمیص کو رنگین کردیا_
وجاء و علی قمیصہ بدم کذب



3_ برادران یوسف(ع) ، یعقوب(ع) کو خون والی قمیص دکھاکر اپنےمن گھڑت دعوی کو ثابت کرنا چاہتے تھے_
وجاء و علی قمیصہ بدم کذب
4_ یوسف (ع) کی قمیص کا خونی ہونا یہ واضح و روشن دلیل تھی کہ یوسف (ع) بھیڑے کا لقمہ نہیں بنے _
وجاء و علی قمیصہ بدم کذب
(بدم ) کا لفظ ( جاءو ) کے لیے مفعول ہے اور ( علی قمیصہ ) لفظ ( دم ) کے لیے حال ہے _ لہذا (جاوء ...) کا معنی یہ ہوگا کہ وہ جھوٹے خون کو لائے تھے حالانکہ وہ خون قمیص کے سامنے والے حصہ پر تھا حالانکہ عموماً زخمی ہونے والے کے لباس کا اندر اور استروالا حصہ خونی ہوتا ہے _ لیکن یوسف (ع) کے لباس کا اوپر والا حصہ خونی تھا اس سے یعقوب علیہ السلام بھانپ گئے کہ انکا بیٹا بھیڑے کا لقمہنہیں بنے ہیں _
5_ برادران یوسف نے یوسف(ع) کی قمیص کو جس خون سے رنگین کیا تھا اس خون سے بخوبی معلوم ہوتا تھا کہ یہ جناب یوسف(ع) کا خون نہیں ہے _
وجاء و علی قمیصہ بدم کذب
(کذب) مصدر ہے لیکن آیت شریفہ میں اسم فاعل ( کاذب) کے معنی میں آیا ہے _ جب مصدر کو اسم فاعل کے معنی میں استعمال کیا جائے تو مبالغہ کا فائدہ دیتا ہے _ تو ( دم کذب) کا معنی یہ ہوگا کہ ایسے جھوٹ کا خون کہ اسکا جھوٹا ہونا واضح اور وشن تھا_
6_ برادران یوسف نے ان کی قمیص جو کہیں سے بھی پھٹیہوئي نہیں تھی کو دکھا یاتو ان کا جھوٹا دعوی ( کہ یوسف (ع) کوبھیڑیا کھا گیا ہے ) واضح ہوگیا _
وجاء و علی قمیصہ بدم کذب
معمولاً جو شخص درندوں کا لقمہ بنتا ہے اسکا لباس صحیح و سالم نہیں رہتا _ اور زیادہ پھٹنے کی وجہ سے وہ لباس کی ماہیت سے خارج ہوجاتا ہے لہذا (قمیص) کالفظ آیت میں ذکر ہوا جسکو برادران یوسف نے یعقوب (ع) کو دکھا یا یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یا تو لباس مکمل طور پرصحیح و سالم تھا یا نسبتاً سالم تھا یہ دوسری دلیل ہوئي کہ برادران یوسف اپنے دعوی میں سچے نہیں ہیں_
7_ یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں کی اس قصّہ بیانی کو قبول نہیں کیا اور اس کے جھوٹے ہونے پر مطمئن ہوگئے _
فأکلہ الذئب ... قال بل سؤلت لکم انفسکم امر
(تسویل) "سوّلت "کا مصدر ہے جو آسان کرنے کے معنی میں آتا ہے نیز ناپسند شے کو زینت دینا تا کہ اچھی معلوم ہو یہاں ( امر ) سے مراد یوسف (ع) کے خلاف مکر وفریب ہے اسی وجہ سے (بل سوّلت ...) کا معنی یوں ہوگا جو بات کہہ رہے ہو وہ درست نہیں ہے _ بلکہ تمھارے نفس نے ناپسند شے کو تمھارے لیےاچھا جلوہ دیا ہے اور اسکا مرتکب ہونا تمھارے لیے آسان ہے _
8_ یعقوب علیہ السلام کو یوسف (ع) کے خلاف اپنے بیٹوں

كى طرف سے سازش كرنے پر اطمينان تھا _
بل سؤلت لكم انفسكم امر
كلمہ (بل) اس بات كو بتاتا ہے كہ يعقوب عليہ السلام نے اپنے بيٹوں كى بات كو قبول نہيں كيا اور (سوّلت لكم ) كا جملہ بتاتا ہے كہ و ہ يوسف عليہ السلام كے خلاف ان كى سازش كو بھانپ گئے تھے_
9_ يعقوب عليہ السلام حضرت يوسف(ع) كے خلاف اپنے بيٹوں كى سازش كا سبب ان كے نفس كا فريب اور نفسانيمكاريوں كا جلوه سمجھتے تھے_
بل سوّلت لكم انفسكم أمر
10_ انسان كا نفس، بُرے و نامناسب كاموں كو زيبا ديكھانے اور ان كے انجام دلوانے پر قدرت ركھتا ہے _
بل سوّلت لكم انفسكم امر
11_ يعقوب عليہ السلام نے اس بات كا فيصلہ كرليا كہ وہ اپنے بيٹوں كى اس خيانت پر جو يوسف (ع) كے بارے ميں تھى پر سكوت اختيار كريں اور اسكى چھان بين نہ كريں _
بل سوّلت لكم ... و الله المستعان على ما تصفون
12_ يعقوب (ع) نے يوسف (ع) كى جدائي اور اپنے بيٹوں كى غلط رفتار پر صبر و بردبار رہنے كا فيصلہ كرليا _
فصبر جميل
ما قبل جملات كے قرينہ كى بناء پر(صبر ) كا متعلق يوسف (ع) كى جدائي اور ان كے بيٹوں كا جھوٹے قصّوں كى مناظر كشى اور غلط كام ہيں _
13_ مشكلات اور تلخ ترين واقعات ميں صبر و حوصلہ سے كام لينا اچھى اور قابل تعريف خصلت ہے _
فصبر جميل
مذكوره تفسير اس صورت ميں ہے كہ جب لفظ (صبر) مبتدا اور (جميل) اسكى خبر ہے _
14_ يعقوب عليہ السلام كا فراق يوسف (ع) ميں صبر و حوصلہ كرنا، قابل تعريف و تحسين تھا_
فصبر جميل
كيونكہ ( جميل) (صبر) كے ليے صفت ہے تو يہاں مبتدا كو محذوف ليا جائے گا ( صبرى صبر جميل) يا خبر كو محذوف ليا جائے گا ( صبر جميل احسن) مذكوره معنى اسى احتمال كى صورت ميں ہے _
15_حضرت يعقوب(ع) نے حضرت يوسف(ع) كے بارے ميں اپنے بيٹوں كے اظہار نظر كى حقيقت كو معلوم كرنے كے لیئے خداوند عالم سے مدد طلب كي_
والله المستعان على ما تصفون
(وصف) "تصفون "كا مصدر ہے جو بيان كرنے كے معنى ميں آتا ہے _ لفظ( ما ) سے مراديوسف(ع) كے بھائيوں كى يوسف (ع) كے بارے ميں جھوٹى باتيں ہيں ان كى غلط اور غير حقيقت باتوں كے بارے ميں خداوند متعال سے مدد


طلب كرنے كا معنى يہ ہے كہ ان باتوں كى حقيقت ظاہر ہوجائے _
16_ يعقوب (ع) بہت زياده صابر اور موحد شخصيت تھے جو صرف خداوند وحده لاشريك كو مدد دينے پر قادر سمجھتے تھے _
والله المستعان على ما تصفون
17_ اپنے امور ميں ضرورى ہے كہ صرف خداوند متعال پر توكل كيا جائے اور اس سے مددحاصل كى جائے_
والله المستعان على ما تصفون
(والله المستعان ) كى مثل جملات ميں مبتداء معرفہ اور اسكى خبر الف لام كے ساتھ غير عہدى ہے اور وہ حصر پر دلالت كرتى ہے _
18_ خداوند متعال پر توكل كرنے والے بہت زياده صبر اور مقاومت كرنے والے انسان ہيں _
فصبر جميل والله المستعان على تصفون
19_ " عن ا بى عبدالله (ع) " قال لما ا وتى بقميص يوسف الى يعقوب ... كان بہ نضح من دم (1)
ترجمہ : امام صادق(ع) سے روايت ہے كہ جب يعقوب (ع) كے ليے يوسف(ع) كى قميص لائي گئي تو اس پر خون كے

چھینٹے گرائے گئے تھے_

20_ " عن ا بی جعفر (ع) فی قولہ "" و جاؤ وا علی قمیصہ بدم کذب" قال: انہم ذبحوا جدیاً علی قمیصہ _(2)

امام باقر (ع) سے اللہ تعالی کے اس قول (جاؤ وا ...) کے بارے میں روایت ہے : آپ (ع) نے فرمایا کہ انہوں نے بکری کے بچے کو انکی قمیص پر ذبح کیا تھا_

21_ " عن علی بن الحسین (ع) ... قال (یعقوب لہم ) بل سوّلت لکم ا نفسکم ا مراً و ما کان اللہ لیطعم لحم یوسف الذئب من قبل ا ن ا ری تا ویل رؤیاہ الصادقة (3)

امام سجاد (ع) سے روایت ہے ... یعقوب (ع) نے برادران یوسف(ع) سے کہا " بل سوّلت لکم انفسکم امراً" اور ایسا نہیں ہوسکتا کہ خداوند متعال یوسف علیہ السلام کے گوشت کو بھیڑے کی خوراك بنا دےقبل اس کے کہمیں اسکی خواب کی صحیح تعبیر و تاویل دیکھ نہ لوں_

22_ " عن الصادق (ع) فی قولہ عزّوجل فی قول یعقوب " فصبر جمیل " قال : بلا شکوی (4)

.............

**1) تفسیر عیاشی ، ج 2، ص171، ح9، نورالثقلین ، ج2 ص417، ح28_**
**2) تفسیر قمی ، ج1، ص341، نورالثقلین ، ج2، ص417، ح27_**
**3) تفسیر عیاشی ، ج2، ص169، ح5، تفسیر برہان ، ج 2ص 247، ح5_**
**4) امالی شیخ طوسی ، ج1، ص300، نور الثقلین ، ج2، ص 452، ح147_**



امام صادق (ع) سے حضرت یعقوب (ع) کے قول کے بارے میں خداوند عالم کے اس فرمان (فصبر جمیل) کے بارے میں روایت ہے: اس سے مراد ایسا صبر جسمیں شکوہ نہ ہو _

------------------------------------------------

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی مختصّات 16; اللہ تعالی کی امداد 16

برادران یوسف (ع) :

برادران یوسف (ع) اور یعقوب (ع) 3;برادران یوسف(ع) اور یوسف (ع) کی قمیص1، 3;برادران یوسف(ع) کا جھوٹ بولنا 7; برادران یوسف کا ناپسند عمل 12; برادران یوسف(ع) کی سازش 1، 2، 3، 5، 15، 20، 21 ; برادران یوسف کی سازش کے عوامل 9; برادران یوسف کی ہوا و ہوس 9، 12;برادران یوسف کے جھوٹ بولنے کی وجوہات 4، 5، 6;

توکلّ:

اللہ تعالی پر توکل کی اہمیت 17

روایت : 19، 20، 21، 22

شدّت :

شدّت میں صبر13

صابرین :

16، 18

صبر:

صبر کی اہمیت 13; صبر جمیل13; صبر جمیل سے مراد22

عمل :

ناپسندیدہ عمل کا سبب ، 10; ناپسندیدہ عمل کو خوبصورت پیش کرنے کی وجہ 10

متوکلین :

متوکلین کا صبر 18; متوکلین کی خصوصیات 18

موحدین : 16

ہوا و ہوس:

ہوا و ہوس کے آثار 9، 10

یعقوب (ع) :
یعقوب(ع) اور برادران یوسف 7; یعقوب(ع) اور برادرا ن یوسف کی سازش 8، 11;یعقوب (ع) اور حقائق کا ظاہر ہونا 15;یعقوب (ع) کا اطمینان 7، 8; یعقوب (ع) کا صبر 12، 16، 22; یعقوب (ع) کا عقیدہ 16;یعقوب (ع) کا قصّہ 11، 12; یعقوب (ع) کا فیصلہ 11، 12; یعقوب (ع) کا مدد طلب کرنا 15;یعقوب (ع) کی توحید افعالی 16;یعقوب (ع) کی سوچ 9;یعقوب (ع) کی شخصیت 16;یعقوب (ع) کے صبر کی تعریف 14; یعقوب (ع) کے فضائل 16
یوسف (ع) :
یوسف (ع) کا بھیڑیے کا لقمہ بننا 4،6; یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 8، 9، 11، 19، 20، 21; یوسف(ع) کی جدائي میں صبر 12، 14;یوسف(ع) کی قمیص 6; یوسف (ع) کی قمیص کا خون 2، 4، 5، 19، 20;یوسف (ع) خلاف سازش 8،9



وَجَاءتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُواْ وَارِدَهُمْ فَأَدْلَى دَلْوَهُ قَالَ يَا بُشْرَى هَذَا غُلاَمٌ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً وَاللّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ (١٩)
اور وہاں ایك قافلہ آیا جس کے پانی نکالنے والے نے اپنا ڈول کنویں میں ڈالا تو آواز دی ارے واہ یہ تو بچہ ہے اور اسے ایك قیمتی سرمایہ سمجھ کر چھپالیا اور اللہ ان کے اعمال سے خوب باخبر ہے (19)

1_ جس کنویں میں حضرت یوسف (ع) تھے اس کے اطراف میں ایك قافلے نے پڑاؤ ڈالا اور جو پانی لانے پر مامور تھا انہوں نے اسے کنویں کی طرف روانہ کیا_
و جاء ت سیّارة فا رسلوا واردہم
" وارد " اس شخص کو کہتے ہیں جو کنویں ، نہر اور اس طرح کی جگہوں سے پانیلینےآتا ہے _
2_ قافلے کا پانی لانے والے نے جب پانی لینے کے لیے کنعان کے کنویں میں اپنا ڈول ڈالاتو خلاف توقع اس نے ایك بچے کو باہر نکالا_
فأدلی دلوہ قال یا بشری ہذا غلام
( أدلا ) ا دلی کا مصدر ہے جو ڈول ڈالنے کے معنی میں آتا ہے _اور "غلام " چھوٹے بچے کو کہا جاتا ہے _( مصباح المیز )
3_ یوسف (ع) نے قافلہ کے پانی لانے والے کی رسّی و ڈول سے چمٹکراپنے آپ کو کنویں سے نجات دی _
فأرسلوا و اردہم فأدنی دلوہ قال یا بشری ہذا غلام
4_ قافلے کاپانی لانے والا، حضرت یوسف (ع) کوپاکر بہت متعجب اور خوشحال ہوا اور اپنے ساتھیوں کواسکی خوشخبری دي_
قال یا بشری ہذا غلام
5_ یوسف (ع) کو پانے والا قافلہ حضرت یوسف(ع) کو بطور تجارتی سامان اپنے ساتھ لے گیا_
و اسرّوہ بضعة
(بضاعة) اس مال و اجناس کو کہتے ہیں جو تجارت


کے لیے ہو تا ہے_
6_حضرت یوسف(ع) کو پانے والے قافلہ نے ان کو تجارتی سامان قرار دہتے کی وجہ سے چھپانے کی بہرپور کوشش کي_
و اسرّوہ بضعة
(اسرّوا) (پوشیدہ و مخفی رکھنا) کے معنی میں (قرار ینے کا مضی متضمن ہے) اسی وجہ سے لفظ (بضاعة) کو مفعول دوم کے طور پر منصوب کیا گیا ہے_ تو جملے کا معنی یوں ہوگا کہ یوسف (ع) کو تجارتی سامان بنا کر انکو مخفی رکھا گیا_
7_ یوسف (ع) کا کنویں سے نجات پانا، ان کی غلامی کا آغاز تھا_

و اسّروه بضعة
انسان کو ( بضاعت) تجارتی سامان قرار دینا ،اس کے غلام ہونے یا غلام خیال کرنے کے مترادف ہے_
8_حضرت یعقوب (ع) کے زمانے میں انسانوں کو غلام کے طور پر خرید و فروخت کا رواج تھا_
و أسرّوہ بضعة
9_ خداوند متعال، انسانوں کے اعمال و کردار سے آگاہ ہے_
و اللّہ علیم بما یعملون
10_ اہل قافلہ، یوسف (ع) کو غلام بنانے کو غیر شرعی اور غیر قانونی کام سمجھتے تھے_
و أسرّوہ بضاعة و اللّہ علیم بمایعملون
حالانکہ وہ بچہ جو لا وارث ملا ہو اسکو غلامی میں لانا اور قابل فروخت قرار دینا جائز اور قانونی کام تھا_لہذایوسف (ع) کو مخفی رکھنا،معقول نہیں تھا _ (ا سرّوہ بضاعة)
11_ یوسف (ع) کو پانے والا قافلہ، ان کو ( خرید و فروخت کا) سامان قرار دینے پر گنہگار اور عذاب الہی کا مستحق قرار پایا_
و أسرّوہ بضاعة و اللّہ علیم بما یعملون
اس چیز کی یاد آوری کہخداوند متعال، بندوں کے اعمال سے آگاہ ہے ممکن ہے اس کے عذاب دینے کی طرف اشارہ ہو_
12_ یعقوب (ع) کے زمانہ میں راستہ سے ملنے والے انسان کی خرید و فروخت، نامناسب اور غیر قانونی کام تھا_
و أسرّوہ بضاعة
13_ کنعان کے کنویں کے اطراف میں اہل قافلہ کا کچھ دیر کے لیے پڑاؤ ڈالنا اور کنویں سے یوسف (ع) کو نجات دینا اور اپنے ساتھ لے جانا، مشیت الہی کے مطابق اور اسکی دقیق نظارت میں انجام پایا _
و جاء ت سیّارة ... و اللّہ علیم بما یعملون
(ما یعملون) میں"ما" سے مراد ممکن ہے یوسف (ع)


کو خرید و فروخت کا ساما ن قرار دینا ہو (أسرّوہ بضاعة) اور نیز یہ بھی احتمال ہے کہ قافلہ کی تمام داستان جو یوسف(ع) کے بارے میں ہے وہ مراد ہو_ پہلے احتمال کی بناء پراللہ کا علم ان کے اعمال و رفتار کے بارے میں ( خرید و فروخت کاسامان قرار دینا) انکو سزا دینے کے بارے میں کنایہ ہے_دوسرے معنی کی صورت میں علم خدا، اس کی تقدیر و تدبیر سے کنایہ ہے _ یعنی تمام امور جو یوسف (ع) کو کنویں سے نجات دینے کاسبب ہوئے ( کنعان کے اطراف میں قافلے کا گزرنا ، کنویں کے قریب پڑاؤ ڈالنا ...) تمام کے تمام اموراللہ تعالی کی نظارت و نگرانی میں واقع ہوئے_
------------------------------------------------
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا علم غیب 9; اللہ تعالی کی تقدیر 13; اللہ تعالی کی نظارت 13
اسماء و صفات :
علیم 9
غلامی کا نظام :
غلامی کے نظام کی تاریخ 8; یعقوب (ع) کے زمانے میں غلامی کا نظام 8
گمشدہ (انسان ) کی دریافت :
گمشدہ انسان کی تجارت کا ناپسندیدہ ہونا 12; یعقوب (ع) زمانہ میں گمشدہ انسان کی تجارت 12
یوسف (ع) کو پانے والا قافلہ:
یوسف (ع) کو پالینے والا قافلہ اور یوسف (ع) 5، 6، 10، 11;یوسف (ع) کو پانے والے قافلے کا پڑاؤ 13; یوسف (ع) کو پانے والے قافلے کاساقی 1; یوسف (ع) کو پانے والے قافلے کو بشارت4;یوسف (ع) کو پانے والے قافلے کے ساقی کی بشارت 4; یوسف (ع) کو پالینے والے قافلے کی سزا،11;یوسف(ع) کو پالینے والے قافلے کے ساقی کی خوشی 4; یوسف (ع) کے پانے والے قافلے کی فکر 10
یوسف (ع) :

یوسف (ع) کا چھپانا 6; یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 3، 4، 5، 6 ، 7، 13; یوسف (ع) کی غلامی 7، 10;یوسف (ع) کی کنویں سے نجات 2، 3، 7، 13;یوسف (ع) کے کنویں کا قصّہ 1



وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُواْ فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ (۲۰)
اور ان لوگوں نے یوسف کو معمولی قیمت پر بیچ ڈالا چند درہم کے عوض اور وہ لوگ تو ان سے بیزار تھے ہي(20)
1_ یوسف (ع) کو اہل قافلہ نے بہت ہی ناچیز اور کم درہموں میں فروخت کردیا_
و شروہ بثمن بخس دراہم معدودة
(شرائ) (شروا) کا مصدر ہے فروخت کرنے کے معنی میں آتا ہے_ اور (شروہ) میں فاعل کی ضمیر (سیّارة) کی طرف لوٹتی ہے (بخس ) مصدر ہے جو اسم مفعول کے معنی میں ہے_( مبخوس _ ناقص اور ناچیز)کے معنی مینہے ( ثمن بخس) یعنی جس قیمت سے خریداری کی گئي ہے وہ شے ارزش کے اعتبار سے اس سے زیادہ ہو (معدودة) کا معنی شمار کیا گیا ہےیہاں بہت کم ہونے سے کنایہ ہے_
2_ تمام اہل قافلہ خود کو یوسف (ع) کی نسبت صاحب نفع خیال کرتے تھے اور اپنے آپ کو اسکا مالك سمجھتے تھے_
اسرّوہ بضاعة ... و شروہ بثمن
یوسف (ع) کو تجارتی سامان قرار دینے اور انہیں فروخت کرنے کی نسبت قافلہ کیطرف دی گئي ہے اس سے مذکورہ تفسیر کا استفادہ ہو تاہے_
3_ اہل قافلہ جنہوں نے یوسف (ع) کوپایاتھا ان کو اپنے پاس رکھنے میں کوئي دلچسپی نہیں رکھتے تھے_
شروہ ... و کانوا فیہ من الزاہدین
(زہد) کسی شے کو بے فائدہ سمجھ کر اسکی طرف رغبت نہ رکھنے کو کہتے ہیں_ شاید اہل قافلہ کو خوف تھاکہ لا وارث انسان کو غلام بناناایك نامناسب رویہ ہے اور یہ لوگوں پر فاش نہ ہوجائے_ اس وجہ سے انہوں نے اس کے لیے بہت ہی کم قیمت قراردی تا کہ جلدی ہی فروخت ہوجائے_
4_ اہل قافلہ کا یوسف (ع) کی فروخت میں جلدی کرنا اور ان کی نگہداشت میں بے توجہی کا اظہار کرنا، انکو کم قیمت فروخت کرنے کا سبب تھا_
و شروہ بثمن بخس ... و کانوا فیہ من الزاہدین


(و کانوا ... ) کا جملہ ( شروہ بثمن بخس) کے جملے کی تعلیل کے مقام پرہے _ یعنی یوسف (ع) کو اپنے پاس رکھنے میں ان کی دلچسپی نہ لینا ، ان کو کم قیمت فروخت کرنے کا موجب تھي_
5_ یوسف (ع) کے بھائیوں نے اسکو بہت ہی کم درہم اور ناچیز سی قیمت اہل قافلہ کو فروخت کردیا_
و شروہ بثمن بخس
مذکورہ تفسیر اس صورت میں ہوسکتی ہے کہ(شروہ) کے فاعل کی ضمیر سے مراد برادران یوسف ہوں اس بناء پر یوسف (ع) کے بھائي فروخت کرنے والے اور اہل قافلہ اس کے خریدارتھے_ عبارت(الذی اشتراہ من مصر)بعد والی آیت میں ممکن ہے اس بات کی تائید کرتی ہوچونکہ مصر میں یوسف (ع) کی خرید و فروخت سے پہلے بھی ان کی ایك مرتبہ خرید و فروخت ہوچکی ہے_
6_ یوسف(ع) ، اپنے بھائیوں کی نظر میں بے قیمت اور کم ارزش تھے_
و کانوا فیہ من الزاہدین

(كانوا) كى ضمير مذكوره معنى كى صورت ميں برادران يوسف (ع) كى طرف لوٹ رہى ہے _
7_ يعقوب (ع) كے زمانے ميں انسانوں كى غلامى كا اور انكى خريد و فروخت كا كام رائج تھا_
و شروه بثمن بخس
8_ يعقوب (ع) كے زمانے ميں درہم ( چاندى كا سكہ) رائج كرنسى تھي_
دراہم معدودة
9_ " عن على ابن الحسين (ع) : ... فلما ا خرجوه ا قبل إليہم إخوة يوسف فقالوا ہذا عبدنا ... ا منكم من يشترى ہذا العبد؟ فاشتراه رجل منہم بعشرين درہماً و كان اخوتہ فيہ من الزاہدين ... (1)
امام سجاد (ع) سے روايت ہے كہ جب قافلے والوں نے يوسف (ع) كوكنويں سے باہر نكالا تو اس كے بھائي ان كے قريب گئے اور ان سے كہا : كہ يہ ہمارا غلام ہے ... كيا كوئي تم ميں سے ايسا ہے جو اسكو خريدے؟ تو اس وقت ايك شخص نے ان سے بيس درہم ميں خريد ليا اور حضرت (ع) كے بھائي ان ميں كوئي دلچسپى نہيں لے رہے تھے_
------------------------------------------------
برادران يوسف(ع) :
برادران يوسف(ع) اور يوسف (ع) 5، 6; برادران يوسف(ع) كى فكر 6
درہم :
يعقوب (ع) كے زمانے ميں درہم كا ہونا 8
.............

**1)علل الشرائع ، ص 48، ح 1 ، ب 41; نور الثقلين ، ج 2، ص 413، ح 17_**


روايت : 9
غلام ركھنا :
غلام ركھنے كى تاريخ 7; يعقوب (ع) كے زمانے ميں غلام كا ركھنا 7
كرنسى :
كرنسى كى تاريخ 8; يعقوب (ع) كے زمانے ميں رائج كرنسى 8
يوسف (ع) كو پانے والا قافلہ :
يوسف (ع) كو پانے والا قافلہ اور يوسف (ع) 1، 2، 3، 4; يوسف (ع) كو پانے والے قافلہ كا دعوى 2
يوسف (ع) :
يوسف (ع) سے بے توجہى 3، 4، 9; يوسف (ع) كا قصّہ 1، 2، 3، 4، 5، 6، 9;يوسف (ع) كى فروخت 1، 4، 5، 9; يوسف (ع) كى ملكيت كا دعوى 2

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِن مِّصْرَ لاِمْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَى أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَداً وَكَذَلِكَ مَكَّنِّا لِيُوسُفَ فِي الأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِن تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ وَاللّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ (٢١)
اور مصر كے جس شخص نے انھيں 1_خريد اتھا اس نے اپنى بيوى سے كہا كہ اسے عزت و احترام كے ساتھ ركھو شايد يہ ہميں كوئي فائده پہنچائے يا ہم اسے اپنا فرزند بناليں اور اس طرح ہم نے يوسف كو زمين ميں اقتدار ديا اور تا كہ اس طرح انھيں خوابوں كى تعبير كا علم سكھائيں اور الله اپنے كام پر غلبہ ركھنے والا ہے يہ اور بات ہے كہ اكثر لوگوں كو اس كا علم نہيں ہے (21)

1_ يوسف (ع) كو پانے والا قافلہ مصر ميں داخل ہوا اور اسى ہى ديار ميں اسكو فروخت كرديا_
و شروه بثمن ... و قال الذى اشتريہ من مصر
2_ عزيز مصر نے مصر ميں قافلے والوں سے يوسف (ع) كو خريدليا _
و قال الذى اشتريہ من مصر

(من مصر)کے بارے میں احتمال ہے کہ


(اشتراہ ) کے متعلق ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ ( الذی اشتراہ ) کے لیے حال ہو _ لیکن مذکورہ بالا تفسیر احتمال اول کی صورت میں ممکن ہے اور بعد میں آنے والی آیات اس بات کو بیان کر رہی ہیں کہ (الذی اشتراہ ) سے مراد عزیز مصر ہے_
3_ یوسف (ع) کا خریدار (زلیخا کا شوہر) مصری شہری تھا_
و قال الذی اشتری ہ من مصر
مذکورہ تفسیر اس صورت میں ہے کہ جب (من مصر) کا متعلق محذوف ہواورجملہ ( الذی اشتراہ ) کے لیے صفت ہو یعنی جملہ یوں ہو گا _ (قال الذی اشتراہ و ہو من اہل مصر ) اس نے کہا جس نے اسکو خریدا درحالا نکہ وہ اہل مصر میں سے تھا_
4_ زلیخا کا شوہر، یوسف (ع) کو خریدتے وقت ( عزیزی ) کے مرتبے پر نہیں تھا_
و قال الذی اشترىہ من مصر
خریدار یوسف (ع) کو عزیز مصر کے( قرآن مجید) عنوان سے یاد نہ کرنا،ممکن ہے مذکورہ تفسیر کی طرف اشارہ ہو_
5_ عزیز مصر ،نے یوسف (ع) کو خریدتے وقت ان کی بلند شخصیت اور مقام والاسے اطمینان حاصل کرلیا _
لا مرأتہ أکرمی مثوىہ عسی أن ینفعن
6_ عزیز مصر چاہتا تھا کہ یوسف (ع) سے اپنے کاموں کے لیے استفادہ کرے یا اسکو اپنے اور اپنی بیوی کی فرزندی میں لے آئے_
قال الذی ... أکرمی مثوی ہ عسی أن ینفعنا أو نتخذہ ولد
7_ عزیز مصر نے یوسف (ع) کی مدد اور اسکو اپنی فرزندی میں لانے کا سبب اپنی اور اپنی بیوی زلیخا کی اس سے محبت کو قراردیا_
أکرمی مثوی ہ عسی أن ینفعنا أو نتخذہ ولد
جملہ ( عسی ... ) جملہ ( اکرمی مثواہ) کے لیے علت ہے _ تو جملے کا معنی یوں ہوگا _ کہ مینتم سے یہ چاہتا ہوں کہ تم اسکا احترام کرو تا کہ وہ ہم سے محبت کرنے لگے تا کہ اسکی مدد سے ہم اپنے دل کو بہلائیں یا یہ کہ اسکو منہ بولا بیٹا بنا نے میں کامیاب ہوجائیں_
8_ عزیز مصر نے یوسف (ع) کے کاموں کو اپنی بیوی زلیخا کے سپرد کیا اور اس سے کہا کہ انکا احترام کرے اور ان کے مقام و مرتبے کا خیال رکھے_
لا مرأتہ أکرمی مثوىہ
(مثوی ) اسم مکان ہے جو گھر یا رہائشے گاہ کے معنی میں آتا ہے _( اکرمی مثواہ ) یعنی اس کی منزل ومقام کا احترام کرو_ گھر اور رہائشے گاہ کے مناسب و اچھے ہونے پر تاکید بتاتی ہے کہ اصل میں اس شخص کی تعظیم ہے جو اس جگہ رہائشے پذیر ہے_
9_ عزیز مصر اور اسکی بیوی زلیخااولاد کی نعمت سے محروم


تھے_
أو نتخذہ ولد
معمولاً وہ لوگ جو اولاد نہیں رکھتے، وہی کسی کو اپنی اولاد قرار دیتے ہیں اوراسوجہ سے جملہ ( نتخذہ ولداً) مذکورہ بالا معنی کی طرف ممکن ہے اشارہ ہو اور یوسف (ع) کو اپنی فرزندی میں لانے کا بیان کلمہ (عسی ) سے ظاہر ہوتا ہے جو اس احتمال پر تاکید کررہا ہے_
10_ کسی شخص کو فرزند (منہ بولا بیٹے) کے طور پر انتخاب کرنا، یوسف (ع) کے زمانے میں متداول امر تھا اور قدیم مصر میناسکی قانونی حیثیت تھی _
أو نتخذہ ولد

11_ خداوند متعال نے یوسف (ع) کو عزیز مصر کے گھرانے میں داخل کر کے یوسف (ع) کے لیے اس سرزمین مصر میں بانفوذ اور قدرتمند ہونے کے راستہ کو ہموار کیا_
و كذلك مكّنا ليوسف فی الأرض
(الأرض) سے مراد مصر کی سرزمین ہے_ "تمكين " "مكنّا "کا مصدر ہے جو مکان و جگہ دینے کے معنی میں آتا ہے _ نیز قدرت اور سلطنت عطا کرنے کے معنی میں آتا ہے (فی الأرض)کی قید اس بات کو بتاتی ہے کہ آیت شریفہ میں (مكنّا) سے دوسرا معنی مراد ہے_
12_ عزیز مصر کے گھر، یوسف (ع) آرام و آسائشے میں تھے_
كذّلك مكنّا ليوسف فی الأرض
14_ یوسف (ع) کا عزیز مصر کے گھر میں داخل ہونا، خداوند متعال کے انکے بارے میں وعدوں کے پورا ہونے کا پیش خیمہ تھا_
و كذلك مكّنا ليوسف فی الا رض و لنعلّمہ من تا ويل الاحاديث
(لنعلّمہ) کا ايك مقدر کلام پر عطف ہے یعنی "مكنّاليوسف لنفعل كذا و لنعلّمہ ... " لنفعل كذا ... سے مراد وہ امور تھے جنکو حضرت یوسف (ع) کے قصے کے شروع میں خداوند عالم نے بیان فرمایا تھا مثلا ( رأيتہم لی ساجدين ) و (كذلك يجتبيك ربك ...)
15_ خداوند متعال، یوسف (ع) کو خوابوں کی تعبیر اور واقعات کی تفسیر و تحلیل کا سکھانے والا ہے_
و لنعلّمہ من تأويل الاحاديث
16_ خوابوں کیتعبیر اور واقعات کی تفسیر وتحلیل کی تعلیم ، یوسف (ع) کو عزیز مصر کے گھر میں لے جانے کی تقدیر الہی کی خاطر تھا_
كذلك مكنا ليوسف فی الا رض و لنعلّمہ من تا ويل الأحاديث
(لام)" لنعلمہ" میں غایت کے لیے ہے اور متعلق کی غرض و ہدف کو بیان کرتا تھا_
17_ تعبیر خواب کا علم اور آنے والے واقعات کی تحلیل کرنے پرقدرت، خداوند متعال کی نعمتوں میں سے ہے_

418

كذلك ... و لنعلّمہ من تأويل الاحاديث
18_آنے والے واقعات کی تاریخ اور انکا انجام پذیر ہونا ، تقدیر الہی اور اس کے قدرت اور اختیار میں ہے_
و قال الذی اشترىہ ... و كذلك مكّنا ليوسف فی الأرض
19_ حضرت یوسف (ع) کی تعبیر و تا ویل خواب اور آنے والے حالات کی تحلیل کا علم ،مطلق و لا محدود علم تھا_
و لنعلّمہ من تأويل الاحاديث
مذکورہ بالا تفسیر کا حرف (من) جو کہ تبعیض کے لیے ہے سے استفادہ ہوتا ہے _ لہذا( ولنعلّمہ ...) کا معنی یوں ہوگا _ کچھ آنے والے حوادث و واقعات کی تحلیل اور تاویل یا کچھ خوابوں کی تعبیر کو ان کو سکھا ئیں_
20_ آنے والے حالات اور آئندہ کے ماجروں کی تحلیل و تاویل اور خوابوں کی تعبیر کا علم ،بہت اہمیت والا اور قیمتی ہے_
و كذلك مكنا ليوسف فی الارض و لنعلّمہ من تأويل الاحاديث
21_ خداوند متعال اپنی مشیت اور ارادوں کو انجام دینے پر قادر ہے _
واللہ غالب على ا مرہ
(أمرہ ) کی ضمیر ( اللہ ) کی طرف لوٹتی ہے _ امر الہی سے مراد وہ کام ہیں کہ جن سے ارادہ الہی اور مشیت خداوند ی اس کے تحقق اور انجام دینے کے ساتھ تعلق رکھتی ہے _
22_ کوئي شے اور کوئي ذات،ارادہ الہی کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتی _
واللہ غالب على أمرہ
23_ یوسف (ع) کی زندگی کے حوادث و واقعات فرمان و تدبر الہی سے وجود میں آئے ہیں _
و كذلك مكنّا ليوسف فی الا رض ... واللہ غالب على ا مرہ
(أمرہ ) کے مصادیق ( كذلك مكنّا ليوسف) کے جملے کے قرینے سے یوسف (ع) کے امور کی تدبیر ہے _ بعض مفسّرين

نے (أمرہ ) کی ضمیر کو یوسف (ع) کی طرف پلٹایا ہے اس صورت میں جملہ ( واللہ غالب علی امرہ) کا معنی یہ ہوگا ( کہ خداوند متعال یوسف (ع) کے امور پر غالب ہے اور اس کے امور کے نظم و ترتیب میں اسی کا اختیار ہے ) _ مذکورہ بالاتفسیر میں کچھ زیادہ ہی وضاحت ہے_
24_ لوگوں کی اکثریت اس بات سے ناگاہ ہے کہ تمام امور، خداوند عالم کی تدبیر کے مطابق انجام پاتے ہیں اور وہ اپنی مشیت کے تحقق پر قادر ہے نیز تمام افراد اس کے مقابلہ میں عاجز و ناتواں ہیں_
واللہ غالب علی ا مرہ و لکنّ ا کثر النّاس لا یعلمون



------------------------------------------------

اکثریت:
اکثریت کا جہل 24
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا ارادہ حتمی ہونا 22;اللہ تعالی کی تعلیمات 15، 16;اللہ تعالی کی تقدیر و مقدرات 16 ، 18; اللہ تعالی کی ربوبیت 23، 24;اللہ تعالی کی ربوبیت کے آثار 18;اللہ تعالی کی قدرت 21، 24 ; اللہ تعالی کی مشیت 21، 24;اللہ تعالی کی مشیت کا حتمی ہونا 22;اللہ تعالی کی نعمتیں13، 17 ; اللہ تعالی کے ارادے کے تحقق کا پیش خیمہ 14;اللہ تعالی کے افعال 11، اللہ تعالی کے اوامر 23
انسان :
انسانوں کا عجز 24
تاریخ :
تاریخ میں تبدیلی کا سبب 18
زلیخا:
زلیخا اور یوسف (ع) 7، 8 ; زلیخا کالاولد ہونا 9
عزیز مصر :
عزیز مصر اور یوسف (ع) 2، 6،8;عزیز مصر اور یوسف (ع) کے درجات 5; عزیز مصر کا بے اولاد ہونا 9;عزیز مصر کی خواہشات 8;عزیز مصرکی قومیت 3;عزیز مصر یوسف (ع) کی خریداری کے وقت 4
علم و دانش :
آئندہ واقعات کی تحلیل کے علم و دانش کی اہمیت 20;خوابوں کی تعبیرکے علم و دانش کی اہمیت 20; علم و دانش کی قیمتی ہونا20
قدیمی و تاریخی مصر :
قدیمی و تاریخی مصر میں منہ بولا بیٹا10
منہ بولا بیٹا:
منہ بولا بیٹا بنانے کی تاریخ 10; منہ بولا بیٹا یوسف (ع) کے زمانے میں 10
موجودات:
موجودات کا عاجز ہونا 22
نعمت :
آسائشے کی نعمت 13;آئندہ کے واقعات کی تحلیل کے علم کی نعمت 17; تعبیر خواب کے علم کی نعمت 17; قدرت کی نعمت 13
یوسف (ع) :
یوسف(ع) ، عزیز مصر کے گھر میں12، 14، 16; یوسف (ع) کا احترام 8;یوسف (ع) کا خریدار 2; یوسف (ع) کا علم محدود ہونا 19;یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 3، 6، 7، 8، 11، 12، 14 ;یوسف (ع) کا مدبّر 23; یوسف (ع) کا معلّم 15، 16; یوسف (ع) کو آئندہ کے واقعات کی تحلیل کا علم 15، 16 ، 19;یوسف (ع) کو خوابوں کی تعبیر کا علم 15، 16، 19; یوسف

(ع) کو منہ بولابیٹا بنانا 7،6;یوسف (ع) کی آسائشے 12; یوسف (ع) کی حکومت کا پیش خیمہ 11; یوسف (ع) کی فروخت 1;یوسف (ع) کے اقتدار کا پیش خیمہ 11; یوسف (ع) کے چناؤ کا سبب 14;یوسف(ع) کے خریدار کی قومیت 3;یوسف (ع) مصر میں 1، 2، 11



وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْماً وَعِلْماً وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ (۲۲)

اور جب یوسف اپنی جوانی کی عمر کو پہنچے تو ہم نے انھیں حکم اور علم عطا کردیا کہ ہم اسی طرح نیك عمل کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں(22)

1_ یوسف (ع) نے اپنے بچپن اور نوجوانی کے ایّام، عزیز مصر کے گھر میں گذارے یہاں تك کہ جوان ہوئے اور جسمانی اور عقلی بلوغ تك پہنچے_

کلمہ (اشدّ) جسطرح لسان العرب نے سبویہ سے نقلکیا ہے (شدّة)کی جمع ہے جو (طاقت و قدرت ) کے معنی میں ہےلہٰذا (أشدّ) سے مراد مختلف طاقتیں ہیں جو مقام کی مناسبت سے جسمانی و عقلی طاقت کو شامل ہیں_

2_ یوسف (ع) جب جوانی کی عمر میں پہنچے تو جسمانی و ذہنی ترقی کے ساتھ ساتھ بلند حکمت اور وسیع علم کے حامل ہوگئے_

ولّما بلغ أشدّہ اتیناہ حکماً و علم

(حکماً) اور (علماً ) کے الفاظ کا نکرہ استعمال کرنا، اس حکمت و علم کی عظمت کو بتاتا ہے جو خداوند عالم نے حضرت یوسف (ع) کو عطاکی تھي_ اور (اتي) فعلکو (نا ) کی ضمیر متکلم کی طرف اسناد دینا، اس حقیقت کی تائید کرتی ہے اور یہ جو خداوند متعال نے زلیخا کی یوسف(ع) کے ساتھ مکاری کی داستان کو بیان کرنے سے پہلے ان کے علم و حکمت کو بیان کیاہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یوسف (ع) زمانہ جوانی میں علم و حکمت کے مالك تھے_اسی وجہ سے یہ احتمال نہیں دیا جاسکتا کہ زلیخا کی یوسف(ع) سے داستان جوانی کے گزرنے کے بعد ہوئي ہو یعنی حضرت اسوقت مثلا تئیس یا چالیس سال کے ہوں _

3_ خداوند متعال ہی یوسف (ع) کوحکمت و علم کا عطا کرنے والا ہے _

أتیناہ حکماً و علم

4_ حضرت یوسف (ع) جوانی ہی میں لوگوں کے درمیان فیصلہ اور قضاوت کرنے کی قدرت رکھتے تھے _

ولّما بلغ أشدّہ أتیناہ حکماً و علم



بعض مفسرین نے (حکم ) سے مراد معارف الہی کا علم، احکام شریعت،حکمت،اور لوگوں کے درمیان قضاوت کا معنی بیان کیا ہے اور (علم ) سے مراد تعبیر خواب سے آگاہی ، آئندہ حوادث و واقعات کی تحلیل اورمصالح و مفاسد کی شناخت قرار دیاہے _

5_ یوسف (ع) کا سن رشد میں پہنچنا، علم و حکمت کے حامل ہونے کا سبب تھا_

ولّما بلغ أشدّہ اتیناہ حکماً و علم

6_ یوسف (ع) جوانی کی عمراور رشدکے مقام پر پہنچنے کے بعد مقام نبوت پر فائز ہوئے_

ولّما بلغ أشدّہ اتیناہ حکماً و علم

مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ بعض مفسرین نے (حکم ) سے مراد مقام نبوت اور (علم ) سے مراد شریعت کا علم بیانکیا ہے _

7_ مقام نبوت تك پہنچنے کے لیے اسکی صلاحیت اور سبب کی ضرورت ہوتی ہے _

ولّما بلغ أشدّہ اتیناہ حکماً و علم

8_ یوسف (ع) نیك لوگوں کا واضح و روشن نمونہ تھے _

و کذلك نجزی المحسنین

9_ یوسف(ع) کا حکمت اور علم سے بہرہ مند ہونا، خداوند متعال کی طرف سے انکے نیك کاموں کی جزاء تھي_
(جزاء) (نجزی ) کا مصدر ہے _ جسکا معنی جزاء و سزا ہے _
10_ حضرت یوسف (ع) کے نیك کام، ان کے مقام نبوت پر فائز ہونے کا سبب بنے _
أتیناه حكماً و علماً و كذلك نجزى المحسنين
11_ احسان او ر نیکی کرنا، علم و حکمت سے بہرمند ہونے کاسبب ہے_
أتیناه حكماً و علماً و كذلك نجزى المحسنين
12_ نیك لوگوں کوجزاء عطا کرنا اور ان کو علم و حکمت سے بہرہ مند کرنا، سنت الہی ہے _
أتیناه حكماً و علماً و كذلك نجزى المحسنين
( كذلك نجزى المحسنين) میں (نجزي)فعل مضارع ہے جواستمرار سے حکایت کرتا ہے _ اور تفسیر میں اس سے سنت کا معنی کیا گیا ہے _
13_ نیك لوگوں کو اللہ تعالی دنیا میں بھی جزاء دیتا ہے _
أتیناه حكماً و علماً و كذلك نجزى المحسنين

------------------------------------------------

احسان :
احسان کے آثار 11; احسان کی اہمیت 10، 11، 12
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی جزاء 9، 13; اللہ تعالی کی سنت 12; اللہ تعالی کی عطا 3



اللہ تعالی کی سنتیں:
جزاء دینے کی سنت 12; سزا دینے کی سنت 12
حکمت :
حکمت کا سبب 11
صلاحیتیں:
صلاحیتوکا فائدہ 7
علم :
علم کا سبب11
محسنین :
محسنین کا علم 12; محسنین کی جزاء 9، 12; محسنین کی حکمت 12;محسنین کی دنیا میں جزاء 13
نبوت :
نبوت کا جوانی میں عطا ہونا 6;نبوت کے شرائط 7
یوسف (ع) :
یوسف (ع) پر احسان کے آثار 10; یوسف (ع) کا بچپنا 1;یوسف (ع) کا رشد 1، 2، 6; یوسف (ع) کا عزیز مصر کے گھر میں ہونا 1;یوسف (ع) کا علم 2،9 ; یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 4;یوسف (ع) کا محسنین سے ہونا 8;یوسف (ع) کواحسان کی جزاء 9;یوسف (ع) کی جوانی 2، 4، 6; یوسف (ع) کی حکمت 2، 9;یوسف (ع) کی حکمت کا سبب 5 ; یوسف (ع) کی حکمت کا سبب 3;یوسف (ع) کی زندگی کے مراحل 1;یوسف (ع) کی قضاوت 4;یوسف (ع) کی نبوت 6;یوسف (ع) کی نبوت کے اسباب 10;یوسف (ع) کی نوجوانی 1;یوسف (ع) کے علم کا سبب 1 ;یوسف (ع) کے فضائل 2، 4 ;یوسف (ع) کے مقامات 6; یوسف (ع) میں رشد کے آثار 5; یوسف (ع) میں علم کا سبب 5

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ إِنَّهُ لاَ يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ (٢٣)
اور اس نے ان سے اظہار محبت کیا جس کے گھر میں یوسف رہتے تھے اور دروازے بند کردئے 1_اور کہنے لگی لوآئو

یوسف نے کہا کہ معاذ اللہ وہ میرا مالك ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے اور ظلم کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے (23)

1_ زلیخا ،حضرت یوسف(ع) کی عاشق ہوگئي _
و راودتہ التی ہو فی بیتہا ... و غلّقت الا بواب
2_ زلیخا، حضرت یوسف (ع) سے اپنے عشق و محبت کا اظہار


کر کے انہیں اپنے ساتھ وصال کی دعوت دیتی تھي_
و راودتہ التی ہو فی بیتہاعن نفسہ
(مراودة ) (راودت) کا مصدر ہے _ جسکا معنی نرم لہجے میں درخواست کرنا ہے (عن نفسہ) درخواست کے موردکو بتاتا ہے _اسی وجہ سے (راودتہ ...) کا معنی یوں ہوا کہ زلیخا نے بہت ہی نرم لہجے میں یوسف (ع) سے اپنی محبت و عشق کا اظہار کرکے اس سے خواہش کی کہ اپنے آپ کو میرے اختیار میں دے دے_ یہ ملنے اور وصال کرنے کے تقاضا سے کنایہ ہے _
3_ زلیخا اپنے مقصد کے حصول کے لیے حضرت یوسف(ع) کو ہمیشہ اپنا ہم فکربنانےکے لیے مسلسل کوشش و سعیکرتی رہی _
وراودتہ التی ہو فی بیتہا عن نفسہ
مذکورہ بالا معنی اس صورت میں ہے کہ جب (راد یرود) ( کہ مراود بھی اسی سے ہے) کے ساتھ جیسا کہ بعض اہل لضت نے کہا ہے اپنے مطلوب تك پہنچے کے لیے مسلسل کوشش و سعی کرنے کی قید بھی ہو_
4_ حضر ت یوسف(ع) مسلسل زلیخا کی اس خواہش (وصال اور ہمبستری کرنے) سے اجتناب کرتے رہے _
وراودتہ التی ہو فی بیتہا عن نفسہ
بعض اہل لغت نے (مراودة) کے معنی میں دو طرف کی کشمکش اور جھگڑے کو قید قرارد دیا ہے_ اور انہوں نے کہا ہے کہ ( مراودة) کا معنی یہ ہے کہ دومیں سے ایك کسی شے کو چاہتا ہو اوردوسرا کسی اور شے کو چاہتا ہو _مذکورہ معنی بھی اسی صورت میں کیا گیا ہے _
5_ زلیخا ،حضرت یوسف (ع) پر ظاہری تسلط کواپنی خواہشات پورے کرنے کے لیے انہیں آمادہ کرنے کے لیے کارآمد سمجھتی تھی _
قرآن مجید نے زلیخا کو اس طرح بیان کیا ہے (التی ہو فی بیتہا ) وہ عورت کہ جس کے گھر میں یوسف (ع) رہتے تھے) اس طرح سے زلیخا کی صفت بیان کرنا یوسف (ع) پر زلیخا کے تسلط کو بتا رہا ہے_
6_ زلیخا، نے حضرت یوسف(ع) سے کام لینے اور اس کے ساتھ وصال کرنے کے لیے اپنے محل کے دروازوں کو تالہ لگادیا اور انہیناپنے پاس بلایا _
راودتہ ... وغلّقت الا بواب و قالت ہیت لك
(تغلیق) "غلّقت" کا مصدر ہے _ تالہ لگانے کے معنی میں آتا ہے (ہیت لك ) اسم فعل امر ہے _ جو (تم آؤ) کے معنی میں آتا ہے _
7_ زلیخا کا محل ، مجلل اور شأن والا تھا اور اسمیں بہت زیادہ دروازے تھے_
و غلّقت الا بواب
(غلّقت الابواب ) باب تفعیل ہے دروازوں کے بند کرنے کے لئے بات تفعیل کو ذکر کرنا ممکن ہے شدّت مبالغہ کو بتاتا ہو _ یعنی دروازوں کو تالہ لگایا ور ان کے اندر والے حصوں کو محکم طریقے


سے بند کیا اور یہ بات ممکن ہے دروازوں کی کثرت پر دلالت کرے_ مذکورہ بالا تفسیر اسی دوسرے معنی کی صورت میں ہے _
8_ زلیخا، نے حضرت یوسف (ع) سے اپنا کام حاصل کرنے کے لیے سہولتیں اور تمام شرائط کوفراہم کیا تھا_

روادتہ ... و غلّقت الابواب وقالت ہيت لك
9_ حضرت يوسف(ع) ، نے زليخا كے ظاہرى تسلط اور تمام شرائط مہيا ہونے كے باوجود بھى اسكى خواہش كو قبول نہيں كيا اور اس كے سامنے تسليم نہيں ہوئے_
راودتہ ... وقالت ہيت لك قال معاذ الله
(معاذ) مصدر اور مفعول مطلق ہے فعلمقدر كے ليے جو "اعوذ" ہے يعنى (أعوذ بالله معاذ)_
10_ يوسف عليہ السلام شہوت رانى كے تمام وسائل فراہم ہونے كے باوجود ( يعنى زليخا كى خواہش اور اسكا اپنى مرضى كا اظہار كرنا ،محل كا خالى اوردروازوں كا بند ہونا ) بھى خدا كى پناہ مانگى _
قال معاذا لله
11_ خداوند متعال كى طرف توجہ اور اسكى پناہ طلب كرنا ، شہوت رانى كے برے انجام سے محفوظ رہنے كا راستہ ہے _
قال معاذا لله
12_ گناہ كے گرداب اور لغزش سے نجات كے ليے ضرورى ہے كہ خداوند متعال كى پناہ لى جائے_
قال معاذا لله
13_ شادى شدہ عورتوں سے دوستى اور جنسى روابط ركھنا حرام ہے _
قالت ہيت لك قال معاذالله
( استعاذہ) اور خدا كى پناہ ميں جانا، گناہ اور شر پھيلانے والے مسئلہ ميں ہوتا ہے _
14_ يوسف (ع) كى پاكدامنى تعجب آوراور انكى عصمت شگفت انگيز تھي_
و روادتہ التى ... و غلّقت الا بواب و قالت ہيت لك قال معاذالله
15_ يوسف (ع) جوانى كى اوج ميں ہى انسان موحد اور خداوند متعال كا فرمانبرداراور پرہيزو تقوى كى معراج پر تھے_
معاذا لله انہ ربّى احسن مثواي
16_ يوسف (ع) كا حقيقى توحيد پرست، اطاعت الہى ميں مخلص ہونا اور ان كا تقوى و پرہيزگارى ،اس علم و حكمت كا جلوہ تھا جو خداوند متعال ان كو عطا فرما ئي تھي_
أتيناہ حكاً و علماً ... قال معاذالله انہ ربّى أحسن مثواي
17_ خداوند متعال كى طرف توجہ ، انسان كو گناہ سے روكتى



ہے _
قال معاذا لله
18_ زليخا حضرت يوسف (ع) كو اسكى خواہشات پورا نہ كرنے پر ناقدر اور احسان فراموش سمجھتى تھى _
روادتہ التى فى بيتہا ... انہ ربّى أحسن مثوى
مذكورہ معنى ميں ( انّہ ربّى ...) كو (التى ہو فى بيتہا ) كے جملے سے اخذ شدہ مفہوم پرناظر قرار ديا گيا ہے يعنى اس اعتبار سے كہ زليخا ، حضرت يوسف (ع) كى مالكن تھى اور اسكو اپنے گھر ميں آرام و آسائشے فراہم كر رہى تھى لہذا وہ يوسف (ع) سے يہ توقع ركھتى تھى كہ وہ ميرے كہنے پر انكار نہيں كرے گا ليكن يوسف (ع) (انہ ربي ...) كے ذريعہ يہبتاناچاہتے ہيں كہ ميرا خدا ميرے تمام كام مربى و مدّبرتھا اور ہے اور ميرے ليے سزاوار يہى ہے كہ ميں اسى كى اطاعت و فرمانبردارى كروں _
19_ زليخا حضرت يوسف (ع) كى جو خدمت و احترام كرتى تھى اس وجہ سے وہ يہ توقع ركھتى تھى كہ يوسف (ع) اس كے ناجائز مطالبے كو قبول كرلے گا _
راودتہ التى ہو فى بيتہا ...قال ... إنہ ربّي
20_ يوسف (ع) نے زليخا كے سامنے اس بات كى وضاحت كردى كہ اسكى زندگيكى گاڑى كا چلن خداوند عالم كى عنايت اورتدبير كى وجہ سے ہے _
معاذا لله إنہ ربّى احسن مثوي
( إنہ ) كى ضمير ( الله ) كى طرف لوٹتى ہے _ مذكورہ تفسير ميں (انہ ربّى ) جملہ (معاذا لله ) كى تعليل ہے تو اس صورت ميں مذكورہ عبارت كا معنى يہ ہوگا (اس مكرو فريب ميں ) مينخداوند متعال كى پناہ مانگتا ہوں اور اس سے نجات كے ليے

اسکی مدد مانگتا ہوں کیونکہ میری زندگی کے امور کو چلانے والا وہی ہے _
21_ حضرت یوسف(ع) نے زلیخا کے حکم اور اسکی دعوت کے جواب میں خداوند متعال کو اطاعت ، قدر شناسی اور شکر گزاری کے سزاوار سمجھا _
قال معاذا اللہ انہ ربّی احسن مثوی
22_حضرت یوسف(ع) نے زلیخا کی خواہش ( ہمبستری اور وصال) کی در خواست کو قبول کرنے کو اپنے لیے خداوند متعال کے احسانات کی فراموشی تصّور کیا _
انّہ ربی أحسن مثواي
23_ انسان کو لوگوں کے احترام کے سبب، خداوند متعال کی معصیت نہیں کرنی چاہیے_
أکرمی مثویہ ... قال معاذا اللہ انہ ربّي
24_ گناہ کا ارتکاب ،ناشکری اورنعمت الہی کا کفران ہے _
قال معاذا اللہ إنہ ربّی أحسن مثوای انہ لا یفلح الظالمون
25_ انسان کا خداوند متعال کی طرف سے در خواست قبول کرنا اور گناہ کے ارتکاب سے بچنا، ربوبیت


الہی کا جلوہ ہے _
معاذاللہ إنہ ربی أحسن
26_ ربوبیت خداوندی پر یقین اور اس کے احسان اور نعمتوں پر توجہ کرنا، انسان کو گناہوں سے دور رہنے میں مدد دیتا ہے _
معاذاللہ انہ ربّی أحسن مثوی
27_ ظالم و ستم گر لوگ کبھی بھی کامیاب و کامران نہیں ہوسکتے ہیں_
انّہ لایفلح الظالمون
(انہ ) کی ضمیر،ضمیر شأن ہے جو جملہ کے معنی پر تاکید کرتی ہے _
28_ حضرت یوسف، (ع) زلیخا کی ناجائز خواہش پر تسلیم ہونے کو اپنے لیے ظلم و ستم گری سمجھتے تھے _
انّہ لایفلح الظالمون
29_ زنا کا مرتکب ہونا اور عفت کے حجاب کو توڑنا، ستم ستمگری ہے _
قال معاذا اللہ ... انہ لایفلح الظالمون
(معاذاللہ ) کا معنی فحش گناہ کا ارتکاب ہے اور (انہ ربی ...) کا معنی یہ ہوا کہ گناہ و برائي کا مرتکب ہونا، خداوند متعال کی ناشکری اور احسان فراموشی ہے _ اور اسی وجہ سے (انہ لایفلح الظالمون) مذکورہ معانی کے لیے علت واقع ہوا ہے _
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فحشاء کا مرتکب ہونا اور گناہوں کے ارتکاب کے ذریعہ خداوند متعال کی ناشکری ایك ظلم ہے _
30_ خداوند متعال کی نعمتوں کو نظر انداز کرنا اور گناہوں کے ارتکاب کے ذریعہ اسکی ناشکر ی کرنا، ظلم ہے _
إنہ ربّی لایفلح الظالمون
31_ فحشاء و منکر کا ارتکاب اور خداوند متعال کی نعمتوں کے مقابلے میں ناشکری کرنا،فلاح و کامیابی کے لیے مانع ہے _
انہ لایفلح الظالمون
32_"عن علی بن الحسین (ع) ... فلما رابق یوسف راودتہ إمرا تہ الملك عن نفسہ ...(1)
ترجمہ : امام سجاد علیہ السلام سے روایت ہے:جب حضرت یوسف (ع) جوانی کے جو بن میں پہنچے تو بادشاہ کی بیوی نے ان سے جنسی خواہش کا تقاضا کیا ...
------------------------------------------------
احکام : 13
استعاذہ :
اللہ تعالی سے استغازہ کرنے کے آثار12; اللہ تعالی سے استعاذہ کی اہمیت 11، 12

.............

**1)علل الشرائع ، ص48، ح 1ب41; نورالثقلین ج 2 ، ص 414، ح 17_**



اطاعت :
اللہ تعالی کی اطاعت کرنے کی اہمیت 23
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی ربوبیت 20، اللہ تعالی کی ربوبیت کی نشانیاں 25
امور :
تعجب آور امور 14
انسان :
انسانوں کی ذمہ داری 23
ایمان :
ایمان کے آثار 26; ربوبیت الہی پر ایمان26
انکار :
نعمت سے انکار کا ظلم 30;نعمت سے انکار کے آثار 31; نعمت سے انکار کے موارد 24
دعا :
اجابت دعا25
دوستی :
شوہر دار عورت سے دوستی 13
ذکر :
اللہ تعالی کی نعمت کا ذکر26; ; اللہ تعالی کے احسان کا ذکر 26;اللہ تعالی کے ذکر کے آثار 11، 17
روایت : 32
زلیخا :
زلیخا اور یوسف (ع) 3، 5، 6، 8، 19، 32;زلیخا اور یوسف (ع) کا انکار 18;زلیخاکا تسلّط5; زلیخا کا کام لینا 2، 3، 4، 6، 22;زلیخا کا یوسف (ع) سے عشق 1، 2; زلیخا کی خواہشات 21، 32;زلیخا کی سازش 6; زلیخاکی فکر 18; زلیخا کی کوشش 3;زلیخا کی نامناسب توقعات19;زلیخا کے کام لینے کا سبب 5 ، 8;زلیخا کے محل کی خصوصیات 7; زلیخا کے محل کے دروازے 6، 7
زنا :
زنا کا ظلم 29;زنا کے احکام 13; شوہر والی عورت سے زنا 13
سعادت مندی :
سعادت مندی سے محروم افراد 27; سعادت مندی کے موانع 31
شہوت پرستی :
شہوت پرستی کے موانع 11
ظالمین :
ظالموں کا محروم ہونا 27
ظلم :
ظلم کے موارد 28، 29، 30
عفت :
بے حیائي کا ظلم 29
فحشاء :

فحشاء وبرائي كے آثار 31

گناه :
گناه سے بچاؤ 25;گناه سے نجات كا طريقہ 12; گناه كا ظلم 30;گناه كے آثار 24; گناه كے ترك كا سبب26;گناه كے ترك كى اہميت 23; گناه كے موانع 17
متقين :15
محرمات :13
موحدين : 15
يوسف (ع) :
يوسف (ع) اور زليخا 4، 20، 21 ، 22;يوسف (ع) اور زليخا كى خواہشات 9، 10، 28;يوسف (ع) اور كفران نعمت 22; يوسف (ع) سے درخواست كرنا 2;يوسف (ع) كا الله سے پناه مانگنا 10; يوسف (ع) كا بالغ ہونا 32;يوسف (ع) كا تقوى 15، 16;يوسف (ع) كا عقيده 20، 21، 22; يوسف(ع) كا قصہ 1، 2، 3، 5، 6، 8، 9، 10، 15، 18، 19، 20، 21، 22، 28، 32;يوسف (ع) كا مدبر ہونا 20;يوسف(ع) كى اطاعت 15، 16، 21; يوسف (ع) كى توحيد 15، 16;يوسف (ع) كى جوانى 15;يوسف (ع) كى حكمت كے آثار 16;يوسف (ع) كى عفت 4، 9، 14;يوسف (ع) كى فكر 28;يوسف (ع) كے علم كے آثار 16;يوسف (ع) كے فضائل 14، 15



وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلا أَن رَّأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاء إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ (٢٤)
اور يقينا اس عورت نے ان سے بڑائي كا اراده كيا اور وه بھى اراده كر بيٹھتے اگر اپنے رب كى دليل نہ ديكھ ليتے يہ تو ہم نے اس طرح كا انتظام كيا كہ ان سے برائي اور بدكارى كا رخ موڑ ديں كہ وه ہمارے مخلص بندوں ميں سے تھے (24)

1_ يوسف (ع) كا زليخا سے وصال كرنے سے انكار پراس نے چاہا كہ وه اور اس پر غلبہ كے ذريعہ اپنے مقصد كو حاصل كرے _
ولقد ہمّت بہ
لفظ (ہمّة) اور اس كےتمام مشتقات اگر حرف (باء) كے ساتھ متعدى ہوں تو قصد كرنے كے معنى ميں آتے ہيںلہذا اس صورت ميں ( ولقد ہمّت بہ) يعنى بے شك زليخا نے يوسف (ع) ك


اراده كيا تا كہ اس سے اپنى آرزو كو پورا كرے چونكہ زليخا اس طرح كا پہلے سے اراده ركھتيتھى (راوتہ التى ) سے معلوم ہوتا ہے كہ اس مقصد سے مراد كوئي دوسرا عزم ہے _اور بعد والى آيت ميں (استقبا ...) (يعنى دروازے كى طرف جانے ميں پر اس نے سبقت كي) كا جملہ بتاتا ہے كہ اس كا انجام اس كے غم و غصہ پر ختم ہوا _
2_ فقط يوسف (ع) كا الله تعالى كى دليل و حجت كا مشاہده كرنا، زليخا سے ہمبسترى كرنے اور اس كى خواہش كو پوراكرنے سے مانع ہوا _
و ہمّ بهالولا أن رء ابرہان ربّہ
(ہم بہا) كا جملہ ( لو لا أن ...) كے جواب كے قائم مقام ہے يعنى اگر وه دليل و برہان الہى كا مشاہده نہ كرتے تو زليخا كى

طرف رغبت کرتے _ یہی ( برہان ) کا معنی حجت اور دلیل ہے_ اس کے واضح مصادیق وہ دلیلیں ہیں جو ما قبل آیت میں گذر چکی ہیں_ یعنی برہان کا مشاہدہ یہ چیزیں تھیں : الف:یوسف(ع) ربوبیت الہی اوراسکی نعمتوں کا مشاہدہ کرتے تھے (انہ ربّی أحسن مثواي) ب: یوسف (ع) کو مکمل یقین تھا کہ گنہگار اور ظالم لوگ کبھی بھی نجات نہیں پائینگے _ (انہ لایفلح الظالمون )
ج:انہیں اس بات مینشك نہیں تھا کہ زلیخا کے ساتھ وصال، ظلم اور معصیت الہی ہے (معاذاللہ ) ...)
3_ یوسف (ع) ،جسمانی طور پر زلیخا کی خواہش و آرزو کو پورا کرسکتے تھے _
و لقد ہمّت بہ و ہمّ بہا لولا أن راء برہان ربّہ
قرآن مجیدنے یہ بیان کرنے کے بعد کہ زلیخا نے یوسف (ع) سے اپنی آرزو کو پورا کرنے کے لئے تمام وسائل مہیاکئے ہوئے تھی اور اس نے موانع کو برطرف کرد یا تھا جملہ (ہم بہا لو لا ...) کو فقط حضرت یوسف (ع) کے لیے مانع، برہان کا مشاہدہ ذکر کیا ہے تا کہ یہگمان نہہو کہ ان میں مردانگی طاقت نہیں تھی اور وہ اس کا م پر قدرت نہیں رکھتے تھے_
4_ یوسف (ع) کا برہان اور حجت الہی سے بہرہ مند ہونا (یعنی ربوبیت الہی کا مشاہدہ کرنا ) انکے گناہوں کے ارتکاب سے عصمت کا سبب ہے _
لولا أن راء برہان ربہ کذلك لنصرف عنہ السوء و الفحشاء
5_ خداوند متعال کا یوسف (ع) کو دلیل و برہان کا مشاہدہ کرانے کے ذریعےانہینزلیخا سے وصال (زنا) کرنے اور اسکو شہوت کی نگاہ سے دیکھنے سے محفوظ و امان میں رکھا_
کذلك لنصرف عنہ السوء و الفحشاء
(فحشاء) اس گناہ و معصیت کو کہتے ہیں جو بہت ہی بری اور پلید ہو (لسان العرب) (سوء) کا معنی بدی اور گناہ ہے _ اسکو (فحشاء) کے مدمقابل ذکر کرنےکے قرینہ کی بناء پراس سے مراد چھوٹا گناہ ہے _ (السوء) اور (الفحشاء) پر الف لام ممکن ہے عہد کا ہو _ پس (الفحشاء)

430

سے مراد زنا کرنا اور (السوء) سے شہوت کی نگاہ مراد ہے _ اور یہ بھی احتمال ممکن ہے کہ (أل) ان دونوں لفظوں پر جنس کاہولہذا مذکورہ گناہ مورد نظر مصادیق میں سے شمار ہو نگے _
6_ یوسف (ع) کڑیل جوانی میں چھوٹے و بڑے گناہ سے معصوم و محفوظ تھے_
کذلك لنصرف عنہ السوء و الفحشاء انہ من عبادنا المخلصین
7_ برہان و دلیل الہی کا مشاہدہ کرنا ( حقائق کا درك مثلا ربوبیت الہی کا ملاحظہ، گناہ کی بدی کاعلم ، گنہگاروں اور ظالموں کے نجات نہ پانے پر یقین) یہ سب انبیائ(ع) کی عصمت کے سبب ہیں_
و ہمّ بہالو لا أن رء ا برہان ربّہ
8_ انبیاء (ع) ،اللہ تعالی کی امداد کے سایہ میں گناہ و فحشا سے محفوظ و معصوم ہوتے ہیں_
کذلك لنصرف عنہ السوء و الفحشاء
(لنصرف عنہ ...) یعنی ( تاکہ بدی و پلیدی کو اس سے دور کریں) گناہ کو یوسف (ع) سے دور کرنے کوخداوند متعال کی طرف نسبت دی گئي ہے _ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برہان الہی کا مشاہدہ بھی توفیق الہی اور اسکی مدد کے سبب تھا_
9_ شوہر دار عورت سے نزدیکی اور زناکا ارتکاب، بہت ہی برا اور قبیح گناہ ہے_
لنصرف عنہ السوء و الفحشاء
10_حضرت یوسف (ع) ،خداوند متعال کے اطاعت گذار اور مخلص بندوں میں سے تھا_
انہ من عبادنا المخلصین
(مخلصین) ( خالص ہونے والوں) سے مراد یہ ہے کہ غیر اللہ کا ان میں کوئي حصہ نہیں ہے اور وہ کامل طور پر اللہ کے اختیار اور اس کے اوامر کے تحت ہیناور نہ شیطان ان پر حاکم ہے اور نہ ہی وہ ہوس نفسانی کے قیدی ہیں_
11_ خداوند متعال کے خالص بندے ( جوہر اعتبار سے اطاعت الہی کرتے ہیں) کبھی بھی گناہ میں آلودہ اور کسی معصیت کے مرتکب نہیں ہوتے ہیں_
لنصرف عنہ السوء و الفحشاء انہ من عبادنا المخلصین
12_ اللہ عزوجل کے خالص بندے، برہان الہی (ربوبیت الہی پر یقین و غیرہ ...) سے بہرہ مند ہوتے ہیں_

ہم بہا لو لا أن رء ابرہان ربّہ ... انہ من عبادنا المخلصین
13_ " عن الرضا (ع) ... و ا ما قولہ عزوجل فی یوسف (ع) : " و لقد ہمّت بہ ہمّ بہا " فانّہا ہمّت بالمعصیة و ہمّ یوسف بقتلہاإن أجبرتہ ... فصرف اللہ عنہ قتلہا و الفاحشہ و ہو قولہ عزوجل : کذلك لنصرف عنہ السوء و الفحشاء یعنی



القتل و الزنا ... (1)
امام رضا (ع) سے روایت ہے : حضرت (ع) نے فرمایا کہ اللہ تعالی کاحضرت یوسف (ع) کے بارے میں اس فرمان ( ... ولقد ہمّت بہ و ہمّ بہا) سے مراد یہ ہے کہ اس عورت نے گناہ کا ارادہ کیا لیکن یوسف (ع) نےیہ ارادہ کیا کہ اگر اس عورت نے انہیں گناہ پر مجبور کیا تو وہ اسے قتل کردے گئے ..." پس خداوند عالم نے انہیں قتل اور خلاف عفت کام سے محفوظ رکھا اور خداوند عالم کے اس قول " کذلك لنصرف عنہ السوء الفحشاء "سے مراد یہی ہے_
14_ عن علی بن الحسین (ع) انہ قال ... قامت إمراۃ العزیز الی الصّنم فا لقت علیہ ثوبا فقال لہا یوسف : ما ہذا ؟ قالت : استحیی من الصّنم ان یرانا فقال لہا یوسف : ا تستحیین مّمن لا یسمع و لا یبصر ... و لا ا ستحی أنا ممن خلق الانسان و علّمہ فذلك قولہ عزوجل : "لو لا أن را ی برہان ربّہ " (2)
امام سجاد (ع) سے روایت ہے کہ عزیز مصر کی زوجہ نے ( جو یوسف (ع) کے لیے خلوت کی جگہ بنائي ہوئي تھي) وہانسے اٹھی وہاں جوبت موجود تھااس پر کپڑاڈالا _ یوسف (ع) نے اس سے کہا : کیا کر رہی ہو؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں بت سے شرم کرتی ہوں جو مجھے دیکھ رہا ہے پھر حضرت یوسف (ع) نے فرمایا جو نہ دیکھتا ہے اور نہ ہی سنتا ہے تو اس سے تو شرم کر رہی ہے لیکن میں کیا اس سے حیا نہ کروں جس نے انسان کو خلق کیااور اسے علم عطا کیا ہے ؟ یہی وہ بات ہے کہ خداوند متعال نے فرمایا ( لو لا أن رأی ... )
15_ عن الصادق (ع) (فی البرہان الذی را ی یوسف)النبوۃ المانعة من ارتکاب لفواحش و الحکمة الصارفة عن القبایح (3)
امام صادق (ع) فرماتے ہیں : وہ برہان جو یوسف (ع) نے دیکھا وہ برہان نبوت تھا جو گناہوں سے ارتکاب سے مانع ہوا _ اور وہ حکمت تھی جو برے کاموں سے روکتی ہے_
16_ عن الرضا(ع) : لقد ہمّت بہ و لو لا أن را ی برہان ربّہ لہمّ بہا کما ہمّت بہ لکنہ کان معصوماً و المعصوم لایّہم بذنب (4)...
امام رضا(ع) فرماتے ہیں : وہ عورت جس نے یوسف (ع) کا ارادہ کیا تھا اگر یوسف (ع) برہان الہی کا مشاہدہ نہ کرتے تو وہ بھی ایسا ارادہ کر لیتے حضرت یوسف(ع) معصوم تھے اور معصوم کبھی بھی گناہ کا ارادہ نہیں کرتا_
.............

**1)عیون الاخبار الرضا ، ج 1 ، ص 193، ح 1 ب 14; نور الثقلین ج 2 ، ص 419 ، ح 41_**
**2) عیون الاخبار الرضا ، ج 2 ، ص 45 ، ح 162; نور الثقلین ، ج ، ص 419، ح 43_**
**3) مجمع البیان ، ج 5 ، ص 344 ; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 421 ، ح 50_**
**4) عیون الاخبار الرضا ، ج 1 ، ص 201 ، ح 1 ، ب 115; نور الثقلین ج 2 ، ص 419 ، ح 42_**



------------------------------------------------
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی دلیلیوں کا فائدہ 2، 4، 5، 7;اللہ تعالی کی ربوبیت کو درك کرنے کے آثار 7; اللہ تعالی کی ربوبیت کے آثار 4; اللہ تعالی کی مدد کا فائدہ 8
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کی عصمت کاسبب 8 ;انبیا ء (ع) کی عصمت کے عوامل 7; انبیاء (ع) کے مقامات 8
ایمان :
اللہ تعالی کی ربوبیت پر ایمان 12
حقائق :
حقائق کودرك کرنے کے آثار 7

روایت : 13، 14، 15، 16
زلیخا :
زلیخا اور یوسف (ع) 1; زلیخا کا آرزو کرنا 1;زلیخا کا ارادہ 13
زنا :
زنا کا گناہ 9;زنا کی پلیدی و برائي 9; شوہر والی عورت سے زنا 9
ظالمین :
ظالمین کی گمراہی 7
گناہ :
گناہ سے عصمت 6، 8، 11 ; گناہ کبیرہ9;گناہ کی پلیدی و برائي کو درك کرنے کے آثار 7; گناہ کے موانع 4
گنہگار :
گنہگاروں کی گمراہی 7
مخلصین :10
مخلصین اور اللہ تعالی کی دلیلیں 12;مخلصین کا ایمان 12; مخلصین کی خصوصیات 11، 12مخلصین کی عصمت 11; مخلصین کے فضائل 11
مطیع افراد : 10
یوسف (ع) :
یوسف (ع) اور زلیخا 3، 5 یوسف (ع) پر اللہ تعالی کی حجت 2، 3، 5، 14، 15، 16; یوسف(ع) کا ارادہ 13;یوسف (ع) کا خلوص 10; یوسف (ع) کا قصہ 1، 2، 3، 5، 6، 13، 15، 16; یوسف (ع) کا مخلصین سے ہونا 10;یوسف (ع) کی جوانی 6;یوسف(ع) کی جنسی قوت 3;یوسف کی حکمت 15; 16;یوسف کی عصمت کا سبب 5;یوسف (ع) کی عفت 5;یوسف (ع) کی عصمت کے عوامل 2، 4;یوسف کی عصمت 6، یوسف کی فرمانبرداری 10; یوسف (ع) کی نبوت 15;یوسف (ع) کے فضائل 10;یوسف کے مقامات 6، 16



وَاسُتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِن دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَاء مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوَءاً إِلاَّ أَن يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (٢٥)
اور دونوں نے دروازے کی طرف سبقت کی اور اس نے ان کا کرتا پیچھے سے پھاڑ دیا اور دونوں نے اس کے سردار کو دورازہ ہی پر دیکھ لیا _اس نے گھبرا کر فریاد کی کہ جو تمھارے عورت کے ساتھ برائي کا ارادہ کرے اس کی سزا اس کے علاوہ کیاہے کہ اسے قیدی بنادیا جائے یا اس پر دردناك عذاب کیا جائے (25)

1_ زلیخا، حضرت یوسف (ع) سے اپنی آرزو کو پورا کرنے اورانکونزدیکی پر آمادہ کرنے کے لیے ان سے جھگڑا کرنے پر تل گئي_
و استبقا الباب
2_ حضرت یوسف (ع) ،ذلیخا سے الجھنے سے نجات پانے کی خاطر باہر جانے والے دروازے کی طرف لپکے_
و لقد ہمت بہ ... استبقا الباب
"الباب" کو معرفہ لانا خاص دروازہ کی طرف اشارہ ہے _مقام کی مناسب سے یہ کہا جا سکتا ہے اس سے مراد باہر نکلنے والا دروازہ ہے_
3_ گناہ سے آلودہ نہ ہونے کے لئے معصیت کے ماحول سے نکلنے کی کوشش کرنا ضروری ہے_
و استبقا الباب
4_ زلیخا، حضرت یوسف (ع) کو حاصل کرنے اوران کو باہر جانے سے روکنے کی خاطر ان کے پیچھے جلدی سے باہر جانے والے دروازے کی طرف لپکي_
و استبقا الباب

5_حضرت یوسف(ع) ، زلیخا سے دور بھا گنے کی کوشش میں باہر جانے والے دروازے تك اس سے پہلے پہنچ گئے_
و استبقا الباب و قدت قمیضہ من دبر


6_ زلیخا نے حضرت یوسف (ع) کو باہر جانے سے روکنے کے لیے ان کی قمیض کو پیچھے سے پکڑا اور اسکو زور سے اپنی طرف کھینچا_
و استبقا الباب و قدت قمیصہ من دبر
7_ زلیخا کا یوسف (ع) کی قمیض کو پکڑنے کی وجہ سے قمیض میں سوراخ ہوگیا اور وہ ساری کی ساری پھٹ گئي_
و قدت قمیضہ من دبر
(قدّ) (قدّت) کا مصدر ہے جس کا معنی اوپر سے نیچے تمام کا تمام شگافتہ اور پار ہ کرنا ہے (لسان العرب) اس صورت میں (قدّ القمیص) یعنی اوپر سے نیچے تك ساری کی ساری قمیض پھٹ گئي_
8_ حضرت یوسف (ع) ، دروازے کو کھولنے اور زلیخا کے مکر سے بھاگنے میں کامیاب ہوگئے_
و ألفیا سیدہا لدا الباب
9_ زلیخا کا یوسف (ع) کے پیچھے دوڑنا اور ان کا اس سے بھاگنے کے دوران ہی جب دروازہ کھلا تو انہوں نے عزیز مصر کو دروازے میں پایا_
و الفیاسیدہا لدا الباب
(إلفا) (ألفیا) کا مصدر ہے جو پانااور روبرو ہونے کے معنی میں آتا ہے (سیّد) کا معنی سردار اور صاحب عظمت ہے _ لیکن یہاں مراد شوہر ہے_
10_ یوسف (ع) کے زمانے میں شوہر کا بیوی کے لیے آقا و سردار ہونا_
و ألفیا سیدہا لدا الباب
11_ زلیخا نے جب اپنے شوہر " عزیز مصر "کو دیکھا تو یوسف (ع) پر اپنے اوپر تجاوز کرنے کے ارادے کی تہمت لگائي _
قالت ما جزاء من ا راد با ہلك سوء
(جزاء ) کا معنی انجام اور سزا ہے اور اس آیت شریفہ میں (ما) نافیہ ہے _ اسی وجہ سے (ما جزاء ... ) کا معنی یہ ہوگا _ جوتیری بیوی پر تجاوز کرنے کا ارادہ کرے اسکی سزا نہیں ہوسکتی مگر زندان یا دردناك عذاب _
12_ زلیخا کا یوسف (ع) پر تہمت لگانے میں پہل کرنا _
و ألفیا سیّدہا لدا الباب قالت ما جزاء من ا راد با ہلك سوء
13_ زلیخا کا عزیر مصر کے سامنے اپنی صفائي پیش کرنے کی کوشش کرنا _
قالتما جزاء من ا راد با ہلك سوء
14_ زلیخا کا عزیز مصر کو ابھارنے کا مقصد حضرت یوسف(ع) کا مؤاخدہ اور انہیںسزا دینا تھا _
ما جزا ء من ا راد با ہلك سوءً الا ان یسجن او عذاب الیم
ابھارنے کا معنی زلیخا کے قول ( اہلك) سے استفادہ ہوا ہے_یعنی تیری بیوی کے قول کا استعمال ،عزیر مصر کو اسکی سزا و عقاب پر ابھارنے کیخاطر تھا_


15_ زلیخانے عزیر مصر کے سامنے یوسف (ع) کو تجاوزکرنے سے متہم نہیں کیا _
ما جزاء من أراد با ہلك سوء
مذکورہ بالا معنی کا (أراد )(قصد کیا) کے فعل سے استفادہ کیا گیا ہے_
16_ یوسف (ع) کو قید میں ڈالنا یا اس پر شکنجہ کرنا یہ زلیخا کی عزیر مصر کو سزا دینے کی تجویزتھي_
ما جزاء من أراد با ہلك سو ء اً إلّا ان یسجن ا و عذاب الیم
17_ قدیمی و تاریخی مصر اور یوسف (ع) کے زمانے میں قید خانے کا ہونا _
إلا أن یسجن

18_ قديمى و تاريخى مصر اور يوسف (ع) كے زمانے ميں مجرموں كو قيد ميں ڈالنا اور ان پر شكنجہ كرنامتداول و رائج تھا_
إلاّ ان يسجن أو عذاب أليم
19_ قديمى مصر ميں اشراف اور بزرگان كى بيويوں پر تجاوز كا ارادہ كرنا، مستوجب سزا و عقاب تھا_
ما جزاء من أراد با ہلك سوء أإلاّ أن يسجن أو عذاب اليم
20_ عن على بن الحسين(ع) ... : فغلقت الابواب عليہا و عليہ و قالت : لا تخف و ا لقت نفسہا عليہ فا فلت منہا ہاربا إلى الباب ففتحہ فلحقتہ فجذبت قميصہ من خلفہ ... (1)
امام سجاد (ع) سے روايت ہے: ( عزير مصر) كى بيوى نے اپنے اور يوسف (ع) كے ليے دروازوں كو بند كرديا اور اس سے كہا ڈر و مت : اور اپنے آپ كو اس پر گرادو : حضرت يوسف(ع) اس سے بھاگ گئے اور دروازے كى طرف بھا گنا شروع كرديا اور دروازے كو كھول ديا يہاں تك كہ وہ عورت بھى ان تك پہنچ گئي اور اس نے ان كى قميض كو پيچھے سے كھينچا_
------------------------------------------------
اشراف :
اشراف كى بيويوں پر تجاوز كرنے كى سزا 19
روايت : 20
زليخا :
زليخا اور عزير مصر 9، 13، 14; زليخا اور يوسف (ع) 1، 4، 6، 7، 11، 12، 15;زليخا اور حضرت يوسف(ع) كى سزا 14 ; زليخا كا صفائي پيش كرنا 13; زليخا تہمتيں 11، 12 ; زليخا كى سازش 4، 5، 6، 7، 8، 14; زليخا كى مراد پانے كى كوشش 1
زندان :
1) علل الشرائع ، ص 48، ح 1 ، ب 41; نور الثقلين ، ج 2 ، ص 414، ح 17_


زندان كى تاريخ 17، 18; يوسف (ع) كے زمانے ميں زندان 17
سزاء :
سزا كى شناخت 18، 19
شكنجہ :
شكنجہ كى تاريخ 18; حضرت يوسف(ع) كے زمانے ميں شكنجہ 18
عزير مصر :
عزير مصراور حضرت يوسف(ع) كى سزاء 14;عزير مصر كو ابھارنا 14
قديمى مصر :
قديمى مصر ميناشراف كى بيويوں كا احترام 19; قديم مصر ميں شكنجہ 18;قديمى مصر مينقيد خانہ 17; قديم مصر ميں قيدى بنانا 18
قيد ميں ڈالنا:
يوسف(ع) كے زمانہ ميں قيد ميں ڈالنا17
گناہ :
گناہ كى جگہ سے اجتناب كى اہميت 3
مرد كى سردارى :
مرد كى سردارى كى تاريخ 10; يوسف (ع) كے ميں مرد كى سالارى 10
يوسف (ع) :
يوسف (ع) اور زليخا2، 5، 9;يوسف (ع) اورعزيز مصر 9; يوسف(ع) پر تہمت 11، 12،15;يوسف(ع) پر شكنجہ 16;

یوسف (ع) کابھاگنا 2، 5، 8;یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 4، 5، 6، 7، 8، 9، 11، 12، 13، 14، 15، 16، 20; یوسف (ع) کو قیدی بنانا 16;یوسف (ع) کی سزاء 16;یوسف(ع) کی قمیض 6 ، 20;یوسف (ع) کی قمیض کا پھٹ جانا7;یوسف (ع) کی نجات8;یوسف (ع) کے خلاف سازش 1، 4، 5، 14

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَن نَّفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الكَاذِبِينَ (٢٦)
یوسف نے کہا کہ اس نے خود مجھے سے اظہار محبت کیا ہے اوراس پر اس کے گھر والوں میں سے ایك گواہ نے گواہی بھی دے دی کہ اگر ان کا دامن سامنے سے پھٹا ہے تو وہ سچی ہے اور یہ جھوٹوں میں سے ہیں (26)

1_ یوسف (ع) کا زلیخا کی تہمت کے مقابلے میں اپنا دفاع کرنا_


قال ہی راودتنی عن نفسي
2_یوسف (ع) نے عزیز مصر کے سامنے زلیخا کی ناجائز خواہش اور اس کے مقابلے میں اپنے انکار کرنے کو بیان کیا اور خود کو ہر برے ارادے سے پاك و منزا قرار دیا _
قال ہی راودتنی عن نفسي
(ہی راودتني) اور (أناقمت) کی جو نحوی ترکیب ہے کہ مبتداء فاعل کے معنی میں ہے اور اسکی خبر خود فعل ہے _ کبھی یہ تاکید پر دلالت کرتی ہے اور کبھی حصر پر دلالت کرتی ہے_ چونکہ یوسف(ع) اپنے سے الزام کو دور کرنے کی کوشش میں تھے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ(ہی راودتني) کا جملہ حصر پر دلالت کر رہا ہے _ تو اس صورت میں جملہ ( ہی راودتنی ) کا معنی یہ ہوگا کہ وہ (زلیخا) مجھ سے اپنی آرزو پوری کرنے کی خواہش رکھتی تھی لیکن میں نے یہ خواہش پوری نہیں کی اور میں اس سے انکار کرتا رہا_
3_ ضروری ہے کہ نامناسب تہمتوں سے انسان اپنا دفاع کرے _
قالت ما جزاء ... قال ہی راودتنی عن نفسي
4_ اپنے دفاع کے لیے دوسرے کے گناہوں کو افشاء کرنا جائزہے_
قالت ... قال ہی راودتنی عن نفسي
5_ یوسف (ع) نے زلیخا کی نزدیکی اور وصال کی خواہش کو اپنے دفاع کے وقت تك مخفی رکھا اور اسے فاش نہیں کیا_
قالت ... قال ہی راودتنی عن نفسي
6_ یوسف (ع) اپنے دفاع کے وقت مطمئن اور پر سکون تھے_
قال ہی راودتنی عن نفسي
یوسف (ع) نے اپنے اتہام کو دور کرنے کے لیے اپنی کلام ( ہی راودتنی عن نفسی ) میننہ تو تاکید کے الفاظ استعمال کئے اور نہ ہی قسم وغیرہ اٹھائي _ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس مقام پر حضرت یوسف(ع) نہایت مطمئن اور پر سکون تھے_
7_ عزیز مصر نے یوسف اورزلیخا کے ماجرا میں اپنی طرف سے فیصلہ نہیں دیا اور جلدی فیصلہکرنے سے پرہیز کیا_
قالت ... قال ہی راودتنی عن نفسی و شہد شاہد من اہلہ
8_ زلیخا کے رشتہ داروں میں ایك شخص نے زلیخا اور یوسف (ع) کے ماجرا میں مداخلت کی اور ان کے درمیان اس نے فیصلہ کیا_
و شہد شاہد من أہلہ
9_ یوسف (ع) اور زلیخا کے واقعہ میں قضاوت کرنے والا اگرچہ زلیخا کے رشتہ داروں میں سے تھا لیکن اس نے غیر جابندار ہو کر حق کا فیصلہ دیا_


و شہد شاہد من أہلہا إن کان قمیصہ قدّ من قبل
10_ یوسف (ع) اور زلیخا کے واقعہ کی قضاوت کرنے والا، اپنا فیصلہ دینے سے پہلے یوسف (ع) کی قمیض کے پھٹ جانے سے آگاہ ہوچکا تھا_

و شہد شاہد من أہلہا إن کان قمیصہ قدّ
11_ یوسف (ع) اور زلیخا کے واقعہ کا فیصلہ کرنے والے نے زلیخا کی سچائي اور یوسف (ع) کے جھوٹ کو یوسف (ع) کی آگے کی جانب سے قمیض کو پھٹنے پر منحصر قرار دیا_
ان کان قمیصہ قدّ من قبل فصدقت و ہو من الکاذبین
12_ یوسف (ع) اور زلیخا کے واقعہ کا فیصلہ کرنے والا، اپنے صحیح فیصلے اور قمیض کے پھٹنے پر کامل اطمینان رکھتا تھا_
و شہد شاہد من أہلہا إن کا ن قمیصہ قدّ من قبل
(شہد شاہد) کے جملے میں گواہی سے مراد اظہار نظر اور قضاوت کرنا وغیرہ ہے _ اس لفظ کا ذکر جو کہ شہادت ومشاہدہ پر موقوف ہے بتاتا ہے کہ وہ شخص اپنی قضاوت و فیصلے پر اتنا مطمئن تھا گویا اس نے ماجرا کو اپنی آنکھوں ہی سے دیکھا ہے_
13_ عن علی بن الحسین (ع) ... قال : یوسف و الہ یعقوب ما ا ردت بأہلك سوء بل ہی راودتنی عن نفسی فسل ہذا الصبی ... و کان عندہا من أہلہا صبی زائر لہا فانطق اللّہ الصبی لفصل القضاء فقال ... انظر الی قمیص یوسف (1)
امام سجاد (ع) سے روایت ہے کہ یوسف نے کہا : مجھے یعقوب (ع) کے خدا کی قسم میں تیری بیوی کے بارے میں بری نظر نہیں رکھتا تھا_ خود اس نے مجھے دعوت دی تم اس بچے سے پوچھ لو _ وہ بچہ اس عورت کے رشتہ داروں میں سے تھا جو اس کو دیکھنے کے لیے آیا تھا پھر خداوند متعال نے قضاوت کرنے کے لیے اس بچے کو زبان دی اور وہ کلام کرنے لگا اور اس نے کہا: یوسف (ع) کی قمیض کو دیکھو ...
------------------------------------------------
احکام :4
راز فاش کرنا :
راز فاش کرنے کا جواز 4;راز فاش کرنے کے احکام 4
روایت :13
خود :
اپنا دفاع 1، 4، 6;اپنے دفاع کی اہمیت 3، 5; اپنے سے تہمت کو دور کرنا 3
زلیخا :


زلیخا کا اپنی آرزو کو پورا کرنے کی کوشش کرنا 2، 5زلیخا کی صداقت کے دلائل 11; زلیخا کے رشتہ داروں کی قضاوت 8، 9
عزیز مصر :
عزیز مصر اور قصّہ یوسف (ع) 7
قضاوت :
اپنے دعوی کو ثابت کرنے میں قضاوت کی نشانیاں 11; قضاوت میں عدالت 9; قضاوت میں قضاوت کی علامات کا کردار 11
یوسف (ع) :
یوسف (ع) اور زلیخا کی تہمتیں 1; یوسف (ع) اورعزیز مصر 2; یوسف (ع) کا پر سکون ہونا 6; یوسف(ع) کا دفاع 1، 6; یوسف (ع) کا راز فاش کرنا 2، 5; یوسف کا صفائي پیش کرنا 2; یوسف (ع) کا قصہ 1، 2، 5، 7، 9، 10، 12، 13; یوسف (ع) کا گواہ 13;یوسف(ع) کی قمیض 13;یوسف(ع) کی قمیض کا پھٹنا 10، 11، 12;یوسف(ع) کے پیش آنے کا طریقہ 6; یوسف (ع) کے جھوٹ بولنے کے دلائل 11; یوسف (ع) کے قصے میں قاضی کا اطمینان 12; یوسف(ع) کے قصّے کا قاضی 9، 10، 11

وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِن الصَّادِقِينَ (٢٧)
اور اگر ان کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو وہ جھوٹی ہے اور یہ سچوں میں سے ہیں(27)

1_ یوسف (ع) اور زلیخا کے واقعے کا فیصلہ کرنے والے نے کُرتے کے پیچھے سے پھٹنے کی وجہ سے زلیخا کے دعوی کو جھوٹا اور یوسف (ع) کو سچا قرار دیا _
و ان کان ... و ہو من الصادقین
2_ یوسف(ع) اور زلیخا کے قضیے میں فیصلہ کرنے والے کے نزديك کرتے کا پھٹنا حقیقت کشف ہونے کا محور قرارپایا _
و شہد شاہد ... و ہو من الصادقین
قمیض کے پھٹنے سے قضیے کی حقیقت کو بھانپ لینا فیصلہ کرنے والے کی ذہانت وہوشیاری پردلالت دلالت کرتا ہے_ اور ساتھ ہی اس نے زلیخا کے رشتہ دار ہونے کے باوجود بھی حق کو مخفی نہیں رکھا_ اس سے اسکی حق پرستی اور عدالت ثابت ہوتی ہے_
3_مجرم کی تشخیصکے لیے جرم کی شناخت میں مختلف طریقوں کو اختیار کرنا ضروری ہے_
ان کان ... و ہو من الصادقین
-----------------------------------------------
جرم :

440
جرم کو ثابت کرنے کے دلیلیں 4
جرم کی شناخت کرنا :
جرم کی شناخت کرنے کا طریقہ 4
زلیخا :
زلیخا کے جھوٹے ہونے کے دلائل 1
قضاوت :
دعوی کو ثابت کرنے میں قضاوت کے طور طریقے 1; قضاوت میں قضائي طور طریقوں کا کردار 1
مجرمین :
مجرمین کی تشخیص کا طریقہ 4
یوسف (ع) :
یوسف (ع) کی سچائي کے دلائل 1;یوسف (ع) کی قمیض کا پھٹ جانا 1، 2; یوسف (ع) کے قصّے کا قاضی 1; یوسف (ع) کے قصّے کی قضاوت 3;یوسف (ع) کے قصہ کے قاضی کی عدالت 3; یوسف (ع) کے قصّے میں قاضی کے فضائل 3; یوسف (ع) کے قصّےمیں قاضی کی کام میں سوجھ بوجھ 3

فَلَمَّا رَأَى قَمِيصَهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِن كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ (۲۸)
پھر جو دیکھا کہ ان کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو اس نے کہا کہ یہ تم عورتوں کی مکار ی ہے تمھارا مکر بہت عظیم ہوتاہے (28)

1_ عزیز مصر نے یوسف (ع) اور زلیخا کے ماجرا کی حقیقت کو کشف کرنے کے لیے خود ہی تحقیق کی اور قمیض اور اسکے پھٹ جانے کے انداز کا ملاحظہ کیا _
فلّمارء ا قمیصہ قُدّ من دُبر
ظاہر یہ ہے کہ ( رأي) میں ضمیر، عزیز مصر کی طرف لوٹتی ہے_
2_ عزیز مصر، نے حضرت یوسف (ع) کے کرتے کو پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھ کر ان کی سچائي کوسمجھ لیا_
فلما رء ا قمیصہ قُدّ من دُبر قال انہ من کیدکنّ
3_ عزیز مصر نے یوسف (ع) کی سچائي کو جاننے کے بعد یوسف (ع) کے حق میں فیصلہ دیا اور زلیخا کو مجرم ٹھہرایا_

فلما رءای قمیصہ قدّ من دبر قال انہ من کیدکن
4_ عزیز مصر نے واقعہ یوسف (ع) اور زلیخا کے قاضی کی طرف سے پیش کردہ شواہدکو حضرت یوسف (ع) سے

441
تہمت دور کرنے اور اسکی بے گناہی کو ثابت کرنے لیے کافی سمجھا_
فلما رءا قمیصہ قدّ من دبر قال انہ من کیدکن
5_ عزیز مصر نے یوسف (ع) کی حقانیت کو سمجھنے کے بعد عورتوں کو مکر و حیلہ سے مجسم انسان قرار دیا _
إنہ من کیدکنَّ
6_ ناجائز جنسی روابط اور اخلاقی انحرافات کو وجود میں لانے میں عورتوں کا بہت زیادہ حصہ ہے_
انہ من کیدکنَّ
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے جب ( انّہ ) کی ضمیر وصال کے ارادے کی محبت کی طرف لوٹ رہی ہوجس کا جملہ ( ہی راودتنی ... ) سے استفادہہوتاہے _
7_ عزیز مصر نے یوسف (ع) سے اپنی آرزو پورا کرنے والے مکر کو زلیخا کے زنانہ مکر و حیلوں سے قرار دیا _
إنّہ من کیدکن
یہ احتمال ہے کہ ( انّہ) کی ضمیر (غلقت الابواب ... ) کے جملے سے جو حقیقت ظاہر ہوتی ہے کی طرف پلٹے مذکورہ معنی اسی احتمال کی بناء پر ہے_
8_ عزیز مصر نے زلیخا کا حضرت یوسف (ع) کو متہم کرنے اور ان کے لیے سزا کے مقرر کرنے میں پہل کرنے کو زلیخا کا مکر قرار دیا _
قالت ما جزاء من أراد با ہلك سوء اً ... انہ من کیدکنَّ
مذکورہ بالا معنی اس صورت میں ہے کہ جب (انّہ ...) کی ضمیر کو ( قالت ما جزاء ...) آیت 25 کے معنی کی طرف لوٹائیں اور وہ معنی یہ ہے کہ زلیخا نے اپنے آپ کو پاکدامن اورمقابل کو گنہگار ثابت کرنے میں پہل کی ہے_
9_ عزیم مصر کا عورتوں کے مزاج اور ان کے مکر و فریب سے آگاہ ہونا _
إن کید کنَّ عظیم
10_ عورتوں کامکر و فریب، بہت ہی بڑا مکر و فریب ہوتا ہے_
ان کیدکن عظیم
اگرچہ جملہ ( ان کیدکن عظیم ) عزیز مصر کا کلام ہے _ لیکن مفسرین قائل ہیں کہ اگر قرآن مجید میں خداوند متعال کسی کلام کو نقل کرے اور اسکو ردّ نہ کرے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کلام حق ہے_
11_ مکر و فریب عورتوں کاوہ ذریعہ ہے جن سے وہ اخلاقی فساد وانحراف ایجادکرتی ہیں_
انہ من کیدکنَّ
12_ عورتوں کے مکر و فریب سے ہوشیار رہنا ضروری ہے_
انہ من کیدکن انہ کیدکنَّ عظیم

442
13_ عزیز مصر کا یوسف (ع) اور زلیخا کے قصّے میں اپنی رائے دینے اور قضاوت کرنے میں عدالت اور انصاف سے کام لینا _
فلما رءا قمیصہ ... قال إنہ من کیدکنَّ إن کیدکُنَّ عظیم
--------------------------------------------------
اخلاق :
اخلاقی فساد کے عوامل 6
زلیخا :
زلیخا کا مکر 7، 8;زلیخا کی آرزو پوری کی خواہش 7;زلیخا کی تہمتیں 4، 8; زلیخا کے خلاف فیصلہ ہونا 3
عزیز مصر :

عزیز مصر اور زلیخا 3، 7; عزیز مصر اور عورتوں كا مكر 9;عزیز مصر اور یوسف (ع) كا قصہ 1، 7، 8، 13;عزیز مصر اور یوسف (ع) كی صداقت 2; عزیز مصر اور یوسف 3، 4، 5; عزیز مصر كا آگاہ ہونا 9;
عزیز مصر كا چھان بین كرنا 1; عزیز مصر كی عدالت 13; عزیز مصر كی قضاوت 13
عورتیں :
عورتوں كا فساد پھیلانا 6، 11; عورتوں كا مكر 5، 7، 8، 10، 11 ; عورتوں كے مكركے مقابلہ میں ہوشیار و چالاك ہونا 12
فساد :
فساد كا ذریعہ11
گمراہی :
گمراہی كا ذریعہ 11
مكر :
بہت بڑا مكر 10
یوسف (ع) :
یوسف (ع) پر تہمت 4، 8;یوسف (ع) كی صداقت 3، 5; یوسف (ع) كی صداقت كے دلائل 2، 4; یوسف (ع) كے كرتے كا پھٹ جانا 1، 2، 4



يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَـذَا وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ إِنَّكِ كُنتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ (٢٩)
یوسف اب تم اس سے اعراض كرو اور زلیخا تو اپنے گناہ كے لئے استغفار كر كہ تو خطا ركاروں میں ہے (29)

1_ عزیز مصر نے یوسف (ع) سے چاہا كہ زلیخا كے معاملے كو بھلاو اور اسكو چھپادے_
یوسف أعرض عن ہذ
(اعرض عن ہذا) كا معنی زلیخا كے ماجرے كو فراموش كرنا یعنی اسكو مخفی كرنے اوراس سے صرف نظر كرنے كے معنی میں ہے_ یعنی اس كے بارے میں كسی سے گلا و شكوہ نہیں كرنا _ كیونكہ زلیخا كے خلافكسی قسم كا اقدام كرنا حضرت یوسف(ع) كے مقام جو كہ ایك زرخرید غلام تھے سے سازگار نہیں تھا_
2_ واقعہ كی حقیقت ظاہر ہونے كے بعد عزیز مصر كی طرف سے حضرت یوسف (ع) كا اكرام و احترام _
یوسف أعرض عن ہذ
لفظ ( یوسف ) منادی اور ( یا) حرف نداء ہے جو یہاں حذف ہوگیا ہے _ عزیز مصر اس كو حذف كركے یوسف (ع) سے اپنی قربت اور محبت كا اظہار كرنا چاہتا ہے اور انكا نام لے كر ان سے اپنی مہربانی اور عطوفت كو بیان كر رہاہے_
3_ عزیز مصر كے سامنے جب زلیخا كی غلطی ثابت ہوگئي تو اس نے اسے استغفار كرنے اور گناہ سے معافی طلب كرنے كے لیے كہا _
و استغفری لذنبك إنّك كنت من الخاطئين
جملہ ( و استغفری لذنبك) "اپنے گناہوں كی معافی مانگو"میں یہ بیان نہیں ہوا كہ زلیخا كس سے معافی طلب كرے _ بعض مفسرین نے كہا ہے كہ استغفار سے مراد خداوند متعال سے استغفار كرنا ہے _ بعض نے كہا ہے كہ خود عزیز مصر سے معافی طلب كرنا مرادہے_
4_ عورت كا اپنے شوہر كے علاوہ كسی سے جنسی رابطہ ركھنا نامناسب اور ناجائز ہے _

و استغفری لذنبك
5_ قديم ايّام سے انسان، عورت كا اپنے شوہر كے علاوہ كسی سے جنسی روابط كے ناجائز و نامناسب ہونے كا اعتقاد ركھتا تھااور اس كی تاكيد كرتاتھا_
و استغفری لذنبك إنك كنت من الخاطئين



-----------------------------------------------

زليخا :
زليخا كے مكر كو چھپانا 1
عزيز مصر :
عزيز مصر اور زليخا 3; عزيز مصر اور يوسف (ع) 1، 2; عزيز مصر كی توقعات 1، 3
ناجائز روابط :
ناجائز روابط تاريخ كی نظر ميں 5; ناجائز روابط كی برائي 5;نامحرم سے رابطہ 4
يوسف (ع) :
يوسف (ع) سے درخواست كرنا 1;يوسف (ع) كا احترام 2 ; يوسف (ع) كا قصہ 1، 2، 3

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَةُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَن نَّفْسِهِ قَدْ شَغَفَهَا حُبّاً إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلاَلٍ مُّبِينٍ (٣٠)
اور پھر شہر كی عورتوں نے كہنا شروع كرديا كہ عزيز مصر كی عورت اپنے جوان كو اپنی طرف كھينچ رہی تھی اور اسے اس كی محبت نے مدہوش بنا ديا تھا ہم يہ ديكھ رہے ہيں كہ يہ عورت بالكل ہی كھلی ہوئي گمراہی ميں ہے (30)

1_ زليخا كا يوسف (ع) سے عشق اور اسكا ان سے اپنی آرزو كو پورا كرنے كی خواہش كرنا، شہر ميں پھيل گيا _
و قال نسوة فی المدينة امرأت العزيز تراودفتہ
2_ مصر كے دار لخلافہ ميں يوسف(ع) اور زليخا كے قصہ كی خبر عام ہونے كاسبب اشراف كی عور تيں تھيں_
و قال نسوة فی المدينة
مذكورہ معنی اس صورت ميں ہوسكتا ہے كہ جب (فی المدينة) كا جملہ ( قال) كے متعلق ہو لہذا جملہ يوں ہوگا ( قال نسوة فی المدينة ...) يعنی عورتوں نے يوسف (ع) اور زليخا كے عشق كو اس شہر ( دار الخلافہ مصر ) ميں پھيلا ديا _
3_ زليخا كا يوسف (ع) سے عشق اور اسكا ان سے اپنی آرزو كو پورا كرنےكے لئے اصرار، اشراف لوگوں كی بيويوں كی زبان پر جاری ہوگيا _
و قال نسوة فی المدينة امرأت العزيز ترادو فتی ہا عن نفسہ
( فی المدينة) ممكن ہے (قال) كے متعلق ہو


اسی طرح احتمال ہے كہ (نسوة) كے ليے صفت ہو تو دوسرے احتمال كی صورت ميں جملہ ( قال نسوة فی المدينة ...) سے مراد يعنی شہر كی عورتيں زليخا كے قصّے كو ايك دوسرے كے ليے بيان كرتی تھيں_
4_ زليخا، عزيز مصر كی بيوی تھی _
امرأت العزيز
5_ يوسف (ع) كا عشق، زليخا كے دل و جان ميں راسخ ہوگيا تھا اور وہ اس عشق كے سامنے مسخّر ہوگئي تھی _
قد شغفہا حبّ
(شغاف ) دل كے پردے يا دل كے مركزی نقطے كو كہا جاتا ہے _ پس ( شغف) كا معنی يہ ہوگا كہ يہ اس كے ليے دل كا غلاف بن گيا يا دل كے مركز تك پہنچ گيا _( شغفہا ) كے فاعل كی ضمير (فتی ہا )) كی طرف لوٹتی ہے اور (حبّاً) تميز ہے جوفاعل كا بدل ہے_ تو عبارت يوں گئي ( شغف حب يوسف اياہا ) يعنی يوسف (ع) كی محبت زليخا كے ليے دل كا غلاف ہوگئي اور اسكو گھير ليا يا يہ معنی كرينگئے كہ يوسف (ع) كے عشق نے زليخا كے دل كے پردہ كو پھاڑ كر اسميں نفوذ

كرليا _
6_زليخا كا يوسف (ع) پر فريفتہ ہونا اور اس كے عشق كى داستان، يوسف (ع) كى عين جوانى ميں تھى _
تراودفتى ہا عن نفسہ قد شغفہا حبّ
7_ اشراف كى عورتوں نے زليخا كا ايك زر خريد غلام سے آرزو پورا كرنےكے تقاضا كو برا سمجھا اوراسكى اس بات پر ملامت كرتى تھيں _
و قال نسوة فى المدينة امرأت العزيز تراود فتى ہا عن نفسہ قد شغفہا حبّ
(فتا ) غلام اور عبد كے معنى ميں ہے اور جوان كے معنى مينبھى آتا ہے _ احتمال ديا جاسكتا ہے كہ جملہ (تراود فتاہا ) ميں (فتا) كے دونوں معنى مراد ليے گئے ہوں_
8_ زرخريد غلام پر عاشق ہونا اور اس سے جنسى آرزو كا تقاضا كرنا، اشراف كى عورتوں اورزليخا كى ہم سن عورتوں كى نظر ميں واضح و روشن غلطى و خطا تھى _
قد شغفہا حبّاً إنا لنرى ہا فى ضلال مبين
اشراف كى عورتوں كايوسف (ع) كو ( غلام يا زليخا كا چھو كرا ) كہنا اس پر انگشت نمائي كرناتھا كہ كيوں اس نے اپنے زرخريد غلام سے عشق كيا ہے_
9_ زليخا كا يوسف (ع) سے عشق كرنا در حالانكہ وہ عزيز مصر جيسے شخص كى بيوى تھى يہ اشراف كى عورتوں كے ليے بہت ہى تعجب آور بات اور اسكى بہت ہى سرزنش اور ملامت كا موجب تھى _
امرأت العزيز تراود فتى ہا عن نفسہ
اشراف كى عورتوں كا زليخا كو ( عزيز مصر كى بيوى سے) ياد كرنا اسكى برائي كو زيادہ جلوہ دينا ہے_ يعنى غلاموں سے عشق ومعشوقى تو برى بات ہے چہ جائيكہ عزيز مصر كى بيوى ہو كر يہ كام كرے يہ تو بہت ہى نامناسب بات ہے _

446

10_ عن على بن الحسين (ع) ... فلما سمع الملك كلام الصبى ... قال ليوسف : (أعرض عن ہذا ... ) و اكتمہ قال : فلم يكتمہ يوسف و ا ذاعہ فى المدينہ حتى قلن نسوة منہنّ امرا ة العزيز تراود فتاہا عن نفسہ ...(1)
امام سجاد (ع) سے روايت ہے كہ ... جب بادشاہ نے اس بچے كى بات كو سنا ...تو پھر يوسف (ع) سے كہا اس بات كو فراموش كردو _ اور اسكو دل ميں ركھ لو _ (امام (ع) فرماتے ہيں) كہ يوسف (ع) نے اس بات كو چھپايا نہيں بلكہ شہر والوں كو بتا ديا _ تب شہر كى چند عورتوں نے يہ كہا كہ عزيز مصر كى بيوى نے غلام كو اپنى ہوس پورى كرنے كى دعوت دى ہے_
11_ عن أبى جعفر (ع) فى قولہ " قد شغفہا حبّا" يقول : قد حجبہا حبّہ عن النّاس فلا تعقل غيره (2)
امام باقر (ع) سےخداوند عالم كے اس قول( قد شغفہا حبّاً) كے بارے ميں سوال كيا گيا تو حضرت (ع) نے فرمايا : كہ عزيز مصر كى بيوى كے دل پر يوسف(ع) كے عشق نے اس طرح پردہ ڈال ديا تھا كہ وہ لوگوں كو فراموش كرچكى تھى يوسف (ع) كے علاوہ اسے كسى كى بھى فكر نہيں تھى _
-----------------------------------------------
اشراف مصر:
اشراف مصر كى عورتيں اور زليخا 7،8; اشراف مصر كى عورتيں اور زليخا كى آرزو طلبى 2، 3;اشراف مصر كى عورتوں كا تعجب 9;اشراف مصر كى عورتوں كى فكر 8
رحجانات :
غلام كى طرف رحجان كرنے كى مذمت 8
روايت : 10، 11
زليخا:
زليخا اور عزيز مصر 4; زليخا كا شوہر 4;زليخا كا يوسف(ع) سے عشق 5،6، 9،11;زليخا كى سرزنش 7، 9; زليخا كے آرزو طلبى كى شہرت 1، 3;زليخا كے عشق كى شہرت 1، 3; زليخا كے عشق كى شہرت كے عوامل 2; عزيز مصر اور يوسف (ع) 1
عزيز مصر:

عزيز مصر كى بيوى 4;عزيز مصر كى توقعات 10
غلام :
غلام سے آرزوپوركرنے پر سرزنش 7، 8
يوسف (ع) :
يوسف (ع) كا فاش كرنا 10; يوسف (ع) كا قصّہ 1، 2، 3، 5، 6، 7، 8، 9، 10، 11;يوسف(ع) كى جوانى 6
.............

**1) علل الشرائع ، ص 49 ، ح 1 ، ب 49; نور الثقلين ، ج 2 ، ص 414 ، ح 17_**
**2) تفسير قمى ، ج 1 ، ص357 ; نور الثقلين ، ج 2 ، ص 423 ، ح 54_**



فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيناً وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّهِ مَا هَـذَا بَشَراً إِنْ هَـذَا إِلاَّ مَلَكٌ كَرِيمٌ (٣١)
پھر جب زليخا نے ان عورتوں كى مكارى اور تشہير كا حال سنا تو بلا بھيجا اور ان كے لئے پر تكلف دعوت كا انتظام كرے مسند لگادى اور سب كو ايك ايك چھرى دے دى اور يوسف سے كہا كہ تم ان كے سامنے سے نكل جائو پھر جيسے ہى ان لوگوں نہ ديكھا تو بڑا حسين و جميل پايا اور اپنے ہاتھ كاٹ ڈالے اور كہا كہ حاشا اللہ يہ تو آدمى نہيں بلكہ كوئي محترم فرشتہ ہے (31)

1_ زليخا نے يوسف (ع) سے اپنے عشق كى داستان پر مصر كى عورتوں كى سرزنش كو سنا اوراس سے آگاہ ہوئي _
فلما سمعت بمكرہنّ
(سمع) كا فعل متعدى ہے _(بأ) كے حرف كے ساتھ متعدى كرنے كى ضرورت نہيں ہے اسى وجہ سے(سمعت بمكرہنّ) كے جملہ ميں (علمت) كا معنى پايا جاتا ہے _ اسى وجہ سے جملے كا معنى يوں ہوگا _ زليخا عورتوں كے مكر سے آگاہ ہوئي اور يہ آگاہ ہونا انخبروں كى بناء پر تھاجو اس كے ليے بيان كى گئيں_
2_ زليخا كا يوسف (ع) سے عشق كرنے كا قصّہ، اشراف مصر كى عورتوں كے ليے اس كے خلاف سازش اور پروپيگنڈاكا ہتھيا رتھا_
قال نسوة فى المدينة ...فلما سمعت بمكرہنّ
(مكر) سے مراد زليخا كے قصّے كو نقل كرنا ہے (مكر) سے قصّہ كو نقل كرنے كا معنى لينے سے مراد يہ كہ اشراف مصر كى عورتيں، اس قصّہ كومشہور كر كے زليخا كى شخصيت پر ضرب لگانا اور اس كے خلاف سازش كرنا چاہتى تھيں_


3_ زليخا، نے عورتوں كى سازش اور سرزنش كرنے والى باتوں سے آگاہى حاصل كرنے كے بعد انہيں اپنے گھر مدعو كيا _
فلما سمعت بمكرہنّ أرسلت اليہنّ
(أرسلت اليہنّ) كا معنى يہ ہے كہ ان كى طرف بھيجا جملہ (و أعتدت لہنّ متّكئاً و ...) كے قرينہ سے معلوم ہوتا ہے كہ اس نے ان كو كھانے كى دعوت دى تھى _
4_ زليخا نے عورتوں كى سرزنش كا جواب دينے كے ليے ايك كھانے كى دعوت كا اہتمام كيا جو ايك مخصوص دعوت تھي_
أرسلت إليہنّ و أعتدت لہنّ متّكئ
5_ زليخا نے مدّ عو عورتوں كے تكيہ لگانے اور آرام كے ليے ايك مخصوص تكيہ گاہ كا انتظام كيا _
و أعتدت لہنّ متّكئ
"اعتاد" (اعتدت) كا مصدر ہے جو آمادہ اور مہيا كرنے كے معنى ميں آتا ہے _" متكئا" اسكو كہتے ہيں جسے تكيہ كے طور

پر استعمال کیا جائے _ اسکا نکرہ لانا اسکے مخصوص ہونے کو بیان کرتا ہے _
(متّکئاً) غذا وطعام کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے _ اسکا مفرد لانا اور جملہ ( آتت ...) کے ساتھ ذکر کرنا (یعنی ہرایك کو غذا کے لیے چاقو دیا گیا ) ممکن ہے کہ یہاں (متّکئاً) سے مراد (طعام) ہو_
6_ زلیخا نے ہرمدّ عوخاتون کو کھانے کی چیزوں سے استفادہ کے لیے چاقو فراہم کیا _
و ء اتت کل واحدة منہنّ سکّین
7_ زلیخا بنفس نفیس محفل دعوت کو آراستہ کرنے والی اور اشراف کی خواتین کے لئے میزبان تھی _
و أعتدت لہنّ متّکئاً و ء اتت کل واحدمنہنّ سکّین
(أعتدت) اور (أتت) کی ضمیر (امرأة العزیز) کی طرف لوٹتی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خود ان کاموں کو انجام دے رہی تھی _ و گرنہ فعل (أعتد) اور (اوتیت) کو مجہول ذکر کیا جاتا _
8_ زلیخا نے جن عورتوں کو یوسف(ع) کے دیدارکی دعوت دی تھی وہ دس سے زیادہ نہیں تھیں_
و قال نسوة فی المدینہ ... فلماسمعت بمکرہنّ أرسلت الیہنّ
(مکرہنّ) اور (الیہنّ) کی ضمیر" نسوة" کی طرف پلٹ رہی ہے جو اس سے پہلے والی آیت میںذکر ہے_اور (نسوة) کا لفظ جو جمع قلت کا صیغہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کی تعداد دس افراد سے کم تھي_
9_ کھانے پینے کی چیزوں میں چاقو کا استعمال قدیمی مصر اور یوسف (ع) کے زمانے میں رائجتھا_
و ء اتت کل واحدة منہنّ سکّین
10_ زلیخا نے یوسف (ع) کو مدعو عورتوں سے دور رکھنے کے لیے انہیں عمارت کے اندر والے کمرے میں رہنے


کو کہا _
و قالت اخرج علیہنّ
(خروج) کا لفظ اندر سے باہر آنے کے معنی میں آتا ہے _(اخرج علیہن )سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت یوسف(ع) عورتوں کے مجمع میں آئے تو اس سے پہلے ایسی جگہتھے جو اندر کا حصہ شمار ہوتا تھا_یعنی اگر دعوت کا پروگرام باہر والے ہال میں تھا تو زلیخا نے حضرت یوسف (ع) کو اندر والے کمرے میںرکھا تھا_
11_ جب عورتیں اپنی جگہ پر تکیہ لگائے ہوئے کھانا کھانے کے لیے آمادہ ہوئیں تو زلیخا نے یوسف (ع) سے کہا کہ ان کے سامنے سے گزر جائیں_
وقالت اخرج علیہنّ
12_ یوسف(ع) ، زلیخا کے حکم کے مطابق بغیر کسی وقفہ کے اشراف کی عورتوں میں آگئے _
قالت أخرج علیہنّ فلمّا راینہ
(فاء) (فلما) میں فصیحہ ہے _ گویا کہ یہاں جملات تقدیر میں ہیں (فخرج علیہنّ فرا ینہ فلما رأینہ) ان جملات کا یہاں محذوف ہونا، بتاتا ہے کہ زلیخا کا حکم اور یوسف (ع) کی بجا آوری ایکجیسی ہے _
13_ زلیخا، یوسف (ع) سے اپنے عشق کو لوگوں پر ظاہر ہونے سے پہلے اشراف مصر کی عورتوں سے انہیں مخفی رکھے ہوئے تھی _
امرأة العزیز ترا ودفتیہا ...فلما رأینہ أکبرنہ
14_ اشراف مصر کی عورتوں نے زلیخا کی دعوت میں پہلی بار یوسف (ع) کا جلوہ دیکھا تھا_
فلما رأینہ أکبرنہ ...و قلن حاشاللہ ما ہذا بشرّ
15_ اشراف مصر کی عورتیں، یوسف (ع) کو دیکھنے کے بعد حیرت زرّہ اور مدہوش ہو گئي_
فلما رأینہ أکبرنہ و قطّعن ا یدیہنّ
"أکبر" "أکبران" کا مصدر ہے جس کا معنی عظمت اور بزرگی والا پانا ہے _
16_ اشراف مصر کی عورتیں، یوسف (ع) کو دیکھنے کے بعد بے حال ہوگئیںاور ان کے حسن و جمال کے دیکھنے کے علاوہ کسی چیز کے ادراك پر قادر نہیں تھیں_
فلما رأینہ أکبر نہ و قطعن ایدیھن
17_ اشراف مصر کی عورتوں نے یوسف (ع) کے (حیرت انگیز ) حسن و جمال کے مشاہدہ سے کھانے پر چاقو چلانے

کی بجائے اپنے ہاتھوں کو کاٹ ڈالا _
فلّما رأینہ أكبرنہ وقطّعن أیدیهن
(قطع ) کامعنی جدا کرنا اور کاٹنے کا ہے _ زخمی اور مجروحکر نے میں اس لفظ کا استعمال بتا تا ہے کہ زخم اور کاٹنا بہت شدید تھا _ (قطعن ) کے لفظ کا باب تفعیل سے لانا یہ بیان کرتا ہے کہ اشراف مصر کی عورتوں نے اپنے ہاتھوں کومختلف جگہسے

450
کاٹ دیا اور (قطیع) کا معنی ٹکڑے ٹکرے کرنے کا ہے_
18_ زلیخا، ہوشیار و چالاك اور مکاّر عورت تھی _
فلما سمعت بمكرہنّ أرسلت الیهن _و ء اتت كل واحدة منهن سكّیناً ... فلمّا رأینہ أكبرنہ
19_ اشرف کی عورتوں نے ایك زبان ہو کر یوسف (ع) کی عظمت اور انکے پر کشش حسن و جمال کا اعتراف کیا _
فلمّا رأینہ ... و قلن حاشااللہ ماهذا البشر _
20_ یوسف (ع) کا حسن و جمال بے نظیر اور دلربا ہونے کے ساتھ زیبائي اورخوبصورتی کی بلندیوں کو چھور ہاتھا_
فلمّا رأینہ اكبر نہ و قطّعن أیدیهن و قلن حاشا اللہ ماهذا البشر
(فلما راینہ ...) کے جملہ میں یوسف (ع) کے حسن و زیبائي اور دلبرا ہو نے کا بیان ہے _ اس کے علاوہ یہ احتمال بھی دیا جاسکتا ہے کہ زلیخا، حضرت یوسف (ع) سے عشق و محبت کرنے پر مجبور تھی _اس احتمال کا مؤیدیہ ہے قرآن مجید نے اسکی مذمت نہیں کی اور یوسف(ع) نے بھی اسکو عشق و معشوقی کے مراحل میں عذاب الہی سے نہیں ڈرایاہے _
21_ انسان کے درك کرنے کی قوت، حسن و جمال کی بلندی کو دیکھ کر کام کرنے سے ہاتھ دھو بیٹھی ہے _
و قطّعن أیدیهن
22_ مصر کی عورتوں کے نزدیك یوسف (ع) کا بے مثال حسن انکے انسان ہونے میں شك و تردید کا موجب بنا _
حاشاللہ ماهذا البشر
23_ اشراف کی عورتوں نے یوسف (ع) کو بلندمرتبہ اور باعظمت فرشتہ پایا _
ان هذا الّا ملك كریم
24_ زلیخا کو سرزنش اور ملامت کرنے والی عورتوں نے حضرت یوسف (ع) کا مشاہدہ کرنے کے بعد زلیخا کا ان سے عشق و محبت کو باحق قراردیا _
فلمّا رأینہ أكبرنہ ... إن هذا إلا ملك كریم
25_ یوسف (ع) کے خدو خال انکی عظمت اور بزرگی کے بیانگر تھے _
إن هذا إلا ملك كریم
26_ یوسف (ع) کے زمانے میں مصري، خداوند متعال اور اسکے پاك و پاکیزہ ہو نے کے معتقد تھے _
حاشاللہ
27_ عصر یوسف (ع) کے مصری لوگ، فرشتوں کے وجود اور انکی زیبائي کے قائل تھے_
إن هذا إلا ملك كریم

451
28_ فرشتوں کے وجود پر اعتقاد کی بنیاد ،تاریخ بشر میں بہت ہی قدیم ہے _
إن هذا إلا ملك كریم
29_ عن علی بن الحسین (ع) : ...فا رسلت الیهن و هیا ت لهنّ طعاما و مجلساً ثم ا تتهنّ با ترج و (آتت كل واحدة منهن سكینا (1)...
امام سجاد(ع) سے روایت ہے: عزیز مصر کی بیوی نے عورتوں کے لیے ایك (قاصد ) روانہ کیا اور ان کو کھا نے کی دعوت دی او ر ایك محفل ترتیب دی _ اسوقت ان عورتوں کے ہاتھوں میں ایك چاقو اور ایك سنگترہ دیا _
------------------------------------------------
اشراف مصر :

اشراف مصر کی عورتیں اور زلیخا ،24،2; اشراف مصر کی عورتیں اور یوسف (ع) 14،15 ،16، 17،19، 22، 23 ،24;اشراف مصر کی سوچ ،23، 24;اشراف مصر کی عورتوں کا اقرار 19;اشراف مصر کی عورتوں کا ہاتھ کاٹنا ،17; اشراف مصر کی عورتوں کا تعجب ،17،15;اشراف مصر کی عورتوں کا عجز ،16، اشراف مصر کی عورتوں کا مکر و فریب ،2;اشراف مصر کی عورتوں کو بلانا ،29;اشراف مصر کی عورتوں کی خدمت و تواضع ،7،6; اشراف مصر کی عورتوں کی خدمت وتواضع ،10،8،5

چاقو :

یوسف (ع) کے زمانہ میں چاقو کا استعمال ،9

خوبصورتی :

خوبصورتی کا فائدہ ،21

در ك كرنا :

درك كرنے کی قوت کا اثر انداز ہونا ،21

دیکھنے کی طاقت :

دیکھنے کی طاقت کا عمل دخل،21

روایت ،29

زلیخا :

زلیخا اور اشراف مصر کی عورتیں 29،11; زلیخا اور مصر کی عورتوں کا ملامت کرنا 3،1; زلیخا اور یوسف (ع) 13،10; زلیخا کا دعوت کرنا 4; زلیخا کا یوسف (ع) سے عشق 13،2; زلیخا کی چالاکی 18; زلیخا کی خواہشات 10;زلیخا کی دعوت کا پروگرام 5،4 ،6، 7، 10 ،29;زلیخا کی دعوت میں چاقو کا استعمال 6;زلیخا کی مصر کی عورتوں کو دعوت ،4،3; زلیخا کی ہوشیار ی 18;زلیخا کے خلاف سازش 2;زلیخا کے صفات 18; زلیخا کے مہمانوں کی تعداد 8

عقیدہ :

اللہ تعالی کے پاك و پاکیزہ ہونے کا عقیدہ26; عقیدہ کی تاریخ 28،27; ملائکہ کے وجود پر عقیدہ 28،27

قدیمی اهل مصر :

.............

**1)علل الشرایع ،ص 49;ح 1;ب 41; نور الثقلین ،ج2 ح414;ح17_**



قدیمی اہل مصر اور ملائکہ 27; قدیمی اہل مصر کا عقیدہ 26، 27; قدیمی اہل مصر کی اللہ تعالی کے بارے میں شناخت26

ملائکہ :

ملائکہ کا خوبصورت ہو نا 27

یوسف (ع) :

یوسف (ع) اور ملائکہ ;23; یوسف (ع) زلیخا کی دعوت میں 11،12، 14;یوسف(ع) کا چھپا نا 13;یوسف(ع) کا قصہ 1،2 ،3 ، 4، 5،6 ، 7 ، 8 ،10، 11،12، 3 1،14،15، 16 ،17 ، 19، 22 ،23، 4 2 ، 29;یوسف (ع) کی بزرگی 25 ; یوسف (ع) کی خوبصورتی 15، 16، 17، 19،20،2; یوسف(ع) کی خصوصیات 20;یوسف (ع) کی عظمت 19، 23،25;یوسف(ع) کے بشر ہونے مینشك 22 ; یوسف (ع) کے خدوخال 25

قَالَتْ فَذَلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ وَلَقَدْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ فَاسَتَعْصَمَ وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوناً مِّنَ الصَّاغِرِينَ (٣٢)

زلیخا نے کہا کہ یہی _ وہ ہے جس کے بارے میں تم لوگوں نے میری ملامت کی ہے اور میں نے اسے کھینچنا چاہا تھا کہ یہ بچ کر نکل گیا اور جب میری بات نہیں مانی تو اب قید کیا جائے گا اور ذلیل بھی ہوگا (32)

1_ زلیخا نے اشراف مصر کی عورتوں کو یوسف (ع) کا جلوہ دکھا کر یہ سمجھا یا کہ وہ یوسف(ع) سے عشق کرنے میں مجھے ملامت نہ کریں_

قالت فذلکن الذی لمثننی فیہ
2_ زلیخا نے اشراف کی عورتوں کے سامنے یوسف(ع) سے اپنی آرزو کو پورا کرنے کے تقاضاکا اعتراف کیا _
لقد راودتہ عن نفسہ
3_ زلیخا نے اشراف کی عورتوں کے سامنے یوسف(ع) کی پاکدامنی و عفت اور انکا اسکے وصال کی خواہش کو قبول نہ کرنے کی گواہی دي_
لقد راودتہ عن نفسہ فا ستعصم
عصمت اور استعصام کا معنی منع کرنا اور قبول نہ


کرنے کا ہے لیکن استعصام میں مبالغہ ہے (فاستعصم )یعنی یوسف(ع) نے بڑی سختی سے میری خواہش کو رد کر دیا اور اپنی عفت کو برقرار رکھا_
4_ زلیخا نے اشراف کی عورتوں کے سامنے اس بات کی تاکید کی وہ وصال یوسف(ع) پراصرار کرے گئي
و لئن لم یفعل ماء امرہ
5_ زلیخا نے قسم اٹھائي کہ یوسف (ع) نے اگر مجھ سے وصال کرنے سے انکار کیا تو وہ اس کو زندان میں پھینك دے گی اور اسکو ذلیل و خوار کرے گئي _
و لئن لم یفعل ما ء امرہ لیسجنن و لیکونا من الصاغرین _
(لئن) میں "لام" "لام" تاکید ہے اور" یکونا یا یکونن " میں فعل مضارع اور نون تاکید خفیفہ کے ساتھ ہے
6_ حضرت یوسف(ع) ، عزیز مصر کے دربار میں قابل احترام اور عظیم شحصیت کے مالك تھے _
و لیکوناً من الصاغرین
7_ قدیمی مصر مینقید خانہ کا وجود _
لیسجنن
8_ یوسف (ع) کو جس زندان میں قیدکرنے کی دھمکی دی گئي اسمیں انہیں ذلیل و خوارکرنے کے لئے رکھا گیا_
لیسجنن و لیکونا من الصاغرین
(لیکوناً من الصاغرین ) کا جملہ یعنی حقیر اور خوار کیا جائے گایہ جملہ (لیسجنن ) یعنی قیدی بنے گا ) کے لئے نتیجہ کے قائم مقام ہے _ کیونکہ یوسف(ع) نے عورتوں کی خواہش کو پورا کرنے کی جگہ قید خانہ کو ترجیح دی لیکن بعد والی آیت میں حقیر و ذلیل ہونے کو ترجیحدینے کے بارے میں بات نہیں کی ہے_
9_ زلیخا، مصر کی عدالت اور حکومت میں بہت زیادہ نفوذ رکھتی تھی _
و لئن لم یفعل ما ء امر ہ لیسجنن ولیکوناً من الصاغرین
(لیسجنن ) کے فاعل کو محذوف رکھنا اور اسکو فعل مجہول ذکر کرنا اس بات کو متضمن ہے کہ یوسف(ع) کا زندان میں جانا اسکے انکار کی وجہ سے ہے _ یعنی زلیخا حکومت میں اتنا اثر رکھتی تھی کہ کسی اور کو اسے حکم دینے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ جو بھی اسکا کہنا نہیں مانتا تھا اسکو قید خانہ میں ڈال دیتی تھی _
10_عزیز مصر کے زمانہ میں حکومتی نظام ایك ظالمانہ نظام اور مستقل قضاوت کے شعبہ سے محروم تھا_
ولئن لم یفعل ماء امرہ لیسجنن ولیکوناً من الصاغرین
11_ عن علی بن الحسین: ...فقالت لہن (فذلکن الذی لمتننی فیہ ) یعنی فی


حبہ(1)
امام سجاد(ع) سے روایت نقل ہوئي ہے: ...عزیز مصر کی بیوی نے (حضرت یوسف(ع) کی طرف اشارہ) کرکے خواتین کو خطاب کرکے کہا: یہ ہے وہ شخص جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں : یعنی اس کے عشق کے بارے میں میری سرزنش کرتی تھیں_
--------------------------------------------------
روایت:11

زليخا;
زليخا اور اشراف مصر کی عورتيں 1،2; زليخا اور حضرت يوسف (ع) 2; زليخا اور حضرت يوسف (ع) کا انکار 5;زليخا اور حضرت يوسف (ع) کی ذلّت5;زليخا کا اقرار 2،4;زليخا کا حضرت يوسف (ع) سے وصال کا تقاضا 2،4;زليخا کا حضرت يوسف (ع) کے ساتھ عشق 1، 11;زليخا کی سرزنش 1،11;زليخا کی قسم 5;زليخا كي واہی 3; زليخا مضر کے دربار ميں 9
زندان:
زندان کی تاريخ _7
عزيز مصر:
عزيز مصراور حضرت يوسف (ع) 6
قديمی مصر:
حضرت يوسف (ع) کے زمانے ميں قديمی مصر کی حکومت 10; قديمی مصر کا نظام حکومت 10; قديمی مصر کی استبدادی حکومت 10; قديمی مصر ميں زندان7
يوسف (ع) :
حضرت يوسف (ع) کا قصہ 1،2،3 ،4، 5،6 ،8، 11; حضرت يوسف (ع) کی پاکدامنی کی گواہی 3; حضرت يوسف (ع) مصر کے دربار ميں6
.............

**1) علل الشرائع ،ص49،ح1،ب،41;تفسير برہان ،ج2 ص245،ح1_**



قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلاَّ تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ (٣٣)
يوسف نے کہا کہ پروردگار يہ قيد مجھے اس کام سے زيادہ محبوب ہے جس کی طرف يہ لوگ دعوت دے رہی ہيں اور اگر تو ان کے مکر کو ميری طرف سے موڑ نہ دے گا تو ميناں کی طرف مائل ہوسکتاہوں اور ميرا شمار بھی جاہلوں ميں ہوسکتاہے (33)

1_حضرت (ع) يوسف اپنی عفت و پاکدامنی کی حفاظت اور زليخا کی دھمکيوں کی پرواہ نہ کرنے والے تھے_
قال رب السجن احبّ اليّ مما يدعوننی اليہ
2 _ حضرت يوسف (ع) اور خداوند عالم کے مخلص بندوں کے نزديك، گناہ اور معصيت ميں پڑنے سے يہ بہتر ہے کہ وہ زندان ميں چلے جائيں اور مصائب اٹھائيں_
قال رب السجن احبّ الی ممّا يدعوننی اليہ
3_ حضرت يوسف (ع) اور الله کے خالص بندوں کے
نزديك، الله کی اطاعت ميں دکھ وتکليف برداشت کرنا، اور اپنی عفت کی پاسبانی و حفاظت کرنا ،قابل قدر اور پسنديدہ بات ہے _
رب السجن احب الی ممايدعوننی اليہ
4_دکھ و تکليف ميں مبتلا ہونا، گناہ کے ارتکاب کا جواز نہيں بن سکتا ہے _
رب السجن ا حب إلّی مما يدعوننی إليہ
5_ شوہر دار عورتوں سے جنسی روابط کا حرام ہونا _
قال رب السّجن أحب إلّی مما يدعوننی إليہ
6_ اشراف مصر کی عورتيں (جو زليخا کی مہمان تھيں ) تمام

کی تمام یوسف (ع) سے نزدیکی کی خواہش مندتھیں_
ممّا یدعوننی إلیہ
(یدعون ) مذکورہ آیت شریفہ میں جمع مؤنث کا صیغہ ہے اس کا فاعل وہ عورتیں ہیں جو زلیخا کی مہمان تھیں اور (اصب إلیهنّ ) کے جملہ کے قرینے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ یوسف(ع) کو اپنے وصال کے لیئے چاہتی تھیں اور (یدعوننی ) کا جملہ جو مضارع ہے یہ دلالت کرتا ہے کہ وہ اس پر اصراربھی کرتی تھیں _
7_ یوسف (ع) ، زلیخا اور اشراف کی عورتوں کے اس مکر و فریب سے پر یشان تھے جو ان کو گناہ و معصیت پر آمادہ کرنا چاہتی تھیں_
و إلاّ تصرف عنی کیدہنّ أصب إلیہن
8_ یوسف (ع) ، عورتوں کی جنسی خواہشات اور ان کی آرزو کو پورا کرنے کی پوری طرح قدرت رکھتے تھے _
وإلّا تصرف عنی کیدہنَّ أصب إالیہنَّ
9_جنسی خواہشات اور اسکی طرف جھکاؤ کسی وقت بھی انسان کے لیے خطرناك ثابت ہوتا ہے _
وإلّاتصرف عنی کیدہنَّ اصب إلیہنَّ
10_ یوسف (ع) نے زلیخا اور اسکی ہم خیال عورتوں کے ناجائز مطالبہ کے مقابلہ میناپنی استقامت کے سلسلہ میں اللہ تعالی کی مدد کے بغیر اپنے آپ کو نا تواں پایا_
و إلا تصرف عنی کیدہن أصب إلیہن
11_ یوسف(ع) نے زلیخا اور اشراف کی عورتوں کے مکر اور شہوت کے جال سے نجات پانے کے لیے خدا سے التجا اور اسکی ذات سے مدد چاہی _
ربّ ... و الا تصرف عنی کیدہنَّ أصب إلیہن
(صبْو) (أصب)کا مصدر ہے جو میلان و رغبت اور جھکاؤ پیدا کرنے کے معنی میں آتا ہے _ جملہ (إلا تصرف ...) یعنی اگر تو مجھے ان عورتوں کے مکر و فریب سے دور نہیںرکھے گا تو میں اسکی طرف جھك جاؤں گا بعد والی آیت کریمہ میں (فاستجاب) خبر ہے جو دعا اور التجا کے لیے استعمالی ہوئي ہے _
12_ یوسف (ع) کا گناہ ترك کرنے میں خدائي مدد کا ضروری سمجھنا ،انکا ربوبیت خداوندی پر اعتقاد کا جلوہ تھا _
ربّ ...و إلّا تصرف عنّی کیدہنّ أصب إلیہنّ
13_ عورتوں کے مکر اور جنسی خواہشات سے الہی امداد کے بغیر بچنا انبیاء علیہم السلام اور خدا کے خالص و نیك بندوں کے لیے بھی ممکن نہیں ہے_
وإلّا تصرف عنی کیدہنّ أصب و إلیہنّ
14_ انبیاء علیہم السلام گناہ سے بچنے اور عصمت پر قائم رہنے کے لیے ہمیشہ امداد الہی اور اسکی توفیق کے محتاج ہیں_
و الّا تصرف عنی کیدہنّ أصب الیہنّ



15_ خداوند متعال کے حضور دعاو التجا اور اس سے مدد طلب کرنا ، گناہ اور جنسی انحرافات سے بچنے کا طریقہ ہے _
ربّ ... وإلّا تصرف عنی کیدہنّ أصب الیہنّ
16_ خداوند متعال کی طرف توجہ اور اسکی ربوبیت پر اعتقاد رکھنا خصوصاً گناہ کے ارتکاب کے خطرہ کے موقع پر ضروری ہے _
ربّ ... الّا تصرف عنی کیدہنّ أصب الیہنّ
17_ ربوبیت الہی کی طرف توجہ کرنا، دعا کے آداب میں سے ہے _
قال ربّ ... و إلّا تصرف عنی کیدہنّ أصب إلیہنّ
18_ یوسف(ع) ، زلیخا اور اسکی ہم فکر عورتوں کی ناجائز خواہشات کو پورا کرنے کو بے عقلی اور بے وقوفی کے گرداب میں گرنا سمجھتے تھے_
والّا تصرف ... أصب الیہنّ و أکن من الجاہلین
جہل کا معنی عقل کے مقابلہ میں بے وقوفی ہے نیز اس کا معنی علم کے مقابلہ میں نادانی بھی ہے مذکورہ بالا تفسیر میں

پہلا معنی کیا گیا ہے _
19_ یوسف (ع) ،گناہ کے ارتکاب اور زلیخا و اسکی ہم فکر عورتوں کی خواہش پورا کرنے کو خدادادی علم و حکمت سے محرومیت کا موجب سمجھتے تھے _
أتيناه حكماً و علماً ... و إلّا تصرف عنى كيدہنّ أصب إليہنّ و أكن من الجاہلين
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ جہل کا معنی بےوقوفی کریں تو یہاں کہہ سکتے ہیں کہ یوسف (ع) کا جاہل ہوجانے سے مراد علم اور حکمت سے خالی ہوجانا تھا جو خداوند متعال نے ان کو عطا فرمائي تھی ( أتيناه حكماً و علماً )" آیت 22"
20_ گناہ، اللہ تعالی کے عطا کیے ہوئے علوم سے محرومیت کاموجب ہے _
و أتيناه حكماً و علماً ...و الّا تصرف عنى كيدہنّ أصب اليہنّ و أكن من الجاہلين
21_ ہوس پرستی اور ناجائز جنسی کاموں کے جال میں پھنسے ہوئے لوگ بے عقل اور بے سمجھ ہوتے ہیں _
22_ گناہ کا ارتکاب ،بے عقلی و بے وقوفی ہے _
أصب إليہنّ و أكن من الجاہلين
23_ " عن على بن الحسين (ع) ... و خرجن النسوة من عندہا ( إمرا ة العزيز ) فأرسلت كل واحدة منہنّ الى يوسف سرّاً من صاحبتہا تسألہ الزيارةفأبى عليہنّ و قال : " إلّا تصرف عنّى كيدہنّ أصب إليہنّ و أكن من الجاہلين " (1)
امام سجاد(ع) سے روایت ہے کہ مصر کی عورتیں عزیز مصر کی بیوی کے ہاں سے جب باہر چلی گئیں تو اپنی سہیلی (زلیخا) سے چھپ کر یوسف (ع) کو پیغام
.............

**1)علل الشرائع ص49 ، ح 1 ،ب 41، نور الثقلين ، ج 2 ص 415، ح17_**


بھیجا کہ ہم تم سے ملنے کی خواہشمند ہیں یوسف (ع) نے اسکو قبول نہیں کیا اور کہا بارالہا اگر ان عورتوں کے مکر و حیلے کو مجھ سےتو نے دور نہ کیا تو میں انکی طرف رغبت پیدا کرلوں گا اور جاہلین میں سے ہوجاؤں گا ...
-----------------------------------------------
احکام : 5
اشراف مصر:
اشراف مصر کی عورتیں اور یوسف (ع) 6; اشراف مصر کی عورتوں کا مکر 23ا;شراف مصر کی عورتوں کی دعوتیں 6
اطاعت :
اللہ تعالی کی اطاعت گذاری میں مشکلات 3
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی مدد کی اہمیت 13، 14; توفیقات الہی کی اہمیت 14
انبیاء :
انبیاء کا بشر ہونا 8; انبیاء کی عصمت کا سبب 14; انبیاء کی معنوی و روحانی ضروریات 14
انسان :
انسان کے گمراہ ہونے کے مقامات 9
بے وقوف لوگ : 21
بے وقوفی :
بے وقوفی کے اسباب 22
جاہل لوگ:21
جنسی بے راہ روی :
جنسی بے راہ روی سے نجات 15
جنسی شہوت :
جنسی شہوت پر قدرت 13;جنسی شہوت کا خطرہ 9

حکمت:
حکمت کے زوال کے عوامل 19، 20
دعا:
دعا کے آثار 15; دعا کے آداب 17
ذکر :
ربوبیت الہی کا ذکر 17;ذکر الہی کی اہمیت 16; ربوبیت الہی کے ذکر کی اہمیت 16; گناہ کے وقت ذکر الہی کرنا 16
ذلت:
ذلت کو گناہ پر ترجیح دینا 2
روایت : 23
زنا:



زنا کے احکام 5; شوہر والی بیوی سے زنا 5
ضرورتیں:
اللہ تعالی کی مدد کی ضرورت 14
عفت :
عفت کی اہمیت 3
عقیدہ :
ربوبیت الہی کا عقیدہ 12
علم :
علم کے زوال کے اسباب 19، 20قدر و قیمت 3 ; علم لدنی 19، 20
عورتیں:
عورتوں کے مکر سے نجات 13
گناہ :
گناہ سے نجات کا طریقہ 15;گناہ کا جواز 4;گناہ کے آثار 19، 20، 22;گناہ کے ترک کا سبب 14
محرمات :5
مخلصین :
مخلص لوگ اور ذلت 2; مخلص لوگ اور گناہ 2;مخلص لوگونکا عقیدہ 2، 3;مخلص لوگوں کا عفت کو برقرار رکھنا 3
مدد طلب کرنا :
اللہ تعالی سے مدد طلب کرنا 11;اللہ تعالی سے مدد طلب کرنے کے آثار 15
مشکلات :
مشکلات اور گناہ 4;مشکلات کے آثار 4
ناجائز روابط:5
ہوا و ہوس کے پجاری :
ہوا و ہوس کے پجاریوں کی بے وقوفی 21
یوسف (ع) :
یوسف (ع) اور اشراف مصر کی عورتوں کا مکر و حیلہ 7،11; یوسف (ع) اور بے قوفی و جہالت کے اسباب 18; یوسف (ع) اور ترک گناہ 12; یوسف (ع) اور ذلّت 2; یوسف (ع) اور زلیخا کی خواہشات 18، 19;یوسف(ع) اور زلیخا کی دھمکیاں 1;یوسف (ع) اور گمراہی کے اسباب 18; یوسف (ع) اور زلیخا کامکر 7،11; یوسف (ع) اور گناہ 2، 8;یوسف (ع) کا اقرار 10، 12;یوسف(ع) کا اللہ تعالی کی مدد طلب کرنا 10، 12;یوسف (ع) کا عجز 10، 12;یوسف (ع) کاعفت کو بچانا 3;یوسف (ع) کا عقیدہ 12; یوسف(ع) کا مدد طلب کرنا 11;یوسف (ع) کو دعوت دینا 6;یوسف (ع) کی پریشانی 7;یوسف (ع) کی دعا

11، 23; یوسف (ع) کی سوچ 2، 3، 10، 18، 19; یوسف (ع) کی عفت 1



فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (٣٤)
تو ان کے پروردگار نے ان کی بات قبول کرلے اور ان عورتوں کے مکر کو پھیر دیا کہ وہ سب کس سننے والا اور سب کا جاننے والا ہے (34)

1_ خداوند متعال نے یوسف (ع) کی دعا( زلیخا اور اسکی ہم جولیوں کے مکر و فریب سے نجات کی در خواست ) کو قبول کیا اور اس کو ان کے مکر و فریب سے محفوظ رکھا _
فاستجاب لہ ربّہ فصرف عنہ کیدہنّ
" استجابة " استجاب کا مصدر ہے جس کا معنی در خواست قبول کرنا ہے_
2_ خداوند متعال کی غیبی امداد، یوسف (ع) کے لیے زلیخا اور اشراف کی عورتوں کے مکرو فریب اور گناہ سے نجات کا موجب بني_
فاستجاب لہ ربّہ فصرف عنہ کیدہن ّ
3_ زلیخا اور اشراف کی عورتیں، یوسف (ع) کے خداوند متعال سے توسّل کرنے کی وجہ سے اس سے مایوس و ناامید اور اس کے خلاف مکر و فریب کرنے سے رك گئیں _
فصرف عنہ کیدہنّ
عورتوں کے مکر ( کید ) سے مراد یہاں انکا مکرر فریفتہ ہونا اور اظہار محبت کرنا ہے _ (صرف عنہ کیدہنّ) کی عبارت سے یہ مراد ہوگا کہ یوسف (ع) کی دعا کے بعد انہوں نے یوسف (ع) سے عشق بازی اورخواہشات کرنا ترک کردیں_ (ثم) کا لفظ جو بعد والی آیت کریمہ میں ہے _ اس بات پر نوید ہے کہ یوسف (ع) کے قید خانہ میں جانے سے پہلے ہی وہ اپنی آرزو کی تکمیل میں ناامید ہوگئیں تھیں اور ان سے دور ہوگئیں نہ یہ کہ ان کا زندان میں جانا ،انکے عشق کی خواہش کے قطع کا سبب بنا _
4_ خداوند متعال کے حضور عجز و انکساری کا اظہار اس ذات کی حمایت حاصل کرنے اور انسان کیلئے اپنی حاجات کی برآوری میں بہت مؤثر ہے _
فاستجاب لہ ربّہ ... إنہ ہو السمیع العلیم



5_ انسان کی عاقبت میں دعا کا کردار _
الّا تصرف عنی کیدہنّ ... فاستجاب لہ ربّہ فصرف عنہ کیدہنّ
6_ زلیخا اور دوسری عورتوں کے مکر و فریب سے نجات ، ربوبیت الہی کا ان پر جلوہ تھا _
فاستجاب لہ ربّہ ...إ نہ ہو السمیع العلیم
7_بندوں کی دعاؤں کو مستجاب کرنا، ربوبیت الہی کا جلوہ ہے_
فاستجاب لہ ربّہ
8_انسان کی سرنوشت و رفتار اور سیر و سلوك میں خداوند عالم کا کردار ہوتاہے_
الاّ تصرف ... فصرف عنہ کیدہنّ
9_اپنی تقدیر اور سرنوشت بنانے میں انسان کا خود خداوندعالم سے تقاضا کرنا، بہت کردار کا حامل ہوتاہے_

قال ربّ السجن احبّ الی ... فصرف عنہ کیدہن
10_خداوند عالم کے ارادے اور مشیّت کے مقابلے میں انسان کی چاہت اور کوشش، بے ثمر اور شکست سے دوچار ہوتی ہے_
فصرف عنہ کیدھنّ
11_صرف ذات الہی ہی سمیع (مطلق سننے والا) اور علیم (مطلق جاننے والا) ہے_
انّہ ہو السمیع العلیم
"ہو"کی ضمیر ، ضمیر فصل ہے جو حصر سے حکایت کررہی ہے اور"السمیع" اور "العلیم" پر جو " الف لام" داخل ہے وہ استغراق صفات کے لیے ہے اسی وجہ سے ان دونوں صفات سے مطلق سننے والا اور مطلق جاننے والا کا معنی لیا گیا ہے_
12_خداوند عالم بندوں کی دعاؤں کو سننے والا اور انہیں مستجاب کرنے والا ہے_
فاستحاب لہ ربّہ ... انّہ ہو السمیع
"سمیع" خداوند عالم کے سننے پر دلالت کرنے کے علاوہ "فاستجاب لہ ربّہ" کے قرینہ کی وجہ سے اس بات کی بھی حکایت کررہاہے کہ خداوند عالم لوگوں کی دعاؤں کو مستجاب بھی کرنے والا ہے_
13_ خداوند عالم بندوں کے حالات اور ان کی ضرورتوں سے مکمل طور پر آگاہ ہے_
فاستجاب لہ ربّہ ... انّہ ہو السمیع العلیم
14_خداوند عالم بندوں کی سازشوں اور ان کے مکر و فریب سے آگاہ ہے اور ان کو ناکام بنانے اور ختم کرنے سے بھی مکمل واقفیت رکھتاہے_
فصرف عنہ کیدہن انّہ ہو السمیع العلیم
"کیدہنّ" کے قرینے کی وجہ سے "سمیع" اور " علیم" کے متعلق کے جو مصادیق مورد نظر ہیں وہ اشرف مصر کی عورتوں کے مکر و فریب ہیں اور


"صرف عنہ" کے قرینہ کی وجہ سے اس کا معنی یہ لیا گیا ہے کہ خداوند عالم نے ان مکر و فریب کو ختم کیا ہے _
15_ خداوند عالم بندوں کی حاجات پر آگاہی کے لیے اس بات کا محتاج نہیں ہے کہ وہ زبان سے اپنا مدعی بیان کریں_
انہ ہو السمیع العلیم
خداوند عالم کے سننے کے بعد اس کے علم کا ذکر کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بندوں کی حاجات سے آگاہی کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ انسان خدا کے سامنے درخواست پیش کرے اور اپنی حاجات کو زبان پر جاری کرے اگر چہ حاجات کے مستجاب ہونے میں یہ چیز مؤثر ہے کہ حاجت کو زبان پر جاری کیا جائے_
------------------------------------------------
اسماء و صفات:
سمیع 11،علیم11، مجیب12
اشراف مصر:
اشراف مصر کی عورتیں اور حضرت یوسف (ع) کی دعا4 ; اشراف مصر کی عورتوں کی مایوسي3; اشراف مصر کی عورتوں کے فریب سے نجات 2،6
الله تعالي:
الله تعالی کا سننا 12; الله تعالی کا علم غیب 13، 14،15;الله تعالی کا کردار 8;الله تعالی کی امداد کے آثار 2; الله تعالی کی حمایت کا زمینہ 4; الله تعالی کی ربوبیت کی علامات 6،7; الله تعالی کے ارادہ کی اہمیت 10; الله تعالی کے علم کی خصوصیات10 ; الله تعالی کے مختصّات 11
انسان:
انسانوں کا عجز10;انسانوں کا مکر و فریب 14; انسانوں کی خواہشات اور الله تعالی کے ارادے 10; انسانوں کی ضرورتیں 13; انسانوں کے تقاضوں کا کردار 9;انسانوں کے حالات 13
دعا:

دعا کا مستجات ہونا 7; دعا کو قبول کرنے والا12; دعا کی قبولیت کا زمینہ 4; دعا کے آثار 5،4
رفتار:
رفتار کے موثر اسباب 8
زلیخا:
زلیخا اور حضرت یوسف (ع) کی دعا 3; زلیخا کی مایوسی 3; زلیخا کے مکرو فریب سے نجات 1،2،6
سرنوشت:
سرنوشت میں موثر اسباب 5،8،9
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1،2،3; حضرت یوسف (ع) کی دعا کا مستجاب ہونا 1;حضرت یوسف (ع) کی دعا کے آثار 3;
حضرت یوسف (ع) کی نجات 6; حضرت یوسف (ع) کی نجات کے اسباب 2



ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّن بَعْدِ مَا رَأَوُاْ الآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّى حِينٍ (٣٥)
اس کے بعد ان لوگوں کو تمام نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی یہ خیال آگیا کہ کچھ مدت کے لئے یوسف کو قیدی بنا دیں(35)

1_اشراف مصر کی عورتوں کی حضرت یوسف (ع) کے ساتھ عشق کی داستان، حکومت اور ان کے گھروں میں بحران پیدا کرنے کا سبب بني_
ثم بدالہم من بعد ما رأوا الآيات
2_ بحران اور درباری حیثیت کو بحال کرنے کی خاطر مصر کی حکومت نے یہ قطعی ارادہ کرلیا کہ حضرت یوسف(ع) کو زندان میں ڈال دیا جائے_
ثم بدالہم ... یسجننہ
3_ حضرت یوسف (ع) کو زندان میں ڈالنے کا مقصد یہ تھا کہ انہیں گناہ گار ثابت کیا جائے_
ثم بدالہم من بعد ما رأوا الآيات یسجننہ
4_حضرت یوسف(ع) کے زندان میں جانے کی درخواست اور محرك زلیخا نہ تھي_
لئن لم یفعل ما ا مرہ لیسجنن ... ثم بدالہم ... لیسجننہ
"ثم بَدالہم " (یعنی کچھ مدت کے بعد یہ بات ان کے ذہن میں خطور کرگئي کہ حضرت یوسف(ع) کو زندان میں ڈال دیا جائے) یہ اس بات سے حکایت کرتاہے کہ حضرت یوسف (ع) کو زندان میں مقید کرنے کی رائے اور درخواست زلیخا نے نہ کی تھی اس کے علاوہ پہلی والی آیت واضح طور پر بتاتی ہے کہ خداوند عالم نے حضرت یوسف(ع) سے زلیخا اور دوسری عورتوں کو دور کردیا تھا اور عشقیہ داستان ختم ہوگئي تھی پس زلیخا اب اس بات کی منتظر نہ تھی کہ حضرت یوسف(ع) کو زندان میں ڈال کر انہیں اپنے مقصد کے لیے استعمال کرسکے_
5_ حضرت یوسف (ع) کی پاکدامنی پر متعدد علامات موجود تھیں_
ثم بدالہم من بعد ما رأوا الآيات
6_ متعدد دلائل اور علامات دیکھنے کے بعد عزیز مصر اور حکام، حضرت یوسف(ع) کی پاك دامنی سے مکمل طور پر آگاہ تھے_


ثم بدالہم من بعد ما راو الآيات
7_ مصر کے حکام نے حضرت یوسف (ع) کی بے گناہی کو جاننے کے باوجود انہیں زندان میں ڈال دیا_
ثم بدالہم من بعد ما راوالآيات یسجننہ
8_مصر کی استبدادی حکومت میں سیاسی اور عدلیہ کے نظام میں یکجہتی تھي_
ثم بدالہم من بعد ما راوا الآيات لیسجننہ

9_ حضرت یوسف(ع) کو محدود و نامعلوم عرصے تك زندان میں قید رکھنے کا فیصلہ سنایا گیا_
لیسجننہ حتی حین
10_حضرت یوسف(ع) کی زندان میں قید اس وقت تھی جب تك زلیخا اور دوسرے اشراف مصر کی عورتوں کے فتنہ کی آگ ٹھنڈی نہ ہوجائے_
لیسجننہ حتی حین
11_ "عن ابی جعفر (ع) فی قولہ: ( ثم بدالہم من بعد ما رأوا الآیات یسجننہ حتی حین" فالآیات شہادة الصبی و القمیص المخرق من دبر و استباقہما الباب حتی سمع مجاذبتہا ایاہ علی الباب فلما عصاہا فلم تزل ملحة بزوجہا حتی حسبہ ...؟(1)
امام جعفر صادق (ع) سے خداوند عالم کے اس قول "ثم بدالہم"کے بارے میں روایت نقل ہوئي ہے کہ یہاں علامت سے مراد ، بچے کی گواہی دینا، پشت سے پیراہن کا پارہ ہونا اور دونوں کا دروازے کی طرف بھاگنا وہ بھی اس انداز سے کہ سناگیاتھا کہ وہ عورت پیچھے سے حضرت یوسف(ع) کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی پس جب حضرت یوسف (ع) نے اس عورت کی بات کو قبول نہ کیا تو اس نے سزا کے طور پر اپنے شوہر سے کہا کہ حضرت یوسف (ع) کو قید کردیا جائے"_
12_ "عن الصادق(ع) انّہ قال دخل یوسف السجن و ہو ابن إثنی عشر سنة و مکث فیہ ثمان عشر سنة ...(2)
امام جعفر صادق (ع) سے روایت نقل ہوئي ہے کہ حضرت یوسف(ع) بارہ سال کی عمر میں زندان میں قید ہوئے اور اٹھارہ سال تك اس میں قید رہے ..."

---

اشراف مصر:
حضرت یوسف(ع) کے ساتھ اشراف مصر کی عورتوں کے عشق کی داستان1
روایت: 11،12
.............

**1)تفسیر قمی ج1، ص344;نورالثقلین ج2 ص424 ، ح60_**
**2) ا مالی صدوق، ص 208، ح7مجلس 34; بحار الانوار ج 12ص 261ح 23**


زلیخا:
زلیخا اور حضرت یوسف (ع) 4،11; زلیخا کے تقاضے 11
عزیز مصر:
عزیز مصر اور حضرت یوسف (ع) 6; عزیر مصر کے کارندوں کا ارادہ2
قدیمی مصر:
قدیمی مصر کا سیاسی نظام 8;قدیمی مصر کا عدالتی نظام 8; قدیمی مصر کا نظام حکومت 8;قدیمی مصر کی استبدادی حکومت 8; قدیمی مصر کی حکومت میں بحران کے اسباب 1;قدیمی مصر کے حکام اور حضرت یوسف (ع) 6،7
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1،2، 4، 6، 7، 9، 10، 11 ،12 ; حضرت یوسف (ع) کو تہمت لگانا 3;حضرت یوسف (ع) کو زندان میں ڈالنا 4،7;حضرت یوسف (ع) کو زندان میں ڈالنے کی درخواست 11;حضرت یوسف (ع) کو زندانی کرنے کا فلسفہ 2،3;حضرت یوسف (ع) کی پاکدامنی 6،7; حضرت یوسف (ع) کی پاکدامنی کی علامات 5; حضرت یوسف (ع) کی صداقت کے دلائل 11;حضرت یوسف (ع) کے خلاف فیصلہ 9،10; زندان میں حضرت یوسف (ع) کی عمر 12

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانَ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْراً وَقَالَ الآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزاً تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ (٣٦)
اور قید خانہ میں ان کے ساتھ دو جوان اور داخل ہوئے ایك نے کہا کہ میں نے خواب میں اپنے کو شراب نچوڑتے دیکھا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میں نے دیکھاہے کہ میں اپنے سرپڑروئیاں لادے ہوں اور پرندے اس میں سے کھارہے ہیں_ذرا اس کی تاویل تو بتائو کہ ہماری نظر میں تم نیك کردار معلوم ہوتی ہو(36)

1_ مصر كے لوگوں نے اپنے ارادے كو عملى جامہ پہنايا اور حضرت يوسف (ع) كو زندان ميں ڈال ديا _
بدالہم ... يسجننہ حتى حين و دخل معہ السجن فتيان



2_ جس وقت حضرت يوسف (ع) كو زندان ميں ڈالاگيا اس وقت دربار مصر كے دو خادموں كو بھى زندان ميں ڈال ديا گيا_
و دخل معہ السجن فتيان
"فتي" (فتيان) كا مفرد ہے جس كا معنى غلام ہے نيز يہ جوان كے معنى ميں بھى استعمال ہوتاہے_
3_زندان ميں حضرت يوسف (ع) كے ساتھ كيے گئے قيديوں مينسے ہر ايك نے خواب ديكھا جسے انہوں نے حضرت يوسف (ع) كے سامنے بيان كيا _
قال احدہما انى أرى نى أعصر خمر
4_ حضرت يوسف (ع) كے ساتھ قيد كيے گئے دو قيديوں ميں سے ايك نے يہ خواب ديكھا كہ وہ شراب بنانے كے ليے انگور نچوڑ رہاہے_
قال احدہما إنى أرى نى أعصر خمر
"عصر" (أعصر) كا مصدر ہے جس كا معنى (پھلوں يا گيلے لباس ... كو ) نچوڑناہے او رخمر اس مست كرنے والى شراب كو كہا جاتاہے جسے انگور سے حاصل كيا گيا ہو اور آيت ميں "خمر" سے مراد "اعصر" كے قرينہ كى وجہ سے انگور ہے _ انگور كو شراب سے تعبير كرنے كا مقصد يہ ہے كہ اس زندانى نے شراب بنانے كے ليے انگور كو نچوڑا تھا_
5_ حضرت يوسف (ع) كے ساتھ موجود دوسرے قيدى نے يہ خواب ديكھا كہ اس نے اپنے سرپر روٹى ركھى ہوئي ہے جس سے پرندے كھارہے ہيں_
و قال الآخر أنى أرى نى أحمل فوق را سى خبزاً تا مل الطير منہ
"طير" طائر كى جمع ہے جس كا معنى پرندے ہے_
6_حضرت يوسف(ع) كے ساتھ قيد دونوں قيديوں نے اپنے اپنے خوابوں كو كئي بار ديكھا تھا_
انى ارينى أعصر ... اَنى أرى نى أحمل
فعل ماضى "رايت" كى جگہ فعل مضارع "أري" كا استعمال ، خواب كے مسلسل آنے پر دلالت كررہاہے يعنى ميں نے چند راتوں كو مسلسل يہ خواب ديكھاہے يعنى اگر ميں دوبارہ بھى سوجاؤں تو يقينا يہى خواب ديكھوں گا_
7_حضرت يوسف (ع) كے ساتھ قيد ہونے والے قيديوں نے حضرت يوسف (ع) سے تقاضا كيا كہ ان كے خواب كى تعبير بتائيں اور اس كى تاويل بيان كريں_
نبنا بتا ويلہ
8_خواب كى تعبير ہوتى ہے اور اس بات كا امكان بھى موجود ہے كہ وہ كسى واقع كو بيان كررہى ہو_
نبئنا بتا ويلہ
9_ قديم زمانے سے ہى انسان، خواب كو واقعات پر اطلاع كا دريچہ جانتے تھے_
نبئنا بتاويلہ
10_ قديمى مصر كے بادشاہوں ميں شراب خوري، معمول كى بات تھي_


انّى أرينى أعصر خمر
11_ حضرت يوسف (ع) ، نيك افراد كے زمرے ميں شمار كيے جاتے تھے_
انا نريك من المحسنين
12_حضرت يوسف (ع) كے ساتھ زندان ميں قيد قيديوں نے حضرت يوسف (ع) كى شخصيت كو درك كرليا اور حضرت يوسف(ع) كے نيك بندوں ميں سے ہونے پر مطمئن تھے_
انا نرى ك من المحسنين

13_حضرت يوسف (ع) كى وجاہت اور ان كا عمل ان كى بلند مرتبہ شخصيت اور ان كے نيك افراد ميں سے ہونے كو بيان كررہا تھا_
إنا نريك من المحسنين
آيت شريفہ ميں موجود كلمہ "نري" ہميں يقين ہے كے معنى ميں ہے اور اس مطلب كو كلمہ "نري" كے ساتھ بيان كرنا گويا اس مطلب كى طرف اشارہ ہے كہ ان دونوں قيديوں نے حضرت يوسف (ع) كے كردار اور سيرت كو ديكھنے كے بعد ان كى بلند مرتبہ شخصيت پر يقين كرليا تھا_
14_دونوں قيديوں كا خواب كى تعبير كے ليے حضرت يوسف (ع) كى طرف رجوع كرنا، اس بات كى دليل ہے كہ حضرت يوسف (ع) محسنين ميں سے تھے_
نبئنا بتاويلہ إنا نرى ك من المحسنين
"انا نراك" كا جملہ "نبئنا بتا ويلہ" كے ليے علت ہے_
15_ خواب كى تعبير بيان كرنے كے ليے محسنين ،صاف و شفاف ضمير اور مكمل شائستگى كے حامل ہوتے ہيں_
نبئنا بتاويلہ إنا نرى ك من المحسنين
16_خواب كى تعبير بتانا، ايك نيك كام اور خواب ديكھنے والوں پر احسان بھى ہے_
نبئنا بتاويلہ إنا نرى ك من المحسنين
17_"عن ابى عبدالله (ع) قال الآخر إنى ا رانى أحمل فوق را سى خبزاً" قال : أحمل فوق را سى جفنة فيہا خبز(1)
امام جعفر صادق (ع) سے الله تعالى كے اس قول "انّى ارانى احمل ..." كے بارے ميں روايت نقل ہوئي ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا: يعنى ميں اپنے سرپر ايك بہت بڑا سا پيالہ ركھے ہوئے ہوں جس ميں روٹياں ہيں ..."
18_عن ابى عبدالله (ع) قول الله عزوجل"انا نراك عن المحسنين" قال كان يوسع المجلس و يستقرض للمحتاج و يعين الضعيف" (2)
امام جعفر صادق (ع) سے الله تعالى كے اس قول " انا
..............

**1) تفسير عياشى ج2، ص 177 ح 25;نورالثقلين ج2 ص 425، ح 66_**
**2) كافى ج2 ص 437 ح 3;نورالثقلين ج2 ص 425ح 68_**


نراك من المحسنين " كے بارے ميں روايت نقل ہوئي ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا: حضرت يوسف (ع) محفل ميں بيٹھنے كے ليے دوسروں كے ليے جگہ چھوڑديتے تھے اور ضرورت مندوں كى حاجت روائي كى خاطر قرض الحسنہ ليتے اور ناداروں كى ضرورتوں كو پورا كرتے تھے_
------------------------------------------------
احسان:
احسان كے موارد 16
احسان كرنے والے:
احسان كرنے والوں كى خصوصيات 15;احسان كرنے والوں كے فضائل 15; احسان كرنے والے اور خواب كى تعبير 15
خواب:
آب انگور كا خواب 4; پرندوں كے كھانے كا خواب 5;تاريخ ميں خواب 9;خواب كى تعبير 8 ; خواب كى تعبير كى اہميت 16;خواب كى حقيقت 8 ، 9 ; روٹى كو اٹھانے كا خواب 5
روايت: 17،18
شراب:
شراب كے پينے كى تاريخ10
عمل:
پسنديده عمل 16

قديمى مصر:
قديمى مصر كے حكام اور حضرت يوسف (ع) 1; قديمى مصر كے حكام كى شراب نوشي10
حضرت يوسف (ع) :
حضرت يوسف (ع) احسان كرنے والوں ميں سے 11، 12، 13، 14،18; حضرت يوسف (ع) كا قصہ1،2، 3، 4 ، 5 ، 6،7،12، 14، 17،18;حضرت يوسف (ع) كو قيد كرنا1; حضرت يوسف (ع) كى شخصيت كى علامات 13; حضرت يوسف (ع) كى عظمت 12;حضرت يوسف (ع) كى وجاہت 13; حضرت يوسف (ع) كے ساتھ قيديوں كا اطمينان 12; حضرت يوسف (ع) كے ساتھ قيد قيديوں كى فكر 12;حضرت يوسف (ع) كے فضائل 11;حضرت يوسف (ع) كے ہمراہى قيدى 2;حضرت يوسف (ع) كے ہمراہى قيدى اور حضرت يوسف (ع) 4،12، 14 ; حضرت يوسف (ع) كے ہمراہ قيديوں كے تقاضے 7; حضرت يوسف (ع) كے ہمراہ قيديوں كے خواب كى تعبير7;حضرت يوسف (ع) كے ہمراہ قيديوں كاخواب 3،4،5،6;خواب كى تعبير كا علم 7،14



قَالَ لاَ يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلاَّ نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَن يَأْتِيكُمَا ذَلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لاَّ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَهُم بِالآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ (٣٧)
يوسف نے كہاكہ جو كھانا تم كو ديا جاتاہے وہ نے آنے پائے گا اور ميں تمھيں تعبير بتادوں گا_يہ تعبير مجھے ميرے پروردگار نے بتائي ہے اور ميں نے اس قوم كہ راستے كو چھوڑدياہے جس كا ايمان اللہ پر نہيں ہے اور وہ روز آخرت كا بھى انكار كرنے والى ہے (37)

1_حضرت يوسف (ع) نے اپنے ہمراہ قيديوں كے تقاضے كو قبول كرليا اور انہيں اطمينان دلاديا كہ قبل اس كے كہ ان كى غذا آئے وہ انہيں خواب كى تعبير بتاديں گے_
نبئنا بتاويلہ ... قال لا ياتيكما طعام ترزقانہ إلاّ نبا تكما بتا ويہ
بالا مطب اس بنياد پر اخذ كيا گيا ہے جب "تا ويلہ" ميں موجود ضمير كا مرجع حضرت يوسف (ع) كے ہمراہ قيد دونوں قيدى ہوں چنانچہ اس مبنى كى بناء جملہ " قال لا ياتيكما ..." كا معنى اس طرح ہوگا كہ جو غذا تمہيں دى جاتى ہے وہ ابھى تمہيں نہيں دى جائے گى اور ميں اس سے پہلے تمہارے خواب كى تعبير بيان كردوں گا_
2_حضرت يوسف (ع) كے ہمراہ قيديوں كا حضرت كو قبول كرنا، اسى فرصت كو حضرت يوسف (ع) نے غنيمت سمجھتے ہوئے انہيں ہدايت الہى شروع كردي_
انانربك من المحسنين ...ذيكما مما علمى ابى إنى تركت ملّة قول لا يؤمنون باللہ
3_ حضرت يوسف(ع) نے اپنے علم كو الہى علم كى طرف اشارہ كرتے ہوئے اپنے ہمراہ قيديوں كو خداوند عالم كى پہچان پر ابھارا_
ذلكما مما علمنى ربي
حضرت يوسف(ع) نے اس حقيقت كى طرف ( كہ يہ علم خداوند عالم نے مجھے عطا كيا ہے) اشارہ اس


ليے كيا كہ ان كے ہمراہ قيدى بھى خداوند عالم اور اس كى ربوبيت كى طرف توجہ كريں اور دونوں قيديوں كو "كما" كے ذريعے مخاطب قرار دينا اس مطلب كى تائيد كرتاہے_
4_حضرت يوسف(ع) كے پاس علم غيب تھا_
قال لا ياتيكما طعام ترزقانہ إلا نبا تكما بتاويلہ
"بتاويلہ" ميں موجود ضمير كا ايك احتمال يہ ہے كہ وہ "طعام" كى طرف لوٹ رہى ہو اور يہ بھى ممكن ہے كہ اس سے مراد دونوں قيديوں ميں سے ايك كا ديكھا ہوا خواب ہو_ پہلے احتمال كى صورت ميں جملہ " قال لا ياتيكما" اس بات سے حكايت كررہاہے كہ حضرت يوسف (ع) علم غيب سے مطلع تھے_
5_حضرت يوسف (ع) نے اپنے علم غيب سے مطلع ہونے كو اپنے ہمراہ قيديوں پر واضح كريا_

ذلكما مما علمنى ربّي
6_ غذا كى قسم اور اس كى خصوصيات كو بيان كرنا ، حضرت يوسف (ع) كى اپنے ہمراہ قيديوں كے ليے يہ دليل تھى كہ وہ علم غيب سے مطلع ہيں_
قال لا ياتيكما طعام ترزقانہ إلا نبا تكما بتاويلہ ذلكما مما علمنى ربّي
7_ قبل اس كے كہ غذا آتى حضرت يوسف (ع) نے اس كى نوعيت اور خصوصيات كو اپنے ہمراہ قيديوں كے سامنے بيان كرديا_
قال لا ياتيكما طعام ترزقانہ إلا نبا تكما بتاويلہ قبل إن يا تيكم
اس بناء پر كے " بتاويلہ" ميں موجود ضمير "طعام' ' كى طرف لوٹ رہى ہو توجملہ"لا ياتيكما ..." كا معنى يوں بنے گا كہ حضرت يوسف (ع) نے يوں فرمايا كہ قبل اس كے كہ غذا تمہارے پاس آئے ميں اس غذا كے بارے ميں سارى معلومات تمہيں دے دونگا اور يہاں طعام كى تاويل سے مراد يہ ہے كہ غذا كى تمام خصوصيات اور نوعيت بيان كردوں گا_
8_حضرت يوسف (ع) اور ان كے ساتھ قيد دوسرے قيديوں كے ليے جو غذا لائي جاتى تھى اس كا كوئي ٹائم ٹيبل نہ تھا_
لا ياتيكما ترزقانہ
اگرغذا كا كوئي ٹائم ٹيبل مشخص ہوتا تو غذا كى پيشگوئي كرنا، كوئي مشكل بات نہ تھى اور جو شخص اس كى خصوصيات كى خبر ديتا يہ اس كے ليے كوئي خصوصيت كى بات نہ تھي_
9_خداوند عالم نے حضرت يوسف (ع) كو علم غيب سے نوازا_
ذلكما مما علّمنى ربّي
10_حضرت يوسف (ع) كى علم غيب پر دسترس اور انكى خوابوں كى تعبير بتانے كى صلاحيت خداوند عالم كى طرف سے عطا كردہ علم كا ايك حصہ تھا_


ذلكما مما علمنى ربي
"ممّا" ميں موجود "من" ممكن ہے تبعيض اور بعض كو بيان كررہاہو اور يہ بھى احتمال ہے كہ نوع وجنس كے ليے ہو مندرجہ بالا معنى پہلے احتمال كى بناء پر ہے_
11_ علم غيب سے مطلع ہونا اور خوابوں كى تعبير كا علم ايك باعظمت اور باارزش علم ہے_
ذلكما مما علمنى ربّي
"ذلك" اور "ذالكما" دور كے اشارے كے ليے آتے ہيں ان كو اگر نزديك كے مشار اليہ ميں استعمال كيا جائے تو اس حقيقت كى طرف اشارہ كرتے ہيں كہ مشار اليہ متكلم كے نزديك ايك باعظمت و باارزش مرتبے والا ہے_
12_انبياء كرام كا خصوصى علم سے آگاہ ہونا ان پر خداوند عالم كى ربوبيت كا ايك جلوہ ہے_
ذلكما ممّا علمنّى ربي
13_حضرت يوسف (ع) نے زندان مصر ميں مصريوں (جو كے خداوند عالم اور قيامت كا انكار كرتے تھے)كى شريعت اور آئين كى پيروى نہ كرنے كو واضح طور پر بيان كرديا_
انى تركت ملّة قوم لا يؤمنون بالله و ہم بالآخرة ہم كفرون
14_حضرت يوسف (ع) كو مصريوں كے آئين كى پاسدارى نہ كرنے اور خداوند عالم اور آخرت پر ايمان لانے كى وجہ سے علم غيب اور خوابوں كى تعبير سے نوازا گيا_
ذلكما مما علمنى ربى إنى تركت ملّة قوم لا يؤمنون
"علمنّى ربّي" كى علت جملہ "انى تركت ..." ہے يعنى كيونكہ ميں نے كافروں كے آئين كو قبول نہيں كيا اور ان كے سامنے سر تسليم خم نہيں كيا اس ليے خداوند عالم نے مجھے ايسے علم سے نوازا ہے_
15_ حضرت يوسف (ع) نے اپنے خصوصى علم كو خدا اور آخرت پر ايمان كے مرہون منت قرار ديا گويا اس كے ذريعے وہ اپنے ہمراہ قيديوں كو آئين الہى كى طرف دعوت دے رہے تھے_
مما علّمنى ربّى إنى تركت ملّة قوم ... ہم كفرون
16_دينى مبلغين كے ليے ضرورى ہے كہ جب بھى انہيں كوئي فرصت اور مناسب وقت ملے وہ تبليغ دين كے ليے آمادہ ہوں_

ذلكما ممّا علمنی ربی إنی ترکت ... و ہم بالاخرة ہم کفرون
17_ حضرت یوسف (ع) کے زمانے کے مصری لوگ ، خداوند عالم اور آخرت پر ایمان نہ رکھتے تھے_
انی ترکت ملة قوم لا یومنون باللہ و ہم بالاخرہ ہم کفرون


18_ شریعت و آئین الہی کو قبول نہ کرنا، خداوند عالم کے کفر کے مترادف ہے_
حاشا اللہ ...إنی ترکت ملّة قوم لا یؤمنون باللہ و ہم بالاخرة ہم کفرون
آیت 38 اور 39 نیزآیت 31 اور 51 میں"حاشا للہ" جیسے الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ حضرت یوسف (ع) کے زمانے کے مصري،خداوند عالم کے وجود کو مانتے تھے لیکن حضرت یوسف (ع) نے انہیں خداوند کے کافر کے طور پر بیان کیا ہے ( لا یومنون باللہ) یہ تعبیر "ترکت ملّة قوم ..." کے قرینہ کی بدولت شاید اس وجہ سے ہے کہ ان کی شریعت اور آئین ،الہی نہیں تھا_
19_ خداوند عالم کا شريك قرار دینا، اس کے انکار کے مساوی ہے_
انّی ترکت ملّة لا یؤمنون باللہ
بعد والی آیت کو مدنظر رکھے ہوئے کہ جس میں شرك کے مسئلہ کو بیان کیا گیا ہے یہ کہا جاسکتاہے کہ حضرت یوسف (ع) اپنے زمانے کے مصریوں کو خدا کا منکر سمجھتے تھے اس لیے کہ وہ خدا کا شريك قرار دیتے تھے_
20_ مشرکین ، خداوند عالم کے منکر اور قیامت کا انکار کرنے والے، انسان کے لیے قوانین بنانے کی صلاحیت سے محروم ہیں_
انی ترکت ملة قوم لا یومنون باللہ و ہم بالآخرة ہم کفرون
21_شرك و کفر کے ماحول میں ایمان اور اس کی پابندی کی بہت ہی ارزش اور قیمت ہے_
ذلکما ممّا علّمنی ربی إنی ترکت ملّة قوم لا یؤمنون باللہ و ہم بالا خرة ہم کفرون
22_ خداوند عالم اور آخرت پر ایمان نیز معاشرہ میں موجود کفر سے روگردانی انسان میں خصوصی علم اور بصیرت پیدا ہونے کے لیے زمینہ ہیں_
ذلکما ممّا علّمنی ربی أنی ترکت ملّة قوم ہم کفرون
23_ "عن ابی عبداللہ (ع) " قال: لما ا مر الملك بحبس یوسف فی السجن الہمہ اللہ علم تاویل الرؤیا ...؟
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ جب عزیز مصر نے حضرت یوسف (ع) کو زندان میں ڈالنے کا حکم صادر کیا تو اس وقت خداوند عالم نے حضرت یوسف (ع) کو خواب کی تعبیر کے علم سے نوازا_
------------------------------------------------
آخرت:
آخرت کو جھٹلانے والے17;آخرت کو جھٹلانے والونکا صلاحیت سے عاری ہونا 20
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کو جھٹلانا 19;اللہ تعالی کی تعلیمات 9;اللہ تعالی کی ربوبیت کی نشانیاں 12; اللہ تعالی کے عطایا 10


انبیاء:
انبیاء کے علوم 12; انبیاء کے فضائل 12
ایمان:
آخرت پر ایمان 14، 22،15; ایمان کی قیمت 21; ایمان کے آثار 14 ،15 ، 22 ; کفر کے گھر میں ایمان 21
بصیرت :
بصیرت کا زمینہ 22;
تبرّي:
آخرت کا انکار کرنے والوں سے روگردانی 12; قدیمی مصریوں کے دین سے روگردانی 14،13; کفار سے روگردانی 13
تبلیغ:

روش تبليغ 16
خواب:
خواب کی تعبير کا علم11
دين:
دين کو جھٹلانے کے آثار 18; دين کی تبليغ کی اہميت 16
روايت: 23
شرك:
شرك کے آثار 19
علم:
علم کا زمينہ 22
علم غيب :
علم غيب کا سرچشمہ 9; علم غيب کی اہميت 11
قانون بنانے والا:
قانون بنانے والے کی شرائط 20
قديمی مصري:
قديمی مصری اور آخرت 17; قديمی مصريوں کا عقيده 17; قديمی مصريوں کا کفر 17
کفار:17
کفار کا صلاحيت سے عاری ہونا20
کفر:
خداوند عالم سے کفر 18; کفر سے اجتناب کے آثار 22; کفر کے موارد 18
مبلغين:
مبلغين کی ذمہ داری 16
مشركين:
مشركين کا صلاحيت سے عاری ہونا 20
يوسف (ع) :
حضرت يوسف اور ان کے ہمراہی 5،2; حضرت يوسف (ع) اور قديمی مصريوں کا دين 14،13; حضرت يوسف (ع) زندان ميں 23; حضرت يوسف (ع) کاايمان



15،13; حضرت يوسف (ع) کا خداشناسی کا اہتمام 3;حضرت يوسف (ع) کا علم غيب4،5،7،9،10; حضرت يوسف (ع) کا علم لدنی 10،3;حضرت يوسف (ع) کا قصہ 1،2 ، 3 ، 5 ، 6، 7 ،13، 15،23; حضرت يوسف (ع) کا معلم 9; حضرت يوسف (ع) کو خواب کی تعبير کا علم دينے کے اسباب 14;حضرت يوسف (ع) کو خوابوں کا تعبير کا علم 1،10،23;حضرت يوسف(ع) کی تبليغ 2،15; حضرت يوسف (ع) کی تعليمات 3;حضرت يوسف (ع) کی روگردانی 13; حضرت يوسف (ع) کی ہدايت گری 2;حضرت يوسف (ع) کے زندان کی خصوصيات 8;حضرت يوسف (ع) کے علم غيب کے اسباب 14; حضرت يوسف (ع) کا علم غيب کے دلائل 6;حضرت يوسف (ع) کا فضائل 4،10; حضرت يوسف (ع) کے ہمراہيوں کی غذا 6،7; حضرت يوسف (ع) کے ہمراہيوں کی ہدايت 2،3،15; حضرت يوسف (ع) کے ہمراہيوں کے تقاضے 1

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَآئِـي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ لَنَا أَن نُّشْرِكَ بِاللّهِ مِن شَيْءٍ ذَلِكَ مِن فَضْلِ اللّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَشْكُرُونَ (٣٨)

ميں اپنی باپ دادا ابرہيم _اسحاق اور يعقوب کے طريقے کا پيروہوں _ميرے لئے ممکن نہيں ہے کہ ميں کسی چيز کو بھی خدا کا شريك بنائوں _يہ تو ميرے اوپر اور تمام انسانوں پر خدا کا فضل و کرم ہے ليکن انسانوں کی اکثريت شکر خدا نہيں

کرتی ہے (38)

1_ حضرت ابراہیم (ع) ، حضرت اسحاق (ع) اور حضرت یعقوب (ع) حضرت یوسف (ع) کے آباؤ و اجداد تھے _
و اتبعت ملّة ابائي ابراہیم و اسحاق و یعقوب
2 _ یوسف (ع) نے مصر کے زندان میں دین ابراہیم(ع) ، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے پیروکارہونے کو ظاہر کردیا _
واتبعت ملة ء اباء ی ابراہیم و اسحاق و یعقوب
3 _ یوسف علیہم السلام نے زندان مصر میں قیدیوں کے لیے اپنا شجرہ نسب بیان کیا _
و اتبعت ملّة اباء ی ابراہیم و اسحاق و یعقوب


4 _ یوسف (ع) اپنے آباء و اجداد ابراہیم (ع) ، اسحاق (ع) اور یعقوب (ع) کی شریعت پر تھے اور وہ کوئي نئي شریعت لے کر مبعوث نہیں ہوئے تھے_
واتبعت ملّة ء اباء ی ابراہیم و اسحاق و یعقوب
5 _ اسحاق (ع) اور یعقوب(ع) پیغمبر اپنے باپ ابراہیم (ع) کی شریعت کے پیروکار تھے_
و اتبعت ملّة إباء ی ابراہیم و اسحاق و یعقوب
6 _مصر کے لوگوں کے لیے ابراہیم (ع) ، اسحاق (ع) اور یعقوب علیہم السلام شناختہ شدہ انبیاء تھے_
و اتبعت ملّة اباء ی و اسحاق و یعقوب
7 _حضرت یوسف (ع) کا حضرت ابراہیم(ع) ، اسحاق(ع) اور یعقوب(ع) کے دین کی پیروی کرنا ہی ان پر اللہ تعالی کی عنایت اور علم غیب و تعبیر خواب کی تعلیم دینے کا سبب ہوئي_
ذلکما مما علمنی ربی إنی ترکت ... و اتبعت ملّة ء اباء ي
(اتبعت) کا جملہ (ترکت) پر عطف ہے جو اس سے پہلے والی آیت میں مذکور ہے اسی وجہ سے اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ یوسف (ع) کا دین ابراہیم (ع) کی پیروی کرنا،ان کے لیے علوم الہی کے حصول کا سبب بنا ہے _
8 _حق تك رسائي،باطل کی شناخت اور اس کے ردّ کا مرہون منّت ہے_
انی ترکت ملة قوم لا یؤمنون ... و اتبعت ملة ء ابائي ابراہیم
9 _یوسف(ع) اور ان کے آباء و اجداد ابراہیم(ع) ، اسحاق(ع) اور یعقوب(ع) مؤحد اور معمولی سے معمولی شرك سے پاك و منزّا تھے_
ما کان لنا أن نشرك باللہ من شي
10_ انبیاء علیہم السلام ہر قسم کی شرك پرستی اور خداوند متعال کا شریك قرار دینے سے پاك و مبّرا ہیں_
ما کان لنا أن نشرك باللّہ من شيء
11_ خداوند متعال ہر قسم کے شریك اور ہم کفو سے پاك و پاکیزہ ہے _
ما کان لنا أن نشرك باللّہ من شيء
(شيء)کا لفظ ممکن ہے اس سے مراد موجودات عالم مثل فرشتے ، ستارے،بت و غیرہ ہوں اس بناء پر (ماکان ...) کے جملے کا معنی یہ ہوگا کہ ہمارے لیے یہ سزاوار نہیں ہے کہ کسی بھی موجود عالم کو خداوند وحدہ لا شریك کا شریك قرار دیں اور اس طرح ممکن ہے (شيء) سے مراد شریك قرار دینا ہو_ تو اس بناء پر "ما کان لنا ..." کا معنی یہ ہوگا کہ ہمارے لیے یہ زیبا نہیں کہ کسی قسم کے شرك(مثلاًشرك خفی ہو یا جلی اور خدا کی عبادت یا اطاعت) کی طرف رغبت کریں_
12 _ شرك کے مختلف انواع و اقسام اور درجات ہیں _


ما کان لنا أن نشرك باللّہ من شيء
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ (شيء) سے مراد شرك اختیار کرنا ہو_
13_خداوند متعال کے لیے شریك خیال کرنا، حقیقت میں اس پر ایمان نہ لانے کے برابر ہے _

انی ترکت ملّة قوم لا يؤمنون باللّه ... اتبعت ملة ء اباء ی ... ما کان لنا أن نشرك باللہ
جملہ ( ما کان لنا أن نشرك باللہ) سے معلوم ہوتاہے کہ اس سے پہلے والی آیت کریم میں(لا يؤمنون باللّہ) سے مراد یہ ہے کہ وہ خداوند متعال کے لیے شريك خيال کرتے تھے_ شرك اختيار کرنے کو خدا پر ایمان نہ لانے سے تعبيرکرنا ،مذکورہ تفسير کو بیان کرتا ہے_
14_ ابراہیم(ع) ، اسحاق (ع) ، يعقوب(ع) اور يوسف (ع) کے دین کا رکن اصیل اور روح ،توحید تھي_
و اتبعت ملّة ء اباء ی ابراہیم ... ما کنا لنا أن نشرك باللّہ من شيء
(ما کان لنا ... ) کا جملہ ( ملّة آبائي ...) کے جملے کے لیے وصف ہے _ ايك قانون كى اس كى حقيقت سے تفسیر اور وضاحت کرنا ،یہ بتاتا ہے کہ جس حقیقت کا ذکر ہواہے وہ دین کا ایك رکن اصلی اور بنیاد ہے _
15_شرك و کفر،وھبی اور خداوند متعال کے عطا کردہ علوم کے لیے موانع ہيں_
ذلكما مما علمنی ربی إنی ترکت ملّة قوم لا يؤمنون باللّہ ... ما کان لنا أن نشرك باللّہ
16_ حضرت ابراہیم (ع) ، اسحاق (ع) ، يعقوب(ع) ، يوسف (ع) اور دوسرے انبیاء (ع) کا توحید پر اعتقاد اور ہر قسم کی شرك پرستی سے انکامحفوظ ہونا، خداوند متعال کی طرف سے ان پر فضل و احسان تھا_
ما کان لنا أن نشرك باللّہ من شيء ذلك من فضل اللّہ علين
17_ انبیاء (ع) کا توحید کی تعلیم اور شرك کی نفی کے لیے مبعوث ہونا، لوگوں پر خدا کا فضل و کرم ہے _
ما کان لنا أن نشرك ... ذلك من فضل اللّہ ... على الناس
18_ شرك سے دوری اور توحید کی طرف جھکاؤ ، فقط اللہ کی مدد اور اس کی عنایت کے جلوہ سے میسّر ہوتاہے_
ما کان لنا أن نشرك ... ذلك من فضل اللّہ علين
19_ خداوند متعال کی نعمتوں اور فضل الہی سے بہرہ مندہوناجائز اور پسندیدہ امر ہے _
ذلكما مما علمنی ربی ... ذلك من فضل اللہ علينا و على الناس
20_ انبیاء (ع) توحید کا پیغام لانے والے اور وحدہ لا شريك کی عبادت کی تعلیم دینے والے تھے_


ما کان لنا أن نشرك باللّہ من شيء ذلك من فضل اللّہ علينا و على الناس
انبیاء (ع) کا توحیدی اعتقاد رکھنے کو لوگوں پر خدا کا فضل و کرم سمجھنا جو کہ ( ذلك من فضل اللّہ ... على الناس) کا معنی ہے اس سے یہ معلوم ہوتاہے کہ لوگوں نے توحید کا علم انبیاء ہی سے حاصل کیا ہے_
21 _انبیاء (ع) لوگوں پر فضل الہی کے جاری ہونے کا وسیلہ ہیں_
ذلك من فضل اللّہ علينا و على الناس
22_ لوگ، انبیاء (ع) اور توحید کے اساتید کے وجود کی نعمت کے مقابلے ناشکر گزارہیں_
ذلك من فضل اللّہ علينا و على الناس و لكن اكثر الناس لا يشكرون
(شکر ) نعمت کے مقابلے میں ہوتاہے، آیت کریمہ میں جن نعمتوں کا ذکر ہے _ وہ یہ ہیں(1) توحید ( ما کان لنا أن نشرك ...)2_ انبیاء کا وجود، توحید کے اساتید اور شریعت الہی کو بتانے والے کے عنوان سے ( ملة آبائي ابراہیم ...) مذکورہ تفسیر آیت شریفہ میں ذکر دوسری نعمت پرنا ظر ہے _
23_ لوگوں کی اکثریت ،شرك سے آلودہ ہيں _
ما کان لنا أن نشرك باللّہ ... و لكن أكثر الناس لا يشكرون
24 _ اللہ تعالی کے فضل و کرم کے مقابلہ میں شکر کرنا ضروری ہے_
ذلك من فضل اللّہ ... و لكن أكثر الناس لا يشكرون
25_ شرك اختیار کرنا ،خدا کے مقابلہ میں ناشکری ہے _
و لكن أكثر الناس لا يشكرون
------------------------------------------------
ابراہیم (ع) :
ابراہیم (ع) اور يوسف (ع) 1 ; ابراہیم (ع) کا منزہ و مبرّا ہونا 9; ابراہیم (ع) کی توحید 9 ، 16;ابراہیم (ع) کی عصمت 16 ; ابراہیم (ع) کی نبوت 6;ابراہیم (ع) کے دین کے پیروکار 2 ، 4 ، 5; ابراہیم (ع) کے دین میں توحید 14

ادیان :
ادیان توحیدی 14 ; ادیان کے مشترکات 14
اسحاق (ع) :
اسحاق (ع) اور دین ابراہیم(ع) 4 ، 5; اسحاق (ع) اور یوسف (ع) 1 ; اسحاق (ع) کا دین 5 ;اسحاق (ع) کی عصمت 16 ;
اسحاق (ع) کی نبوت 5 ، 6;اسحاق (ع) کے دین کے پیروکار 2 ، 4;اسحاق (ع) کے دین میں توحید 14
اکثریت :
شرک میں اکثریت 23
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا بے مثل و مثال ہونا 11 ; اللہ تعالی کا فضل و کرم 16 ، 17 ; اللہ تعالی کا منزہ و مبرا ہونا 11 ;اللہ



تعالی کی تعلیمات 7 ;اللہ تعالی کی عطا و بخشش کے موانع 15 ; اللہ تعالی کی آیات کے آثار 18 ;اللہ تعالی کی مدد کے آثار 18 ;اللہ تعالی کی نعمتوں سے استفادہ 19 ; اللہ تعالی کی نعمتوں کے اسباب 7 ; اللہ تعالی کے فضل و کرم کا وسیلہ 21
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) اور توحید عبادی 20 ; انبیاء (ع) اور شرک 10 ، 16 ; انبیاء (ع) اور شرک کی نفی 7;انبیاء اور فضل الہی 21 ;
انبیاء پر تفضل 16 ; انبیاء کا عقیدہ 16 ; انبیاء (ع) کا کردار 20 ، 21; انبیاء کا منزہ و مبرا ہونا 10 ; انبیاء کا نعمت ہونا 22
;انبیاء کی بعثت کا فلسفہ 7 1;انبیاء کی تعلیمات 17 ;انبیاء کی توحید 10 ،16;انبیاء کی عصمت 10
انسان :
انسانوں پر فضل و کرم کرنا 17
ایمان :
خداوند متعال پر ایمان نہ لانا 13
باطل:
باطل کی شناخت کے آثار 8 ; باطل کی نفی کے آثار 8
برائت کرنا :
شرک سے برائت کرن
توحید:
توحید کی اہمیت 14 ; توحید کی تعلیم 17 ; توحید ذاتی 11 ; توحید کے مبلغین 20 ; توحید کے معلمین 20 ، 22
حق :
حق تك پہنچانے کا سبب8
دین :
اصول دین 14
رجحانات:
توحید کی طرف رجحان کا سبب 8
شرک :
شرک سے اجتناب کا سبب 18 ;شرک کی حقیقت 13 ;شرک کے آثار 15 ،25; شرک کے اقسام 12 ; شرک کے مراتب 12
شکر:
شکر نعمت کی اہمیت 24
علم :
علم لدنی کے موانع 15
عمل:
پسندیدہ عمل 19

کفر:
کفر کے آثار 15
کفران :
کفران نعمت 22; کفران نعمت کے موارد 25


قدیمی مصر کے لوگ :
قدیمی مصر کے لوگ اور حضرت ابراہیم (ع) 6; قدیمی مصر کے لوگ اور اسحاق (ع) 6; قدیمی مصر کے لوگ اور یعقوب (ع) 6
لوگ:
لوگوں کا انکار 22
مشرکین :23
موحدین :9،10 ، 16 ، 20
نعمت :
اظہار نعمت کا جواز 19 ; انبیاء (ع) کا نعمت ہونا 22
یعقوب (ع) :
دین یعقوب (ع) 5; دین یعقوب (ع) کے پیروکار 2 ، 4 ; دین یعقوب میں توحید 14 ; یعقوب (ع) اور دین ابراہیم (ع) 5 ; یعقوب (ع) اور یوسف (ع) 1;یعقوب (ع) کا منزہ و مبرّا ہونا 9; یعقوب (ع) کی توحید 9 ، 16; یعقوب (ع) کی عصمت 16 ; یعقوب (ع) کی نبوت 5 ، 6
یوسف (ع) :
یوسف (ع) اور دین ابراہیم 2 ، 4 ، 7; یوسف (ع) اور دین اسحاق 4 ، 7 ; یوسف (ع) اور دین یعقوب 4 ، 7 ; یوسف (ع) زندان میں 2 ، 3 ;یوسف (ع) کا استاد 7 ; یوسف (ع) کا دین 2 ، 4 ;یوسف (ع) کا شجرہ نسب 3 ; کا قصہ 2 ، 3 ;یوسف (ع) کو خوابوں کی تعبیر کی تعلیم دینا 7 ; یوسف (ع) کو علم غیب کی تعلیم دینا 7 ;یوسف (ع) کی اطاعت کے آثار 7 ;یوسف (ع) کی توحید 9 ، 16 ; یوسف (ع) کی عصمت 16 ;یوسف (ع) کے اسلاف 1 ; یوسف (ع) کے دین میں توحید 14 ; یوسف (ع) کے والد گرامی 1



يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (٣٩)
میرے قید خانی کے ساتھیو ذرا یہ تو بتائو کہ متفرق قسم کے خدا بہتر ہوتے ہیں یا ایك خدائے واحد و قہار (39)

1_ یوسف (ع) نے اپنے ساتھی قیدیوں سے محبت اور مہربانی کے ساتھ انہیں تبلیغ کرنا شروع کردی _
یا صاحبی السجن ء أرباب متفرقون خیرأم اللّه الواحد
2 _ یوسف (ع) کے دو ساتھی قیدي، مشرکین میں سے تھے_
یا صاحبی السجن ء أرباب متفرقون خیر
3 _ یوسف (ع) نے اپنے ساتھی قیدیوں کو شرك سے دوری اور توحید پرستی کی دعوت دي_
یا صاحبی السجن ء أرباب متفرقون خیر أم اللّه الواحد

480

4 _ يوسف (ع) نے سوال پيش كركے اپنے ساتھى قيديوں كے وجدان كو بيدار كيا اور ان كے ليے وحده لا شريك اور توحيد كى حقانيت كى وضاحت كي_

وأرباب متفرقون خير أم اللّه الواحد القہار

5_ مبلغين دينيكو چاہيے كہ مہربانى اور محبت كےساتھ لوگوں كو دين كى طرف بلائيں _

يا صاحبى السجن ء أرباب متفرقون خير ام اللّه الواحد

6_ قديم مصر كے لوگ ،متعدد خداؤں كے معتقد اور ان ميں سے ہر ايك كو كائنات كے بعض امور كا مدبر اور منتظم خيال كرتے تھے_

ء أرباب متفرقون خير أم اللّه الواحد القہار

7_ يوسف (ع) نے اپنے ساتھى قيديوں سے يہ چاہا كہ توحيدى اور متعدد خداؤں كے عقيدے كا باہمى مقائسہ اور ان ميں سے صحيح عقيده كا انتخاب كريں_

ء ارباب متفرقون خير أم اللّه الواحد القہار

8_ خداوند متعال، واحد ( يكتا اور احد) اور قہار ( غلبہ كرنے والا اور شكست ناپذير) ہے_

أم اللّه الواحد القہار

9_ متعدد خداؤں كا خداوندمتعال كے مقابلے ميں تصور ان كے مغلوب ہونے كے تصور كے برابر ہے_

ء أرباب متفرقون خيرأم اللّه الواحد القہار

جب يوسف (ع) نے خداوند متعال كو قہار اور غالب سے ياد كيا تو اس سے معلوم ہوتاہے كہ انہوں نے دوسرے جھوٹے خداؤں كو مغلوب بھى تصور كيا _ ليكن اپنى كلام ميں اسكا ذكر نہ كرنا اس نكتہ كى طرف اشاره كرتاہے كہ يہى صفت ان كو مغلوب بتانے كے ليے كافى ہے تا كہ انسان يہ جان لے كہ كئي خدا ايك خدا كے مقابلے ميں مغلوب اور خدائي كے لائق نہيں ہيں _

10_ مغلوب اور بے بس خداؤں پر اعتقاد ركھنا اور انكو عبادت كے لائق سمجھنا، ضعيف اور غير صحيح عقيده ہے_

أرباب متفرقون خير ام اللّه الواحد القہار

11_ خدائے وحده لا شريك اور غالب پر اعتقاد و يقين اور اسكو عبادت كے لائق سمجھنا ،عاقلانہ اور صحيح اعتقاد و يقين ہے_

أرباب متفرقون خير ام اللّه الواحد القہار

---

اسماء و صفات :

قہار 8 ; واحد 8

اللہ تعالي:

اللہ تعالى كى قدرت11

بت:

بتوں كے مغلوب ہونے كے دلائل 9

481

تبليغ :

تبليغ كا طريقہ 5 ; تبليغ ميں محبت و عطوف 5

توحيد :

توحيدا ور شريك 7 ; توحيد افعالى 11 ; توحيد عبادى 4 ، 11 ;توحيد كى تبليغ 4 ; توحيد كى دعوت3

دين :

دين كى تبليغ 5

شرك :

رب الارباب سے شرك كرنا 6 ; شرك اور توحيد 9 ; شرك سے اجتناب كى دعوت 3 ; شرك كا بے مقصد ہونا 10
عبادت:
عبادت كے فوائد 4
عقيده :
عقيده باطل 10 ; عقيده توحيد 11 ، عقيده شرك 10 ; عقيده صحيح 11;عقيده كو صحيح كرنے كى دعوت دينا 7
فطرت:
فطرت كو بيدار كرنا 4
قديمى مصرى لوگ:
قديمى مصرى لوگوں كا شرك 6; قديمى مصرى لوگوں كا عقيده 6
مبلغين :
مبلغين كى ذمہ دارى 5
مشركين : 2 ، 6
نفسيات كى پہچان :
تربيت كرنے كى نفسيات 4
يوسف (ع) :
يوسف (ع) اور ساتھى قيدى 3 ، 4 ،7; يوسف (ع) كا اظہار محبت 1 ; يوسف كا ساتھى قيديوں كو ہدايت كرنا 1 ;يوسف (ع) كا قصہ 1 ، 3 ، 4 ، 7 ;يوسف كا وعظ و نصيحت كرنا 3 ;يوسف (ع) كى اپنے ساتھى قيديوں كو دعوت 3 ;يوسف (ع) كى تبليغ 1 ; يوسف (ع) كى تبليغ كا طريقہ 4;يوسف (ع) كى خواہشات 7 ;يوسف (ع) كے ساتھى قيديوں كا شرك 2



مَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِهِ إِلاَّ أَسْمَاء سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَآؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلّهِ أَمَرَ أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ (٤٠)
تم اس خدا كو چھوڑ كر صرف ان ناموں كى پرستش كرتے ہو جنھيں تم نے خود ركھ ليا ہے يا تمھارے آبائو و اجداد نے_ الله نے ان كے بارے ميں كوئي دليل نازل نہيں كى ہے جب كہ حكم كرنے كا حق صرف خدا كو ہے اور اسى نے حكم ديا ہے كہ اس كے علاوه كسى كى عبادت نہ كى جائے كہ يہى مستحكم اور سيد هادين ہے ليكن اكثر لوگ اس بات كو نہيں جانتے ہيں(40)

1 _ يوسف (ع) كے زمانے كے مصرى اور ان كے آباء و اجداد مشرك لوگ تھے اور كئي جھوٹے خداؤں كى پوجا كرتے تھے_
ما تعبدون من دونہ إلا أسماء سميتموہا أنتم و ء اباؤكم
2_خداوند متعال كے علاوه ہر معبود فقط خدائي نام ركھتاہے ليكن حقيقت اور كمال سے خالى ہے_
ما تعبدون من دونہ إلا اسماً سميتموه
(اسماء سميتموہا) كے جملے سے مراد يہ ہے
كہ (تم نے فقط ان پر خداؤں كے نام ركھ ديئے ہيں)يہ فقط خالى نام ہے ان كے حقيقى مصاديق نہيں ہيں بلكہ اسم بے مسمى اور بغير حقيقت كے نام ہيں_
3_يوسف (ع) نے اپنے ساتھى قيديوں كے ليے ان كے معبودوں كو عبادت كے لائق نہ ہونے كى وضاحت كى اور ان كے ليے استدلال كے ذريعے يكتاپرستى كو ثابت كيا _
ما تعبدون من دونہ الا اسماً ... ذلك الدين


القيم

4_ شرك كرنا اور خدا وحدہ لا شريك كے علاوہ دوسرے خداؤں پر اعتقاد ركھنا، انسانوں كا ساختہ خيا ل و توہم ہے_
إلا أسماء سميتموہ
5_خداوند متعال نے اہل شرك كے خداؤں كى عبادت كرنے كى كبھى بھى اجازت نہيں دى ہے_
ما أنزل اللہ بہا من سلطان
مذكورہ معنى اس صورت ميں ہے كہ لفظ (سلطاناً) سے مراد حجت اور دليل نقلى ہو_
6_ شرك ،عقلى و نقلى دليل سے فاقد اور خداكے علاوہ ، معبودوں كى پرستش ہر قسم كے برہان و دليل سے خالى ہے _
ما أنزل اللہ بہا من سلطان
(سلطان) كا لفظ ممكن ہے حجت كے معنى ميں ہو خواہ وہ حجت عقلى ہو يا نقلى يہبھى ممكن ہے سلطنت اور حكومت كے معنى ميں ہو جس كا سرچشمہ اقتدار ہے ليكن مذكورہ بالا معنى احتمال اول كى صورت ميں ہے اورقابل ذكر ہے كہ (بہا) كى ضمير عبادت كى طرف لوٹتى ہے كہ جس كا لفظ (تعبدون) سے استفادہ ہوتاہے_
7_ اہل شرك كے معبود، ہر قسم كى سلطنت اور اقتدار سے محروم ہيں _
ما أنزل اللہ بہا من سلطان
يہ اس صورت ميں ہے كہ (سلطان) سے مراد سلطنت اور اقتدارليا جائے تو (بہا) كى ضمير (اسماءً) كى طرف پلٹے گى جس سے معبود مراد ہيں_
8_ موجودات كى قدرت اور طاقت خداوند متعال كى طرف سے ان كو عطا كردہ ہے_
ما أنزل اللہ بہا من سلطان
9_استدلال اور برہان، خداوند متعال كى طرف سے انسان كے دل و دماغ پر القاء ہوتے ہيں _
ما أنزل اللہ بہا من سلطان
اہل شرك كے خيال كو غلط ثابت كرنے كے ليے كافى تھا كہ صرف يہ كہا جائے كہ مشركين اپنے مرام و مقصود كے ليے كوئي دليل نہيں ركھتے ليكن ان كے خيال كو جملہ ( ما أنزل اللہ ...) (كہ خداوند متعال نے ان معبودوں كى عبادت كے ليے كسى دليل و برہان كو قائم نہيں كيا )تو اس سے اس حقيقت كى طرف اشارہ ہے جو اوپر بيان ہوچكاہے_
10_ انسان كے عقائد كے ليے ضرورى ہے كہ وہ دليل عقلى و نقلى پر قائم ہوں_
ما أنزل اللہ بہا من سلطان
11_ موجودات كى حقيقت اور ان كے حالات كى شناخت دليل و برہان كے ذريعے ممكن ہے_
ما أنزل اللہ بہا من سلطان



12_ كائنات پر سلطنت اور حكومت صرف خداوند متعال كے ساتھ خاص ہے _
ما أنزل بہا من سلطان ان الحكم الا اللہ
(حكم) سے مراد يا حكم تكوينى ہے يا تشريعى يا دونوں كو شامل ہے _ليكن مذكورہ معنى اس صورت ميں ہے كہ حكم تكوينى مراد ہو _
13_ فقط خداوند متعال ہى احكام كى تشريع اور قانون بنانے كا حق ركھتاہے_
ان الحكم الا اللہ
يہ مذكورہ معنى اس صورت ميں ہے كہ (حكم) سے مراد حكم تشريعى ليں _
14 _ خداوند متعال كا انسانوں كے ليے حكم ہے كہ وہ صرف خدا كى عبادت كريں اور غير اللہ كى عبادت سے اجتناب كريں _
أمر ألا تعبدوا الا اياہ
15_ مشركين اپنے معبودوں كى عبادت اس خيال سے كرتے ہيں كہ خدا نے انہيں ان كى عبادت كا حكم ديا ہے_
أمر ألا تعبدوا الا إياہ
16_توحيد اور وحدہ لا شريك كى عبادت قانونى ہے جس ميں كسى قسم كا انحراف اور كج روى نہيناور شرك انحرافى اور نامناسب خيال ہے _
أمرألا تعبدوا الآايّاہ ذلك الدين القيم

(قيّم) بمعنى مستقيم اور بغيرانحراف اور كج روى كے ہے _
17_وہ اديان جو صرف برہان و دليل كے ساتھ ہيں وہى انحراف اور كج روى سے منزہ و مبرّا ہيں _
ما أنزل اللّہ بہا من سلطان ... أمر ألاّ تعبدوا الاّ ايّاہ ذلك الدين القيّم
18_ توحيد اور وحدہ لا شريك كى عبادت ،محكم اور دليل پر استوار دين ہے اور شرك پرستى ضعيف اور بے بنياد خيال ہے _
ما تعبدون من دونہ الاّ اسماءً ...أمر ألّا تعبدوا الاّ اياہ ذلك الدين القيم
(قيّم) كے معانى ميں سے مستقيم اور استوار بھى ہے يوسف(ع) نے توحيد اور وحدہ لا شريك كى عبادت كے ليے دليل و برہان كو قائم كرنے اور غير الله كى عبادت اور شرك پر دليل نہ ہونے كى ياد آورى كے بعد فرمايا (ذلك الدين القيم ) اس سے معلوم ہوتاہے كہ توحيد كا ثابت و استوار ہونا اس كے برہان ہونے كى وجہ سے ہے اور شرك كا ضعيف و ناقص ہونا اس پر دليل نہ ہونے كى وجہ سے ہے _
19_ لوگوں كى اكثريت (مشركين) توحيد كے استحكام اور وحدہ لا شريك كى عبادت كا برہان و دليل پر قائم ہونے سے ناواقف ہے_
ذلك الدين القيم و لكن اكثر الناس لا يعلمون
مذكورہ تفسير ميں (الناس) سے مراد تمام لوگ ليے


گئے ہيں اسى بنياد پر (اكثر) سے مراد مشركين ہوں گے (لا يعلمون) كا مفعول ما قبل جملات كے قرينہ كى بناء پر توحيد كا محكم اور با دليل ہونا اور شرك كا دليل و برہان سے عارى ہونا ہے _
20 _ لوگ جب توحيد كے دلائل و برہان كى طرف توجہ كرينگے تو خودبخود وہ وحدہ لا شريك كى عبادت كى طرف ميلان پيدا كريں گئے_
و لكن أكثر الناس لا يعلمون
21 _ وہ لوگ جو صحيح و حقيقى عقائد كو فاسد اورخيالى عقائد سے جدا كرسكتے ہيں وہ عالم ہيں _
ما تعبدون من دونہا إلّا أسماء سميتموہا ... و لكن أكثر الناس لا يعلمون
22_ لوگوں كى نادانى اور جہالت، غير الله كى عبادت اور شرك كا موجب بنتى ہے _
ما أنزل اللّہ بہا من سلطان ... و لكن أكثر الناس لا يعلمون
23 _ اكثر مشركين، توحيد كے محكم و استدلالى ہونے اور شرك كے ضعيف و غلط ہونے سے ناواقف ہيں_
ما تعبدون من دونہ ... و لكنّ أكثر الناس لا يعلمون
مذكورہ معنى اس صورت ميں ہے كہ (الناس) سے مراد مشركين ہوں اس بناء پر جملہ ( و لكن اكثر الناس لا يعلمون) اس نكتہ كى طرف اشارہ ہے كہ اكثر مشركين (حقيقت) سے ناواقف ہيں اور بعض ان ميں سے اس بات سے واقف ہيں ليكن بغض اور اپنے مقام و منصب كو كھودينے كے خوف سے توحيد پرستى كى طرف مائل نہيں ہوتے ہيں _

---

احكام :
احكام كى تشريع كا حق13 ; احكام كى تشريع كا سبب13
اكثريت:
اكثريت كا جاہل ہونا 19 ; اكثريت كا شرك 19
اللہ تعالي:
اللہ تعالى كى حاكميت 12 ;اللہ تعالى كى خصوصيات 12 ، 13 ; اللہ تعالى كے اوامر 14 ، 15; ; اللہ تعالى كى نعمتيں 8 ، 9;اللہ تعالى كے حقوق 13
باطل معبود :
باطل معبودوں كا بيہودہ ہونا 2 ; باطل معبودوں كا عجز 7 ; باطل معبودوں كى عبادت كا ردّ 5
برہان :
برہان و دليل كا فائدہ 11

توحید :
توحید افعالی 2 ، 8 ، 12 ; توحید عبادی 16 ;توحید عبادی کا متقن ہونا 18 ، 19 ،23; ; توحید عبادی میں برہان و دلیل ہونا 18 ;توحید کی حقیقت 16



جہل:
جہل کے آثار22
خیال بافی :
خیال بافی کے آثار 4
دین :
دین سے انحراف کے موانع 17 ;دین کے مضرّات کی شناخت 17 ، 22 ; دین میں برہان کی اہمیت 17
شرك:
شرك عبادی کا بے منطق و دلیل ہونا 6 ;شرك عبادی کاپیش خیمہ 15; شرك عبادی کا سبب 22 ; شرك کا باطل ہونا16 ،23 ;
شرك کا بیہودہ ہونا 18 ،23 ; شرك کا ردّ 5 ; شرك کا سبب4 ; شرك کی حقیقت 16 ، 18; شرك کی گمراہی 16
عبادت:
الله کی عبادت کی اہمیت 14 ; باطل معبودوں کی عبادت کا ردکرنا5
عقیدہ :
عقیدہ باطل 6 ،15 ، 16 ; عقیدہ باطل کا سبب 4; عقیدہ صحیح کی تشخیص 21 ; عقیدہ میں دلیل کی اہمیت10
علم :
علم کے آثار20
علماء :21
قانون بنانا :
قانون بنانے کا حق 13
قدیمی مصری لوگ :
قدیمی مصری لوگوں کا شرك 1 ، قدیمی مصری لوگوں کا عقیدہ 1
کائنات :
کائنات کا حاکم12
مشرکین :
مشرکین اور باطل معبود 15; مشرکین اور توحید 23; مشرکین کی اکثریت کا جاہل ہونا23 ; مشرکین کی جہالت 19 ;مشرکین کی فکر 15
موجودات :
موجودات کی شناخت کا طریقہ 11 ، موجودات کی قدرت کا سبب8
نعمت :
استدلال کی نعمت 9
یوسف (ع) :
یوسف (ع) اور باطل معبود 3 ; یوسف (ع) اور توحید عبادی 3;یوسف (ع) اور ساتھی قیدی 3;یوسف (ع) کا استدلال 3;
یوسف (ع) کا قصہ 3



ا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْراً وَأَمَّا الآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِن رَّأْسِهِ قُضِيَ الأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ (٤١)

میرے قید خانے کے ساتھیو تم سے ایك اپنے مالك كو شراب پلائے گا اور دوسرا مولی پر لٹكا دیا جائے گا اور پرندے اس کے سرسے نوچ نوچ کر کھائیں گے یہ اس بات كے بارے میں فیصلہ ہوچكاہے جس كے بارے میں تم سوال كررہے ہو(41)

1_ یوسف (ع) نے اپنے ساتھی قیدیوں كو توحید اور یكتاپرستی كی دعوت دینے كے بعد ان كے خوابوں كی تعبیر بیان فرمائي_
یا صاحبی السجن أما احد كما فیسقی ربّہ خمر
2_ یوسف (ع) نے (انگوروں سے شراب بنانے كے لئے پانی لینے )كے خواب كی تعبیر اسكی رہائي اور اپنے مالك كے لیے ساقی بننا قرار دیا _
أ ما أحد كما فیسقی ربّہ خمر
"سقی "(مصدر یسقی ) ہے جوپینا یا مشروب دینے كے معنی میں ہے تو اس صورت میں (اما احد كما فیسقي ...) یعنی تم میں سے ایك اپنے مالك و ارباب كو مشروب پلائے گا اور اسكا ساقی بنے گا_
3_ یوسف (ع) نے روٹی اٹھانے اور پرندوں كا اسكو كھانے والے خواب كو اسے پھانسی پر لٹكانے اور اس كے سر سے پرندوں كے كھانے كی تعبیر كي_
و أما الآخر فیصلب فتأكل الطیر من رأسہ
(صلب) (یصلب) كا مصدر ہے ، پھانسی كے ذریعہ مارنے كو كہتے ہیں _
4 _ قدیم مصر میں سزادینے كا یہ رواج تھا كہ مجرمین كو پھانسی پر لٹكاكر وہیں چھوڑ دیا جاتا تا كہ وہ پرندوں كی خوراك بن جائیں _
و أما الآخر فیصلب فتأكل الطیر من رأسہ
5_ یوسف(ع) نے اپنے ساتھی دو قیدیوں میں سے ایك كی



آزادی اور دوسرے كے تختہ دار پر جانے كو حتمی اور ناقابل تغیر كہا اور اس بات كو انہیں بتادیا_
قضی الامر الذی فیہ تستفتیان
(افتاء) كا معنی حكم بیا ن كرنے كا ہے اور (استفتاء) (تستفتیان) كا مصدر ہے جسكا معنی حكم بیان كرنے كی درخواست كرنا ہے (الامر) سے مراد خواب كی تعبیر ہے (یعنی وہ حادثہ جسكو خواب بتارہاہے)اس بناء پر "قضی امر ..."كا معنی وہ حادثہ و واقعہ ہے جنكو تمہارے خواب نے بیان كیا اور تم نے اس كے بارے میں سوال كیا یہ حتمی اور غیر قابل تغیر ہے اور رونما ہوكررہے گا_
6_ بعض حوادث پہلے سے معین اور نا قابل تغیر و تحول ہیں_
قَضی الا مر الذی فیہ تستفتیان
7_ یوسف (ع) كے ساتھی قیدیوں نے اپنے خوابوں كی تعبیر كے لیے ان سے مكرر اصرار كیا كہ ان كی تعبیر بیان كریں_
قضی الامر الذین فیہ تستنقیان
فعل ماضی (استفتیا) (تم نے سوال كیا ) كی جگہ پر (تستفیتان) یعنی سوال كررہے ہو) لانا استمرار پر دلالت كرتاہے یعنی یوسف (ع) كے ساتھی قیدیوں نے ان سے مكرر تعبیر كرنے پر اصرار كیا _
8_ ممكن ہے خواب آئندہ آنے والے حالات كے لیے آئینہ اور اس سے آگاہی كا دریچہ ہو_
فیسقی ربہ خمراً ... فیصلب فتا كل الطیر من رأسہ
9_ یوسف (ع) آئندہ كے حالات اور غیب پر مطلع اور آگاہ تھے_
قضی الامر الذی فیہ تستفتیان
(قضی الامر ...) كا معنی یوسف (ع) كے ساتھی قیدیوں كے خواب كی تعبیر نہیں بلكہ وہ ایك حقیقت كا ذكر تھا جوآپ(ع) نے تعبیر كے خواب كے حاشیہ میں اسكو ذكر كیا _اس سے معلوم ہوتاہے كہ حضرت (ع) تعبیر خواب كے علاوہ آئندہ آنے والے حالات سے بھی آگاہ تھے_
--------------------------------------------------

تاريخ :
جبركى تاريخ 6
توحيد :
توحيد عبادى كى تبليغ 1
خواب:
انگور كے پانى والے خواب كى تعبير 2 ; پرندوں كے كھانے والے خواب كى تعبير 3 ; خواب اور آئندہ كے حوادث 8 ; خواب كا كردار 8; روٹى اٹھانے والے خواب كى تعبير 3 ; سچے خواب 8
سزا:
سزا كى تاريخ 4
علم :


آئندہ كے علم كا سبب 8
قضا و قدر :6
قديمى مصر:
قديمى مصر ميں تختہ دار پر لٹكانا 4 ; قديمى مصر ميں سزا 4
يوسف (ع) :
يوسف (ع) اور ان كے ساتھى قيدى 5;يوسف (ع) كا ساتھى قيديوں كى ہدايت كرنا 10 ;يوسف (ع) كا علم غيب 9 ; يوسف (ع) كا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 5 ، 7 ;يوسف (ع) كو تعبير خواب كا علم 1 ، 2،3 ، 5 ;يوسف(ع) كى پيشگوئي 9 ; يوسف (ع) كى تبليغ 1 ، يوسف (ع) كے ساتھى قيدى كا تختہ دار پر جانا 5 ;يوسف (ع) كے ساتھى قيديوں كا انجام 5;يوسف (ع) كے ساتھى قيديوں كى خواہشات 7 ;يوسف (ع) كے ساتھى قيديوں كے خوابوں كى تعبير 1 ، 7 ;يوسف (ع) كے ساتھى قيدى كى نجات 5 ;يوسف (ع) كے فضائل 9

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ (٤٢)
اور پھر جس كے بارے ميں خيال تھا كہ وہ نجات پانے والا ہے اس سے كہا كہ ذرا اپنے مالك سے ميرا بھى ذكر كردينا ليكن شيطان نے اسے مالك سے ذكر كرنے كو بھلاديا اور يوسف چند سال تك قيد خانے ہى ميں پڑے رہے (42)

1_يوسف (ع) نے اپنے ساتھى قيدى جو بادشاہ كا ساقى بننے والا تھا اس سے كہا كہ تم رہا ہونے كے بعد ميرى داستان كو بادشاہ سے بيان كرنا _
و قال للذى ظنّ أنہ ناج منہما اذكرنى عند ربك
2 _ يوسف (ع) كى نظر ميں مصر كا بادشاہ كوئي ظالم انسان نہيں تھا كہ اس سے عدل و انصاف كى اميد نہ ركھى جائے_
اذكرنى عند ربك
يوسف (ع) نے بادشاہ كے ساقى سے يہ خواہش كى كہ


بادشاہ كے سامنے ميرى مظلوميت كى داستان بيان كرنا اس سے معلوم ہوتاہے كہ يوسف (ع) اس كى دادرسى پر اميد ركھتے تھے_
3 _ توحيدى اعتقاد ميں اسباب سے استفادہ كرنے ميں كوئي تضاد نہيں ہے _
قال للذى ظنّ انہ ناج منہا اذكر نى عند ربك
4 _ مشكلات اور سختيوں سے نجات حاصل كرنے مينكفار سے مدد حاصل كرنا جائز ہے _
اذكرنى عند ربك
ظاہر ہوتاہے كہ يوسف (ع) كا ساتھى قيد ى آزاد ہونے كے وقت موحد نہينہوا تھا اور اس نے ايمان كا اظہار نہيں كيا تھا و

گرنہ قرآن مجيد ميں اس بات كا ذكر ہوتا، پس جب يوسف (ع) نے اس سے خواہش كى تھى وہ كافر تھا_
5_ بادشاہ كے ساقى نے يوسف (ع) كى بيان كردہ خواب كى تعبير پر اعتماد كيا اور اپنى نجات كے بارے ميں اميدوار ہوگيا_
و قال للذى ظنّ انہ ناج منہم
ممكن ہے (ظنّ ) كى ضمير(الذي) كى طرف لوٹے اور يہ بھى احتمال ہے كہ (يوسف (ع) ) كى طرف لوٹے ، ليكن مذكورہ معني، احتمال اول كى صورت ميں ہے تو اس صورت ميں (قال للذي ...) كے جملے كا معنى يوں ہوگا كہ يوسف(ع) نے اس ساقى بادشاہ سے جو اپنى نجات پر اميد ركھتا تھا كہا كہ مجھے بھى اپنے مالك كے پاس ياد كرنا ، اس بات سے معلوم ہوتاہے كہ خود يوسف (ع) بھى اس كى نجات پر يقين كامل ركھتے تھے نہ كہ انہيں گمان تھامذكورہ احتمال مناسب و قوى لگتاہے _
6_ يوسف(ع) كے ساتھى قيدى كے خواب كى تعبير نے عملى جامہ پہنا اور اس نے زندان سے رہائي پاكر بادشاہ كى ملازمت اختيار كرلي_
فانسہ الشيطان ذكر ربہ
اس پر توجہ كرتے ہوئے كہ (فانساہ) كى ضمير "الذى" كى طرف لوٹتى ہے كہ جس سے مراد بادشاہ كا ساقى ہے_ تو جملہ (فانساہ الشيطان ذكر ربہ) اس بات پر دلالت كرتاہے كہ وہ زندان سے آزاد ہوا اور بادشاہ كے دربار ميں ملازم ہوگيا_
7_ يوسف (ع) كا ساتھى قيدى جس نے نجات حاصل كى وہ بادشاہ مصر كا غلام تھا_
اذكرنى عند ربك فأنساہ الشيطان ذكر ربہ
ربّ (عند ربك) كے جملے ميں مالك كے معنى ميں ہے اور آيات 43 اور 45 كى دليل كى وجہ سے اس سے مراد مصر كا بادشاہ ہے_
8_ بادشاہ كے ساقى نے زندان سے رہائي حاصل كرنے كے بعد يوسف (ع) كى درخواست ( كہ ميرى داستان كو ياد دلوانا) كو بھول گيا_
فأنساہ الشيطان ذكر ربہ
(أنساہ) كا مصدر (انساء) ہے يعنى بھلا دينا كے معنى ميں ہے _ اور (أنساہ) اور (ربّہ) كى ضمير



(الذّي) كى طرف لوٹتى ہے جس سے مرادبادشاہ كا ساقى ہے تو جملہ (فأنساہ ...) كا معنى يہ ہوگا كہ شيطان نے ساقى كے ذہن سے يہ بات نكال دى كہ وہ بادشاہ كے سامنے يوسف (ع) كے قصے كو بيان كرے _
9 _ شيطان ہى ساقى كے ذہن سے بادشاہ كے سامنے يوسف (ع) كے قصے كو ذكركرنے كو بھلادينے كا سبب بنا_
فأنساہ الشيطان ذكرربّہ
10_شيطان كا انسان كى بھول و چوك ميں مؤثر كردار ہے_
فأنساہ الشيطان ذكر ربہ
11_شيطان نے يوسف (ع) كو زندان ميں باقى ركھنے كے ليے اپنى شيطانيت اور خباثت كا اظہار كيا _
فأنساہ الشيطان ذكر ربہ فلبث فى السجن
12 _ يوسف (ع) كا زندان سے باہر آنا اور مورد اتہام سے بچ جانا، شيطان كے مقاصدسے سازگار نہيں تھا_
فأنساہ الشيطان ذكر ربّہ فلبث فى السجن بضع سنين
13 _ يوسف(ع) ، بادشاہ كے ساقى كے آزاد ہونے كے بعد كئي سال تك زندان ميں رہے_
فلبث فى السجن بضع سنين
(بضع) كا معنى ( چند) ہے اوريہ3 سے 10تك مبہم عدد كيلئے كنا يہ ہے_
14 _مصر كا بادشاہ اگريوسف (ع) كى حقيقت سے آگاہ ہوجاتا تو ان كو زندان سے آزاد كرديتا_
فأنساہ الشيطان ذكر ربہ فلبث فى السجن بضع سنين
(لبث) كا معنى ( ٹھہرنا) اور (باقى رہ جانا) ہے مذكورہ بالا معنى جملہ ( لبث ...) كا پہلے والے جملے پر متفرع ہونے سے حاصل ہواہے يعنى شيطان نے بادشاہ كے ساقى كو فراموشى ميں ڈال ديا _ جس كے نتيجے ميں يوسف (ع) كئي سالوں تك زندان ميں پڑے رہے _

15_ " عن أبی عبداللّہ" ... (فی قول اللّہ ) قال للّذی ظنّ أنہ ناج منہما اذكرنی عند ربك" قال: و لم یفزع یوسف فی حالہ الی اللّہ فیدعوہ فلذالك قال اللّہ (فأنساہ الشیطان ذكر ربہ فلبث فی السجن بضع سنینّ ... " (1)
امام جعفر صادق (ع) سے اس قول خدا ( قال للذی ... اذكرنی عند ربك) كے بارے میں روایت ہے كہ حضرت (ع) نے فرمایا : یوسف(ع) نے اس حالت میں خداكی پناہ نہیں مانگی جسكی وجہ سے خداوند متعال نے فرمایا : (فأنساہ الشیطان ذكر ربہ ...)
.............

**1)تفسیر عیاشی ج2 ص 176، ح 23; نورالثقلین ج2 ص 426; ح 73_**



16_ عن أبی عبداللّہ (ع) فی قول اللّہ تعالی : " فلبث فی السجن بضع سنین" قال: سبع سنین (1)
امام جعفر صادق (ع) سے قول خدا ( فلبث فی السجن بضع سنین ) كے بارے میں روایت ہے كہ آپ(ع) نے فرمایا: (بضع سنین ) سے مراد سات سال ہیں_
------------------------------------------------
احكام : 4
توحید :
توحید اور مادی اسباب سے مدد حاصل كرنا 3
روایت : 15،16
سختی :
سختی سے نجات كی اہمیت 4
شیطان :
شیطان اور مصر كے بادشاہ كا ساقی 9;شیطان اور یوسف (ع) كا برائت كرنا 12 ;شیطان اور یوسف (ع) كی نجات 12;شیطان كاكردار 9، 10; شیطان كی شیطنت 11
فراموشي:
فراموشی كا سبب 10
مدد طلب كرنا :
كافروں سے مدد طلب كرنا 4; مدد كے طلب ہونے كا جواز 4
مصر كابادشاہ :
مصر كابادشاہ اور یوسف (ع) كی بے گناہی 14 ; مصر كے بادشاہ كی عدالت 2 ; مصر كے بادشاہ كے ساقی كا فراموش كرنا 8 ; مصر كے بادشاہ كے ساقی كی فراموشی كا سبب 9
یوسف (ع) :
یوسف (ع) اور مصر كا بادشاہ 2 ; یوسف (ع) اور مصر كے بادشاہ كا ساقی 1 ;یوسف (ع) زندان میں 11 ;یوسف (ع) كا زندان میں باقی رہنے كا فلسفہ 15;یوسف (ع) كا قصہ 1 ، 2،5،6، 8 ، 9 ، 11 ، 13 ، 14 ، 15،16; یوسف(ع) كی امید واري2;یوسف (ع) كی تعبیر خواب كا پورا ہونا5، 6 ; یوسف (ع) كی خواہشات 1 ، 8;یوسف (ع) كی زندان سے نجات 12 ، 14 ;یوسف (ع) كے زندان كی مدت 13 ، 16;یوسف (ع) كے ساتھی قیدی كا غلام ہونا 7;یوسف (ع) كے ساتھی قیدی كا امیدوار ہونا5 ;یوسف (ع) كے ساتھی قیدی كی ملازمت حاصل كرنا 6 ;یوسف (ع) كے ساتھی قیدی كی نجات 5 ، 6
.............

**1)تفسیر عیاشی ج2 ص 178 ح 30; نورالثقلین ج/ 2 ص 427 ح 76_**

وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنبُلاَتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ يَا أَيُّهَا الْمَلأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِن كُنتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ (٤٣)
اور پھر ایك دن بادشاہ نے لوگوں سے کہا کہ میں نے خواب میں سات موٹی گائیں دیکھیں ہیں جنھیں سات پتلی گائیں کھائے جارہی ہیں اور سات ہر ہی تازی بالیاں دیکھی ہیں اور سات خشك بالیاں دیکھی ہیں تم سب میرے خواب کے بارے میں رائے دو اگر تمھیں خواب کی تعبیر دینا آتا ہوتو(43)

1_ بادشاہ مصر نے یوسف (ع) کے زندان میں کئي سال گذرنے کے بعد عجیب سا خواب دیکھا_
و قال الملك إنی أری سبع بقرات سمان ... إن کنتم للرء یا تعبرون
2_سات پتلی گائیں سات موٹی گائیں کو کھارہی تھیں اور سات بڑی تازی بالیاں اور سات خشك بالیاں دیکھنا ،بادشاہ کا تعجب آور خواب تھا_
إنی أری سبع بقرات سمان ... و اخر یا بست
(سمین)اور (سمینة) (سمان) کا مفرد ہیں جو موٹاپے کے معنی میں آتاہے (اعجف) اور عجفاء) (عجاف) کا مفرد ہے ، جو بہت ہی لاغر اور نحیف کے معنی میں آتاہے اور لفظ (سبع)کی تمیز اس سے پہلے والے جملے کے قرینہ کی وجہ سے (بقرات) ہے تو عبارت یوں ہوگي_یا کلھنّ سبع بقرات عجاف
3 _ مصر کے بادشاہ نے اس تعجب آور خواب کو کئي بار دیکھا_
إنی أری سبع بقرات سمان

494
بادشاہ، خواب کے ذکر کو فعل ماضی کے صیغے سے نقل کرسکتا تھا (رأیت) میں نے خواب کو دیکھا_ لیکن اس نے فعل مضارع کے صیغے کو استعمال کیا (أری ) مینخواب دیکھ رہا ہوں_ ممکن ہے خواب کے استمرار کو بیان کررہا ہو_ میں کئي راتوں سے دیکھ رہاہوں اور ممکن ہے کہ دوبارہ بھی اسکو دیکھوں_
4 _مصر کے بادشاہ نے (پتلی اورموٹی گائے اور سرسبز و خشك بالیاں کے ) خواب کو تعجب آور خواب سے یاد کیا _
یأیہا لملاء أفتونی فی ر ء یای إن کنتم للر ء یا تعبرون
خوابوں کی تعبیر کرنے والوں کے سامنے اس خواب کو بیان کرنا اور ان کا اسکی تعبیر میں اپنی ناتوانی کو ظاہر کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہوسکتاہے کہ بادشاہ نے اس خواب کو تعجب آور خیال کیا تھا_
5_ موٹی و پتلی گائیں اور سرسبز و خشك بالیاں بادشاہ نے ایك ہی خواب میں دیکھی تھیننہ کہ ہر ایك کو علیحدہ علیحدہ خواب میں دیکھا تھا_
إنی أری سبع بقرات ... و سبع سنبلت خضر
کیونکہ لفظ (اری ) کو خشك و سرسبز بالیوں کے دیکھنے میں دوبارہ ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ اگر بادشاہ ان کو دوسرے خواب میں دیکھتا تو فعل ( أري) کو جملہ ( سبع سنبلات) میں دوبارہ ذکر کرتا اور جملہ (أفتونی فی رؤیا) میں لفظ خواب (رؤیاي) کا مفرد ذکر کرنا بھی اس مطلب سے حکایت کررہا ہے _
6_مصر کے بادشاہ نے بزرگ درباری لوگوں اور خواب کی تعبیر کرنے والوں سے چاہا کہ اس شگفت آور خواب کی تعبیر کریں_
و قال الملك إنی أري ... یا یہا الملأ أفتوني
(ملا ) کا معنی بزرگان ہے _مقام کی مناسبت سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس سے مراد دربار میں خوابوں کی تعبیر کرنے والے مراد ہیں جو ایك خاص منصب پر فائز تھے اور وہ بزرگ اور دانشمند سمجھے جاتے تھے_
7_مصر کا بادشاہ درباری خواب کی تعبیر کرنے والوں کی صحیح تعبیر کرنے میں متردد تھا_
أفتونی فی ر ء یائي إن کنتم للر ء یا تعبرون
مذکورہ بالا تفسیر جملہ ( إن کنتم ...) میں ان شرطیہ سے استفادہ ہوتی ہے _
8_مصر کا بادشاہ اپنے اس خواب سے یہ بھانپ گیاکہ غیر متوقعّ حادثہ و واقعہ کے رونما ہونے کے علاوہ یہ خواب ایك نئے دستور العمل اور نصیحت کا بیانگر ہے_
أفتونی فی ر ء یای ان کنتم للر ء یا تعبرون

"أفتاء" (أفتوني) كا مصدر ہے جو حكم بيان كرنے كے معنى ميں آتاہے_
9_ قديم مصر ميں خواب بيان كرنا اور خوابوں كى تعبير ايك


رائج علم تھا_
أفتونى فى ر ء ياى ان كنتم للرء يا تعبرون
10_ قديم مصر كے لوگ، خوابوں كو آنے والے حوادث سے مطلع ہونے كا راستہ سمجھتے تھے_
أفتونى فى ر ء يائي
-----------------------------------------------
اعداد:
سات كا عدد 2
خواب:
پتلى گائينكا خواب 2 ، 5; خشك باليوں كا خواب 2 ،5 ; خواب كى تعبير كى تاريخ 9; سرسبز اور تازه باليوں كا خواب 2 ، 5 ; موٹى گائيں كا خواب 2 ،5
قديم مصر:
قديم مصر ميں خوابوں كى تعبير كا علم 9
قديم مصر كے لوگ:
قديم مصر كے لوگ اور تعبير خواب 10;قديم مصر كے لوگوں كى سوچ10
يوسف (ع) :
يوسف (ع) كا قصہ 1 ، 2 ، 7 ، 8



قَالُواْ أَضْغَاثُ أَحْلاَمٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الأَحْلاَمِ بِعَالِمِينَ (٤٤)
ان لوگوں نے كہا كہ يہ تو ايك خواب پريشان ہے اور ہم ايسے خوابوں كى تاويل سے باخبر نہيں ہيں(44)

1 _ دربار كى طرف سے خواب كى تعبير كرنے والوں نے بادشاه مصر كے خواب كو پريشان اور مختلف پہلوركھنے والا اور نامشخص خواب قلمداد كيا _
قالوا أضعث أحلام
(ضغث) ، (أضغاث)كا مفرد ہے جو گھاس كے گھٹے كو كہا جاتاہے _ خواب كى تعبيركرنے والوں كى بناء پر اس كے خواب كو متعدد پہلوؤں اور چند نے بادشاه كے خواب ميں گھاس كى مختلف گھٹيوں كے اجزاء پر مشتملقرار ديا_ اس طرح كہ ان كا آپس ميں ارتباط اور اس مجموعہ كى تاويل ان كے ليے دشوار بلكہ ناممكن مسئلہ تھي_
2_دربارميں خواب كى تعبير كرنے والوں نے اس مختلف اور متعدد اجزاء پر مشتمل خواب كو پريشان اور اپنے علم كے دائره كا رسے خارج قرار ديا _


و ما نحن بتأويل الاحلام بعالمين

(الف و لام) (الأحلام) ميں عہد ذكرى ہے _ جو (أضغاث أحلام) كى طرف اشارہ كرتاہے پس اس صورت ميں جملہ (ما نحن ...) كا معنى يہ ہوگا _ اس طرح كے خواب جو چند جمع كئے ہوئے پہلوونپر مشتمل ہے كى تعبير ہم نہيں جانتے ہيں_
3 _ دربارى تعبير خواب كرنے والے، بادشاہ كے خواب كى تعبير پر قدرت نہ ركھنے كے باوجود اس خواب كو قابل تعبير و تا ويل سمجھتے تھے_
قالوا ... ما نحن بتأويل الا حلام بعالمين
( وما نحن ...) كا جملہ اس بات پر دلالت كرتاہے كہ اس طرح كے خواب تاويل و تعبير ركھتے ہيں ليكن ہم اس سے ناواقف ہيں_
4_خواب كى تعبير كے علم و دانش ميں پريشان و منظم خوابوں كى تقسيم_
قالوا أضغاث أحلام
(أحلام) جمع حلم ہے جوخوابوں كے معنى ميں ہے_
5 _چند پہلو ؤں پر درھم برھم خوابوں كى تعبير ايك مشكل كام اور خاص علم كى حامل ہے_
و ما نحن بتاويل الاحلام بعالمين
------------------------------------------------
خواب:
خواب پريشان 1 ، 4 ; خواب پريشان كى تعبير كا مشكل ہونا 5;خواب كى تعبير كا علم 5 ;خواب كے اقسام 4;خواب منظم 4
مصر كا بادشاہ :
بادشاہ مصر كے تعبير خواب كرنے والوں كا اقرار 2 ، 3 ; بادشاہ مصر كے تعبير خواب كرنے والوں كا عجز 2 ، 3 ; بادشاہ مصر كے تعبير خواب كرنے والے 1
يوسف (ع) :
يوسف (ع) كا قصہ 1 ، 2

وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَاْ أُنَبِّئُكُم بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ (٤٥)
اور پھر دونوں قيدويوں ميں سے جو بچ گيا تھا اور جسے ايك مدت كے بعد يوسف كا پيغام ياد آيا اس نے كہا كہ ميں تمھيں اس كى تعبير سے باخبر كرتاہوں ليكن ذرا مجھے بھيج تو دو (45)

1 _ يوسف (ع) كے دو ساتھى قيديوں ميں سے ايك نے موت سے نجات پاكر دربارميں ملازمت پائي اور


دوسرے كو پھانسى پر لٹكا ديا گيا_
و قال الذين نجامنھم
2_ بادشاہ كا ساقى (جو يوسف (ع) كے قيدخانے كا ساتھى تھا) كافى مدت تك يوسف (ع) كو بھول گيا اور ان كى زندان ميں گرفتارى سے غافل ہو چكا تھا_
و قال الذى نجامنھما و ادكر بعد أمة
(أمة) كے لفظ كا نكرہ ذكر كرنا ممكن ہے اس مدت كے طولانى ہونے پر دلالت كررہا ہو آيت 42 ميں جملہ " فلبث فى السجن بضع سنين" اس بات كا مؤيد ہے _
3 _ جب خواب كى تعبير كرنے والے دربارى ،بادشاہ كے خواب كى تعبير سے بے بس ہوگئے توبادشاہ كا ساقى (جو يوسف (ع) كے ساتھ قيد ميں تھا) حضرت يوسف (ع) كے تعبير خواب كے علم كو ذہن ميں لايا _
و قال الذين نجامنھما و ادّكر بعد امة
(ادّكر) يعنى ذہن ميں لايا ( ذكر ) سے ہے اور اصل ميں (اذّتكر) تھا _ قواعد صرفى كى بناء پر (ادّكر) ہوگيا_ (امة) آيت شريفہ ميں مدت و زمان كے معنى ميں ہے _
4 _دربار كے ساقى نے يوسف (ع) كو بادشاہ كے خواب كى تعبيربيان كرنے كے ليے پيش كيا _
أنا أنبئكم بتا ويلہ فأرسلون

5 _ بادشاہ کا ساقی بادشاہ کے عجیب و غریب خواب کی تعبیر کرنے پر حضرت یوسف(ع) سے مطمئن تھا_
أنا أنبئكم بتا ويلہ فارسلون
(أنا أنبئكم) کے جملے کی ترکیب مضمون جملہ کی تاکید پر دلالت کرتی ہے _ اور یہ اس بات کی حکایت کرتی ہے کہ ساقی دربار حضرت یوسف (ع) کی تعبیر خواب کی خصوصیات سے آگاہ ہی پر مطمئن تھا_
6_بادشاہ مصر کے ساقی نے حضرت یوسف (ع) کے علم کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ وہ قید خانہ میں ہیں _
أنا انبئكم بتا ويلہ فأرسلون
(أرسلون) کے جملہ کو (فاء) کےذریعہ جملہ (أنا أنبئكم بتاويلہ) کے لیے نتیجہ قرار دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ ساقی دربار نے یوسف (ع) کے قصہ اور ان کے زندان میں ہونے کو بمقدار ضرورت بیان کیا تھا_
7 _ ساقی دربار نے بادشاہ اور بزرگان دربار سے چاہا کہ اسکو حضرت یوسف (ع) کے پاس قیدخانہ میں جانے دیں تا کہ ان سے خواب کی تعبیر پوچھ سکوں_
أنا اُنبئكم بتا ويلہ فأرسلون
(فأرسلون) میں حرف (ن)نون وقاية ہے اور اس پر جو کسرہ ہے وہ یا ء متکلم محذوف پر دلالت کرتاہے اسکا متعلق ( إلى يوسف فى السجن) ہے _ کیونکہ یہ بات واضح تھی اسی وجہ سے اسکو کلام میں ذکر نہیں کیاگیا _ تو اس صورت میں (فارسلون) کا معنی یہ ہوا کہ مجھے حضرت یوسف (ع) کے پاس زندان مینجانے دو _



-------------------------------------------------

بادشاہ مصر:
بادشاہ مصر کا ساقی اور تعبیر خواب کرنے والوں کا عجز 3 ; بادشاہ مصر کا ساقی اور یوسف (ع) 2 ، 3 ، 4 ، 6 ، 7 ; بادشاہ مصر کے ساقی کی خواہشات 7 ; بادشاہ مصر کے ساقی کا بھول جانا 2 ;بادشاہ مصر کے ساقي کا اطمینان 5 ; بادشاہ مصر کے ساقی کی نجات 1
یوسف (ع) :
یوسف (ع) کا زندان میں ہونا 6;یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3،4، 5 ، 6 ، 7 ; یوسف (ع) کو تعبیر خواب کا علم 3 ، 4 ، 5 ، 6 ; یوسف (ع) کے ساتھی قیدی کی نجات 1 ; یوسف (ع) کے ساتھی کا پھانسی پر لٹك جانا 1

يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنبُلاَتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَّعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ (٤٦)
یوسف اے مرد صدیقذرا ان سات موٹی گایوں کے بارے میں جنھیں سات دبلی گائیں کھارہی ہیں اور سات ہری بالیوں اور سات خشك بالیوں کے بارے میں اپنی رائے تو بتائو شاید میں لوگوں کے پاس باخبر واپس جائوں تو شاید انھیں بھی علم ہوجائے (46)

1 _ ساقی دربار، بادشاہ کی اجازت سے جلدی سے زندان کی طرف گیا اور حضرت یوسف (ع) سے ملاقات کی _
فأرسلون يوسف أيّها الصديق أفتن
2 _ ساقی دربار نے حضرت یوسف (ع) کو بہت ہی سچا انسان کہا اور (صدیق) کے لقب سے انکو مخاطب قرار دیا_
يوسف ايّہا الصديق
3 _ بادشاہ کے ساقی نے یوسف (ع) سے ملاقات کے وقت انکو سچا اور اپنی صحیح خواب کی تعبیر کرنے والے سے یاد کیا _
يوسف ايّها الصديق
4 _ ساقی دربار نے بادشاہ کے خواب کو کامل اور دقیق طور پر یوسف (ع) کے لیے بیان کیا _
إنى أرى سبع بقرات ... أفتنا فى سبع

499

بقرات ... و أخر يابسات

5 _ ساقی دربار نے حضرت یوسف (ع) سے چاہا کہ خواب میں سات دبلی گائیں جو سات موٹی گائیوں کو کھارہی ہیں اور سات سرسبز اور سات خشك بالیوں کو جو دیکھا گیا ہے اسکی تعبیر و تا ویل کرے_

أفتنا فی سبع بقرات سمان یا کلہن سبع عجاف سبع سنبلات خضر و أخر یابست

6 _ ساقی کا تعبیر خواب کے لیے حضرت یوسف (ع) کی طرف رجوع کرنے کا مقصد یہ تھا کہ بادشاہ کے خواب کی تعبیر لوگوں تك پہنچائي جائے_

أفتنا فی سبع بقرات ... لعلّی أرجع إلی الناس

7 _ ساقی کا تعبیر خواب کے لیے یوسف (ع) کی طرف رجوع کرنے کا مقصد یہ تھا کہ حضرت یوسف (ع) کے مقام و منزلت لوگوں کو بتائي جائے_

لعلّی أرجع الی الناس

8 _ ساقی ، یہ خیال کرتا تھا کہ لوگونتك بادشاہ کے خواب کی تعبیر پہنچانے میں دربار مانع ہوگا_

لعلی أرجع الی الناس لعلّہم یعلمون

-----------------------------------------------

بادشاہ مصر:

بادشاہ مصر کا خواب 4; بادشاہ مصر کا ساقی اور حضرت یوسف (ع) 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 5 ، 6، 7;بادشاہ مصر کے خواب کی تعبیر کا لوگوں تك پہنچانا 6 ;بادشاہ مصر کے خواب کی تعبیر کی درخواست کرنا 5 ; بادشاہ مصر کے ساقی کا اجازت لینا 1 ; بادشاہ مصر کے ساقی کی فکر8; بادشاہ مصر کے ساقی کے مقاصد 6 ، 7 ; بادشاہ مصر کے ساقی کی خواہشات و امیدیں 5

یوسف (ع) :

یوسف (ع) سے ملاقات 1 ; یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 5 ، 6،7 ; یوسف (ع) کی صداقت 2 ;یوسف (ع) کے القاب 2 ; یوسف (ع) کے خواب کی تعبیر کا صحیح ہونا 3 ; یوسف کے مقامات 7

500

قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَباً فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنبُلِهِ إِلاَّ قَلِيلاً مِّمَّا تَأْكُلُونَ (٤٧)

یوسف نے کہا کہ تم لوگ سات برس تك مسلسل زراعت کروگے تو جو غلہ پیدا ہوا اسے بالیوں سمیت رکھ دینا علاوہ تھوڑی مقدار کے جو تمہارے کھانے کے کام میں آئے(47)

1_بادشاہ کے خواب میں سات موٹی گائیں مصر میں کھیتی باڑی میں رونق اور فراوانی کی علامت تھیں_

قال تزرعون سبع سنین دأب

(سات سال محنت کے ساتھ کھیتی باڑی کریں) یعنی سات سال آبادانی کے ہیں ظاہریہ ہے کہ حضرت یوسف (ع) اس معنی کو (سبع بقرات سمان) کے جملے سے سمجھے تھے_

2_ بادشاہ مصر کا خواب آنے والے پندرہ سالوں کے اچھے و برے حالات کے رموز کو بیان کررہا تھا_

قال تزرعون سبع سنین دأب

جملہ "تزرعون سبع سنین دأباً" سات سال محنت سے کھیتی باڑی کریں یعنی سات سال آبادانی کے ہیں اور جملہ " ثم یأتی من بعد ذلك سبع شداد" جو بعد والی آیت ہے وہ اسکو بتاتی ہے کہ سات سال قحطی اور خشك سالی کے ہیں " ثم یأتی من بعد ذلك عام ..." خشك سالی کے سات سال بعدفراواں بارش کاسال ہوگا_ پس بادشاہ کا خواب آنے والے پندرہ سالوں کے حالات کا بیان گر تھا_

3_ بادشاہ مصر کا خواب اصل میں آنے والے سخت و دشوار حالات سے نمٹنے کے لیے ایك دستور العمل اور پروگرام تھا_

قال تزرعون سبع سنین دأباً فما حصدتم فذروہ فی سنبلہ

اس سے معلوم ہوتاہے کہ حضرت یوسف (ع) نے بادشاہ کے خواب کی تعبیر مینان حقائق اور دستورالعمل کہ جن کی یاد دہانی کرائي گی تھی اس خواب سے استفادہ کیا _ اسی وجہ سے وہ خواب



پندرہ سال دور حکومت کی حکایت کرنے کے ساتھ ساتھ دستور العمل بھی تھا_

4 _بادشاہ کے خواب میں سرسبز اور خشك بالیاں، کھیتی باڑی کے محصولات کو سات سال آبادانی میں ہونے کو بتاتی تھیں_

فما حصد تم فذروہ فی سنبلہ

(تزرعون) کا جملہ اگر چہ جملہ خبری ہے لیکن (فذروہ ...) کے قرینے سے مقام انشاء کےمیں ہے_اس معنی سے مراد دستور و پروگرام ہے پس (تزرعون ...) کا معنی یہ ہوا کہ سات سال تك بڑی کوشش اور محنت سے زراعت کرو_ حضرت یوسف (ع) کی زراعت سے مراد ( فذروہ فی سنبلہ) (کے قرینے سے) دانے دار بالیوں والے پودوں کی زراعت تھي_حضرت یوسف(ع) نے کھیتی باڑی کے معنی کو (سبع سنبلات خضر ...) سے استفادہ کیا تھا_

5 _ بادشاہ مصر کے خواب میں پہلے سات سالوں میں بہت محنت اورکوشش کے ساتھ کھیتی باڑی کا ضروری ہونے کا پیغام پوشیدہ تھا_

سبع بقرات سمان ... قال تزرعون سبع سنین داب

(دأب) مصدر ہے جو کوشش کرنے کے معنی میں آتاہے _ اور (دأباً) آیت شریفہ میں اسم فاعل (دائبین)کی جگہ پر ذکر کیا گیا ہے ، اور (تزرعون) کے فاعل کے لیے حال واقع ہوا ہے اسی وجہ سے بہت زیادہ محنت و کوشش کرنے پر دلالت کرتاہے _ ظاہراً معلوم ہوتاہے کہ حضرت یوسف(ع) نے گائیں کے موٹے ہونے سے اس معنی کو اخذ کیا ہے_ یعنی بہت زیادہ کوشش سے زرعی محصولات کو حاصل کرکے غذائي مواد اور غلاّت کو سٹور کیا جائے_

6_بادشاہ کے خواب میں خشك بالیاں، محصولات غذائي کو سٹورکرنے کا پیغام اور ان کے ساتھ ان کے کٹے ہوئے خشك تنے بھی ہمراہ ہوں، پر دلالت کرتی تھیں_

و أخر یابسات ... فما حصد تم فذروہ فی سنبلہ

(فذروہ فی سنبلہ) کا جملہ مذکورہ دستور العمل کے ساتھ اس وجہ سے مناسبت رکھتاہے کہ بادشاہ نے اپنے خواب میں خشك بالیوں کو دیکھا تھا، کیونکہ خشك بالیاں ذخیرہ اور سٹور کرنے کو بتاتی ہیں _یہ بھی کہا جاسکتاہے کہ حضرت یوسف (ع) نے ( اخر یابسات) کے جملے سے مذکورہ بالا دستورالعمل کو اخذ کیا ہو_

7_بادشاہ کے خواب میں سات سال کھیتی باڑی کی فراوانی مینبچت کرنے کا پیغام پوشیدہ تھا_

فما حصد تم فذروہ فی سنبلہ إلّا قلیلاً مما تا کلون

(حصاد) حصد تم کا مصدر ہے _ کھیتی کاٹنے کے معنی میں آتاہے اور (ذروا) فعل امر ہے _ رہا کرنے کے معنی میں آتاہے _ (ممّا) میں من بیانیہ ہے _ اور (الاّ قلیلاً) استثناء ہے لفظ ماسے



جو جملہ (فما حصد تم ...) میں ذکر ہے تو معنی یوں ہوگا_جس کھیتی کو پکنے کے بعد کاٹ رہے ہو ان کوانہیں کے سٹوں کے ساتھ رکھ دو (یعنی ان کے دانوں کو ان کے تنے سے جدأنہ کریں فقط اتنی تھوڑی مقدار جو کہ غذا کا مصرف ہے اس کو سٹوں سے جدا کرو _

8 _ غلاّت کی پیداوار میں سات سال تك کوشش اور ان غلات کو انکی بالیوں کے ساتھ سٹور کرنا اور مصرف و استعمال میں بچت سے کام لینا ، یہ حضرت یوسف (ع) کی مصر کے لوگوں کو نصیحتیں تھیں تا کہ وہ قحطی و خشکسالی کے سات سال میں مشکلات کا مقابلہ کرسکیں _

قال تزرعون سبع سنین دأب

بعض حضرات اس کے قائل ہیں کہ بادشاہ کے خواب میں دستور العمل اور آئندہ کی چارہ جوئي و مشکلات کے سدّ باب کے لیے اشارہ نہیں تھا_ بلکہ جو طریقے حضرت یوسف (ع) نے بیان فرمائے وہ ان کا خدادادی علم تھا اور ان کا بادشاہ کے خواب کے ساتھ کوئي تعلق نہیں تھا_ مذکورہ بالا معنی بھی اسی بات کو بیان کرتاہے_

9_اگر غلات کو انکی بالیوں اور تنے و چھلکے کے ساتھ سٹور کرلیں تو خراب ہونے اور بیماریوں سے محفوظ رہنے کے

لیے زیادہ مناسب طریقہ ہے _
فما حصد تم فذروہ فی سنبلہ
10_ حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں مصر کی سرزمین کھیتی باڑی اور غلات کے محصولات کے عنوان سے اپنے مصرف سے زیادہ آمدنی دینے والی تھي_
قال تزرعون سبع سنین دأباً فما حصد تم فذروہ فی سنبلہ
11_ حضرت یوسف(ع) نے مصر کی حکومت سے اذیت اٹھانے کے باوجود بھی اپنے علم و دانش کو عطا کرنے میں دریغ نہیں کیا _
قال تزرعون ... إلّا قلیلاً مما تا کلون
12_ حضرت یوسف (ع) بزرگوار مرد مجاہداور درگذر کرنے والی شخصیت تھے_
أفتنا ... قال تزرعون
حضرت یوسف (ع) اگر چہ حکومت کی مشینری سے بے جرم و خطاء ستم اور قید و بندمیں دوچارہ ہوئے تھے لیکن پھر بھی اپنے علم و دانش کو بغیر کسی چون و چرا کے ان کے اختیار میں رکھ دیا _ یہ کام حضرت یوسف (ع) کی بلند و بالا شخصیت کی علامت ہے اور انکی بزرگواری اور جوانمردی کو بتا تا ہے _
13 _ علم و دانش کو پوشیدہ رکھنا بالخصوص جب معاشرہ اسکا محتاج ہو نیك اور پاك دل انسانوں کی شأن سے دور رہے _
قال تزرعون ... إلاّ قلیلاً مما تا کلون
14 _ خواب کی تعبیر میں نامناسب اظہار نظر کرنا، اسکی صحیح تعبیر و تفسیر کو ختم نہیں کرسکتا ہے_
قالوا أضغاث أحلام ... قال تزرعون سبع

503

سنین دأب
دربار میں خواب کی تعبیر کرنے والوں نے اگر چہ بادشاہ کو خواب تو در ہم بر ہم اور چرندو پرند قرار دیا لیکن پھر بھی حضر ت یوسف (ع) نے بادشاہ کے خواب کی جو تعبیر پیش کی وہ حقیقی طور پر پوری ہوئي یعنی ان کا اظہار خیال اس تعبیر پر اثر انداز نہ ہوا_
15 _ کافرں کا خواب بھی حقیقت کا بیان گر اور معاشرہ کو مشکلات و پریشانیوں سے بچانے کے لیے دستور العمل ہوسکتاہے_
قال الملك إنی ا ری ... قال تزرعون سبع سنین دأب
16_ حکومتوں کو اقتصادی پروگرام دینا اور کافروں کو بھوك و قحطی ا ور مشکلات سے نجات دینا جائز اور پسندیدہ کام ہے _
قال تزرعون سبع سنین ... الاّ قلیلاً مما تا کلون
17_ اقتصادی بحران اور پریشانیوں سے بچنے کیلئے بچت سے کام لینا اور بحرانی حالات سے نمٹنے کیلئے تیاری ضروری ہے _
فذروہ فی سنبلہ الاّ قلیلاً مما تا کلون
18_ اقتصادی مشکلات اور بحران میں معاشرتی اقتصاد کی ترقی کے شرائط سے استفادہ کرنا ضروری ہے _
تزرعون سبع سنین دأباً ... الاّ قلیلاً مما تأکلون
19_ حکومت کے لیے بحرانی اور قحطی صورتحال میں غذائي مواد کی تولیداور تقسیم میں کنٹرول کرنا ضروری ہے _
تزرعون سبع سنین ... الاّ قلیلاً مما تاکلون
آیت 49 میں مخاطب سے غائب کی طرف عدول یعنی (تغاثون) اور (تعصرون) کی جگہ پر (یغاث الناس) اور (یعصرون) کا ذکر گویا اس بات کو بتاتاہے کہ (تزرعون) اور (ذروہ) کے مخاطب حکومت کے رؤسا ہیں _
20_ معاشرہ کے حکمرانوں کے لیے ضروری ہے کہ اقتصادی مسائل کی پیش بینیاور حساب و کتاب پر مشتمل پروگرام مرتب کریں _
تزرعون سبع سنین ... مما یأکلون
-----------------------------------------------

احکام : 16
اعداد:
سات کا عدد 1 ، 4 ، 5 ، 7 ، 8
اقتصاد:
اقتصادی بحران کی پیش بینی کرنے کی اہمیت 20; اقتصادی بحران میں پیداوار بڑھانا 19;اقتصادی بحران میں تقسیم 19 ;اقتصادی بحران میں دستور العمل و پروگرام بنانا 17،18 ;اقتصادی پروگرام بنانے کی اہمیت 20;اقتصادی ترقی سے استفادہ کرنا 18
بادشاہ مصر:



بادشاہ مصر کا خواب 2 ، 3 ، 5 ، 6 ،7;بادشاہ مصر کے خواب کی تعبیر 1 ، 4
حکمران:
حکمرانوں کی ذمہ داری 20
حکومت :
بحرانی صورت میں حکومت کرنا 19; حکومت کی ذمہ داری 19
خواب:
تعبیر خواب کی کیفیت 14; خشك بالیوں کے خواب کی تعبیر 4 ، 6 ; سرسبز و تازہ بالیوں کے خواب کی تعبیر 4 ; موٹی گائیں کے خواب کی تعبیر1
خوراك کی راشن بندي:
خوراك کی راشن بندی کی اہمیت 19
سرزمین:
یوسف (ع) کے زمانے میں مصر کی سرزمین 10
عمل:
پسندیدہ عمل 16
غلات:
غلات کا سٹور کرنا 6 ;غلات کی بالیوں کے فوائد 9;غلات کے پیداوار کی اہمیت8 ; غلات کے سٹور کرنے کا طریقہ 9 ;غلاّت کے سٹور کرنے کی اہمیت 8
قدیم مصر :
قدیم مصر غلات کی پیداوار میں 10 ; قدیم مصر کی تاریخ 2; قدیم مصر کی توانیاں 10 ; قدیم مصر کے حکمرانوں کی اذیتیں 11 ; قدیم مصر میں زراعت 10 ;قدیم مصر میں سرسبز و شادابی 1
قحطی :
قطحی سے سدّ باب 8;قحطی کے سدّ باب کی اہمیت 16
کفار:
کفار کی مدد کرنے کے احکام 16 ; کفار کے خوابوں کا سچا ہونا 15
کھیتی باڑی :
کھیتی باڑی کی اہمیت 5 ; کھیتی باڑی میں نقصانات سے بچنے کا طریقہ 9
محسنین :
محسنین کی خصوصیات13
مصرف:
مصرف کرنے کے طریقے 7 ، 17; مصرف کرنے میں بچت کی اہمیت 7 ،17
معاشرہ :

معاشرے کی ضرورت کے وقت علم کو چھپانا 13; معاشرے کی ضروریات کو پورا کرنے کی اہمیت 13; معاشرے کے حکمرانوں کی ذمہ داری 20

نيك لوگ:

نيك لوگوں کی خصوصیات 13



یوسف (ع) :

یوسف (ع) اور قدیم مصر کی حکومت 11 ; یوسف(ع) اور قدیم مصر کے لوگ8;یوسف(ع) کا معاف کرنا 12 ; یوسف (ع) کو اذیت دینا 11 ; یوسف (ع) کی جوانمردی 11 ، 12 ; یوسف (ع) کی شخصیت 12 ;یوسف (ع) کی نصیحتیں 8 ; یوسف (ع) کے فضائل 11 ،12



ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلاَّ قَلِيلاً مِّمَّا تُحْصِنُونَ (٤٨)

اس کے بعد سات سخت سال آئیں گے جو تمھارے سارے ذخیرہ کو کھا جائیں گے علاوہ اس تھوڑے مال کے جو تم نے بچا کر کررکھا ہے (48)

1_حضرت یوسف (ع) نے بادشاہ مصر کے خواب میں سات دبلی گائیں کی تعبیر سات سال سبز و شا دابی کے بعد قحطی و سختی کے سات سال واقع ہونے سے کی _

ثم يأتی من بعد ذلك سبع شداد

لفظ (شداد)جمع ( شدید ) ہے اور اسکا مصدر (شدہ) یعنی سختی و دشواری لیا گیاہے _اور (سبع شداد) سے مراد سات سال خشکی اور قطحی ہیں _ اور (ذلك ) کا مشار الیہ سات سال خوشحالی اور فراوانی کے ہیں _

2 _ بادشاہ کے خواب میں سات سال فراوانی اور آبادی کے بعد قحطی کے سال تھے_

ثم يأتی من بعد ذلك سبع شداد

معلوم ہو تا ہے کہ جو بادشاہ کے خواب میں سات، دبلی پتلی گائیں موٹی گائیں کو کھارہی تھیں اس سے حضرت یوسف (ع) نے یہ اخذ کیا کہ قحطی کے سال فراوانی ،کے سالوں کے بعد رونما ہوں گے _

خواب کے بیان میں موٹی گائیں کا ذکر دبلی پتلی گائینسے پہلے کرنا ممکن ہے کہ یوسف (ع) کی اس تعبیر کی دوسری دلیل ہو_

3 _ بادشاہ مصر کے خواب میں فراوانی کے سال میں ذخیرہ شدہ خوراك سے خشك سالی کے سال میں استفادہ کرنا ايك پوشیدہ پیغام تھا_

ثم يأتی من بعد ذلك سبع شداد يأكلن ما قدمتم لہن

(يأكلن) اور (لہن) کی ضمیر (سبع شداد) کی طرف پلٹتی ہے اور (ما قدّمتم لهن) (جو تم نے آنے والے سالوں کے لیے بھیجا ہے) شادابی کے سالوں میں ذخیرہ شدہ ہے تو اس صورت میں (يأكلن ) کا معنی یہ ہوگا کہ جو تم نے فراوانی کے سالوں میں جمع کیا ہے اسکو کھائیں گے_

4 _ حضرت یوسف (ع) نے مصر کی حکومت کے کارندوں کو یہ

تاكيد فرمائي كہ ان فراوانی كے سات سالوں سے حاصل ہونے والی تمام خوراك كو استعمال نہ كريں بلكہ قحطی كے سالوں كے ليے اسكو بچا كر ركھيں _
ياكلن ما قدمتم لہن الا قليلاً مما تحصنون
(احصان) "تحصنون" كا مصدر ہے اسكا معنی كسی شے كو امن كی جگہ پر قرار دينا ہے تو اس وجہ سے (الاّ قليلاً مما تحضون) كا معنی يوں ہوگا جس خوراك كو تم نے انبار كركے ركھاہے ان كو قحطی كے سال ميں استعمال نہ كرنا شايد اس سے يہ احتمال ديا جاسكتاہے كہ پندرہويں سال كے بيچ كے ليے اسكو بچاكر ركھنا ہے_
5 _ بادشاہ مصر كے خواب ميں يہ پيغام پوشيدہ تھا كہ قحطی كے سالوں ميں تمام سٹور شدہ خوراك كو مصرف نہ كرنا ضروری ہے_
يأكلن ما قدمتم لہن الا قليلاً مما تحضون
(يأكلہن)فعل مضارع كا لفظ بادشاہ كے خواب كو نقل كرنے ميں جو (آيت 46) ميں استعمال ہوا ہے ، اس نكتہ كی طرف اشارہ كرتاہے كہ دبلی ، پتلی گائيں موٹی گائيں كو كھارہی ہيں ميں ان گائيں نے تمام موٹی گائيں كو نہيں كھايا وگرنہ فعل ماضی (أكلهن) كا استعمال كيا جاتاممكن ہے اس سے حضرت يوسف (ع) نے اس بات كو سمجھا كر كچھ غلات كو باقی ركھاجائے_
6 _ خواب ميں پتلی گائيں كا ہونا دشواری و سختی پيش آنے كی علامت تھی اور انكی تعداد سالوں كی تعداد كو بيان كررہی تھي_
يأكلہن سبع عجاف ... ثم يأتی من بعد ذلك سبع شداد
--------------------------------------------------
اعداد:
سات كا عدد 1 ، 2 ،3، 4
بادشاہ مصر:
بادشاہ مصر كا خواب 2 ، 3 ،5;بادشاہ مصر كے خواب كی تعبير 1 ، 6
خواب :
دبلی پتلی گائيں كے خواب كی تعبير 1 ،6
غلات:
غلات كا ذخيرہ كرنا 4;غلات كے انبار سے استفادہ كرنا 3
قديمی مصر:
قديمی مصر كی فراوانی 2 ; قديمی مصر ميں خشكسالی 3; قديمی مصر ميں قحطی 1،2
مصرف:
مصرف كرنے ميں بچت كرنا 4 ، 5
يوسف (ع) :
حضرت يوسف (ع) كا قصہ 4 ، 5 ،6;حضرت يوسف (ع) كو تعبير خواب كا علم 1 ;حضرت يوسف (ع) كی نصيحتيں 4



ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ (٤٩)
اس كے بعد ايك سال آئے گا جس ميں لوگوں كی فرياد رہی اور بارش ہوگی اور لوگ خوب انگور نچوڑيں گے(49)
1 _ حضرت يوسف (ع) نے مصر كی حكومت اور لوگوں كو يہ خوشخبری دی كہ قحطی كے سات سال ختم ہو جانے كے بعد نعمتوں كی فراوانی اور بارش كے برسنے كا سال آئے گا_
ثم يأتی من بعد ذلك عام فيہ يغاث الناس
(يغاث) كا فعل ممكن ہے كہ غيث (بارش) سے مشتق ہو اور يہ بھی احتمال ہے كہ غوث (مدد كرنا ) سے ليا گيا ہوپہلے احتمال كی صورت ميں (يغاث الناس) كامعنی يہ ہوگا كہ لوگوں پر بارش نازل ہوگی _ اور دوسرے احتمال كی صورت ميں معنی يہ ہوگا كہ لوگوں كی مدد كی جائے گی _ دونوں صورتوں ميں قحطی كے ختم اور فراوانی و آبادانی كے شروع ہونے

کا معنی پایا جاتاہے _
2_بادشاہ کا خواب گویا قحطی کے سالوں کے بعد برکتوں والے سال کی آمد کو بتارہا تھا_
أفتنا ... ثم يأتى من بعد ذلك عام فيہ يغاث الناس
بادشاہ کے خواب میں دبلی پتلی گائیں کے سات سروں سے حضرت یوسف (ع) نے یہ اخذ کیا کہ سات سال کے بعد قحطی ختم ہوجائے گی اور قحطی کا ختم ہونا بارش کے برسنے کی خبر دیتاہے ، اس سے زراعت میں رونق اور پھلوں میں فراوانی ہوگي_
3 _ قحطی کے سالوں کے بعد پہلے ہی سال اہل مصر نے پھلوں کی فراوانی کے سبب ان سے جو س لینا شروع کیا _
ثم يأتى ... و فيہ يعصرون
(عصر) کا معنی میوہ جات یا تر لباس سے پانی کو نچوڑنا ہے_ اور لفظ ( یعصرون) کا مفعول زراعت کی محصولات کے قرینے کی بناء پر پھل و میوہ جات ہیں _
4_مصر کے حکمرانوں کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ چودہ سالوں میں غلات کی زراعت اوراسکے مصرف و تقسیم کی نگرانی کریں_
ثم يأتى من بعد ذلك عام فيہ يغاث الناس و

508
فيہ يعصرون
مذکورہ جملہ حضرت یوسف (ع) کی گفتگو کے سیاق سے حاصل کیا گیا ہے کہ جو انہوں نے چودہ سالوں کے لیے دستورالعمل فرمایاہے_اور اس کو جملہ (تزرعون) اور (فذروہ) کے فعل مخاطب سے بیان کیا ہے_لیکن پندرہویں سال کی وضعیت و حالت اور اس قحطی کے بحران کے ختم ہونے کو (یغاث) اور (یعصرون) کے فعل سے بیان کیا ہے _ ان دو جملوں کے سیاق و سباق سے معلوم ہوتاہے کہ (تزرعون) کے مخاطب مصر کے حکمران تھے کہ جو زراعت اور اسکی تقسیم کے ذمہ دار تھے اور پندرہویں سال خود لوگ آزادانہ طور پر غلات کی زراعت اور مصرف کو خود ہی انجام دینگے_
5_خواب آئندہ کے حالات و واقعات کو بتانے اور بیان کرنے والے ہوسکتے ہیں _
يوسف أيہا الصديق أفتنا ... قال تزرعون ... ثم يأتى من بعد ذلك عام
6 _ خواب ممکن ہے کہ انسانوں کے لیے اپنے اندر الہامات اور مشکلات میں راہنمائي کے رموز رکھتے ہوں_
يوسف ايّہا الصديق أفتنا ... قال تزرعون ... ثم يأتى من بعد ذلك
7_ خواب کی تعبیر کا علم، آئندہ کے حوادث کے حلّ کا علم اور ان واقعات سے پیدا ہونے والی مشکلات سے چھٹکارہ کیلئے کار آمد ہے _
قال تزرعون ... عام فيہ يغاث الناس
------------------------------------------------
بادشاہ مصر:
بادشاہ مصر کا خواب2;بادشاہ مصر کے خواب کی تعبیر1
بشارت:
بشارت کی نعمت 1
خواب:
خواب اورآئندہ کے حوادث 5 ، 6; خواب کانقش و کردار5 ،6;خواب کی تعبیر میں آئندہ کی خبر7 ; سچا خواب 5،6
علم :
تعبیر خواب کے علم کی اہمیت 7
نیند:
نیند میں الہام ہونا 6
قدیمی مصر:
قدیمی مصر کی تاریخ 1،3،4; قدیمی مصر میں اقتصادی بحران کی مدت4

قدیم مصر کے لوگ:
قدیم مصرکے لوگ قحطی کے بعد 3;قدیم مصر کے لوگوں کو بشارت1
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 4;حضرت یوسف (ع) کی خوشخبریاں 1

509

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللاَّتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ (٥٠)
تو بادشاہ نے یہ سن کر کہا کہ ذرا اسے یہاں تو لے آئو پس جب نمائندہ آیا تو یوسف نے کہا کہ اپنے 2_مالك کے پاس پلٹ کر جائو اور پوچھو کہ ان عورتوں کے بارے میں کیا خیال ہے جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے کہ میرا پروردگار ان کے مکر سے خوب باخبر ہے (50)

1_ مصر کا بادشاہ حضرت یوسف(ع) کے پاس ساقی اور اپنے دربار کے آدمی کو بھیج کر خواب کی تعبیر سے آگاہ ہوا_
و قال الملك ائتونی بہ
2 _مصر کا بادشاہ اپنے تعجب خیز خواب کے بارے میں حضرت یوسف (ع) کی صحیح او رسچی تعبیرسے مطمئن ہو گیا_
و قال الملك ائتونی بہ
جب مصر کے بادشاہ نے اپنے خواب کی تعبیر اور تا ویل سنی تو حضرت یوسف (ع) کو حاضر کرنے کا حکم دیا ، اس سے معلوم ہوتاہے کہ حضرت یوسف (ع) کی عالمانہ تعبیر سے وہ متاثر ہوا تھا_
3 _ مصرکے بادشاہ نے جب اپنے خواب کی تعبیر سنی تو حضرت یوسف (ع) کو اپنے پاس لانے کا حکم دیا _
و قال الملك ائتونی بہ
4 _ مصر کے بادشاہ نے جب اپنے خواب کی تعبیر معلوم کرلی تو حضرت یوسف (ع) کو زندان سے آزاد کرنے اور دربار میں رہنے کا حکم دیا _
و قال الملك ائتونی بہ ... قال ارجع
بادشاہ کے حکم کے باوجود بھی جب حضرت یوسف (ع) زندان سے باہر اور دربارمیں تشریف نہیں لائے، اس سے معلوم ہوتاہے کہ بادشاہ کا جو فرمان تھا (ائتونی بہ ) (اسکو حاضر کرو) یہ فرمان اجباری نہیں تھا بلکہ حضرت (ع) کو زندان سے آزاد کرنے

510
اور دربار میں آنے کا دستور تھا_
5 _بادشاہ کا ساقي، حضرت یوسف (ع) کو زندان سے آزاد کرانے اور دربار میں بادشاہ کے ہاں حاضر کرنے کے لیے زندان کی طرف روانہ ہوگیا_
فلما جاء ہ الرسول
"الرسول " میں (الف و لام ) عہد ذکری کا ہے اور آیت نمبر 45 میں جو(فأرسلون) ہے اس کے قرینہ سے معلوم ہوتاہے کہ یہ قاصد بادشاہ کا ساقی ہی تھا جو خواب کی تعبیر معلوم کرنے کے لیے حضرت یوسف (ع) کی طرف روانہ کیا گیا تھا _
6 _حضرت یوسف (ع) نے دربار کی طرف سے بھیجے ہوئے قاصدین کو واپس لوٹا دیا تا کہ وہ بادشاہ کو کہیں کہ وہ زلیخا کے مہمانوں کے واقعہ کے بارے میں تحقیق کریں_
قال ارجع الی ربك فسئلہ ما بال النسوة
(بال) کے لفظ سے مراد شان اور مہم کام ہے لیکن آیت شریفہ میں اس سے مراد ماجرا اور داستان ہے_
7_حضرت یوسف (ع) کی زندان سے باہرآنے اور بادشاہ کے ہاں جانے کے لیے یہ شرط تھی کہ ان عورتوں کی تفتیش کی جائے جنہوں نے زلیخا کی دعوت میں اپنے ہاتھوں کو کاٹ دیا تھا_
قال ارجع الی ربك فسئلہ ما بال النسوة التی قطعن أیدیھن
8_ حضرت یوسف (ع) کأن عورتوں کے بارے میں جنہوں نے یوسف (ع) کے جلوے کو دیکھ کر اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے

تحقیق کرانے کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنی بے گناہی کو ثابت اور تہمتکو دور کریں _
قال ارجع الی ربك فسئلہ ما بال النسوة التی قطعن أیدیھن
9_ اپنی حیثیت و مقام کو واپس لانا اور نامناسب تہمتوں کو دور کرنا ضروری ہے_
فلما جاء ہ الرسول قال ارجع الی ربك فسئلہ ما بال النسوة
10_ حضرت یوسف (ع) کی نگاہ میں زندان سے رہائي اور مشکلات و پریشانیوں سے نجات کی نسبت اپنی شخصیت و مقام کو لوٹأنا ،زیاہ اہمیت کا حامل ہے_
فلمّا جاء ہ الرسول قال ارجع إلی ربك فسئلہ ما بال النسوة
11_ حضرت یوسف (ع) کی پاکدامنی و عفت کے اثبات کے لیے زلیخا کی دعوت اور اشراف کی عورتونکا اپنے ہاتھوں کو کاٹنا، بہت ہی واضح اور گویا ثبوت تھا_
فسئلہ ما بال النسوة الّتی قطعن ایدیھن
حضرت یوسف (ع) اپنے مقدمے کی چھان بین کے لیے (التی قطعن ایدیھن) کے جملےبیان کرتے ہیں یعنی زلیخا کی دعوت اور اشراف کی عورتوں کا ہاتھ کاٹنا ،اسکو بیان کرکے اپنی بے گناہی کو ثابت کرناچاہتے ہیں_ اس سے یہ کہ


جاسکتاہے کہ حضرت یوسف (ع) مذکورہ قصہ کو اپنی عفت ، و پاکدامنی اور بے گناہی کو ثابت کرنے کے لیے بہترین گواہ کے طور پر پیش کرنا چاہتے ہیں _
12_حضرت یوسف (ع) نے زلیخا کی خدمات کا لحاظ کرتے ہوئے بادشاہسے اس کے بارے میں کوئي شکایت نہیں کي_
فسئلہ ما بال النسوة التی قطعن ایدیھن
حالانکہ زلیخأنے اشراف کی دوسری عورتوں کی طرح حضرت یوسف (ع) پر تہمت لگانے اور انکی پریشانیونکو زیادہ کرنے میں کوئي کمی نہیں کی تھی لیکن حضرت یوسف(ع) نے اسکا ذکر نہیں کیا اور اس کے خلاف بادشاہ کو کوئي شکایت نہینکی _ اس سے یہ ظاہر ہوتاہے کہ زلیخأنے حضرت یوسف (ع) کے لئے بچپن اور نوجوانی میں ان کے لیے جو خدمات انجام دیں تھیں اسکو مد نظر رکھتے ہوئے حضرت یوسف (ع) نے ان کے بارے میں کوئي شکایت نہیں کي_
13_حضرت یوسف (ع) باعظمت اور بزرگوار شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ آزاد اور کریم انسان تھے_
قال الملك ائتونی بہ ... فسئلہ ما بال النسوة التی قطعن ایدیھن
14 _ حضرت یوسف (ع) نے بادشاہ کو اپنی بے گناہی بتانے کے ساتھ ساتھ اس بات کی تاکید کی کہ ان کے قیدخانے میں جانے کا سبب ،اشراف کی عورتوں کا مکر و حیلہ تھا_
إن ربّی بکیدھنّ علیم
15_ حضرت یوسف (ع) اس بات پر تاکید کرتے تھے کہ ان کے خلاف دربار کے اشراف کی عورتوں کے مکر سے خداوند متعال اچھی طرح واقف ہے_
إن ربّی بکیدھن علیم
16_حضرت یوسف (ع) نے بادشاہ کو دیئے گئے اپنے پیغام مینخداوند متعال کو انسانوں کے امور کی حقیقت سے واقف و آگاہ بیان کیا_
إن ربی بکیدہنّ علیم
17_ حضرت یوسف (ع) نے بادشاہ مصرکو اپنے پیغام میں خداوند متعال کو اپنا ربّ اور مدبّر کے عنوان سے تعارف کرایا_
فسئلہ ما بال النسوة ... انی ربّی بکیدہن علیم
18_حضرت یوسف(ع) نے اپنے پیغام میں بادشاہ کو یہبتادیا وہ اسے اپنا رب و مالك نہیں سمجھتا اور نہ ہی اپنے آپ کو اس کا غلام سمجھتا ہے_
إن ربّی بکیدھن علیم
-----------------------------------------------
اسماء و صفات:
علیم 15

512

اشراف مصر :

اشراف مصر کی عورتوں کا زلیخا کی دعوت میں ہونا11 ; اشراف مصر کی عورتوں کا مکر 15;اشراف مصر کی عورتوں کے مکر کرنے کے آثار 14

بادشاہ مصر:

بادشاہ مصر اورحضرت یوسف 3;بادشاہ مصر کا اطمینان 2;بادشاہ مصر کا ساقی اور حضرت یوسف (ع) 5 ; بادشاہ مصر کی خواہشات 3;بادشاہ مصر کے اوامر 4; بادشاہ مصر کے خواب کی تعبیر 1;بادشاہ مصر کے ساقی کا کردار1

تہمت :

تہمت کو دور کرنے کی اہمیت 9

دوری اختیار کرنا :

شرك الہی سے دوری اختیار کرنا 18

زلیخا:

زلیخا کے مہمانوں سے تفتیش 7

زندان:

زندان سے نجات کی قدر و منزلت 10

عزت و آبرو:

عزت و آبرو کے واپس لوٹنے کی اہمیت 9;عزت و آبرو کے واپس لوٹنے کی قدر و قیمت 10

یوسف (ع) :

حضرت یوسف (ع) اور ان کی قدر منزلتیں 10 ; حضرت یوسف اور بادشاہ مصر1،7،14،16،17،18; حضرت یوسف (ع) اور بادشاہ مصر کا ساقی 6 ; حضرت یوسف (ع) اور تحقیق کرنے کی درخواست 6 ،7،8; حضرت یوسف (ع) اور ربوبیت خداوندی 17; حضرت یوسف(ع) اور زلیخا کی خدمات12; حضرت یوسف (ع) اور زلیخا کے مہمانوں کا قصہ 6;حضرت یوسف (ع) اور علم الہی 15 ،16;حضرت یوسف (ع) سے تہمت کو دور کرنا 8 ;حضرت یوسف (ع) کا دوری اختیار کرنا18 ; حضرت یوسف (ع) کا قصہ 2 ، 3 ، 4 ،5،6 ، 7 ، 8 ، 11 ،2 1،14 ، 17 ، 18; حضرت یوسف (ع) کا مدبر ہونا 17; حضرت یوسف (ع) کا مربی ہونا 17 ;حضرت یوسف (ع) کو تعبیر خواب کا علم 1;حضرت یوسف (ع) کی بے گناہی 8،14; حضرت یوسف (ع) کی تعبیر خواب کا صحیح ہونا 2 ;حضرت یوسف (ع) کی جوانمردی 13; حضرت یوسف(ع) کی خواہشات 6 ، 7،8; حضرت یوسف (ع) کی زندان سے نجات 3 ، 4 ،5;حضرت یوسف (ع) کی شخصیت 13;حضرت یوسف (ع) کے عفت کے دلائل 11;حضرت یوسف (ع) کے افکار10;حضرت یوسف (ع) کے کرامات 13; حضرت یوسف (ع) کے فضائل 13; حضرت یوسف (ع) کے زندان کا فلسفہ 14

513

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ قَالَتِ امْرَأَةُ الْعَزِيزِ الآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَاْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ (٥١)

بادشاہ نے ان عورتوں سے دریافت کیا کأخر تمھارا کیا معاملہ تھا جب تم نے یوسف سے اظہار تعلق کیا تھاُن لوگوں نے کہا کہ حاشا للہ ہم نے ہرگز ان میں کوئي برائي نہیں دیکھی _ تو عزیز مصر کی بیوی نے کہا کہ اب حق بالکل واضح ہوگیاہے کہ میں نے خود انھیں اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کی تھی اور وہ صادقین میں سے ہیں(51)

1_بادشاہ مصر نے اشراف کی عورتوں کو حضرت یوسف (ع) کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ کی تحقیق کے لیے حاضر کیا_

قال ما خطبکن

2_ بادشاہ مصر نے حضرت یوسف (ع) کا اشراف کی عورتوں کے ساتھ جو واقعہ ہوا تھا، اسکو عظیم اور اہم سمجھا اور بذات خود اشراف کی عورتوں سے تفتیش و تحقیق کي_
قال ما خطبکنّ اذا راودتنّ یوسف عن نفسہ
(خطب) کا معنی کام اور عظیم مسئلہ ہے یہاں اس سے مراد، داستان و قصہ ہے _
3 _ بادشاہ کا اشراف کی عورتوں سے تفتیش کرنا، حقیقت میں حضرت یوسف (ع) کے تقاضے اور پیغام کا جواب تھا_
فسئلہ ما بال النسوۃ ... قال ما خطبکنّ
4_ بادشاہ مصر، اشراف کی عورتوں سے تفتیش کرنے


سے پہلے ہی انکی جو حضرت یوسف (ع) سے خواہش (مقصود و مطلوب تك پہنچنے کی درخواست)تھی اور خود حضرت یوسف (ع) کی بے گناہی سے آگاہ و واقف ہو چکا تھا_
قال ما خطبکنّ اذروودتنّ یوسف عن نفسہ
(إذ) کا لفظ(خطبکنّ) سے بدل اشتمال ہے اور بادشاہ کے اس مقصود کو بیان کرتاہے جو اس واقعہ کے بارے میں تفتیش و تحقیق کررہا تھا_ تو اس صورت میں (ما خطبکنّ ...) سے مراد یہ ہوا کہ تمہارا کیا مسئلہ و واقعہ تھا؟ظاہراً میری نظر میں مقصد یہ تھاکہ جو اپنے مقصود و مطلوب تك پہنچنے کے لیے حضرت یوسف (ع) سے خواہش کررہی تھیں وہ کیا واقعہ تھا_ شاہ نے یہ تصریح کی کہ تم عورتوں نے یوسف (ع) سے اپنی آرزو کو پورا کرنے کی خواہش کی تھی اس سے ظاہر ہوا ہے کہ وہ حضرت یوسف(ع) کی بے گناہی سے آگاہ ہو چکاتھا_
5_اشراف کی عورتوں نے حضرت یوسف (ع) سے اپنی آرزو کو پورا کرنے کی خواہش کرنے سے انکار نہیں کیا _
ما خطبکن اذ راودتنّ یوسف(ع) عن نفسہ قلن حش ا للّہ ما علمنا علیہ من سوء
6_اشراف کی عورتوں نے بادشاہ مصر کے حضور حضرت یوسف (ع) کی پاکدامنی اور ان کأن چیزوں سے آلودہ ہونے سے مبرّا و پاك ہونے کی گواہی دي_
قلن حاشا للّہ ما علمنا علیہ من سوء
(بدی و آلودگي)کے کلمے سے پہلےنفی واقع ہوئي ہے_ اس سے اطلاق ظاہر ہوتاہے یعنی ہر شے کی برائي اور بدی سے پاك و منزہ تھے لفظ ( من) زائدہ بھی اس معنی کی تاکید کرتاہے_
7_اشراف مصر کی عورتوں کے نزدیك حضرت یوسف (ع) اپنی پاکدامنی کی وجہ سے خداوند متعال کی مخلوقات میں سے بے نظیر اورحیرت انگیز مخلوق تھے_
قلن حش للّہ
8_حضرت یوسف (ع) حیرت انگیز عفت کے مالك اور بہت ہی زیادہ قابل تعریف ہیں _
قلن حش للّہ
(حش للّہ) کا جملہ اسوقت استعمال ہوتاہے جب تعجب و شگفتی میں شدت ہو_
9_ بادشاہ مصراور قدیمی مصر کے درباري، حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں خداوند متعال کے وجود اور اسکے پاك و پاکیزہ ہونے پر اعتقاد رکھتے تھے_
قلن حش للّہ
10_ زلیخا بھی حضرت یوسف (ع) کے عورتوں والے واقعہ کے سلسلہ میں ہونے والی تفتیش و تحقیق والی عدالت میں حاضر تھي_
قالت امرأت العزیز الان حصحص الحق
11_ زلیخا کا شوہر، اشراف کی عورتونوالی عدالت و انصاف کے وقت زندہ تھا اور وہ حکومت مصر کے


عزیزمصر والے عہدے پر فائز تھا_
قالت امرأت العزیز
زلیخا کو (زوجہ عزیز) سے ذکر کرنے کا معنی یہ ہے کہ اس عدالت کی کاروائي کے وقت اسکا شوہر زندہ تھا اور

عزیزمصر کے منصب پر فائز تھا_
12 _عزیزمصر کا منصب و عہدہ قدیمی مصر کی بادشاہت میں حکومتی عہدوں میں سے تھا_
و قالت الملك ... قالت أمرأت العزيز
حضرت یوسف (ع) کے بھائیوں کا آیت 88 میں اسکو (عزیز) مصر سے یاد کرنا یہ بتاتا ہے کہ (امرأت العزیز) مصر کی حکومت کا کوئي عہد ہ تھا،نہ کہ بادشاہ کی بیوی زلیخا کانام__
13_ زلیخانے اشراف مصر کی عورتوں کی حضرت یوسف(ع) کے پاك دامن ہونے پر گواہی کی تصدیق کی اور ان کی گفتگو کو حق کے واضح ہونے سے تعبیر کیا_
قالت امرأت العزيز الان حصحص الحق
"حصحصہ " (حصحص) کا مصدر ہے جسکا معنی چھپی ہوئي چیز کا روشن و واضح ہونا ہے بعض نے کہا ہے کہ ثبوت و استقرار کے معنی میں آتاہے _
14_ بالآخر حق ہی روشن اور واضح ہوتا ہے_
الآن حصحص الحق
15_ باطل ہمیشہ کے لیے حق کو چھپانہیں سکتاہے_
الآن حصحص الحق انا راودتہ عن نفسہ
16_ زلیخانے بادشاہ مصر کے سامنے یہ گواہی دی کہ اس نے حضرت یوسف (ع) سے اپنے مقصود کی درخواست کی تھی اور اس نے اس بات کو قبول کرنے سے انکار کیا تھا_
انا راودتہ عن نفسہ و انہ لمن الصادقين
(انا راودتہ عن نفسہ) کی آیت شریفہ اسکو بیان کررہی ہے جو آیت شریفہ 26 کے ذیل نمبر2 میں بیان ہوا ہے جو کہ حصر پر دلالت کررہا ہے_ یعنی میں نے ہی اس سے خواہش کی تھی وہ اس طرح کی خواہش و آرزو نہیں رکھتا تھا_
17_اس عدالت کی کاروائي سے پہلے زلیخا، حضرت یوسف (ع) کو مجرم قرار دیتی تھی اور ان پر اپنی آرزو تك پہنچنے کی تہمت لگاتی تھي_
قالت امرأت العزيز الآن حصحص الحق انا راودتہ عن نفسہ و انہ لمن الصادقين
مذکورہ بالا معنی (الآن) کی صفت سے استفادہ کیا گیا ہے _
18_زلیخانے بادشاہ مصر کے سامنے حضرت یوسف (ع) کی صداقت اور سچ بولنے کی تاکید کی _
و انہ لمن الصادقين
19_زلیخانے حضرت یوسف (ع) کو اپنی آرزو پورا کرنے کی خواہش کی تہمت میں اپنے جھوٹ بولنے کا اعتراف کیا_
أنا راودتہ عن نفسہ و انہ لمن الصادقين



------------------------------------------------

اشراف مصر:
ا شراف مصر کا عقیدہ 9; اشراف مصر کی عورتوں سے تفتیش کرنا 1 ،3،2;اشراف مصر کی عورتوں کا اپنی آرزو کو پورا کرنے کی کوشش 5،4; اشراف مصر کی عورتوں کی سوچ7;اشراف مصر کی عورتوں کی گواہی 6;اشراف مصر کی عورتیں اور حضرت یوسف (ع) 5،6،7
اقرار:
جھوٹ بولنے کا اقرار 19
باطل :
باطل کی شکست 15
بادشاہ مصر:
بادشاہ مصر اور اشراف مصر کی عورتیں 1 ، 2 ، 4; بادشاہ مصر اور حضرت یوسف (ع) 3 ، 4;بادشاہ مصر اور حضرت یوسف (ع) کا قصہ 2 ;بادشاہ مصر کا تفتیش کرنا 1 ، 2 ، 3;بادشاہ مصر کا عقیدہ 9;بادشاہ مصر کی آگاہی 4 ;بادشاہ مصر

کی فکر 2
حق :
حق کأنجام و نتیجہ 14; حق کا روشن و واضح ہونا 14;حق و باطل 15
خود :
خود اپنے خلاف اقرار کرنا 19
زلیخا:
زلیخا اور اشراف مصر کی عورتوں کا عدالت میں پیش ہونا 10 ; زلیخا اور اشراف کی عورتوں کی گواہی 13 ; زلیخا اور بادشاہ مصر 18;زلیخا اور حضرت یوسف (ع) 16 ; زلیخا اور حضرت یوسف کی عفت 13;زلیخا اور حقانیت حضرت یوسف(ع) 13;زلیخا عدالت کی روائي و تفتیش سے پہلے 17; زلیخا کا اپنی آرزو کو پانے کی کوشش کرنا 16 ; زلیخا کا اقرار 13،16،18، 19; زلیخا کا جھوٹ بولنا 19;زلیخا کی تہمتیں 17 ، 19;زلیخا کی فکر 13 ;زلیخا کی گواہی 16
عزیز مصر:
اشراف مصر کی عورتوں سے عدالت کی تفتیش کے وقت عزیزمصر کا ہونا 11
عقیدہ :
خداوند متعال پر عقیدہ رکھنا 9 ; عقیدہ کی تاریخ 9
قدیمی مصر:
قدیمی مصر کی حکومت کے عہدے 12;قدیمی مصر کی حکومت میں عزیزی کا عہدہ 12;قدیمی مصر میں اشراف کا عقیدہ 9
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) پر تہمت 17 ، 19 ; حضرت یوسف (ع) کا بے مثل ہونا 7 ;حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 3 ، 4،5، 6،7،10 ،11، 13 ،16، 17،18،19;حضرت یوسف (ع) کی بے گناہي4; حضرت یوسف (ع) کی تعریف 8;حضرت یوسف (ع) کی خواہشات 3;حضرت یوسف (ع) کی عفت 6 ،7، 8،16 ;حضرت یوسف (ع) کی صداقت 18; حضرت یوسف (ع) کے خلاف جھوٹی سازش5; حضرت یوسف (ع) کے فضائل 8

517

ذَلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ (٥٢)
یوسف نے کہا کہ یہ ساری بات اس لئے ہے کہ 3_بادشاہ کو یہ معلوم ہوجائے کہ میں نے اس کی عدم موجودگی میں کوئي خیانت نہیں کی ہے اور خدا خیانت کاروں کے مکر کو کامیاب نہیں ہونے دیتا(52)

1_ حضرت یوسف (ع) نے مصر کے زندان میں بادشاہ کی دعوت کو قبول نہ کرنے اور اس کے پاس حاضر نہ ہونے اور ان سے انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے دلائل کو ذکر کیا _
قال ارجع الی ربك ... ذلك لیعلم
(ذلك لیعلم ...) سے آخر تك کی آیت شریفہ کے الفاظ زلیخا کے ہیں یا حضرت یوسف (ع) کا قول ہے مفسرین نے اس میں دو نظریات کو بیان کیا ہے _ اس بات پر کافی دلائل موجود ہیں کہ یہ حضرت یوسف (ع) کا کلام ہے ہم ان میں سے بعض کو بیان کرتے ہیں ظاہر یہ ہے کہ (أن اللہ ...) کا عطف (أنی لم أخنہ) پر ہو اور جملہ (ذلك لیعلم ... أن اللہ یهدي ...) اس سے احتمال نہیں دیا جاسکتا کہ یہ زلیخا کا کلام ہو _ کیونکہ بعد والی آیت شریفہ میں جو اعتقاد اور بلند معارف و حقائق اوران پر یقین ذکر ہواہے وہ زلیخا جیسی عورت سے بعید ہے جو مشرکین جیسے عقائد رکھتی ہے _
2 _ حضرت یوسف (ع) کے انصاف طلب کرنے اور اشراف کی عورتوں کی تفتیش کرانے میں یہ مقصد پوشیدہ تھا تا کہ عزیز مصر جان لے کہ حضرت یوسف (ع) اسکی زوجہ سے نامشروع رابطہ کرنے سے مبرّا و منزہ تھے_
ذلك لیعلم أنی لم أخنہ بالغیب
اگر (ذلك لیعلم ...) کے جملے کو حضرت یوسف (ع) کا قول سمجھیں تو (ذلك) کا مشارالیہ زندان سے خارج نہ ہونا اور اشراف کی عورتوں کے خلاف مقدمہ کرنا ہوگا، (یعلم) اور (لم أخنہ) میں جو ضمیر ہے وہ ممکن ہے (عزیز) کی طرف پلٹ

رہی ہو_ اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد ( ملك) ہو_ مذکورہ بالا تفسیر پہلے

518

احتمال کی صورت میں ہے تو اس صورت میں معنی یوں ہوگا(ذلك لیعلم ...) یعنی میرا قید خانے سے باہر نہ جانا اور انصاف کا تقاضا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ عزیز مصر اس بات کو جان لے کہ میں نے اس کی عدم موجود گیمیں اس سے خیانت نہیں کی ہے_

3 _ حضرت یوسف (ع) کا عورتونسے تفتیش اور انصاف کرنے کے تقاضے کا مقصد یہ تھا کہ بادشاہ کو ثابت کرے کہ وہ اسکی زوجہ سے کوئي نامشروع رابطہ نہیں رکھتا تھا اور نہ ہی اس نے کوئي خیانت کی ہے _

ذلك لیعلم أنی لم اخنہ بالغیب

مذکورہ بالا تفسیر اس صورت میں ہے کہ (یعلم)اور (لم أخنہ) میں جوضمیر ہے وہ (ملك) کی طرف پلٹ رہی ہے_

4_ بادشاہ مصر کی زوجہ اور زلیخا کے کھانے کی دعوت کی مہمان عورتیں، حضرت یوسف (ع) پر دلباختہ ہوگئیں تھیں_

ذلك لیعلم انی لم اخنہ بالغیب

یہ اس صورت میں ہے کہ(یعلم) اور( لم اخنہ) کی ضمیر (ملك) کی طرف پلٹے_ اور جملہ (ذلك لیعلم ...) سے معلوم ہوتاہے کہ بادشاہ کی زوجہ بھی ان ہی میں سے تھی جنہوں نے اپنے ہاتھوں کو کاٹ ڈالا تھا_

5_ اپنے اوپر ناروا تہمت دور کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے_

ذلك لیعلم انی لم اخنہ بالغیب

6 _ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہونے کی صورت میں اپنی عفت کو بچانا اور خلوت میں خیانت سے پرہیز کرنا، قابل ستائشے اور نیك خصلت ہے_

ذلك لیعلم انی لم اخنہ بالغیب

(بالغیب)(خلوت میں ) یہ کلمہ ممکن ہے (لم اخنہ) میں فاعل کی ضمیر یا اسکی مفعول کی ضمیر کےلئے حال ہو تو اس صورت میں (لم أخنہ بالغیب ) کا معنی یہ ہوگا جب وہ میری آنکھوں سے پوشیدہ تھا یا میں اسکی آنکھوں سے پوشیدہ تھا تو میں نے اس سے کوئي خیانت نہیں کي_

7_ لو گوں کی ناموس پر تجاوز کرنا، ان کے ساتھ خیانت ہے _

ذلك لیعلم انی لم اخنہ بالغیب

8_ لوگوں سے خیانت کرنا، گناہ اور بری عادت ہے _

ذلك لیعلم انی لم اخنہ بالغیب

9_ خداوندمتعال، خیانت کرنے والوں کے مکرو حیلہ کو پر ثمر اور نتیجہ خیز نہیں ہونے دیتا_

و أن الله لا یهدی کید الخائنین

10_ اشراف مصر کی عورتیں اور حضرت یوسف (ع) پر خیانت کی تہمت لگانے والي، خیانت کاروں میں سے تھیں_

ان الله لا یهدی کید الخائنین

519

(الخائنین ) کا مصداق زلیخا اور اشراف کی عورتیں نیز دربار کے وہ لوگ تھے جنہوں نے حضرت یوسف (ع) کو زندان میں ڈالنے کا ارادہ کیا تھا_( ثم بدا لہم من بعد ما رأوا الآیات لیسجنہ) آیت 35

11_ خداوند متعال، اشراف کی عورتوں کے مکر وفریب کو دور اور حضرت یوسف (ع) کو قید خانے سے نجات دینے والا ہے _

إن الله لا یهدی کیدالخائنین

12_ حضرت یوسف (ع) کے انصاف کا تقاضا کرنے کا مقصد یہ تھا وہ بادشاہ مصر کے سامنے یہ ثابت کرے کہ خیانت کار کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہونگے اور ان کا مکر، انجام تك نہیں پہنچے گا_

ذلك لیعلم ... ان الله لا یهدی کید الخائنین

جیسا کہ گذر چکاہے کہ (ان الله لا یهدی ...) کے جملے کا عطف (أنی ...) پر ہے ، یعنی جملہ (ذلك لیعلم ان الله ...) کا معنی یہ ہوگاکہ عزیز مصر اور بادشاہ مصر اس بات کو جان لیں کہ خداوند متعال خیانت کاروں کے مکر و حیلہ کو انجام تك نہیں

پہنچنےدیتا_

13 _ حضرت یوسف (ع) کی یہ کوشش تھی کہ بادشاہ مصر کو اس بات پر متوجہ کریں کہ مستقبل کے واقعات و حالات میں ارادہ الہی اور سنت پروردگار ہی حتمی و آخری امر ہوتاہے _

ذلك ليعلم ... ان الله يهدى كيد الخائنين

-----------------------------------------------

الله تعالي:

الله تعالی اور خیانت کاروں کا مکر 9; الله تعالی کأنجات عطا کرنا 11 الله تعالی کی سنتوناور طریقوں کاکردار 13 ;; الله تعالی کے ارادے کا کردار 13

اشراف مصر :

اشراف مصر کی عورتوں سے تفتیش 3 ; اشراف مصر کی عورتوں کی خیانت 10 ; اشراف مصر کی عورتوں کے مکر کا دور ہونا 11

جنسی تجاوز :

جنسی تجاوز کا خیانت ہونا 7

حوادث :

حوادث میں مؤثر اسباب13

خیانت کار :

خیانت کاروں کے مکر کا شکست پذیر ہونا 9 ،12

خود:

اپنے نفس کے دفاع کی اہمیت 5 ; خود سے تہمت کو دور کرنا 5

خیانت :

خیانت سے اجتنا ب6 ; خیانت کا گناہ ہونا 8 ; خیانت کے موارد 7

صفات:



پسندیدہ صفات 6

عزیز مصر:

عزیز مصر اور حضرت یوسف (ع) 2

عفت :

عفت کی اہمیت 6

عمل:

ناپسند عمل 8

گناہ :

گناہ کے موارد 8

یوسف (ع) :

یوسف (ع) اور بادشاہ مصر 3 ، 12 ، 13; یوسف (ع) اور بادشاہ مصر کی دعوت کا ردّ کرنا 1 ; یوسف (ع) اور بادشاہ مصر کی زوجہ 3;یوسف (ع) سے خیانت کرنے والے 10; یوسف (ع) کا اپنے حق کو اثبات کرنے کا طریقہ 3; یوسف (ع) کأنصاف طلب کرنے کا فلسفہ 2 ، 3 ،12;یوسف (ع) کأنصاف طلب کرنا 1 ;یوسف (ع) کا زندان میں ہونا 1 ;یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 10 ، 12 ،13; یوسف (ع) کو نجات دینے والا 11;یوسف (ع) کی تعلیمات 13 ;یوسف (ع) کی زندان سے نجات 11 ; یوسف (ع) کی عفت 2 ، 3 ;یوسف (ع) کی کوشش13

وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلاَّ مَا رَحِمَ رَبِّيَ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ (٥٣)

اور میں اپنے نفس کو بھی بری نہیں قرار دیتا کہ نفس بہر حال برائیوں کا حکم دینے والا ہے مگر یہ کہ میرا پروردگار رحم کرے کہ وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (53)

1_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے آپ کو گناہوں سے بچانے اور برائیوں کے ارتکاب سے محفوظ رہنے کو امداد الہی کا مرہون منت سمجھاُنہ کہ توفیق الہی کے بغیر اپنے ارادہ کو دخیل سمجھا_
أنی لم اخنہ ... و ما ابرّ ء نفسی إن النفس لامارة بالسوء الآّما رحم ربي
جملہ( ما أبره نفسي) (میں اپنے نفس کو برائیوں کے ارتکاب سے بری قرار نہیں دیتاہوں) کوجب جملہ (لم اخنہ بالغیب )


سے ارتباط دیں گےنیز عورتوں کی حضرت یوسف (ع) کی پاکدامنی پر گواہی دینا(حاش لله ما علمنا علیہ من سوء) اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یوسف (ع) کا اس جملے ( ما ابرء نفسي) کو بیان کرنے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ میں گناہ کا مرتکب ہو اہونبلکہ ( الآما رحم ربي) کی عبارت سے یہ معلوم ہوتاہے کہ اس بات کو بتانا چاہتے ہیں کہ میں جو ابھی تك گناہ کا مرتکب نہیں ہوا اس میندر حقیقت میری کوئي ذاتی طاقت نہیں ہے کیونکہ ہر انسان کأنفس بلکہ میرأنفس بھی ذاتی طور پر گناہ و بدی کی طرف ترغیب دینے والا ہے پس میں جو گناہ میں آلودہ نہیں ہوا ہوں اسکی وجہ یہ ہے کہ توفیق الہی اور اسکی رحمت میرے شامل حال تھي_
2 _ حضرت یوسف (ع) اس بات سے مبرا و منزہ تھے کہ اپنے کاموں کوخود ہی بغیر لطف الہی کے منظم و مرتب کریں _
و ما أبرّہ نفسي
3_ امداد الہی کے بغیر، انسانوں کأنفس ان کو گناہوں کے ارتکاب اور برائیوں کی طرف توجہ دلاتاہے_
ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربي
(امّارہ) کا لفظ مبالغہ کا صیغہ ہے جسکا معنی بہت زیادہ امر کرنے والا اور ترغیب دینے والا ہے (الا ما رحم) میں (ما) کالفظ ممکن ہے موصول اسمی اور (التي) کے معنی میں ہو تو اس صورت میں (ان النفس ...) کا معنی یہ ہوگا کہ انسانوں کانفس ان کو برائیوں کا حکم دیتاہے مگر یہ کہ اس نفس پر خداوند متعال رحم فرمائے_اور یہ احتمال بھی دیا جاسکتاہے کہ (ما) ظرفیہہو اس صورت میں مستثنی منہ ( فی کل زمان) ہوگا اور جملے کا معنی یوں ہوگا (انسانوں کأنفس ہمیشہ اسکو برائیوں کا حکم دیتاہے مگر اسوقت کہ اس صاحب نفس پر خداوند متعال رحم فرمائے_
4 _ انبیاء (ع) بھی دوسروں کی طرح نفسانی کشش رکھتے ہیں _
و ما ابرہ نفسی ان النفس لامارة بالسوء
5 _ گناہ کا ترک، اور برائیوں اور ان کی آلودگی سے پرہیز کرنا فقط خداوند متعال کی امداد اور توفیق سے میسّر ہے _
إن النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربي
6 _ جب رحمت الہی انسان کے شامل حال ہو تو نفس انسان کو گناہوں کے ارتکاب اور برائیوں کی طرف ترغیب نہیں دیتاہے_
ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربي
7_ حضرت یوسف اپنے سےگناہوں اور خیانت سے بچنے کا سبب، رحمت الہی کے جلوہ کو سمجھتے تھے_
ما ابرءُ نفسی ... الا ما رحم ربي
8_ حضرت یوسف(ع) ،ربوبیت اور تدبیر الہی پر یقین اور اسکی رحمت کو گناہوں اور برائیوں کے ترك کا سبب سمجھتے تھے اور اس میں اپنی ذات کی ستائشے نہیں


کرتے تھے_
و ما ابرءُ نفسی ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربي
9_ انبیاء (ع) ، توفیق الہی اور ان پر جو رحمت الہی ہوتی ہے اس کے سبب سے گناہوں کے ارتکاب سے محفوظ اور نفس امارہ کے خطر سے نجات حاصل کرتے تھے_
إن النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربي

10_خواہشات نفسانی کے مقابلے میں ہوشیار رہنا اور ان کے خطرات سے محفوظ رہنے کے لیے رحمت الہی کو جلب کرنے کے اسباب مہیا کرنے کی ضرورت ہے _
ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربي
11_ خداوند متعال غفور (بہت بخشنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے _
ان ربی غفور رحیم
12_ خداوند متعال کی اپنی بندوں پر مغفرت و رحمت کا سبب، اسکی ربوبیت کأن پر جلوہ ہے _
الا ما رحم ربی ان ربی غفور رحیم
13_ خداوند متعال، انسانوں کے امور کو اپنی رحمت اور ان کے گناہوں کی بخشش کی بنیاد پر منظم کرتاہے_
ان ربی غفور رحیم
14_خداوند متعال کا بعض انسانوں پر رحم کرنا اور نفس امارہ کے سلطہ سے ان کو نجات دینا، اسکی رحمت اور غفران کی وجہ سے ہے _
ان النفس ... الا ما رحم ربی ان ربی غفور رحیم
15_ گناہوں کی بخشش اور انسانوں کی غلطیوں کا معاف ہونا، ان پر رحمت الہی کے شامل ہونے کی وجہ سے ہے _
ان ربی غفور رحیم
مذکورہ بالا تفسیر (غفور) کے لفظ کا (رحیم ) کے لفظ پر مقدم ہونے سے حاصل ہوئي ہے _
-----------------------------------------------
اسماء و صفات:
رحیم11 ; غفور 11
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) اور نفس امارہ 9 ;انبیاء (ع) اور نفسانی میلانات4 ; انبیاء کا بشر ہونا 4 ; انبیاء (ع) کی عصمت کا سبب9
الله تعالی :
الله تعالی کی امداد 1; الله تعالی کی بخشش 12 ; الله تعالی کی بخشش کے آثار 13 ، 14 ;الله تعالی کی توفیقات 1 ، 9 ;الله تعالی کی توفیقات کے آثار 5 ;الله تعالی کی رحمت 12 ;الله تعالی کی رحمت کے آثار 6 ، 8 ، 13 ، 14 ;الله تعالی کی رحمت کے اسباب 10 ; الله تعالی کی رحمت کے شرائط 15 ;الله تعالی کی مدد کرنے


کے آثار 3 ، 5;الله تعالی کی نجات دینے کا سبب 14; ربوبيت الہي13 ; ربوبیت الہی کی نشانیاں 12
ایمان :
ایمان کے آثار8 ; ربوبیت الہی پر ایمان 8
پليدي:
پلیدی و برائي کو ترک کرنے کا سبب5
تمايلات نفساني:
تمایلات نفسانی کے مقابلے میں ہوشیار رہنا10
رحمت :
وہ لوگ جنہیں رحمت الہی شامل حال ہے 7 ، 9 ، 1 4
گناہ :
گناہ سے محفوظ رہنے کے اسباب10 ; گناہ کی بخشش کے اسباب 3 ;گناہ کی بخشش کے آثار 13، 15; گناہ کی بخشش کا سبب 5 ، 8 ;گناہ کے موانع و رکاوٹیں 6
معصومین(ع) : 9
نفس امارہ :
نفس امارہ اور گناہ 6 ;نفس امارہ سے نجات 14; نفس امارہ کا کردار 3

ہوشیاری :
ہوشیاری کی اہمیت 10
یوسف (ع) :
یوسف (ع) پر ایمان 8 ; یوسف (ع) پر رحمت 7 ; یوسف (ع) کا پاك و پاكیزہ ہونا 2 ;یوسف (ع) كا عقیدہ 1 ، 7 ، 8 ;یوسف (ع) کی تواضع 8; یوسف (ع) کی توحید افعالی 1 ، 2 ; یوسف (ع) کی توفیق1 ; یوسف (ع) کی فکر2;یوسف (ع) کی عصمت کا سبب 1 ، 7 ، 8;یوسف (ع) کی مدد1



وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مِكِينٌ أَمِينٌ (٥٤)
اور بادشاہ 1_نے کہا کہ انھیں لے آئوئیں اپنے ذاتی امور میں ساتھ رکھوں گا اس کے بعد جب ان سے بات کے تو کہا کہ تم آج سے ہمارے دربار میں باوقار امین کی حیثیت سے رہوگے (54)

1_جب بادشاہ مصر کے سامنے حضرت یوسف (ع) کی پاکدامنی ، کمال عفت اور بے گناہی ثابت ہوگئي تو اس کے دیدار کے لیے اسکا دل چاھا اور اس نے دوبارہ حضرت یوسف(ع) کو در بار میں لانے کا حکم دیا_
ذلك لیعلم أنی لم أخنہ ... و قال الملك ائتونی بہ أستخلصہ لنفسي
2_جب بادشاہ مصر نے دوبارہ حضرت یوسف (ع) کو دربار میں لانے کو کہا توانہیں اپنا مشیر خاص بنانے کا ارادہ کرلیا_
قال الملك ائتونی بہ أستخلصہ لنفسي
جب انسان کسی کو اپنے اندرونی حالات اور اپنے اسرار سے آگاہ کرے اور امور میں دخالت دینے کی اجازت دے تو اسکو (أستخلصہ) سے تعبیر
کیا جاتاہے(لسان العرب سے اس معنی کو لیا گیا ہے ) لہذا(أستخلصہ نفسي) تا کہ حضرت یوسف (ع) کو اپنا محرم اسرار قرار دوں اور مملکت کے امور مینمداخلت دوناسی وجہ ہم اسکو خصوصی مشیر سے تعبیر کرسکتے ہیں _
3 _ جب حضرت یوسف (ع) پر یہ بات عیاں ہوگی کہ بادشاہ اور اس کے درباریوں کے ہاںاسکیبےگناہی ثابت ہوگئي ہے تب انکی زندان سے دربار میں جانے کی دعوت کو بغیر کسی چون و چرا کے قبول کرلیا_
قال الملك ائتونی بہ ... فلمّا کلّمہ
(فلما کلمّہ ) کا جملہ (ائتونی بہ ) کے جملے کے ساتھ متصل ذکر کرنا اور درمیان میں بادشاہ کا حضرت یوسف (ع) کو فرمان اور عورتوں کی عدالتی


تفتیش اور دوسرے مطالب کو ذکر نہ کرنا _ یہ اس بات کو بتاتاہے کہ حضرت یوسف (ع) اور بادشاہ کے فرمان کے درمیان کوئي فاصلہ نہیں تھا_
4_ بادشاہ اور حضرت یوسف (ع) کی پہلی ملاقات، بادشاہ کے خواب اور حضرت یوسف (ع) کی تعبیر اور ان کا بادشاہ کے مشیرانہ عہدے پر فائز ہونےکے سلسلہ میں گفتگو ہوئي_
و قال الملك ائتونی بہ استخلصہ لنفسی فلما کلمہ
اگر چہ آیت شریفہ میں اس بات کی وضاحت نہیں ہوئي کہ بادشاہ اور حضرت یوسف (ع) کے مابین کس موضوع پر گفتگو ہوئي لیکن قرائن حالیہ و مقالیہ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ بادشاہ کے خواب اور حضرت یوسف (ع) کی تعبیر اور ان کو اپنے مشیر کے عہدے پر فائز کرنے کے سلسلہ میں گفتگو تھي_

5_ حضرت یوسف (ع) کی بادشاہ سے پہلی ملاقات نے بادشاہ کے ان پر اعتماداور توجہ کو زیادہ کردیا_
فلما کلّمہ قال انك اليوم لدينا مكين امين
ظاہر یہ ہے کہ (کلمہ ) میں فاعل کی ضمیر، حضرت یوسف (ع) اور مفعول کی ضمیر بادشاہ کی طرف لوٹ رہی ہے _(قال انك ...) کا جملہ اس بات کا مؤید ہے اور کیونکہ بادشاہ نے حضرت یوسف (ع) سے گفتگو کرنے کے بعد اس بات (إنك اليوم ...) کا اظہار کیا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کی حضرت یوسف (ع) کی طرف توجہ ،پہلے سے زیادہ ہوگئي_
6_انسان کی کلام، اسکی شخصیت اور منزلتکو بیان کرنے والی ہوتی ہے_
فلما کلمہ قال انك اليوم لدينا مكين امين
7_ حضرت یوسف(ع) ، مقتدرو امین اور قابل اعتماد انسان تھے_
إنك اليوم لدينا مكين أمين
8_ بادشاہ مصر نے حضرت یوسف (ع) سے ملاقات کے دوران جب اس پران کی شخصیت اور ان کا علم و دانش عیاں ہوگیا تو اس نے اس بات کا اظہار کیا کہ اپنی حکومت کے معاملے میں انکے مشورے کو نافذ اور اس کے فرمان کی بجا آوری کرے گا_
فلما کلمہ قال انك اليوم لدينا مكين آمين
جسکا مقام و منزلت بلند و رفیع ہو اسکو(مکین) کہا جاتاہے نیز (أمین) اس کوکہا جاتاہے جو خیانت سے پرہیز کرے اوراسکی بات میں صداقت اور کردار و عمل میں سچائي کے ہونے کااطمینان ہو_بادشاہ کی یہ بات کہ تم ہمارے ہاں بلند مرتبہ رکھنے والے ہو یہ اس بات کی طرف کنایہ ہے _ کہ آپ کے مشوروں کو نافذ العمل ٹھہرائیں گے اور حکومت کے معاملے میں آپ جو بھی مشورہ دیں گے ہم اسکو قبول کریں گے _
9_ یوسف کے زمانے میں بادشاہ مصر ایك صاحب


حکمت و فراست اور مدبر شخص تھا _
و قال الملك ائتونی بہ استخلصہ لنفسی فلما کلمہ قال انك اليوم لدينا مكين آمين
10_حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں مصر کا بادشاہ ، پاکدامن ، دانشمند اور صحیح لوگوں کو دوست رکھنے والا انسان تھا_
فلما کلّمہ قال انك اليوم لدينا مكين امين
11_ جو شخص کسی کو منصب و مقام دے رہاہے اسے چاہیئے کہ اس منصب کو لینے والے شخص کی طاقت اور اسکی امانت داری کا یقین حاصل کرے_
قال الملك ائتونی بہ استخلصہ لنفسی ... مكين آمين
12 _ بادشاہ مصر کے ہاتھوں حضرت یوسف (ع) کی غلامی کے حکم کو ختم کیا جانا_
ائتونی بہ استخلصہ ... قال انك اليوم لدينا مكين امين
(استخلصہ لنفسي) کا جملہ نیز حضرت یوسف (ع) کی غلامی کے قصے کا دوبارہ اس داستان میں ذکر نہ ہونا مذکورہ بالا تفسیر کوبتاتا ہے_
------------------------------------------------
بادشاہ مصر :
بادشاہ مصر اور امین لوگ 10; بادشاہ مصر اور علماء 10 ; بادشاہ مصراور عفیف و پاکدامن لوگ10;بادشاہ مصر اور یوسف (ع) 1 ، 2 ;بادشاہ مصر اور یوسف (ع) کی غلامی 12 ;بادشاہ مصر کا حضرت یوسف (ع) پر اعتماد 5 ; بادشاہ مصر کا خواب 4 ; بادشاہ مصر کا مخصوص مشیر 2، 4 ;بادشاہ مصر کی حکمت 9 ;بادشاہ مصرکی مدیریت 9 ; بادشاہ مصر کی یوسف (ع) سے ملاقات 8 ; بادشاہ مصر کے فضائل 9 ، 10
حکومت:
حکومت کے حکام کی امانتداری 11 ; حکومت کے حکام کی تعیناتی کے شرائط 11 ; حکومت کے حکام کی قدرت و طاقت 11
شخصیت :

شخصیت کی پہچان کا سبب 6
کلام :
کلام کا کردار6
نفسیات کا علم 6
یوسف (ع) :
یوسف (ع) دربار مصر میں 3 ، 5 ، 8;یوسف (ع) زندان کے بعد 3 ، 4 ;یوسف (ع) سے لگاؤ 1 ; یوسف (ع) کا اقتدار7 ; یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ،4 ، 5 ، 8،12;یوسف (ع) کو دعوت دینا 1 ، 2 4; یوسف (ع) کی امانتداری 7 ; یوسف (ع) کی بادشاہ مصر سے گفتگو 4 ، 5;یوسف (ع) کی بےگناہی 3;یوسف (ع) کی بے گناہی کے آثار 1 ; یوسف کی شخصیت 8 ;یوسف (ع) کی عفت کے آثار 1; یوسف (ع) کے علم کے آثار 8 ;یوسف کے فضائل 7



قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَآئِنِ الأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ (٥٥)
یوسف نے کہا کہ مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کردوں کہ میں محافظ بھی ہوں اور صاحب علم بھی (55)

1 _ حضرت یوسف (ع) نے بادشاہ سے کہا کہ مجھے مصر کی زراعت کا وزیر اور غلات کے سٹور کا ناظر مقرر کردے_
قال اجعلنی علی خزائن الارض
حضرت یوسف (ع) نے بادشاہ کے خواب کی جو تعبیر بتائي کہ سات سال زراعت کے کام میں بہت محنت کرنی چاہیے اور اسکی پیداوار کو ذخیرہ کرنا چاہیے اس بات سے یہ معلوم ہوتاہے کہ حضرت یوسف (ع) نے ان سے خواہش کی ( کہ مجھے زمین کے خزانے پر مامور کردیں) یعنی مذکورہ امور کو میرے سپرد کردے یعنی زراعت کی کاشت اور آمدنی ( وزارت زراعت) اور غلات کے انبار میرے سپرد کردیئے جائیں_
2 _ حضرت یوسف (ع) کا حکومتی منصب کی خواہش کرنے کا مقصد یہ تھا کہ مصر کے لوگوں کے لیئے قحطی و خشکسالی کی وجہ سے جو حادثہ رونما ہونے والا ہے اس سے ان کو بچایا جائے_
اجعلنی علی خزائن الارض
3 _ حضرت یوسف (ع) نے بادشاہ کو مصر کے لوگوں کی خوراك کے امور کو سنبھالنے کی دلیل سے آگاہ کیا_
اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم
(انی حفیظ علیم ) کا جملہ (اجعلني ...) کے جملے کے لیے علت ہے_
4 _ حضرت یوسف (ع) اس بات کی قدرت رکھتے تھے کہ خوراك کے ذخیرے کو تلف ہونے سے بچا سکیں _
اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم
5 _ حضرت یوسف (ع) غلات کی کاشت و کٹائي اور اس کو ذخیرہ اور صحیح تقسیم کرنے سے کامل طور پر واقف تھے_
اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم
6_حضرت یوسف(ع) اپنی صلاحتیوں کے مطابق کا شت وکٹائي اور غلات کو ذخیرہ اور تقسیم کرنے کی تاکید


کرتے تھے_
(انّی حفیظ علیم ) کا جملہ نہ صرف اس پر دلالت کرتاہے کہ حضرت یوسف (ع) مذکورہ مسائل و امور کا علم رکھتےہیں بلکہ اس کے علاوہ عملی طور پر اسکی انجام دہی کی بھی طاقت رکھتے ہیں اور اس کو کامل طور پر انجام دینے کا وعدہ بھی کرتے ہیں _
7_کفر و شرك کی حکومت میں، حکومتی کاموں کی ملازمت کا تقاضا کرنے کا جواز _
قال اجعلنی علی خزائن الأرض
8_ حکومتی عہدوں پر فائز ہوناحتی کفر و شرك والی حکومتوں میں ملازمت کرنا جائز رہا ہے _

قال اجعلنی علی خزائن الأرض
9_ کسی دینی اور انسانی ذمہ داری کو سنبھالنے کیلئے اپنے مثبت خصوصیات کو بیان کرنا جائز اور مناسب ہے _
قال اجعلنی علی خزائن الأرض انی حفیظ علیم
10_ ماہر، لائق اور کام کوسمجھنے والے اشخاص کے لیے ضروری ہے کہ کسی ذمہ داری سے انکار نہ کریں بلکہ ان امور کے چلانے میں ذمہ داری کو قبول کریں _
قال اجعلنی علی خزائن الأرض انی حفیظ علیم
11_ حکومت کو چاہیے کہ بحرانی حالات میں اقتصادی امور(پیداوار اور اس کی تقسیم )کینگرانی کرے _
قال اجعلنی علی خزائن الأرض انی حفیظ علیم
12_مہتمم ہونے اوروزارت کو چلانے کے لیے ،علم اور قدرت دو بنیادی شرطیں ہیں _
اجعلنی ... انی حفیظ علیم
13_ معاشرے کے مالیاتی امور کی سرپرستی کے لیے اسکا صاحب علم اور امین ہونا، شرط ہے _
اجعلنی ... انی حفیظ علیم
14_ مہارت اور علم کے بغیر کسی کام کی ذمہ داری لینا نیز مہارت بغیرذمہ داری کے کارساز نہیں ہے_
اجعلنی علی خزائن الأرض انی حفیظ علیم
15_ عن رسول الله (ص) : رحم الله اخی یوسف لو لم یقل : اجعلنی علی خزائن الأرض لو لّاه من ساعته ولکنّه آخّر ذلك سنة(1)
رسول اللہ (ص) سے روایت ہے کہ خداوند متعال میرے بھائي حضرت یوسف (ع) پر رحمت نازل کرے اگروہ زمین کے خزانوں کی سرپرستی کا تقاضا نہ کرتے تو یہ منصب اسی وقت ان کو مل جاتا (لیکن انکا تقاضا کرنا کہ مجھے سرپرستی دی جائے یہ تقاضا کرنا سبب بنا کہ انہیں ایك سال کی تأخیر سے یہ منصب عطا ہو ا _
.............

**1) مجمع البیان ، ج 5، ص 372; نورالثقلین ج2، ص 432حدیث 98 _**

529

16_ عن علی بن موسی الرضا (ع) ... انّ یوسف (ع) ... لما دفعته الضرورة الی تولی خزائن العزیز قال : اجعلنی علی خزائن الأرض ... (1)
امام رضا (ع) سے روایت ہے کہ جب یہ ضرورت محسوس ہوئي کہ حضرت یوسف (ع) عزیز مصر کے خزانوں کی سرپرستی کو قبول کرے تو فرمایا: اجعلنی علی خزائن الأض ...
17_ قال سفیان : قلت لأبی عبدالله (ع) یجوز ان یزکّی الرجل نفسه ؟ قال : نعم اذا اضطرّ الیه اما سمعت قول یوسف : " ...انی حفیظ علیم ..." (2) سفیان کہتا ہے کہ میں نے امام صادق (ع) سے عرض کی کہ کیا جائز ہے انسان اپنی تعریف کرے ؟ تو حضرت (ع) نے فرمایا ہاں جب ضرورت ہو تو، کیا تونے نہیں سنا کہ حضرت یوسف (ع) نے فرمایا " ...انّی حفیظ علیم ..."
18_ عن ابی عبدالله انه قال لقوم مّمن یظہرون الزّہد و یدعون الناس ان یکونوا معہم علی مثل الذی ہم علیه من التقشّف ...ا خبرونی این انتم عن ... یوسف النبی (ع) حیث قال لملك مصر: "اجعلنی علی خزائن الأرض ..." فکان من امره الذی کان ان اختار مملکة الملك و ما حولہا الی الیمن ... فلم نجد احداً عاب ذلك علیه ...(3) امام صادق (ع) سے روایت ہے کہ آپ(ع) نے ان لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا جو اپنے زہد کا اظہار کرتے تھے اور لوگوں کو اسکی دعوت دیتے تھے کہ ان کی طرح دنیا کی زندگی کو سختی و مشکلات کے ساتھ گزارو ... ، تو حضرت (ع) نے انہیں مخاطب ہوکر فرمایا کہ مجھے بتاؤ کہ حضرت یوسف(ع) کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے یہ کہ انہوں نے بادشاہ مصر سے فرمایا: (اجعلنی علی خزائن الارض ...) پس حضرت یوسف(ع) نے اتنی ترقی کی کہ پورے ملك کا یمن تك بادشاہ بن گئے لیکن کسی ایك نے بھی ان میں یہ عیب نہیں نکالا کہ وہ بادشاہ کیوں بناہے_
19_ عن الرضا (ع) ...فی قوله تعالی : " ...انّی حفیظ علیم " قال: حافظ لما فی یدّی عالم بکلّ لسان (4) امام رضا (ع) سے خداوند متعال کے اس قول ...انّی حفیظ علیم ... کے بارے میں روایت ہوئي ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ میں تمام چیزوں کی حفاظت کرنے والا ہوں جو میرے کنٹرول میں ہیں اور تمام زبانوں سے واقف ہوں _

.............

**1) عیون الاخبار الرضا ، ج 2،ص 139، ح 2، ب 40 ; نورالثقلین ، ج2 ص 432، ح99_**
**2) تفسیر عیاشی ، ج2، ص 181، ح40; نورالثقلین ، ج 2 ص 433، ح103_**
**3) کافی ج 5، ص 70، ح 1 ; نورالثقلین ج 2، ص 434، ح 104_**
**4) علل الشرائع ص 238، ح2) ب173; نورالثقلین ج2، ص 432، ح100_**



-----------------------------------------------

احکام : 7، 8، 9
اقتصاد :
اقتصادی امور میں سرپرستی کے شرائط 13; اقتصادی بحران میںپیداوار پر نظارت رکھنے کی اہمیت 11 ;اقتصادی بحران میں تقسیم پر نظارت رکھنے کی اہمیت 11; اقتصادی بحران میں سیاست 11
انسان :
لائق انسانوں کی ذمہ داري10
حکومت :
حکومت شرك سے ملازمت کی درخواست 7; حکومت کفر سے ملازمت کی درخواست7; حکومت کفر میں ذمہ داری کا قبول کرنا 7، 8; حکومت کی ذمہ داری 11
خوداپنی تعریف :
اپنی تعریف کا جائز ہونا 9، 17;اپنی تعریف کے احکام 9، 17
ذمہ داری :
ذمہ درای کو قبول کرنے کی اہمیت 10
روایت : 15، 16، 17، 18، 19
سرپرستی :
سرپرستی کرنے کا علم 12; سرپرستی کرنے کی قدرت 12; سرپرستی کے شرائط 12
ملازمت :
ملازمت کا جائز ہونا 7، 8;ملازمت کے احکام 7، 8
معاشرہ :
معاشرے میں اقتصادی امور کی اہمیت 13
وزارت :
وزارت سنبھلانے کے شرائط 12
وعدہ:
وعدہ اور مہارت14
یوسف (ع) :
یوسف (ع) اور غذائي امور کی سرپرستی 3، 4; یوسف (ع) اور غلّات کا ذخیرہ کرنا 6; یوسف (ع) اور قحطی کی مشکلات کا کنٹرول 2; یوسف (ع) اور وزارت زراعت 1; یوسف (ع) کا اپنی تعریف کرنا 17; یوسف (ع) کا علم 19; یوسف (ع) کا علم اقتصاد 5;یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 3 ، 4، 6، 15، 16، 18، 19;یوسف (ع) کو زراعت کا علم 5، 6; یوسف (ع) کی اقتصادی سیاست 4; یوسف (ع) کی امانت داری 19;یوسف (ع) کی بادشاہ مصر سے گفتگو 1، 3، 16، 18; یوسف (ع) کی خزانہ داری 1، 4، 5، 16;یوسف (ع) کی خواہش کے پورا ہونے میں دیر 15;یوسف (ع) کی خواہشات1، 16، 18; یوسف (ع) کی خواہشات کا فلسفہ 2;یوسف (ع) کی دور اندیشی 2;یوسف (ع) کی صلاحیت 3، 4، 6;یوسف(ع) کی مجبوری 16

وَكَذَلِكَ مَكَّنِّا لِيُوسُفَ فِي الأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَن نَّشَاء وَلاَ نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (٥٦)
اور اس طرح ہم نے یوسف کو زمین میں اختیار دے دیا کہ وہ جہاں چاہیں رہیں _ہم اپنی رحمت سے جس کو بھی چاہتے ہیں مرتبہ دیے دیتے ہیں اور کسی نیك كردار کے اجرا کو 2_ ضائع نہیں کرتے (56)

1_ مصر کے بادشاہ نے حضرت یوسف (ع) کے مشورہ کو قبول کرتے ہوئے کھتی باڑی و زراعت اور اسکی نگہداری اور تقسیم کو ان کے سپرد کردیا _
اجعلنی علی خزائن الأرض ... و کذلك مكنّا ليوسف فی الأرض
2_ حضرت یوسف (ع) مصر کی سرزمین پر بغیر کسی متنازع ہونے کے، قدرت اور مقام منزلت کے مالك ہوگئے _
مکّنا ليوسف فی الأرض يتبّوا منہا حيث يشاء
"تمکین" "مکنّنا" کا مصدر ہے جو کہ مکان دینے نیز قدرت عطا کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے _ یہاں حکم اور موضوع کی مناسبت اور (فی الأرض) کی قیدلگانے سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوسرا معنی مراد ہے _ اسی وجہ سے "مکنّا لیوسف فی الأرض" کا معنی یہ ہوا کہ ہم نے مصر کی پوری سرزمین پر حضرت یوسف (ع) کو قدرت و سلطنت عطا کی اور (حیث یشاء) کا جملہ بتاتا ہے کہ اس کے مقابلے میں کوئي قدرت و طاقت نہیں تھي_
3_ حضرت یوسف (ع) ،مصر کی پوری سرزمین میں تصرف اور مستقر ہونے کے حوالے سے آزاد اور اختیار رکھتے تھے _
مکنّا ليوسف فی الأرض يتبّوا منہا حيث يشاء
(یتبّوا ) کا معنی ٹھہرنا اور رہائشے پذیر ہونےکے ہیں پس جملہ " یتبّوا منہا حیث یشاء" کا معنی یہ ہوا کہ (مصر میں جس جگہ وہ چاہیں ٹھہر سکتے اور رہائشے پذیر ہوسکتے تھے) یہ جملہ لفظ (مکنّا) کی تفسیر کے مقام پر ہے_یہ جملہ اصل میں کنایہ



ہے کہ وہ مصر کی پوری سرزمین میں تصرف کرنے اور اس پر اقتدار کرنے کی طاقت و قدرت رکھتے تھے _
4_ حضرت یوسف (ع) ، خداوند متعال کی طرف سے مصر کی تمام سرزمین میں تصرف کرنے کی ولایت رکھتے تھے _
و کذلك مکنّا ليوسف فی الأرض يتبّوا منہا حيث يشاء
(مکنّا لیوسف ...) کا جملہ اقتدار تکوینی کے ساتھ ساتھ اقتدار تشریعی کوبھی شامل ہے_ یعنی خداوند متعال نے ان کو مصر کی تمام سرزمین پر دخل اندازی اور تصرّف کرنے کی اجازت عطا فرمائي ہے _
5_ حضرت یوسف (ع) کی داستان ( کنعان کے کنویں سے نجات پاکر وزارت اور قدرت تك پہنچنا) یہ ارادہ خداوندی اور اس کی تدبیر کے مطابق تھي_
و کذلك مکنّا ليوسف فی الأرض
6_ اسباب اور علل کو پیدا اور جاری کرنا، خداوند متعال کے اختیار اور ہاتھ میں ہے _
و کذلك مکنّا ليوسف فی الأرض
7_ تاریخ کے حوادث اور اس کے جریان میں ارادہ الہی حاکم ہے _
و کذلك مکنّا ليوسف فی الأرض
8_ مملکت کی بحرانی صورت میں حکومتوں کو اختیار ہے کہ لوگوں کو ان کے اپنے اموال و املاك میں تصرّف کی آزادی محدود کردیں اور انہیں عمومی مصالح کی طرف لے جائیں_
اجعلنی علی خزائن الأرض ... کذلك مکنّا ليوسف فی الأرض يتبّوا منہا حيث يشاء
9_ خداوند متعال، جسکو بھی چاہے اپنی رحمت خاصّہ عطا کرتا ہے _
نصیب برحمتنا من نشاء
10_ مصر میں حضرت یوسف (ع) کا بلامنازع اور مطلق اقتدار ،خداوند متعال کی ان پر رحمت خاصّہ کا ایك جلوہ تھا _
کذلك مکنّا ليوسف ...نصیب برحمتنا من نشاء

11_ حضرت يوسف (ع) كا غلامى اور زندان ميں اسارت كے بعد قدرت و حكومت حاصل كرنا ، تمام علل و اسباب پر خداوند عالم كى مشيّت كى حاكميت كى محكم دليل ہے_
كذلك مكنّا ليوسف فى الأرض يتبّوا منہا حيث يشاء نصيب برحمتنا من نشاء
(خداوند متعال ) كا يہ جملہ ( كہ جسكو چاہيں ہم اپنى رحمت ميں شامل كر ليتے ہيں اور اسكو قدرت عطا كرتے ہيں ) جو (نصيب برحمتنا) كے جملے سے سمجھا جاتا ہے يہ جملہ دعوى كے مقام پر


ہے جسكو (كذلك مكنّا) سے استدلال كيا گيا ہے _
يعنى خداوند متعال نے ايك غلام كو جس كے پاس اپنا اختيار بھى نہيں تھا تمام لوگوں كے اختيار كو اسكے ہاتھ ميں دے ديا اور يہ روشن و واضح دليل ہے كہ الله تعالى ، مطلق حاكم ہے _
12_ مشيت الہى كى حاكميت اور اس كے ارادے كا نافذ ہونا _
نصيب برحمتنا من نشاء
13_ نيك كام كرنے والے دانشورحضرات كى قدرت و اختيار، ان پر خداوند متعال كى نعمت و رحمت ہے _
انّى حفيظ عليم ... وكذلك مكنّا يوسف (ع) نصيبٌ رحمتنا من نش
رحمت الہى كے مصداق "رحمتنا" (مكنّا ليوسف فى ا لأرض) كے قرينے كى وجہ سے حضرت يوسف (ع) جيسے كا انسانوں كاقدرت و اختيار تك پہنچانا ہے_
14_ خداوند متعال، نيك كام كرنے والوں كو دنيا ميں اپنى جزاء و عطا سے نوازتا ہے _
ولا نضيع اجر المحسنين
بعد والى آيت كے قرينے سے معلوم ہوتا ہے كہ يہاں (اجر ) سے مراد ، دنيا ميں اجر دينا ہے _
15_ خداوند متعال نيك لوگوں كو اجر كى نوازش كرنے ميں ذرہ برابر بھى ان سےكم نہيں كرتا_
ولا نضيع اجر المحسنين
16_ حضرت يوسف (ع) ان لوگوں ميں سے تھے جن پر احسان كيا گيا تھا_
ولا نضيع اجر المحسنين
17_ حضرت يوسف (ع) كا مصر كى سرزمين پر قدرت حاصل كرنا اور الہى رحمت خاصّہ سے بہرہ مند ہونا، ان كے نيك كاموں كى جزا تھى _
كذلك مكنّا ...نصيب برحمتنا ...ولا نضيع اجر المحسنين
18_ حضرت يوسف (ع) كا مصر كى سرزمين پر قدرت حاصل كرنا، يہ واضح و روشن دليلہے كہ خداوند متعال كى طرف سے نيك كام كرنے والونكا اجر ضائع نہيں ہوتا ہے_
19_ عفت ، پاكدامنى ، امانت، صداقت ،وحدہ لاشريك كى پرستش كرنا ، اپنے علم كو نہ چھپانا اورذمہ دارى كو قبول كرنا، نيك كاموں كے مصاديق شمار ہوتے ہيں _
ولا نضيع اجر المحسنين
(المحسنين ) كے مورد نظر مصاديق ميں سے حضرت يوسف (ع) ہيں اسى وجہ سے جن اوصاف اور خصوصيات كو ان كے ليے ذكر كيا گيا ہے وہ قرآن مجيد كى نظر ميں احسان كرنے اور نيك كاموں كے موارد ہيں _


20_ محسنين لوگوں كا دنيا ميں الہى رحمت خاصّہ كا حامل ہونا مشيت اور تقاضائے الہى ہے _
نصيب برحمتنا من نشاء و لانضيع اجر المحسنين
21_ مشيت الہي، منظم اور قانون كے ساتھ ہے _
نصيب برحمتنا من نشاء و لانضيع اجر المحسنين
(لا نضيع ...) كا جملہ اور (لأجر الأخرة ...) كا جملہ جو (من نشاء ...) كے بعد بيان ہوا ہے بہ بتاتا ہے كہ خداوند متعا ل يہ چاہتا ہے كہ اپنى رحمت كو مؤمن اور باتقوى محسنين كو عطا فرمائے _ يعنى رحمت كا عطاء كرنا بغير دليل اور قابليت كے نہيں ہے_

-----------------------------------------------
آزادی :
آزادی میں محدو دیت کے شرائط 8
احسان :
احسان کی اہمیت 20، احسان کے موارد 19
احکام :
حکومت کے احکام 8
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا ارادہ 5; اللہ تعالی کا دنیا میں عطا کرنا 14; اللہ تعالی کی بخشش 15; اللہ تعالی کی جزاء 15، 18;اللہ تعالی کی رحمت کی نشانیاں 10;اللہ تعالی کی عدالت 15، 18;اللہ تعالی کی عدالت کے دلائل 18;اللہ تعالی کی مشیت 9، 20; اللہ تعالی کی مشیت کی حاکمیت 11، 12;اللہ تعالی کی مشیت میں قانون کا ہونا 21;اللہ تعالی کے اختیارات 6; اللہ تعالی کے ارادے کی حاکمیت 7، 12
اللہ تعالی کا اجر :
اجر الہی کے شامل حال افراد14
امانتداري:
امانتداری کی اہمیت 19
تاریخ:
تاریخ میں تحولات کا سبب 7، 11
توحید :
توحید عبادی کی اہمیت 19
حکومت :
بحرانی حالات میں حکومت 8;حکومت کے اختیارات 8
رحمت :
رحمت خاصّہ کے مستحقین 20;رحمت کے مستحقین 9، 10،13، 17
صداقت :
صداقت کی اہمیت 19



ظاہری اسباب و عوامل :
ظاہری اسباب و عوامل کا کردار 6
عفت:
عفت کی اہمیت 19
علم :
علم کے اظہار کی اہمیت 19
علماء:
محسن علماء کی قدرت 13
عمومی مصلحتیں :
عمومی مصلحتوں کی اہمیت 8
مال :
اموال میں تصرّف کرنے کی محدودیت 8
محسنین :

محسنین پر رحمت 20;محسنین کا دنیا میں اجر 14; محسنین کی جزاء 15
مصر کا بادشاہ :
مصر کا بادشاہ اور حضرت یوسف (ع) کی فرمائشےات 1
نعمت :
نعمت کے مستحقین 13
یوسف (ع) :
حضرت یوسف(ع) اور وزیر زراعت 1;حضرت یوسف(ع) پر رحمت 17;حضرت یوسف(ع) کا اجر 17 ; حضرت یوسف(ع) کا احسان 17; حضرت یوسف(ع) کا اقتدار 2، 3، 10;حضرت یوسف(ع) کا خزانہ دار ہونا 1; حضرت یوسف(ع) کا قصہ 1، 2، 3، 5، 11; حضرت یوسف(ع) کا محسنین مینسے ہونا 16;حضرت یوسف(ع) کی تشریعی ولایت 4; حضرت یوسف(ع) کی تکوینی ولایت 4; حضرت یوسف(ع) کی قدرت کا سبب 5، 11 ، 17، 18; حضرت یوسف(ع) کی نجات کا سبب 5; حضرت یوسف(ع) کے فضائل 10;حضرت یوسف(ع) کے مقامات 2;حضرت یوسف(ع) مصر میں 2، 3، 4

وَلَأَجْرُ الآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ آمَنُواْ وَكَانُواْ يَتَّقُونَ (٥٧)
اور آخرت کا اجر تو ان لوگوں کے لئے بہترین ہے جو صاحبان ایمان ہیں اور خدا سے ڈرنے والے ہیں(57)

1_ آخرت کا اجر، دنیا کے اجر سے بہتر اور برتر ہے _
لا نضیع اجر المحسنین ... و لاجر الاخرة خیر
2_ نیك کام انجام دینے والے، دنیا کی زندگی میں اجر سے بہرہ مند ہونے کے علاوہ آخرت میں بھی بہترین اور برتر اجر پائیں گے_


لا نضیع اجر المحسنین ... و لاجر الاخرہ خیرٌ
3_ دنیا کی زندگی کا محدود ہونا اوراس میں گنجائشے کی محدویت، نیك لوگوں کے اجرو پاداش کے لیے مناسب نہیں ہے_
لا نضیع اجر المحسنین و لاجر الاخرة خیر للذین ... و کانوا یتّقون
4_ آخرت کا اجر ، رحمت الہی کا ایك نمونہ ہے _
نصیب برحمتنا من نشاء ... و لاجر الاخرة خیر
5_ زمین پر سلطنت اور اقتدار کا ہاتھ میں آنا، آخرت کی جزاء کے مقابلے میں نا چیز ہے _
کذلك مکّنّا لیوسف فی الارض ... و لاجر الاخرة خیر
6_ اخروی اجر سے بہرہ مندی کی شرط، ایمان اور تقوی سے ملتزم ہونا ہے _
و لاجر الاخرة خیر للذین ء امنوا و کانوا یتقون
(کان) کا لفظ اور اس طرح کے دوسرے الفاظ اگر فعل مضارع کے ساتھ استعمال ہوں تو گذرے ہوئے زمانہ میں استمرار کو بتاتے ہیں _ اسی وجہ سے تقوی کے ساتھ ملتزم رہنا مذکورہ عبارت سے استفادہ کیا گیا ہے _
7_ ایمان تقوی کے بغیر اور تقوی بغیر ایمان کے آخرت کی نعمتوں سے بہرمند ہونے کے لیے کام نہیں آسکتا _
للذین ء امنوا و کانوا یتّقون
8_ اخروی نعمتوں تك رسائي کے لیے قیامت اور میدان محشر پر ایمان اور گناہوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے _
و لاجر الاخرة خیر للذین ء امنوا و کانوا یتقون
آیت شریفہ میں یہ بیان نہیں ہوا کہ ایمان (آمنوا)تقوی ( یتقون ) کا متعلّقکیاہے _ (لاجرالاخرة) کے قرینے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ایمان سے مراد آخرت پر ایمان ہے اور تقوی سے مراد ان امور سے پرہیز کرنا ہے جو آخرت کی نعمتوں سے محروم کر دیتے ہیں_
9_ حضرت یوسف(ع) ، متقی مومنین اور آخرت پر یقین رکھنے والوں کا واضح اور روشن نمونہ تھے_
و لاجر الاخرة خیر للذین ء امنوا و کانوا یتقون
(الذین آمنوا ... ) کا مصداق، مذکورہ آیا ت کے قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یوسف (ع) تھے_

10_ حضرت یوسف (ع) دنیا کے اجر سے بہتر، قیامت و آخرت میں اجر پائیں گے_
و كذلك مكّنّا ليوسف فى الارض ... و لا نضيع اجر المحسنين و لاجر الاخرة خير


... و كانوا يتقون
11_ حضرت یوسف (ع) کا دنیا و آ1خرت میں اجر پانے کا سبب، ایمان اور تقوی و پرہیزگاری کو برقرار رکھنا تھا_
و كذلك مكّنا ليوسف ... و لاجر الاخرة خير للذين ء امنوا و كانوا يتقون
-----------------------------------------------

آخرت :
آخرت پر ایمان لانے والے : 9
احسان :
احسان کی اہمیت 2
ایمان :
آخرت پر ایمان کے آثار 8;ایمان کا اجر 11; ایمان بغیر تقوی کے 7; ایمان کی اہمیت 6
اجر :
آخرت کا اجر 4;آخرت کے اجر کی اہمیت 1، 5; آخرت کے اجر کے شرائط 6; دنیا کے اجر کی ارزش 1
اللہ تعالی کا اجر :
اللہ تعالی کے اجر کے شامل حال لوگ2
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی رحمت کی نشانیاں 4
تقوی :
بغیر ایمان کے تقو ی 7;تقوی کی اہمیت 6; تقوی کی جزاء 11
حکومت :
حکومت کی اہمیت 5
زندگی :
دنیاوی زندگی کی محدودیت 3
قدرت :
قدرت کی اہمیت 5
گناہ :
گناہ کو ترک کرنے کے آثار 8
مؤمنین : 9
متقین : 9
محسنین:
محسنین اور دنیاوی پاداش 3;محسنین کا اجر آخرت 2; محسنین کا دنیا میں اجر 2; محسنین کی جزاء 3; محسنین کی دنیا میں زندگی 2
نعمت :
آخرت کی نعمت کے اسباب 7،8
یوسف(ع) :
حضرت یوسف (ع) کا ایمان 9، 11; حضرت یوسف (ع) کا تقوی 9،11; حضرت یوسف(ع) کا دنیا میں اجر 10، 11; حضرت یوسف(ع) کی آخرت کی جزاء 10، 11; حضرت یوسف (ع) کے فضائل 9

وَجَاء إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُواْ عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ (٥٨)
اور جب يوسف كے بھائي مصر آئے اور يوسف كے پاس پہنچنے تو انھوں نے سب كو پہچان ليا اور وہ لوگ نہيں پہچان سكے(58)

1_ حضرت يوسف كى پيشگوئي جو بادشاہ كے خواب كى بنا ء پر بتائي تھى اس نے حقيقت كا روپ دھارليا اور قحط و خشكسالى نے مصر اور اطراف مصر ( كنعان و غيرہ ) كو اپنى لپيٹ ميں لے ليا _
و جاء اخوة يوسف قد خلوا عليہ
آيت 63ميں (منع منا الكيل ) كا جملہ اس بات كى حكايت كرتا ہے كہ مصر اور اطراف و نواح مصر مينقحط پڑگيا اور كنعان سے برادران يوسف كا آنا اور خوراك كے بارے ميں سوال كرنا اس چيز كو بتاتا ہے كہ وہاں خوراك نہيں تھى _
2_ حضرت يوسف (ع) پيداوار و زراعت كے سات سال كے دوران قحط كے زمانے كے ليے غلات كى پيداوار ذخيرہ كرنے ميں مكمل طور پر كا مياب رہے_
و جاء اخوة يوسف
3_ حضرت يوسف(ع) كے زمانے ميں كنعان كى سرزمين، مصر كى حكومت ميں نہيں تھى _
و جاء اخوة يوسف
يہ بات بعيد نظر آتى ہے كہ حضرت يوسف نے مصر كے تمام مقامات سے غلات كو جمع كر كے مركز ميں اكھٹا كيا ہو _ كيونكہ ہر علاقے كے غلات كو منتقل كرنا خصوصاً اس زمانے ميں جب حمل و نقل ايك دشوار امر تھا_ لہذا طبيعى چيز يہى تھى كہ غلات كواسى مقام پر جمع كيا جاتا اور اگر كنعان كا علاقہ مصر كى حكومت كے قلمرو ميں ہوتا تو لازمى طور پر وہاں پر بھى ايك انبار بنايا جاتا تا كہ وہاں غلات كو جمع كيا جائے تو اس صورت ميں كنعان كے لوگوں كو مصر آنے كى ضرورت نہيں تھى _
4_ غلات كى لگا تار كاشتكارى اور اسكى قحطى كے سالوں كے ليے ذخيرہ اندوزى كا منصوبہ صرف مصر كى حكومت كى حدود ميں انجام پايا_
و جاء اخوة يوسف



5_ مصر كى سرزمين حضرت يوسف كى مدبرانہ اور عالمانہ فكر اور دور انديشى سے قحط كے برے انجام سے نجات پاگئي _
و جاء اخوة يوسف
6_ مصر ميں غلات و خوراك كے انبار و ذخيرہ كرنے كى خبر مصر اور اس كے اطراف كے شہروں تك پھيل گئي_
و جاء اخوة يوسف
7_ مصر و كنعان جغرافيائي اعتبار سے ايك ہى علاقے ميں تھے اورايك جيسى آب و ہوا ركھتےتھے_
و جاء اخوة يوسف
8_ حضرت يوسف (ع) كے زمانہ ميں قحط كے سات سالوں ميں مصر كے اطراف كے لوگ اپنے نان و نفقہ كے ليے مركز، مصر كى طرف رجوع كرتے تھے_
و جاء اخوة يوسف ... و لما جهزہم بجهازہم
9_ سوائے بنيامين كے حضرت يوسف (ع) كے بھائي كنعان سے مصر خورا ك مہيّا كرنے كى خاطر حضرت يوسف (ع) كى خدمت ميں حاضر ہوئے_
و جاء اخوة يوسف فدخلوا عليہ

بعد والی آیت (ائتونی باخ لکم ... ) اپنے پدری بھائي کو میرے پاس لاؤ) یہ بتانا چاہتی ہے کہ یہاں ( اخوۃ ... ) سے مراد ،برادران یوسف ہیں اور بنیامین ان میں نہیں تھا_ اوربعد والی آیت ( و لما جہزہم ...) کا جملہ یہ بتانا چاہتا ہے کہ ان کا مصر میں آنے کا کیا مقصد تھا_

10_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں کو دیکھتے ہی پہچان لیا حالانکہ کئي سال گذر چکے تھے_

فدخلوا علیہ فعرفہم

(فاء) جو ( فعرفہم ) میں ہے اس بات کی حکایت کرتی ہے کہ حضرت یوسف (ع) نے بغیر کسی سوال و جواب اور چھان بین کے جونہی بھائیوں کو دیکھا تو انہیں پہچان لیا_

11_ حضرت یوسف (ع) سے لوگوں کی ملاقات حتی ان کیلئے جو مصر کے نہیں تھے بہت سہل و آسان تھي_

و جاء اخوۃ یوسف فدخلوا علیہ

(فاء) جو (فدخلوا علیہ) میں ہے اس بات کو بیان کرتی ہے کہ حضرت یوسف (ع) اور ان کے بھائیوں کے آنے کے بعد ان کی ملاقات میں کوئي فاصلہ نہیں تھا اور (عرفہم ) کا جملہ بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کوئي نگہبان بھی نہیں تھا جو ملاقات کرنے والوں کے حسب و نسب کے بارے میں سوال کرے اور حضرت یوسف (ع) کو اس کے بارے میں خبر دے اور ان سے ملاقات کرنے کی اجازت طلب کرے اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حضرت یوسف (ع) سے ملاقات کرنا آسان تھی حتی کہ ان لوگوں کے لیے بھی جو مصر کے رہنے والے نہیں تھے_

12_ حکومت کے عہدہ داروں کو ایسا قانون بنانا چاہیے کہ لوگوں کی ان سے ملاقات آسانی سے ہو سکے_

و جاء اخوۃ یوسف فدخلوا علیہ فعرفہم

540

13_ حضرت یوسف (ع) کی بھائیوں سے ملاقات کرنے کے دوران کسی نے بھی انہیں نہیںپہچانا_

فدخلوا علیہ فعرفہم و ہم لہ منکرون

14_ مصر کے عام لوگ، حضرت یوسف (ع) کا حسب و نسب نہیں جانتے تھے _

فعرفہم و ہم لہ منکرون

اگر مصر کے عام لوگوں کے درمیان حضرت یوسف (ع) کا حسب و نسب اورقبیلہ و قوم واضح ہوتی تو یہ فطری بات ہے کہ حضرت کے بھائیوں کے کانوں تك یہ بات پہنچ جاتی اور حضرت یوسف(ع) ان کے لیے ناشناختہ نہ رہ جاتے_

15_ حضرت یوسف (ع) کی اپنے بھائیوں کے ساتھ آخری ملاقات اور بھائیوں کی اس ملاقات کے ما بین کم از کم بیس سال کا فاصلہ تھا_

یرتع و یلعب ... و لمّا بلغ اشدّہ ... فلبث فی السجن بضع سنین ... تزرعون سبع ... و جاء اخوۃ یوسف

اگر حضرت یوسف (ع) کی مصر میں زندگی کی تحقیق جائے تو تقریباً 20 بیس سال کاعرصہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ بچپن کا زمانہ دس سال کا تھاجب قافلے والوں کے ہاتھ لگے_ اور جملہ ( یرتع و یلعب ...) اور ( اخاف ان یاکلہ الذئب) بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے اور زلیخا ہی کے گھرمیں جوانی اور بلوغ کی عمر میں پہنچے تھے ( لما بلغ اشدّہ) اوریہ فاصلہ آٹھ سے دس سال کا ہوتا ہے اور (بضع سنین ) کا جملہ بتاتا ہے کہ تین سال سے کچھ زیادہ زندان میں رہے اور زندان سے رہائي کے بعد سات سال تك وزارت کے عہدہ پر فائز رہے اور یہ فطری و طبیعی بات ہے کہ قحط کے ایك سال بعد ہی حضرت سے بھائیوں کی ملاقات ہوئي تقریبا یہ فاصلہ بیس سال کا عرصہ بنتا ہے_

16_ عن ابی جعفر(علیہ السلام) ... " فعرفہم یوسف و لم یعرفہ اخوتہ لھیبة الملك و عزّتہ ..."(1)

امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ آپ(ع) فرماتے ہیں حضرت نے اپنے بھائیوں کو پہچان لیا لیکن ان کے بھائیوں نے ان کی شاہی ہیبت و عظمت و جلال کی وجہ سے انہیں نہیں پہچانا_

------------------------------------------------

برادران یوسف :

برادران یوسف اور حضرت یوسف (ع) 9، 16; برادران یوسف کی حضرت یوسف (ع) سے ملاقات 10، 13;برادران یوسف کے سفرکرنے کا مقصد 9

حکام :

حکام سے لوگوں کی ملاقات 12;حکام سے ملاقات کی سہولت 12; حکام کی ذمہ داری 12

روایت: 16

.............

**1 )تفسیر عیاشی ، ج 2 ، ص 181، ح 42; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 238، ح 112_**



سرزمین :

سرزمین کنعان حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں 3; سرزمین کنعان کی آب و ہوا 7;سرزمین کنعان کی جغرافیائي موقعیت 7; سرزمین کنعان میں قحط 1

قدیمی مصر :

قدیمی مصر حضرت یوسف کے زمانہ میں 8; قدیمی مصر کی آب و ہوا 7;قدیمی مصر کی تاریخ 4، 5، 6، 8;قدیمی مصر کی جغرافیائي حالت 7; قدیمی مصر کی حکومت کی حدود 3;قدیمی مصر کی قحط سے نجات 5;قدیمی مصر کی مرکزیت 8;قدیمی مصر میں زراعت 4; قدیمی مصر میں غلات کو انبار کرنا 4، 6; قدیمی مصر میں قحط 1، 4

قدیم مصر کے لوگ:

قدیم مصر کے لوگ اور حضرت یوسف (ع) کے اسلاف 14

مصر کا بادشاہ :

بادشاہ مصر کے خواب کی تعبیر 1

یوسف (ع) :

حضرت یوسف (ع) اور ان کے بھائي 16; حضرت یوسف (ع) اور غلات کو انبار کرنا 2;حضرت یوسف سے ملاقات کی سہولت 11;حضرت یوسف (ع) کا شناخت کرنا 16;حضرت یوسف (ع) کا قصہ 2، 9، 10، 11، 13، 15، 16;حضرت یوسف کا کامیاب ہونا 2;حضرت یوسف (ع) کی پیشگوئي 1;حضرت یوسف کی جدائي کی مدت 15;حضرت یوسف (ع) کی دور اندیشی کے آثار 5; حضرت یوسف (ع) کے خوابوں کی تعبیر کا صحیح ہونا 1;حضرت یوسف (ع) کے عظمت و جلالت 16

وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ أَلاَ تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَاْ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ (٥٩)

پھر جب ان کا سامان کردیا تو ان سے کہا کہ تمھارا ایك 3_ بھائي اور بھی ہے اسے بھی لے آئو کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ میں سامان کی ناپ تول بھی برابر رکھتا ہوں اور مہمان نوازی بھی کرنے والا ہوں (59)

1_ حضرت یوسف (ع) ،مصر میں جمع کئے ہوئے غلات کي تقسیم پر خود نظارت کرتے تھے_



و جاء اخوة یوسف ... و لما جہزہم بجہازہم

2_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں کی خوراك کے سامان اور غذائي مواد کو خود مرتب کیا_

و لما جہزہم بجہازہم

(تجہیز) (جہز)کا مصدر ہے جومہیا کرنے اور آمادہ کرنے کے معنی میں آتا ہے_ (جہاز) زاد و توشہ ہے(جہز) میں فاعل کی ضمیر حضرت یوسف (ع) کی طرف لوٹتی ہے پس جملہ(لما جہزہم ... ) کا معنی یہ ہوا کہ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں کے ساز و سامان اور زاد و توشہ کو آمادہ کیا _ البتہ یہ بھی احتمال دیا جاسکتا ہے کہ (جہز) کی ضمیر حضرت یوسف (ع) کی طرف مجازاہو اس لیے کہ اکثر اوقات ایسا ہی ہوتا ہے کہ کام کرنے والوں کے کام کو کام کرانے اور حکم دینے والے کی طرف نسبت دی جاتی ہے_

3_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹے جب حضرت یوسف (ع) کے سامنے اپنی شناخت کرا رہے تھے اور اپنی تعداد کا بھی ذکر کیا تو ان کے سامنے انہوں نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ ایك ہمارا پدری بھائي بھی ہے_

قال ائتونی بأخ لکم من ابیکم

4_ حضرت يوسف (ع) كے بھائي جب پہلی بار خورد و خوراك كے ليے حضرت يوسف(ع) كی خدمت ميں حاضر ہوئے تو ان كے ساتھ بنيامين نہيں تھے_
قال ائتونی بأخ لكم من ابيكم
5_ حضرت يوسف (ع) كے بھائيوں نے اس حكم كی پابندی كرنے پر خود كو آمادہ كيا كہ اگلے سفر ميں بنيامين كو اپنے ہمراہ لائيں گے_
قال ائتونی بأخ لكم من ابيكم
6_ حضرت يوسف (ع) نے افراد كی معين شدہ خوراك كو عادلانہ طور پر بغير كسی كمی كے دے ديا_
الا ترون انی اوفی الكيل
(كيل) (تولنا) يہ مصدر ہے ليكن آيت شريفہ ميں اسم مفعول (مكيل) كے معنی ميں آيا ہے اور اس سے مراد،خوراك اور غلات ہيں_(ايفاء) "اوفي" كا مصدر ہے جسكا معنی كامل طور پر بغير كسی كمی و زيادی كے ادا كرنے كے ہے _(اوفی ) فعل مضارع كا فعل ماضی (وفيت) كی جگہ پر لانے كا مقصد يہ ہے كہحضرت يوسف(ع) ہميشہ تولنے ميں عادلانہ روش ركھتے تھے_
7_ حضرت يوسف (ع) مہمانوں اور ان لوگوں كو جو خورد و خوراك اور اپنی معين شدہ خوراك حاصل كرنے كے ليے ان كی خدمت ميں حاضر ہوتے ان كی اچھی طرح سے مہمان نوازی كرتے تھے_
الا ترون ... انا خير المنزلين
(نزول) طعام يا اس طرح كی چيزيں جو مہمانوں كے ليے مہيا كی جاتی ہيں كو كہا جاتا ہے اور (نزيل) مہمان كے معنی ميں ہے _(منزلين) اس آيت شريفہ ميں اسی سے ليا گيا ہے _ جو ميزبانوں اور مہمان نوازوں كے معنی ميں استعمال ہوا ہے _

543

8_ حضرت يوسف (ع) نے بھائيوں سے نيكی كی اور ان كے خورد و خوراك كے حصے كو كامل طور پر ادا كيا _
الا ترون انّی اوفی الكيل و انا خير المنزلين
9_ حضرت يوسف (ع) نے اپنے بھائيوں كو اپنی عدالت اور مہمانوں سے نيك سلوك كی طرف توجہ مبذول كرا كر انہيں بنيامين كو لانے كی ترغيب دلائي _
ائتونی بأخ لكم من ابيكم الا ترون انی اوفی الكيل و انا خير المنزلين
(الا ترون ... ) كا جملہ ( كيا تم اس بات كی طرف متوجہ نہيں ہوتے ) جو ( ائتونی بأخ لكم ... ) كے بعد ذكر ہوا ہے حضرت يوسف (ع) كے مقصد كو بيان كرتا ہے جو بنيامين كو لانے كی ترغيب كی طرف اشارہ كرتا ہےكہ انہوں نے اپنے بھائيوں كو اپنی مہمان نوازی اور معاملہ ميں عادلانہ رويہ كو ذكركركے بيان كيا ہے_
10_ بحرانی حالات اور اشياء كی كمی كی صورت ميں عدالت كرنا ،ايك نيك اور قابل قدر بات ہے _
الا ترون انی اوفی الكيل
آيت شريفہ 62 (اجعلوا بضاعتہم ... ) سے معلوم ہوتا ہے كہ حضرت يوسف ،(ع) افراد كے حصے كو اسكی قيمت كے مقابلے ميں ادا كرتے تھے اسی وجہ سے اسكو معاملے اور كا ر و بار سے ياد كيا گيا ہے _
11_ مہمان نوازی ،اچھی اور قابل قدرخصلت اورعادت ہے_
الا ترون ... انا خير المنزلين
12_ حضرت يوسف(ع) نے اپنے بھائيوں كو يہ وعدہ ديا كہ اگر وہ بعد والے سفر ميں بنيامين كو ساتھ لائيں گے تو پھربھی انكی اچھی خدمت كی جائے گی _
الا ترون ... اناخير المنزلين
------------------------------------------------
اقتصاد :
اقتصادی بحران ميں عدالت كرنا 10
برادران يوسف(ع) :
برادران يوسف (ع) اور حضرت يوسف (ع) 3;برادران يوسف (ع) كا پہلا سفر 4; برادران يوسف(ع) كا مال تجارت 2;برادران يوسف(ع) كو وعدہ 12; برادران يوسف(ع) كی تشويق كرنا 9; برادران يوسف(ع) كی حضرت يوسف (ع) سے

ملاقات 5
بنیامین :
بنیامین کا مصر سفر کرنا 5;بنیامین کو لانے کی تشویق 9
تجارت :
تجارت میں عدالت 10
صفات :
پسندیدہ صفات 11
عمل:



پسندیدہ عمل 10
قابل قدر چیزیں:11
مہمان نوازی :
مہمان نوازی کی قدر و منزلت 11
یوسف (ع) :
حضرت یوسف(ع) اور ان کے بھائي 2، 8; حضرت یوسف(ع) اور بنیامین سے ملاقات 9، 12; حضرت یوسف(ع) اور غلات کی تقسیم 1;حضرت یوسف(ع) کا قصہ 1، 2، 3، 4، 5، 6، 8، 9، 12; حضرت یوسف(ع) کی تشویقات 9; حضرت یوسف(ع) کی عدالت 6، 8، 9;حضرت یوسف(ع) کی مہمان نوازی 7، 8، 9، 12; حضرت یوسف(ع) کی نظارت 1;حضرت یوسف(ع) کے فضائل 6،7،8;حضرت یوسف(ع) کے وعدے 12

فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلاَ كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلاَ تَقْرَبُونِ (٦٠)
اب اگر اسے نے لے آئے تو آئندہ تمھیں بھی غلہ نہ دوں گا اور نہ میرے پاس آنے پائو گے (60)

1_ حضرت یوسف(ع) نے قحط کے سالوں میں لوگوں کی معین شدہ خوراك کو وقت معین میں متعدد مرتبہ تحویل میندیا_
و لما جہزہم بجہازہم ... فان لم تاتونی بہ فلا کیل لکم
(کیل) یہاں اسم مفعول (مکیل) کے معنی ہے_ جو طعام اور غلات کے معنی میں ہے_ غلّہ کو کیل سے اس وجہ سے تعبیر کیا گیا ہے کیونکہ اس کو تحویل دیتے وقت پیمانہ کرکے دیتے تھے_اور یہی چیز ان کی راشن بندی پر دلالت کرتی ہے _ اور یہ جملہ ( فان لم تأتونی بہ ...) (یعنی اگر تم بعد والے سفر میں بنیامین کو میرے پاس ساتھ نہ لائے) اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ غلّہ کو متعدد بار اور مخصوص زمان بندی میں تحویل دیا گیا_
2_ حضرت یوسف (ع) نے بھائیوں کے ذہن میں یہ بات ڈال دی کہ خوراك کے بعد والے حصے کو صرف اس صورت میں دریافت کرسکتے ہو جب تم بنیامین کو ساتھ لاؤ گے_
فان لم تأتونی بہ فلاکیل لکم عندي
3_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں کو یہ بتادیا کہ اگر دوسری بار وہ بنیامین کو ساتھ نہ لائے تو میرے ہاں نہ آئیں_



فان لم تأتونی بہ ... و لا تقربون
(لا تقربون ... ) میں نون مکسورہ ، نون وقایہ ہے اور یأی متکلم محذوف پر دلالت کرتی ہے تو اس صورت میں ( لا تقربون ...) کا معنی یہ ہوگا : کہ میرے پاس نہ آنا _
4_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے مقصود تك پہنچنے کے لیے ترغیب دلانے کے ساتھ ساتھ تہدید سے بھی کام لیا_
الا ترون اوفی الکیل ... فان لم تأتونی بہ فلا کیل لکم
5_ اپنے جائز اور مشروع مقاصد کے لیے اقتصادی پابندوں سے مدد حاصل کرنا جائز ہے _
فان لم تأتونی بہ فلا کیل لکم عندي

6_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹے دوبارہ مصرلوٹنے اور خوراك حاصل کرنے کے سلسلہ میں مصمم تھے_
فان لم تأتونی بہ فلاکیل لکم عندي
7_ حضرت یعقوب (ع) کے خاندان کے لیے قحط کے سالوں میں اپنی خوراك مہیا کرنے کا واحد راستہ مصر میں آنا اور حضرت یوسف(ع) کی طرف رجوع کرنے مینتھا_
فان لم تأتونی بہ فلا کیل لکم عندی و لاتقربون
اگر بردران یوسف(ع) کے پاس خوراك حاصل کرنے کے لیے مصر آنے کے علاوہ بھی کوئي راستہ ہو تا توحضرت یوسف(ع) کی تہدید(فلا کیل لك عندي) کا کوئي معنی نہیں رہتا اوراس کا کو ئي اثر نہ ہوتا_
8_ حضرت یوسف (ع) ، بنیامین کا دیدار کرنے میں بہت ہی زیادہ شوق رکھتے تھے_
ائتونی بأخ لکم ... فأن لم تأتونی بہ فلا کیل لکم عندی و لا تقربون
------------------------------------------------
آل یعقوب :
آل یعقوب کی تا مین معاش 7
احکام :5
اقتصاد :
اقتصادی پابندی کا جائز ہونا 5;اقتصادی ترقی کی اہمیت 5
برادران یوسف :
برادران یوسف اور غلّہ کا دریافت کرنا 2،6; برادران یوسف کا ارادہ 6;برادران یوسف کا حضرت یوسف سے ملاقات 6
عواطف :
بھائي کی عطوفت و محبت 8
ہدف و وسیلہ : 5


یوسف (ع) :
حضرت یوسف(ع) اور بنیامین 8;حضرت یوسف(ع) اور بنیامین سے ملاقات 2، 3;حضرت یوسف(ع) اور غلات کی تعین مقدار1; حضرت یوسف(ع) اور غلات کی تقسیم 1;حضرت یوسف(ع) سے ملاقات کے شرائط 2، 3; حضرت یوسف(ع) کا بنیامین سے لگاؤ 8 ;
حضرت یوسف(ع) کا پروگرام 1;حضرت یوسف(ع) کا ڈرانا 4;حضرت یوسف(ع) کا شوق دلوانا 4; حضرت یوسف(ع) کا قصہ 2، 3، 6;حضرت یوسف (ع) کی اقتصادی سیاستیں1;حضرت یوسف(ع) کی بھائیوں سے ملاقات 2، 3; حضرت یوسف(ع) کے پیش آنے کا طریقہ 4

قَالُواْ سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ (٦١)
ان لوگوں نے کہا کہ ہم اس کے باپ سے بات چیت کریں گے اور ضرور کریں گے (61)

1_ حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹے بنیامین سے خصوصی محبت کرتے تھے _
قالوا سنراود عنہ اباہ
2_ حضرت یعقوب (ع) ہمیشہ بنیامین کو اپنے بھائیوں کے ساتھ سفر کرنے سے منع کرتے تھے_
قالوا سنراودعنہ اباہ
3_ برادران یوسف (ع) نے بنیامین کے ہمراہ نہ ہونے کی دلیل یہ ذکر کی کہ حضرت یعقوب(ع) ان سے شدید لگاؤ رکھتے ہیں _
قالوا سنراود عنہ آباہ
(ہم اپنے باپ سے بات کریں گے اور کوشش کریں گے کہ اسکو راضی کریں تا کہ بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیجے)جو جملہ (سنراودعنہ آباہ) سے معلوم ہوتا ہے_ اس سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ بنیامین جو ان کے ہمراہ نہیں تھے دراصل ان کے

باپ نے انہیں منع کیا تھا_
4_ حضرت یعقوب(ع) کے بیٹے بنیامین کو مصر لانے کیلئے حضرت یعقوب (ع) کی رضایت کو جلب کرنے کے علاوہ کوئي اور راستہ نہیں رکھتے تھے_
قالوا سنراود عنہ آباہ و انا لفاعلون
5_ حضرت یوسف (ع) کے بھائیوں نے یہ وعدہ کیاکہ دوسری بار جب وہ آئیں گے تو بنیامین کو آپ کی خدمت میں لے آئیں گے_
سنراود عنہ آباہ و انا لفاعلون
6_ برادران یوسف نے ان سے وعدہ کیا کہ وہ اپنے


باپ حضرت یعقوب (ع) کو راضی کریں گے کہ بنیامین کو ہمارے ساتھ روانہ کریں_
قالوا سنراود عنہ آباہ و انا لفاعلون
(مراودہ ) (نراود) کا مصدر ہے جسکا معنی نرمی اور پیار و محبت سے درخواست کرنے کا ہے _ اور (عنہ ) کا لفظ جس کے بارے میں درخواست کی جا رہی ہے اس پر دلالت کرتا ہے _تو اس صورت میں " سنراود ... " کا معنی یہ ہوا کہ ان کے باپ ( بنیامین کے والد گرامی ) سے نرمی و محبت سے درخواست کریں گے کہ آئندہ کے سفر میں ان کو ہمارے ساتھ روانہ کریں_
7_ برادران یوسف(ع) نے اس بات کی تاکید کی کہ وہ یہ صلاحیت رکھتے ہیں کہ والد گرامی کو راضی کرلیں تا کہ بنیامین کو آپ کے پاس لانے کے لیے ہمارے ساتھ روانہ کردے _
انالفاعلون
(سنراود عنہ آباہ ) کے جملہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت یوسف کو یہ احتمال بھی تھا کہ ان کے والد گرامی راضی نہ ہوں ( انا لفاعلون ) کے جملے سے ان کے بھائي ان کو اطمینان دلانا چاہتے تھے کہ بغیر کسی تشویش کے والد گرامی کی رضایت
جلب کریں گے اور بنیامین کو آپ کے ہاں لے آئیں گے_
------------------------------------------------
برادران یوسف :
برادران یوسف اور بنیامین 4، 5; برادران یوسف اور رضایت حضرت یعقوب (ع) 4، 6، 7; برادران یوسف کا وعدہ 5،6
بنیامین :
بنیامین کا مصر کی طرف سفر 4، 5، 6، 7;بنیامین کو ساتھ نہ لانے کے دلائل 3
عواطف :
عواطف پدری 1
یعقوب (ع) :
حضرت یعقوب(ع) اور بنیامین کی مسافرت 2; حضرت یعقوب(ع) کا قصہ 5; حضرت یعقوب(ع) کی بنیامین سے محبت 1، 2، 3
یوسف(ع) :
حضرت یوسف (ع) کا قصہ 3، 4، 6، 7;حضرت یوسف(ع) کے ساتھ عہد 5، 6



وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُواْ بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُواْ إِلَى أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (٦٢)
اور یوسف نے اپنے جوانوں سے کہا کہ ان کی پونچی بھی انکے سامان میں رکھ دو شائد جب گھر پلٹ کر جائیں تو اسے پہچان لیں اور اس طرح شاید دوبارہ پلٹ کر ضرور آئیں (62)

1_ حضرت یوسف (ع) لوگوں کے حصے کو انہیں فروخت کرتے اور اس کی قیمت وصول کرتے تھے _
و قال لفتیانہ اجعلوا بضاعتہم فی رحالہم
(بضاعۃ)اس مال کو کہا جاتا ہے جو مال، تجارت اور خرید و فروش کے لیے ہو _ اسی وجہ سے (بضاعتہم) سے وہ مال مراد ہے جو برادران یوسف نے قیمت کے بد لے حاصل کیا تھا_
2_حضرت یوسف(ع) نے اپنے کا رندوں سے کہا کہ جو قیمت فرزندان یعقوب(ع) نے دی ہے اسے ان کے سامان میں پنہاں کردیں_
و قال لفتیانہ اجعلوا لضاعتہم فی رحالہم
3_ حضرت یوسف (ع) نے کارندوں سے یہ تاکید فرمائي کہ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں کے مال کو ان کے سامان میں اس طرح پوشیدہ کریں کہ اپنے وطن پہنچنے سے پہلے وہ اسکی طرف متوجہ نہ ہو سکیں_
اجعلوا بضاعتہم فی رحالہم لعلہم یعرفونہا اذا انقلبوا الی اہلہم
4_ حضرت یوسف (ع) نے بہت سے غلاموں اور کارندوں کو اپنی خدمت میں لیا ہوا تھا جو ساز و سامان کا وزن ، تقسیم اور قیمت وصول کرنے پر ما مور تھے_
قال لفتیانہ اجعلوا بضاعتہم فی رحالہم
(فتیان )جو (فتي) کی جمع ہے غلاموں اور جوانوں کے معنی میں استعمال ہوتا ہے_
5_ حضرت یوسف (ع) یہ امید رکھتے تھے کہ جو مال اپنے بھائیوں کو واپس لوٹا دیاگیا ہے وہ اپنے وطن لوٹ


کر اسے پہچان سکینگے_
اجعلوا بضاعتہم فی رحالہم لعلہم یعرفونہ
یہ بات واضح ہے کہ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹے جب اپنے ساز و سامان کو کھولتے تو اپنے مال کو جو قیمت کے طور پر دیا تھا اس میں پاتے ، اسی وجہ سے (لعل) کا ذکر جو ( شاید و ممکن ) کے معنی میں ہے مناسب نہیں تھا اسی وجہ سے (لعل) کی تفسیر میں چند وجوہ ذکر کی گئي ہیں:
1_ (اذا انقلبوا ... ) کی قید کے طور پر ذکر ہوا ہو اور اشفاق و ترجّی کے معنی میں ہو یعنی امید ہے کہ جب وہ اپنے اہل وعیال کے درمیان پہنچیں تو اسکو جان سکیں اور اس سے پہلے متوجہ نہ ہوں _
2_ یہاں شناخت سے مراد، اپنے حق کی شناخت ہے _ یعنی اس کے حق کو پہچان سکیں یعنی اپنے مال کوپہچان کر میری قدر دانی کا اقرار کریں_
3_ (لعل) (كَي) کے معنی میں ہو یعنی ( یہاں تك کہ ) اور یہ ترجی و امیدی کے معنی میں نہ ہو _
6_ حضرت یوسف (ع) ، حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں کے مال تجارت کو واپس لوٹا کر ان میں حق شناسی اور شکرگزاری کی حس ایجاد کرنا چاہتے اورانہیں دوبارہ لوٹنے کاشوق و ترغیب دلانا چاہتے تھے_
اجعلوابضاعتہم فی رحالہم لعلہم یعرفونہا ... لعلہم یرجعون
مذکورہ بالا معنی دوسرے احتمال کو بتاتا ہے جسکی وضاحت پہلے ذکر ہوچکی ہے_
7_ حضرت یوسف (ع) ،بھائیوں کو ڈرانے دھمکانے اور شوق و رغبت نیز ان کے لیے واپس لوٹنے کے تمام اسباب مہيّا کرنے کے باو جودان کے واپس لوٹنے پر اطمینان نہیں رکھتے تھے اور یعقوب(ع) کا بنیامین کو سفر پر نہ بھیجنے کا بھی احتمال دیتے تھے _
لعلہم یرجعون
8_ حضرت یوسف(ع) اپنے بھائي بنیامین کے مصر آنے کا بہت اشتیاق اور امیدرکھتے تھے_
اجعلوا بضاعتہم فی رحالہم ... لعلہم یرجعون
9_حضرت یوسف(ع) کا بنیامین کو کنعان سے مصر کی طرف سفر کرانے کی منصوبہ بندی کرنا،
فان لم تأتونی بہ فلا کیل لکم ...اجعلوا بضاعتہم فی رحالہم ... لعلہم یرجعون
10_ حضرت یعقوب (ع) اور ان کے بیٹے زیادہ مال و منال نہیں رکھتے تھے بلکہ مالی لحاظ سے بہت ہی محدود تھے_
اجعلوا بضاعتہم فی رحالہم ... لعلہم یرجعون
حضرت یوسف کا اپنے بھائیوں کو سرمایہ لوٹانے کے احتمالات میں سے ایك احتمال یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت یعقوب

(ع) كے خاندان ميں مال و متاع كى كمى تھى _ اور آيت شريفہ 65 ميں ( ما نبغى ہذہ بضاعتنا ... نمير اہلنا ) كا جملہ اس پر مؤيد ہے_
11_ حضرت يوسف (ع) غلات كى تقسيم اور انبار شدہ خورا ك كے سلسلہ ميں مخصوص اختيارات ركھتے تھے_
قال لفتيانہ اجعلوا بضاعتہم فى رحالہم


حضرت يوسف (ع) كا حضرت يعقوب (ع) كے بيٹوں كو خوراك كے حصے سے منع كرنا كہ جب وہ آنے والى نوبت ميں بنيامين كو نہ لائے تو كچھ نہيں ملے گا اس سے مذكورہ بات سامنے آتى ہے اوران كے مال كو انہيں واپس لوٹا دينا يہ ان كے مخصوص اختيارات كى طرف اشارہ ہے_
12_ بحرانى حالات ميں خوراك كى مقدار وسہم معيّنكرنا اور جو سامان ديا جائے اس كے بدلے ميں عوض لينا، بيت المال كى حفاظت و نگہدارى اور اقتصادى امور سے آگاہى كا تقاضا كرتى ہے_
اجعلنى على خزائن الارض انى حفيظ عليم ... اجعلوا بضاعتہم فى رحالہم
حضرت يوسف (ع) كا خزانے كا سر براہ ہونے كے حوالے سے اجناس كى راشن بندى كرنا جب كہ اس كى كمى تھى يہ بات حفيظ اور عليم سے س سمجھى جا رہى ہے _
13_ بحرانى حالا ت اور راشن بندى كے ايام ميں حكومت كى طرف سے لوگوں كو مفت مال دينا كوئي پسنديدہ سياست نہينہے_
قال لفتيانہ اجعلوا بضاعتہم فى رحالہم
------------------------------------------------
اقتصاد :
اقتصادى بحران ميں سياست 12; ناپسنديدہ اقتصادى سياست13
برادران يوسف (ع) :
برادران يوسف(ع) كا فقر 10; برادران يوسف(ع) كو تشويق دلوانا 7; برادران يوسف(ع) كوڈرانا 7; برادران يوسف(ع) كے تجارت كے مال كو واپس لوٹانا 2، 3، 5، 6;برادران يوسف(ع) ميں تشكر كرنے كے مقدمات كو اجاگر كرنا 6;برادران يوسف(ع) ميں حق و حقيقت كى پہچان كو ابھارنا 6;برادران يوسف (ع) ميں مصر آنے كا انگيزہ ايجاد كرنا6
بيت المال :
بيت المال كى حفاظت كا طريقہ 12
خوراك كى راشن بندى :
خوراك كى راشن بندى كى اہميت 12
لوگ :
لوگوں كو خورد و نوش كا سامان مفت عطا كرنا 13
يعقوب(ع) :
يعقوب (ع) كا فقر 10
يوسف (ع) :
يوسف اور بنيامين كا سفر 7، 8،9;يوسف اور غلات كى تقسيم 11;يوسف اور غلات كى فروخت 1 ; يوسف كا اقتصادى پروگرام 1;يوسف(ع) كا اميدوار ہونا 8; يوسف كا بنيامين سے محبت كرنا 8 ; يوسف(ع) كا پروگرام 9; يوسف (ع) كا ڈرانا 7;يوسف كا قصہ 1، 2، 3، 5، 6،7، 11;يوسف (ع) كى تشويق دلوانا 7;


يوسف (ع) كى توقعات 5; يوسف (ع) كى نصيحتيں 3 ; يوسف (ع) كے اختيارات 11;يوسف (ع) كے اوامر 2; يوسف كے پيش آنے كا طريقہ 6;يوسف كے كارندوں كا كردار 4; يوسف(ع) كے مقاصد 6

فَلَمَّا رَجِعُوا إِلَى أَبِيهِمْ قَالُواْ يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (٦٣)
اب جو پلٹ کر باپ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ بابا جان آئندہ ہمیں غلہ سے روك دیا گیا ہے لہذا ہمارے ساتھ ہمارے بھائي کو بھی بھیج دیجئے تا کہ ہم غلہ حاصل کرلیں اور اب ہم اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں(63)

1_ حضرت یعقوب کے بیٹوں نے مصر سے واپس لوٹنے کے بعد انہیں اپنے سفر کی رپورٹ دی اور اسکی وضاحت ، بیان کی _
فلما رجعوا الی ابیہم قالو ...
2_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں نے اپنے والد گرامی کو یہ رپورٹ دی کہ اگر ہم بنیامین کے بغیر گئے تو ہمیں اپنے راشن کا حصہ نہیں ملے گا _
فان لم تاتونی بہ فلا کیل لکم ... فلما رجعوا الی ابیہم قالوا یا ا بانا منع منا الکیل
3_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں نے اظہار محبت کرتے ہوئے اپنے والد گرامی سے درخواست کی کہ بنیامین کو ہمارے ساتھ مصر روانہ کریں_
فأرسل معنا آخان
حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں کا بنیامین کا نام نہ لینا بلکہ اسے ( آخانا ) (ہمارے بھائي) کے جملے سے یادکرنا، اس کے ساتھ اپنی محبت کے اظہار کے لیے ہے_
4_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں نے مصر کے سفر میں بنیامین کی حفاظت کرنے کا عہد کیا اور اس پر تاکید کی _
فأرسل معنا آخانا نکتل و انا لہ لحافظون
5_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں کے نزدیك، خوراك


کے معین سہم کا بنیامین کو ہمراہ نہ لانے کی صورت میں بند ہونا ،ایك اہم بات تھی _
یأبانا منع منا الکیل
حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں کا ساز و سامان سفر کو کھولنے سے پہلے جو عموماً کاروانوں اور مسافرین کا گھر پہنچنے کے بعد پہلا اقدام ہوتا ہے اپنے والد بزرگوار کو خوراك کے راشن کے بند ہونے کی خبر دینا اور اس خبر دینے میں جلدی کرنا ان کے نزدیك اس کی اہمیت کو بتاتا ہے _
6_ حضرت یوسف (ع) کے زمانہ میں کنعان مینجو سات سال قحط و خشکسالی کے تھے اس میں غلّہ اور خورد و خوراك کا سامان نایاب تھا_
قالوا یأبانا منع منا الکیل فأرسل معنا اخانا نکتل
7_حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں کے پاس قحط کے سالوں میں اپنی خوراك مہیا کرنے کے لیے مصر میں حضرت یوسف کے ہاں حاضر ہونے کے علاوہ اور کوئي راستہ نہیں تھا_
یأبانا منع منا الکیل فأرسل معنا اخان
حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں کے لیے مصر جا نے کے علاوہ کوئي راستہ نہیں تھا ورنہ حضرت (ع) اپنے بیٹوں کووہ راستہ بتاتے تا کہ بنیامین کو ان کے ساتھ بھیجنے پر مجبور نہ ہوتے_
8_ حضرت یعقوب (ع) کی بنیامین کو سفر سے منع کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ اس کے لیے خطرہ محسوس کرتے تھے_
سنراود عنہ آباہ ... فأرسل معنا اخانا نکتل و انا لہ لحافظون
(سنراود عنہ آباہ ...) کے جملے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یعقوب(ع) ہمیشہ بنیامین کو سفر کرنے سے روکتے تھے ( انا لہ لحافظون ) کا جملہ بتاتا ہے کہ اس کی دلیل یہ تھی کہ وہ ان کے لیے خطرہ محسوس کرتے تھے_

9_ بنیامین ،اپنے والد گرامی حضرت یعقوب (ع) کی اجازت کے بغیر سفر نہیں کرتے تھے_
فأرسل معنا اخان
یہ کہ حضرت یوسف (ع) کے بھائیوں نے بنیامین کو مصر لے جانے کے لیے حضرت یعقوب (ع) سے بات کی کہ اسکو ہمارے ساتھ مصر جانے کی اجازت دیں (فأرسل معنا اخانا ) کے جملے سے معلوم ہوتا ہے کہ بنیامین اپنے والد گرامی کی اجازت کے بغیر سفر نہیں کرتے تھے_
10_حضرت یعقوب (ع) کا اپنے بیٹوں اور اہل خانہ پر مکمل تسلطّ تھا _
یأبانا منع منا الکیل فارسل معنا اخان
11_ والدین، اپنے بیٹوں پر امر و نہی کرنے کا حق رکھتے ہیں_
فأرسل معنا اخان


12_ بیٹوں کے لیے والدین کا کہنا ماننا اور ان کے کہنے پر عمل کرنا، اولاد کی ذمہ داری اور ان کے ساتھ معاشرت و زندگی کرنے کے آداب میں سے ہے_
فأرسل معنا اخان
-------------------------------------------------
اطاعت :
والد کی اطاعت 11، 12
اہل خانہ :
اہل خانہ کی سرپرستی 10
برادران یوسف(ع) :
برادران یوسف (ع) اور بنیامین کا سفر 2، 3، 4، 5; برادران یوسف(ع) اور یعقوب (ع) 3; برادران یوسف(ع) قحط کے دوران 7;برادران یوسف(ع) کا زندگی کو چلانے کا طریقہ 7;برادران یوسف(ع) کا لوٹنا 1 ; برادران یوسف(ع) کا وعدہ 4;برادران یوسف(ع) کو غلات سے منع کرنا 2، 5;برادران یوسف(ع) کی حضرت یعقوب (ع) کو رپوٹ دینا 1، 2;برادران یوسف(ع) کی خواہشات 3; برادران یوسف(ع) کے پیش آنے کا طریقہ 3
بنیامین :
بنیامین اور حضرت یعقوب(ع) کی رضایت 9بنیامین سے محبت 3;بنیامین کا حضرت یعقوب (ع) کا احترام کرنا 9; بنیامین کی حفاظت 4;بنیامین کے لیے خطرے کا احساس 8
سرزمین :
کنعان کی سرزمین حضرت یوسف کے زمانے میں 6;کنعان کی سرزمین کی تاریخ 6; کنعان کی سرزمین میں قحط 6
عواطف :
برادری کی عطوفت
فرزند :
فرزند پر حق 11; فرزند کی ذمہ داری 12
معاشرت :
معاشرت کے آداب 12
والد :
والد ہ سے پیش آنے کا طریقہ 12;والد کا احترام 9; والد کے حقوق 11، 12
یعقوب :
حضرت یعقوب اور بنیامین کا سفر کرنا 8;حضرت یعقوب کی سرپرستی 10
یوسف :
حضرت یوسف کا قصہ 1، 2، 3، 4، 5، 7، 8

قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلاَّ كَمَا أَمِنتُكُمْ عَلَى أَخِيهِ مِن قَبْلُ فَاللّهُ خَيْرٌ حَافِظاً وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (٦٤)
يعقوب نے كہا كہ ہم اس كے بارے ميں تمھارے اوپر اسى طرح بھروسہ كريں جس طرح پہلے اس كى بھائي يوسف كے بارے ميں كيا تھا _خير خدا بہترين حفاظت كرنے والا ہے اور وہى سب سے زيادہ رحم كرنے والا ہے (64)
1_ حضرت يعقوب (ع) نے اپنے بيٹوں كے مشورے كو قبول نہيں كيا اور بنيامين كو مصر بھيجنے كى مخالفت كى _
قال ہل ء امنكم عليہ الا كما امنتكم على اخيہ من قبل
2_ حضرت يعقوب، بنيامين كى حفاظت كے ليے اپنے بيٹوں كى تاكيد اور وعدے پر مطمئن نہيں تھے_
قال ہل ء امنكم عليہ الا كما امنتكم على اخيہ من قبل
(ہل ء امنكم ...) ميں استفہام ،انكارى ہے جو نفى كے معنى ميں ہے_" ا مَنَ " (ء امن)كا مصدر ہے_ جو اطمينان كرنے اور امين سمجھنے كے معنى ميں ہے _ پس (ہل ء امنكم ...) كا معنى يہ ہوا كہ ميں تم كو بنيامين كے بارے ميں امين نہيں سمجھتا ہوں اور تمہارے وعدوں پر مجھے اطمينان نہيں ہے_
3_ برادران يوسف(ع) كى آنحضرت (ع) كى حفاظت كے سلسلہ ميں بدعہدى كى وجہ سے حضرت يعقوب(ع) كو 1پنے بيٹوں كى بنيامين كى حفاظت كے سلسلہ ميں عہد پر عدم اطمينان تھا_
ہل ء امنكم عليہ الا كما امنتكم على اخيہ من قبل
حضرت يعقوب (ع) نے بنيامين كى حفاظت كے بارے ميں اپنے بيٹوں كے وعدونپر اعتماد و اطمينان كو حضرت يوسف (ع) كى حفاظت كے ساتھ تشبيہ دى _ اس ميں وجہ شبہہ بے فائدہ اور بے نتيجہ ہونا ہے _ پس اس صورت ميں " ہل امنكم عليہ الا ..." كا معنى يہ ہوگا كہ ميرا اعتماد آپ لوگوں پر( اگر ميں اعتماد كروں بھى سہي) تو بے ثمر و بے فائدہ ہے _ جس طرح ميں نے يوسف (ع) كے بارے ميں آپ پر اعتماد كيا تھا_



4_حضرت يعقوب(ع) كا بنيامين كو بيٹوں كے ہمراہ نہ بھيجنے كا سبب يہ تھا كہ كہيں يہ بھى يوسف(ع) جيسى مصيبت سے دوچارنہ ہو جائے_
الّا كما امنتكم على اخيہ من قبل
حضرت يعقوب(ع) نے حضرت يوسف (ع) كا نام لينے كى بجائے بنيامين كے بھائي كے عنوان سے ان كو ياد كر كے ايك لطيف نكتہ كى طرف اشارہ كيا كہ ان دونوں كا آپس ميں بھائي ہونے كے رشتے نے مجھے ان كى ايك سرنوشت (يعنى باپ سے جدائي اور فراق) كى وجہ سے پريشانى كرديا ہے_
5_افراد كو ذمہ دارى سونپنے سے پہلے افراد كے سابقہ اعتماد پر توجہ ركھنا ضرورى ہے_
ہل ء امنكم عليہ الا كما امنتكم على اخيہ من قبل
6_ كسى فرد كا برا ماضى ہى اس بات كيلئے كا فى ہے كہ اس فرد سے احتياط كى جائے اور اس كے قول و قرار پر يقين نہ كيا جائے_
ہل ء أمنكم عليہ الا كما امنتكم على اخيہ من قبل
7_ افراد كے سوء سابقہ كى انہيں يادآورى كرانا اور اس پر اثر مرتب كرناجائزہے تا كہ مستقبل ميں ايسے واقعات كى روك تھام كى جاسكے_
ہل ء امنكم عليہ الا كما امنتكم على اخيہ من قبل
8_ گذرے ہوئے حوادث سے عبرت حاصل كرنا ضرورى ہے تا كہ آئندہ اس جيسے واقعات سے محفوظ رہا جائے_
ہل ء امنكم عليہ الا كما امنتكم على اخيہ من قبل
9_حضرت يعقوب (ع) نے اپنے بيٹوں كے اس وعدے پر كہ وہ حضرت يوسف (ع) كے حفاظت كريں گے ان پر اطمينان كيا اور ان كى حفاظت كرنے كے سلسلہ ميں دل كو سہارا ديا _
كما امنتكم على اخيہ من قبل
10_ افراد كو كسى شے يا چيزكى حفاظت كرنے ميں مؤثر جاننا ، شرك كا موجب نہيں بنتا اور يہ توكل الہى اور مقام نبوت كے منافى نہيں ہے_

كما امنتكم على اخيہ من قبل
اس سورہ میں آیت کریمہ(38) (ما كان لنا ان نشرك بالله من شيء) كى دليل كى وجہ سے حضرت یعقوب(ع) ذرہ برابر بھی شرك كى طرف ميلان نہيں ركھتے تھے(كما امنتكم على اخيہ ) كا جملہ بتاتا ہے كہ حضرت يعقوب (ع) اپنے بيٹوں كو امين خيال كرتے تھے اسى وجہ سے يوسف (ع) كى حفاظت ان كے سپردكردى پس اس سے معلوم ہوا كہ اشخاص كو كسى شے كى حفاظت ميں مؤثر سمجھنا، شرك نہيں اور نبوت كے مقام كے ساتھ بھى ناسازگار نہيں ہے_



11_ خداوند متعال، بہترين محافظ اور نگہبان ہے _
فالله خير حافظ
12_ خداوند متعال، ارحم الراحمين ( تمام مہربانوں سے بہتر مہربان ) ہے _
فالله خير حافظاً و ہو ارحم الراحمين
13_ خداوند متعال كا اپنے بندوں كى حفاظت و نگہبانى كرنا، اسكى وسيع تر رحمت كى وجہ سے ہے _
فالله خير حافظاً و ہو ارحم الراحمين
خداوند عالم كو بہترين حافظ ياد كرنے كے بعد خداوند متعال كى توصيف ( ارحم الراحمين ) سے كرنا گويا اس بات كو بتاتا ہے كہ ان دو صفتوں كے درميان ارتباط ہے _ يعنى كيونكہ وہ ارحم الراحمين ہے اسى وجہ سے بہترين محافظ بھى ہے_
14_ انسانوں كى امانتدارى كرنا اور اس امانت كى حفاظت پر پورا اترناان كے رحم ودلسوزى كے ساتھ مربوط ہے _
فالله خير حافظاً و ہو ارحم الراحمين
15_ رحم و دلسوزى كا نہ ہونا، لوگوں سے خيانت كرنے كا سبب بنتا ہے _
قال ہل ء امنكم عليہ ... فالله خير حافظاً و ہو ارحم الراحمين
16_ حضرت يعقوب (ع) كى اپنے بيٹوں سے دورى كرنے كى وجہ يہ تھى كہ ان ميں رحم ودلسوزى نہيں تھى اور وہ حضرت يوسف(ع) اور بنياميںسے مہربانى سے پيش نہيں آتے تھے_
ہل ء امنكم عليہ الا كما امنتكم على اخيہ من قبل فالله خير حافظاً و ہو ارحم الراحمين
-------------------------------------------------

احتياط:
احتياط كرنے كے ضرورى موارد 6
اسماء و صفات :
ارحم الراحمين 12
اعتماد :
بے اعتمادى كے اسباب 6
الله تعالى :
الله تعالى كا محافظ و نگہبان ہونا 11;الله تعالى كى رحمت كے آثار 13; الله تعالى كے مختصّات 11
امانتدارى :
امانتدارى كا پيش خيمہ 14
انسان :
انسانوں كى محافظت 13
برادران يوسف (ع) :
برادران يوسف(ع) اور بنيامين 16; برادران يوسف(ع) اور يوسف (ع) 3، 9، 16; برادران يوسف(ع) پر اعتماد



9;برادران يوسف(ع) پر بے اعتمادى 2، 3; برادران يوسف(ع) كے مشورے كو رد كرنا 1
بنيامين :
بنيامين كى محافظت 3; بنيامين كے انجام سے پريشانى 4
بے رحمى :

بے رحمی کے آثار 15
تاریخ :
تاریخ سے عبرت حاصل کرنے کی اہمیت 8
توکل:
توکل کرنے کی حقیقت 10
حافظ :
بہترین حفاظت کرنے والا 11
حوادث :
ناگوار حوادث سے بچنے کا طریقہ 8; ناگوار حوادث کے تکرارکے موانع 7
خیانت :
خیانت کا پیش خیمہ 15
ذمہ داری :
ذمہ داریوں کی تقسیم میں مؤثر عوامل 5
سابقہ :
بُرے سابقہ کے آثار 6
شرك :
شرك کی حقیقت 10
عبرت :
عبرت کے اسباب8
لوگ :
لوگوں پر اعتماد اور توکل 10; لوگوں پر اعتماد اور شرك 10; لوگوں کے سابقہ کی اہمیت 5
مہربانی :
مہربانی کے آثار 14
یادآوری :
بُرے سابقہ کی یادآوری کرنے کا جواز 7
یعقوب (ع) :
یعقوب(ع) اور برادران یوسف(ع) کا عہد و پیمان 2; یعقوب (ع) اور برادران یوسف(ع) کی بے رحمی 16; یعقوب (ع) اور بنیامین 4;یعقوب(ع) اور بنیامین کا سفر کرنا 1 ; یعقوب(ع) کا اعتماد 9; یعقوب(ع) کا شك 2;یعقوب(ع) کی بے اعتمادی کے دلائل 3;یعقوب(ع) کی پریشانی کے اسباب 4; یعقوب(ع) کی مخالفت اور برادران یوسف(ع) 1
یوسف :
یوسف کا قصہ 1، 2، 3، 4، 9، 16; یوسف کی حفاظت9

وَلَمَّا فَتَحُواْ مَتَاعَهُمْ وَجَدُواْ بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ قَالُواْ يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَـذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ذَلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ (٦٥)

558

پھر جب ان لوگوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا کہ ان کی بضاعت (قیمت)واپس کردی گئي ہے تو کہنے لگا بابا جان اب ہم کیا چاہتے ہیں یہ ہماری پونجی بھی واپس کردی گئي ہے اب ہم اپنے گھر والوں کے لئے غلہ ضرور لائیں گے اور اپنے بھائي کی حفاظت بھی کریں گے اور ایك اونٹ کا بار اور بڑھوالیں گے کہ یہ بات اس کی موجودگی میں آسان ہے (65)

1_ حضرت یعقوب(ع) کے بیٹوں نے سفر کی رپورٹ دینے کے بعد، مصر سے خریداری کیئے ہوئے سامان کو کھولنا شروع کر دیا _
و لما فتحوا متاعہم

2_حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں نے جب اپنے سامان کو کھولا تو مصر سے خریداری کیئے ہوئے غلات کے درمیان اسکی قیمت کو پایا_
و لما فتحوا متاعہم وجدوا بضاعتہم ردت الیہم
3_حضرت یعقوب(ع) کے بیٹوں نے جب اداشدہ قیمت کو واپس پایا تو خوش ہوگئے اور حضرت یعقوب کو رپوٹ دی _
قالوا یأبانا ما نبغی ہذہ بضاعتنا ردّت الین
(ما نبغي) میں(ما) استفہامیہ اور نبغی کا مفعول ہے _ (بغي) کا معنی چاہنا اور طلب کرنا ہے (ما نبغی ) یعنی اس سے زیادہ ہم کیا چاہتے ہیں؟
4_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹے اس بات پر اطمینان رکھتے

559

تھے کہ ان کے سرمایہ کو جان بوجھ کر واپس لوٹا دیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں یوسف (ع) کے کارمندوں نے کوئي بھول نہیں کي
وجدوا بضاعتہم ردّت الیہم ...ہذہ بضاعتنا ردّت الین
(ردّت الینا )کا جملہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹے مطمئن تھے کہ ان کی پونجی ان کی طرف لوٹا دی گئي ہے _ یعنی یہ گمان بھی نہیں تھا کہ انہوں نے غلطی سے رکھ دیا ہو تا کہ اسکو واپس لوٹا نے کواپنے لیئے ضروری سمجھیں_
5_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں نے ان کو اس بات کی یقین دہانی کرائي کہ عزیز مصر (یوسف (ع) ) نے ان کی پونجی کو بغیر کسی کمترین منت و سماجت اور ہمیں خبر دیئےغیر واپس لوٹا دیاہے _
ہذہ بضاعتنا ردّت الین
(ردّت) کے فعل کو مجہول لانا اورفاعل کاذکر نہ کرنا ، اس معنی کو بتا رہا ہے کہ مال کا کا واپس لوٹانا اس طرح تھا کہ ہمیں کوئي خبر نہ ہوتا کہ ہمیں کسی قسم کی شرمندگی کا احساس نہ ہو _
6_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹے اپنے باپ کے ساتھ اور ان کی سرپرستی میں زندگی بسر کرتے تھے _
و لما فتحوا متاعہم ...قالوا یابانا ما نبغی ہذہ بضاعتنا ردّت الین
7_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں نے جب اپنے سرمایہ کو واپس اپنے پاس دیکھا تو دوبارہ کوشش شروع کردی تا کہ والد بزگوار کو راضی کریں کہ وہ بنیامین کو ہمارے ساتھ روانہ کریں_
قال ہل أمنکم ... یأ بانا ما نبغی ہذہ بضاعتنا ردّت الینا و نمیر اہلنا و نحفظ أخان
حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں کا یہ جملہ ( ما نبغی ہذہ بضاعتنا ...) کوقرینہ مخاطب (یابانا) کے ساتھ دیکھیں تو کہ ان کا مقصود حضرت (ع) کی رضایت کو جلب کرنا ہے تا کہ وہ بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیجیں _
8_ حضرت یوسف (ع) کا یہ اندازہ (اپنے بھائیوں کو ان کی پونجی واپس لوٹا دیں تو دوبارہ مصر آنے میں میلان پیدا کریں گے) اور ان کا حدس لگانا مناسب و صحیح تھا_
لعلہم یعرفونہا ... لعلہم یرجعون ... ما نبغی ہذہ بضاعتنا ردّت الینا و نمیر اہلن
9_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں کے لیے اپنے خاندان کے نان و نفقہ کو مہیا کرنے کے لیے تنہا راستہ مصر کا سفر تھا _
و نمیر اہلن
(میرة ) طعام کے معنی میں ہے اور (میر)" نمیر" کا مصدر ہے جسکا معنی طعام کو فراہم اور مہیا کرنا ہے _
10_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں کی بنیامین کو مصر ہمراہ

560

لے جانے کے لیے باپ کی رضایت کو جلب کرنے کے دلائل میں سے خورد و خوراك کے مہیا کرنے کی ضرورت اور اسکو آمادہ کرنے کے لیے سرمایہ کا ضروری نہ ہونا اور دربار مصر کی فرزندان یعقوب(ع) پر خاص عنایت و غیرہ تھے _
ما نبغی ہذہ بضاعتنا ردّت الینا و نمیر اہلن

حضرت يعقوب(ع) كے بيٹوں كا يہ جملہ ( يا ابانا ہذہ ...) بنيامين كو سفر ميں ہمراہ لے جانے ميں حضرت (ع) كى رضايت كو جلب كرنا مقصود ہے _ اور ان كا ہر جملہ ان ميں سے ايك دليل ہے كہ ان كو سفر پر بھيجنا ضرورى ہے _ اور حضرت يعقوب (ع) كے بيٹے (ما نبغى ...) كے جملے سے يہ بيان كرنا چاہتے ہيں كہ ہم پر عزيز مصر نے بہت لطف و مہربانى كى ہے اسى وجہ سے ہمارے ليے مناسب نہيں ہے كہ انكى اس خواہش (بنيامين كو ہمراہ لائيں) كو پورا نہ كريں انہوں نے جملہ (نمير اہلنا ) كو ايك مقدر جملہ مثل (نستظہر بہا ) (يعنى اس لوٹائي ہوئي پونچى سے مدد حاصل كريں گے ) پر عطف كيا ہے _ اس سے يہ بيان كرنا چاہتے ہيں كہ خوراك كو خريدنے ميں كسى مشكل سے دوچار نہيں ہيں اور (نحفظ اخانا) كا جملہ اس بات كو بتارہا ہے كہ عزيز مصر كے مثبت جواب اور خوراك كے حصول كے ليے اپنے بھائي كى حفاظت لازمى كريں گے اور (ذلك كيل يسير) اس كو بتارہا ہے كہ ہم طعام لانے كے ليے بہت محتاج ہيں _

11_ حضرت يعقوب (ع) كے بيٹوں نے بنيامين كو مصر كے سفر پر لے جانے كے ليے دوبارہ محبت بھرا عہد كيا _

نمير اہلنا و نحفظ اخان

12_ حضرت يعقوب (ع) كو بنيامين كے ہمراہ بھيجنے كے ليے جو دلائل دے گے ان ميں خوراك كے حصّے كى ممنوعيت كاختم ہونا، اور ايك اونٹ كے سامان كا زيادہ ہونا شامل تھا _

و نزداد كيل بعير ذلك كيل يسير

(ازدياد) (نزداد ) كا مصدر ہے جو كہ باب افتعال سے ہے جسكا معنى زيادہ اور اضافہ كى درخواست كرنا ہے _ (كيل بعير) سے مراد اتنا وزن ہے جو ايك اونٹ اٹھا سكتا ہے اور جملہ (فان لم تأتونى بہ فلاكيل لكم ...) اور جملہ (منع منا الكيل ) اس بات پر دلالت كرتا ہے كہ حضرت يوسف (ع) نے حضرت يعقوب (ع) كے بيٹوں كے ليے ان كى خوراك كے حصے پر پابندى لگادى جب تك وہ بنيامين كو ہمراہ نہيں لائيں گے اسى وجہ سے ( نزاد كيل بعير) سے مراد يہ ہے كہ بنيامين كو ساتھ لے جائيں گے تو خوراك كى پابندى ختم ہونے كے ساتھ ساتھ ہم ايك اونٹ كے وزن كى اضافى خوراك كا بھى تقاضا كرينگے _

13_ حضرت يوسف (ع) نے قحط كے سات سال ميں غلات كى تقسيم كے ليے راشن بندى كا ايك قانون بنايا _

نزداد كيل بعير

كيونكہ حضرت يعقوب (ع) كے بيٹوں كے ساتھ بنيامين كے آنے سے ايك اونٹ كے وزن كى اضافى خوراك ان كو مل جاتى اس بات سے چند



نكات كا اشارہ ملتا ہے : 1_ خوراك كا حصہ ہر ايك كے ليے مخصوص تھا _2_ اور يہ خوراك كا حصہ ہر ايك اونٹ كا وزن تھا اس سے زيادہ نہيں تھا_

14_ حضرت يوسف(ع) ہر مرحلہ ميں ہر شخص كے ليے ايك اونٹ كے وزن كا غلّہ فروخت كرتے تھے_

نزداد كيل بعير

15_ حضرت يوسف (ع) كى طرف سے قحط كے سات سالوں ميں غلات كى تقسيم كے ليے يہ قانون تھا كہ جو شخص غلّہ كا تقاضا كر تا سہميہ بھى اسى كوديا جاتا_

نزداد كيل بعير

اگر كوئي شخص دوسرے كا حصّہ لے سكتا تو (نزاد كيل بعير ) (بنيامين كے آنے سے ايك اونٹ كے وزن كى خوراك كو دريافت كرسكتے ہيں) يہ بات بنيامين كو مصر لے جانے كے ليے ايك مستقل دليل كے عنوان سےبيان نہ كى جاتى _

16_ اونٹ ،مصر اور قديمى كنعان ميں سامان منتقل كرنے كے سلسلہ ميں ايك رائج وسيلہ تھا _

و نزداد كيل بعير

17_ حضرت يعقوب (ع) كے بيٹوں نے پہلے سفر ميں جو غلّہ حاصل كيا تھا اسے قحط كے ليے كافى نہيں سمجھتے تھے لہٰذا وہ دوسرے حصے كو حاصل كرنے كے ليے مصر كى طرف سفر كرنے كو ضرورى سمجھتے تھے _

ذلك كيل يسير

(ذلك) كا اشارہ متاع اور خوراك كى طرف ہے جسكو حضرت يعقوب (ع) كے بيٹوں نے پہلے سفر ميں حاصل كيا تھا اور "يسير" كا معنى كم اور تھوڑا ہے_ يہ بات واضح ہے كہ قحط كے سالوں كے ليے يہ بہت ہى كم تھا_

18_ خوراك مہيا كرنا ضرورى ہے اور اپنى معاش و زندگى كو چلانے ميں سستى و غفلت سے پرہيز كرنا چاہيے_

نمیر اہلنا ...ذلك كیل یسر
19_ قحط اور خوراك كی كمی كے دوران اپنی ذاتی ضرورت كے لیے خوراك كو ذخیرہ كرنے كا جائز ہونا_
نمیر اہلنا ...ذلك كیل یسیر
------------------------------------------------
آل یعقوب:
آل یعقوب كا معاش مہیا كرنا 9
احكام : 9
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف (ع) اور بنیامین كا سفر 7، 10، 11، 12;برادران یوسف (ع) اور حضرت یعقوب (ع) 5، 6، 7 ; برادران یوسف (ع) اور حضرت یعقوب (ع) كی رضایت 10، 12;برادران یوسف (ع) اور غلات كی كمی 17; برادران یوسف (ع) اور مصر كا سفر 17;برادران یوسف (ع) كا اطمینان 4;برادران یوسف (ع) كا عہد و پیمان 11;


برادران یوسف (ع) كا كردار 9;برادران یوسف (ع) كا مال تجارت 1;برادران یوسف (ع) كی خوشحالی 3;برادران یوسف (ع) كی زندگی كرنے كی جگہ 6; برادران یوسف (ع) كی كوشش 7; برادران یوسف (ع) كے تجارت كے مال كا واپس ہونا 2، 3، 4، 5، 7;برادران یوسف (ع) كے سفر كرنے كے دلائل 10، 12
بنیامین :
بنیامین كی محافظت11
شتر :
شتر كے فوائد 16
غلّات :
حضرت یوسف (ع) كے زمانے میں غلات كا سہم معین ہونا 13، 14، 15
قحط :
قحط كے دوران مینخوراك كا ذخیرہ كرنا 19
قدیمی مصر :
قدیمی مصر میں اونٹ 16; قدیمی مصر میں سامان كو حمل و نقل كرنے كے و سائل 16
معاش:
معاش كو مہیا كرنے كی اہمیت 18
یعقوب (ع) :
یعقوب (ع) كو راضی كرنے كا پیش خیمہ7
یوسف(ع) :
حضرت یوسف (ع) كا قصہ 1، 2، 3، 4، 7، 8، 11، 12، 13 ، 17; حضرت یوسف (ع) اور منت سماجت 5; حضرت یوسف(ع) كی اقتصادی سیاست 13 ، 14 ،15;حضرت یوسف(ع) كی دوراندیشی كا متحقق ہونا8

قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّى تُؤْتُونِ مَوْثِقاً مِّنَ اللّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلاَّ أَن يُحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ (٦٦)
یعقوب نے كہا كہ میں اسے ہر گر تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تك كہ خدا كی طرف سے عہد نہ كرو گے كہ اسے واپس ضرور لائو گے مگر یہ كہ تمھیں كو گھیر لیا جائے _اس كے بعد جب ان لوگوں نے عہد كرلیا تو یعقوب نے كہا كہ اللہ ہم لوگوں كے قول و قرار كا نگراں اور ضامن ہے (66)

1_ حضرت یعقوب (ع) بالآخر بنیامین كو اپنے بیٹوں كے ہمراہ مصر بھیجنے پر رضامند ہوگئے _

563
قال لن ارسلہ معکم حتی تؤتون موثق
2_ حضرت یعقوب(ع) نے اپنے بیٹوں کے ہمراہ بنیامین کو مصر بھیجنے کے لیے خدا متعال کے ساتھ عہد و پیمان باندھنے کے ساتھ مشروط کردیا ( خداوند متعال کے ساتھ عہد و پیمان باندھیں اور اس کے نام کی قسم اٹھائیں)
لن ارسلہ معکم حتّی تؤتون موثقاً من اللہ
(موثق) کا معنی عہد و پیمان ہے (لام) جو (لتأتنّنی ) پر داخل ہوا ہے یہ لام قسم ہے یعنی ایسا وعدہ جو قسم خداوندی کے ساتھ ہو ( من اللہ ) کا جملہ اس بات کو بتاتا ہے کہ قسم بھی خداوند متعال کے نام سے اور عہد و پیمان بھی اسی کے ساتھ ہو (حتی تؤتون موثقا) یعنی قسم اٹھانا اور وعدہ کرنا_
3_ حضرت یعقوب (ع) نے بنیامین کی حفاظت کے سلسلہ میں اپنے بیٹوں کو تاکید کی کہ ان سے کوئي عذر و حیلہ قبول نہیں کیا جائے گا مگر یہ کہ تم پر کوئي غالب آجائے اور تم بے بس ہوجاؤ_
حتی تؤتون موثقا من اللہ لتأتنّنی بہ الّا ان یحاط بکم
4_ حضرت یعقوب (ع) بنیامین اور اس کی سلامتی سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے اس کی جدائي ان کے لیے رنج و دکھ کا موجب تھی _
لتأتنّنی بہ
جملہ(انا لہ لحافظون ) اورگذشتہ آیت میں (فاللہ خیر حافظاً ) اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ حضرت یعقوب (ع) ،بنیامین کو کسی دکھ و مصیبت میں نہیں دیکھنا چاہتے تھے _ اور جملہ (لتأتنّنی بہ) (اسکو میرے پاس لاؤ) اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ اسکی جدائي حضرت (ع) کے لیے مشکل تھی اور وہ اسکو اپنے پاس ہی دیکھنا چاہتے تھے_
5_ حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹوں سے اس بات کی توقع نہیںرکھتے تھےکہ وہ بنیامین کی حفاظت کے سلسلہ میں اپنے آپ کو خطرے میں ڈالیں اور اسکو واپس لوٹا نے میں کوشش کریں_
الّا ان یحاط بکم
احاطة (یحاط) کا مصدر ہے جو کسی شے کو اس کے تمام اطراف سے گرفت میں لینے کو کہتے ہیں _ آیت شریفہ میں مغلوب ہونے کے معنی کے لیے کنایة استعمال ہوا ہے _ یعنی تمام راستوں اور امیدوں کا ختم ہوجانا _
6_ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ بنیامین کی حفاظت اور واپس لوٹانے کی قسم سے ناتوانی اور عذر کو مستثنی قرار دیں_
لتأتنّنی بہ الّا ان یحاط بکم
ظاہر عبارت یہ ہے کہ جملہ ( الّا ان یحاط بکم ) قسم (لتأتنّنی بہ ) سے استثناء ہے اسی وجہ حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹوں کو تاکید کر رہے تھے کہ قسم اٹھاتے وقت مجبوری اور عذر کو استثناء کریں اور اس طرح کہیں (واللہ لناتینك بہ الّا ان یحاط بنا) (خدا کی قسم بنیامین کو آپ کی

564
طرف واپس لائیں گے مگر یہ کہ ہم مجبور و مغلوب ہوجائیں اور تمام راستے ہمارے لیے بند ہوجائیں) _
7_ خدا کی قسم اٹھاتے وقت اور اس سے عہد و پیمان کرتے وقت مناسب یہ ہے کہ اپنی ناتوانی کو اس سے استثناء کیا جائے _
لتأتنّنی بہ الّا ان یحاط بکم
8_ عذر اور ناتوانی کی وجہ سے عہد و قسم کو پورا نہ کرنے کی صورت میں (عقوبت و کفارہ) ضروری نہیں ہوتاہے_
لتأتنّنی بہ الّا ان یحاط بکم ... قال اللہ علی ما نقول وکیل
9_ الہی ذمہ داریوں و قسم اور عہد کو پورا کرنے کی شرط ، استطاعت ہے _
الّا ان یحاط بکم
10_ حضرت یعقوب (ع) کے آئین اور ان کے خاندان کے نزدیك ،خدا کی قسم اٹھانا اور اس سے عہد و پیمان کی خاص اہمیت تھي_
حتی تؤتون موثقاً من اللہ ...الاّ ان یحاط بکم
12_ عہد و قسم کی پابندی اور اس کے تقاضے کے مطابق عمل کرنا ضروری ہوتاہے _

حتی توتون موثقاً من اللہ لتاتنّنی بہ
13_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں نے قسم اٹھائي اور خداوند متعال سے عہد و پیمان باندھا کہ جتنا بھی ممکن ہو بنیامین کی حفاظت کریں گے اور اسکو باپ کے پاس واپس لوٹا ئیں گے_
حتی توتون موثقا فلما اتوہ موثقہم
14_ حضرت یعقوب(ع) نے خداوند متعال کو اپنے بیٹوں کے قول و قرار پر اپنا وکیل قرار دیا _
قال اللہ علی ما نقول وکیل
15_حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں کو قسم اور اپنے عہد و پیمان کے توڑنے پر خدا کے عذاب سے ڈرایا_
قال اللہ علی ما نقول وکیل
سیاق آیت دلالت کرتی ہے کہحضرت یعقوب (ع) کااپنے بیٹوں کے قول و قرار پر خداوند متعال کو وکیل قرار دینے کا مقصد یہ تھا کہ وہ ان کو عذاب الہی سے ڈرائے_
16_خداوند متعال کی قسم کو توڑنا اور اس کے عہد و پیمان پر عمل نہ کرنا، خداوند متعال کے عذاب کا سبب بنتاہے_
اللہ علی ما نقول وکیل
17_ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں کو قسم اور عہد و پیمان پر عمل کرنے کے لیے انہیں خداوند متعال کی نظارت اور گواہی کی طرف متوجہ کیا _
اللہ علی ما نقول وکیل
(اللہ ...) والے جملے کو اگر جملہ خبری فرض کریں تو مذکورہ معنی حاصل ہوتاہے _

565

18_ خداوند متعال پر توکل کرناضروری ہے _
اللہ ما علی ما تقول وکیل

------------------------------------------------

آل یعقوب :
آل یعقوب میں قسم اٹھانا 10
احکام 7 ،8
ادیان :
ادیان کی تعلیمات 11
اللہ تعالی :
اللہ تعالی سے عہد و پیمان 7 ،11، 13 ; اللہ تعالی کی وکالت 14;اللہ تعالی کے عذاب سے ڈرانا 15
برادران یوسف :
برادران یوسف اور بنیامین 13; برادران یوسف اور بنیامین کا سفر کرنا 1; برادران یوسف کا عہد و پیمان 2، 13; برادران یوسف کا قسم اٹھانا 2 ، 13;برادران یوسف کو خبردار کرنا 15;برادران یوسف کی ذمہ داری کی حدود3 ، 5 ، 6;برادران یوسف کی ضمانت 2
بنیامین :
بنیامین کی محافظت 3 ، 5 ، 6، 13;بنیامین کے سفر پر راضی ہونا 2
توکل:
اللہ تعالی پر توکل کرنے کی اہمیت 18
ذکر:
اللہ تعالی کی گواہی کا ذکر 17; اللہ تعالی کی نظارت کا ذکر 17
سزا :
سزا کے اسباب 16
شرعی ذمہ داري:

شرعی ذمہ داری کو بجالانے کی قدرت9
عہد :
عہد کا ادیان میں ہونا 11; عہد کو وفاء کرنے پر عاجز ہونا 7 ،8 ; عہد و پیمان سے وفاکی اہمیت 12 ،17;عہد و پیمان کے احکام 7 ، 8 ، 9 ، 12 ; عہد و پیمان سے وفا کے شرائط 9
عہدشكني:
عہد شکنی کا گناہ 16;عہدشکنی کی سزا 15
قسم :
ادیان میں قسم کا ہونا 11; اللہ تعالی کی قسم اٹھانا 11 ;اللہ تعالی کی قسم اٹھانے کی اہمیت 10 ;قسم اٹھانے کے احکام 7 ، 8 ،9، 11 ، 12; قسم اٹھانے میں استثناء 7 ، 8 ;قسم کو پورا کرنے سے عاجز ہونا 7 ،8 ; قسم کو پورا کرنے کی اہمیت 11 ، 12 ، 17 ; قسم کو پورا کرنے کے شرائط 9 ;قسم کو توڑنے کا گنا ہ16;قسم کو توڑنے کی سزا ء 15


یعقوب (ع) :
حضرت یعقوب (ع) اور برادران یوسف 3 ، 6 ،17 ; حضرت یعقوب (ع) اور برادران یوسف کا عہد و پیمان 14; حضرت یعقوب (ع) اور برادران یوسف (ع) کی امیدیں 1 ; حضرت یعقوب (ع) اور بنیامین کا سفر 1 ، 2 ; حضرت یعقوب (ع) اور بنیامین کی جدائي 4; حضرت یعقوب(ع) کا خبردار کرنا 15;حضرت یعقوب (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 5 ، 6 ، 14; حضرت یعقوب (ع) کا وکیل 14; حضرت یعقوب (ع) کی بنیامین سے محبت 4;حضرت یعقوب (ع) کی توقعات 5;حضرت یعقوب (ع) کی رضایت 1 ; حضرت یعقوب (ع) کی رضایت کے شرائط 2 ; حضرت یعقوب کی نصیحتیں3 ; حضرت یعقوب (ع) کے پیش آنے کا طریقہ 17; حضرت یعقوب (ع) کے تقاضے6; حضرت یعقوب (ع) کے دین میں قسم اٹھانا 10 ; حضرت یعقوب (ع) کے رنج و الم کے اسباب 4
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کا قصہ 13

وَقَالَ يَا بَنِيَّ لاَ تَدْخُلُواْ مِن بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُواْ مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَمَا أُغْنِي عَنكُم مِّنَ اللّهِ مِن شَيْءٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ (٦٧)
اور پھر کہا کہ میرے فرزند و دیکھو سب ایك دروازے سے داخل نہ ہونا اور متفرق دروازوں سے داخل ہونا کہ میں خدا کی طرف سے آنی والی بلائوں میں تمھارے کام نہیں آسکتا حکم صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اسی پر میرا اعتماد ہے اور اسی پر سارے توکل کرنے والوں کو بھروسہ کرنا چاہیئے (67)

1_ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں کو مصر کی طرف سفر کرنے کے سلسلہ مینمعارف الہی سے واقف کیا اور ان کو توحید کے حقائق کی یاد دہانی اورتعلیم فرمائي_
قال یا بنی لا تدخلوا ... و علیہ فلیتوکل المتوکلون
2_حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں مصر کے متعدد دروازے تھے_
لا تدخلوا من باب واحد و ادخلوا من أبواب


متفرقہ
3 _ حضرت یوسف (ع) کے دربار میں آنے جانے والوں کے لیے کئي دروازے تھے_
لا تدخلوا من باب واحد و ادخلوا من أبواب متفرقہ
(ادخلوا) کے مفعول سے کیا مرادہے کیا مصر کا شہر ہے یا حضرت یوسف (ع) کا دربار ہے ؟ اس میں دو نظریے ہیں مذکورہ معنی دوسرے احتمال کی صورت میں ہے اور آیت شریفہ 69 میں ( لما تدخلوا ) کے جملے کا تکرار احتمال اول کی

تائید کرتاہے_
4_حضرت یعقوب (ع) ، اپنے بیٹوں کے دوسری بار مصر جانے میں ان کیلئے ایك حادثہ محسوس کررہے تھے اور ان کے لیے ناگوار واقعہ پیش آنے سے پریشان تھے_
لا تدخلوا من باب واحد ... ما اغنی عنکم من الله من شيء
5_ حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹوں کے لیے مصر میں داخل ہوتے وقت خطرہ کو محسوس کر رہے تھے_
لا تدخلوا من باب واحد ... ما اغنی عنکم من اللّه من شيء
6_ حضرت یعقوب (ع) ، بنیامین کے لیے مصر کے سفر میں ناگوار حادثہ پیش آنے کا احتمال دے رہے تھے_
لا تدخلوا من باب واحد ... ما اغنی عنکم من الله من شيء
حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹوں کے لیے نہ پہلے سفر میں اور نہ ہی تیسرے سفر میں کسی پریشانی کو محسو س نہیں کررہے تھے کیونکہ بنیامین ان کے ہمراہ نہیں تھے ( اذہبوا فتحسوا من یوسف و اخیہ آیت 87) اور انہوں نے کوئي خاص تاکید بھی نہیں کی اس سے معلوم ہوتاہے کہ اس سفر میں بنیامین کے لیے کوئي خطر کو محسوس کررہے تھے_
7_ حضرت یعقوب (ع) ،نے اپنے بیٹوں کو مصر کی طرف عازم سفر ہونے کے دوران تاکید کی کہ جب اس شہر میں داخل ہوں تو ایك دروزے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہوں_
یا بنی لا تدخلوا من باب واحد و ادخلوا من ابواب متفرقہ
8_حضرت یعقوب (ع) جو خطرہ محسوس کررہے تھے اس سے محفوظ رہنے کے لیے وہ اپنے بیٹوں، کی مختلف دروازوں سے داخل ہونے میں نجات سمجھتے تھے_
و ادخلوا من ابواب متفرقة و ما اغنی عنکم من اللّه من شيء
9_ حضرت یعقوب (ع) اس بات سے پریشان تھے کہ اگر میرے بیٹے مصر کے ایك دروازے سے داخل ہونگے تو وہ نظر بد اور حسادت کا شکار ہوجائینگے_
لا تدخلوا من باب واحد ... و ما اغنی عنکم من اللّه من شيء



آیت شریفہ میں یہ بیان نہیں ہوا کہ حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹوں یا بنیامین کے لیے کس خطرے کا احساس کررہے تھے لیکن اکثر مفسرّین نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ انہوں نے ان کو مختلف دروازوں سے داخل ہونے کا حکم دیا تھا اس سے اندازہ ہوتاہے کہ وہ نظر بد یا اس کی مانند دوسری جیسی چیزوں سے ہراساں تھے_
10_ اپنے بچوں کی سلامتی کے لیے سوچنا اور اس کے لیے راستے کو اختیار کرنا ضروری ہے_
یا بنی لا تدخلوا من باب واحد
11_ کوئي شخص ، کوئي شے اور کوئي منصوبہ، خداوند متعال کی تقدیر و مشیت اور احکام تکوینی کے سامنے رکاوٹ نہیں بن سکتا ہے_
ما اغنی عنکم من الله من شيء ان الحکم الا الله
(اغناء) (مصدر اغنی ) ہے اور یہ غنا سے ہے _ جو کفایت کرنے اور منع کرنے کے معنی میں آتاہے (لسان العرب) ( من شيء) کا جملہ ( ما اغني) کے لیے مفعول اور ( من الله) حال ہے (شيء) کے لیے اس صورت میں (ما اغنی عنکم ...) کا معنی یوں ہوگا کہ میں اپنے ذہن اور منصوبے سے اس (بلا و مصیبت ) کہ جو خداوند متعال کی طرف سے (مقدر) ہے اسے نہیں روك سکتااور، اس سے کفایت نہیں کرسکتاہوں_
12 _ حضرت یعقوب (ع) کی طرف سے اپنے بیٹوں کی تعلیمات میں سے یہ تھا کہ خداوند متعال کی کائنات ہستی پر حاکمیت ہے اور خداوند متعال کی ذات پر توکل کرنا اور توکل کرنے اور اسباب و علل کے مہیا کرنے میں کوئي منافات نہیں ہے _
و ادخلوا من ابواب متفرقہ و ما اغنی عنکم من الله من شيء
13_تمام کائنات ہستی اور علل و اسباب پر خداوند متعال کی حاکمیت اور تمام چیزیں حکم و تقدیر الہی کے سامنے تسلیم خم ہیں _
وادخلوا من ابواب متفرقہ و ما اغنی عنکم من الله من شيء ان الحکم الا الله
14_انسان کے لیے اسباب کی تلاش، خداوند عالم کی حاکمیت مطلق سے غفلت کا سبب نہیں بننی چاہیے _

ادخلوا من ابواب متفرقہ و ما اغنی عنکم من الله من شيء الا الحکم الا الله
حضرت یعقوب (ع) ، اپنے بیٹوں کیلئے ناگوار حادثے سے بچانے کی تدبیر ذکرکرنے کے بعد اس بات کو بیان فرماتے ہیں کہ اس کے باوجود بھی ہم مقدرات الہی سے دامن نہیں بچاسکتے کیونکہ حکم و فرمان فقط اس ذات خداوند ی کے ساتھ مخصوص ہے _البتہ اس بات کی طرف توجہ ضروری ہے کہ تمام علل و اسباب اسکی مشیت اور حکومت کے دائرے میں عمل کرتے ہیں _

15_ خداوند متعال پر توکل اور الله تعالی کی حاکمیت مطلق پر اعتقاد رکھنا اس بات کا سبب نہیں بننا چاہیے کہ اسباب و علل طبیعی کو ترک کردیا جائے_
ادخلوا من ابواب متفرقة ... ان الحکم الا الله



علی توکلت
حضرت یعقوب (ع) کے خداوند متعال پر توکل کرنے (علیہ توکلت) انہیں اسباب کی تلاش و کوشش سے نہیں روکا (لا تدخلوا من باب واحد) یہ درس تمام لوگوں کے لیے ہے_یہ بات نہیں کہ فقط اسباب کو جمع کرنے کی کوشش توکل الہی سے منافات رکھتی ہے بلکہ اسباب و علل کو فراہم کیا جائے اور خداوند متعال پر بھی توکل کیا جائے_

16_ حضرت یعقوب (ع) کی توحید، خداوند متعال پر توکل کرنا تھا_
علیہ توکلت
(علیہ )کا لفظ (توکلت) پر مقدم ہونا، اس کا فائدہ دے رہا ہے_

17_فقط خداوند متعال کی کائنات ہستی پر حاکمیت توکل کا موجب اور اس کے غیر پر بھروسہ نہ کرنے کا سبب ہے _
ان الحکم الا الله علیہ توکلت و علیہ فلیتوکل المتوکلون
(إن الحکم الا الله) کی تفریع ( علیہ فلیتوکل) فاء کے ذریعے بیان ہونا مذکورہ بالا معنی کو بتاتی ہے _

18_ فقط خداوند متعال ہی اس کے لائق ہے کہ اس پر توکل اور بھروسہ کیا جائے_
و علیہ فلیتوکل المتوکلون
(المتوکلون) توکل کا ارادہ کرنے والے سے مراد یا تو وہ لوگ ہیں جو غیر خدا پر توکل کرتے ہیں پس اس صورت میں (و علیہ فلیتوکل المتوکلون) کا معنی یوں ہوگا کہ وہ جو توکل کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہیے کہ فقط خداوند متعال پر توکل کریں یا وہ لو گ جو غیر خدا پر توکل کرتے ہیں ( تو غیر الله سے امید کو توڑ دیں) فقط خداوند متعال پر توکل کریں_

19_تمام امور میں خداوند متعال پر توکل کرنے کی ضرورت ہے _
علیہ فلیتوکل المتوکلون
(فلیتوکل) کے متعلق کو حذف کرنا اور اس بات کو بیان نہ کرنا کہ کس میں یا کن چیزوں پر توکل کیا جائے اس بات کو بتاتاہے کہ اسکا متعلق عام ہے جو (تمام امور) کو شامل ہے _

------------------------------------------------

الله تعالی :
الله تعالی کی تقدیر کا حتمی ہونا 11 ، 13; الله تعالی کی حاکمیت 12 ، 13; الله تعالی کی حاکمیت کی اہمیت 14; الله تعالی کی خصوصیات 13،17،18; الله تعالی کے اوامر کا حتمی ہونا 11; الله تعالی کی قدرت 11; الله تعالی کی مشیت کا حتمی ہونا 11
انسان :
انسانوں کا عجز11
ایمان :
ایمان کے آثار 17; الله تعالی کی حاکمیت پر ایمان 17



برادران یوسف :
برادران یوسف کو تاکید و نصیحت کرنا 7; برادران یوسف کا دوسری بار مصر کی طرف سفر کرنا4 ،7; برادران یوسف کا مصر میں داخل ہونا 5 ، 8 ; برادران یوسف کے ساتھ حسد کرنا 9; برادران یوسف کے لیے نظربد کا ہونا 9

توحيد :
توحيد افعالى 13 ،17; توحيد كى تعليم 10
توكل:
الله تعالى اور مادى اسباب 12 ، 15; الله تعالى پر توكل 12 ، 15، 18،16; الله تعالى پر توكل كى اہميت 19; الله تعالى پر توكل كے اسباب 17 ; غير الله پر توكل كرنے كا ممنوع ہونا 17
دين :
دين كى تبليغ 1
عقيده :
الله تعالى كى حاكميت كا عقيده15
عواطف:
پدرى عواطف 4
غفلت :
الله تعالى سے غفلت كے اسباب 14
فرزند:
فرزند كى سلامتى كى اہميت 10
مادى اسباب :
مادى اسباب اور غفلت 14; مادى اسباب كے كردار كى اہميت 15;مادى اسباب كا خدا كى قدرت ميں ہونا 13
مصر قديم :
مصر قديم كى تاريخ 2; مصر قديم كے متعدد دروازے 2; مصرد قديم ميں شہر كى تعمير و ترقى 2
نظريہ كائنات:
توحيدى نظريہ كائنات13،18; نظريہ كائنات اور ايڈيالوجي17
يعقوب (ع) :
حضرت يعقوب اور برادران يوسف 1 ، 12; حضرت يعقوب (ع) اور بنيامين كا فر كرنا6 ; حضرت يعقو ب (ع) كا توكل 16 ; حضرت يعقوب (ع) كا قصہ 1 ، 4 ، 5 ، 6 ،7; حضرت يعقوب (ع) كى پريشانى 4 ، 5 ،6 ، 8; حضرت يعقوب (ع) كى پريشانى كا فلسفہ 9 ; حضرت يعقوب (ع) كى دور انديشى 4 ، 5 ، 6،8 ; حضرت يعقوب (ع) كى تبليغ 1; حضرت يعقوب (ع) كى تعليمات 1 ، 12 ; حضرت يعقوب (ع) كى توحيد 16; حضرت يعقوب (ع) كى نصيحتيں 7
يوسف (ع) :
حضرت يوسف (ع) كا قصہ 4 ، 5 ، 6 ،7،8; حضرت يوسف (ع) كے محل كى خصوصيات 3; حضرت يوسف (ع) كے محل كے متعدد دروازے 3





وَلَمَّا دَخَلُواْ مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُم مَّا كَانَ يُغْنِي عَنْهُم مِّنَ اللّهِ مِن شَيْءٍ إِلاَّ حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ (٦٨)
اور جب وہ لوگ اسى طرح داخل ہوئے جس طرح ان كے والد نے كہا تھا اگر چہ وہ خدائي بلا كو ٹال نہيں سكتے تھے ليكن يہ ايك خواہش تھى جو يعقوب كے دل ميں پيدا ہوئي جسے انھوں نے پورا كرليا اور وہ ہمارے دئے ہوئے علم كى بنا پر صاحب علم بھى تھے اگر چہ اكثر لوگ اس حقيقت سے بھى نا واقف ہيں(68)

1 _ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹے دوسری بار مصر میں داخل ہوئے_
و جاء اخوة یوسف ... و لما دخلوا من حیث امرہم ابوہم
2 _ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹے حضرت (ع) کے فرمان کے مطابق مصر میں داخل ہونے سے پہلے متفرق اور اس شہر کے مختلف دروازوں سے داخل ہوئے_
و ادخلوا من أبواب متفرقة ... و لما دخلوا من حیث امرہم ابوہم
(حیث ) اسم مکان ہے جو جگہ اور مکان کے معنی میں آیاہے_
3_حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں نے اپنے باپ کی اطاعت کي_
و لما دخلوا من حیث امرہم ابوہم
4_ والدین کے فرمان پر کان دھرنا، اولاد کی ذمہ داریوں اور معاشرت و زندگی کے آداب میں سے ہے _
و لما دخلوا من حیث امرہم ابوہم

572

5_ خداوند متعال، فرزندان یعقوب (ع) کے لیے مصر میں ناگوار و اقعہ کو مقدر بناچکا تھا_
ما کان یغنی عنہم من اللّہ من شيء
اس سے پہلی آیت کے شمارہ 11 کے ذیل ( ما کان یغني ...) میں جو ذکر ہوا ہے _ اس سے مذکورہ بات معلوم ہوتی ہے _
6_حضرت یعقوب (ع) کیتدبیر ( کہ ان کے بیٹے مختلف دروازوں سے مصر میں داخل ہوں) خداوند متعال نے ان کے لیے جو کچھ مقدر میں لکھا تھا اس کو نہ روك سکي_
ما کان یغنی عنہم من اللّہ من شيء
(یغني) میں ضمیر حضرت یعقوب (ع) کی طرف یا ان کے منصوبے کی طرف جو جملہ (ادخلوا من ابواب متفرقہ) سے معلوم ہوتاہے لوٹتی ہے بہرحال دو احتمال ایك ہی معنی میں ہیں_
7_تقدیر و مشیت الہي، بندگان الہی کی تدبیر پر حاکم ہے _
و لما دخلوا من حیث امرہم ابوہم ما کان یغنی عنہم من الله من شيء
8_حضرت یعقوب (ع) کی اپنے بیٹوں کو یہ نصیحت ( کہ مصر میں داخل ہونے کے لیے مختلف دروازوں کو اختیار کرنا ) سوائے اپنے بیٹوں کی سلامتی کے کوئي اور اثر نہیں رکھتی تھي_
ما کان یغنی عنہم من الله من شيء الا حاجة فی نفس یعقوب قضیہ
(الا حاجة ...) عبارت میں یہ استثناء منقطع ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ (قضاہا) میں جو فاعل کی ضمیر ہے وہ حضرت یعقوب (ع) کی طرف لوٹتی ہے _ اس صورت میں ( ما کان یغني ... الا حاجة فی نفسی یعقوب قضاہا) اس آیت کا معنی یہ ہوگا کہ حضرت یعقوب (ع) کا منصوبہ، خداوند متعال کی تقدیر میں کوئي اثر نہ کرسکا ، لیکن حضرت یعقوب (ع) جو کچھ چاہتے تھے انہوں نے اپنے دستور ( ادخلوا من ابواب متفرقہ ) سے اس کو عملی جامہ پہنایا_ پس انکی خواہش (حاجة) اپنی ذمہ داری کو بجالانا تھا اور وہ اپنے بیٹوں کی راہنمائي تھی کہ احتمالی خطرہ سے ان کو نجات دلوانا تھي_
9_ حضرت یعقوب (ع) کا اپنے بیٹوں کو یہ فرمان دینا کہ وہ مختلف دروازوں سے داخل ہوں سوائے اپنی ذمہ داری (خطرے سے بچنے کا منصوبہ ) کے انجام دینے کے سواء اور کچھ نہیں تھا_
ما کا ن یغنی عنہم من الله من شيء الا حاجة فی نفس یعقوب قضیہ
حضرت یعقوب (ع) اس اعتقاد کے ساتھ کہ میرے بیٹوں کی سلامتی پر خداوند متعال کا ارادہ حاکم ہے اور یہ سب اسی کے ہاتھ میں اور اس کے اختیار سے خارج نہیں ہے لیکن انکی یہ توجہ کہ مشیت الہی کے ساتھ اسباب و علل کی تلاش و کوشش کرنا بھی ضروری ہے اس چارہ اندیشی یہ اسے آمادہ کیا لیکن نتیجہ خدا پرچھوڑ دیا تھا_ اسی وجہ سے حضرت (ع)

573

کی خواہش اور حاجت اپنی ذمہ داری کو جو بیٹوں کی راہنما ئي تھی انجام دینے کے علاوہ اور کچھ نہیں تھي_
10_ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں کی سلامتی برقرار رکھنےکے سلسلہ میں ذمہ داری کو انجام دیا _
الا حاجة فی نفس یعقوب قضیہ

11 _ والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کی سلامتی کے لیے کوشش کریں_
الا حاجة فی نفس یعقوب قضیہ
12 _ خداوند متعال نے حضرت یعقوب (ع) کی خواہش (کہ ان کے بیٹے) متعدد دروازوں سے داخل ہوں)کو پورا کیا _
الا حاجة فی نفس یعقوب قضیہ
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ (قضاہا) کے فاعل کی ضمیر اللہ تعالی کی طرف لوٹے اس صورت میں ( و لما دخلوا) سے (قضاہا) تك کا معنی یہ ہوگا اگر چہ حضرت یعقوب (ع) کی نصیحتیں مؤثر نہیں ہوئیں لیکن خداوند متعال نے ان کی خواہش و آرزو کو پورا کیا _
13 _ فرزندان یعقوب (ع) کا اپنے باپ کی اطاعت کرتے ہوئے متعدد دروازوں سے داخل ہونا، توفیق الہی تھا_
و لمادخلوا من حیث امرہم ابوہم ... الا حاجة فی نفس یعقوب قضیہ
ایك لحاظ سے حضرت یعقوب (ع) کی آرزو کا پورا ہونا ( کہ بیٹے مختلف دروازوں سے داخل ہوں) (و لما دخلوا من حیث امرہم) کو ان طرف نسبت دی گئي ہے اور دوسری طرف یہ بیان ہوا ہے کہ خداوند عالم نے ان کی خواہش کو پورا کیا_
ان دو بیانات سے ظاہر ہوتاہے کہ ارادہ الہی اور اسکی توفیق سبب بنی کہ فرزندان یعقوب (ع) اس کے انجام دینے میں کامیاب ہوئے جو ان کے والد گرامی چاہتے تھے_
14 _ حضرت یعقوب (ع) خاص علم کے حامل تھے_
و إنہ لذو علم لما علمناہ
( علم ) کے لفظ کا نکرہ لانا، اسکی خصوصیت کو بتاتاہے_
15_ خداوند متعال، حضرت یعقوب (ع) کو علم خاص سکھانے والا اور عطا کرنے والا ہے _
و انہ لذو علم علمناہ
(لام ) کا حرف (لما علمناہ) میں تعلیل کے لیے ہے اور اسمیں (ما) مصدریہ ہے _
16_ اسباب و علل پر اللہ تعالی کے ارادہ کا حاکم ہونا،خداوند تعالی کی حضرت یعقوب (ع) کو تعلیمات تھیں_
ادخلوا من أبواب متفرقة و ما اغنی عنکم من اللہ من شيء ... و انہ ذو علم لما علمناہ



17_ زندگی کے امور میں تدبیر اور منصوبہ بندی سے کام لینا، ارادہ الہی کے حاکم ہونے کے ساتھ منافات نہیں رکھتا یہ ایك ایسی بات تھی جو خداوند عالم نے حضرت یعقوب(ع) کو تعلیم دی تھي_
و ادخلوا من ابواب متفرقة و ما اغنی عنکم من اللہ من شيء ... انہ لذو علم علمناہ
18_حضرت یعقوب (ع) کا اپنے بیٹوں کو یہ نصیحتیں (خداوندن متعال پر توکل کرنا اور اسکو اسباب و علل میں بروکار لانا) اس کے خاص علم کا جلوہ تھیں_
ادخلوا من ابواب متفرقہ ... و علیہ فلیتوکل المتوکلون ... إنہ لذو علم لما علمناہ
19_ حضرت یعقوب (ع) کا بیٹوں کے مصر میں دوسری بار جانے پر پیش بینی اور خطرے کا احساس کرنا اس خصوصی علم کا جلوہ تھا جو حضرت (ع) کے پاس تھا_
لاتدخلوا من باب واحد ... انہ لذو علم لما علمناہ
20_ اللہ کے ارادہ کی حاکمیت اور نظام علل و اسباب کے درمیان ارتباط کو کشف کرنے کے لیے خصوصی علم جو بلند مرتبے والا ہو تو بس اسی کا کام ہے _
ادخلوا من ابواب متفرقة و ما أغنی عنکم من اللہ من شيء ... و إنہ ذو علم لما علمناہ
21_ اکثر لوگ اسباب و علل پر آنکھ جمائے ہوئے ہیں اور ارادہ الہی کی حاکمیت اور توکل الہی کے ضروری ہونے سے ناواقف ہیں_
و لکن اکثر الناس لا یعلمون

------------------------------------------------

اسباب و علل کا نظام:
اسباب و علل کا نظام اور حاکمیت الہی 20
اطاعت:

حضرت یعقوب (ع) کی اطاعت 2 ، 3 ، 13;والد کی اطاعت 4
اکثریت:
اکثریت کی جہالت 21
اللہ تعالی :
ارادہ الہی اور امور میں نظم و ترتیب 17; ارادہ الہی اور مادی اسباب 16;ارادہ الہی کی حاکمیت 16 ، 21 ; اللہ تعالی کی تعلیمات 15،16،17; اللہ تعالی کی توفیقات 13; اللہ تعالی کی عطایا 15; مشیت الہی کی حاکمیت 7;مقدرات الہی 5; مقدرات الہی کی حاکمیت 7 ; مقدرات الہی کا حتمی ہونا 6
انسان :
انسانوں کا عاجز ہونا 7
برادران یوسف :
برادران یوسف اور یعقوب (ع) 2 ، 3 ، 13; برادران یوسف کا دو سرا سفر 1 ، 19 ; برادران یوسف کا مصر



میں داخل ہونا 1 ، 2 ، 6 ، 12 ، 13; برادران یوسف کو نصیحتیں کرنا 7 ، 8 ،18 ; برادران یوسف کی اطاعت 2 ، 3 ، 13; برادران یوسف کی توفیق 13; برادران یوسف کی سلامتی 8 ; برادران یوسف کے لیے ناگوار حادثہ 5 ،6
توکل:
اللہ تعالی پر توکل اور مادی وسائل 18; اللہ تعالی پر توکل کرنے کی اہمیت 21
شفقت:
پدری شفقت 8 ، 10
علم :
بہترین علم
فرزند:
فرزند کی ذمہ داری 4; فرزند کی سلامتی کی ذمہ داری 11
قدیم مصر:
قدیم مصر کے دروازے 2 ، 12 ، 13
مادی اسباب:
مادی اسباب کا کردار 21
معاشرت :
معاشرت کے آداب 4
یعقوب (ع) :
حضرت یعقوب(ع) اور اولاد 19; حضرت یعقوب (ع) اور اولاد کی سلامتی 10; حضرت یعقوب (ع) کا توکل پر اعتماد 18; حضرت یعقوب (ع) کا دینی ذمہ داری پر عمل کرنا 9; حضرت یعقوب (ع) کا علم لدنی 15 ، 17; حضرت یعقوب (ع) کا قصہ 10; حضرت یعقوب (ع) کا معلم 15 ، 16; حضرت یعقوب (ع) کا منصوبہ 6 ، 10 ; حضرت یعقوب (ع) کی دعا کا قبول ہونا 12; حضرت یعقوب (ع) کی دور اندیشی 19 ; حضرت یعقوب (ع) کی نصیحتوں کا فلسفہ 9 ;حضرت یعقوب (ع) کی نصیحتوں کے آثار 8 ; حضرت یعقوب(ع) کی نصیحتیں 18 ; حضرت یعقوب (ع) کے فضائل 14 ، 19
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 6 ، 8



وَلَمَّا دَخَلُواْ عَلَى يُوسُفَ آوَى إِلَيْهِ أَخَاهُ قَالَ إِنِّي أَنَاْ أَخُوكَ فَلاَ تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ (٦٩)

اور جب وہ لوگ یوسف کے سامنے حاضر ہوئے تو انہوں نے اپنے بھائي کو اپنے پاس پناہ دی اور کہا کہ میں تمھارا بھائي "یوسف"ہوں لہذا جو برتائو یہ لوگ کرتے رہے ہیں اب اس کی طرف سے رنج نہ کرنا(69)

1 _ حضرت یعقوب (ع) کی اولاد، بنیامین کے ہمراہ حضرت یوسف (ع) کے مکان پر آئے اور حضرت (ع) کی خدمت میں حاضر ہوئے_
و لما دخلوا علی یوسف ء اوی الیہ اخاہ
2 _ حضرت یوسف(ع) نے اپنے بھائیوں کی ملاقات میں بنیامین کو نزدیك بلاکر اپنے پاس بٹھایا _
و لما دخلوا ... اؤی الیہ اخاہ
3 _ حضرت یوسف (ع) جب بھائیوں سے دورہوکر بنیامین کےساتھ اکیلے بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے اپنی کی شناخت کرائي _
قال إنی انا اخوك
مذکورہ اور بعد والی آیات سے معلوم ہوتاہے کہ یوسف (ع) اس سے پرہیز کرتے تھے کہ میرے بھائي مجھے پہچان لیں اسی وجہ سے اپنے بھائیوں سے چھپ کر بنیامین کو اپنی شناخت کروائي _ جملہ (قال ...) کا پہلے والے جملے سے فاصلہ اس بات کی طرف اشارہ کرتاہے کہ حضرت یوسف (ع) کی (بنیامین ) سے گفتگو اس جگہ پر تھی جہاں ان کے بھائي موجود نہیں تھے_
4_ بنیامین کو یہ یقین نہیں تھا کہ وہ بھائي ( یوسف)جو گم ہوگیا ہے وہ عزیز مصر ہو_
إنی أنا أخوك
جملہ (إنّی أنا اخوك) کو اسمیہ لانے کے ساتھ حرف تاکید (إن) کے ساتھ ذکر کرنا اور (أنا) ممیز کا لانا س بات کو بتاتاہے کہ بنیامین اس میں شك و تردید رکھتے تھے کہ اسکا بھائي عزیز مصر ہوسکتاہے_



5 _ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں کے ساتھ جو واقعات (کنعان کے کنویں میں انہیں رکھنے و غیرہ ...) گزرے تھے بنیامین کو بتائے_
قال إنی أنا اخوك فلا قبتئس بما کانوا یعملون
(کانوا) اور (یعملون) کی ضمیر برادران یوسف کی طرف لوٹتی ہے جملہ (إنی أنا اخوك) کے بعد ( لا تبتئش) (غمگین نہ ہو افسوس نہ کرو) ذکر کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اپنی شناخت کروانے کے بعد کنعان کے کنویں کا واقعہ بنیامین کے لیے بیان کیا وگرنہ صرف اپنی شناخت کرانے سے تو بنیامین کا غم زدہ ہونا اور پریشان ہونا معنی نہیں رکھتا_
6_بنیامین ، حضرت یوسف (ع) کے گم ہونے والے واقعہ کے سلسلہ میں اپنے بھائیوں کے کردار سے غم زدہ اور متأسف ہوئے_
فلا تبتش بما کانوا یعملون
7_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائي بنیامین سے درخواست کی کہ بھائیوں کے گذشتہ برے سلوك کو بھول جائیں اور فراموش کردیں تا کہ اس غم کو دوبارہ دل میں نہ لائیں _
فلاتبتئش بما کانوا یعملون
8_ حضرت یوسف (ع) ،بنیامین کی راز داری پر اطمینان رکھتے تھے_
إنی أنا اخوك
9_ حضرت یوسف (ع) کی نیك خصلتوں میں سے بزرگواری کرنا ، کینہ رکھنے سے دوری کرنا اور قدرت رکھتے ہوئے انتقام نہ لینا تھیں_
10_ عزیز مصر کے مقام پر فائز حضرت یوسف (ع) کی اپنے بھائي بنیامین کے ساتھ ملاقاتسبب تھی کہ اپنے بھائیوں کی گذشتہ بدرفتاری کی وجہ سے جو ان کے درمیان تلخیاں آگئیں تھیں ان کو دل سے نکال دیا جائے_
إنی انا اخوك فلا تبتش بما کانوا یعملون
(فلا تبتش ...) کے جملہ میں فاتفریع جو (انی أنا اخوك) کی وضاحت کرتی ہے _ اس دلیل کو بیان کرتی ہے کہ اپنے بھائیوں کی گذشتہ بدرفتاری کے غم و غصے کو دل سے نکال دیا ہے _ یعنی حضرت یوسف(ع) اس فاتفریع کے ذریعے اس بات کو

بیان کر رہے ہیں کہ اگر چہ ان کی بدرفتاری کی وجہ سے جتنی مشکلات میں نے اٹھائي ہیں اسی کے صدقے میں اس مقام و مرتبے تك پہنچا ہوں پس اسی وجہ سے نہ میں اور نہ ہی تم ان کے برے کاموں سے محزون و غمگین نہ ہوں_
-----------------------------------------------
برادران یوسف :
برادران یوسف کی حضرت یوسف(ع) سے ملاقات 1; برادران یوسف کی گذشتہ بدرفتاری کا فراموش کرنا 7
بنیامین :
بنیامین اور برادران یوسف کے پیش آنے ك


طریقہ 6; بنیامین اور حضرت یوسف (ع) 4; بنیامین اور حضرت یوسف (ع) کا قصہ 6 ; بنیامین اور غم زدہ ہونا 7 ; بنیامین کا شك 4; بنیامین کا غم زدہ ہونا 6; بنیامین کو دعوت دینا 2 ; بنیامین کی حضرت یوسف (ع) سے ملاقات 1 ، 3 5; بنیامین کی رازداری 4 ; بنیامین کے دکھ درد کے دور ہونے کے اسباب 10
عفو:
قدرت رکھتے وقت معافی دینا 9
محبت :
بھائي کی محبت 2
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) اور بنیامین 2 ، 7 ; حضرت یوسف (ع) اور کینہ رکھنا 9 ; حضرت یوسف (ع) کا اطمینان 8 ; حضرت یوسف (ع) کا بنیامین کو اپنی شناخت کروانا 3 ; حضرت یوسف (ع) کا سزا و بدری سے دور رکھنا 9 ; حضرت یوسف (ع) کا عزیز مصر ہونا 10 ; حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 5 ، 6، 7 ، 10 ; حضرت یوسف (ع) کی بنیامین سے ملاقات کے آثار 10 ; حضرت یوسف (ع) کی تمنائیں 7 ; حضرت یوسف (ع) کی جوانمردی 9 ; حضرت یوسف (ع) کی دعوت 2 ; حضرت یوسف (ع) کے دکھ و درد کے دور ہونے کے اسباب 10 ; حضرت یوسف (ع) کے فضائل 9

فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ (٧٠)
اس کے بعد جب یوسف نے ان کا سامان تیار کرادیا تو پیالہ کو اپنے بھائي کے سامان میں رکھو ادیا 1_اس کے بعد منادی نے آواز دی کہ قافلے والو تم سب چور ہو(70)

1 _ حضرت یوسف (ع) کا بنیامین کو اپنے پاس رکھنے کا منصوبہ_
فلما جهزہم بجہازہم جعل السقایة فی رحل أخیہ
2 _حضرت یوسف (ع) نے بذات خود اپنے بھائیوں کے سامان کو مہیا و آمادہ کیا _
فلما جهزہم بجہازہم
3 _ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں کے سامان کو تیار کرتے وقت اپنے پانی پینے کے مخصوص برتن کو بنیامین کے سامان میں چھپادیا_
فلما جهز هم بحہازہم جعل السقایة فی رحل اخیہ


(سقایة) اس برتن کو کہا جاتاہے جو پانی پینے کے لیے استعمال ہوتاہے ( ال ) معرفہ کا جو اس پر داخل ہوا ہے _ اس سے معلوم ہوتاہے کہ وہ مخصوص برتن تھا_
4 _ حضرت یوسف (ع) کے ملازمین بنیامین کو واپس جانے سے روکنے کے منصوبے ( بنیامین کے سامان میں برتن کو چھپا دینا ) سے ناواقف تھے_
جعل السقایة فی رحل اخیہ ثم أذن مؤذن
کیونکہ اگر حضرت یوسف (ع) کے ملازمین اس منصوبے سے آگاہ ہوتے تو وہ فرزندان یعقوب کو واضح طور پر اورتاکید

کرکے چور نہ کہتے ( إنکم لسارقون) اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یوسف (ع) نے بذات خود بنیامین کے سامان میں پیالہ رکھ دیا تھا_اور وہ چاہتے تھے کہ دوسروں کو اس منصوبے کا علم نہ ہو _
5 _ حضرت یوسف (ع) کے ملازمین جب پانی پینے کے مخصوص پیالے کو تلاش نہ کرسکے تو فرزندان یعقوب پر چوری کی تہمت لگائي_
جعل السقاية فی رحل اخیہ ثم اذّن مؤذن ايتها العير إنكم لسارقون
6_ حضرت یوسف (ع) کے ملازمین میں سے ایك نے فرزندان یعقوب کے قافلے کو مخاطب ہوکر ان چوری کی تہمت لگائي_
ثم اذّن مؤذن ايتها العيرء انكم لسارقون
(میر) قافلے کے تمام افراد اور ان اونٹوں کو کہا جاتاہے جو ان کے سامان کو اٹھاتے ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ فارسی زبان میں یہ کلمہ کاروان اور قافلے کے مترادف ہے اور (تاذین) (اذن) کامصدر ہے_ اذان کا معنی اعلان کرنے کا ہے جسکا معنی کثرت سے اعلان کرنا ہے اور پس (أذن مؤذن ...) یعنی اعلان کرنے والے نے کئي بار اعلان کیا _
7_ فرزندان یعقوب پر چوری کا الزام اس وقت لگا جب وہ سامان باندھنے کی جگہ سے چلے گئے اور سفر کے لیے آمادہ ہوگئے تھے_
ثم إذن مؤذن ايتها العير إنكم لسارقون
(ثم )کا حرف اور جملہ (اقبلوا علیم) جو بعد والی آیت میں ذکر ہوا ہے ممکن ہے مذکورہ معنی کا مفہوم ادا کرے_
8_ بنیامین کے سامان میں جو پیالہ چھپا دیا گیا وہ قیمتی تھا_
جعل السقاية ... اذن مؤذن ايتها العير إنكم لسارقون
یہ بات کہ فرزندان یعقوب کو چور کہا گیا نہ یہ کہ تم نے چوری کی ہے اور یہ کہ اعلان کرنے والے نے علانیہ طور پر اعلان اور اسکا تکرار کیا اور جس کی وجہ سے جناب یوسف (ع) پیالے کے چور کو اپنا غلام بنا سکتے تھے ان سب باتوں سے معلوم ہوتاہے وہ کوئي قیمتی پیالہ تھا_
9_" عن ابی عبدالله (ع) ... قال: انہم سرقوا یوسف من أبیہ ألا تری أنہ قال لہم حین قالوا: ماذا تفقدون؟ قالوا نفقد صواع

580

الملك و لم یقولوا: سرقتم صواع الملك، انّما عنی أنکم سرقتم یوسف من أبیہ (1)
حضرت امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے( ایك شخص کے سوال کے جواب میں کہ اس نے سوال کیا "انکم لسارقون" سے کیا مراد ہے) : فرمایا ان لوگوں نے جناب یوسف (ع) کو اپنے باپ سے چوری کیا تھا پھر فرمایااس بات پر کیوں توجہ نہیں کرتے ہو کہ جب برادران یوسف نے کہا کہ تم نے کیا چیز گم کی ہے _ تو حضرت (ص) کے ملازمین نے ان سے کہا ( بادشاہ کا پیالہ گم ہوگیا ہے ) یہ نہیں کہا کہ تم نے بادشاہ کے پیالے کو چوری کیا ہے پس اس کے علاوہ اور کوئي بات نہیں تھی کہ تم نے جناب یوسف(ع) کو ان کے والد گرامی سے چوری کیا ہے _
10_ عن ابی جعفر (ع) ... و ارتحل القوم (إخوة يوسف ) مع الرفقة فمضوا، فلحقهم يوسف وفتيتہ فنادوا فيهم قال : " ايتہا العير إنكم لسارقون ... (2)
امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ برادران یوسف قافلے والوں کے ساتھ نکلے اور چلے گئے اس کے بعد جناب یوسف (ع) اور ان کے ملازمین ان سے جاکر ملے اسوقت ان کے درمیان آواز لگاکر منادی نے اس طرح کہا " ایتھا العیرء انّکم لسارقون"
11 _ عن أبی عبداللّٰہ (ع) قال: التقية من دين الله ... لقد قال يوسف " ايتّها العير إنكم لسارقون" و الله ما كانوا سرقوا شيئاً ... (3)
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ تقیہ، دین الہی میں سے ہے بے شك جناب یوسف (ع) نے فرمایا : ایتھا العیر إنکم لسارقون(لیکن) خدا کی قسم انہوں نے کسی چیز کی چوری انہیں کی تھي_
12 _ (عن ابی عبدالله (ع) ; قال رسول الله (ص) : لا كذب على مصلح ثم تلا: ايتّها العير إنكم لسارقون) ثم قال: والله ما سرقوا و ما كذب ...(4)
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ رسالت مآب نے فرمایا: جھوٹا وہ ہے جو اصلا ح کرنے کا قصد نہ رکھتا ہو_ اسوقت ان آیات کی تلاوت فرمائي " ایتھا العیر إنکم لسارقون" اس کے بعد فرمایا: خدا کی قسم قافلے والوں نے چوری نہیں کی تھي( اعلان کرنے والے) نے بھی جھوٹ نہیں بولا_

------------------------------------------------
برادران یوسف :
برادران یوسف پر چوری کی تہمیت 5 ، 10،6 ; برادران یوسف اور جناب یوسف (ع) 9; برادران یوسف کی چوری کرنا 9 ;
برادران یوسف پر چوري
.............

**1) ملل الشرائع، ص 52 ب 43، ح4، نورالثقلین، ج2، ص444، ح 134_**
**2) تفسیر عیاشي، ج2، ص 182، ح43، نورالثقلین، ج2 ص 439، ح112_**
**3)کافی ج2ص 217، ح3 ; نورالثقلین ج2، ص 443; ح 127_**
**4)کافی ج2 ص 343 ح 22 ;نورالثلین ج/2 ص 444 ح 129_**


کے الزام کا وقت 7 ; برادران یوسف کا تجارتی کاروان 6; برادران یوسف کا تجارتی مال 3،2
بنیامین:
بنیامین کی حفاظت 1
بادشاہ مصر:
بادشاہ مصر کے پانی پینے کا برتن 3; بادشاہ مصر کے پانی پینے کے برتن کی قیمت 8; بادشاہ مصر کے پانی پینے کے برتن کا گم ہونا 9
تقیہ :
تقیہ کے احکام11
جھوٹ:
جھوٹ کا جائز ہونا 12 ; جھوٹ کے احکام 12 ; مصلحتی جھوٹ 12
دین :
دین کی تعلیمات11
روایت: 9 ، 10،11 ،12
حضرت یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) اور برادران یوسف2 ، 10 ;حضرت یوسف (ع) اور بنیامین 1; حضرت یوسف (ع) کا تقیہ 11 ;
حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3، 4 ، 5 ، 6 ، 7،9،10; حضرت یوسف (ع) کی تدبیر 1 ، 3;حضرت یوسف (ع) کی تدبیر اور ان کے ملازمین 4; حضرت یوسف (ع) کے قصے کی تعلیمات 11 ، 12 ; حضرت یوسف (ع) کے ملازمین کی تہمتیں 5 ، 6

قَالُواْ وَأَقْبَلُواْ عَلَيْهِم مَّاذَا تَفْقِدُونَ (٧١)
ان لوگوں نے مڑ کر دیکھا اور کہا کہ آخر تمھاری کیا چیز گم ہوگئي ہے(71)

1_ فرزندان یعقوب، حضرت یوسف (ع) اور ان کے ملازمین کی طرف سے چوری کی تہمت کو سن کر واپس آگئے_
قالوا و اقبلوا علیہم
(قالوا) اور (أقبلوا) میں جو ضمیر ہے وہ ( العیر) کی طرف لوٹ رہی ہے جو اس سے پہلی والی آیت ہے _ اور جملہ (و أقبلوا علیہم) (قالوا) کی ضمیر کے لیے حال ہے_


2_ فرزندان یعقوب نے جناب یوسف (ع) کے ملازمین سے پوچھا : تمہاری کونسی چیز گم ہوگئي ہے _
قالوا ... ماذا تفقدون
3 _ فرزندان یعقوب نے چوری کی تہمت سن کر تعجب کیا_

قالوا ... ماذا تفقدون
آیت کے الفاظ اور فرزندان یعقوب کا سوال یہ نہیں تھا( ماذا سرقنا) اس بات سے معلوم ہوتاہے کہ ان کو یقین نہیں تھا اور حیرت زدہ تھے_

-----------------------------------------------

برادران یوسف :
برادران یوسف اور یوسف (ع) 1; برادران یوسف پر چوری کا الزام 1، 3 ; برادران یوسف کا پوچھنا 2 ; برادران یوسف کا تعجب 3 ; برادران یوسف کا لوٹنا 1
یوسف (ع) :
یوسف (ع) کے ملازمین کا پوچھنا ، یوسف (ع) کا قصہ 1،2،3

قَالُواْ نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَن جَاء بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَاْ بِهِ زَعِيمٌ (٧٢)
ملا زمین نے کہا کہ بادشاہ کا پیالہ نہیں مل رہاہے اور جو اسے لے کر آئے گا اسے ایك دونٹ کا بار غلہ انعام ملے گا اور میں اس کا ذمہ دار ہوں (72)
1_ بادشاہ کے پانی پینے والے پیالے کے گم ہونے کی وجہ فرزندان یعقوب کو ٹھہرانا اور انکی تلاشی لینا تھا _
ماذا تفقدون _ قالوا نفقد صواع الملك
(صواع) کا معنی ناپ تول کا برتن ہے _
2_ان تہمت زدہ افراد کو روکنا اور ان کی تلاش لینا جائز ہے جن کے درمیان مجرم موجود ہو_
إنكم لسارقون ... قالوا نفقد صواع الملك و لمن جاء بہ حمل بعير
3 _ مصر میں سات سال کی قحطی کے دوران سے افراد کے سہم کو معین کرنے کا پیمانہ شاہی پیالہ تھا_
حبل السقاية فی رحل أخيہ ... نفقد صواع الملك
گمشدہ پیالے کو (سقایہ) پیالے (صواع) ناپ تول کا پیمانہ سے تعبیر کرنے کا مقصد یہ تھا کہ



اس سے افراد کےمعین شدہ حصّہ کو ناپاجاتا تھأ اور اس ظرف کو حضرت یوسف (ع) کے پاس آنے سے پہلے بادشاہ پانی پینے کے لیےاستعمال کیا کرتا تھا_
4 _ حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں مصر میں وزن اور ناپ تول کا رسمی نظام اور قانونی طریقہ رائج تھا_
قالوا نفقد صواع الملك
(صواع) کا لفظ(الملك) کی طرف اضافہ (بادشاہ کا پیمانہ) یہ بتاتاہے کہ اس پیمانے کو بادشاہ نے معین و مشخص کیا تھا_ خواہ تجارت میں وہ تمام چیزیں جو ناپ کے ذریعے سے ہوں یا قطحی کے زمانے میں افراد کے حصوں کو معین و مشخص کرنے کے لیے ہوں_
5_ حضرت یوسف (ع) کی طرف سے شاہی پیالہ لانے والے کو غلہ سے لدا ہوا ایك اونٹ انعام دینے کا اعلان کیا گیا _
و لمن جاء بہ حمل بعير
6_گم ہونے والا پیمانہ، حضرت یوسف (ع) کے نزدیك بہت زیادہ ارزش و قیمت رکھتا تھا_
نفقد صواع الملك و لمن جاء بہ حمل بعير
اس پیمانے کو پانے والے کے لیے قحطی اور راشن بندی کے زمانہ میں غلہ سے لدا ہوا ایك اونٹ انعام قرار دینا سے معلوم ہوتاہے کہ وہ پیمانہ قیمتی اور ارزشمند برتن تھا_
7_حضرت یوسف (ع) بذات خود اس گم شدہ پیالے کو لانے والے کے لیے انعام دینے کے پابند ہوئے_
و لمن جاء حمل بعير و انا بہ زعيم
(انا بہ زعيم) میں (أنا) سے مراد یا تو خود جناب یوسف (ع) ہیں یا ملازمین کا سربراہ مراد ہے لیکن پہلے والے احتمال کی بناء پر مذکورہ معنی کیا گیا ہے _
8_ انعام کو مقرر کرکے رقابت اور مقابلے کو ایجاد کرنا جائز ہے _
و لمن جاء بہ حمل بعير

9_ جرم کو کشف اور پہچان کرنے اور مجرم کو گرفتار کرنے کے لیے انعام کا معین کرنا جائز ہے _
نفقد صواع الملك و لمن جاء بہ حمل بعير
10_ جعالہ ( گم شدہ شيء کی تلاش کے لیے انعام مقرر کرنا) مشروع اور قانونی ہے _
و لمن جاء بہ حمل بعير و أنا بہ زعيم
(جعالہ ) اصطلاح میں کام کو انجام دینے پر اس کے مقابلے عوض ادا کرنے کے لیے اپنے آپ کو متعہد و ملزم کرنا اسی وجہ سے یہ جملہ ( لمن جاء ...) جعالہ کی قرار داد ہے _ اسمین قرار داد ذمہ دار کو (جاعل) انجام دینے والے کو (عامل) اور اجرت کو (جعل) کیاجاتاہے_
11_جعالہ کا صحیح ہونا عامل کے مشخص و معین ہونے کے ساتھ مشروط نہیں ہے _
12 _ کام کو انجام دینے کے لیے جعالہ کے صحیح ہونے میں



مدت کا معین کرنا ضروری نہیں ہے _
و لمن جاء بہ حمل بعير
کیونکہ حضرت یوسف (ع) کے ملازمین نے جعالہ کی قرار داد میں (شاہی پیالے کو پانے میں )مدت کو معین نہیں کیا کے یہ کام (خاص مدت یا مخصوص زمانے میں ) انجام پذیر ہو اسی سے مذکورہ معنی حاصل ہوتاہے _
13 _ جعالہ کے صحیح ہونے میں کام انجام دینے کی مقدار جو جعالہ میں ضروری ہے وہ شرط نہیں ہے _
و لمن جاء بہ حمل بعير
یہ معلوم نہیں تھا گمشدہ پیالے کو تلاش کرنے میں کتنا کام انجام دینا ہوگا اس وجہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ (جعالہ) کی قرار داد میں کام کی مقدار کا مجہول ہونا اس کے صحیح ہونے میں کوئي ضرر نہیں پہنچاتا_
14 _ ضمان و کفالت جائز قرار دادیں اور قانونی اعتبار سے معتبر ہیں _
و أنا بہ زعيم
(ضمان) اصطلاح میں طلبگار کا ادا کرنے والے شخص سے مطالبہ کرنے کی صورت میں مال کو ادا کرنے پر ملزم ہونے کو کہتے ہیں _ ضمانت کو قبول کرنے والے کو (ضامن) جس سے مال لینا ہے اسکو (مضمون علیہ ) جس نے مال وصول کرنا ہے اسکو( مضمون لہ ) کہا جاتاہے_
(کفالت ) اصطلاح میں اس شخص کے حاضر کرنے کو کہتے ہیں جو کسی شخص کی گردن پر حق رکھتاہے_ اس کفالت کو قبول کرنے والے کو کفیل کہتے ہیں _ کیونکہ(أنا بہ زعیم ) میں جو غائب کی ضمیر ہے وہ (حمل بعیر) کی طرف لوٹتی ہے (زعیم ) سے مراد ضامن ہے اور اگر (بہ ) کی ضمیر ( لمن جاء ...) کے جملے کو ادا کرنے والے کی طرف لوٹائیں(یعنی جاعل) تو اس صورت میں زعیم سے مراد کفیل ہوگا_
15_جعل کے لیے ضمانت (جعالہ کی اجرت ) جعالہ کے کام کو انجام دینے سے پہلے دنیا بھی جائز ہے اور قانونی اعتبار سے بھی صحیح ہے _
و أنا بہ زعيم
(و انا بہ زعیم ) کا جملہ کہنے والا جو (حمل بعیر) کی اجرت کا ضامن ہوا ہے _ یہ عامل کے کام یعنی پیالے کو پانے سے پہلے اسکی اجرت کا ضامن ہوا ہے _
16_ اگر چہ مال کی ضمانت، ادا کرنے والے شخص کے اوپر لازم نہیں ہوئي پھر بھی ضمانت دینا جائز ہے اور قانونی ہے _
و أنا بہ زعيم
17_ ضمان کے صحیح ہونے میں طلب کرنے والے کی شناخت و پہچان کرنا معتبر اور شرط نہیں ہے _
و انا بہ زعيم
اگر چہ یہ بات پہلے گذرچکی ہے کہ جملہ (انا بہ زعیم ) قرار داد اور ضمانت کو بتاتاہے اور اس قرار داد میں (مضمون لہ ) (یعنی وہ جو شاہی پیالے کو پائے گا ) معلوم نہیں کون ہوگا اسی وجہ

سے لازم نہيں ہے كہ ضامن يہ جانے كہ (مضمون لہ ) يعنى جسكو ضمان دينا ہے وہ كون ہے _
18_ طلبگار كى رضايت، ضمانت كے صحيح ہونے ميں شرط نہيں ہے _
و أنا بہ زعيم
جب ضامن نے وعدہ كيا تھايعني(انا بہ زعيم)كہا تھا اسوقت تك كسى نے شاہى پيالے كو نہيں پايا تھا اسى وجہ سے ضمانت ميں پيالے كو پانے والے كى رضايت شرط نہيں ہے _
19_حضرت يوسف (ع) كے زمانے ميں جعالہ ،ضمان، وكالت كى قرار داديں رائج تھيں_
و لمن جاء بہ حمل بعير و انا بہ زعيم
20_ عن ابى عبدالله (ع) فى قولہ : " صواع الملك" قال : كان قدحاً من ذہب و قال: كان صواع يوسف إذكيل بہ قال: لعن الله الخوان لا تخونوا بہ بصوت حسن(1)
امام جعفر صادق (ع) ،خداوند متعال كے اس قول (صواع الملك) كے بارے ميں فرماتے ہيں كہ يہ پيالہ سونے كا تھا اور پھر فرمايا جب اس سے كسى چيز كووزن كيا جاتا تو اچھى آواز ميں يہ جملہ كہتے كہ خداوند متعال خيانت كرنے والوں پر لعنت بھيجے اس ناپ وتول ميں خيانت نہ كرنا _
------------------------------------------------
احكام : 8،9،10،11،12،13،14،15
انعام:
انعام دينے كے احكام 9
بادشاہ مصر :
بادشاہ مصر كے پانى پينے والے برتن كى قيمت 6; بادشاہ مصر كے پيالے كو پانے والے كا انعام 5 ، 7 ; بادشاہ كے پيالے كى بناوٹ 20;بادشاہ مصر كے پانے پينے والے پيالے كے فوائد 3; بادشاہ مصر كے پيالے كا گم ہونا 1 1 ; بادشاہ مصر كے پيالے كى خصوصيات 20
برادران يوسف :
برادران يوسف سے تفتيش كرنے كے دلائل1
تفتيش كرنا :
تفتيش كرنے كے احكام 2 ; تفشيش كرنے كے جواز كے موارد 2
جرم :
جرم كے كشف كرنے كے انعام كا جواز 9
جعالہ :
..............

**1)تفسير عياشى ج2 ص 185 ح 52 ; بحارالانوار ج12 ص 308 ح 120_**


حضرت يوسف (ع) كے زمانے ميں جعالہ 19 ;جعالہ كا شريعت ميں جواز 10 ; جعالہ كا عقد10; جعالہ كى تاريخ 19 ; جعالہ كے احكام 10 ، 11 ، 12 ، 13; جعالہ كے صحيح ہونے كے شرائط 11 ، 12 ،13 ;جعالہ كے عامل كى تعيين 11 ; جعالہ ميں زمان 12 ; جعالہ ميں كام كى مقدار 13; جعالہ ميں ضمانت كا جواز 15
روايت : 20
ضمان:
حضرت يوسف (ع) كے زمانہ ميں ضمان 19 ; ضمان كا شريعت ميں جواز 14; ضمان كا عقد14; ضمان كى تاريخ 19;ضمان كے احكام 14 ،15،16 ، 17 ، 18; ضمان ك-ے صحيح ہونے كے شرائط 16 ، 17 ، 18 ;ضمان ميں طلبگار كا معين كرنا 17 ; ضمان ميں طلبگار كى رضايت 18
قديمى مصر:
قديمى مصر ميں قحطى كے دوران وزن كرنے كا برتن 3; قديمى مصر ميں وزن كرنے كا برتن 4;قديمى مصر ميں وزن

کرنا 4
کفالت:
حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں کفالت19 ; کفالت کا شریعت میں جواز 14; کفالت کا عقد 14;کفالت کے احکام 14 ;
کفالت کی تاریخ 19
گرفتار کرنا :
گرفتار کرنے کے احکام 2 ; گرفتار کرنے کے جواز کے موارد 4
لین دین کے معاملات:
لین دین کے معاملات کا حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں ہونا 19 ; لین دین کے معاملات کے احکام 10 ،14;لین دین کی
قانونی حیثیت 10 ، 14
متہمین :
متہمین کی تفتیش کا جواز 2 ; متہمین کی گرفتاری کا جواز 2
مجرمین :
مجرمین کی گرفتاری پر انعام 9; مجرمین کی تفتیش کا جواز 2 ; مجرمین کی گرفتاری کا جواز 2
مقابلہ :
مقابلے کے احکام 8 ; مقابلے میں انعام رکھنا 8
وزن کرنے کا برتن :
تاریخ میں وزن کرنے کا برتن 4
وزن :
وزن کرنے کی تاریخ 4
حضرت یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کا جعالہ 7; حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 5، 7 ، 20; حضرت یوسف (ع) کا وعدہ 7

587

قَالُواْ تَاللّهِ لَقَدْ عَلِمْتُم مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ (٧٣)
ان لوگوں نے کہا کہ خداکی قسم تمھیں تو معلوم ہے کہ ہم زمین میں فساد کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں اور نہ ہم چور ہیں(73)

1 _ فرزندان یعقوب نے حضرت یوسف (ع) اور ان کے ملازمین کے سامنے قسم اٹھائي کہ انہوں نے چوری نہیں کی اور مصر میں خرابی اور فساد کے قصد سے نہیں آئے ہیں_
تاالله لقد علمتم ما لنفسد فی الارض و ما کن
اگر چہ (مقسم علیہ ) (یعنی جو کام انجام ہوا اس پر قسم اٹھانا ) یہ آیت شریفہ ( لقد علمتم) ہے لیکن حقیقت میں ( ما جئنا ...) مقسم علیہ ہے اسی وجہ سے جملے کا معنی یوں ہوگا کہ خدا کی قسم ہم فساد و بربادی کرنے کے لیے مصر میں نہیں آئے ہیں اور ہرگز چور بھی نہیںہیں اور تم ان حقیقتوں سے بخوبی واقف ہو_
2_ خدا کی قسم اٹھانا ،گناہ کے ارتکاب اور فساد پھیلانے سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے جائز ہے_
تاالله لقد علمتم ما جئنا لنفسد فی الارض
3_ فرزندان یعقوب (ع) ، حضرت یوسف (ع) کے ملازمین کے ہاں نیك کردار اور فساد اور چوری سے منزہ و مبرہ جانے جاتے تھے_
تاالله لقد علمتم ما جئنا لنفسد فی الارض و ما کنا سارقین
4 _ حضرت یوسف (ع) کی حکومت کے آدمی ان کاروانوں کی تفتیش و تحقیق کرتے تھے جو مصر میں وارد ہوتے تھے تا کہ اطمینان ہوجائے کہ وہ چور اور فساد کرنے والے نہیں ہیں_
لقد علمتم ما جئنا لنفسد فی الارض و ما کنا سارقین

(لقد علمتم) كا جملہ ( كہ يقينا تم نے جان ليا كہ ہم ايسے ويسے نہيں ہيں ) اس بات كو بتاتاہے كہ مصر ميں آنے والے كاروان كى تفتيش كى جاتى تھى تا كہ مصر ميں آنے كا مقصد معلوم ہوسكے ايسا نہ ہو كہ جاسوسي، خراب كام كرنے، چورى و غيرہ كے ليے تو مصر ميں داخل نہيں ہوئے _


5_معاشرے كے رہبر و سياستدان كے ليے يہ حتمى طور پر ثابت ہو ناچاہيے كہ جو غير ملكى ان كى حكومتى حدود ميں داخل ہوئے ہيں خرابى كرنے اور فساد كرنے والے نہيں ہيں_
تاللہ لقد علمتم ما جئنا لنفسد فى الارض و ما كنا سارقين
6_فرزندان يعقوب (ع) نے اپنےسابقہ نيك كردار اور چورى كے سابقہ سے پاك و مبرہ ہونے كى وجہ سے شاہى پيالے كى چورى كى تہمت كو اچھى بات نہيں سمجھي_
لقد علمتم ... ما كنا سارقين
7_افراد كے ماضى كا اچھا ہونا ان كى بے گناہى كى علامت ہے _
لقد علمتم ... و ما كنا سارقين
8_ افراد كا برا سابقہ، ان پر صرف برا گماہ ہونا اسكى تفتيش اور گرفتارى كا جواز ہے _
تاللہ لقد علمتم ما جئنا لنفسد فى الارض و ما كنا سارقين
9_ چوري، زمين پر فساد پھيلانے كے مترادف ہے_
ما جئنا بنفسد فى الارض و ما كنا سارقين
حضرت يوسف (ع) كے ملازمين نے فرزندان يعقوب ہر فساد پھيلانے كى تہمت نہيں لگائي كيوں كہ وہ چور ہونے اور مفسد ہونے كى نفى پہلے كرچكے تھے كيونكہ چورى كا واضح و روشن مصداق، فساد پھيلاناہے_
-------------------------------------------------
برادران يوسف :
برادران يوسف اور حضرت يوسف (ع) 1; برادران يوسف اور چورى 1; برادران يوسف (ع) اور ملازمين يوسف (ع) ;
برادران يوسف پر چورى كا الزام 6; برادران يوسف كا انكار كرنا 1 ; برادران يوسف كا حسن سابقہ 3 ،6 ; برادران يوسف كا قسم اٹھانا 1
تفتيش كرنا :
تفتيش كرنے كے احكام 8 ; تفتيش كرنے كے عوامل 8
چورى :
چورى كا فساد 9
خود:
اپنے كے چھٹكارے كے ليے قسم اٹھانا 1 ، 2
سابقہ :
حسن سابقہ كے آثار 7; برے سابقہ كے آثار 8
غير ملكي:
غير ملكيوں كى شناخت كى اہميت 5 ; غير ملكيوں سے پيش آنے كا طريقہ 5
قسم اٹھانا:
اپنى بے گناہى پر قسم اٹھانا قسم اٹھانے كے احكام 2; خداوند متعال كى قسم 2 ; قسم اٹھانے كا جواز 2


گرفتار كرنا :
گرفتار كرنے كے احكام 8 ; گرفتار كرنے كے اسباب 8
گناہ :

بے گناہی کی نشانیاں 7
معاشرہ :
معاشرے کے رہبروں کی ذمہ داری 5; معاشرے میں امن قائم کرنے کے اقدامات 5
مفسدین :
مفسدین کی شناخت کرنے کی اہمیت 5
نفی کرنا :
فساد پھیلانے کی نفی کرن
حضرت یوسف (ع) :
جناب یوسف (ع) کی حکومت میں امن عامہ قائم کرنے کے اقدامات 4; جناب یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 4 ،6 ; حضرت یوسف (ع) کے ملازمین اور برادران یوسف 3



قَالُواْ فَمَا جَزَآؤُهُ إِن كُنتُمْ كَاذِبِينَ (٧٤)
ملازموں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ثابت ہوئے تو اس کی سزا کیا ہے (74)

1_ حضرت یوسف (ع) کے ملازمین نے فرزندان یعقوب (ع) کو بتادیا کہ چور کے ملنے پر اسکو سزا دی جائے گي_
قالوا فما جزاؤہ ان کنتم کاذبین
2_ حضرت یوسف (ع) کے ملازمین نے ملزمان (فرزندان یعقوب) سے کہا کہ بادشاہ کے پیالے کے چور کی سزا تم خود مقرر کرو_
قالوا فما جزاؤة ان کنتم کاذبین
(جزاؤہ) کی ضمیر شاہی پیالے کے چور کی طرف پلٹتی ہے جو مذکورہ جملات سے سمجھا جاتاہے _
3_ حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں مصر کی عدالت کے قوانین میں سے یہ تھا کہ غیر ملکی مجرموں کو ملکی قوانین کے مطابق سزا دی جاتی تھي_
قالوا فما جزاؤہ ان کنتم کاذبین
( فما جزاؤہ) کا جملہ چور کی سزا کو معین کرنے کے بارے میں سوال ہے_ یہ ممکن ہے کہ اس معنی میں ہو کہ تہمت زدہ خود ہی اپنی سزا کو مقرر کریں_ اسی طرح یہ معنی بھی مراد ہوسکتاہے کہ معلوم کریں کہ ان کی شریعت میں چور کی سزا کیا ہے مذکورہ معنی دوسرے احتمال کی صورت میں ہوسکتاہے_

590

4_غیرملکی مجرمین کی سزا ان کے اپنےقانون کے مطابق ہونے کا جواز_
فما جزاء ہ ان کنتم کاذبین
5_ حضرت یوسف (ع) کو مصر میں اپنی وزارت کے دوران مجرمین پر مقدمہ چلانے اور ان کے بارے میں فیصلہ دینے کے بھی اختیارات تھے_
قالوا فما جزاؤہ ان کنتم کاذبین
6_ متہمین کے ماضی کا بے داغ ہونا اور ان کا اپنی بے گناہی پر قسم اٹھانا ان کے اتہام کے بارے میں تحقق کرنے اور تفتیش کرنے میں مانع نہیں ہوسکتا_

قالوا تاﷲ لقد علمتم ... فماجزؤہ ان كنتم كاذبين
اسوجہ سے كہ حضرت يوسف (ع) كے ملازمين نے فرزندان يعقوب كے حسن سابقہ كى پروا نہيں كى اسى طرح انكى اپنى بے گناہى پر قسم اٹھانے پر بھى كان نہيں دھرے ، اس سے مذكورہ بالا معنى كو حاصل كيا جاسكتاہے_
-----------------------------------------------
احكام :
سزا دينے كے احكام 4
برادران يوسف (ع) :
برادران يوسف پر چورى كى تہميت 20
بادشاہ مصر :
بادشاہ مصر كے پانى پينے والے پيالے كے چور كى سزا 1 ، 2
تفتيش كرنا :
تفتيش كرنے كے احكام 6
چور:
چور كى سزا كو معين كرنے كى درخواست كرنا 2 ; چور كى سزا 1
عدالت كا نظام :4
غيرملكي:
غير ملكيوں كى سزا 4; غير ملكيوں كى سزا كا معيار3
قسم اٹھانا :
بے گناہى پر قسم اٹھان
قديمى مصر :
قديمى مصر ميں سزا كے قوانين 3; قديمى مصر كے عدالتى قوانين 3
متہمين :
متہمين سے تفتيش كرنا 6; متہمين كا حسن سابقہ 6 ; متہمين كا قسم اٹھانا 6
حضرت يوسف (ع) :
حضرت يوسف (ع) كا قصہ 1 ، 2 ، 5;حضرت يوسف (ع) كى قضاوت 5; حضرت يوسف (ع) كے اختيارات كى حدود 5;حضرت يوسف (ع) كے ملازمين اور برادران يوسف (ع) 1،2; حضرت يوسف (ع) كے ملازمين كى اميديں 20

591

قَالُواْ جَزَآؤُهُ مَن وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ (٧٥)
ان لوگوں نے كہا كہ اس كى سزا خود وہ شخص ہے جس كے سامان ميں سے پيالہ برآمد ہو ہم اسى طرح ظلم كرنے والوں كو سزاد ديتے ہيں(75)

1_ فرزندان يعقوب (ع) نے بادشاہ كے پيالے كے چور كى سزا اسكے غلام بننے كو قرار ديا_
قالوا فما جزاؤہ ... قالوا جزاؤہ من وجد فى رحلہ فہو جزاؤہ
(فہو جزاؤہ) كے جملے كا معنى يہ ہے كہ چور اس كى ملكيت ميں چلا جائے گا جس كے مال سے چورى ہوئي ہے_ (مجمع البيان ) ميں ہے كہ اس غلامى كى مدت ايك سال ہوتى تھي_
2_ حضرت يعقوب (ع) كى شريعت ميں چوروں كى سزا ان كا غلام ہونا تھا_
فہو جزائوہ كذلك نجزى الظالمين
(كذلك نجزى الظالمين ) كے جملے كا اشارہ اس مطلب كى طرف ہے كہ جو كچھ ہم نے چور كے بارے ميں كہا ہے و ہى ہمارے قانون ميں ہے _
3_ چورى ظلم و ستم كرنے كا روشن ترين نمونہ ہے_

من وجد فی رحلہ فہو جزاء ہ كذلك نجزی الظالمین
(ظالمين ) سے مراد مخصوصاً چوری کرنے والے ہيں _ کيونکہ مذکورہ سزا ظلم کے ليے نہيں تھي_ چور کی جگہ پر (ظالم) کا نام ليا جانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ چوری ظلم و ستم کا واضح و روشن نمونہ ہے_
4_ فرزندان يعقوب (ع) نے چورکی سزا کو معين کرنے کے ساتھ ساتھ اسکی وضاحت کی کہ ( شاہی پيالہ جس کے سامان ميں پايا گيا) وہ چور ہوگا نہ کہ تمام قافلے والے اس کے ذمہ دار ہوں گے _
قالوا جزاء ہ من وجد فی رحلہ فہو جزاء ہ
حالانکہ فرزندان يعقوب (ع) ( فما جزائہ ) کے بدلے ميں ان کا يہ جواب دينا کا فی تھا( ہو جزاء ہ) ليکن جب تمام قافلے والوں کو چوری کی نسبت دی گئي (ايتہا العير إنكم لسارقون)

592

تو اس وجہ سے انہوں نے ضروری سمجھا کہ مفصل جواب ( جزاء ہ من وجد فی رحلہ فہو جزاء ہ) ديا کہ تمام قافلے والے اس کے ذمہ دار نہيں ہيں بلکہ وہ ذمہ دار ہے کہ جس کے سامان ميں شاہی پيالہ پايا گيا_
5 _ مصر کی حکومت حضرت يوسف (ع) کے زمانے ميں حضرت يعقوب (ع) کی شريعت کی پيروی نہيں کرتی تھي_
قالوا فما جزاء ہ ... من وجد فی رحلہ فہو جزاء ہ
6_ عن علی بن موسى الرضا (ع) : كانت الحكومة فی بنی اسرائيل إذا سرق إحد شيءناً استرق بہ فقال لہم يوسف : ما جزاء من وجد فی رحلہ ؟ قالوا : ہو جزاؤہ ...(1)
امام رضا (ع) سے روايت ہے کہ بنی اسرائيل کی قوم ميں قانون يہ تھا کہ جو کسی کی چوری کرتا تھا اسکی غلامی ميں چلا جاتاہے _ اسی وجہ سے حضرت يوسف (ع) نے قافلے والوں کو کہا : جس کے سامان ميں وہ پيالہ ملا تو اسکی سزا کيا ہے ؟ انہوں نے جواب ديا اسکی سزا وہ خود ہی ہے (يعنی غلامی ميں چلا جائے)
7_ " عن أبی عبدالله (ع) ( فی قولہ تعالي) " جزاء ہ من وجد فی رحلہ فہو جزاء ہ": يعنون السنة التی تجری فيہم أنيحسبہ (2)...
امام جعفر صادق (ع) سے روايت ہے اس قول (جزاء ہ من وجد فی رحلہ فہو جزاء ہ) کے بارے ميں کہ اس سے مراد وہ رسم و رواج ہے جو ان کے درميان رائج تھا کہ اسکو زندانی کرتے تھے_
------------------------------------------------
برادران يوسف (ع) :
برادران يوسف (ع) اور چور کی سزا 1 ، 4; برادران يوسف (ع) کی سوچ 1 ،4
بنی اسرائيل:
بنی اسرائيل کی تاريخ 6 ; بنی اسرائيل کے رسم و رواج 7; بنی اسرائيل ميں چوری کی سزا 6 ، 7; بنی اسرائيل ميں سزا کے قوانين 7; بنی اسرائيل ميں عدالتی نظام 6; بنی اسرائيل ميں غلامی کا ہونا 6
بادشاہ مصر :
بادشاہ مصر کے پانی پينے والے پيالے کے چور کی سزا 1 ، 6
چور:
چور کا غلامی ميں آنا 1 ، 2; چور کی سزا 1
.............

**1)عيون الاخبار الرضا ج2ص77،ح6; نورالثقلين ج/ 2 ص 446، ح 138_**
**2)تفسير عياشی ج2 ص 183 ح 44 ; نورالثقلين ج/2 ص 442;ح 124_**

593
چوری :
چوری ظلم ہونا 3
روايت : 6، 7

ظلم :
ظلم کے موارد 3
سزا :
سزا کا ذاتی و شخصی ہونا 4; سزا کی خصوصیات 4
قدیمی مصر :
قدیمی مصر کی تاریخ 5 ; قدیمی مصر کے حکام کا دین 5
يعقوب (ع) :
يعقوب (ع) کے دين ميں غلامی کا ہونا 2 ; يعقوب (ع) کے دين ميں چور کی سزا 2
يوسف (ع) :
جناب يوسف (ع) کا قصہ 1

فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاء أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَاء أَخِيهِ كَذَلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلاَّ أَن يَشَاءَ اللّهُ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مِّن نَّشَاء وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ (٧٦)
اس کے بعد بھائي کے سامان سے پہلے دوسرے بھائيوں کے سامان کے تلاش لی اور آخر ميں بھائي کے سامان ميں سے پيالہ نکال ليا_اور اس طرح ہم نے يوسف کے حق ميں تدبير کی کہ وہ بادشاہ کے قانون سے اپنے بھائي کو نہيں لے سکتے تھے مگر يہ کہ خدا خود چاہے ہم جس کو چاہتے ہيں اس کی درجات کو بلندکرديتے ہيں اور ہر صاحب علم سے برتر ايك صاحب 2_علم ہوتاہے (76)

1 _ حضرت يوسف (ع) نے بذات خود فرزندان يعقوب (ع) کے قافلے کے سامان کی تلاشی لي_
فبداء بأوعيتهم قبل وعاء اخيہ
(بدأ) اور (استخرج) کی ضمير ( أخيہ) کے


قرينے کی وجہ سے حضرت يوسف (ع) کی طرف پلٹتی ہے ان دو فعلوں کا اسناد حضرت يوسف (ع) کی طرف حقيقی ہے مجازی نہيں (يعنی اس طرح نہيں کہ اس نے فقط حکم ديا ہو کہ اس سامان کی تلاشی لی جائے اور بنفس نفيس شرکت نہ کی ہو) سياق کلام کا تغير دينا يعنی جمع کے فعل کو تبديل کرنا( قالوا فما جزاء ہ ) مفرد ( بدأ) کے فعل ميں يہ قرينہ ہے جس کی وجہ سے مذکورہ معنی ليا گيا ہے _(وعاء) ظرف کے معنی ميں ہے جسکی جمع (اوعية) ہے_
2_حضرت يوسف (ع) نے بنيامين کے سامان کی تلاشی لينے سے پہلے فرزندان يعقوب (ع) کی دقت سے تلاش لي_
فبداء بأوعيتهم قبل و عاء أخيہ ثم استخرجها من وعاء اخيہ
(ثم ) کا لفظ اس بات پر دلالت کرتاہے کہ بنيامين کے سامان کی تلاشی کی نوبت ميں کافی وقت لگ گيا اس بات سے معلوم ہوتاہے کہ دوسرے بھائيوں کے سامان کی تلاش بہت ہی دقت سے انجام پائي جسکی وجہ سے کافی وقت صرف ہوگيا_
3_ حضرت يوسف (ع) بنيامين کے سامان کی تلاش کرتے وقت اس کے سامان سے شاہی پيالے کو باہر نکالا_
ثم استخرجہا من وعاء اخيہ
(استخرجہا) کے مفعول کی ضمير (صواع) يا (سقايہ) کی طرف پلٹتی ہے يہ بات قابل ذکر ہے کہ فعل (وجد) کی جگہ پر (استخرج) کا فعل ذکر کرنے کا مقصد يہ ہے کہ حضرت يوسف (ع) کو علم تھا کہ شاہی پيالہ بنيامين کے سامان ميں ہے _
4 _ حضرت يوسف (ع) نے بنيامين کو اپنے پاس روکنے کے ليے تدبير نکالی تھی وہ خداوند متعال کی طرف سے وحی تھي_
كذلك كدنا ليوسف
5_بنيامين کے سامان ميں شاہی پيالے کو چھپانا، فرزندان يعقو ب(ع) کے دين ميں چور کی سزا کا پوچھنا اور بنيامين کے سامان کی تلاشی اس کے بھائيوں کے سامان کی تلاشی کے بعد لينا يہ سب حضرت يوسف (ع) کو خداوند متعال کی طرف الہامات تھے تا کہ بنيامين کو اپنے پاس ٹھہرايا جائے _
كذلك كدنا ليوسف

(كذلك) كا اس سوچى سمجھى اسكيم و منصوبے كى طرف اشارہ ہے جو آيت 70 سے 75 ميں ذكر كيا گياہے_
6_ بنيامين كا حضرت يوسف (ع) كے پاس ٹھہرجانا جناب يوسف (ع) كے ليے فائدہ مند تھا_
كذلك كدنا ليوسف
(ليوسف) ميں جو لام ہے وہ منفعت كا ہے اسى وجہ سے (بنيامين كو اپنے پاس روكنے) جو منصوبہ تھا يہ حضرت يوسف (ع) كے ليے فائدہ مند تھا_
7_بادشاہ مصر كے عدالتى قوانين كے مطابق جناب


يوسف (ع) كے ليے اسكى اجازت نہيں تھى كہ بنيامين كو روكے حتى چورى كے جرم ميں ہى كيوں نہ ہو_
ما كان لياخذ اخاہ فى دين الملك
يہاں دين سے مراد آئين و طريقہ ہے جب اس كے ساتھ(الملك) كا اضافہ ہوا ہے تو اس سے مراد وہ قوانين اور ضوابط ہيں جو مصر ميں رائج تھے (فما جزاء ہ ...) جو آيت 74 ميں ہے يہ قرينے اس وجہ سے اگر چور يہ چاہيے كہ مجھے اپنے قانون كے مطابق سزا دى جائے تو قاضى اورحاكم مصر اسى بنياد پر حكم صادر كرسكتے تھے_
8_حضرت يوسف (ع) كى وزارت كے زمانے ميں حكومت مصر ميں عدالت اور سزا دينے كے قوانين رائج تھے_
ما كان ليأخذ أخاہ فى دين الملك
9_ مصر كے عدالتى قوانين ميں چوروں كى سزا غلامى نہيں تھي_
ما كان ليأخذ أخاہفى دين الملك
10_ حضرت يوسف (ع) اپنى وزارت كے دوران بھى حكومت مصر كے قوانين و دستورات كى مخالفت نہيں كرسكتے تھے_
ما كان ليأخذ اخاہ فى دين الملك
11 _ حضرت يوسف (ع) كے زمانے ميں مصر ميں بادشاہى كا نظام تھا_
ما كان لياخذ أخاہ فى دين الملك
12_ حضرت يوسف (ع) مصر ميں قحطى كے دوران اس علاقے كے بادشاہ نہيں تھے_
ما كان ليا خذ اخاہ فى دين الملك
14_ مشيت الہى نے يہ چاہا كہ بنيامين، حضرت يوسف (ع) كے پاس ہى ٹھہرجائے_
ما كان ... الاّ ان يشاء الله
15_ حضرت يوسف (ع) مشيت الہى كے بغير اور اگر اس كى مدد نہ ہوتى تو كسى بھى وسيلہ و ذريعہ سے بنيامين كو اپنے پاس نہيں ركھ سكتے تھے_
ما كان لياخذ اخاہ فى دين الملك الاّ ان يشاء الله
16_ حضرت يوسف (ع) كى وزرات كے زمانہ ميں غير ملكى مجرمين كو ان كے قوانين كے مطابق سزا دينا مصر كے قوانين و دستور كے خلاف نہيں تھا_
ما كان ليأخذ اخاہ فى دين الملك الاّ ان يشاء الله
17_قوانين كا احترام اور پاس كرنا حتى غير الہى نظام ميں بھى ضرورى ہے_
ما كان لياخذ اخاہ فى دين الملك الاّ ان يشاء الله
18_مادى وسائل اور اسباب مشيت الہى كى تدبير كے تابع ہيں _
ما كان لياخذ اخاہ فى دين الملك الاّ ان يش


الله
19_مشيت الہى بھى اسباب و علل مادى كے ساتھ ساتھ چلتى ہے _
ما كان لياخذ اخاہ فى دين الملك الاّ ان يشاء الله

20_ حضرت يوسف (ع) معنويت كے بلند مقامات كے حامل اور كمال كے درجات و مراحل پر فائز تھے_
نرفع درجات من نشاء
21_حضرت يوسف (ع) نے بنيامين كو اپنے پاس روكنے كا جو منصوبہ بنايا تھا اس سے يہ معلوم ہوتاہے كہ حضرت (ع) علم و دانش كے اعتبار سے اپنے بھائيوں سے بالاتر تھے_
كذلك كدنا ليوسف ... نرفع درجات من نشاء و فوق كل ذى علم عليم
(من نشاء) كا مصداق حضرت يوسف (ع) ہيں_
22_ معنوى مقامات اور درجات ميں مختلف مراحل ہوتے ہيں_
نرفع درجات من نشاء
مذكورہ بالا معنى كو لفظ (درجات) كے جمع ہونے كى وجہ سے استفادہ كيا گياہے _
23 _ خداوند متعال كى بارگاہ ميں انسانوں كى منزلت اور رتبہ مختلف ہے _
نرفع درجات من نشاء
24 _ خداوند متعال اپنى مشيت كى بنياد پر بعض انسانوں كو بعض پر فضيلت اور كمال عطا كرتاہے _
نرفع درجات من نشاء
25_ انسانوں ميں دانش و علم كے اعتبار سے مختلف مراتب ہيں _
نرفع درجات من نشاء و فوق كل ذى علم عليم
مفسرين نے اس مذكورہ آيت كريمہ ميں (عليم ) كے معنى ميں دو احتمال ديئے ہيں _ 1: اس سے مراد ہر عالم اور دانشمند ہے _2 : اس سے مراد خداوند متعال كى ذات ہے _
اگرپہلا احتمال ديں تو معنى يوں ہوگا ہر دانشمند كے اوپر بھى ايك دانشمند ہوتاہے _ليكن دوسرے احتمال كى صورت ميں جملہ كا معنى يوں ہوگا خداوند متعال كا علم ہر دانشمند كے علم سے بالاتر ہے _ ليكن مذكورہ بالامعنى جو متن ميں كيا ہے وہ پہلے احتمال كى صورت ميں ہے _
26_برادران يوسف (ع) علم و دانش ركھنے والے اشخاص ميں تھے ليكن حضرت يوسف (ع) ان سے سب زيادہ عالم اور آگاہ تھے_
و فوق كل ذى علم عليم
اس جملے سے پہلے جو معنى ذكر ہوا ہے اسميں (عليم) سے مراد حضرت يوسف (ع) ہيں اور (كل ذى علم ) سے مراد، ان كے بھائي ہيں _
27_خداوند متعال ہر عالم اور دانشمند سے زيادہ عالم اور


آگاہ ہے_
فوق كل ذى علم عليم
مذكورہ بالا معنى اس صورت ميں ہے كہ (عليم) سے مراد، خداوند متعال ليا جائے_
و فوق كل ذى علم عليم
28_ انسان كا علم محدود ہے _
" و فوق كل ..." كے جملے ميں جو عموميت پائي جاتى ہے _ اس سے معلوم ہوتاہے كہ انسانوں ميں كوئي ايسا انسان نہيں ہے جو تمام سے علم كے اعتبار سے افضل و بالاہو_
29_ علم ركھنا اور آگاہ ہونا بلند ى و برترى كا سرچشمہ ہے_
نرفع درجات من نشاء و فوق كل ذى علم عليم
مذكورہ بالا معنى دو جملوں كے ارتباط سے حاصل ہوا ہے _ جملہ (نرفع ...) اور جملہ (فوق كل ذى علم عليم) سے_
------------------------------------------------
اسماء و صفات:
عليم 27
انسان:

انسانوں کے علم کا محدود ہونا 28 ; انسانوں کے علم کے مراتب 25 ; انسانوں کے مراتب 23 ; انسانوں میں تفاوت 25 ; انسانوں میں تفاوت کا سبب 24 ; انسانوں میں معنوی درجات کا سبب24
الله تعالى :
الله تعالى کا علم 27 ; الله تعالى کى بخششيں24; الله تعالى کى تعليمات 4 ; الله تعالى کى خصوصيات27 ; الله تعالى کى مشيت کے آثار 14،15،18 ،24;الله تعالى کى سنتيں 19 ;امدا د الہى کے آثار 15; الله تعالى کى مشيت کے جارى ہونے کے مقامات 19
اسباب و علل کا نظام 19
برادران يوسف (ع) :
برادران يوسف کا علم 26;برادران يوسف کے تجارتى سامان کى تلاشى 1،2; برادران يوسف (ع) کے فضائل 26
بادشاه مصر :
بادشاه مصر کے اختيارات کى حدود 12; بادشاه مصر کے پانى پينے کا برتن 5; بادشاه مصر کے پانى پينے والے پيالے کے کشف ہونے کا مکان 3
بنيامين :
بنيامين کو روکنے کا فلسفہ 6 ;بنيامين کى جزا 4; بنيامين کى حفاظت 4 ،5 ،14 ، 15 ، 21; بنيامين کى سزا 4; بنيامين کى گرفتارى کا غير قانونى ہونا 7; بنيامين کے تجارتى سامان کى تلاش 2 ، 3
چور:
چور کو غلام بنانے کى ممنوعيت9; چور کى سزا 5 ،7
سزا :



حضرت يوسف (ع) کے زمانے ميں سزا کے قوانين 8
سزا دينے کا نظام :
حضرت يوسف (ع) کے زمانے ميں سزا دينے کا نظام 16
علم :
علم کے آثار 29
غلامى :
غلامى کے احکام9
غير ملکى :
غير ملکيوں کى سزا 16
فضيلتيں:
فضيلتوں کى وجہ 29
قانون:
قانون کو پاس کرنے کى اہميت 17; قانون کے احترام کى اہميت 17
قديمى مصر :
حضرت يوسف (ع) کے زمانے ميں قديمى مصر کى حکومت 11; قديمى مصر کى بادشاہى حکومت 11 ; قديمى مصر کے عدالتى قوانين 8 ، 9 ،16; قديمى مصر کے قانون بنانے والے12; قديمى مصر ميں چور کى غلامى 9; قديمى مصر ميں حکومتى نظام 11 ; قديمى مصر ميں سزا کے قوانين 7 ، 8 ; قديمى مصر ميں عدالت کا نظام 8 ; قديمى مصر ميں قانون سازى کا سبب 2
مادى اسباب :
مادى اسباب کا کردار 18 ،19
معنوى مقامات:

معنوی مقامات کے مراتب 22 ، 23
حضرت یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) اور بنیامین کی گرفتاری 7 ;حضرت یوسف (ع) اور بنیامین 4 ، 5 ، 21; حضرت یوسف (ع) اور قدیمی مصر کے قوانین 10; حضرت یوسف (ع) اور مشیت الہی 15; حضرت یوسف (ع) قدیمی مصرکی قحطی کے دوران 13; حضرت یوسف (ع) کا تلاشی لینا 1 ، 2 ، 3 ; حضرت یوسف (ع) کا علم 21 ، 26; حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ،3،4،5،7 ،14;حضرت یوسف (ع) کو الہام ہونا 5; حضرت یوسف (ع) کی تدبیر 4 ، 21; حضرت یوسف (ع) کے فضائل 21 ، 26; حضرت یوسف (ع) کی تدبیر کا فلسفہ 5; حضرت یوسف (ع) کے کمالات 20 ; حضرت یوسف (ع) کے اختیارات کا احاطہ 7 ، 10; حضرت یوسف (ع) کے معنوی مقامات 20 ; حضرت یوسف (ع) کے منافع 6; حضرت یوسف (ع) کی تدبیر کرنے کا سبب 5 ; حضرت یوسف (ع) کی موفقیت 21 ; حضرت یوسف (ع) کو وحی کا ہونا 4 ; حضرت یوسف (ع) کو امداد الہی کا ہونا 15



قَالُواْ إِن يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّهُ مِن قَبْلُ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ أَنتُمْ شَرٌّ مَّكَاناً وَاللّهُ أَعْلَمْ بِمَا تَصِفُونَ (٧٧)
ان لوگوں نے کہا کہ اگر اس نے چوری کی ہے تو کیا تعجب ہے اس کا بھائي اس سے پہلے چوری کرچکاہے _یوسف نے اس بات کو اپنے دل میں چھپالیا اور ان پر اظہار نہیں کیا_کہا کہ تم بڑے برے لوگ ہو اور اللہ تمھارے بیانات کے بارے میں زیادہ بہتر جاننے والا ہے (77)

1_برادران یوسف (ع) نے جب بنیامین کے سامان میں شاہی پیالے کو دیکھا تو اسکو پیالے کا چور جانتے ہوئے اس بات کا اعتراف کیا _
قالوا إن یسرق فقد سرق أخ لہ من قبل
2_ برادران یوسف (ع) نے حضرت یوسف (ع) کے سامنے بنیامین پر چوری والی عادت کی تہمت لگائي_
قالوا إن یسرق
کیونکہ بنیامین کو بطور چور کے پہچانا گیا تو موقع کا تقاضا یہ تھا کہ برادران یوسف (ع) یہاں ہر فعل ماضی (سرق ) کو لاتے لیکن انہوں نے فعل مضارع (یسرق)کو ذکرکرکے استمرار اور ہمیشہ عادت ہونے کو ثابت کیا _پس فعل ماضی کی جگہ فعل مضارع کے استعمال سے یہ بتانا چاہتے تھے کہ بنیامین کے اندر چوری کی عادت ہے _
3_ برادران یوسف (ع) نے حضرت (ع) کے حضور میں بنیامین کے بھائي ( یوسف (ع) ) کے بارے میں بات کی اور ان کے لیے بھی ماضی میں چوری کو مسلم امر ثابت کیا_
إن یسرق فقد سرق أخ لہ من قبل
4_ حضرت یوسف (ع) پر بچپن میں ناحق چوری کا الزام لگایاگیا تھا_
فقد سرق أخ من قبل ... قال ... اللہ اعلم بما تصفون


5_ برادران یوسف (ع) کو یقین تھا کہ حضرت یوسف (ع) اس دنیا میں نہیں ہیں_
فقد سرق أخ لہ من قبل
(من قبل) کا جملہ (سرق) کے متعلق ہے _ اس صورت میں (فقد سرق ...) کے جملے کا یہ معنی ہوگا کہ اسکا ایك بھائي تھا اس نے اس سے پہلے چوری کی تھي_
اور یہ بھی ممکن ہے ( من قبل) متعلق (أخ لہ ) کے ہو تو اس صورت میں یوں معنی ہوگا وہ اس سے پہلے ایك بھائي رکھتا تھا جس نے چوری کی تھی اسی وجہ سے ( منقبل) کی تقید سے یہ ظاہر ہوتاہے_ کہ برادران یوسف یہ خیال کرتے تھے کہ حضرت یوسف (ع) اس دنیا سے چلے گئے ہیں_
6_ بنیامین اور حضرت یوسف (ع) یہ دونوں ایك ماں سے تھے _
إن یسرق فقد سرق أخ لہ من قبل

7_فرزندان یعقوب (ع) بنیامین کا چوری کی طرف رجحان کو ماں کی طرف سے خیال کرتے ہوئے ان کے بیٹوں میں اس برائي کا سبب سمجھا_
إن یسرق فقد سرق أخ لہ من قبل
(إن یسرق) شرط کا جواب، ايك جملہ ہے جو محذوف ہے پس (فقد یسرق) کا جملہ سبب کی جگہ پر مسبب کا ذکر کیا گیا ہے _
اس وجہ سے جملہ ( إن یسرق ...) کا معنی یوں ہوگا_ اگر اس نے چوری بھی کی ہے تو یہ اس سے بعید نہیں ہے _ کیونکہ اس کے مادری بھائي نے بھی چوری کی تھی پس ان میں چوری کی عادت ماں کی وجہ سے ہے _
8_فرزندان یعقوب (ع) اس تجزیے کے تحت کہ بنیامین میں ماں کے اثر کی وجہ سے چوری کی عادت آئي ہے _ اس سے وہ یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ جو چوری کی وجہ سے شرمندگی کا سبب بنے ہیں یہ سب اس کی وجہ سے ہے _
إن یسرق فقد سرق اخ لہ من قبل
برادران یوسف (ع) نے بنیامین کو چوری ( إن یسرق) کی عادت ہونے کو ثابت کرتے ہوئے یہ بات بتاناچاہتے تھے کہ دونوں مادری بھائیوں کویہ بری عادت پیدائشے کے وقت ماں کی طرف سے ان کو ملی ہے _ کیونکہ دوسرے بھائي ان کی ماں سے نہیں ہیں اس وجہ سے اس بری صفت کو نہیں رکھتے _
9_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں کی ناحق بات (چوری کی جھوٹی نسبت ) پر اپنا دفاع نہیں کیا _
فاسرّہا یوسف فی نفسہ و لم یبدہا لہم
(أسرّہا ) اور ( لم یبدھا ) میں جو "ہا" کی ضمیر ہے وہ اس جملے کی طرف لوٹتی ہے جسمیں برادران یوسف (ع) نے حقیقت و واقعیت کو اپنے خیال میں یوں بیانکیا ( فقد سرق أخ) اس و جہ سے جملہ ( فاسرّہا ...) کا معنی یوں ہوگا کہ حضرت یوسف (ع) نے واقعہ کی حقیقت اور واقعیت اپنے دل میں چھپا دیا اسکو ظاہر کرنے سے پرہیز کیا _


10_ حضرت یوسف (ع) اپنے نفس پر کنٹرول کرنے والے اور حلیم و بردبار تھے_
فاسرّہا یوسف فی نفسہ و لم یبدھا لہم
11 _ برادران یوسف (ع) سوائے بنیامین کے بدمزاجی رکھنے والے اور اچھی سیرت کے حامل نہیں تھے_
قال أنتم شرّ مکان
(مکان) آیت شریفہ میں مقام و مرتبہ کے معنی میں ہے _ یہ تمیزہے جو مبتداء میں تبدیل ہوگئي ہے اصل میں جملہ اس طرح ہے _ " مکانکم شرّ"
12_ حضرت یوسف (ع) کا یہ وضاحت کرنا کہ میرے بھائي سیرت اور مقام و منزلت کے اعتبار سے پست ہیں_
قال أنتم شر مکان
13 _ خداوند متعال ہر بات پر خواہ وہ صحیح ہو یا نہ ہو کامل طور پر آگاہ ہے_
واللہ اعلم بما تصفون
14_ حضرت یوسف (ع) نے فرزندان یعقوب (ع) کو یہ بات گوش گذار کردی کہ ان کی یہ بات (تمہاری پدری بھائي بنیامین نے چوری کی ہے ) مجھے اس پر یقین نہیں ہے _
إن یسرق فقد سرق أخ لہ من قبل ... واللہ اعلم بما تصفون
(واللہ اعلم ...) کا جملہ (انتم ...) پر عطف ہے دونوں جملے (قال) کے لیے مقول واقع ہوئے ہیں _ اور یہ کہ (قال ) کا لفظ (استر) اور (لم یبد) کے مقابلے میں واقع ہوا ہے تویہاں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ (قول) سے مراد ظاہرکرنا اور کلام کو واضح و روش کرنا ہے نہ یہ کہ زیر لب اور اپنے دل میں یہ بات کہی ہو_
15_ " عن الرضا(ع) " فی قول اللہ : " إن یسرق فقد سرق أخ لہ من قبل ..." قال: کانت لاسحاق النبی (ع) منطقة ... و کانت عند عمہ یوسف و کان یوسف عندہا ... فربطتھا فی حقوہ ... و قالت سرقت المنطقة فوجدت علیہ ...(1)
حضرت امام رضا (ع) نے خداوند متعال کے اس قول (إن یسرق فقد سرق اخ لہ من قبل ...) کے بارے میں فرمایا کہ حضرت اسحاق (ع) ايك کمربند رکھتے تھے_ جو حضرت یوسف (ع) کی پھوپھی کے پاس تھا اور حضرت یوسف (ع) بھی اپنے پھوپھی کے ہاں زندگی کرتے تھے پس ان کی پھوپھی نے اس کمر بند کو ان کی کمر میں باندھ دیا _ اور کہا کہ کمربند چوری ہوگیا ہے پھر وہ کمربند حضرت یوسف (ع) کی کمر سے مل گیا _

16_" عن النبی فی قولہ : " ان یسرق فقد سرق آخ لہ من قبل" قال : سرق یوسف (ع) ضمناً لجدّہ أبی امہ من ذہب و فضة،
.............

**1)تفسير عياشی ج2 ص 185 ح 53 ; نورالثقلين 445ح 137_**


فکسرہ و ألقاہ فی الطریقہ وقیرہ بذلك إخوتہ (1)
اس آیت (إن یسرق فقد سرق آخ لہ من قبل) كے بارے میں رسالت مآب (ص) سے حدیث ہے كہ حضرت یوسف (ع) نے اپنے نانا كے گھر سے ایك بت كو اُٹھایا تھا جو سونے اور چاندی كا بنا ہوا تھا اسكو توڑ كر راستے میں ڈال دیا تھا، برادران یوسف اس بات پر ان كو برا بھلاكہتے تھے_
----------------------------------------------------
الله تعالي:
الله تعالى كا غلم غیب 13
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف اور یوسف (ع) 2 ، 3 ، 5; برادران یوسف (ع) كی سوچ 5 ،7 ; برادران یوسف (ع) كا اپنے آپ كی صفائي پیش كرنا 8 ;برادران یوسف (ع) كا اقرار 1; برادران یوسف كی تہمتیں 2 ، 3 ،7،8; برادران یوسف (ع) كی بری سیرت 11 ، 12; برادران یوسف كی رذالت 11 ، 12
بنیامین:
بنیامین اور حضرت یوسف (ع) 6 ;بنیامین پر چوری كی تہمت 1 ، 2 ، 76،8 ; بنیامین كی ماں پر تہمت 7 ; بنیامین كی ماں پر تہمت لگانے كا فلسفہ 8
بادشاہ مصر :
بادشاہ مصر كے پانی پینے كا پیالہ 1
روایت : 15،16
حضرت یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) اور بت 16 ; حضرت یوسف (ع) اور برادران 14، 16 ; حضرت یوسف(ع) اور چوری 15 ،16;
حضرت یوسف (ع) اور حضرت اسحاق (ع) كا كمربند15; حضرت یوسف (ع) اور بھائیوں كی تہمتیں 9 ، 14; حضرت یوسف (ع) پر چوری كی تہمت 3 ، 4 ، 9،14; حضرت یوسف (ع) كا اقرار 12 ; حضرت یوسف (ع) كا بچپن 4 ; حضرت یوسف (ع) كا صبر 9،10 ; حضرت یوسف (ع) كا علم 9 ،10 ;حضرت یوسف (ع) كا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 5 ، 7،8،9،14،16;حضرت یوسف (ع) كو سرزنش كرنا 16 ; حضرت یوسف كی موت 5; حضرت یوسف (ع) كے پدری بھائي 6 ; حضرت یوسف (ع) كے فضائل 10
.............

**1)الدرالمنثور ج2 ص 564_**





قَالُواْ يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَباً شَيْخاً كَبِيراً فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ (٧٨)
ان لوگوں نے كہا كہ اے عزیز مصر اس كے والد بہت ضعیف العمر ہیں لہذا ہم میں سے كسی ایك كو اس كی جگہ پر لے

لیجئے اور اسے چھوڑ دیجئے کہ ہم آپ کو احسان کرنے والا سمجھتے ہیں(78)

1_ حضرت یوسف (ع) نے بنیامین کو گرفتار کرلیا اور اسکو اپنے بھائیوں کے ساتھ نہیں جانے دیا _
فهو جزاء ه ... قالوا يأيها العزيز إن له اباً شيخاً كبير
2_ فرزندان یعقوب شفقت اور محبت کا اظہار کرکے حضرت یوسف (ع) کی رضایت کو حاصل کرنے لگے تھے کہ بنیامین کو آزاد کرالیں_
قالوا يا ايها العزيز إن له اباً شيخاً كبير
3_ فرزندان یعقوب (ع) نے بنیامین کو آزاد کرانے کے لیے دلیلیں بیان کیں تم (حضرت یوسف (ع) ) صاحب اقتدار ہو جو چاہو کرسکتے ہواور تم نیك کام کرنے والے ہو _ اور حضرت یعقوب (ع) اس لائق ہیں کہ ان پر رحم کیا جائے_
قالوا يا ايها العزيز إن له اباً شيخاً كبيراً ... انا نرى ك من المحسنين
برادران یوسف (ع) کا حضرت یوسف (ع) کو (عزیز) سے خطاب کرنے کا مقصد یہ تھا کہ تم صاحب اقتدار ہو اپنی مرضی کے مطابق جو چاہو کرسکتے ہو اور حضرت یعقوب (ع) کو بوڑھے بزرگ انسان اور ضعیف العمرسے تعبیر کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ اس لائق ہیں کہ ان پر رحم و مہربانی کی جائے اور حضرت یوسف (ع) کی اس طرح تعریف کرنا کہ وہ نیك کام کرنے والے ہیں ان کو احسان اور مہربانی کرنے پر رغبت دلانا تھا_
4_ حضرت یعقوب (ع) ،حضرت یوسف (ع) کی وزارت اور



بنیامین پر چوری کے قصے کے وقت بوڑھے اور بہت ضعیف ہو چکے تھے_
إن له اباً شيخاً كبير
( شیخ ) بوڑھے انسان کے معنی میں ہے اور (کبیر) بزرگ کے معنی میں ہے اس سے مراد سن و سال میں بزرگی کا ظاہر ہونا ہے _
5_ حضرت یوسف (ع) اس علاقے کی قطحی کے سالوں میں عزیز مصر تھے_
قالوا يا ايها العزيز
6_ برادران یوسف (ع) کی ایك رائے تھی کہ بنیامین کی آزادی کے مقابلے ہم میں سے کسی کو گرفتار کرلیں_
فخذ أخذنا مكانه
7_ برادران بنیامین کا بنیامین کو اپنے والد گرامی حضرت یعقوب (ع) کے پاس واپس لوٹا نے میں فداکاری اور ایثار کرنا _
فخذ اخذنا مكانه
9_ حضرت یوسف (ع) اپنی وزارت اور اقتدار کے زمانے میں نیك کام کرنے والے انسان تھے_
انا نرى ك من المحسنين
10_ حضرت یوسف (ع) کا اپنے اقتدار کے دوران نیك کام کرنا ان کے کردار اور عادات سے جلوہ گری تھي_
إنا نرى ك من المحسنين
(نری ) کا لفظ آیت شریفہ میں ( ہم اطمینان رکھتے ہیں) کے معنی میں ہے اس لفظ سے دیکھ رہے ہیں (ہم ) کا معنی لینا اسوجہ سے ہے کہ برادران یوسف حضرت (ع) کی شخصیت پر اطمینان رکھتے تھے جو ان کے لیے ان کی رفتار و کردار کو مشاہدہ کرنے سے حاصل ہوا تھا_
11_ حضرت یوسف (ع) کو نیك کام کرنے والا دیکھ کر فرزندان یعقوب (ع) نے بنیامین کی آزادی کاتقاضا کیا اور کہا ان میں سے کسی ایك کو اس کی جگہ گرفتار کر لیا جائے_
فخد احدنا مكانه انا نرى ك من المحسنين

-----------------------------------------------

برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف اور بنیامین 8 ; برادران یوسف اور بنیامین کی نجات 2 ، 3 ،6،7 ، 11; برادران یوسف اور حضرت یوسف 4 ، 2 ; برادران یوسف (ع) کا ایثار کرنا 6 ، 7 ;برادران یوسف کا مشورہ 6 ; برادران یوسف (ع) کی خواہشات 11 ;برادران یوسف(ع) کی کوشش 2 ;برادران یوسف کے پیش آنے کا طریقہ 3

بنیامین :
بنیامین کی گرفتاری 1
عزیز مصر :
قحطی کے دوران عزیز مصر 5


قدیمی مصر :
قدیمی مصر کی تاریخ 5
حضرت یعقوب (ع) :
حضرت یعقوب (ع) ، حضرت یوسف(ع) کی حکومت کے دوران 4;حضرت یعقوب (ع) کا بڑ ھا پا4 ; حضرت یعقوب (ع) کی بنیامین سے محبت 8
حضرت یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) اور بنیامین 1 ;حضرت یوسف (ع) پر احسان کے آثار 11; حضرت یوسف (ع) کا احسان 3; حضرت یوسف (ع) کا اقتدر 3 ،9 ، 10; حضرت یوسف کاقصہ 1 ، 2 ، 3 ، 5، 6 ،7، 8 ، 9،11 ; حضرت یوسف (ع) کا محسنین میں سے ہونا 9; حضرت یوسف (ع) کی شفقت کو ابھارنا 2 ; حضرت یوسف (ع) کی عزیزی 5; حضرت یوسف (ع) کی قدیمی مصر میں قحطی کے دوران موجود گي5;حضرت یوسف(ع) کی وزارت 9; حضرت یوسف (ع) کے فضائل 9 ;حضرت یوسف (ع) میں احسان کرنے کی نشانیاں 10

قَالَ مَعَاذَ اللّهِ أَن نَّأْخُذَ إِلاَّ مَن وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِندَهُ إِنَّـا إِذاً لَّظَالِمُونَ (۷۹)
یوسف نے کہا کہ خدا کی پناہ کہ ہم جس کے پاس اپنا سامان پائیں اس کے علاوہ کسی دوسرے کو گرفت میں لے لیں اور اس طرح ظالم ہوجائیں (79)

1 _ حضرت یوسف (ع) نے فرزندان یعقوب (ع) کی تجویز ( کہ بنیامین کی بجائے ا ن میں سے کسی ایك کوگرفتار کرلیں )کو قبول نہیں کیا _
فخذ ا حدنا مکانہ ... قال معاذ اللہ ا ن نا خذ الا ّ من وجدن
(معاذ) مصدر میمی اور فعل محذوف کے لیے مفعول مطلق ہے (نعوذ باللہ معاذاً) اور عبارت (أن نا خذ) میں ( من ) مقدر اور"مضار الیہ" کے متعلق ہے _ اس صورت میں جملہ ( معاذ الله ان ناخذ ...) کا معنی یہ ہوگا _ کہ خدا کی پناہ چاہتے ہیں اس بات سے کہ اسکو اپنی گرفت میں لے لیں(گرفتار کرلیں) مگروہ کہ جس کے ہاں اپنے مال کو پائیں گے _
2 _ بے گناہ شخص کا مجرموں کی جگہ پر اپنے آپ کو پیش کرنا سبب نہیں بن سکتا کہ اسکو سزا دینا جائز ہے _
فخذ أحدنا مکانہ ... معاذ اللہ ا ن ناخذ الا من وجدنا متاعنا عندہ


3 _ حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں مصر کے عدالتی قوانین میں یہ جائزنہیں سمجھا جاتا تھا کہ بے گناہوں کو مجرموں کی جگہ خواہ وہ خودہی اپنے کو پیش کریں سزا دی جائے_
معاذ اللہ ا ن ناخذ الا من وجدنا متاعنا عندہ
مذکورہ معنی ضمیر متکلم مع الغیر کی جگہ ضمیر متکلم وحدہ کے استعمال سے حاصل کیا گیا ہے _ یعنی حضرت یوسف (ع) کا یہ جملہ کہ ( ہم گرفتار نہیں کرتے ) کی جگہ پر ( میں گرفتار نہیں کرتاہوں) اس معنی کی طرف اشارہ کرتاہے کہ مصر کے قوانین میں اس چیز کی مجھے اجازت نہیں ہے کہ بے گناہ شخص کو گنہگار شخص کی جگہ پر گرفتار کروں اگر چہ وہ خود اپنے آپ کو پیش ہی کیوں نہ کردے_
4 _ حکام کا گناہ کاروں کی جگہ پر بے گناہوں کو سزا دینے سے پرہیز کرنا ضروری ہے _
قال معاذ اللہ ا ن نا خذ الاّ من وجدنا متاعنا عندہ
5_ حضرت یوسف (ع) کا بنیامینکی طرف چوری کی نسبت دینے سے اجتناب کرنا _

أن نأخذ إلاّ من وجدنا متاعنا عنده
(الا من وجدنا متاعنا عنده) کے جملہ کو (مگر وہ شخص جس کے پاس ہم نے اپنا مال پایا) (من سرق متاعنا ) (مگر وہ شخص جس نے ہمارا مال چوری کیا ہو) کے جملے کی جگہ پر لانا گویا اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت یوسف (ع) بنیامین کی طرف چوری کی نسبت دینے سے اجتناب کررہے ہیں _
6_ جب تو ریہ کرنا ممکن ہو تو مصلحتی جھوٹ بولنے سے بھی پرہیز کرنا ضروری ہے _
معاذ اللّه ا ن نا خذ الا من وجدنا متاعنا عنده
حضرت یوسف (ع) یہ جانتے تھے کہ بنیامین کی طرف چوری کی نسبت دینے میں مصلحت ہے لیکن اس کے باوجود بھی جھوٹ بولنے سے پرہیز کیا اس مصلحت کو توریہ کے ذریعے پورا کردیا _
7_حقیقت و واقعیت کو اس طرح بیان کرنا کہ مخاطب اس کے برخلاف سمجھے اسکو توریہ کہتے ہیں اور یہ کام جائز او ر مشروع ہے _
أن ناخذ إلاّ من وجدنا متاعنا عنده
بنیامین کے سامان میں شاہی پیالے کا پایا جانا واقعیت رکھتا تھا اور صحیح بات تھی لیکن حضرت یوسف (ع) نے اسکو ایسی شرائط سے بیان کیا کہ فرزندان یعقوب (ع) نے اسکو چوری خیال کیا_ اسی کو توریہ کہا جاتاہے_
8_حضرت یوسف(ع) کا ظلم و ستم روا رکھنے پر خداوند متعال کی پناہ طلب کرنا_
قال معاذ اللّه ...إنا إذا الظالمون
9_ خداوند متعال کی پنا میں جانا، ظلم و ستم سے دور رہنے کے لیے ضروری ہے_
قال معاذ اللّه ... انا إذا الظالمون


10_حضرت یوسف (ع) اور انکے ملازمین نے مصر میں حکومت اور اقتدرا کے دوران ہر قسم کے ظلم و ستم سے اجتناب کیا _
قال معاذ اللّه ا ن ... إنا إذا الظالمون
ضمیر متکلم مع الغیر (نا) اور (نحن) جن کو حقائق میں انہوں نے پیش کیا ( ان ناخذ ... إنا إذا الظالمون) سے حضرت یوسف کا مقصود خود وہ اور انکے کے ملازمین تھے _
11_ حکام کا ظلم و ستم سے پرہیز کرنا ضروری ہے_
قال معاذ اللّه ... إنا إذا الظالمون
12_ مجرمین کی جگہ بے گناہوں کو سزا دینا، ظلم اور گناہ ہے_
قال معاذ اللّه ...إنا إذا الظالمون
------------------------------------------------
احکام :7
سزا کے احکام 2
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف اور بنیامین کی نجات 1
بے گناہ لوگ:
بے گناہ لوگوں کو سزا دینا 2 ، 3 ;بے گناہ لوگوں کو سزا دینے سے اجتناب کرنا 4 ; بے گناہ لوگوں کو سزا دینے کا گناہ 12;بے گناہ لوگوں کی سزا کا ظلم ہونا 12
پناہ طلب کرنا :
اللہ تعالی سے پناہ طلب کرنے کی اہمیت 9;ظلم سے پناہ طلب کرنا 8 ، 9 ; گناہ سے پناہ طلب کرنا 9
توریہ :
توریہ کا جواز 7 ; توریہ کے احکام 7 ; توریہ کے موارد 6
جھوٹ :
جھوٹ سے اجتناب کی اہمیت 6 ; جھوٹ مصلحتی 6

حکّام :
حکّام اور ظلم 11 ; حکام کی ذمہ داری 4 ، 11
سزا :
سزاء کا شخص (مجرم ) کے ساتھ مخصوص ہونا 2 ، 3 ، 4 ، 12; سزا کی خصوصیات 2 ، 3،4،12
عدالتی نظام :2
قدیم مصر :
قدیم مصر میں اقتدار حکومت 10 ; قدیم مصر میں سزا کے قوانین 3
حضرت یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) اور بنیامین پر تہمت 5 ; حضرت یوسف (ع) اور ظلم 8 ،10; حضرت یوسف (ع) اور بھائیوں کا مشورہ 1 ; حضرت یوسف (ع) کاپناہ مانگنا 8 ; حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 5 ، 10 ; حضرت یوسف (ع) کے ملازمین اور ظلم 10



فَلَمَّا اسْتَيْأَسُواْ مِنْهُ خَلَصُواْ نَجِيّاً قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُواْ أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُم مَّوْثِقاً مِّنَ اللّهِ وَمِن قَبْلُ مَا فَرَّطتُمْ فِي يُوسُفَ فَلَنْ أَبْرَحَ الأَرْضَ حَتَّىَ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللّهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ (٨٠)
اب جب وہ لوگ یوسف کی طرف سے مایوس ہوگئے تو الگ جاکر مشورہ کرنے لگے تو سب سے بڑے نے کہا کہ کیا تمھیں نہیں معلوم کہ تمھارے باپ نے تم سے خدائي عہد لیا ہے اور اس سے پہلے بھی تم یوسف کے بارے میں کوتاہی کرچکے ہوتو اب میں تو اس سرزمین کو نہ چھوڑوں گا یہانتك کہ والد محترم اجازت دے دیں یا خدا میرے حق میں کوئي فیصلہ کردے کہ وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے (80)

1 _ فرزندان یعقوب (ع) ،حضرت یوسف (ع) کی رضایت حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے اور بنیامین کی آزادی سے مکمل ناامید ہوگئے _
فلما استیئسوا منہ
(یاس) اور (استیئاس) ناامید ہونے کے معنی میں ہے اس فرق کے ساتھ کہ (استیئاس) میں ناامیدی میں مبالغہ اور شدّت ہے (منہ ) کی ضمیر سے مراد، بنیامین یا یوسف (ع) ہیں _ اس وجہ سے (فلما استیئسوا منہ ...) کا معنی یہ ہوگا اسوقت کہ جب فرزندان یعقوب (ع) ،حضرت یوسف (ع) کی (رضایت کو جلب کرنے) یا بنیامین کی (آزادي) سے کامل طور پر ناامید ہوگئے_
2_فرزندان یعقوب (ع) نے بنیامین کی آزادی سے ناامید ہوکر یوسف (ع) اور ان کے ملازمین سے کچھ دور جاکر اس مشکل کی چارہ جوئي کےلیے چھپ کر آپس میں مشورہ کیا_


فلما استیئسوا منہ خلصوا نجیب
(اخلاص) کے معانی میں سے علیحدہ ہونا اور کنارہ گیری کرناہے ( نجّي)ایك یا کئي اشخاص کو کہا جاتاہے جن سے چھپ کر گفتگوکی جائے یہ جملہ (خلّصوا) کے فاعل کے لیے حال ہے پس (خلصوا نجیئاً) کا معنی یہ ہوا کہ برادران یوسف دوسروں سے جدا ہوکر علیحدگی میں راز کی باتیں کرنے لگے_
3 _ فرزندان یعقوب (ع) نے بنیامین کو مصر کے سفر سے واپس لوٹانے کے لیے اپنے والد گرامی حضرت یعقوب (ع) سے وعدہ اور قسم اٹھائي تھي_
أن اباکم قدأخذ علیکم موثقاً من اللّہ
4 _ بنیامین کے آزاد ہونے میں ناامید ہوجانے کے بعد اکثرفرزندان یعقوب (ع) کا نظر یہ تھا کہ وہ سب کنعان واپس چلے جائیں _
قال کبیرہم ا لم تعلموا ... فلن أبرح الارض

( ألم تعلموا) میں استفہام توبیخی ہے حضرت یعقوب کے بڑے بیٹے (لاوي) کی اس بات پر کہ ( فلن أبرح الارض) میں مصر کی سرزمین سے نہیں جاؤں گا ) سے یہ نتیجہنکلتاہے کہ اس کی اپنے بھائیوں کی توبیخ اور سرزنش کا سبب یہ تھا کہ وہ انہیں واپس لوٹنے پر مصمم دیکھ رہا تھا _
5_حضرت یعقوب (ع) کے بڑےبیٹے نے یہ ارادہ کرلیا کہ وہ مصر کی سرزمین پر ٹھہر جائے اور کنعان واپس نہ جائے _
فلن أبرح الارض حتی یأذن لی أبي
"براح" (أبرح) کا مصدر ہے جسکا معنی جدا اور دور ہونے کا ہے (الارض) میں "الف ولام " عہد حضوری کا ہے اور یہ اس شہر و علاقے کی طرف اشارہ ہے جہاں بنیامین گرفتار کیا گیاہے _
6_ حضرت یعقوب (ع) کے بڑے بیٹے کی اس بات پر پشیمانی و ناراضگی کہ وہ اپنے عہد و پیمان پر پورا نہ اترے (بنیامین کو واپس لے آنے میں)
قال کبیرہم ... قد أخذعلیکم موثقاً ... فلن أبرح الارض
7_ حضرت یعقوب (ع) کے بڑے بیٹے کے ہانبنیامین کے بغیر قافلہ کو واپس لے جانا، اپنے اور اپنے بھائیوں کے لیے قسم کی مخالفت اور عہد شکنی تھي_
قال کبیرہم ألم تعلموا أن أباکم قد أخذعلیکم موثقاً من الله
لاوی کا (ألم تعلموا أن أباکم قد أخذ علیکم موثقا) کے جملہ کو (فلن أبرح ...) پر تفریع اور وضاحت کرنے کا مقصد یہ تھا کہ جو عہد و پیمان ہم نے حضرت یعقوب (ع) سے کیاہے اس کی وجہ سے ہمارے لیئے مناسب نہیں ہے کہ بنیامین کے بغیر واپس لوٹیں ( اگر تمہارا ارادہ واپس لوٹنے کا ہے تم جانو) لیکن میں تو واپس نہیں جاؤں گا_
8_ حضرت یعقوب (ع) کا بڑا بیٹا، دوسرے بھائیوں کی نسبت اپنے عہد و پیمان پر زیادہ کاربند تھا_


قال کبیرہم ألم تعلموا أن ا باکم قد ا خذ علیکم موثقاً من الله ... فلن أبرح الأرض
9_ حضرت یعقوب (ع) کے بڑے بیٹے نے بھائیوں کے حضرت یوسف (ع) پر ظلم و ستم کو یاد کرکے باپ کے پاس بغیربنیامین کے جانے کو نامناسب سمجھا_
ألم تعلموا ... من قبل ما فرطتم فی یوسف
(ما) (مافرّطتم) میں مصدریہ ہے اور ( من قبل ما فرطتم) کی عبارت کا عطف ( أن أباکم ...) پر ہے _ یعنی (ألم تعلموا تفریطکم فی یوسف من قبل ) تفریط کا معنی کسی شی کے نابود ہونے تك کوتاہی کرنا یا چھوڑ دینا ہے (لسان العرب)
10_ حضرت یعقوب (ع) کے بڑے بیٹے نے اپنے بھائیوں کے حضرت یوسف (ع) کے ساتھ برتاؤکی مذمت کی _
قال کبیرہم ... و من قبل ما فرطتم فی یوسف
11_حضرت یعقوب (ع) کے بڑے بیٹے نے بنیامین کے بغیر مصر واپس لوٹنے کے لیے یہ شرط لگائي کہ حضرت یعقوب (ع) کی طرف سے اجازت کا پیغام آئے یا خداوند متعال کی طرف سے کوئي حکم آئے_
فلن أبرح الا رض حتی یأذن لی أبی او یحکم الله لي
لاوی کی یہ بات کہنا کہ (حتی یأذن لی أبي) اس معنی کو بتاتاہے کہ ان کے باپ حضرت یعقوب (ع) اس بات پر اطمینان کریں کہ ہم نے بنیامین کی حفاظت میں کوتاہی نہیں کی بلکہ جو کچھ کہہ کر آئے تھے (الاّ ان یحاط بکم) اس پر عمل پیرا ہوئے ہیں _ یا اگر ان کو ہماری اس بات پر اطمینان نہ آئے اور اپنے وعدہ سے چشم پوشی کرلے تو اس صورت میں ہمیں اجازت دیں کہ ہم واپس لوٹ آئیں _ اور ممکن ہے کہ (یحکم الله ) کا معنی یہ ہو کہ خدا کوئي سبب پیدا کرے کہ میں بنیامین کو عزیز مصر کے ہاتھوں سے آزاد کرکے واپس لوٹا سکوں_
12_ خداوند متعال، بہترین فیصلہ اور حکم کرنے والا ہے_
وہو خیر ا لحاکمین
13_ لاوي، خداوند متعال کے بہترین قضاوت و حکم کرنے پر اعتقاد رکھتا تھا_
قال ... او یحکم الله لی و ہو خیر الحاکمین
14 _ " عن أبی الحسن الہادی (ع) : ... قال (لاوی ) : لن أبرح الا رض حتی یا ذن لی أبی ... (1) امام ہادی (ع) سے روایت ہے: ... کہ (لاوي) نے کہا :میں اس سرزمین سے دور نہیں جاؤں گا جب تك مجھے میرا باپ اجازت نہ دے _

.............

**1)تفسیر قمی ج1 ص 356; نورالثقلین ج2 ص 468ح 209 _**



-----------------------------------------------

اسماو صفات:

خیر الحاکمین 12

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی خصوصیات 12 ; اللہ تعالی کی قضاوت 12

برادران یوسف :

برادران یوسف (ع) اور بنیامین 3 ; برادران یوسف (ع) اور بنیامین کی نجات 1 ، 2 ;برادران یوسف اور یعقوب (ع) 3 ;برادران یوسف (ع) اور یوسف (ع) کی رضایت 10 ; برادران یوسف (ع) کا عہد 3;برادران یوسف (ع) کا قسم یاد کرنا 3 ;برادران یوسف (ع) کا کنعان کی طرف لوٹنا 4;برادران یوسف (ع) کی سرزنش 10 ;برادران یوسف(ع) کی سرگوشیاں 2;برادران یوسف کی مشورت2 ; برادران یوسف(ع) کی ناامید 2 ، 4 ; برادران یوسف (ع) کے ملنے کا طریقہ 10

روایت : 14

عقیدہ :

اللہ تعالی کی قضاوت پر عقیدہ 13

قاضی :

بہترین قاضی 12

لاوی :

لاوی اور اللہ تعالی کی تقدیرات 11 ; لاوی اور برادران یوسف (ع) کا ظلم 9 ; لاوی اور بنیامین کی نجات 6 ;لاوی اور حضرت یعقوب (ع) کی اجازت 11 ، 14 ;لاوی اور کنعان کی طرف لوٹنا 9 ، 11 ;لاوی کا ارادہ کرنا 5 ; لاوی کا بنیامین کو واپس لوٹانے کی کوشش کرنا 7 ; لاوی کا سرزمین مصر میں ہونا 5 ; لاوی کا عقیدہ 13 ;لاوی کا غمگین ہونا 6 ;لاوی کا قسم کو پورا کرنے کی کوشش کرنا 7; لاوی کاو عدہ کرنا پورا کرنے کی کوشش کرنا7 ،8; لاوی کی سرزنش کرنا 10 ;لاوی کی فکر 7،9،11

حضرت یوسف (ع) :

حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 4 ،5 ، 6 ، 7 ، 9 ،10 ، 11



ارْجِعُواْ إِلَى أَبِيكُمْ فَقُولُواْ يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا إِلاَّ بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ (٨١)

ہاں تم لوگ باپ کی خدمت میں جائو اور عرض کرو کہ آپ کے فرزند نے چوری کی ہے اور ہم اسی بات کی گواہی دے رہے ہیں جس کا ہمیں علم ہیں اور ہم غیب کی حفاظت کرنے والے نہیں ہیں(81)

1_ لاوی نے اپنے بھائیوں کے کنعان واپس جانے پر رضایت کا اظہار کرتے ہوئے انہیں بنیامین کی چوری کی رپورٹ بیان کرنے کا طریقہ تعلیم دیا_

قال کبیرہم ... ارجعوا الی إبیکم فقولوا ی ابانا إن ابنك سرق

2_ لاوی نے اپنے بھائیوں کو تاکید کی کہ وہ حضرت یعقوب (ع) کے سامنے بنیامین کے چوری کرنے کی گواہی پر تاکید کریں _

إن ابنك سرق

3_ لاوی نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ اپنے بابا کو یہ یقین دلوائیں کہ بنیامین نے چوری کی ہے اسکی رپوٹ اور گواہی ہم

يقين كے ساتھ دے رہے ہيں_
إن ابنك سرق و ما شہد نا إلاّ بما علمن
( ما شہدنا) ميں شہادت سے مرادكيا ہے اس ميں كئي احتمال ديئے گئے ہيں: ان ميں سے ايك يہ ہے كہ حضرت يعقوب (ع) كے سامنے برادران يوسف كى يہ گواہى كہ آپكے بيٹے بنيامين نے چورى كى ہے (إن ابنك سرق) كى اساس جملہ ( ما شہدنا ...) ہے جس كا معنى يہ ہوگا كہ ابھى جو ہم آپ كے سامنے كہہ رہے ہيں كہ ( ان ابنك سرق) يہ ايسى گواہى ہے كہ علم و يقين كے ساتھ ہم مطمئن ہوكر دے رہے ہيں _
4_ لاوى نے اپنے بھائيوں سے درخواست كى كہ اكٹھے ہوكر باپ كى خدمت ميں حاضر ہوں اور بنيامين كے چورى كرنے پر گواہى ديں _
ارجعوا إلى ابيكم فقولوا ... ما شہدنا الابم



علمن
لاوى كا جمع كے صيغوں كو لانا ( قولوا) و (ما شہدنا) و (علمنا) مذكورہ معنى كو بتاتاہے_
5_ لاوى نے اپنے بھائيوں سے يہ چاہا كہ بنيامين كا چورى كرنا اور سفر كى رپورٹ كو محبت آميز لہجہ ميں باپ كے سامنے بيان كريں_
يأ بان
لاوى كا يہ وضاحت كرنا كہ باپ سے گفتگو شروع كرتے وقت جملہ ( يأبانا ) سے مخاطب ہونا اس بات كو بتاتاہے كہ ايسے لہجے ميں بات كرےں كہجس سے انكى شفقت كو جلب كرسكو_
6_ حضرت يعقوب (ع) كو بنيامين كے چورى كرنے كى رپورٹ ديتے وقت بھائيوں كا اپنے دل ميں موجود كينہ كا اظہار كرنا _
إن ابنك سرق
جملہ (إن ابنك سرق) (يقيناً آپ كے بيٹے نے چورى كى ہے )كو جس انداز ميں ذكر كيا گيا ہے اس سے معلوم ہوتاہے كہ بنيامين كے بھائي اپنے بغض و كينہ كا اظہار كررہے تھے_
7_لاوى نے اپنے بھائيوں سے يہ درخواست كى كہ اپنے والد گرامى كو يہ بتائيں كہ بنيامين نے ہمارى آنكھوں سے پنہاں ہو كر چورى كى ہے _
و ما كناّ للغيب حافظين
( و ما كنا ...) كے جملے ميں كئي احتمال ديئے گئے ہيں ... اس پر توجہ كرتے ہوئے كہ برادران يوسف (ع) بنيامين كے چور ہونے پر اطمينان ركھتے تھے (إن ابنك سرق) يہ اس بات كو بتاتاہے كہ جو كام ہمارى نظروں سے غيب ہوكر انجام ديا جائے اس كى ذمہ دارى ہم نہيں لے سكتے يعنى بنيامين نے چھپ كر چورى كى ہے اسى وجہ سے اسكو ہم نہيں روك سكتے تھے_
8_بنيامين كا چھپ كر چورى كرنا اور ان كے بھائيوں كے ليے يہ عذر و بہانہبنانا كہ وہ اسكو روك نہيں سكتے تھے جس كى وجہ سے وہ اس كو حضرت يعقوب (ع) كے پاس واپس نہيں لا سكے_
ارجعوا إلى إبيكم فقولوا ... و ما كنا للغيب حافظين
( و ما كنّا ...) كا جملہ اصل ميں ايك سوال كا جواب ہے كہ لاوي، حضرت يعقوب (ع) سے جسكا منتظر تھا_ يہ صحيح ہے كہ بنيامين نے چورى كى ہے ليكن تم نے اسے كيوں نہيں روكا تا كہ كام يہاں تك نہ پہنچ جاتا_
9_ اگر فرزندان يعقوب (ع) يہ جانتے كہ شاہى پيالہ بنيامين كے سامان ميں ہے تو اپنے دين كے مطابق چور كى سزا كوبيان نہ كرتے_
ما شہدنا الا بما علمنا و ما كنا للغيب حافظين
مذكورہ بالا معنى اس صورت ميں ہے كہ(ما شہدنا) ميں شہادت و گواہى سے مراد ،آيت شريفہ (75) ( جزاؤہ من وجد فى رحلہ) چورى كرنے والے كا جو حكم بيان ہوا وہ ہو اس بناء پر (ما شہدنا الا بما علمنا و ما كن

للغيب حافظين) كا معنى يوں ہو گا وہ جو كچھ ہم جانتے تھے ( كہ چور كى سزا اسكا غلامى ميں آنا ہے) ( اسكى گواہى دى ہے ليكن ہم يہ نہيں جانتے تھے كہ شاہى پيالہ بنيامين كے پاس ہے تا كہ اس حكم كو بيان نہ كرتے تو اس صورت ميں (حافظين) سے مراد (عالمين ) ہوگا_

10_ حضرت يعقوب (ع) كے سامنے چور كى سزا بيان كرنے كے ليے (بنيامين) كے بھائيوں نے يہ عذر پيش كيا كہ وہ پنہانى امورسے بے خبر ہيں _

ما شہدنا الا بما علمنا و ما كنا للغيب حافظين

-----------------------------------------------

برادران يوسف(ع) :

برادران يوسف اور بنيامين كى چورى 3 ، 4 ، 5 ،9; برادران يوسف اور يعقوب (ع) 8 ، 10 ;برادران يوسف (ع) كا اطمينان 3 ;برادران يوسف (ع) كا بہانہ تلاش كرنا 8 ، 10 ;برادران يوسف (ع) كى حضرت يعقوب (ع) كو رپورٹ دينا 1 ، 4 ،5 ، 6 ، 7 ،8 ; برادران يوسف (ع) كا كنعان كى طرف لوٹنا 1 ; برادران يوسف كى تہمتيں 8 ; برادران يوسف كى گواہى دينا 2 ، 3 ، 4 ; برادران يوسف كے علم كا محدود ہونا 10;برادران يوسف (ع) كے كينہ كا اظہار 6

بنيامين :

بنيامين پر چورى كى تہمت 8 ;بنيامين پر چورى كى تہمت كے آثار 6;بنيامين پر چورى كى گواہى 2 ، 3 ، 4; بنيامين كى چورى كے گواہ 6; بنيامين كے دشمن 6

لاوى :

لاوى اور برادران يوسف 2 ، 3 ،5 ، 7 ; لاوى اور بنيامين پر چورى كى تہمت 7 ; لاوى اور بنيامين كا چورى كرنا 1;لاوى كا تعليم دينا 1 ، 2 ; لاوى كى خواہشات و اميديں 3 ، 4 ، 5 ، 7 ; لاوى كى نصيحتيں 2

جناب يوسف (ع) :

جناب يوسف (ع) كا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 5 ،6، 7 ، 9 ،10

وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيْرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا وَإِنَّا لَصَادِقُونَ (٨٢)

آپ اس سستى سے دريافت كرليں جس ميں ہم تھے اور اس قافلے سے پوچھ ليں جس ميں ہم آئے ہيں اور ہم بالكل سچے ہيں (82)

1_ جہاں حضرت يوسف (ع) رہائشے پذير (مصر)تھے وہاں لوگوں كے درميان بنيامين كى چورى كى خبر مشہور



ہوگئي تھي_

و سئل القرية التى كنا فيہ

(قرية) زندگى گذارنے اور انسانوں كے اجتماع (شہر و ديہات )كى جگہ كو كہا جاتاہے اسى وجہ سے مذكورہ تفسير ميں اسكوآبادى سے تعبير كيا گيا ہے _ (آبادى سے سوال كرنا جبكہ سوال سے مقصود آبادى كے لوگ ہيں )_ يہ اس بات كو بتاتا ہے كہ بنيامين كى چورى كى خبر پورے شہر ميں پھيل گئي تھى اور تمام لوگ اس سے مطلع ہوگئے تھے_

2_ فرزندان يعقوب (ع) كے ہمراہ قافلے والے بنيامين كى چورى كے واقعہ سے واقف تھے_

و سئل ... العير التى ا قبلنا فيہ

3 _ فرزندان يعقوب (ع) كا يہ گمان تھاكہ ان كے والد گرامى بنيامين كى چورى كے واقعہ كى تصديق نہيں كريں گے _

و سئل القرية ... و العير التى ا قبلنا فيہ

4 _ لاوى نے اپنے بھائيوں سے استدعا كى كہ حضرت يعقوب(ع) سے اس بات كا تقاضا كريں كہ وہ اہل مصر اور ان كے ہمسفر قافلے والوں سے بھى بنيامين كى چورى كے بارے ميں پوچھ گچھ كريں _

فقولوا يأ بانا ... و سئل القرية ... والعير التى ا قبلنا فيہ

(اقبال ) (أقبلنا) كا مصدر ہے جو سامنے آناكے معنى ميں آتاہے اور اس كا متعلق (اليك) اور اسكى مثل ہے جو وضاحت كى وجہ سے كلام ميں ذكر نہيں ہوا اور( فيہا)(أقبلنا ) كى ضمير كے ليے حال ہے _ اس صورت ميں جملہ ( و سئل ... العير

التي ...) كا مطلب يہ ہے اس قافلے والوں سے پوچھيں كہ جس كے ساتھ ہم آپكے پاس پہنچے ہيں_ يہ بات قابل ذكر ہے كہ يہ آيت گذشتہ آيت كى طرح لاوى كى ان نصيحتوں كے بارے ميں ہے جو اس نے اپنے بھائيوں كو كى تھيں_
5_ فرزندان يعقوب (ع) ،مصر سے كنعانى قافلے كے ساتھ اپنے ديار كى طرف روانہ ہوئے_
والعير التى ا قبلنا فيہ
6_ لاوى نے اپنے بھائيوں سے چاہا كہ والد گرامى كے سامنے اپنى اس سچائي پر كہ بنيامين نے چورى كى ہے تاكيد كريں _
و إنا لصادقون
7_ عينى گواہوں كى گواہى دينا، مدّعى كو ثابت كرنے كا معتبر طريقہ ہے _
و سئل القرية ... و العير التى اقبلنا فيہ
--------------------------------------------------
احكام : 7
برادران يوسف :
برادران يوسف اوريعقوب (ع) 4،3 ; برادران يوسف (ع) كا كنعان كى طرف لوٹنا 5 ; برادران


يوسف (ع) كا گمان 3;برادران يوسف (ع) كى اميديں 4; برادران يوسف (ع) كى صداقت 6
بنيامين :
بنيامين پر چورى كى تہمت 6 ; بنيامين كى چورى اور تجارتى قافلہ 2; بنيامين كى چورى كى شہرت 1 ،2; بنيامين كى چورى كے بارے ميں چھان بين كرنا 4
دعوى :
دعوى كو ثابت كرنے كى دليليں 7
گواہى :
گواہى كے آثار 7 ; گواہى كے احكام 7
لاوى :
لاوى اور برادران يوسف (ع) 6 ;لاوى كى خواہشات 6;لاوى كى نصيحتيں 4
جناب يوسف (ع) :
جناب يوسف (ع) كا قصہ 1 ، 2 ، 4،3 ، 5 ، 6



قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْراً فَصَبْرٌ جَمِيلٌ عَسَى اللّهُ أَن يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعاً إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (٨٣)
يعقوب نے كہا كہ يہ تمھارے1_دل نے ايك نئي بات گڑھ لى ہے ميں پھر بھى صبر جميل اختيار ركروں گا كہ شاہد خدا ان سب كو لے آئے كہ وہ ہر شى كے جاننے والا اور صاحب حكمت ہے (83)

1 _ فرزندان يعقوب(ع) ، كنعان واپس لوٹ آئے اور اپنے سفرنامہ كا حال اپنے والد گرامى كے سامنے اس طرح بيان كيا كہ جس طرح لاوى نے تاكيد كى تھي_
ارجعوا إلى ابيكم فقولوا ى ابانا ... قال بل سولت لكم ا نفسكم امر

آیت 81 ، اور 82 کے مطالب کہ جسمیں لاوی کی مصر میں ہونے والی باتیں ہیں اور (بل سوّلت ...) کا جملہ حضرت یعقوب (ع) کی طرف سے ان کی باتوں کا جواب ہے _ اس سے معلوم ہوتاہے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ واقعہ کا کچھ حصہ اختصار کے طور پر بیان نہیں کیا گیا اوروہ یہ ہے(فرجعوا إلى ابیهم و قالوا کذا و کذا ...) دوسری



بات یہ ہے کہ جسطرح لاوی نے فرزندان یعقوب (ع) کو داستان بیان کرنے کی تاکید تھی اسی طرح انہوں نے والد گرامی کے سامنے بیان کی _

2 _ حضرت یعقوب (ع) نے بنیامین کی چوری کے واقعہ کوخود ساختہ داستانسمجھا اور اپنے بیٹوں کی بات پر یقین نہیں کیا _

قال بل سولت لکم أنفسکم أمر

کلمہ ( بل) اس بات پر دلالت کرتاہے کہ حضرت یعقوب (ع) نے اپنی بیٹوں کی بات کو قبول نہیں کیا _

3_ حضرت یعقوب (ع) ،بنیامین کی گرفتاری اور اسکے واپس نہ لوٹنے میں اپنے بیٹوں کو قصور وار سمجھتے تھے_

قال بل سولت لکم انفسکم امر

4 _ حضرت یعقوب(ع) ، گہری فکر کے مالك اور حوادث کا تجزیہ کے سلسلہ میں خاص ذہانت سے بہرہ مند نیز جلد یقین کرنے والے نہ تھے_

قال بل سولت لکم أنفسکم امر

5 _ حضرت یعقوب(ع) نے بنیامین کی گرفتار ی کو اپنے بیٹونکی نفسانی خواہشات کے سبب سازش کا ایك نتیجہ قرار دیا _

قال بل سؤلت لکم انفسکم امر

جملہ ( سولت لکم ...) یعنی تمہارے نفس نے تمہارے غلط کام کو خوبصورت بناکر پیش کیا ہے اور اس کے مرتکب ہونے پر تمہیں آمادہ کیا اس جملے سے یہ ظاہر ہوتاہے کہ حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹوں کی سازش پر اطمینان رکھتے تھے_

6_حضرت یعقوب (ع) یہ سمجھتے تھے کہ بنیامین کی گرفتاری کی بنیاد ان کے بیٹوں( یوسف ،بنیامین یا دوسرے بھائي ) کی سازش و مکر ہے_

قال بل سوّلت لکم ا نفسکم ا مر

حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں کی بات پر کیوں یقین نہیں کیا حالانکہ وہ تو عینی گواہ رکھتے تھے جسمیں شك کی گنجائشے بھی نہیں تھی اس کے باوجود بھی ان پر سازش کا الزام لگایا _ اس بارے میں جوابات دیئے گئے ہیں 1 _ حضرت یعقوب (ع) اپنی خاص ذہانت و فراست کے سبب بنیامین کے صحیح ہونے پر اطمینان رکھتے تھے جس کی وجہ سے ان باتوں کو حقیقت سے دور سمجھتے تھے_2 _ بنیامین کو گرفتار کرنے کے لیے کوئي سازش بنائي گئي تھی _ فارسی میں مثل مشہور ہے کہ کاسہ زیر نیم کاسہ بودہ_3 _ یا یہ ایسی سازش تھی جوان کے بیٹوں نےتیار کی تھی اور یہ ایسی حقیقت تھی کہ حضرت یعقوب (ع) اپنی ذہانت اور فراست سے جسے جان چکے تھے لیکن یہ بات انکے لیے مخفی تھی اور جس پر وہ متوجہ نہ ہوئے کہ اس سازش کے بنانے والے خود بنیامین اور حضرت یوسف (ع) تھے_

7_ انسان کا نفس برے اور ناروا کاموں کو خوبصورت جلوہ دینے اور ا سکے ارتکاب پر آمادہ کرنے پر قدرت رکھتاہے _

قال بل سولت لکم انفسکم امر



8_ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں (یوسف (ع) ،بنیامین اور لاوي) کے فراق میں ہر قسم کی جزع و فزع اور شکوہ کرنے سے پرہیز اور صبر کرنے کو بہتر سمجھا_

فصبر جمیل

( صبر جمیل ) ایسا صبر ہے کہ جسمیں جزع نہ ہو اور آنے والی مصیبت کا ذکر لوگوں سے نہ کرے (مجمع البیان)

9_حضرت یعقوب (ع) ، صبر و بردباری رکھنے والے بنی تھے_

فصبر جمیل

10_ مشکلات اور تلخ ترین حوادث کے مقابلے میں صبر و شکیبائي اختیار کرنا اچھی خصلت ہے _

مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ (صبر) مبتداء ہے اور (جمیل) اسکی خبر ہے اور (فصبر جمیل ) کی ترکیب میں

دوسرا احتمال یہ ہے کہ (صبر) مبتداء محذوف کے لیے اور (جمیل) (صبر) کے لیے خبر ہواگر صفت ہو تو معنی یوں ہوگا (امري) صبرجمیل یا (صبر) صبر جمیل و غیرہ
11 _ حضرت یعقوب (ع) ،حضرت یوسف (ع) ، بنیامین اور لاوی کے زندہ ہونے پر یقین رکھتے تھے_
عسی اللّٰہ أن یا تینی بھم جمیع
(بہم ) کی جمع والی ضمیر سے مراد حضرت یوسف (ع) بنیامین اور لاوی ہیں_
12 _ حضرت یعقوب (ع) ،اپنے تینونبیٹوں یوسف(ع) ، بنیامین اور لاوی کے واپس آنے اور ان کی ملاقات پر امید رکھتے تھے_
عسی اللّٰہ ا ن یا تینی بہم جمیع
13 _حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹوں کے واپس لوٹنے میں خداوند متعال کی مدد پر دل لگائے ہوئے اور اس کی امداد پرامید رکھتے تھے_
عسی اللّٰہ أن یأتینی بہم جمیع
14 _ حضرت یعقوب (ع) نے بنیامین پر چوری کی تہمت لگانے والے قصہسے صبرکے ساتھ چشم پوشی کرلی اور اللہ تعالی کی مددسے دل لگالیا_
فصبر جمیل عسی اللّٰہ أن یا تینی بہم جمیع
15_حضرت یعقو ب(ع) صبر و بردباری کو مشکلات کے حل کرنے میں خداوند متعال کی مدد کا پیش خیمہ سمجھتے تھے_
فصبر جمیل عسی اللّٰہ أن یا تینی بہم جمیع
16_ امداد الہی پر امید رکھنے والے صابر اور ثابت قدم انسان ہیں_
فصبر جمیل عسی اللّٰہ أن یا تینی بہم جمیع
17_ انسانوں کے امور کی تدبیر، خداوند متعال کے اختیار میں ہے _
عسی اللّٰہ أن یا تینی بہم جمیع
18_مشکلات و پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے اور

619

اپنی تمناؤں کو پانے کے لیے خداوند متعال پر توکل اور اس پر امید رکھنا ضروری ہے _
عسی اللّٰہ أن یأتینی بہم جمیع
19_ فقط خداوند متعال علیم اور حکیم ہے _
إنہ ہو العلیم الحکیم
ضمیر فعل (ہو) اور اسکی خبر کا معرفہ ہونا، حصر پر دلالت کرتاہے _
20_ حضرت یعقوب (ع) کا خداوند متعال کے علم و حکمت پریقین و اعتقاد سبب تھا کہ حضرت یعقوب (ع) خداوند متعال کی مدد اور سہارے پر اطمینان رکھتے تھے_
عسی اللّٰہ أن یأتینی بہم جمیعاً إنہ ہو العلیم الحکیم
(إنہ ہو ...) کا جملہ ( عسی اللّٰہ ...)کے جملے کے لیے علت واقع ہوا ہے _
21 _ علم خداوند ی اور اسکے حکیمانہ افعال پر یقین رکھنا اس پر بھروسہ کرنے اور امید رکھنے کا پیش خیمہ ہے _
عسی اللّٰہ أن یأتینی بہم جمیعاً إنہ ہو العلیم الحکیم
22_ علم و حکمت کو خداوند متعال کی ذات میں منحصر سمجھنے پر یقین رکھنا ،غیر اللہ سے قطع امید کا پیش خیمہ ہے _
عسی اللّٰہ أن یا تینی بہم جمیعاً انہ ہو العلیم الحکیم
اگرچہ ( عسی اللّٰہ ...) کا جملہ حصر کا معنی نہیں دیتا لیکن یہ کہہ سکتے ہیں کہ (إنہ ہو ...) جو علت واقع ہوا ہے اس جملہ کی حصر اسمیں سرایت کررہی ہے_ اس صورت میں (عسی اللّٰہ ...) کا معنی یوں ہوگا کہ میں فقط خداوند متعال پر امید رکھتاہوں اس کے غیر پر امید نہیں رکھتا کیونکہ فقط وہ ذات دانا اور حکیم مطلق ہے _
23 _ خداوند متعال کی مدد و حمایت پر امید کا اظہار کرنے کے بعد اسکی حمد و ثناء کرنا، نیك اور پسندیدہ طریقوں میں سے ہے _

عسی اللّٰہ أن یا تینی بہم جمیعاً

24 _ حضرت یعقوب (ع) کا خداوند متعال کے علم و حکمت پر یقین رکھنا ان کے صبر و شکیبائي سے بہرہ مند ہونے کاسبب تھا_

فصبر جمیل ... إنہ ہو العلیم الحکیم

جملہ (إنہ ہو ...) علاوہ اس کے کہ ( عسی اللّٰہ ...) کے لیے تعلیل واقع ہوا ہے ممکن ہے (فصبر جمیل) کے لیے بھی علت کو بیان کررہا ہو مذکورہ بالا معنی اسی احتمال کو بیان کرتاہے _

25_حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹوں(یوسف(ع) ، بنیامین اور لاوی ) کے فراق و جدائي میں گرفتار ہونے کو حکمت و مصلحت الہی سمجھتے تھے_

فصبر جمیل ... إنہ ہو العلیم الحکیم

26_ انسان کا افعال الہی کو حکیمانہ اور عالمانہ سمجھنا اسے دشوار حوادث اور مشکلات میں صبر و شکیبائي اختیار



کرنے پر اکساتاہے_

فصبر جمیل ... إنہ ہو العلیم الحکیم

27_ " عن الصادق (ع) فی قولہ عزوجل فی قول یعقوب (ع) " فصبر جمیل" قال : بلا شکوی (1) امام جعفر صادق (ع) اس قول کے بارے میں جو خداوند متعال حضرت یعقوب (ع) سے نقل فرمارہاہے (فصبر جمیل) روایت ہے کہ اس صبر سے مراد ایسا صبر ہے جو بغیر کسی گلہ و شکوہ کے ہو_

------------------------------------------------


آداب:

پسندیدہ آداب 23

اسماء و صفات :

حکیم 19 ; علیم 19

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی حکمت 25 ; اللہ تعالی کی خصوصیات 19 ; اللہ تعالی کے اختیارات 17 ;امداد الہی کا پیش خیمہ 15

امداد الہی :

امداد الہی پر امید رکھنے والے 16

امید رکھنا :

اللہ تعالی پر امید رکھنا 21 ; اللہ تعالی پر امید رکھنے کی اہمیت 18; امداد الہی پر امید رکھنا 13 ، 14 ، 20 ، 23 ; امید رکھنے کے اسباب 20 ، 21

انسان :

انسان کے اختیار 7 ; انسان کے نفس کی قدرت 7 ; انسانوں کا مدبر ہونا 17

ایمان :

اللہ تعالی کی حکمت پر ایمان 20 ، 21 ، 22 ، 24 ، 26 ; اللہ تعالی کی خصوصیات پر ایمان رکھنا 22 ; اللہ تعالی کے علم پر ایمان 20 ، 21 ، 22 ، 24 ، 26;ایمان کے آثار 20 ، 21 ، 22 ، 24 ، 26

برادران یوسف (ع) :

برادران یوسف (ع) کا قصور 3;برادران یوسف (ع) کا کنعان کی طرف لوٹنا 1 ; برادران یوسف (ع) کا مکر 6 ; برادران یوسف (ع) کی حضرت یعقوب(ع) کو رپورٹ 1 ; برادران یوسف (ع) کی سازش کے آثار 5 ;برادران یوسف (ع) کی نفس پرستی 5

بنیامین :

بنیامین کے فراق و جدائي کی حکمت 25 ; بنیامین کے گرفتار ہونے کا سبب 5 ،6

توسل :

الله تعالى پر توسل کرنے کی اہمیت 18
توکل:
.............

**1) ا مالی شیخ طوسی ج1 ص 30 ; نورالثقلین ج2 ص 452، ح 147_**



الله تعالى پر توکل کا پیش خیمہ 21 ; الله تعالى پر توکل کرنے کے اسباب 20 ;الله تعالى پر توکل کی اہمیت 18
تمنائیں :
تمناؤوں کے حصول کا پیش خیمہ 18
حمد:
الله تعالى کی حمد 23
ذکر:
ذکر الہی کی حکمت 26 ; علم الہی کا ذکر 26
روایت: 27
سختی :
سختی سے نجات کا پیش خیمہ 18 ; سختی میں صبر 10 ، 26;صبر میں سختی کے آثار 15
صابرین : 16
صبر:
صبر جمیل سے مراد 27;صبر کے عوامل 24 ، 26
صفات:
پسندیدہ صفات 10
عمل :
ناپسندیدہ عمل کو زینت دینا 7
لاوی :
لاوی کے فراق میں حکمت 25
ناامیدی :
غیر الله سے ناامیدی کا پیش خیمہ 22
یعقوب (ع) :
یعقوب اور برا دان یوسف 32;یعقوب (ع) اور بنیامین پر چوری کی تہمت 2 ، 14 ;یعقوب (ع) اور بنیامین سے ملاقات 12 ;یعقوب (ع) اور بنیامین کا زندہ ہونا 11 ;یعقوب (ع) اور بنیامین کا لوٹنا 12;یعقوب اور بنیامین کی گرفتاری 12; یعقوب (ع) اور لاوی سے ملاقات 12 ; یعقوب (ع) اور یوسف (ع) سے ملاقات 2 1 ; یعقوب (ع) اور لاوی کا زندہ ہونا 11 ; یعقوب (ع) اور یوسف (ع) کا زندہ ہونا 11;یعقوب (ع) کا آگاہ ہونا 6 ; یعقوب (ع) کا ارادہ 8 ;یعقوب(ع) کا اطمینان 11 ; یعقوب (ع) کا امید رکھنا 12 ، 13 ، 14،20;یعقوب (ع) کا ایمان 20 ، 24;یعقوب (ع) کا بنیامین کے فراق میں ہونا 8 ;یعقوب (ع) کا توکل 20 ;یعقوب (ع) کا صبر 8 ، 9 ، 14 ، 24 ;یعقوب (ع) کا صبر کرنے کا اہتمام کرنا 15 ; یعقوب (ع) کا قصہ 11 ، 12 ، 14 ;یعقوب (ع) کا لاوی کے فراق میں ہونا 8 ; یعقوب (ع) کا یوسف (ع) کے فراق میں ہونا 8 ;یعقوب (ع) کو حوادث کی تحلیل کرنے کا علم 4;یعقوب (ع) کی فکر 5، 25،15;یعقوب (ع) کی ہوشیاری 4 ;یعقوب (ع) کے فضائل 4 ، 9
یوسف (ع) :
یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 5 ، 6;یوسف (ع) کے فراق و جدائي کی حکمت 25

وَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَى عَلَى يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ (٨٤)
يہ كہہ كر انھوننے سب سے منھ پھير ليا اور كہا كہ افسوس ہے يوسف كے حال پر اور اتنا روئے كہ آنكھيں سفيد ہوگئيں اور غم كے گھونٹ پيتے رہے (84)

1 _ حضرت يعقوب(ع) نے بنيامين كى گرفتارى كى خبر سن كر اپنے بيٹوں كو قصور وار سمجھ كر غصّہ سے ان سے منہ پھير ليا_
و تولى عنہم
(تولى ) كا معنى منہ پھيرنا ہے_ حضرت يعقوب (ع) كا اپنےبيٹوں سے منہ پھيرنا (فہو كظيم ) كے قرينے كى وجہ سے پتا چلتاہے كہ ايساكرنا غضب و غصہ كى وجہ سے تھے_
2_ بنيامين كے واقعہ نے حضرت يعقوب (ع) كے ليے حضرت يوسف كى ياد كو تازہ كرديا اور يوسف (ع) كى جدائي پر ان كے شديد افسوس كے اظہار كا سبب بنا_
و قال يا سفى على يوسف
(اسفى ) كے آخر ميں"الف" ياء متكلم سے تبديل ہوكر الف بناہے اس صورت ميں (ياسفى ) يعنى اے ميرى حسرت و اميد_
3_ حضرت يعقوب (ع) كى حضرت يوسف (ع) سے شديداور لافانيمحبت تھي_
قال ياسفى على يوسف و ابيضت عيناہ من الحزن
4_حضرت يعقوب (ع) كا حضرت يوسف (ع) كے ساتھ دلى لگاؤ بنيامين اور اس كے دوسرے بھائيونكى نسبت بہت زيادہ تھا_
عسى اللہ أن يأتينى بہم جميعاً ... و قال يا سفى على يوسف
5_ حضر ت يعقوب (ع) كا حضرت يوسف (ع) كے فراق ميں بہت زيادہ گريہ و زارى كرنا ،ان كى دونوں آنكھوں كى نا بينائي كا موجب بنا_
و ابيضت عيناہ من الحزن
(ابيضاض) مادہ "بيض" باب افعلال كا مصدر


ہےجو سفيد ہونے كے معنى ميں ہے چشم كا سفيد ہونا نابيناہونے كے معنى سے كنايہ ہے _
6_ حضرت يعقوب (ع) كى بينائي كا چلاجانا ان كے بڑھاپے اور بنيامين كے گرفتار ہونے كے زمانے ميں تھا_
عسى اللہ ان يأتينى بہم جميعاً ... و ابيضت عيناہ من الحزن
7_ حضرت يعقوب (ع) كا حضرت يوسف(ع) كے فراق ميں بہت زيادہ گريہ كرنا_
و ابيضت عيناہ من الحزن
(من الحزن) ميں (من ) تعليلى ہے اور اس بات كو بتاتاہے كہ حضرت يعقوب (ع) كا غم و حزن بينائي كے جانے كا سببتھا ليكن حزن و غم نے حضرت يعقوب(ع) كى آنكھوں پر اثر كيا نہ كہ دوسرے حواس پر اس سے معلوم ہوتاہے كہ حضرت (ع) كا بہت زيادہ رونا اور آنكھوں سے بہت زيادہ پانى كا چلا جانا ان كى بينائي كے جانے كا سبب تھا _
8_ دوستوں كے فراق اور افسوس ميں غمگين ہونا اور رونا مقام نبوت كے منافى نہيں ہے _
قال يا سفى على يوسف و ابيضت عيناہ من الحزن
9_دوستوں كے فراق و جدائي ميں غم و اندوہ ميں مبتلا ہونا اور آنسو بہانا جائز ہے _
و قال يأسفى على يوسف و ابيضت عيناہ من الحزن
10_ غمگين ہونا اور آنسو بہانا، بردبارى اور صبر و شكيبائي كے ساتھ منافات نہيں ركھتا_
فصبر جميل ... و قال ياسفى على يوسف و ابيضت عيناہ من الحزن
11_ بہت زيادہ غم و اندوہ اوررونا،آنكھ كى سياہى كو سفيد كرنے اور نابينائي كا سبب ہے _
و ابيضت عيناہ من الحزن
12_ حضرت يعقوب(ع) ، حضرت يوسف (ع) كے فراق ميں اندرونى طور پر بہت غم زدہ تھے اور حزن و اندوہ سے انكا دل لبريز تھا_

و ابیضت عیناہ من الحزن فہو کظیم
(کظیم) یہاں اسم مفعول (مکظوم) کے معنی میں ہے یعنی جو اندرونی طور پر غم زدہ یا غیض و غضب سے بھرا ہوا ہو_
13_حضرت یوسف(ع) و بنیامین کے بارے میں اپنے بیٹوں کے سلوك سے حضرت یعقوب(ع) بہت غضبناك تھے اور ہمیشہ اپنے غصہ کو کنڑول میں رکھتے اور اس کا اظہار نہیں کرتے تھے _
و تولّی عنہم ... فہو کظیم
(کظیم) اسم فاعل ( کاظم) کے معنی میں بھی ہو سکتاہے یعنی وہ شخص جو اپنے غم و اندوہ یا غیض و غضب کو پی جائے اور اسکو ظاہر کرنے سے گریز کرے_


14_حضرت یعقوب (ع) کا اپنے بیٹوں کو فراق یوسف (ع) اور بنیامین میں قصور وار ٹھہرانے کے باوجود بھی پورے طور پر خاموش رہ جانا اس بات کو بتاتاہے کہ وہ اپنے غیض وغضب کو چھپانے پر قادر تھے _
و تولی عنہم ... فہو کظیم
مذکورہ بالا معنی کااستفادہ ( ہو کظیم) کو حرف فاء کے ذریعہ جملہ (تولّی عنہم ) پر تفریح کی بناء پر ہے _
15_ انسان کا اپنے غم و غصّے کو چھپانا اوراسکا اظہار نہ کرنا اس کے جسم و جان پر منفی اثرات مرتب کرتاہے _
و ابیضت عیناہ من الحزن فہو کظیم
مذکورہ بالا معنی ( ہو کظیم ) کی تفریع و وضاحت جو حرف فاء کے ذریعے ( ابیضت عیناہ من الحزن) پر ہوئي ہے سے حاصل ہوتاہے_ یعنی حضرت یعقوب(ع) کی آنکھیں غم و اندوہ کے سبب بے آب ہوگئیں اور ان کا غم و الم ان کے دل میں چھپا رہ گیا اور وہ اس کے اظہار کرنے سے پرہیز کرتے تھے_
16_"عن أبی عبداللّه (ع) : قیل لہ کیف یحزن یعقوب (ع) علی یوسف (ع) و قد اخبرہ جبرئیل أنہ لم یمت و أنہ سیرجع الیہ فقال : إنہ نسی ذلك (1)
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ آپ سے کہا گیا کہ کس طرح حضرت یعقوب(ع) ، حضرت یوسف (ع) کے لیے غمگین ہوتے تھے حالانکہ جبرئیل (ع) نے ان کو خبر دی تھی کہ حضرت یوسف (ع) زندہ ہیں اور جلد ہی آپ کی طرف پلٹ کر آئیں گے ؟امام (ع) نے فرمایا: حضرت یعقوب (ع) جبرائیل کی بات کو بھول گئے تھے_
17_"سئل أبوعبداللّه (ع) ما بلغ من حزن یعقوب (ع) علی یوسف (ع) ؟ قال : حزن سبعین ثکلی بأولادہا (2)
امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا گیا کہ حضرت یعقوب(ع) ، حضرت یوسف (ع) کے بارے میں کس قدر غمزدہ تھے تو حضرت (ع) نے جواب دیا کہ جس طرح ستر عورتیں اپنے جوان بیٹوں کی موت پر غم زدہ ہوں تو( ان ستر بیٹوں) جتنا غم تھا_
------------------------------------------------
احکام : 9
انسان :
انسان کی ضعیفی کے اسباب 15
حزن و الم :
.............

**1) تفسیر عیاشی ج2 ص 188، ح 59 ; نورالثقلین ج2 ص 452 ; ح 151_**
**2) تفسیر قمی ج1 ص 350 ; نورالثقلین ج2 ص 452_**


حزن و الم کو چھپانے کے جسمانی آثار 15; حزن والم اور صبر 10;حزن و الم کے آثار 11
حضرت یعقوب (ع) :
یعقوب (ع) اور برادران یوسف 1 ،14،13;یعقوب (ع) کے غم و الم کے عوامل 2 ، 12 ; یعقوب (ع) او ر بنیامین کی

گرفتارى 1; يعقوب (ع) اور بنيامين كى جدائي14; يعقوب(ع) اور يوسف (ع) كى جدائي 14 ;يعقوب (ع) كا بنيامين كى گرفتارى كا اثر 2; يعقوب (ع) پر غم و غصے كى شدت 17;يعقوب (ع) پر فراق يوسف (ع) كا اثر 5; يعقوب (ع) سے بنيامين كا فراق 6;يعقوب (ع) سے بنيامين كا فراق 6; يوسف(ع) كا فراق 2 ، 6،7، 12 ، 16 ، 17;يعقوب (ع) كا برادران يوسف (ع) سے لگاؤ 4 ; يعقوب (ع) كا بنيامين كے ساتھ لگاؤ 4 ;يعقوب (ع) كا بڑھاپا 6;يعقوب (ع) كا غضب 1 ;يعقوب (ع) كا غضب كو پى جانے كى نشانياں 14; يعقوب(ع) كا غصہّ پى جانا 13;حضرت يعقوب (ع) كا غم و الم 16 ;يعقوب (ع) كا قصہ 1 ، 2،5، 6، 7 ، 12 ، 13 ; يعقوب (ع) كا گريہ 7 ; حضرت يعقوب (ع) كامنہ پھيرنا 1 ;يعقوب (ع) كا يوسف (ع) كے ساتھ لگاؤ 3 ، 4 ;يعقوب (ع) كى قدرت و طاقت كى علامتيں 14;يعقوب (ع) كى نابينائي كا زمانہ 6; يعقوب (ع) كى نابينائي كے عوامل 5 ; يعقوب (ع) كے
غضب كے عوامل 13 ;حضرت يعقوب (ع) كے غم زدہ ہونے كے آثار 5

حضرت يوسف (ع) :

يوسف (ع) كا قصہ 7 ، 12 ، 13;يوسف (ع) كى جدائي كے آثار 12

روايت: 16،17

شفقت :

شفقت پدرى 1

گريہ :

گريہ اور صبر 10; گريہ كا جائز ہونا 9;گريہ كے احكام 9

نابينائي :

نابينائي كے عوامل 11

نبوت :

نبوت اور محبوب لوگوں كے فراق ميں غم زدہ ہونا 8 ; نبوت اور محبوب لوگوں كے فراق ميں گريہ كرنا 8



قَالُواْ تَالله تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتَّى تَكُونَ حَرَضاً أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ (٨٥)

ان لوگوں نے كہا كہ آپ اسى طرح يوسف كو ياد كرتے رہيں گے يہانتك كہ بيمار ہوجائيں يا ہلاك ہونے والوں ميں شامل ہوجائيں (85)

1_ حضرت يعقوب (ع) ہميشہ اپنے بيٹے يوسف (ع) كى يادو جدائي ميں غم زدہ رہتے تھے_

قالوا تاللّہ تفتئوا تذكر يوسف

(تفتئوا)افعال ناقصہ ميں سے ہے اور اس كے ساتھ (لا) نافيہ مقدر ہے _ تو اصل ميں جملہ يوں ہوگا (تفتئوا تذكر يوسف)تم يوسف (ع) كى ياد ميں ہوتے ہو _

2_حضرت يعقوب (ع) ، حضرت يوسف (ع) كى جدائي كو برادشت نہ كرنے والے غم كى وجہ سے نڈھال يا مرنے كے خطرہ سے دوچار تھے _

قالوا تاللّہ تفتئوا تذكر يوسف حتى تكون حرضاً او تكون الہكين

(حرض) ايك ايسى بيمارى كو كہاجاتاہے جس ميں مبتلا شخص تباہى يا ہلاكت كے قريب ہو _

3_ فرزندان يعقوب (ع) اپنے باپ كى اس بيمارى كى وجہ سے جس ميں وہ ہلاكت يا قريب المرگ سے دوچار تھے بڑے ناراحت اور پريشان تھے_

قالوا تاللّہ تفتئوا تذكر يوسف حتى تكون حرضاً أو تكون من الہالكين

4_ فرزندان يعقوب (ع) ، حضرت يعقوب(ع) كو فراق يوسف(ع) ميں اس جان ليوا غم كى وجہ سے ملامت كرتے تھے_

قالوا تاللّہ تفتئوا تذكر يوسف

(قالوا تالله ...) كا سياق اور گفتگو كا انداز ايسا ہے كہ حضرت يعقو ب(ع) كو ملامت كرنے كے ساتھ يہ درخواست بھى كى گئي كہ حضرت يوسف (ع) كو بھول جائيں_

5_فرزندان یعقوب (ع) نے ان سے یہ چاہا کہ یوسف (ع) کو بھول جائیں اور اسکو ذہن سے نکال دیں_



قالوا تاﷲ تفتئوا تذکر یوسف

6_ فرزندان یعقوب (ع) نے خدا کی قسم اٹھا کر حضرت یعقوب (ع) کو بڑھاپے ہونے اور اس دنیا سے چلے جانے سے خبردار کیا _

قالوا تا ﷲ تفتئوا تذکر یوسف حتی تکون حرضاً او تکون من الہالکین

حرف (تاء) قسم کے لیے ہے اور (تفتؤا تذکر یوسف ) کا جملہ جواب قسم ہے اس لحاظ سے کہ (حتی تکون حرضاً ...) کا جملہ اس کے لیے غایت واقع ہواہے _ اصل میں جواب قسم جملہ (تکون حرضاً) ہے _

7_رنج و الم اور شدید غصہ انسان کی جسمی طاقت کو ختم کرکے مرنے کے قریب بنا دیتاہے_

قالوا تاﷲ تفتئوا تذکر یوسف حتی تکون حرضاً أو تکون من الہالکین

-----------------------------------------------

انسان:

انسان میں ضعف کے عوامل 7

برادران یوسف :

برادران یوسف(ع) اور یعقوب(ع) 4 ،6،5;برادران یوسف (ع) اور یعقوب (ع) کی بیماری 3;برادران یوسف (ع) کا خطرے سے آگاہ کرنا6;برادران یوسف (ع) کا ملامت کرنا 4;برادران یوسف (ع) کی امیدیں 5 ; برادران یوسف (ع) کی پریشانی 3

دکھ:

دکھ کے آثار7

روحانی علم :

روحانی علم کی عطوفت و لذت 7

شفقت :

خاندان مینشفقت و محبت کے آثار1

غم:

غم کے آثار 7

موت :

موت کے اسباب 7

یعقوب (ع) :

یعقوب (ع) کا غم 4; یعقوب (ع) کا قصہ 1 ، 4،3; یعقوب (ع) کو خبردار کرنا 6;یعقوب (ع) کو موت کا خطرہ 6; یعقوب کی ملامت 4; یعقوب (ع) کی بیماری کا سبب 2 ; یعقوب (ع) کی موت کا سبب 2;یعقوب(ع) ، یوسف (ع) کے فراق میں 1 ،2،3

یوسف (ع) :

یوسف (ع) کا قصہ 1 ،3،4،6;یوسف (ع) کو فراموش کرنے کی درخواست 5; یوسف (ع) کی جدائي کا سخت ہونا 2



قَالَ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ (٨٦)

یعقوب نے کہا کہ میں اپنے حزن و غم اور اپنی بیقراری کی فریاد اللہ کی بارگاہ میں کررہاہوں اور اس کی طرف سے وہ سب جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو(86)

1_ حضرت یعقوب (ع) ، حضرت یوسف (ع) کے فراق میں شدیداور ناقابل تحمل غم میں گرفتار تھے_

قال إنما أشكو ابثی و حزنی الی الله
(بث) لغت میں شدیدحزن کے معنی میں ہے_ گویا اسکی شدت موجب بنتی ہے کہ اس غم کا مالك شخص اس کو تحمل نہیں کر سکتا ہے اس وجہ سے لوگوں کوبتاتا ہے اور اسے عام کرتا ہے_
2_حضرت یعقوب(ع) ، فراق یوسف (ع) کے جان لیوا غم و اندوہ کی شکایت صرف خداوند متعال سے کرتے تھے _
قال إنما أشکو ابثی و حرنی الی اللّہ
کسی شخص کے سامنے شکایت لے جانے کا معنی یہ ہے کہ اس شخص کواس شے کی برائي یا اس کے بارے میں گلہ کرنا ہے پس اس صورت میں (انما أشکوا بثی و حزنی إلی اللّہ ) یعنی فقط خداوند متعال کی ذات کو اسکی شکایت کروں گا کہ اس کے غم نے مجھ پر کتنا اثر کیا ہے اور ان کے بارے میں فقط خداوند متعال کی ذات سے شکایت اور اس سے فیصلے کی دعا کروں گا_
3 _ حضرت یعقوب(ع) ، نے کبھی بھی اپنے رنج و الم اور دکھ کی شکایت غیر اللہ ( فرزندان اور اپنے اصحاب) سے نہیں کي_
قال انما أشکو ابثی و حرنی الی اللّہ
4_حضرت یعقوب (ع) صرف خدا ند عالم کی ذات کو اپنے غم و دکھ کو دور کرنے پر قادر سمجھتے تھے_
قال إنما اشکو ابثی و حزنی إلی اللہ
حضرت یعقوب (ع) کا اپنے حزن و الم کی شکایت خداوند متعال کی ذات سے کرنے کا مقصد اپنے سے اس غم کو دور کرنے کی درخواست کرنا تھا_
5_ حضرت یعقوب(ع) ، توحیدی فکر سے بہرہ مند تھے_
قال إنما اشکو ابثی و حزنی الی اللّہ



6_ حضرت یعقوب (ع) ،جب اپنے بیٹوں اورساتھیوں کو اپنے غم واندوہ کی شکایت نہیں کرتے تھے تو انہیں اپنے اوپر ملامت کرنے کا سزاوار بھی نہینسمجھتے تھے_
قالوا تاللہ تفتئوا تذکر یوسف ... قال إنما أشکوا ابثی و حزنی الی اللّہ
7_ دکھ و درد اور مصیبتیں خواہ زیادہ ہوں یا کم صرف ذات اقدسسے انکی شکایت کرنا چاہیے اورفقط اس سے مدد طلب کرنی چاہیے_
قال إنما اشکو ابثی و حزنی الی اللہ
(بث) کا معنی شدید حزن ہے اس بناء پر قرینہ مقابلہ کی وجہ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت یعقوب (ع) کی کلام میں" حزن"سے مراد، کم و آسان غم و اندوہ ہے _
8_ خداوند متعال کی بارگاہ میں شکوہ کرنا ،صبر کے ساتھ منافات نہیں رکھتا ہے _
فصبر جمیل ... إنما اشکو ابثی و حزنی الی اللّہ
حضرت یعقوب (ع) کا یہ اظہار کرنا کہ صبر جمیل زیبا اور اچھا ہے اور دوسری طرف خداوند متعال سے اس کے بارے میں شکوہ بھی کیا ہے تو معلوم ہوتاہے کہ ان دونوں کے درمیان کو ئي منافات نہیں ہے _
9_حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹوں اور ساتھیوں کے عقیدہ کے برخلاف حضرت یوسف (ع) کے زندہ ہونے پر اطمینان رکھتے تھے_
و أعلم من اللّہ ما لا تعلمو
(من اللّہ ) کا معنی ممکن ہے (اللہ کی طرف سے) ہو اور ممکن ہے اسکا معنی (اللہ تعالی کے بارے میں) ہو پس پہلے احتمال کی صورت مینمقام کی مناسب سے (ما لایعلمون) سے مراد یہ ہے کہ حضرت یوسف (ع) زندہ ہیں اور حضرت یعقوب (ع) اسکے دیدار کے مشتاق ہیں ... و غیرہ _
10_ حضرت یعقوب (ع) ،یوسف (ع) کے دیدار اور اس کی جدائي کے ختم ہونے پر مطمئن تھے_
و أعلم من اللہ ما لا تعلمون
11_ حضرت یعقوب (ع) کا حضرت یوسف (ع) کے زندہ ہونے پر اطمینان، اس علم و دانش کی وجہ سے تھا جو خداوند متعال کی ذات نے ان کو عطا فرمایا تھا_

و أعلم من اللّٰہ ما لا تعلمون
12_ حضرت یعقوب(ع) ، اللہ تعالی کی ذات اور صفات کے متعلق ایسے حقائق کا علم رکھتے تھے جو دوسروں پر مخفی تھا_
و أعلم من اللّٰہ ما لا تعلمون
مذکورہ بالا معنی اس صورت میں ہے کہ (من اللّٰہ) کا معنی (اللہ تعالی کے بارے میں )ہو_ اس صورت میں (ما لا تعلمون) سے مراد، خداوند متعال کی صفات و خصوصیات ہیں _

630
13_ فرزندان یعقوب (ع) خداوند متعال کے بارے میں حقائقسے جاہل اور ناواقف تھے _
و أعلم من اللّٰہ ما لا تعلمون
14_ حضرت یعقوب (ع) کا خداوند متعال کی ذات و صفات کے بارے میں خصوصی علم و معرفت رکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اسکی ذات کے سامنے خاضع و خاشع اور غیر اللہ کے سامنے اپنی مشکلات کو بیان نہیں کرتے تھے _
انما أشکو ابثی و حزنی إلّی اللّٰہ وأعلم من اللہ ما لا تعلمون
(أعلم من اللّٰہ ) کا جملہ (انما أشکوا ...) کے لیے علت کی حیثیت رکھتا ہے یعنی میرافقط خداوند متعال کی ذات سے شکایتکرنا جبکہ ( تم ایسے نہیں ہو)اس لیے ہے کہ جو میں جانتاہوں یعنی خداوند متعال کی صفات و خصوصیات کا جو مجھے علم ہے تم اس سے ناواقف ہو_
15_معرفت الہی کا زیادہ ہونا، توحیدی فکر سے زیادہ بہرہ مند ہونے کا سبب ہے _
إنماأشکوا ... و أعلم من اللّٰہ ما لا تعلمون
16_ عن أبی عبداللّٰہ (ع) قال: قدم أعرابی علی یوسف ... قال لہ یوسف : ...فإذا مررت بوادی کذا و کذا فقف فناد: یا یعقوب(ع) ، یا یعقوب فإنہ سیخرج الیك رجل ... فقل لہ : لقیت رجلاً بمصر و ہو یقرئك السلام و یقول لك:إن و دیعتك عند اللّٰہ عزوجل لن تضیع، قال: فمضی الا عرابّی ... فا بلغہ ما قال لہ یوسف ... فکان یعقوب (ع) یعلم أن یوسف(ع) حيّ لم یمیت و أن اللّٰہ تعالی ذکرہ سیظہرہ لہ بعد غیبتہ و کان یقول لبنیہ : " إنی أعلم من اللّٰہ ما لاتعلمون ..." (1)
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ ایك بادیہ نشین حضرت یوسف (ع) کے پاس آیا ... _ حضرت یوسف (ع) نے اس سے کہا: ...جب تم فلاں وادی سے گذر کرو تو وہاں کھڑے ہوکر آواز دینا اے یعقوب (ع) اے یعقوب (ع) اسوقت ایك شخص تیری طرف آئے گا تو تم اس سے کہنا کہ میں نے مصر میں ایك شخص سے ملاقات کی ہے جو آپ کو سلام عرض کررہا تھا اور کہہ رہاتھا کہ تمہاری امانت خدا کے نزدیك ہمیشہ باقی رہے گئي_تب امام (ع) نے فرمایا:وہ بادیہ نشین گیا اور حضرت یوسف (ع) کا پیغام حضرت یعقوب (ع) کو ابلاغ کیا ... اس سے حضرت یعقوب (ع) کو معلوم ہوگیا کہ حضرت یوسف (ع) زندہ ہیں اور اس دنیا سے نہیں گئے ہیں اور خداوند متعال جلد ہی اسکو غیبت کے بعد ضرور ظاہر کرے گا_ اسی وجہ سے ہمیشہ اپنے بیٹوں سے یہ کہا کرتے تھے (إنی أعلم من اللّٰہ ما لا تعلمون ...)
17_ عن أبی عبداللّٰہ (ع) : ہبط علیہ جبرئیل فقال لہ : یا یعقوب ربك یقرؤك
.............

**1)کمال الدین صدوق ص 141ح 9 ; ب 5;نورالثقلین ج2 ص 465، ح 195_**

631
السلام و یقول لك: شکوتنی إلی الناس ... فلا تعود تشکونی إلی خلقي ... فقال: " انما أشکوا بثّی و حزنی إلی اللّٰہ ...(1)
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ ایك مرتبہ حضرت جبرائیل (ع) حضرت یعقوب (ع) کے پاس آئے _ اور کہا: کہ تیرا پروردگار تم پر سلا م بھیجتاہے اور کہہ رہاہے کہ تو نے لوگوں سے میرا گلہ و شکوہ کیا ہے_ پھر ایسا نہ کرنا پس حضرت (ع) نے یہ جملہ کہا: " انّما اشکوابثی و حزنی إلی اللہ ..."
------------------------------------------------
اللہ تعالی :
اللہ تعالی سے شکوہ کرنا 2،3، 7، 14، 17; اللہ تعالی کی خصوصیات 7 ; اللہ تعالی کی شناخت کے آثار 15 ; اللہ تعالی کے

عطایا 11
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف (ع) کا جہل 13; برادران یوسف (ع) کو اللہ تعالی کی شناخت 13
توحید:
توحید کے اسباب 15
جبرئیل:
جبرئیل (ع) اور یعقوب (ع) 17
روایت: 16 ، 17
صبر:
صبر اور اللہ تعالی سے شکوہ کرنا 8
مدد طلب کرنا :
اللہ تعالی سے مدد طلب کرنا 7
یعقوب (ع) :
یعقوب (ع) اور اللہ تعالی کی قدرت 4; یعقوب (ع) اور برادران یوسف(ع) کی سرزنش 6 ; یعقوب (ع) اور حضرت یوسف (ع) کی زندگی 9 ، 11 ، 13 ، 16;یعقوب (ع) اور یوسف (ع) سے ملاقات 10; یعقوب (ع) پر وحی 17; یعقوب (ع) حضرت یوسف (ع) کے فراق میں 1 ،2 ; یعقوب (ع) کا اطمینان 9 ، 10 ; یعقوب (ع) کا شکوہ 2 ، 3،6 ، 14،17 ; یعقوب (ع) کا علم 16 ;یعقوب (ع) کا علم غیب 12 ; یعقوب (ع) کا علم لدنی 11; یعقوب (ع) کا غمزدہ ہونا 6 ;یعقوب (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ،9،10 ;یعقوب (ع) کو اللہ تعالی کی شناخت 12 ; یعقوب (ع) کی توحید 4 ،5; یعقوب (ع) کی فکر 4 ،6; یعقوب (ع) کے علم کا سبب 11; یعقوب (ع) کے فضائل 5 ، 12;یعقوب (ع) میں اللہ تعالی کی شناخت کے آثار 14; یعقوب (ع) میں تضرع کے دلائل 12; یعقوب (ع) میں غم کے اسباب 1
یوسف (ع) :
یوسف (ع) کا قصہ 9 ، 10 ، 16



يَا بَنِيَّ اذْهَبُواْ فَتَحَسَّسُواْ مِن يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلاَ تَيْأَسُواْ مِن رَّوْحِ اللّهِ إِنَّهُ لاَ يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللّهِ إِلاَّ الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ (٨٧)
میرے فرزند و جائو یوسف اور ان کے بھائي کو خوب تلاش کرو اور رحمت خداسے مایوس 1_ نہ ہونا کہ اس کی رحمت سے کافر قوم کے علاوہ کوئي مایوس نہیں ہوتاہے (87)

1_ حضرت یعقوب (ع) کو یہ یقین تھا کہ حضرت یوسف (ع) اور بنیامین زندہ ہیں اور وہ تلاش کرنے سے مل جائیں گے _
یا بنی اذهبوا فتحسسوا من یوسف و أخیہ
2_ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ حضرت یوسف (ع) اور بنیامین کی تلاش میں نکلیں اور اسکو پانے کی کوشش کریں_
یا بیتی اذہبوا فتحسسوا من یوسف و أخیہ
(تحسسوا) کا مصدر (تحسس) ہے جو طلب کرنے اور تلاش کرنے کے معنی میں آتا ہے _
3 _ حضرت یعقو ب(ع) نے بنیامین کے فراق و جدائي کو اپنی مصیبتوں اور مشکلات کے ختم ہونے کی علامت سمجھا اور حضرت یوسف (ع) اور بنیامین کے مل جانے پر امید رکھنے لگے_

يا بيتى اذهبوا فتحسسوا من يوسف و أخيه و لا تأيئسوا من روح اللہ
جب حضرت يعقوب (ع) بنيامين كى داستان كے بعد حضرت يوسف(ع) كى تلاش كرنے كى بات كرتے ہيں اور اپنے بيٹوں كو انہيں تلاش كرنے كا حكم ديا ہے اس سے يہ ظاہر ہوتاہے كہ انہوننے بنيامين كے واقعہ كو خدا كى رحمت كے نزول كا سبب سمجھا اور يوسف (ع) كے مل جانے پر اميد ركھنے لگے_ بنيامين كے واقعہ سے پہلے حضرت يوسف (ع) كى تلاش نہ كرنا اس حقيقت پر دليل ہے كہ حضرت يوسف (ع) كا مسئلہ بنيامين كى گرفتارى كے ساتھ مربوط تھا_
4_حضرت يعقوب(ع) نے اپنے بيٹو ں سے چاہا كہ وہ حضرت يوسف (ع) اور بنيامين كى تلاش جارى ركھيں اور انكے ملنے سے ہرگز مايوس نہ ہوں_


و لا تأيئسوا من روح اللہ
5_ حضرت يعقوب (ع) كى اپنے بيٹوں كو يہ نصيحت تھى كہ خداوند متعال كى رحمت سے نااميد نہ ہونا بلكہ اسكى مدد پر اميد ركھنا _
و لا تايئسوا من روح اللہ
يہاں(روح) كا معنى سرور، خوش آرام و رحمت كاہے اوراس كلمہ كا (اللہ ) كى طرف مضاف كرنا اور (من روح اللہ )كا (لا تايئسوا) كے متعلق ہونا بتاتاہے اسكا معنى (رحمت) ہے_
6_حضرت يعقو ب(ع) ، حضرت يوسف اور بنيامين كو پالينے كے سلسلہ ميں رحمت و مدد الہى پر مطمئن تھے_
فتحسسوا من يوسف و أخيہ و لا تايئسوامن روح اللہ
آيت شريفہ ميں رحمت الہى كا جلوہ، يوسف(ع) كو پانے اور بنيامين تك پہنچنے تك اسكى مدد ہے _
7_ اپنے مقصود تك پہنچنے اور مشكلات كو رفع كرنے كى خاطر اللہ تعالى پر ايمان اوراسكى مدد كے ساتھ ساتھ انسان كو كوشش و تلاش ضرور كرنى چاہيے_
اذہبوا فتحسسوا من يوسف و أخيہ ولا تايئسوا من روح اللہ
حضرت يعقوب (ع) اپنے بيٹوں كو يوسف (ع) اور بنيامين كى تلاش كے سلسلہ ميں اللہ تعالى كى مدد اور رحمت كى طرف توجہ دلا تے ہيں اور ان سے يہ بھى چاہتے ہيں كہ انكى تلاش ميں سفر كريںلہذا مذكورہ بالا معنى اس سے حاصل كيا جاسكتاہے_
8_ اپنے مقصودكے حصول اور مشكلات كو دور كرنے ميں مدد اور رحمت الہى سے دل لگانا ضرورى ہے _
و لا تايئسوا من روح اللہ انہ لا يأئيس من روح اللہ الا القوم الكافرون
9_ انسان كى زندگى كى مشكلات دور كرنا اور اس كے ليے آسانى پيدا كرنا، خداوند متعال كے ہاتھ و اختيار ميں ہے _
و لا تايئسوا من روح اللہ
10_ ذات اور صفات الہى كى معرفت اسكى رحمت و مدد سے اميد ركھنا ہے _
و أعلم من اللہ ما تعلمون ولا يايئسوا من روح اللہ الا القوم الكافرون
11_ فقط كفار ہى اسكى مدد پر اميد نہيں ركھتے اور اسكى رحمت سے مايوس ہيں_
لا يايئسوا من روح اللہ الا القوم الكافرون
آيت شريفہ ميں (كافرون) سے مراد وہ لوگ ہيں جو قدرت الہى اور اسكى رحمت كى عطا نيز اسكا اپنے بندوں كى ضروريات سے آگاہ و عالم ہونے سے منكر ہيں_
12 _تجاويزاور نصيحتوں كى توجيہ كے ساتھ ساتھ اس كے نتيجہ اور انجام كو بھى بيان كرنا، ايك اچھى اور مناسب بات ہے _
لا تايئسوا من روح اللہ إنہ لا يأئيس من روح


اللہ الا القوم الكافرون
(انہ لا يايئسوا ... ) كا جملہ ( لا تايئسوا ...) كے ليے علت واقع ہوا ہے _ حضرت يعقو ب (ع) نے اپنى نصيحت ( رحمت الہى سے مايوس نہ ہونا ) كو بيان كرنے كے ساتھ اسكا انجام ( كفر كے گرداب ميں گرنے) كو بھى بيان كيا_ يہ تمام لوگوں

کے لیے مناسب بات ہے کہ اپنی نصیحت و تاکید یا فرمان کو اس کے انجام کی دلیل کے ساتھ بیان کریں_
1 _ عن أبی جعفر(ع) : ... (یعقوب ) دعا ربہ فی السحر أن یهبط علیہ ملك الموت فهبط علیہ ... قال یعقوب ... ہل عرض علیك فی الارواح روح یوسف ؟ فقال: لا فعند ذلك علم انہ حيّ فقال لولده : " اذهبوا افتحسسوا من یوسف ...؟"(1)
امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ حضرت یعقوب (ع) نے سحر کے وقت دعا کی کہ خدایا ملك الموت کو میرے پاس بهیج ... تو وہ زمین پر نازل ہوا ... تو حضرت یعقوب (ع) نے سوال کیا ... کہ ارواح میں سے حضرت یوسف (ع) کی روح کو تیرے پاس لایا گیا ہے ؟ اس نے جواب دیا نہیں اس سے حضرت کو معلوم ہوگیا کہ حضرت یوسف (ع) زندہ ہیں تو اسوقت اپنے بیٹوں کو کہا (اذهبوا فتحسسوا من یوسف ...)_
14_عن أبی عبداللّٰہ (ع) : ... ( من الکبائر) الاس من روح اللّٰہ ، لان اللّٰہ عزوجل یقول: " إنہ لا ییأس من روح اللّٰہ الاّ القوم الکافرون ...(1) امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ (گناہ کبیرہ ) میں سے ایك خداوند متعال سے ناامید ہونا ہے کیونکہ خداوند متعال فرماتاہے ( إنہ لا ییأس من روح اللّٰہ الا القوم الکافرین)
------------------------------------------------
اللہ تعالي:
اللہ تعالی کی رحمت پر اطمینان 6;اللہ تعالی کی شناخت کے آثار 10 ; اللہ تعالی کی صفات کی شناخت کے آثار 10 ;اللہ تعالی کی مدد پر اطمینان 6 ; اللہ تعالی کے اختیارات 9
اللہ تعالی کی مدد :
اللہ تعالی کی مدد سے مایوس ہونے والے 11
امید رکھنا :
اللہ تعالی پر امید رکھنے کے اسباب 10; اللہ تعالی کی رحمت پر امید رکھنا 5 ، 8، 10 ; اللہ تعالی کی مدد پر امید رکھنا 5 ، 8 ، 10
ایمان :
ایمان اور عمل 7;اللہ تعالی کی مدد پر ایمان 7 ; اللہ تعالی پر ایمان 7 ; ایمان کے آثار 8
.............

**1)تفسیر قمی ج1 ص 350 ; تفسیر برہان ج2 ص 264 ح 8_**


بنیامین :
بنیامین کی تلاش 2 ، 4 ، 6
رحمت :
رحمت سے ناامید ہونا گناہ ہے 14; رحمت سے ناامید لوگ 11
روایت : 13 ، 14
عمل :
پسندیدہ عمل 12;عمل کے انجام کا بیان 12
کافرین :
کافروں کی خصوصیات 11; کافروں کی ناامیدی 11
گناہان کبیرہ : 14
مشکلات :
مشکلات کو دور کرنے کا پیش خیمہ 8 ; مشکلات کو دور کرنے کا سبب 9
مشورہ :
مشورہ بیان کرنے کا طریقہ 12
نصیحت :
نصیحت کرنے کا طریقہ 12

ناامیدی :
ناامیدی سے منع کرنا 4 ، 5
یعقوب(ع) :
یعقوب (ع) اوربرادران یوسف(ع) 4 ، 5 ; یعقوب (ع) اور بنیامین کا زندہ ہونا 1 ; یعقوب (ع) اور بنیامین کی جدائي 3;یعقوب(ع) اور حضرت یوسف (ع) کا زندہ ہونا 1; یعقوب (ع) کا اطمینان 6 ;یعقوب (ع) کا امید رکھنا 3 ; یعقوب (ع) کا قصہ 2 ، 3 ، 4 ; یعقوب (ع) کا یوسف کے فراق میں ہونا 13 ;یعقوب (ع) کی امیدیں 4 ;یعقوب (ع) کی فکر 1 ; یعقوب (ع) کی نصیحتیں 5 ; یعقوب (ع) کے اوامر 2 ; یعقوب (ع) کے غم کا ختم ہونا 3
یوسف (ع) :
یوسف (ع) کی تلاش 2 ، 3 ، 4،6 ،13; یوسف (ع) کا قصہ 2 ، 4 ، 13

636

فَلَمَّا دَخَلُواْ عَلَيْهِ قَالُواْ يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ (٨٨)
اب وہ جو لوگ دوبارہ یوسف کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ اے عزیز ہم کو اور ہمارے گھر والوں کو بڑی تکلیف ہے اور ہم ایك حقیر ہی پونچی لے کر آئے ہیں آپ ہمیں پور اپورا غلہ دنے دیں اور ہم پر احسان کریں کہ خدا کار خیر کرنے 2_ والونکو جزائے خیر دیتاہے (88)

1_ فرزندان یعقوب(ع) ، قحطی کے دوران تیسری بار مصر آئے اور حضرت یوسف (ع) کی خدمت میں پہنچے_
فلما دخلوا علیہ
2 _ خاندان یعقوب (ع) ، قحطی کے دوران بہت ہی تنگدستی اور رنج الم میں گرفتار ہوا_
قالوا ... مسّنا و أہلنا انصر
(مس) لمس کرنے اورارتباط کرنے کے معنی میں ہے _(ضرّ) بہت زیادہ فقر اور سختی کے معنی میں استعمال ہوتاہے _
3_ فرزندان یعقوب(ع) نے (حضرت یوسف (ع) کو) خاندان یعقوب(ع) کی مادی حالت کی خرابی اور معیشت کی سختی کے بارے میں بتایا_
قال ىا أیہا العزیز مسّنا و أہلنا الضر و جئنا ببضاعة مزجیة
4_ حضرت یوسف(ع) ، قحطی مصر کے دوران اس علاقے میں عزیزی کے عہدے پر فائز تھے_
قالوا یا أیہا العزیز
5 _ حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں حکومتی عہدوں میں سے "عزيزي" ایك عہدہ تھا_
قالوا یا أیہا العزیز

637
6_ حضرت یعقوب (ع) کی اولاد، اہل و عیال ( بیوي، بچے و غیرہ) رکھتے تھے_
مسّنا و أہلنا الضر
(أہل الرجل) بیوی ، بچے اور دوسرے رشتہ داروں کوکہا جاتاہے _
7_ فرزندان یعقوب (ع) ، مصرکی طرف تیسرے سفر کے دوران اپنی خوراك کے حصے کو خریدنے کے لیے پوری قیمت نہیں رکھتے تھے_
و جئنا ببضاعة مزجیة فأوف لنا الکیل
(مزجاۃ) ناچیز اورحقیر کے معنی میں آتاہے _
8_فرزندان یعقوب(ع) نے اپنی تنگدستی اوراپنے حصے کو خریدنے کے لیے مناسب مال نہ رکھنے کو بیان کرنے کے ذریعہ حضرت یوسف (ع) سے عرض کی کہ انکا حصہ کامل طور پر دیاجائے_
مسّنا و أہلنا الضر و جئنا ببضاعة مزجیة فأوف لنا الکیل

9_ مصر میں قحطی کے دوران غلّات کے معین حصے کو فروخت کرنااور اس کے مقابلے میں اسکی قیمت دریافت کرنا ،حضرت یوسف (ع) کی دائمی سیاست تھي_
و جئنا ببضاعة مزجية فأوف لنا الكيل
چنانچہ اس سورة کی مذکورہ آیات 59 ، 60 ، 62 اس پر دلالت کرتی ہیں کہ حضرت یوسف(ع) نے خوراك کے ذخیرہ کو حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا اور لوگوں کو ان کے حصّے دینے کے ساتھ ساتھ ان سے اسکی قیمت بھی وصول کرتے تھے_
اس مورد بحث آیت شریفہ مینبھی لفظ(کیل) اور جملہ ( جئنا ببضاعة مزجاة) اس بات کی حکایت کرتاہے کہ خوراك کی حصہ بندی اور اس کے مقابلے میں قیمت وصول کرنے کا پروگرام طولانی مدت گزرنے تك بھی جاری و ساری رہا_
10_حضرت یوسف (ع) تنگدست اور فقراء لوگوں سے خوراك کے حصے کی قیمت وصول نہیں کرتے تھے_
مسّنا و أہلنا و جئنا ببضاعة مزجاة فأوف لنا الكيل
اس جملہ (أوف لنا الكيل) میں فاء تفریع ہے جو جملہ ( مسّنا و أہلنا الضر ...) کی تفریع ہے اس سے مذکورہ بالا معنی حاصل کیا گیا ہے _
11_ حضرت یوسف (ع) ،بیت المال کے تصرّ ف کرنے اور ذخیرہ شدہ خوراك بخشش و عطا کرنے میں خصوصی اختیارات کے حامل تھے_
و جئنا ببضاعة مزجاة لنا الكيل و تصدق علين
12_ فرزندان یعقوب (ع) نے حضرت یوسف (ع) سے درخواست کی کہ انکے بھائي بنیامین کو انہیں واپس لوٹا دیں _
و تصدق علين
فرزندان یعقوب (ع) کی عطیہ مانگنے کی جو درخواست تھی وہ کس شے کے بارے میں تھی اسمیں تین احتمالات ہیں_



1_بنیامین مراد ہیں جو ظاہراً حضرت یوسف (ع) کی ملکیت میں تھے_2_ ممکن ہے خوراك کے حصے میں اضافہ کی درخواست ہو_3_ خوراك کا وہی مخصوص حصہ لیکن بغیرکسی عوض و قیمت کے _ مذکورہ تفسیر پہلے احتمال کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہے _
13_ فرزندان یعقوب (ع) کے نزدیك خوراك کو دریافت کرنا حضرت یوسف (ع) کی تلاش و دریافت اور بنیامین کی واپسی سے زیادہ اہمیت کا حامل تھا_
یا أیہا العزیز مسّنا و أہلنا الضر ... فأوف لنا الكيل و تصدق علين
فرزندان یعقوب (ع) حضرت یعقوب(ع) کے حکم پر مصر میں آئے تا کہ حضرت یوسف (ع) کے بارے میں کوئي اطلاع حاصل کریں اور بنیامین کو واپس لائیں لیکن انہوں نے اس سے پہلے اپنے فقر و تنگدستی کا ذکر کیا اور خوراك کے حصے کا مطالبہ کیا_ مذکورہ بالا معنی ہم اس سے سمجھ سکتے ہیں _
14_ برادران یوسف (ع) نے خاندان یعقوب(ع) کی معاشی زندگی کی سختی کی وجہ سے ان سے درخواست کی کہ ہمارے سال کے خوراکی حصے کو زیادہ کرکے غلات سے ہمیں دیا جائے_
مسنا و أہلنا الضر ... فأوف لنا الكيل و تصدق علين
15_انبیاء کی اولاد اور خاندان کو صدقہ دیناجائز اور نیك کام ہے _
و تصدق علينا إن اللّہ یجزی المتصدقين
(تصدق) صدقہ دینے کے معنی میں ہے (صدقہ ) کا معنی جس طرح کشاف میں ذکر ہوا ہے ایسا عطیہ اور بخشش ہے جس سے ثواب حاصل کرنا مقصود ہوتاہے_
16_مستحقین اور حاجتمندوں کو صدقہ دینا مستحب ہے _
مسّنا و أہلنا الضر ... إن اللّہ یجزی المتصدقين
17_ خداوند متعال صدقہ دینے والوں کو اجر عطا کرے گا_
إن اللہ یجزی المتصدقين
18_ فرزندان یعقوب (ع) کی نظر میں عزیز مصر (یوسف(ع) ) خدا کی معرفت ، خیر خواہ، اور جو د و کرم رکھنے والا حاکم تھا_
فأوف لنا الكيل و تصدق علينا إن اللّہ یجزی المتصدقين

19_ برادران یوسف(ع) نے مصرکی طرف اپنے تیسرے سفر کے دوران حضرت یوسف (ع) کے سامنے اپنے فقر اور تنگدستی کی شکایت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی ذلت و ضعف کا اظہار کیا _
مسّنا و أہلنا الضر ... و تصدق علینا إن اللّٰہ یجزی المتصدقین
20_ "عن ابی الحسن الہادی (ع) ... لما مات


العزیز ... إفتقرت إمرأة العزیز و احتاجت حتی سألت الناس فقالوا: ما یضرّك لو قعدت للعزیز و کان یوسف یسمی العزیز(خ _ ل_ و کل ملك کان لہم سمی بهذا الاسم) ... فقامت الیہ و قالت : سبحان ... من جعل العبید بالطاعة ملوكاً ...(1)
امام ہادی (ع) سے روایت ہے ... عزیز مصر کے مرنے کے بعد اسکی بیوی ( زلیخا) فقیر اور محتاج ہوگئي یہاں تك کہ لوگوں سے مدد کی درخواست کرتی تھی پھر لوگوں نے اسے کہا تیرے لیے کیا پریشانی ہے کہ عزیز مصر کے راستے میں بیٹھ جاؤ (اور اس سے مدد طلب کرو)حضرت یوسف (ع) کو اس زمانے میں عزیز مصر کے نام سے یاد کیا جاتا تھا ( ہر بادشاہ جو مصر کے لوگوں پر حکومت کرتا تھا اسکو عزیز کے نام سے یاد کیا جاتا تھا)
پس سابق عزیز مصر کی بیوی حضرت یوسف (ع) کے راستے پرکھڑی ہوگئي اوراس نے کہا: پاك ہے وہ خدا جو غلاموں کو اپنی اطاعت کے سبب بادشاہی عطا کرتاہے_
21 _ عن احمد بن محمد عن أبی الحسن الرضا (ع) قال: سئلتہ عن قولہ " و جئنا ببضاعة مزجاة " قال: المقل (2)
احمد بن محمد کہتاہے: میں نے امام رضا (ع) سے اس قول خدا کے بارے سوال کیا کہ جسمیں (فرزندان یعقوب نے کہا تھا ) " و جئنا ببضاعة مزجاة" تو حضرت (ع) نے جواب فرمایا: اس سرمایہ) سے مراد (مقل ) (3) تھا_
------------------------------------------------
آل یعقوب (ع) :
آل یعقوب قحطی کے دوران 2 ; آل یعقوب (ع) کا فقر 2 ، 3; آل یعقوب (ع) کا مبتلا ہونا 2 ; آل یعقوب کی تاریخ 2 ; آل یعقوب کے دکھ 2
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی جزائیں 17
احکام : 15 ، 16
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کے رشتہ داروں کو صدقہ دینا 15; ابنیاء (ع) کی اولاد کو صدقہ دینا 15
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف (ع) اور بنیامین کی واپسی 13 ;برادران یوسف (ع) اور غلّہ کا دریافت کرنا 13; برادران یوسف (ع) اور یوسف 3 ، 8 ، 12 ، 14 ، 18 ، 19;برادران یوسف (ع) اور یوسف (ع) کی تلاش 13 ;برادران یوسف(ع) کا حصہ 8 ،14 ;برادران یوسف(ع)
.............

**1)تفسیرقمی ج1 ص 357; نورالثقلین ج/ 2 ص 472 ح 218_**
**2)تفسیر عیاشی ج2 ص 192 ، ح 67 ; نورالثقلین ج2 ص 458 ح 157_**
**3)مقل لغت میں پھل یا درخت کے شیرہ کو کہا جاتاہے جو دوا و غیرہ میں استعمال ہوتاہے اگر چہ اس کے اور بھی مختلف معانی ذکر کیئےئے ہیں_**


کا فقر 7 ، 8 ، 14 ، 19 ; برادران یوسف(ع) کا گلا شکوہ 19 ; برادران یوسف (ع) کا مال تجارت 21; برادران یوسف (ع) کا مصر میں تیسرا سفر 1 ،7،19 ;برادران یوسف (ع) کی خواہشات 8 ، 12 ، 14; برادران یوسف (ع) کی دنیا طلبی 13 ; برادران یوسف(ع) کی ذلت 19;برادران یوسف کی فکر 18 ;برادران یوسف (ع) کی یوسف (ع) کو رپورٹ دینا 3 ; برادران یوسف(ع) کے اہل و عیال 6; برادران یوسف (ع) کے تجارتی مال کا بے قیمتی ہونا 7
بضاعة مزجات:

بضاعة مزجات سے مراد 21
روایت : 20 ، 21
زلیخا :
زلیخا کا انجام 20
صدقہ :
صدقہ دینے والوں کی جزا ء 17 ;صدقہ کے احکام 15 ، 16; صدقہ کے مصارف 15
غلاّت :
حضرت یوسف (ع) (ع) کے زمانہ میں غلات کی راشن بندی 9 ; حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں غلات کی فروخت 9
فقراء :
فقراء کو صدقہ دینا 16
قدیمی مصر :
قدیمی مصر میں حکومت کا نظام 5
مستحبات 16
ہبہ :
ہبہ و بخشش کی درخواست کرنا 14
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) اور بیت المال 1 1; حضرت یوسف (ع) اور فقراء 10;حضرت یوسف (ع) عزیزی کے دوران 5;
حضرت یوسف (ع) قحطی کے دوران 4 ; حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 3،4 ، 7، 8 ، 9 ، 10 ، 11 ، 12 ، 13 ، 14 ،
18 ، 19 ، 20;حضرت یوسف (ع) کی خیر خواہی 18 ; حضرت یوسف (ع) کی سخاوت 11 ، 18 ;حضرت یوسف (ع) کی
عزیز ي4 ، 20 ;حضرت یوسف (ع) کے اختیارات کی حدود 11 ; حضرت یوسف (ع) کے اقتصادی پروگرام 9 ،10



قَالَ هَلْ عَلِمْتُم مَّا فَعَلْتُم بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنتُمْ جَاهِلُونَ (٨٩)
اس نے کہا کہ تمھیں معلوم ہے کہ تم نے یوسف اور ان کے بھائي کے ساتھ کیا برتائو کیا ہے جب کہ تم بالکل جاہل تھے (89)

1 _ عزیز مصر نے جب فرزندان یعقوب (ع) کی ذلت و خواری کا مشاہدہ کیا توانہیں کنعان کے کنویں میں حضرت یوسف (ع) کو چھوڑنے کے قصے کو یاد دلوایا _
قال ہل علمتم ما فعلتم بیوسف و أخیہ
( ما فعلتم بیوسف ) کے جملے سے مراد یا اس کا مصداق حضرت یوسف(ع) کو کنعان کے کنویں میں چھوڑنا ہے گویا اس سے مراد وہی ہے جسکو خالق کائنات نے اسی سورۃ کی آیت 15 میں ذکر کیا ہے اور اس طرح فرمایا: بے شك اس واقعہ ( کنویں کا قصہ ) کو آئندہ ان کو تم بیا ن کرو گئے (حالانکہ وہ آپ کو نہیں پہچانتے ہونگئے)_
2 _ بنیامین ، حضرت یوسف (ع) کا پدری و مادری بھائي حضرت یوسف (ع) کی طرح اپنے بھائیوں کی اذیت و آزارسے دوچار تھا_
قال ہل علمتم ما فعلتم بیوسف و اخیہ
3 _ بنیامین نے اپنے بھائیوں کے نامناسب رویہ اور اذیت رسانی کی حضرت یوسف (ع) کے سامنے وضاحت کی تھی _
ہل علمتم ما فعلتم بیوسف و أخیہ إذ أنتم جاہلون
(ما فعلتم بیوسف و أخیہ) کے جملہ سے یہ معلوم ہوتاہے کہ فرزندان یعقوب(ع) نے بنیامین کو بھی اذیت دی تھی اور حضرت یوسف(ع) کو اس کی اطلاع تھی ظاہراً حضرت یوسف (ع) بنیامین کے ذریعہ اس سے مطلع ہوئے تھے_
4 _ حضرت یوسف (ع) اور بنیامین کی آپس میں جدائي کی داستان دونوں بھائیوں کے لیے بہت سخت اور غمگین داستان تھي_

ہل علمتم ما فعلتم بیوسف و اخیہ
(ما) عبارت( ما فعلتم بیوسف و أخیہ ) میں ممکن ہے کہ حضرت یوسف (ع) اور بنیامین کی جدائیکے رنج و الم کی طرف اشارہ ہو_
5 _ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں کی جہالت اور


نادانی کو اپنے اور نبیامین پر ظلم و ستم کرنے کا سبب سمجھا _
ہل علمتم ما فعلتم بیوسف و أخیہ إذ أنتم جاہلون
6_برادران یوسف (ع) حضرت یوسف (ع) کو کنعان کے کنویں میں ڈالتے وقت بے عقلی اور جہالت میں گرفتار تھے_
ہل علمتم ما فعلتم بیوسف و أخیہ اذا انتم جاہلون
7_گناہوں کے ارتکاب اور ستمگری کا سرچشمہ، جہالت ہے _
ہل علمتم ما فعلتم بیوسف و أخیہ إذأنتم جاہلون
8_برادران یوسف(ع) نے اپنی زندگی کا ایك حصّہ گزارنے کے بعد بنیامین کو آزار و اذیت دینے سے ہاتھ کھینچ لیا تھا_
ہل علتم ما فعلتم بیوسف و أخیہ إذ انتم جاہلون
(إذ أنتم جاہلون) کا جملہ چونکہ (فعلتم ) کے لیے ظرف ہے تو اس فعل کے زمانہ کو برادران یوسف (ع) کی جاہلیت اور نادانی کے زمانہ کے ساتھ مقید کررہا ہے اور یہ بات اس مفہوم کو بتاتی ہے کہ اس زمانے کے بعد بنیامین کے ساتھ انکا برتاؤ نامناسب نہیں تھا_حکم و موضوع اور طبیعت حال کی مناسبت، اس احتمال کو ذہن میں لاتی ہے کہ وہ زمانہ ان کی جدائي کا زمانہ تھا_
9_حضرت یوسف(ع) نے اپنے بھائیوں کے غلط رویہ پر اعتراض کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی غلطی کی وجہ (جہالت و نادانی ) بھی انہیں آگاہ کردیا_
اذ أنتم جاہلون
حضرت یوسف (ع) کا اپنے بھائیوں کے غلط رویہ کو ان کی جہالت کے زمانے(إذ أنتم جاہلون) کے ساتھ منسوب کرنا اس معنی کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ میں تم کو بے قصور سمجھتا ہوں کیونکہ تم اس زمانے میں اس غلطی کے مرتکب ہوئے ہو جب تم نادان و بے وقوف تھے_
10_حضرت یوسف عفو ودرگذر ، مرد مجاہد اورانتقام نہ لینے والے انسان تھے_
ہل علمتم ما فعلتم بیوسف و أخیہ إذ انتم جاہلون
11_ برادران یوسف (ع) کی ان کے سامنے ذلت و خواری ان کے ظلم و ستم کا نتیجہ تھا_
تصدق علینا ... ہل علمتم ما فعلتم بیوسف و أخیہ
حضرت یوسف (ع) کا اپنے بھائیوں کے ذلت و خواری کے اظہارکے جواب میں ان کے ظلم و ستم کو یاد دلوانے کا مقصد یہ تھا کہ حضرت یوسف (ع) یہ بتانا چاہتے تھے کہ آج میرے بھائیوں کا میرے سامنے ذلیل و خوار ہوکر آنا اس ظلم و ستم کا نتیجہ ہے جو کل انہوں نے مجھ پر روا رکھا تھا_


12_ عن أبی عبداللہ (ع) ... کل ذنب عملہ العبد وإن کان بہ عالماً فہو جاہل حین خاطر بنفسہ فی معصیتہ ربہ، و قد قال فی ذلک تبارك و تعالی یحکی قول یوسف لإخوتہ " ہل علمتم ما فعلتم بیوسف و اخیہ إذ إنتم جاہلون" فنسبہم إلی الجہل لمخاطرتہم با نفسہم فی معصیتہ اللہ (1) حضرت امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے : جو شخص کسی گناہ کو انجام دیتا ہے اگر چہ وہ اس کے گناہ ہونے کو جانتا ہووہ نادانہے کیونکہ اس نے خود کو معصیت الہی کے ذریعہ خطرہ سے دوچار کیاہے اسی وجہ سے خداوند تبارك و تعالی اسی مورد کو بیان کرتے ہوئے یوسف(ع) کے اس قول کو جو انکے بھائیوں کے لیے تھا یوں بیان فرمایا ہے " ہل علمتم ما فعلتم بیوسف و أخیہ إذ أنتم جاہلون" امام (ع) نے فرمایا: حضرت یوسف (ع) نے ان کی طرف بے وقوفی و نادانی کی نسبت دی کیونکہ انہوننے اپنے آپ کو معصیت الہی کےذریعہ خطرہ میں ڈال دیا تھا_
------------------------------------------------
برادران یوسف (ع) :

برادران یوسف اور بنیامین 2 ، 18 ; برادران یوسف (ع) اور یوسف (ع) 2 ; برادران یوسف (ع) پر اعتراض 9 ;برادران یوسف(ع) کا ناپسندیدہ عمل 9;برادران یوسف (ع) کی اذیتیں 2 ، 3 ،8 ;برداران یوسف کی ذلّت 11;برادران یوسف(ع) کی جہالت کے آثار 5; برادران یوسف(ع) کی جہالت 6،129;برادران یوسف (ع) کے ظلم کا سبب 5;برادران یوسف (ع) کے ظلم کے آثار 11

بنیامین :

بنیامین اور یوسف (ع) 3 ; بنیامین پر ظلم 5;بنیامین کو اذیت دینا 2 ، 3 ، 18 ; بنیامین کی یوسف (ع) سے جدائي 4; بنیامین کے دکھ و درد 4

جہل:

جہالت کے آثار7

روایت : 12

ظلم :

ظلم کاسبب 7

گناہ :

گناہ کا سبب 7

گناہگار :

گناہگاروں کی جہالت 12

یاددہاني:

برادران یوسف (ع) کو یاد دہاني1; یوسف (ع) کو کنویں میںڈالنے کی یاد دہانی 1

یوسف (ع) :

..............

**1)تفسير عياشی ج1 ص 228 ; ح 62 ; نفسير برہان ج1 ص 354 ح 6_**



حضرت یوسف (ع) اور انکے بھائي 1 ، 9،12; حضرت یوسف (ع) بنیامین کے فراق میں 4 ; حضرت یوسف (ع) پر اعتراض 9 ;حضرت یوسف (ع) پر ظلم 5 ،11; حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 6،8 ، 9 ; حضرت یوسف (ع) کا معاف کرنا 1 ;یوسف (ع) کو اذیت 2;حضرت یوسف (ع) کی جرات 10 ;حضرت یوسف (ع) کی فکر 5; حضرت یوسف کے دکھ 4 ; حضرت یوسف (ع) کے فضائل 10 ; یوسف (ع) کے مادری و پدریبھائي 2

قَالُواْ أَإِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُ قَالَ أَنَاْ يُوسُفُ وَهَـذَا أَخِي قَدْ مَنَّ اللّهُ عَلَيْنَا إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيِصْبِرْ فَإِنَّ اللّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (٩٠)

ان لوگوں نے کہا کیا آپ ہی یوسف ہیں ؟انھوں نے کہا کہ بیشك میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائي ہے _الله نے ہمارے اوپر احسان کیا ہے اور جو کوئي بھی تقوی اور صبر اختیار کرتاہے الله نیك عمل کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتاہے (90)

1 _ فرزندان یعقوب (ع) نے عزیز مصر کی اس بات سے (کہ تم نے یوسف (ع) اور اس کے بھائي کے ساتھ کیا سلوك روارکھا) پہچان لیا کہ وہ انکابھائي یوسف (ع) ہے _

ہل علمتم ما فعلتم بیوسف ... قالوا إنك لا نت یوسف

(أنك ...) کے جملے میں چار تاکیدیں موجود ہیں _ جملہ اسمیہ ہے ، حرف تاکید "ان" اور لام تاکید اور ضمیرفصل (أنت) ہے _ یہ تمام تاکیدات اس بات سے حکایت ہیں کہ برداران یوسف(ع) کویہ اطمینان حاصل ہو گیا تھا کہ ان کا مخاطب حضرت یوسف(ع) ہی ہیں_

2 _ فرزندان یعقوب (ع) کا اس بات پر تعجب اور حیرت زدہ ہوناکہ عزیز مصر ،ان کا بھائي یوسف (ع) ہے_

قالوا أونك لانت یوسف

باوجود اس کے کہ برادران یوسف (ع) اس بات پر مطمئن تھے کہ عزیز مصر وہی یوسف ہے انہوں نے اپنے جملے کو استفہام تقریری کے ساتھ بیان کیا اور حضرت (ع) سے چاہا کہ وہ اقرار کریں کہ (میں یوسف ہوں) اس سے معلوم ہوتاہے کہ وہ حیرت زدہ اور تعجب میں تھے یعنی مطمئن ہونے کے باوجود نا یقینی سی کیفیت تھي_


3 _ حضرت یوسف(ع) نے اپنے بھائیوں کی حیرت اور عدم یقینی سی کیفیت کے نتیجہ میں ان کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا میں ہی یوسف (ع) ہوں _
أءنك لا نت قال أنا یوسف
4 _ بنیامین، فرزندان یعقوب کی عزیز مصر کے ساتھ تیسری ملاقات میں تشریف رکھتے تھے_
و ہذا أخي
5 _ عزیز مصرنے اپنے بھائي بنیامین کو اپنے دعوی کی سچائي( کہ میں یوسف (ع) ہوں)پر گواہ قرار دیا_
قال أنا یوسف و ہذا أخي
ممکن ہے جملہ ( ہذا أخي) اس کے علاوہ کہ جملہ (قد منّ اللّہ) کے لیے تمہید ہو کہ عزیز مصر کے اس دعوی پر کہ میں وہی یوسف (ع) ہوں پر گواہ اور شاہدبھی ہو در اصل وہ اپنے بھائیوں سے یہ کہتے ہیں :اگر تم اسمیں متردد ہو کہ میں یوسف (ع) نہیں ہوں تو میرے اور بنیامین کے چہرے پر نگاہ کرو توتم ہمارے درمیان اخوت و برادری کو پا لو گے _
6_خداوند متعال نے یوسف (ع) اور نبیامین کو اپنیعظیم نعمت سے نوازا_
قد منّ اللّہ علین
(منّ) کا معنی احسان کرنے اور نعمت عطا کرنے کا ہے_ ( مفردات راغب ) میں ہے کہ (منّة) بہت قیمتی نعمت کے معنی میں ہے_(علینا) میں جو ضمیر ہے بعد والے جملے ( إنہ من یتق ...) کے قرینے کی وجہ سے جو (قد منّ اللّہ علینا) کے لیے تعلیل ہے _ اس سے مراد یوسف (ع) اور بنیامین ہیں نہ کہ تمام بھائي_
7_حضرت یوسف (ع) و بنیامین، تقوی اختیار کرنے والے ، صابر اور احسان کرنے والوں میںسے تھے_
قد مَنّ علینا إنہ من یتق و یصبر فان اللّہ لا یضیع أجرا لمحسنین
8_ مصر میں حضرت یوسف (ع) کا عزیزی مصر ، اقتدار اورحکومت تك پہنچنا ، نیك عمل ، صبر اور تقوی اختیار کرنے کی جزاء تھي_
قد مَنَّ اللّہ علینا إنہ من یتق و یصبر فان الله لا یضیع أجر المحسنین
9_ بنیامین کی عزت کی حفاظت ،اور دوسرے بھائیوں کی طرح ذلیل و خوار نہ ہونا،نیك کام اور تقوی و صبر اختیار کرنے والوں کی جزاء کے ضائع نہ ہونے کی علامت ہے _
قد منّ اللّہ علینا إنہ من یتّق و یصبر فإن اللّہ لا یضیع أجر المحسنین
10_ حضرت یوسف (ع) کا اقتدار اور عزت، نیك کام اور صبر و تقوی اختیار کرنے والونکے اجرکے ضائع نہ ہونے کی روشن اور واضح دلیل ہے _
قد مَنّ اللّہ علینا إنہ من یتّق و یصبر فان اللّہ لا یضیع أجر المحسنین
11_ حضرت یوسف (ع) اور بنیامین کی ملاقات اور ان کی

جدائي کا ختم ہونا، خداوند متعال کی ان پر عظیم نعمت تھی _
قال أنا یوسف و ہذا أخی قد من اللّہ علین
12_ نیك کام اور صبر و تقوی اختیار کرنے والوں کے لیے اقتدار اور عزت، خداوند متعال کی عظیم نعمتوں میں سے ہے _
قالوا یأیہا العزیز ... قد من اللّہ علین
نعمت الہی کامورد نظر مصداق، حضرت یوسف (ع) کو سرزمین مصر میں عزت و اقتدار کا ملنا ہے_
13_صبر اور تقوي، اجر الہی سے بہرہ مند ہونے کا موجب ہیں _
إنہ من یتّق و یصبر فإن اللّہ لا یضیع أجر المحسنین
(من یتقّ ...) کی شرط کا جواب محذوف ہے اور جملہ ( فإن اللّہ ...) اس محذوف کا قائم مقام اور اس کو بیان کررہا ہے یعني_ من یتّق ویصبر فہو من المحسنین و لا یضیع اللّہ اجرہ لان اللّہ لا یضع أجر المحسنین

14_ خداوند متعال نيك كام كرنے والونكو مكمل جزا ء عطا كرتا ہے اور اس سے كسى چيز كو كم نہيں كرتا_
فإن اللّٰہ لا يضيع أجر المحسنين
15_ تقوى اختيار كرنا اور تقوى كے راستے پربردبار رہنا ، احسان اورنيك عمل كے واضح اور روشن مصداق ہيں _
إنہ من يتّق و يصبر فإن اللّٰہ لا يضيع اجر المحسنين
16_ حضرت يوسف (ع) نے اپنے بھائيوں كو تقوى صبر اور محسنين كے زمرے مينشامل ہو نے كى دعوت دي_
إنہ من يتّق و يصبر فإن اللّٰہ لا يضع أجر المحسنين
17_دينى مبلغين كے ليے ضرورى ہے كہ ارشاد و ہدايت كے ليے مناسب موقع سے فائدہ اٹھائيں _
أءنك لا نت يوسف قال أنا يوسف ... من يتقّ و يصبر
18_ خداوند متعال كا اجر دينا ،نظام اور قانون كے ساتھ ہے_
من يتق و يصبر فإن اللّٰہ لا يضيع أجر المحسنين
19_نعمت ، مال و دولت اور عزت ركھنے والے لوگوں كو چاہيے كہ وہ اس طرف توجہ اور اقرار كريں كہ يہ سب قدرت كى عطا ہيں_
قد منّ اللّٰہ علينا إنہ من يتق و يصبر فان اللّٰہ لا يضيع أجر المحسنين
20_" عن سدير قال: سمعت ابا عبداللّٰہ (ع) يقول : إن فى القائم سنّة من يوسف (ع) ... فما تنكر ہذہ الا مة أن يكون اللّٰہ ان يفعل


بحجتہ ما فعل بيوسف ... ہم لا يعرفونہ حتى يا ذن الله عزوجل أن يعرّفهم نفسہ كما أذن ليوسف حين قال: ... أنا يوسف و ہذا أخى (1)
سدير كہتے ہيں كہ ميں نے امام جعفر صادق (ع) سے سنا كہ انہوں نے فرمايا:بے شك حضرت امام زمانہ عليہ السلام كے اندرايك صفت حضرت يوسف (ع) كى پائي جاتى ہے ... كہ يہ امت كسى شے كا انكار كررہى ہے ؟ ( كيا )خداوندمتعال آخرى حجت كے ليے ايك كام كو انجام دے جو حضرت يوسف (ع) كے ليے انجام ديا_وہ لوگ حجت خدا كو نہيں پہچانيں گے يہاں تك كہ خداوند متعال حكم دے گا كہ اپنا تعارف كرائيں جسطرح حضرت يوسف (ع) كو (اپنى شناخت كرانے كا ) حكم ديا تھا اور اس وقت انہوں نے كہا ( أنا يوسف و ہذا أخي ...)
------------------------------------------------
احسان :
احسان كى اہميت 14; احسان كى جزاء 8 ; احسان كى دعوت دينا 16 ; احسان كے موارد 15
اقرار :
اللہ تعالى كى نعمتوں كا اقرار 19
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كا اجر 13 ، 14 ;اللہ تعالى كى نعمتيں 6 ، 11 ، 12; اللہ تعالى كے اجر كا نظام اور قانون كے مطابق ہونا 18
امام المہدى (عج)
امام مہدى (عج) كى پہچان 20
برادران يوسف (ع) :
برادران يوسف (ع) اور يوسف 1 ، 2 ، 3 ; برادران يوسف (ع) كا تعجب 2 ;برادران يوسف كا سوال كرنا 3 ; برادران يوسف كى دعوت 16 ; برادران حضرت يوسف(ع) كى ملاقات 4
بنيامين :
بنيامين پر نعمتوں كا نزول 6 ،11;بنيامين سے يوسف (ع) كى ملاقات 4 ، 11 ;بنيامين كا صبر 7 ;بنيامين كا متقين ميں سے ہونا 7 ;بنيامين كا محسنين ميں سے ہونا 7 ;بنيامين كى عزت 9 ; بنيامين كى گواہى 5 ;بنيامين كے فضائل 7
تبليغ :
تبليغ كا طريقہ 17 ; تبليغ كا موقع 17 ; تبليغ ميں مناسب وقت كى شناخت 17
تقوا :

تقوی کی اہمیت 15 ; تقوی کی جزاء 8 ; تقوی کی دعوت 16;تقوی کے آثار 13
جزاء :
جزاء کے اسباب 13
.............

**1)علل الشرائع ص 244 ; ب 179 ; بحار الانوار ج 12 ص 283 ح 61_**


ذکر :
ذکر کی نعمت 19
روایت : 20
صابرین : 7
صابرین پر نعمتیں 12;صابرین کا اقتدار 12 ; صابرین کی جزاء کا حتمی ہونا 9،10 ; صابرین کی عزت 12
صبر:
صبر کی اہمیت 15; صبر کی جزاء 8 ; صبر کی دعوت 16 ;صبر کے آثار 13
عزت :
عزت کا سبب 19
فرصت :
فرصت سے استفادہ حاصل کرنا 17
قدرت:
قدرت کا سبب 19
مبلغین :
مبلغین کی ذمہ داری 17
متقین : 7
متقین کا اقتدارا 12 ; متقین کی عزت 12 ; متقین کی نعمتیں 12; متقین کے اجر کا حتمی ہونا 9 ، 10
محسنین :7
محسنین کا اقتدار 12 ;محسنین کی جزا کا حتمی ہونا 9 ،10 ; محسنین کی عزت 12; محسنین کی کامل جزاء کا ہونا 14
نعمت :
نعمت پانے والے 6;نعمت پانے والوں کی ذمہ داری 19 ; نعمت کا سبب19;نعمت کے مراتب 6
یوسف (ع) :
یوسف (ع) اور برادران 3 ، 16;یوسف (ع) پر احسان 8 ; یوسف (ع) پر نعمتوں کا آنا 6 ، 11 ; یوسف (ع) کا تقوی 8; یوسف (ع) کا دعوی 5 ;یوسف (ع) کا صبر 7 ، 8 ; یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 5 ،16;یوسف (ع) کا متقین میں سے ہونا 7 ;یوسف (ع) کا محسنین سے ہونا 7 ;یوسف (ع) کی بنیامین سے ملاقات 11 ;یوسف (ع) کی پہچان 1 ، 3 ، 20 ;یوسف (ع) کی تبلیغ 16 ;یوسف (ع) کی جزاء 8 ;یوسف (ع) کی حاکمیت 8; یوسف (ع) کی عزت 10 ;یوسف (ع) کی عزیزی 8;یوسف(ع) کی صداقت کے گواہ 5;یوسف (ع) کی قدرت 10 ;یوسف (ع) کے فضائل 7

649

قَالُواْ تَاللّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللّهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا لَخَاطِئِينَ (۹۱)
ان لوگوں نے کہا کہ خدا کی قسم خدا نے آپ کو فضیلت اور امتیاز عطا کیا ہے اور ہم سب خطاکار تھے (91)

1_ حضرت یوسف(ع) ، اپنے بھائیوں سے صاحب فضیلت اور افضل تھے_
لقد ء اثرك اللّہ علين
ایثار (آثر) کا مصدر ہے جو فضیلت دینے اور اختیار کرنے کے معنی میں آتاہے_
2_ حضرت یوسف (ع) کی فضیلت اور بزرگي، خداوند متعال کی طرف سے ان پر عنایت تھي_
لقد ء اثرك الله علين
3_حضرت یوسف (ع) کے بھائیوں نے خداوند متعال کی قسم اٹھاکر حضرت (ع) کی بزرگی و فضیلت کا اعتراف اور یقین کیا _
تاللّہ لقد اثرك اللّہ علين
حرف تاء (تاللّہ ) میں حرف قسم ہے_
4_ خداوند متعال کی قسم اٹھانا، جائز اور شریعت کے دائرے میں ہے _
تاللّہ لقد ء اثرك اللّہ علين
5_ خداوند متعال کے نام کی قسم اٹھانا، تاریخی حیثیت رکھنے کے علاوہ گذشتہ ادیان میں جائز تھا_
تاللّہ لقد ء اثرك اللّہ علين
6_ حضرت یوسف (ع) کے بھائیوں کو یقین و اعتقاد حاصل ہوگیا کہ ان کا مقام و منزلت خدا کی عطا ہے _
لقد ء اثرك اللّہ علين
7_ حضرت یوسف (ع) اور ان کے بھائي، انسان کی زندگی اور تاریخ کو بنانے میں خداوند متعال کے مؤثر ہونے پر اعتقاد اور یقین رکھتے تھے_
قدمن اللّہ علينا ... لقد إثرك اللّہ علين
8_ برادران یوسف نے حضرت یوسف (ع) کے حق میں خطا کے مرتکب ہونے کی تاکید اور اقرار کیا_
و إن كنّا لخاطئين

650

(ان) مذکورہ عبارت میں مثقلہ (إنّ) سے مخففہ میں تبدیل ہوا ہے اس پر دلیل (لخاطئين) کا لام ہے _
9_ برادران یوسف (ع) نے حضرت (ع) کے سامنے اپنے گناہ و غلطی کا اعتراف اور اپنے گذشتہ کاموں پرپشیمانی کا اظہار کیا _
و َ إن كنّا لخاطئين
------------------------------------------------
احکام 4
اقرار :
حضرت یوسف (ع) کے فضائل کا اقرا ر 3 ;خطا کا اقرار 7 ،9 ; گناہ کا اقرا ر9
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی بخشش 2
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف (ع) اور یوسف 3 ، 6 ، 8،9 ; برادران یوسف (ع) پر ایمان 7 ; برادران یوسف (ع) کا اقرار 3 ، 8،9
;برادران یوسف (ع) کوخدا کی شناخت 7 ; برادران یوسف کا گناہ 9;برادران یوسف (ع) کي پشیمانی 9 ; برادران یوسف (ع) کی غلطیاں 8 ،9 برادران یوسف (ع) کی فکر 6
تاریخ :

تاریخ میں تبدیلی کا سبب 7
خطا :
خطا سے پشیمانی 9
خود :
اپنے خلاف اقرار کرنا 8 ، 9
قسم اٹھانا :
خدا کی قسم اٹھانا 4 ; خدا کی قسم اٹھانے کی تاریخ 5 ; قسم اٹھانے کا ادیان الہی میں ہونا 5;قسم اٹھانے کا جائز ہونا 4 ;قسم اٹھانے کے احکام 4
گناہ :
گناہ سے پشيماني9
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) اور بھائي 1;حضرت یوسف (ع) پر ایمان 7 ; حضرت یوسف (ع) کا اللہ تعالی کی معرفت رکھنا 7 ;حضرت یوسف (ع) کا قصہ 8،9 ;حضرت یوسف (ع) کے فضائل 1 ; حضرت یوسف (ع) کے فضائل کا سبب 2 ، 6



قَالَ لاَ تَثْرَيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (٩٢)
یوسف نے کہا کہ آج تمھارے اوپر کوئي الزام نہیں ہے _خدا تمھیں معاف کردے گا کہ وہ بڑا رحم کرنے والا ہے (92)

1 _ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں کے ظلم و ستمسے چشم پوسی کرتے ہوئے انہیں معاف کردیا _
قال لا تثریب علیکم
بھائیوں کوسرزنش نہ کرنے کو مناسب نہ سمجھنا کے جملہ ( لا تثریب ...) اسکو بیان کرتا ہے کہ حضرت یوسف (ع) نے ان کو معاف فرمادیا_
2_ حضرت یوسف (ع) معاف کرنے والے اور انتقام لینے کی عادت سے دور تھے_
قال لاتثریب علیکم
3 _ حضرت یوسف (ع) نے نہ صرف بھائیوں کو سزا نہیں دی بلکہ ان کی ملامت کرنےسے بھی پرہیز کیا_
لا تثریب علیکم
(تثریب) ملامت کرنے اور گناہ پر سرزنش کرنے کو کہا جاتاہے(لسان العرب) سے یہ معنی لیا گیا ہے _
4 _ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں کے اعتراف خطاء کرنے کے بعد انکو اپنی اور دوسروں کی طرف سے سرزنش کرنے کو نا مناسب سمجھا_
لاتثریب علیکم الیوم
کلمہ (تثریب) نکرہ ہے _حرف نفی اور ( لام) کے بعد واقع ہواہے اسی وجہ سے ہر ملامت و سرزنش کو شامل ہے _ اور فاعل (سرزنش کرنے والے) کا ذکر نہ کرنا عموم پر دلالت کرتاہے یعنی نہ میں اور نہ کوئي اور جملہ ( لا تثریب علیکم الیوم) جملہ خبر ی اور مقام انشاء اور دستور میں واقع ہواہے یعنی ضروری ہے کہ تمھاری ملامت نہیں ہونی چاہیے اور کسی کو بھی نہیں چاہیے کہ تمہیں ملامت و سرزنش کرے_
5 _ انقام لینے کی قدرت کے باوجود معاف کردینا محسنین کی خصوصیات ہے _
فإن اللّه لا یضیع أجر المحسنین ... قال لا تثریب علیکم الیوم


6_ حضرت یوسف(ع) نے خداوند متعال سے دعا کی کہ میرے بھائیوں کی غلطیوں اور گناہوں کو معاف فرمادے_
یغفر اللّه لکم
(یغفر ...) کا جملہ دعا بھی ہوسکتاہے اور خبر بھی ہوسکتاہے_ لیکن مذکورہ بالا معنی پہلے احتمال کی صورت میں ہے _

7_ حضرت یوسف (ع) کے بھائیوں کا عمل، گناہ تھا اور خداوند متعال کی بخشش کے بغیر وہ سزا کے مستحق تھے_
یغفر اللّہ لکم
8_وہ لوگ جنہوں نے کسی پر ظلم و ستم کیا ہو پھر اس کے بعد اپنے گناہ کا اعتراف کرکے توبہ کرلیں تو ان کو ملامت کرنا اور سزا دینا نیك لوگوں سے دور ہے _
لا تثریب علیکم الیوم
(الیوم) ظرف اور (تثریب ) کے متعلق ہے _ ایسے وقت کو بیان کررہا ہے کہ جب برادران یوسف نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور اپنے گناہوں سے توبہ کی ( وإن کنّا لخاطئین)
9_ غلطی کرنے والوں سے درگذراور ان کی بخشش کے لیے دعا کرنا، نیك خصلت اور محسنین کی صفات میں سے ہے _
فإن اللّہ لا یضیع أجر المحسنین ... لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللّہ لکم
10_ خداوند متعال( أرحم الراحمین) ( تمام مہربانوںسے مہربان ترین) ہے _
و ہو أرحم الراحمین
11_ گناہوں کی مغفرت اور بحشش خداوند متعال کی صفات میں سے ہے _
یغفر اللّہ لکم
12_ خداوند متعال کا اپنے بندوں کے گناہوں کو بخش دینا اور معاف کردینا اسکی رحمت و مہربانی کا جلوہ ہے _
یغفر اللّہ لکم و ہو أرحم الراحمین
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ (یغفر اللہ ...) جملہ خبر یہ ہے _
13_ حضرت یوسف(ع) نے اپنے بھائیوں کو خدائي مغفرت اوراسکی رحمت انکے شامل حال ہونے کی بشارت دي_
14 _حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں کو رحمت الہی کے وسیع ہونے کی طرف توجہ مبذول کرواکر انہیں انکے گناہوں کی مغفرت پر امید دلائي_
یغفر اللّہ لکم و ہو أرحم الراحمین
(وہو ...) کا جملہ حالیہ ہے اور (یغفر اللّہ ) کے جملے کے لیے بمنزلہ تعلیل واقع ہوا ہے یعنی کیونکہ وہ ذات ( ارحم الراحمین) ہے اسی وجہ سے تمہارے گناہوں کو بخش دے گا _
یہ بات قابل ذکر ہے کہ خداوند متعال کی اس



صفت کو حضرت یوسف کا ذکر کرنا جبکہ وہ اپنے اوپر بھائیوں کے ظلم و ستم کو معاف کرچکے تھے اس بات کی طرف اشارہ کرتاہے کہ مجھ جیسے نے تمھیں معاف کردیا ہے لیکن وہ ذات میرے اور میرے علاوہ سب سے زیادہ مہربان ہے اسی وجہ سے شك ہی نہیں کہ آپ کو معاف فرما دے گا _
1 5_مظلوم کا ظالم کو صرف معاف کردینا کافی نہیں ہے بلکہ اسکی مغفرت، رحمت الہی سے بھی مشروط ہے_
لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللّہ لکم و ہو أرحم الراحمین
مذکورہ بالا معنی اس بات سے ہم حاصل کرسکتے ہیں کہ حضرت یوسف (ع) نے بھائیوں کے بارے میں اپنے حق کو معاف کرنے کے بعد خداوند متعال سے بھی دعا کی کہ ان کے گناہونکو معاف فرمادے_
16_ ظلم و ستم برداشت کرنے والوں کا ظالم اور ستمگروں کو معاف کردینا، ظالم و ستمگروں پر رحمت و مغفرت الہی کا پیش خیمہ ہے _
لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللّہ علیکم
17_ خداوند عالم کو ( ارحم الراحمین )جس صفت رحمت کی بخشش کرنے سے توصیف استغفار کے اداب اور مغفرت کیلئے دعا ہے _
یغفر اللہ لکم و ہو أرحم الراحمین
-----------------------------------------------
استغفار:
استغفار کے آداب 17
اسماء و صفات :

ارحم الراحمين 10 ، 17
اقرار :
گناہ کے اقرار کے آثار 8 ; غلطی کا اقرار کرنا 4
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی بخشش کا سبب16;اللہ تعالی کی بخشش کی اہمیت 7 ،14; اللہ تعالی کی بخشش کے آثار 15;اللہ تعالی کی خصلتیں 11 ; اللہ تعالی کی رحمت کی نشانیاں 12;اللہ تعالی کی رحمت کے آثار 15; اللہ تعالی کی مہربانی کی نشانیاں 12
امید لگانا :
بخشش پر امید لگانا 14
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف (ع) اور یوسف (ع) 7 ;برادران یوسف (ع) سے درگذر کرنا 1 ; برادران یوسف (ع) کا اقرار 4 ; برادران یوسف (ع) کا گناہ 7 ;برادران یوسف (ع) کو بشارت 13 ; برادران یوسف (ع) کی بخشش 7; برادران یوسف (ع) کے لیے استغفار 6 ; برادران یوسف (ع) کی خطا 4; برادران یوسف (ع) کی سزا 7



بشارت :
اللہ تعالی کی بخشش کی بشارت 13 ; اللہ تعالی کی رحمت کی بشارت 13
توبہ :
توبہ کے آثار 8
خطا کرنے والے :
خطا کرنے والوں کو معاف کرنا 9;خطا کرنے والوں کی بخشش 12; خطا کرنے والوں کے لیے استغفار 9 ; خطا کرنے والوں کے لیے دعا 9
دعا :
دعا کے آداب 17
ذکر:
اللہ تعالی کی رحمت کا ذکر 14
صفات :
پسندیدہ صفات 9
ظالمین :
ظالموں سے درگذ کرنا 16 ;ظالموں کا اقرار 8 ; ظالموں کی بخشش 16 ; ظالموں کی بخشش کے شرائط 15 ; ظالموں کی توبہ 8 ;ظالموں کی سزا 8 ; ظالموں کی سرزنش 8
عفو:
قدرت کے وقت عفو و بخشش کرنا 5
عمل :
ناپسند عمل 4
گناہ :
گناہ کی بخشش 11 ، 14; گناہ کے موارد 7
گناہ کرنے والے :
گناہ کرنے والوں کی بخشش 12
محسنین :
محسنین کی خصوصیات 5;محسنین کی صفات 9 ; محسنین کے فضائل 8
مظلوم :

مظلوم کا بخش دینا 15 ،16
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) اور ان کے بھائي 6 ، 13 ، 14 ; حضرت یوسف (ع) او ربھائیوں کا ظلم 1;حضرت یوسف (ع) اور بھائیوں کی ملامت 3 ، 4 ; حضرت یوسف (ع) کا حوصلہ و جرا ت 2 ، 3 ;حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 3 ، 4،6، 13 ، 14 ;حضرت یوسف (ع) کا معاف کرنا 1 ، 2 ، 3 ;حضرت یوسف (ع) کی بشارتیں 13; حضرت یوسف (ع) کی تعلیمات 14 ;حضرت یوسف (ع) کی خیرخواہی 6 ; حضرت یوسف (ع) کی دعا 6 ;حضرت یوسف (ع) کے فضائل 2



اذْهَبُواْ بِقَمِيصِي هَـذَا فَأَلْقُوهُ عَلَى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيراً وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ (٩٣)
جائو میری قمیص لے کر جائو اور بابا کے چہرہ پر ڈال دو کہ ان کی بصارت پلٹ آئے گی اور اس مرتبہ اپنے تمام گھر والوں کو ساتھ لے کر آنا (93)

1_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں کو اپنی خصوصی قمیض کے ساتھ کنعان کی طرف روانہ کیا _
اذھبوا بقمیصی ہذ
(ہذا ) کا لفظ اس پر دلالت کرتاہے کہ حضرت یوسف (ع) نے ایك مخصوص قمیض دے کر اپنے بھائیوں کو کنعان کی طرف روانہ کیا _
2 _ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں سے چاہا کہ اس قمیض کو والد گرامی کے چہرہ پر ڈال دینا تو ان کی بصارت پلٹ آئے گی _
فألقوہ علی وجہ أبی یأت بصیر
(یأت ) کا لفظ آیت شریفہ میں (یصیر) کے معنی میں ہے ( یعنی لوٹ آئے گی اور تبدیل ہوجائے گي) اور جملہ ( فارتد بصیراً) آیت 96 میں اس بات کی تائید کرتاہے_ یہ بات قابل ذکر ہے کہ بعض مفسرین کا یہ عقیدہ ہے کہ (یأت) کا معنی (آئے گا ) ہے _ اور (بصیراً) کا لفظ حال ہے یعنی جب وہ مصر کی طرف تشریف لائیں گے تو اس وقت صاحب بصیرت ہوں گے_
3_ حضرت یعقوب (ع) ،حضرت یوسف (ع) کی جدائي میں نابینا ہوگئے تھے _
یأت بصیر
4_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں سے چاہا کہ حضرت یعقوب (ع) کے چہرہ پر انکی قمیض ڈالنے میں جلدی کرنا اور اس میں تاخیر نہ کرنا _
اذہبوا ... فألقوہ علی وجہ أبي
مذکورہ تعبیر کا "فألقوہ " میں حرف فاء سے استفادہ کیا گیاہے "فألقوہ" یعنی کنعان پہنچتے ہی سب سے پہلے اس قمیض کو ان کے چہرہ پر ڈالنا_
5_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے والد گرامی کے نابین



ہوجانے پر آگاہ تھے_
یأت بصیر
6_ حضرت یوسف (ع) ، غیب اور آئندہ کے واقعات پر مطلع تھے_
فألقوہ علی وجہ أبی یأت بصیر
حضرت یوسف کی قمیض کا حضرت یعقو ب(ع) کی آنکھوں پر ڈالنےکا یہ اثر کہ وہ بابصیرت ہوجائیں گے یہ غیبی امور مینسے تھا اور حضرت یوسف (ع) اس پر اطلاع رکھتے تھے_
7_حضرت یعقوب (ع) کا حضرت یوسف (ع) کی قمیض سے بابصیرت ہونا حضرت یوسف (ع) کی کرامت تھي_
فالقوہ علی وجہ أبی یأت بصیر
(یأت) کا فعل ( فألقوہ) امر کا جواب ہے اسی وجہ سے حرف شرط مقدر کی وجہ سے مجزوم ہوگیا ہے اصل میں کلام یوں

ہے " إن تلقوه على وجہ أبی يأت بصيراً" یہ جملہ اس معنی میں ہے کہ حضرت یوسف (ع) کی قمیض کی تاثیرحضرت یعقوب (ع) کا بابصیرت ہوناہے _

8_خارق العادة چیزوں کا انبیاء سے ظاہر ہونا اور ان سے متعلقہ چیزوں سے مریضوں کی شفا یابی ممکن ہے _

اذهبوا بقميصی ہذا فالقوه على وجہ أبی يأت بصير

9_ حضرت یوسف(ع) نے اپنے بھائیوں سے چاہا کہ اپنے تمام اہل و عیال (خاندان یعقوب (ع) ) کو مصر میں لے آئیں_

و أتونی بأہلكم أجمعين

10_ حضرت یوسف (ع) اپنی حکومت کے زمانے میں حضرت یعقوب (ع) اور انکے خاندان کو اس ملك میں جگہ دینے میں كوئي مشکل و پریشانی نہیں رکھتے تھے_

و أتوتی بأہلكم اجمعين

11_ اپنے رشتہ داروں اور تعلق رکھنے والوں کی مدد کرنا نیك صفت اور نیك لوگوں کی خصوصیات میں سے ہے _

و أتونی بأہلكم اجمعين

12 _ "عن أبی جعفر (ع) " فی قولہ تعالى قال ...(اذہبوا بقميصی ہذا) الّذی بلّتہ دموع عيني ... (1) امام باقر (ع) سے اللہ تعالی کے اس قول (اذهبوا بقميصی ہذا) کے بارے میں روایت ہے کہ اس قمیض کو لے جائیں جو میری آنکھوں کے آنسوں سے بھری ہوئي ہے (اسکو اپنے ہمراہ لے جائیں) _

------------------------------------------------

آل یعقوب (ع) :

.............

**1) تفسیر عیاشی ج2 ص 196 ، ح 79 ;نورالثقلین ج/2 ص 462 ح 185_**



آل یعقوب سے کوچ کرنے کی درخواست کرنا 9آل یعقوب (ع) کا مصر میں رہنا 10;

انبیاء (ع) :

ابنیاء (ع) اور خارق العادہ کام 8; انبیاء اور مریضوں کی شفا8

برادران یوسف (ع) :

برادران یوسف (ع) کا کنعان کی طرف لوٹ جانا 1

رشتہ دار:

رشتہ داروں کی امداد کرنا 11

روایت: 12

صفات:

پسندیدہ صفات11

محسنین :

محسنین کی خصوصیات 11

حضرت یعقوب (ع) :

حضرت یعقو ب(ع) کا حضرت یوسف (ع) سے جدا ہونا 3;حضرت یعقوب (ع) کا مصر میں ٹھہرنا 10 ; حضرت یعقوب (ع) کی بصارت 2 ، 7 ; حضرت یعقو ب(ع) کی شفاء 2 ، 7 ; حضرت یوسف (ع) کی نابینائي کے اسباب 3

حضرت یوسف (ع) :

حضرت یوسف (ع) اور بھائي 1 ، 4 ، 9 ; حضرت یوسف (ع) اور یعقوب (ع) کی نابینائي 5;حضرت یوسف (ع) کا علم غیب 6 ; حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 4 ،5 ، 7 ، 12 ;حضرت یوسف (ع) کی جدائي کے آثار 3 ;حضرت یوسف (ع) کی حکومت کی خصوصیات 10 ;حضرت یوسف (ع) کی خواہشات 2 ، 4 ،9 ; حضرت یوسف (ع) کی قمیض 1 ، 2، 12،4;حضرت یوسف (ع) کے فضائل 6 ،7 ; حضرت یوسف (ع) کے کرامات 7

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلاَ أَن تُفَنِّدُونِ (٩٤)
اب جو قافلہ مصر سے روانہ ہوا تو ان کے پدر بزرگوار نے کہا کہ میں یوسف کی خوشبو محسوس کررہاہوں اگر تم لوگ مجھے سٹھیا یا ہوا نہ کہوا(94)

1_ فرزندان یعقوب (ع) کا قافلہ قیمتی ہدیہ اور واضح دلیل کے ساتھ کہ حضرت یوسف (ع) صحیح و سالم ہیں مصر سے کنعان کی طرف چلا_
اذهبوا بقميصى ہذا ... و لما فصلت العير
(فصلت) کو (فصول ) کے مصدر سے لیا گیا ہے اور (فصول) کا معنی خارج ہونا اور جدا ہونے


کا ہے _
2_حضرت یعقوب (ع) ، نے دور کے فاصلے سے (کنعان سے مصر تك ) حضرت یوسف (ع) کی قمیض سے ان کی خوشبواستشمام کرلی _
و لما فصلت العير قال أبوہم إنى لاجد ريح يوسف
(قال أبوہم ...) کا جملہ ( لما فصلت ...) کے لیے جواب شرط ہے اس سے معلوم ہوتاہے کہ حضرت یوسف (ع) کی خوشبو کا سونگھنا اور قافلے کے ہمراہ حضرت (ع) کی قمیض کے ہونے کے ساتھ مربوط ہے _حالانکہ وہ قافلہ ابھی مصر کے قریب تھا _ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یعقوب (ع) نے بہت دور سے حضرت یوسف (ع) کی خوشبو کو ان کی قمیض سے محسوس کیا _
3 _ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں کے مصر سے نکلتےاپنی دریافت کردہ چیز (حضرت یوسف(ع) کی خوشبو کا احساس) کو اپنے نزدیك بیٹھے ہوئے لوگوں کے سامنے بیان فرمایا _
و لما فصلت الصير قال أبوہم إنى لاجد ريح يوسف
4 _ حضرت یعقوب (ع) کی معجزانہ قوۃ شامہ ( سونگھنے کی طاقت ) اور بہت دور فاصلہ سے حضرت یوسف (ع) کی خوشبو کو استشمام کرنے کی کرامت _
و لما فصلت العير قال أبوہم إنى لاجد ريح يوسف
5_ہر انسان کی ایك مخصوص خوشبو ہوتیہے_
إنى لاجد ريح يوسف
6_ خوشبو کا پھیلنا محدود نہیں ہے وہ اپنے مقام و منبع سے بہت دور تك کے فاصلے تك پھیل سکتی ہے _
و لما فصلت العير قال أبوہم إنى ل اجد ريح يوسف
7_ حضرت یعقو ب(ع) کا خاندان ،حضرت یوسف (ع) کے زندہ ہونے کے بارے میں حضرت (ع) کی باتوں کا انکار کرتے تھے_
قال أبوہم ... لو لا ا ن تفندون
یہ بات واضح ہے کہ جملہ (إنى لا جد ...) (لولا ...) کے جملے کا جواب نہیں ہوسکتا_ کیونکہ خواہ وہ لوگ حضرت یعقوب (ع) کی فکر کو درست خیال کرتے یا نہ انہوں نے حضرت یوسف (ع) کی خوشبو کو محسوس کیا تھا اس وجہ سے شرط کا جواب محذوف ہے اور حالیہ و مقامیہ قرائن اس بات کا مؤید ہوسکتے ہیں کہ اس جواب شرط کا جملہ مثل اس کے ہے ( لما کذبتمونی ...) ( تم مجھے نہ جھٹلاتے اور حضرت یوسف (ع) کے وصال کے نزدیك ہونے پر یقین کرلیتے)
8_ حضرت یعقوب (ع) پران کے خاندان والے یہ تہمت لگاتے کہ بڑھاپے اور زیادہ عمر نے حضرت (ع) کے عقل و خرد پر اثر کیا ہوا ہے_
لو لا أن تفنّدون
(فنّد) کا معنی بڑھاپے کی وجہ سے عقل پر اثر ہون


ہے _ اور (تفندون کا مصدر ) تفنید ہے یعنی کسی کے فکرو اندیشہ کو بڑھا پے کی وجہ سےضعیف قرار دینا ( کشاف ) _

9_حضرت یعقوب (ع) کے رشتہ دار،ان سے جسارت اور بے ادبی کا سلوك کرتے تھے_
لو لا أن تفنّدون
10_حضرت یعقوب (ع) کے رشتہ داروں اور اقرباء کی طرف سے انکی شخصیت کا پامال ہونا_
لو لا أن تفنّدون
11_ علماء کاجہلاکے درمیان زندگی بسرکرنا رنج اور مشکلات کا باعث ہے _
إنی لا جد ریح یوسف لو لا ان تفنّدون
12_مصر کی طرف تیسرے سفر کےلیے حضرت یوسف (ع) اور بنیامین کی تلاش کے لیے فرزندان یعقوب(ع) میں سے کچھ لوگ گئے تھے_
یا بنی اذهبوا ... و لما فصلت العیر قال أبوہم لو لا ان تفنّدون
(قال أبوہم ...)کے جملہ سے یہ ظاہر ہوتاہے کہ حضرت یعقوب (ع) جن سے مخاطب ہیں وہ حضرت کے بیٹے ہیں اس بناء پر ( لو لا ان تفنّدون)کے جملے میں مخاطبین ان کے بیٹے ہیں اس سے ظاہر ہوتاہے کہ حضرت یوسف (ع) اور بنیامین کی تلاش کے لیے حضرت کے کچھ بیٹے مصر کی طرف گئے تھے( یا بنی اذهبوا ...) اور ان میں سے بعض اپنے بابا کے پاس رہ گئے تھے_
13_ عن أبی عبدالله (ع) قال: ... ان ابراہیم لما أوقدت لہ النار أتاہ جبرئیل (ع) بثوب من ثیاب الجنة ... فلما حضر إبراہیم الموت جعلہ فی تمیمہ و علّقہ إسحاق علی یعقوب ، فلما ولد یوسف(ع) علّقہ علیہ فکان فی عضدہ ... فلمأخرجہ یوسف بمصر من التمیمة و جد یعقوب ریحہ و ہو قولہ : "إنی لا جد ریح یوسف ..." فہو ذلك القمیص الذی أنزل الله من الجنہ ...(1)
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم (ع) کو جلانے کے لیے آگ کو روشن کیا گیا تو حضرت جبریل (ع) جنت کی قمیضوں میں سے ایك قمیض ان کے لیے لائے ...جب حضرت ابراہیم (ع) اس دنیا سے جانے لگے تو اسکو ایك جلد میں رکھ کر حضرت اسحاق (ع) کے لیے تعویذ بناکر دیا حضرت اسحاق (ع) نے حضرت یعقوب (ع) کے گلے میں ڈال دیا جب حضرت یوسف (ع) اس دنیا میں تشریف لائے توحضرت یعقوب (ع) نے (اسکو) حضرت یوسف (ع) کو باندھ دیا وہ حضرت یوسف (ع) کے بازو پر بندھا ہوا تھا پس جب حضرت یوسف(ع) نے مصر میں اسے جلد سے نکالا تو حضرت یعقو ب(ع) کو اسکی خوشبو آئي
.............

**1) کافی ج1 ص 232 ح 5 ; نورالثقلین ج2 ص 463ح 187_**


یہی وجہ تھی کہ حضرت یعقوب (ع) نے یہ جملہ فرمایا (إنی لاجد ریح یوسف ...) پس یہ وہ قمیض تھی کہ جسکو خداوند متعال نے جنت سے بھیجا تھا ...
------------------------------------------------
آل یعقوب (ع) :
آل یعقو ب(ع) اور حضرت یوسف (ع) کی زندگی 7; آل یعقوب اور یعقوب (ع) 9،10; آل یعقوب (ع) کی اہانتیں 9 ، 10 ; آل یعقوب(ع) کی تہمتیں 8
انسان :
انسانوں کی خوشبو 5 ; انسانوں کی خصوصیات 5
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف اور حضرت یوسف (ع) کی سلامتي1; برادران یوسف (ع) کا تحفہ 1 ;برادران یوسف(ع) کاکنعان کی طرف لوٹنا 1; برادران یوسف (ع) کا مصر کی طرف تیسرا سفر 12
خوشبو :
خوشبو کی حدود کا وسیع ہونا 6
روایت : 13
زندگی :

زندگی کا دکھ و دردوالا ہونا 11
علماء:
علما، جہلاء کے درمین 11; علماء کے دکھی ہونے کے موارد 11
حضرت یعقوب (ع) :
حضرت یعقوب (ع) اور حضرت یوسف (ع) کا پیراہن 2;حضرت یعقوب (ع) اور حضرت یوسف (ع) کی خوشبو 2 ، 3 ، 4 ، 13;حضرت یعقوب (ع) پر بے عقلی کی تہمت 8 ; حضرت یعقوب (ع) کا قصہ 2 ، 3، 4، 8 ، 9 ، 10 ;حضرت یعقوب (ع) کی اہانت 9 ; حضرت یعقوب (ع) کی پیشگوئي 3 ;حضرت یعقوب (ع) کی شخصیت کی توہین 10; حضرت یعقوب (ع) کی کرامات 3،4
حضرت یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کا پیراہن 3،1 ; حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 7، 12 ، 13;حضرت یوسف (ع) کی خوشبو کا سونگھنا 2 ، 3 ، 4 ; حضرت یوسف (ع) کے زندہ ہونے کو جھٹلانے والے7



قَالُواْ تَاللّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلاَلِكَ الْقَدِيمِ (٩٥)
ان لوگوننے کہا کہ خدا کی قسم آپ ابھی تك اپنی پرانی گمراہی میں مبتلا ہیں(95)

1_ حضرت یعقوب (ع) کے رشتہ دار،حضرت یوسف(ع) کے زندہ ہونے پر حضرت یعقوب(ع) کے یقین کو دیرینہ خطاء اور انکے اس پر اصرار کوا نکی ضعف عقلی کا سبب قرار دیتے تھے _
إنك لفی ضلالك القدیم
فرزندان یعقوب (ع) اور حضرت کے رشتہ داروں کا اس جملہ (ضلالك القدیم ) (پرانی غلطي) سے مراد ممکن ہے یہ ہو کہ وہ حضرت یوسف (ع) کو زندہ سمجھتے یا یہ کہ اسکو دوسرے بیٹوں پر افضل جانتے تھے اور یہ بھی بعید نہیں ہے کہ دونوں معنی مراد ہوں_
2 _ حضرت یعقوب (ع) کے رشتہ دار، قسم اٹھاکر حضرت (ع) یعقوب(ع) کو یوسف (ع) سے بے حدمحبت اور دوسروں سے افضل سمجھنے میں فکری خطا و کج روی سے متہم کرتے تھے _
إنك لفی ضلالك القدیم
3 _ حضرت یعقوب (ع) ، حضرت یوسف (ع) کی جدائي کے
پورے عرصہ میں ہمیشہ ان کے زندہ ہونے پر یقین رکھتے تھے اور اپنے ساتھیوں کے سامنے اسکا اظہار کرتے تھے_
قال أبوہم إنی لأجد ریح یوسف ... قالوا تاللّہ إنك لفی ضلالك القدیم
4 _ حضرت یعقوب (ع) کے رشتہ داروں نے یوسف (ع) کی خوشبو استشمام کی خبر کو جھٹلایا اور اس احساس کو انکی ضعف فکری کا سبب قرار دیا _
قالوا أبوہم إنی لاجد ریح یوسف ... قالوا تاللّہ إنك لفی ضلالك القدیم
5_حضرت یعقوب (ع) کے رشتہ داروں نے حضرت (ع) کے بلند منزلت و مرتبہ کے ساتھ بے ادبی و جسارت کي_
إنك لفی ضلالك المبین
6_ خداوند متعال کے نام کی قسم اٹھانا، تاریخ بشر میں

بہت قدیمی ہے_
قالوا تاللہ إنك لفی ضلالك المبین
7_" نشیط ... قال: قلت لا بی عبداللّہ(ع) :اكان إخوة یوسف صلوات اللّہ علیہ أنبیاء قال: لا و لا بررة أتقیاء و كیف و ہم یقولون لابیهم یعقوب : " تاللّہ إنك لفی ضلالك القدیم" (1) نشیط نے كہا : كہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے سوال كیا كہ مولا برادران یوسف (ع) پیغمبر تھے؟آپ(ص) نے فرمایا نہیں بلكہ نیك اور پرہیزگار لوگوں میں سے بھی نہیں تھے_یہ كیسے پیغمبر ہوسكتے ہیں جو اپنے باپ یعقوب (ع) كو یہ كہیں: (تاللہ إنك لفی ضلالك القدیم )_
------------------------------------------------
آل یعقوب (ع) :
آل یعقوب (ع) اور یعقوب (ع) 1 ،2،4،5 ;آل یعقو ب(ع) اور یوسف (ع) كا زندہ ہونا1;آل یعقوب (ع) كا قسم اٹھانا 2 ; آل یعقوب (ع) كی اہانتیں 5; آل یعقوب (ع) كی تہمتیں 1،2 ;آل یعقوب (ع) كی فكر 1
برادران یوسف :
برادران یوسف (ع) اور نبوت 7 ; برادران یوسف اور یعقوب (ع) 7 ; برادران یوسف (ع) كی تہمتیں 7
روایت :7
قسم اٹھانا :
قسم اٹھانے كی تاریخ 6 ; اللہ تعالی كی قسم اٹھانا 6
یعقوب (ع) :
حضرت یعقوب (ع) اور حضرت یوسف (ع) كا زندہ ہونا 3; حضرت یعقوب (ع) اور حضرت یوسف (ع) كی خوشبو 4; حضرت یعقوب (ع) پر خطا كی تہمت 1 ، 2;حضرت یعقوب(ع) پر اكج فكر كی تہمت 1 ، 4 ;حضرت یعقوب (ع) كا علم غیب 3 ; حضرت یعقوب (ع) كا قصہ 1 ، 2 ،3،4، 5 ;حضرت یعقوب (ع) كی اہانت كرنا 5 ;حضرت یعقوب (ع) كی پیش گوئي 3 ;حضرت یعقوب (ع) كی حضرت یوسف (ع) سے محبت 2;حضرت یعقوب (ع) یوسف (ع) كی جدائي میں 3
حضرت یوسف (ع) :
یوسف (ع) كا قصہ 3
.............

**1) تفسیر عیاشی ج2 ص 194 ح 74 ; نورالثقلین ج2 ص 464 ح 192_**

663

فَلَمَّا أَن جَاء الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَى وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيراً قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ (٩٦)
اس كے بعد جب بشیر نے آكر قمیص كو یعقوب كے چہرہ پر ڈال دیا تو دوبارہ صاحب بصارت ہوگئے اور انھوں نے كہا كہ میں نے تم سے نہ كہا تھا كہ میں خدا كی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو(96)

1_ حضرت یوسف (ع) كا پیراہن لے آنے والا بشارت دینے كے عنوان سے قافلہ كے دوسرے افرادكی نسبت جلدی سے حضرت یعقوب (ع) كی خدمت میں حاضر ہوا _
فلما أن جاء البشیر
(بشیر) بمعنی اسم فاعل (مبشر) اس كو كہا جاتاہے جو خوشی كے پیغام كو پہنچائے_ قابل ذكر ہے كہ اگر (بشیر) بھی فرزندان یعقوب (ع) كے ہمراہ حضرت (ع) كی خدمت میں پہنچاہوتا تو سب سے مناسب یہ تھا كہ جملے كو اس طرح ذكر كیا جاتا (فلماّ أن جاء القاه البشیر علی وجہہ) لیكن كہا گیا (فلما أن جاء البشیر) اس معنی كو ظاہر كرتا ہے كہ خوشی كی خبر دینے والا دوسرے افراد كی نسبت پہلے پہنچ گیا تھا_
2_ فرزندان یعقوب (ع) كے قاصد نے اپنے ہمراہ یوسف (ع) كے پیراہن كولا كر حضرت یوسف (ع) كے زندہ ہونے كی یعقوب (ع) كوبشارت دی _
فلما أن جاء البشیر

بشارت اور مسرت بخش خبر کا مصداق، حضرت یوسف (ع) کے زندہ ہونے اور انکی حکومت کی خبر نیز ان کا اپنے ہمراہ معجزه نما پیراہن کا ہوناہے_ یہ بات قابل ذکر ہے کہ آیت نمبر 93 میں ذکر جملہ (اذہبوا بقمیض) یہ بتاتا ہے کہ بشیر وہ برادران یوسف میں سے ایك تھا نہ کہ ان کے علاوہ کوئي دوسرا شخص
3_بشارت دینے والے کا پہلا کام،حضرت یعقوب (ع) کی ملاقات کے وقت پیراہن یوسف (ع) کوحضرت


یعقوب (ع) پر ڈالنا تھا_
فلما أن جاء البشیر ألقاه علی وجہہ
جملہ (ألقاه ...) ( فلما أن جا البشیر) کا جواب ہے_ لہذا پیراہن کا ان پر ڈلنا فقط اسکے آنے اور بشارت دینے سے متحقق ہوگیا _ اسمیں (أن) کا حرف زائدہ ہے اور تاکید کرتا ہے کہ اس کے آنے اور پیراہن کے ڈالنے کے درمیان کوئي فاصلہ نہیں ہے _
4 _ حضرت یعقوب (ع) کے چہرے پر قمیض یوسف (ع) کی قمیض ڈالنے سے فوراً ان کی آنکھوں میں روشنی آگئي اور انکی بصارت لوٹ آئي_
ألقاه علی وجہہ فارتد بصیر
(ارتداد) (ارتد) کا مصدر ہے جسکا معنی کسی شے کااپنی پرانی صورت یا حالت پر لوٹ آنا ہے _(فارتد ...) میں فاء کے دو معنی ہیں 1_پیراہن ڈالنے اورحضرت یعقوب(ع) مینبصارت آنے کے درمیان ترتب اور سببیت کو بتاتاہے2_ ان دونوں کے درمیان کوئي فاصلہ اور وقفہ نہیں ہے_
5_حضرت یوسف (ع) کی یہ پیشگوئي پوری ہوگئي کہ ان کے پیراہن کے وسیلہ سے حضرت یعقوب (ع) کی بینائي واپس لوٹ آئے گي_
اذہبوا بقمیض ہذا فألقوه علی وجہ أبی یأت بصیراً ... ألقاه علی وجہہ فارتد بصیر
(ألقاه) میں (ه) کی ضمیر قمیض کی طرف لوٹتی ہے اور (وجہہ) و (ارتد) کی ضمیریں حضرت یعقوب (ع) کی طرف لوٹتی ہیں لیکن (ألقي) کے فاعل کی ضمیر میں دو نظریے ہیں _ 1_بعض کے نزدیك (بشیر)کی طرف لوٹتی ہے_ 2_ بعض کے نزدیك یعقوب (ع) کی طرف لوٹتی ہے _
6_ پیغمبران الہی کی چیزوں کے متبرّك ہونے کا جواز _
ألقاه علی وجہہ فارتد بصیر
7_ پیغمبروں کی چیزوں سے تبرك کے ذریعہ شفاء پانا ممکن ہے _
ألقاه علی وجہہ فارتد بصیر
8_ حضرت یوسف (ع) کا معجزه اور کرامت کا ظہور یہی تھا کہ حضرت (ع) کے پیراہن سے یعقوب (ع) کی نابینا آنکھوں کو شفا حاصل ہوئي _
ألقاه علی وجہہ فارتد بصیر
9_حضرت یعقو ب(ع) ،حضرت یوسف (ع) کی بشارت حیات سے پہلے ہی ان کے زندہ ہونے پر مطمئن تھے_
ألم أقل لکم إنی أعلم من اللہ ما لا تعلمون
(من اللہ) کا معنی ممکن ہے " خدا کی طرف سے"ہو اور یہ بھی احتمال ہے"خدا کے بارے میں ہو"_ اگر پہلے والا معنی لیں تومقام کی مناسب سے جملہ (ما لا تعلمون) کا معنی حضرت یوسف (ع) کا زندہ ہونا اور انکا دیدارو غیره ہے _
10_حضرت یعقوب(ع) اپنے بیٹوں کے برعکس حضرت یوسف (ع) کی جدائي کے دن ختم ہونے پر اطمینان رکھتے تھے_


ألم أقل لکم إنی أعلم من اللہ ما لا تعلمون
11_حضرت یعقو ب (ع) اپنے اس یقین کہ حضرت یوسف (ع) زنده ہیں اور ان کی جدائي کے دن ختم ہونے والے ہیں کا اپنے رشتہ داروں کے سامنے اظہار کرتے تھے_
ألم أقل لکم إنی أعلم من اللہ ما لا تعلمون
12_ حضرت یعقوب (ع) کا یوسف (ع) کے زنده ہونے اور ان سے ملاقات کا علم ایسا تھاجو خداوند متعال کی طرف سے

ان کو عطاکیا گیا تھا_
ألم أقل لكم إنى أعلم من اللّه ما لا تعلمون
13_حضرت یعقوب(ع) ، خداوندمتعال کے بارے میں ایسے حقائق و صفات سے واقف تھے جو دوسروں پر مخفی و پوشیدہ تھے_
ألم أقل لكم إنى أعلم من اللّه ما لا تعلمون
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ ( من اللّه ) کا معنی "خداوند متعال کے بارے میں"ہو_ اسی بنیاد پر ( ما لا تعلمون)کا جملہ صفات اور خصوصیات الہی سے شمار ہوگا_
14_ غیب سے آگاہی اور علوم الہی سے بہرہ مند ہونا ، پیغمبروں کی خصوصیات میں سے ہے _
ألم أقل لكم إنى أعلم من اللّه ما لا تعلمون
15_ فرزندان یعقوب (ع) کا حقائق الہی سے ناآگاہ اور جاہل ہونا _
ألم أقل لكم إنّى أعلم من اللّه ما لا تعلمون
16_ "عن ابی عبداللّه (ع) قال: ... " فلمّا أن جاء البشير و ہو يہوداإبنہ ... (1)
حضرت امام جعفرصادق(ع) سے روایت ہے کہ آپ(ع) نے فرمایا ( فلما أن جاء البشير ) میں بشیر سے مراد حضرت یعقوب (ع) کا بیٹا یہودا ہے_
------------------------------------------------
احکام : 6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا فضل 12
انبیاء (ع) :
انبیاء سے متعلق اشیاء 6 ،7 ;انبیاء سے متعلق چیزوں کا شفا بخش ہونا 7;انبیائ(ص) سے متعلق چیزوں کا متبرّك ہونا 7،6;انبیاء (ع) کا علم غیب 14; انبیاء (ع) کا علم لدنی 14;انبیاء کی خصوصیات 14
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف کو اللہ تعالی کی شناخت 15; برادران یوسف (ع) کی جہالت 15
تبرك:
تبرك کا شرعب جواز 6
.............

**1) كمال الدين صدوق ص 142 ، ح 9 ; نورالثقلين ج2 ص 425ح 195_**


روایت 16
شفاء:
شفاء ملنے کے اسباب 7
علم غیب :
علم غیب کا سرچشمہ 14
یعقوب (ع) :
یعقوب (ع) اور آل یعقوب 11; یعقوب (ع) اور انکے بیٹے 11;یعقوب (ع) اور یوسف (ع) کا زندہ ہونا 9، 11،10 ، 13;یعقوب پر فضل و مہربانی 12;یعقوب (ع) کا علم غیب 9 ،12،10 ، 13; یعقوب (ع) کا قصہ 4 ، 11;یعقوب (ع) کو بشارت 1 ، 2 ، 3;یعقوب (ع) کو خدا کی شناخت 13; یعقوب (ع) کو شفاء 4 ، 5 ،8 ;یعقوب (ع) کی بصارت 4 ، 5 ،8; یعقوب (ع) کے فضائل 13
یوسف (ع) :
یوسف (ع) کا پیراہن 3 ، 4، 5 ، 8; یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 5،4،3; یوسف (ع) کا معجزہ 8;یوسف (ع) کی بشارت دینے

والا 1 ، 2 ، 3;یوسف (ع) کے کرامات 4 ، 8; یوسف (ع) کے قصہ کی خوشخبری دینے والا 16;یوسف (ع) کے موجود ہونے کی پیشگوئي 5
یہودا:
یہودا کی خوشخبریاں 16

قَالُواْ يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ (٩٧)
ان لوگوں نے کہا بابا جان اب آپ ہمارے گناہوں کے لئے استغفار کریں ہم یقینا خطاکار تھے(97)

1_ فرزندان یعقوب(ع) نے ان کے سامنے اپنے آپکو گنہگارقرار دیا اور اپنے گناہ کا اقرار و اعتراف کیا _
قالوا يآبانا استغفر لناذنوبنا إنا كنّا خاطئين
2 _ فرزندان یعقوب(ع) ، حضرت یعقوب (ع) و یوسف (ع) اور بنیامین کے ساتھ اپنے اس سلوك و برتاؤ کو گناہ سمجھنے کے باو جود اس کے مرتکب ہوئے_
قالوا يأ بانا استغفر لنا ذنوبنا إنا كناخاطئين
یہاں(ذنوبنا) سے مراد قرینہ مقام کی وجہ سے فرزندان یعقوب (ع) کا حضرت یعقوب (ع) اور حضرت یوسف (ع) و بنیامین کے ساتھ برتاؤ ہے_
3 _ فرزندان یعقوب(ع) نے حضرت یعقوب (ع) و حضرت


یوسف (ع) اور بنیامین کے ساتھ اپنے ناروا سلوك پر پشیمانی اور ندامت کا اظہار کیا _
يأ بانا استغفر لنا ذنوبن
4_فرزندان یعقوب (ع) نے التماس کے انداز میں ان سے درخواست کی کہ وہ خداوند متعال سے انکے گناہوں کی مغفرت طلب کریں _
يأ بانا استغفر لنا ذنوبن
فرزندان یعقوب (ع) کا (يا أبانا )(اے ہمارے والد گرامي)( کے ذریعہخطاب ان کی مہر و محبت کو جلب کرنے اور ان کی پدری شفقت کو ابھارنے کے لیے ہے ( اے ہمارے والد گرامي) جسکو مذکورہ متن میں (التماس کے انداز) سے تعبیر کیا گیاہے_
5_ فرزندان یعقوب(ع) ان کے بارگاہ ایزدی میں تقرب پر یقین اور اس کے معترف تھے_
يأبانا استغفر لنا ذنوبن
6_ گناہوں سے استغفار کرنا ضروری ہے_
استغفر لنا ذنوبن
7_ پیغمبروں سے اپنے گناہوں کی مغفرت اور دعا کی درخواست کے لیے توسل کرنا جائز ہے _
يأبانا استغفر لنا ذنوبن
8_ فرزندان یعقوب نے حضرت (ع) سے درخواست کی کہ حضرت یوسف (ع) کے ہاں انکی سفارش کریں اور انکی غلطوں سے درگذر کرنے کے لیے کہیں _
يأبانا استغفر لنا ذنوبن
فرزندان یعقوب (ع) کی اس کلام ( استغفر لنا ذنوبنا ) میں (ربّنا) کا لفظ نہ ہونا اور اس کے مقابلہ میں حضرت یعقوب(ع) کا ان کے جواب میں جملہ (سوف استغفر لكم ربي)میں کلمہ (ربّي)کی تصریح کرنا، مذکورہ بالا معنی کو بتاتاہے_ اور حضرت یعقوب (ع) کا یہ تصریح کرنا کہ فقط ذات پروردگار ہی معاف کرنے والی اور مہربان ہے _ممکن ہے اس احتمال کا مؤیدہو _
------------------------------------------------
احکام :7
استغفار :

گناہ سے استغفار کرنا 6 ; استغفار کی اہمیت 6
اقرار :
گناہ کا اقرار1،2
انبیاء :
انبیاء سے دعا کی درخواست کرنا 7
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف اور بنیامین 2،3; بردران یوسف(ع) اور حضرت یعقوب (ع) 2،3، 4،5; برداران یوسف(ع) اور یوسف(ع)
2; برادران یوسف (ع) کا اقرار 1، 2، 5;برادران یوسف (ع) کی فکر 5;برادران یوسف (ع) کی خواہشات و امیدیں
4،8;برادران یوسف (ع) کی پشیمانی 3; برادران یوسف (ع) کے برتاؤ کا طریقہ 2،


3;برادران یوسف (ع) کے لیے استغفار 4
توسل:
انبیاء سے توسل کاجائز ہونا 7; توسل کے احکام 7 ; غیراللہ سے توسل کرنے کا جواز 7
خود :
اپنے خلاف اقرار کرنا 1
رفتار :
ناپسندیدہ رفتار سے پشیمان ہونا 3
یعقوب(ع) :
حضرت یعقوب (ع) کا مقرب الہی ہونا 5; حضرت یعقوب (ع) کی شفاعت 8
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 3، 4، 8;حضرت یوسف (ع) کو سفارش کرنا 8

قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيَ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (۹۸)
انھوں نے کہا کہ میں عنقریب تمھارے حق میں استغفار کروں گا کہ میرا پروردگار بہت بخشنے والا او رمہربان ہے (98)

1_ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں کے ان پر ظلم روا رکھنے کو در گذر کر کے معاف فرمادیا _
قال سوف أستغفر لكم ربّي
2_ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں کو یہ نوید دی کہ وہ بہت جلد خداوند متعال کی درگاہ میں ان کے گناہوں کی بخشش کی درخواست اور انکی شفاعت کریں گئے _
قال سوف استغفر لكم ربّي
3_ گناہوں کا معاف کرنا، خداوند متعال کی صفات میں سے ہے _
قال سوف استغفر لكم ربّي
4_بندونکے گناہونکی بخششخداوند متعال کی ربوبیت کا جلوہ ہے _
قال سوف أستغفر لكم ربّي
5_انبیاء پرستم روا رکھنا، قابل بخشش ہے _
سوف أستغفر لكم ربّي
6_ ربوبیت الہیکی طرف توجہ، آداب دعا و استغفار میں


سے ہے _

سوف أستغفر لكم ربّي
7_ اولاد کے حق ميں والدين کی دعا، مستجاب ہونے کے قريب تر ہے _
يا با نا أستغفرلنا ...قال سوف أستغفر لکم ربّي
فرزندان يعقوب (ع) کا حضرت(ع) سے گناہوں کی مغفرت کرنے کی درخواست کرنا يہ بتاتا ہے کہ وه حضرت (ع) کی دعا کو اجابت کے قريب تر سمجھتے تھے چاہے اس لحاظ سے کہ وه ان کے باپ ہيں يا اس اعتبار سے کہ الله کے نبی ہيں يا ان کی نظر ميں دونوں لحاظ تھے _
8_وساطت اور شفاعت انبياءٔ، خداوند متعال کے ہاں مخلوق کے گناہوں کی بخشش اور ان کے ليے اسکی رحمت کو جلب کرنے کے ليے انبياء کرام کا وسيلہ ہے _
سوف استغفر لکم ربّي
9_ غلطی کرنے والوں سے درگذر اور ان کے ليے دعا کرنا، نيك خصلت اور پيغمبروں کی صفات ميں سے ہے _
يأ بانا استغفرلنا ...قال سوف أستغفر لکم ربّي
10_ اجابت دعا اور گناہوں کی بخشش اور اسکی رحمت کی درخواست کے لحاظ سے اوقات ،متفاوت ہيں _
سوف استغفر لکم ربّي
(سوف) کا لفظ بتاتا ہے کہ حضرت يعقوب(ع) نے اپنے بيٹوں کے ليے استغفار کو آئنده زمانے کے ليے چھوڑديا ممکن ہے اس سے- يہ مقصود ہو کہ اس کے بعد آنے والے وقت ميں دعا اجابت کے زياده نزديکہو _
11_ گناه و استغفار کے در ميان جتنا بھی طولانی فاصلہ ہو توبہ کی قبوليت کے ليے مانع نہيں ہوتا ہے _
انّا کنّا خاطئين ... سوف أستغفرلك ربّي
فرزندان يعقوب(ع) کا حضرت يوسف (ع) پر ظلم و ستم کرنے کے زمانہ اور ان کے استغفار کرنے کے زمانے ميں بيس سال سے زياده کا عرصہ تھا _ يہ طولانی فاصلہ سبب نہيں بناکہ حضرت يعقوب (ع) يہ کہيں کہ تمہارا استغفار وتوبہ کرنا بے فائده ہے_
12_ فقط خداوند متعال غفور ( بخش دينے والا ) اور رحيم (مہربان) ہے
انّہ ہوالغفور الرحيم
13_ خداوند متعال کا بخش دينا، اسکی رحمت کا تقاضا اور جلوه ہے _
انّہ ہوالغفور الرحيم
14_ انسانوں کی توبہ قبول کرنا، خداوند متعال کے" غفور" و" رحيم" ہونے کا جلوه ہے _


سوف أستغفر لکم ربّی انّہ ہوالغفور الرحيم
15_ حضرت يعقوب(ع) ، بزرگ شخصيت، کريم اور در گذر کرنے والے انسان تھے _
يا بانا استغفر لنا ...قال سوف استغفر لکم ربّی انّہ ہوالغفور الرحيم
16_ حضرت يعقوب (ع) نے اپنے بيٹوں کو خداوند متعال کی بخشش اور مہربانی کی طرف توجہ دلاکر ان ميں انکے گناہوں کی بخشش کی اميد پيدا کی _
سوف أستغفر لکم ربّی انّہ ہوالغفور الرحيم
17_ لوگوں کو خداوند متعال کی مغفرت و رحمت اور ان کے گناہوں کی بخشش کی اميد دلوانا، پسنديده عمل اور انبيا کی صفات ميں سے ہے _
سوف أستغفر لکم ربّی انّہ ہوالغفور الرحيم
18_ عن ابی عبدالله : فی قول يعقوب لبنيہ "سوف استغفر لکم ربّی " قال: ا خرّہا إلی السحر ليلة الجمعة " (1)
ترجمہ : امام جعفر صادق(ع) سے قرآن مجيد ميں حضرت يعقوب (ع) کے قول ( سوف استغفر لکم ربي) کے بارے ميں روايت ہے کہ آپ(ع) نے فرمايا : حضرت يعقوب (ع) نے استغفار کو شب جمعہ کی سحر کے وقت تك مؤخر کيا _
----------------------------------------------
استغفار:
استغفار کا وقت 10، 11; استغفار کے آداب 6

اسما و صفات:
رحیم 12; غفور 12
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی بخشش 16، 17; اللہ تعالی کی بخشش کی نشانیاں 14; اللہ تعالی کی تعلیمات 13;اللہ تعالی کی خصوصیات 12;اللہ تعالی کی ربوبیت کی نشانیاں 4; اللہ تعالی کی رحمت کا سبب 8;اللہ تعالی کی رحمت کی نشانیاں 13، 14;اللہ تعالی کے طریقے 3
امید رکھنا :
بخشش پر امید رکھنا 16، 17; رحمت پر امید رکھنا 16، 17
انبیاء :
انبیاء پر ظلم کرنے کا گناہ 5;انبیاء کی شفاعت کے آثار 8; انبیاء کے صفات 9، 17
برادران یوسف (ع) :
بردران یوسف (ع) سے در گذر کرنا 1;برادران یوسف کا ظلم 1; برادران یوسف (ع) کو بشارت 2; برادران یوسف (ع)
.............

**1) من لا یحضر الفقیہ ، ج1، ص272، ح24; نور الثقلین ج 2، ص 466، ح 198_**



کے لیے استغفار 2، 18
باپ:
باپ کی دعا کی اہمیت 7
تاکید :
برادران یوسف (ع) کو تاکید کرنا 16
توبہ :
توبہ کا قبول کرنا 14:توبہ کی قبولیت کے شرائط 11
جمعہ :
شب جمعہ کی فضیلت 18
خطا کرنے والے :
خطا کرنے والوں کی بخشش 9;خطا کرنے والوں کے لیے استغفار 9; خطا کرنے والوں کے لیے دعا 9;
دعا:
دعا کی اجابت کا پیش خیمہ 7; دعا کی اجابت کا وقت 10;دعا کے آداب 6
ذکر :
ربوبیت الہی کا ذکر 6
روایت: 18
زمان:
زمان و وقت کا مؤثر ہونا 10
صفات:
پسندیدہ صفات 9
عمل:
پسندیدہ عمل 17
فرزند :
فرزند کے لیے دعا کرنا 7
گناہ:

گناہ کا قابل معافی ہونا 5;گناہ کی بخشش 3، 4
حضرت یعقوب(ع) :
حضرت یعقوب(ع) اور برادران یوسف 1، 2، 16; حضرت یعقوب (ع) کا استعفار 2; حضرت یعقوب(ع) کا قصہ 1;
حضرت یعقوب(ع) کا معاف کرنا 1، 15 ; حضرت یعقوب(ع) کی بشارتیں 2;حضرت یعقوب(ع) کی شخصیت 15; حضرت یعقوب(ع) کی شفاعت کرنا 2; حضرت یعقوب(ع) کے استغفار کا وقت 18;حضرت یعقوب(ع) کے فضائل 15



فَلَمَّا دَخَلُواْ عَلَى يُوسُفَ آوَى إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُواْ مِصْرَ إِن شَاء اللّهُ آمِنِينَ (٩٩)
اس کے بعد جب وہ لوگ سب یوسف کے یہاں حاضر ہوئے 1_تو انھوں نے ماںباپ کو اپنے پہلو میں جگہ دی اور کہا کہ آپ لوگ مصر میں انشاء اللہ بڑے اطمینان و سکون کے ساتھ داخل ہوں (99)

1_ خاندان یعقوب(ع) نے حضرت یوسف (ع) کی پیشکش کو قبول کیا اور تمام اہل خانہ نے کنعان سے مصر کی طرف کوچ کیا_
و أتونی بأہلکم أجمعین ... فلما خلوا علی یوسف
(دخلوا) کی ضمیر قرینہ ( و اتونی بأہلکم اجمعین ) جو آیت شریفہ 93 میں ہے اورکلمہ (ابویہ ) کی وجہ سے برادران یوسف اوران کے خاندان اور ان کے ماں و باپ کی طرف لوٹتی ہے اور (فلمّا دخلوا علی یوسف) کا جملہ چند مقدر جملوں پر عطف ہے _ کہ جوجملہ ( و اتونی بأہلکم اجمعین ) کے قرینے کی وجہ سے یہ مراد ہے کہ انہوں نے حضرت یوسف (ع) کی پیشکش کو قبول کیا اور تمام خاندان نے مصر کی طرف کوچ کیا_
2_ حضرت یوسف (ع) اپنےماں باپ بھائیوں اور دوسرے رشتہ داروں کے استقبال کے لیے مصر شہر سے باہر تشریف لے گئے_
فلما دخلوا علی یوسف ... قال ادخلوا مصر
(ادخلوا مصر ) مصر میں داخل ہوجایئےس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت یوسف(ع) نے شہر سے باہر اپنے خاندان سے ملاقات کی اور مصر سے باہر ان کے استقبال کے لیے گئے _
فلما دخلوا علی یوسف ... قال ادخلوا مصر
3_ اپنے والدین اور رشتہ داروں کے استقبال کے لیے جانا اور ان کے آنے کا انتظار کرنا، اچھی عادت اور معاشرتی آداب میں سے ہے _ حضرت یوسف(ع) اپنے والدین اور رشتہ دراوں کے استقبال کے


وقت _ حضرت یوسف (ع) کو ان کے نام سے یاد کرنا اور رتبہ و مقام ( عزیز یا اسکی مانند ) کا ذکر نہ کرنا مذکورہ بالا معنی کو بتاتا ہے _
5_ حضرت یوسف (ع) نے مصر شہر کے باہر اپنے خاندان کے استقبال کی کے لیے مخصوص مقام و جگہ کا اہتمام کیا _
فلما دخلوا علی یوسف
جملہ (جب وہ حضرت یوسف (ع) کے ہاں پہنچے ) (فلما دخلوا علی یوسف ) یہ بتاتا ہے کہ حضرت یوسف (ع) کسی مکان یا خیموں میں ٹھہرے ہوئے تھے وگرنہ داخل ہونا اور باہر جانے کا استعمال صحیح نہیں ہے _ بلکہ ان کی جگہ پر ملاقات کرنے اور اس طرح کے الفاظ کا استعمال زیادہ مناسب تھا _
6_ حضرت یعقوب (ع) اور ان کے خاندان کے افراد نے شہر مصر کے باہر حضرت یوسف (ع) سے ملاقات کی اور ان کی کئي سالوں کی حضرت یوسف(ع) سے جدائي ختم ہوگئي_
فلما دخلوا علی یوسف
7_ حضرت یوسف(ع) نے اپنے والدین سے مخصوص محبت کے اظہار کے ساتھ ان کو اپنے ساتھبٹھا یا _
فلما دخلوا علی یوسف ء اوی الیہ أبویہ
8_ حضرت یوسف (ع) کی والدہ گرامی ،خاندان یعقوب (ع) کے کنعان سے مصرکی جانب کوچ کرتے وقت باحیات تھیں_

فلما دخلوا على يوسف ء اوى اليہ ابويہ
9_ اپنے رشتہ داروں خصوصاً والدين كا احترام كرنا ضرورى ہے _
فلما دخلوا على يوسف ء اوى اليہ أبويہ و قال ادخلو مصر
10_ حضرت يوسف (ع) نے اپنے والدين اور رشتہ داروں كى استقباليہ تقريب كوختم كرنے كے بعد ان سے درخواست كى كہ وہ مصر ميں داخل ہوں اورہاں سكونت اختيار كريں _
قال ادخلوا مصر ان شاء الله أمنين
حكومت كى طرف سے قحطى كے دوران خاندان يعقوب (ع) كے ليے امن و سكون كہ لفظ (أمنين) اسكى طرف اشارہ كرديا ہے لہذا اس معنى كے ساتھ سازگار و مناسب ہے كہ حضرت يوسف(ع) كا (ادخلوا ...) كے جملے سے يہ مقصود تھا كہ خاندان يعقوب (ع) مصر ميں سكونت اختيار كريں _
11_ حضرت يوسف (ع) نے اپنے والدين اور رشتہ داروں كو يہ نويد و خوشخبرى دى كہ اگر خدا نے چاہا تووہ مصر ميں امن وامان سے رہيں گے اور قحطى كے عواقب سے محفوظ ہوں گے _
قال ادخلوا مصر ان شاء الله امنين
(آمن) (آمنين) كا مصدر ہے جسكا معنى خوف نہ


ركھنا اور مطمئن رہنا ہے _ وقت كى مناسبت (دوران قحطي) اور مكان ( دوسروں كے ملكيت ميں داخل ہونا ) كى مناسبت سے امن و سكون كے واضح مصداق،پريشان نہ ہونا اور حكومت كى طرف سے امن و امان ميں ہونا ہے _
12_ مصر، حضرت يوسف(ع) كے زمانہ ميں امن كا شہر تھا_
أدخلوا مصر ان شاء الله أمنين
13_ معاشرے ميں امن و امان كا ہونا اور زندگى كے گذربسرمينخوف و ہراس كا نہ ہونا، قرآن مجيد اور انبياء كى نظر ميں ايك ضرورى چيز ہے _
قال ادخلوا مصر ان شاء الله امنين
14_ حضرت يوسف (ع) قدرت و طاقت كے با وجود خدا پر بھروسہ كرتے اور كاموں كے انجام پانے ميں مشيت الہى كو مؤثر سمجھتے تھے _
ادخلوا مصر ان شاء الله امنين
15_ حاكم اور قدرتمند لوگوں كو چاہيے كہ مشيّت الہى سے غافل نہ رہيں اور اپنى قدرت اور مادى وسائل كو امور كى انجام دہى كے ليے كافى خيال نہ كريں _
ادخلوا مصر إن شاء الله أمنين
16_ انسانوں كى زندگى كے مسائل ميں مشيّت الہي، حاكم اور مؤثر ہے_
أدخلوا مصر إن شاء الله أمنين
17_ اپنے مسائل و امور كى انجام دہى ميں مشيت الہى كو مؤثر سمجھنا اور اپنے ارادوں ميں اسكا اظہاركرنا ضرورى ہے _
أدخلوا مصر إن شاء الله أمنين
18_" عن الحسن بن اسباط قال: سألت ا باالحسن فى كم دخل يعقوب من ولده على يوسف ؟ قال: فى ا حد عشر ابناًلہ ...(1)
حسن ابن اسباط كہتے ہيں كہ ميں نے امام رضا (ع) سے سوال كيا كہ حضرت يعقوب (ع) اپنے كتنے بيٹوں كے ہمراہ حضرت يوسف (ع) كے ہاں تشريف لائے حضرت (ع) نے فرمايا: گيارہ بيٹوں كے ساتھ _
-----------------------------------------------
آل يعقوب (ع) :
آل يعقوب (ع) كا استقبال 2، 5;آل يعقوب (ع) كا كوچ كرنا 1;آل يعقوب (ع) كو بشارت 11; آل يعقوب (ع) كى حضرت يوسف (ع) سے ملاقات 6; آل يعقوب (ع) مصر ميں 10
اقتصاد :
اقتصادى استحكام كى اہميت 13

الله تعالی :

.............

**1) تفسیر عیاشی ، ج2، ص197، ح 84; نور الثقلین ج2، ص 467، ح 204_**



الله تعالی کی مشیّت کے آثار 17; الله تعالی کی مشیّت کی حاکمیت 16
امور:
امور کا سبب 17
ایمان :
توحید افعالی پر ایمان 17
باپ:
باپ کا استقبال 3; باپ کے احترام کی اہمیت 9
برادران یوسف(ع) :
برادران یوسف (ع) کا استقبال 2; برادران یوسف (ع) کا مصر میں داخل ہونا 18
بشارت :
قدیمی مصر میں امن و امان کی بشارت 11
حکّام :
حکّام اور الله تعالی کی قدرت 15; حکّام کی ذمہ داری 15
رشتہ دار:
رشتہ داروں کا استقبال 3; رشتہ داروں کے احترام کی اہمیت 9
رسوم :
پسندیدہ رسوم 3
روایت : 18
قدیمی مصر:
قدیمی مصر کی تاریخ 12;قدیمی مصرمیں اقتصادی استحکام 11; قدیمی مصر میں امن و امان 12;
معاشرہ :
معاشرے میں امن و امان کی اہمیت 13
ماں :
ماں کا استقبال 3; ماں کے احترام کی اہمیت 9
معاشرت:
معاشرت کے آداب 2، 3، 5
نظریہ کائنات:
توحیدی نظریہ کائنات 17
یعقوب (ع) :
حضرت یعقوب (ع) کا استقبال 2;حضرت یعقوب (ع) کا قدیمی مصر میں داخل ہونا 18;حضرت یعقوب کا قصہ 1;حضرت یعقوب (ع) کا مصر میں سکونت اختیار کرنا 10;حضرت یعقوب (ع) کو بشارت 11;حضرت یعقوب (ع) کی حضرت یوسف (ع) سے ملاقات 6
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کا اپنی والدہ گرامی سے محبت کرنا 7; حضرت یوسف (ع) کا توکل کرنا 14;حضرت یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 4، 5، 6، 7، 8، 10، 11، 18; حضرت یوسف (ع) کا مادر گرامی کا استقبال کرنا2; حضرت یوسف (ع) کا مشیت الہی کو ترجیح دین

14;حضرت یوسف (ع) کاحضرت یعقوب (ع) سے محبت کرنا 7; حضرت یوسف (ع) کی امیدیں 10;حضرت یوسف (ع) کی پیشگشوں کو قبول کرنا1;حضرت یوسف (ع) کی خوشخبریاں 11;حضرت یوسف (ع) کی جدائي کا ختم ہونا 6;حضرت یوسف (ع) کی فکر 14;حضرت یوسف (ع) کی مادر گرامی کو بشارت 11; حضرت یوسف (ع) کی والدہ مصر میں 8; حضرت یوسف (ع) کے استقبال کرنے کی جگہ 5; حضرت یوسف (ع) کے استقبال کی خصوصیات 4;حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں مصر 12

وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّواْ لَهُ سُجَّداً وَقَالَ يَا أَبَتِ هَـذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقّاً وَقَدْ أَحْسَنَ بَي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاء بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن نَّزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (۱۰۰)
اور انھوں نے والدین کو بلند مقام پر تخت جگہ دی اور سب لوگ یوسف کے سامنے سجدہ میں2_گر پڑے یوسف نے کہا کہ بابا یہ میرے پہلے خواب کے تعبیر ہے جسے میرے پروردگار نے سچ کردکھایا ہے اور اس نے میرے ساتھ احسان کیا ہے کہ مجھے قید خانہ3_ سے نکال لیا اور آپ لوگوں کو گائوں سے نکال کر مصر میں لے آیا جب کہ شیطان میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد پیدا کر چکاتھا _بیشك میرا پرودرگار اپنے ارادوں کی بہترین تدبیر کرنے والا اور صاحب علم اور صاحب حکمت ہے (100)

1_ حضرت یعقوب (ع) اور ان کے خاندان والے استقبال کے بعد مصر میں داخل ہوئے اور حضرت یوسف (ع) کی درگاہ میں تشریف لائے _
قال ادخلوا مصر ... و رفع أبویہ علی العرش


(ادخلوا مصر) اور جملات( رفع ابویہ علی العرش ...) کے درمیان جو ذکر کرنے کی ترتیب ہے اس سے یہ نکتہ ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ آیت کریمہ میں جو حقائق بیان کیے گئے ہیں وہ حضرت یعقوب (ع) کے خاندان کے مصر میں داخل ہونے کے بعد انجام پائے ہیں اور کلمہ (العرش) اس بات کو بتاتا ہے کہ وہ حضرت یوسف(ع) کے دربار میں حاضر ہوئے _
2_ حضرت یوسف (ع) کا مصر کے شہر میں تخت اور حکم فرمائي کا دربارتھا _
و رفع أبویہ علی العرش
3_حضرت یوسف (ع) نے اپنے والد و والدہ گرامی کو اپنے فرمان جاری کرنے والے تخت پربٹھایا _
و رفع أبویہ علی العرش
4_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے والدین کا خاص احترام کیا_
و رفع أبویہ علی العرش
5_والدین کا احترام ضروری ہے _
و رفع أبویہ علی العرش
6_ نیك حکمران اپنے والدین پر حکومت اور فرمان جاری نہیں کرتے _
و رفع أبویہ علی العرش
حضرت یوسف (ع) نے اپنے والدین کو اپنے تخت پر بٹھا کر ان کا مخصوص احترام کرنے کے علاوہ یہ بھی بتانا چاہتے تھے کہ وہ کبھی بھی اپنے والدین گرامی پر حکمرانی اور فرمان جاری نہیں کریں گے بلکہ ان کے فرمانبردار و مطیع ہوں گے_
7_برادران یوسف (ع) اور ان کے تمام رشتہ دار حتی ان کے والدین گرامی سبنے ان کے لیے سجدہ کیا_
و رفع أبویہ علی العرش و خرّوا لہ سجّد
(خرور) (خرّوا) کا مصدر ہے جو سقوط کرنے اور زمین پر گرنے کے معنی میں آتا ہے _ اور (سجّداً) ساجد کی جمع ہے _ اور (خرّوا) اور اس سے پہلے والی آیت میں (أدخلوا علی یوسف) نیز (ادخلوا) کی ضمیر برادران یوسف (ع) اور ان کے خاندان اور ماں و باپ کی طرف لوٹتی ہے _

8_ حضرت یوسف(ع) نے اپنے خاندان کے مصر آنے کے بعد اپنے گذشتہ واقعات اور خداوند متعال کے احسانات کا خلاصہ اپنے والد گرامی حضرت یعقوب (ع) کے سامنے بیان کیا_
یا بت ... قد أحسن بی إذا أخرجنی من السجن و جاء بکم من البدو
9_ والدین اور رشتہ داروں کا ان کے لیے سجدہ کرنا ، انکے بچپن کے اس خواب ( گیارہ ستاروں اور چاند و سورج کا ان کے سامنے سجدہ کرنا) کی تعبیر تھی _
قال ی ابت ہذا تاؤیل ر ء یای من قبل قد جعلہ


ربّی حق
خواب کی تأویل یعنی وہ حقیقت جو خواب میں ایك طرح سے جلوہ گر ہوئي اور خواب نے اس بیان کیا ہے_
10_خواب ممکنہےحقائق کو بیان اور آئندہ کے واقعات کے لیے کا شف ہو_
قال ی ا بت ہذا تأویل ر ء یای من قبل
11_بر حق حکمرانونکا احترام اور ان کے سامنے تواضع اور سر تسلیم خم کرنا ضروری ہے_
و خرّوا لہ سجّد
12_گذشتہ ادیان میں احترام اور تواضع کی خاطرنہ کہ عبادت اور پرستش کے لیے سجدہ کرنا جائز تھا_
و خرّوا لہ سجّد
بہت سی آیات میں حضرت یوسف (ع) اور حضرت یعقوب(ع) کے عقیدے اور مقصود کو بیان کیا گیا ہے کہ وہشرك اور غیر اللہ کی عبادت سے منزہ و مبّرہ تھے بلکہ ایسا عقیدہ رکھنے والوں کے ساتھ مناظرہ و جہاد کرتے تھے لہذاخاندان یعقوب (ع) کا ان کیلئے سجدہ عبادت اور پرستش کے ارادے سے نہیں تھا بلکہ صرف احترام اور تواضع کے لیے تھے_
13_خداوند متعال نے حضرت یوسف(ع) کے خواب کو حقیقت بخش اور اس حقیقت کو ظاہری وجود عطا کیا_
ہذا تا ویل ر ء یای من قبل قد جعلہا ربی حق
اگر خواب سچا ہو اور جو کچھ اس میں ظاہر ہو موافقت اور مطابقت رکھتا ہو تو اسکو خواب حق کہا جاتا ہے _ اسی وجہ سے جملہ (قد جعلہا ربی حقاً) کا معنی یہ ہوگا کہ خداوند متعال نے ویسے ہی کیا جو میں نے پہلے خواب دیکھا تھا اس نے حقیقت کا جامہ پہن لیا ہے_
14_ خداوند متعال نے حضرت یوسف (ع) کو بلند مرتبہ و مقام عطا کیا اور ان کے رشتہ داروں کوانکا احترام اورخضوع و خشوع پر آمادہ کیا _
و جعلہا ربّی حق
15_خداوند متعال نے حضرت یوسف (ع) کو اپنے احسانات سے نوازا اور انہیں نعمتیں عطا فرمائیں_
قد أحسن ربّي
16_ حضرت یوسف (ع) کو زندان سے آزاد کرنا اور خاندان یعقوب (ع) کا کنعان سے مصر کی طرف کوچ کرنا حضرت یوسف (ع) پر خداوند متعال کے احسانات میں سے تھے_
و قد أحسن بی إذ أخرجنی من السجن و جاء بکم من البدو
17_ خاندان یعقوب(ع) ، مصر میں آنے سے پہلے صحرا میں زندگی بسر کرتے تھے_
و جاء بکم من البدو
(بدو) صحرا اور بیابان کے معنی ہے_


18_حضرت یوسف(ع) ، توحید افعالی کے معتقد اور قدرشناس نیز الہی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے انسان تھے_
قد جعلہا ربی حقاً و قد أحسن بیإذ اخرجنی من السجن و جاء بکم من البدو
19_ آبادیوں اور شہروں میں زندگی بسر کرنا، صحرا اور بیابان کی زندگی سے بہتر ہے_
قد أحسن بی إذ ... جاء بکم من البدو
حضرت یوسف(ع) نے خاندان یعقوب (ع) کا صحرا اور بیابان سے شہر و آبادی کی طرف کوچ کرنے کو خداوند متعال کے

احسانات میں سے شمار کیاہے اس سے مذکورہ معنیکا استفادہ ہوتا ہے_
20_رشتہ داروں اور دوستوں کا آپس میں بغیر کسی کینہ و کدورت اور لڑائي جھگڑے کے زندگی بسر کرنا، خداوند متعال کی نعمتوں میں سے ہے_
قد أحسن بی إذ ... جاء بکم من البدو
حضرت یوسف (ع) کا (جاء بکم من البدو) کے جملے سے مراد، فقط صحرا و بیابان کی زندگی کو ترك کرنا مقصود نہیں تھا و گرنہ فقط فعل ( جاء بکم ) کو یہاں ذکر نہ کرتے بلکہ اس طرح فرما سکتے تھے_ (اذ انجاکم من البدو) اور اس کے ساتھ جملہ (من بعد أن نزغ ...) کا ذکر کرنے کا مقصد یہ تھا کہ آپس میں رشتہ داروں کی اچھی زندگی کرنااس شرط پر ہے کہ ان کے درمیان کینہ اور لڑائي جھگڑا نہ ہو _
21_ شیطان نے حضرت یوسف (ع) اور ان کے بھائیوں کے درمیان وسوسہ اورخباثت کے ذریعہ فساد برپا کیا _
من بعد ا ن نزغ الشیطان بینی و بین اخوتي
(نزغ) کا معنی فساد و لڑائي پر اُکسا نا ہے اور (نزغ الشیطان ) سے مراد وہ وسوسے ہیں جو وہ فساد پیدا کرنے کے لیے انسانوں میں القاء کرتا ہے _
22_کینہ اور لڑائي کا موجب، شیطان ہے _
من بعد أن نزغ الشیطان بینی و بین إخوتي
23_ شیطان، اغوا اور بہکانے والا عنصر اورانسان بہکنے والا موجود ہے _
من بعد أن نزغ الشیطان بینی و بین إخوتي
24_رشتہ داروں کے درمیان فساد و جھگڑے پیدا کرنا اور انسانوں کوقطع رحمی پر اکسانا، شیطانی کاکام ہے_
من بعد أن نزغ الشیطان بینی و بین إخوتي
25_ خداوند متعال نعمتوں اور نیکیوں کے تحقق کا سرچشمہ اور شیطان، فساد اور جھگڑے کی رغبت دلانے والا ہے _
قد أحسن بی إذ اخرجنی من السجن و جاء بکم من البدو من بعدأن نزغ الشیطان بینی و بین إخوتي
26_ حضرت یوسف (ع) اپنی اس بات ( میرے بھائیوں اب تم پر کوئي ملامت نہیں ہے)پر پابند اور وفادار تھے_


لا تثریب علیکم الیوم ... نزغ الشیطان بینی و بین إخوتي
حضرت یوسف (ع) نے حضرت یعقوب(ع) کے سامنے اپنی داستان کو بیان کرنے کے دوران اپنے بھائیوں کے وہ واقعات جو جدائي اور فراق کا سبب بننے ان کوبیان نہیں کیا اور اس بارے میں کوئي گلہ شکوہ اوران غلط رویے کی یاددہانی نہیں کرائي بلکہ شیطان کو اپنے اور اپنے بھائیوں کے درمیان جو جھگڑا رونما ہوا اسکا عامل قرار دیا _ اوربھائیوں سے خطاب کے وقت جو بات (کہ کسی کو حق حاصل نہیں ہے کہ تمہیں سرزنش اور ملامت کرے) کہی تھی اس پر پابندی کے ساتھ عمل کیا _
27_ توبہ کرنے اور پشیمان خطا کاروں کی غلطیوں سے درگذراور ان کی لغزشوں کو یاد نہ کرنا، نیك خصلت اور پسندیدہ اخلاق ہے_
من بعد أن نزغ الشیطان بینی و بین اخوتي
28_خداوند متعال جس کو چاہے لطافت کے ساتھ اسکو وجود میں لے آتا ہے اور کائنات اور اس کے عوامل و اسباب پر حکومت و سلطنت رکھتا ہے_
ان ربی لطیف لما یشائ
29_ فقط، خداوند متعال ہی علیم (مطلق جاننے والا) اور حکیم ہے_
انہ ہو العلیم الحکیم
30_حضرت یوسف (ع) کا واقعہ (قید خانہ سے رہائي اور رشتہ داروں سے جدائي و غیرہ کا ختم ہونا ) خداوند متعال کی عالمانہ اورحکیمانہ تدبیر اور منصوبے کی وجہ سے تھا_
ان ربّی لطیف لما یشاء انہ ہو العلیم الحکیم
31_حضرت یوسف (ع) کے واقعات کا مطالعہ، خداوند متعال کی ربوبیت اور علم و حکمت کی طرف توجہ اور یقین کا پیش خیمہ ہے_

ان ربّی لطیف لما یشاء انہ ہو العلیم الحکیم
32_امام ہادی (ع) سے خداوند متعال کے اس قول ( و خرّوا سجّداً) کے بارے میں سوال ہوا تو حضرت (ع) نے یوں جواب دیا " اما سجود یعقوب و ولده لیوسف فانہ لم یکن لیوسف و انما کان ذلك من یعقوب و ولده طاعة للّه و تحیة لیوسف ..."(1)
حضرت یعقوب (ع) اور ان کے بیٹوں کا سجدہ حضرت یوسف (ع) کے لیے نہیں تھا بلکہ یہ سجدہ خداوند متعال کی اطاعت اور حضرت یوسف (ع) کے احترام کے لیے تھا_
-----------------------------------------------
آل یعقوب (ع) :
آل یعقوب (ع) حضرت یوسف (ع) کے دربار میں 1; آل یعقوب (ع) کا صحرا میں زندگی بسر کرنا 17;آل
.............

**1) تفسیر قمی ج 1 ، ص 356; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 468 ح 209_**



یعقوب (ع) کا قدیمی مصر میں داخل ہونا 1;آل یعقوب (ع) کا کوچ کرنا 16; آل یعقوب (ع) کی تاریخ 17
احسان :
احسان کاسرچشمہ 25
اسماء و صفات :
حکیم 29، علیم 29
اللہ تعالی :
اللہ تعالی اور حضرت یوسف (ع) کا خواب 13; اللہ تعالی اور مادی وسائل 28; اللہ تعالی کا احسان 8، 15;اللہ تعالی کا عمل و دخل 25;اللہ تعالی کی بخششیں 14;اللہ تعالی کی حاکمیت 28;اللہ تعالی کی خصوصیات 29;اللہ تعالی کی مشیت 28; اللہ تعالی کی نعمتیں 15، 20;اللہ تعالی کے احسان کرنے کے موارد 16
انسان :
انسان کا اغوا و گمراہی کو قبول کرنا 13; انسان کی خصوصیات 23
ایمان :
اللہ تعالی کی حکمت پر ایمان 31; اللہ تعالی کی ربوبیت پر ایمان 31; اللہ تعالی کے علم پر ایمان 31; ایمان کا سبب 31
باپ :
باپ پر حکومت 6;باپ کے احترام کی اہمیت 5
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف کا مطیع ہونا 32; برادران یوسف (ع) کے سجدہ کرنے کا فلسفہ 32
توبہ کرنے والے :
توبہ کرنے والوں کو معاف کرنا 27
توحید :
توحید افعالی 28
حکمران :
بر حق حکمرانوں کے احترام کی اہمیت 11; بر حق حکمرانوں کے لیے تواضع کرنا 11; برحق حکمرانوں کے لیے خشوع کرنا 11; صالح حکمرانوں کی خصوصیات 6
حکومت :
باپ پر حکومت کرنا 6; ماں پر حکومت کرنا 6
خلقت :
خلقت پر حاکم 28
خطا کرنے والے:

خطا کرنے والوں سے درگذر کرنا 27

682
خواب :
خواب اور آئندہ کے واقعات 10; سچّا خواب 10; سچے خواب کا کردار 10
دشمنی :
دشمنی کے اسباب 22
ذکر :
خدا کی ربوبیت کے ذکر کا پیش خیمہ 31;خدا کے ذکر کی حکمت 31; خدا کے علم کا پیش خیمہ 31
روایت : 32
رشتہ دار :
دشتہ داروں میں جھگڑا ڈالنے والونکی سرزنش 24
سجدہ :
ادیان الہی میں سجدہ 12;غیر اللہ کے لیے سجدہ7، 12; سجدے کے جواز 12; سجدے کے احکام 12
شکر کرنے والے : 18
شہر میں رہنے والے :
شہر میں رہنے والوں کی اہمیت 19
شیطان :
شیطان کا ورغلانہ 23; شیطان کا جھگڑا کروانا 21; شیطان کا کردار 22، 23، 25; شیطان کے وسوسے 20
صالحین :
صالحین کی حکومت کا دائر کار 6
صحراء میں رہنا :
صحراء میں رہنے کی اہمیت 19
صفات :
پسندیدہ صفات 27
صلہ رحم :
قطع رحم کی سرزنش 24
عقیدہ :
توحید افعالی پر عقیدہ 18
عمل :
شیطانی عمل 24
فساد :
فساد پر اکسانا 25
کینہ :
کینہ ڈالنے کے اسباب 22
مادی وسائل :
مادی وسائل پر حاکم 28

683
ماں :
ماں کے احترام کی اہمیت 5

موحدین : 18
نظریہ کائنات :
توحیدی نظریہ کائنات 28
نعمت :
رشتہ داروں کے ساتھ زندگی کرنے کی نعمت 20 ; نعمت کا سبب 25
یعقوب (ع) :
حضرت یعقوب(ع) کا احترام 4;حضرت یعقوب(ع) کا حضرت یوسف (ع) کے دربار میں ہونا 1،3; حضرت یعقوب (ع) کا قدیمی مصر میں داخل ہونا 1;حضرت یعقوب(ع) کا قصّہ 1، 7;حضرت یعقوب(ع) کا مطیع ہونا 32; حضرت یعقوب(ع) کے سجدے کا فلسفہ 32;حضرت یعقوب(ع) کے لیے حضرت یوسف (ع) کا قصہ بیان کرنا 8
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) اور برادران 21; حضر ت یوسف (ع) اور مادر گرامی 4;حضرت یوسف (ع) اور یعقوب (ع) 4، 8; حضرت یوسف(ع) پر احسان 8، 15، 16;حضرت یوسف (ع) پر نعمتیں15;حضرت یوسف (ع) کا احترام 32;حضرت یوسف (ع) کا تخت 32; حضرت یوسف (ع) کا دربار 2;حضرت یوسف (ع) کا زندان سے نجات پانا 16; حضرت یوسف (ع) کا شکر کرنا 18;حضرت یوسف (ع) کا عقیدہ 18;حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1، 2، 3، 7، 26 ; حضرت یوسف (ع) کا مدبر و حاکم 30; حضرت یوسف (ع) کا مصر میں ہونا 2;حضرت یوسف (ع) کامانکا احترام کرنا 4، 32; حضرت یوسف (ع) کو آل یعقوب کا سجدہ 7 ، 9;حضرت یوسف (ع) کی توحید 18; حضرت یوسف (ع) کی ماں کا دربار میں ہونا 3;حضرت یوسف (ع) کی وفاداری 26; حضرت یوسف (ع) کے خواب کا پورا ہونا13;حضرت یوسف(ع) کے خواب کی تعبیر 9 ; حضرت یوسف (ع) کے قصّہ کے مطالعہ کرنے کے آثار 31;حضرت یوسف(ع) کے قصہ میں حکمت الہی 30 ; حضرت یوسف (ع) کے قصے میں خدا کا عمل دخل 30;حضرت یوسف (ع) کے فضائل 4;حضرت یوسف(ع) کے فضائل کا سبب 14; حضرت یوسف (ع) کے لیے خشوع کرنے کے عوامل 14;حضرت یوسف (ع) کے لیے خضوع کرنے کے عوامل 14;حضرت یوسف(ع) کے لیے مادرحضرت یوسف (ع) کا سجدہ کرنا 7، 9; حضرت یوسف (ع) کے لیے یعقوب کا سجدہ 7، 9



رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنُيَا وَالآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِماً وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ (١٠١)
پروردگار تو نے مجھے ملك بھی عطا کیا اور خوابوں کی تعبیر کا علم بھی دیا _ تو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے _اور دنیا و آخرت میں میرا ولی اور سرپرست ہے مجھے دنیا سے فرمانبردار اٹھانا اور صالحین سے ملحق کردینا(101)

1_حضرت یوسف(ع) نے خداوند متعال کی دی ہوئي نعمتوں اور احسانات کو حضرت یعقوب(ع) کے سامنے شمار کرتے ہوئے ذات احدیت کی حمد و ثناء اور اسکی درگاہ میں دعا کرنا شروع کي_
رب قدء اتیتنی ... فاطر السموات و الأرض توفنی مسلماً و الحقنی بالصالحین
2_ خداوند متعال کی ربوبیت کی طرف توجہ کرنا، دعا اور راز و نیاز کے آداب میں سے ہے _
رب قد ء اتیتنی ... توفنی مسلماً و ألحقنی بالصالحین
3_ حضرت یوسف(ع) نے اللہ تعالی کی نعمتوں کو یاد کرنے اور خداوند متعال کی ہمہ گیر ربوبیت و علم اور حکمت کی طرف توجہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو اس کے حضور محسوس کیا _

انّ ربّى لطيف لما يشاء انہ ہوالعليم الحكيم ربّ قد أتيتني
سياق ميں بتديلى يعنى ( ان ربّى ... انہ ہوالعليم ) جو غائب كا جملہ تھا اس سے مخاطب كے جملے ( ربّ قد اتيتني) كى طرف عدول اپنے اندر چند نكات ركھتا ہے _ ان ميں سے ايك يہ كہ حضرت يوسف (ع) نے اللہ تعالى كى دى ہوئي نعمتوں كو ياد كرتے ہوئے ربوبيت و علم اور حكمت مطلق الہى كى طرف توجہ كرتے ہوئے اس حقيقت كى طرف متوجہ ہوئے كہ خداوند متعال حاضر و ناظر ہے _ اسى وجہ سے اپنے آپ كو اس كے حضور محسوس كرتے ہوئے اس سے ہمكلام ہوئے _
4_ انسان كا اللہ تعالى كے اسماء و صفات كى طرف توجہ


كرنا اپنے آپكو خدا كے حضور پانے كا سبب اور اسكى درگاہ ميں دعا وراز و نياز كرنے كا ذريعہ ہے _
5_ خداوند متعال نے حضرت يوسف (ع) كو حكمرانى اور حكومت عطا فرمائي _
رب قد ء اتيتنى من الملك
6_ حضرت يوسف (ع) كى حكومت كا احاطہ محدود تھااور تمام سرزمينوں كو شامل نہيں تھا_
قد ء اتيتنى من الملك
مذكورہ معنى اس صورت ميں ہے كہ(من الملك) كے من كو تبعيضيہقرار دياجائے _
7_ قدرت اور دنياوى نعمتوں سے بہرمند ہونا، خداوند متعال كى عظيم نعمتونميں سے ہے _
رب قد ء اتيتنى من الملك
چونكہ حضرت يوسف (ع) الطاف الہى اور اسكى شكر گزارى كے مقام بيان ميں ہيں اس سے معلوم ہوتا ہےكہ جن چيزوں كو انہوں نے ذكر كيا ہے وہ خداوند متعال كى نعمتونميں سے ہيں اور خدا كى بے شمار نعمتوں ميں سے چند نعمتوں كو جو ذكر كيا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے وہ بڑى عظمت اور بزرگى والى نعمتيں ہيں _
8_ حضرت يوسف (ع) خوابوں كى تعبير اور آنے والے واقعات كے تجزيہ كا علم ركھتے تھے _
علمتنى من تأويل الأحاديث
(احاديث) حديث كى جمع ہے صاحب مفردات نے لفظ حديث كے معنى ميں كہا ہے (كہ ہر وہ كلام جو سننے يا وحى كے ذريعہ خواہ بيدارى ميں يا خواب كى حالت ميں انسان تك پہنچے اسكو حديث كہتے ہيں)اسى وجہ سے احاديث سے مراد ممكن ہے خواب ياآئندہ كے واقعات و حوادث ہوں _
9_ حضرت يوسف (ع) كا خوابوں كى تعبير و تأويل اور آنے والے واقعات كے تجزيہ كاعلم مطلق اور لا محدود نہيں تھا _
علمتنى من تأويل الأحاديث
مذكورہ معنى ( من ) تبعيض كى وجہ سے كيا گيا ہے
10_ خداوند متعال، حضرت يوسف (ع) كو خوابوں اور حوادث كى تأويل اور تحليل كى تعليم دينے والا ہے
رب قد ... علمتنى من تأويل الأحاديث
11_ خوابوں كى تعبير اور حوادث كى تحليل كا علم ، گرانقدر علم اور خداوند متعال كى نعمتوں ميں سے ہے _
و علمتنى من تأويل الأحاديث
12_ خداوند متعال، آسمانوں اور زمين كو خلق كرنے والا ہے _
فاطر السموات و الأرض
(فاطر) خلق كرنے اور پيدا كرنے كے معنى ميں آتا ہے _ يہ لفظ آيت كريمہ ميں منادى واقع ہوا ہے اصل ميں جملہ يہ ہے ( يا فاطرالسموات)
13_ كائنات كى خلقت،متعدد آسمانوں پر مشتمل ہے _


فاطر السموات
14_ خداوند متعال انسانوں كا ولى اور سرپرست ہے اور ان كے تمام امور اس كے اختيار ميں ہيں_
أنت وليّ فى ا لدينا و الأخرة
15_ خداوند متعال كى حكمرانى اور سرپرستي، زمان و مكان كے ساتھ محدود نہينبلكہ دنيا و آخرت ميں نافذ العمل ہے _

أنت وليّ فی الدنیا و الأخرة
16_ کائنات کا خالق ہی حقیقت میں انسانوں پر سرپرستی اور حکمرانی کرنے کی طاقت اور لیاقت رکھتا ہے _
فاطر السموات و الأرض انت وليّ فی الدنیا و الأخرة
حضرت یوسف (ع) نے خداوند متعال کو آسمانوں اور زمین ( کائنات) کے خالق کی صفت سے متصف کرنے کے بعد اسے اپنا ولّی قرار دیا ہے تا کہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کریں کہ کیونکہ وہ کائنات کا خالق ہے لہذا ولّی اور سرپرست بھی ہے _
17_ حضرت یوسف (ع) کا صاحب قدرت و اختیاراور خوابوں کی تعبیرو آئندہ کے حالات کی تحلیل کے علم سے بہرہ مند ہونا، خداوند متعال کی ولایت و سرپرستی کے وسیلہ سے تھا _
قدء اتیتنی من الملك و علمتنی ... أنت ولّی فی الدنیا و الأخرة
18_ خداوند متعال اور اس کے احکام تقدیر کے مقابلے میں سر تسلیم خم کرنا ضروری ہے _
توفنی مسلم
(اسلام ) (مسلماً) کا مصدر ہے _ جسکا معنی تسلیم ہونا اور فرمانبرداری ہے _ یہاں (مسلماً) کے متعلق کو ذکر کر کے اس عموم کا معنی بتلانا مقصود ہے یعنی خداوند متعال جو فرمان دے یا تقدیر بنادئے اس کے مقابلے میں سر تسلیم خم کرنا مراد ہے_
19_ حضرت یوسف (ع) کی خداوند متعال سے درخواست اور یہ دعا تھی کہ تمام زندگی اور مرتے وقت بھی خداوند عالم کے حضور سر تسلیم خم ہو_
توفّنی مسلم
20_ زندگی کے ختم ہونے تك تسلیم خدا ہونا، خداوند متعال کیعظیم نعمتونمیں سے ہے _
توفّنی مسلم
(توفنی مسلماً) (تسلیم کی حالت میں مجھے موت آئے) کا جملہ اس بات سے کنایہ ہے کہ میں ہمیشہ تیری ذات اقدس کے سامنے سر تسلیم خم رہوں اس طرح کہ جس لحظہ اور حالت میں میری جان جارہی ہو میں اس صفت کے ساتھمتصف ہوں_
21_ خداوند متعال، انسانوں کو موت دیتا ہے اور ان کی جان و روح کو واپس لیتا ہے _
توفنی مسلم

687
(توفّي) کامل اور پورے طور پر لینے کے معنی میں ہے _ اور اس سے مراد موت دینا ہے کیونکہ انسان کو مارنا، اسکی جان و روح کو لینا ہے _
22_ نیك لوگوں کے ساتھ آخرت میں زندگی بسر کرنا، خداوند متعال کی قابل قدر نعمتوں میں سے ہے _
و ألحقنی بالصالحین
جملہ ( الحقنی ) کا جملہ ( توفنی مسلما ً) کے بعد آنا اس بات کو بتاتا ہے کہ یہاں الحاق اور ملنے سے مراد، قیامت اور آخرت کے میدان میں ملنا ہے _
23_بارگاہ الہی میں حضرت یوسف(ع) نے اپنی دعا و مناجات میں نیك لوگوں سے ملحق ہونے کی درخواست کی _
وألحقنی بالصالحین
24_ انسان کو چاہیے کہ ہمیشہ خداوند متعال کے مقابلے میں سر تسلیم خم رہنے، عاقبت با خیر ہونے اور آخرت کی زندگی میں صالحین کے ساتھ رہنے کی دعا اور خداوند متعال کی بارگاہ میں راز و نیاز کرے _
توفنی مسلماً و الحقنی بالصالحین
25_ خداوند متعال کی سرپرستی کو قبول کرنا، خدا کے سامنے سر تسلیم خم ہونے اور آخرت کی زندگی میں صالحین کے ساتھ زندگی بسرکرنے کی لیاقت کا پیش خیمہ ہے _
أنت ولّی فی الدنیا و الأخرة توفنی مسلماً و ألحقنی بالصالحین
26_ خداوند متعال کی نعمتوں کو یاد کرنا اور اسکی شائستہ صفات کے ساتھ حمد و ثناء کرنا، خداوند متعال کی درگاہ میں دعا کرنے کے آداب میں سے ہے _
ربّ قد ء اتیتنی من الملك ... فاطرالسموات و الأرض ...توفنی مسلماً وألحقنی بالصالحین

27_ خداوند متعال كى اطاعت اور اس كے سامنے تسليم ہونا، صالحين كے زمرے ميں شامل ہونے كى شرط ہے _
توفنى مسلماً وألحقنى بالصالحين

28_ عن ا بى عبدالله (ع) يقول: بينا رسول الله (ص) جالس فى ا ہل بيتہ إذ قال : احبّ يوسف أن يستوثق لنفسہ ...لما عزل لہ عزيز مصر عن مصر ... خرج الى فلاة من الأرض فصّلى ركعات فلمّا فرغ رفع يده إلى السماء فقال: " ربّ قد آتيتنى من الملك و علّمتنى من تأويل الأحاديث فاطر السماوات و الأرض أنت وليى فى الدنيا و الأخرة " قال: فہبط اليہ جبرئيل فقال لہ : يا يوسف ما حاجتك ؟ فقال : رب" توفنى مسلماً و ألحقنى بالصالحين" فقال ابو عبدالله (ع) خشى



الفتن" (1) امام صادق (ع) سے روايت ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا: رسالت مآب اپنے اہل بيت كے ساتھ تشريف فرما تھے كہ بغير كسى تمہيد كے فرمايا كہ حضرت يوسف (ع) چاہتے تھے كہ اپنے كام كو محكم كريں ...جب عزيز مصر ان كے حق ميں اپنى حكمرانى سے بركنار ہوگيا تب حضرت يوسف (ع) ايك جنگل و بيابان ميں تشريف لے گئے اور وہاں چند ركعت نماز ادا كى اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو آسمان كى طرف ہاتھ بلند كيے اور كہا (ربّ قد اتيتنى ...) آنحضرت -(ص) نے فرمايا كہ اس وقت حضرت جبرئيل نازل ہوئے اور ان سے كہا اے يوسف (ع) تيرى كيا حاجت ہے ؟ حضرت يوسف (ع) نے كہا: پرودرگار "توفنى مسلماً و الحقنى بالصالحين " اس كے بعد امام جعفر صادق (ع) نے فرمايا حضرت يوسف (ع) فتنوں سے ڈر گئے تھے_

------------------------------------------------


آسمان :
آسمان كا متعدد ہونا 13; آسمانوں كا خالق 12
ارواح:
ارواح كا قابض 21
اسماء و صفات :
فاطر 12
اطاعت:
خداوند متعال كى اطاعت كے آثار 27
الله تعالى :
الله تعالى كا عمل و دخل 21; الله تعالى كى آخرت ميں ولايت و سرپرستى 15;الله تعالى كى بخشش 5; الله تعالى كى تعليمات 10; الله تعالى كى خالقيت 12; الله تعالى كى خصوصيات 16; الله تعالى كى دنيا ميں ولايت 15; الله تعالى كى مطلق ولايت 15; الله تعالى كى نعمتيں 1، 7، 11، 20، 22;الله تعالى كى ولايت و سرپرستى كو قبول كرنے كے آثار 25;الله تعالى كى ولايت و سرپرستى كى خصوصيات 15;الله تعالى كى ولايت و سرپرستى كى نشانياں 17; الله تعالى كے احسان 1;الله تعالى كے اختيارات14
انجام:
اچھے انجام كى اہميت 20،24
انسان :
انسانوں كا ولّى وسرپرست 14، 16
تسليم:
الله تعالى كے سامنے تسليم ہونے كا پيش خيمہ 25; الله تعالى كے سامنے تسليم ہونے كى اہميت 18، 24 ; الله تعالى كے سامنے تسليم ہونے كے آثار 27; دين كے سامنے تسليم ہونے كى اہميت 18; مقدرات الہى كے سامنے تسليم ہونے كى اہميت 18
تقرب:
تقرب الہى كا پيش خيمہ 14

.............

**1) تفسير عياشى ج 2 ص 199، ح 89; نورالثقلين ، ج 2، ص472، ح 22_**



حمد:

حمد الہى 1، 26

خلقت:

خلقت كے خالق كى ولايت 16

دعا :

دعا كا پيش خيمہ 4;دعا كى اہميت 24; دعا كے آداب 2، 26

ذكر :

اسماء و صفات كا ذكر 4; الله تعالى ربوبيت كا ذكر 2; الله كى حكمت كو ذكر كرنے كے آثار 3; الله تعالى كے علم كو ذكر كرنے كے آثار 3; الله تعالى كى نعمت كا ذكر 26;الله تعالى كى نعمت كو ذكر كرنے كے آثار 3;الله كى ربوبيت كو ذكر كرنے كے آثار 3; ذكر كے آثار 4

روايت 28

زمين :

خالق زمين 12

صالحين :

صالحين كى ہمنشينى كى شرائط 17; آخرت ميں صالحين كى ہمنشيني22، 23، 24، 25

علم :

تعبير خواب كے علم كى اہميت 11;حوادث كى تحليل كے علم كى اہميت 11

موت:

موت كا سبب 21

نعمت :

آئندہ كے واقعات كى تحليل كے علم كى نعمت 11;حكومت كى نعمت 7; خداوند متعال كے سامنے تسليم خم ہونے كى نعمت 20; خوابوں كى تعبير كے علم كى نعمت 11; صالحين كے ساتھ رہنے كى نعمت 22; قدرت كى نعمت 7; نعمت كے مراتب 7، 20، 22

ولايت :

ولايت كا معيار 16

يوسف (ع) :

حضرت يوسف (ع) اور صالحين 23;حضرت يوسف (ع) اور يعقوب (ع) 1;حضرت يوسف (ع) الله تعالى كے حضور ميں 3;حضرت يوسف (ع) پر احسان 1; حضرت يوسف (ع) كا قصہ 1; حضرت يوسف(ع) كا ولى و سرپرست 17;حضرت يوسف (ع) كو آيندہ كے واقعات كى تحليل كا علم 8،9،10، 17;حضرت يوسف (ع) كو خوابوں كى تعبير كا علم 8، 9،10، 17;حضرت يوسف (ع) كى عاجزى 19;حضرت يوسف (ع) كى حكومت 17; حضرت يوسف (ع) كى حكومت كى حدود 6;حضرت يوسف (ع) كى دعا 1، 19، 23، 28;حضرت يوسف (ع) كى شكر گزارى 1;حضرت يوسف (ع) كى قدرت كا سبب 17;حضرت يوسف (ع) كى نعمتيں 1;حضرت يوسف (ع) كے تقرب الہى كا سبب 3;حضرت يوسف (ع) كے علم كا محدود ہونا 9;حضرت يوسف (ع) كے فضائل 5، 8



ذَلِكَ مِنْ أَنبَاء الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُواْ أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ (١٠٢)

پيغمبر يہ سب غيب كى خبريں ہيں جنھيں ہم وحى كے ذريعہ آپ تك پہنچارہے ہيں ور نہ آپ تو اس وقت4_نہ تھے جب وہ

لوگ اپنے کام پر اتفاق کررہے تھے اور یوسف کے بارے میں بری تدبیریں کررہے تھے(102)

1_ گذشتہ تاریخ کے کافی اہم واقعات اور قصّے انسانوں پر مخفی اور پوشیدہ رہ گئے ہیں _
ذلك من أبناء الغيب
"انباء" نبأ کی جمع ہے _ (نبأ) جسطرح مفردات راغب میں آیا ہے ایسی خبر کوکہا جاتا ہے جو بہت بڑا فائدہ رکھتی ہو _ " غیب " یعنی وہ شے جو لوگوں کی نظر اور حواس سے پنہاں ہواور اس کے بارے میں کوئي اطلاع نہ رکھتے ہوں اور(من ابناء الغيب ) "من" تبعیض کے معنی میں ہے _ پس (ذلك من انباء الغيب ) سے مراد یہ ہے کہ جو باتیں ذکر ہوئیں ہیں وہ ایسی باتیں تھیں جو لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ تھیں _
2_ حضرت یوسف (ع) کا قصّہ، تاریخ بشریّت میں بہت اہم واقعہ تھا جو بعثت پیغمبر اسلام (ص) سے پہلے لوگوں پر مخفی رہ گیا تھا _
ذلك من انبا الغيب
(ذلك) حضرت یوسف (ع) کے قصّہ اور حضرت (ع) کے زمانے میں جو واقعات رونما ہوئے ہیںاسکی طرف اشارہ ہے یعنی (ذلك النبأ من انباء الغيب) سے یادکیا گیا ہے _
3_ خداوند متعال نے حضرت یوسف(ع) کے واقعہ کی پیغمبر اسلام (ص) پر وحیکے ذریعہ تشریح کی _
ذلك من انباء الغيب نوحيہ اليك
4_ قرآن مجید، تاریخ بشریت سے آشنا ئي اور اہم تاریخی و مخفی ماند ہ واقعات کی شناخت کا سرچشمہ ہے_
ذلك من انباء الغيب نوحيہ اليك
5_ پیغمبر اسلام، نزول قرآن سے پہلے حضرت یوسف (ع) کی داستان کے حقائق اور خصوصیات سے واقف


نہیں تھے _
و ما كنت لديہم اذ أجمعوا أمرہم
(ما كنت لديہم ) ( کہ تو ان کے درمیان نہیں تھا) کا جملہ کنایہ ہے کہ رسالت (ص) حضرت یوسف (ع) کی داستان سے واقف نہیں تھے _
6_ رسالت مآب (ص) کا حضرت یوسف (ع) کے قصّہ سے نزول قرآن مجید سے پہلے آگاہ نہ ہونا، قرآن مجید کے الہیہونے پر روشن دلیل ہے _
ذلك من أنباء الغيب نوحيہ اليك و ما كنت لديہم
(ما كنت لديہم ) جملہ حالیہ ہے اور جملہ (نوحيہ اليك ) کے لیے بمنزلہ علت ہے _ یعنی قرآن مجید کا وحی الہی ہونے کی حقیقت پر روشن دلیل یہ ہے کہ آپ (ص) حضرت یوسف (ع) کے قصّہ سے بے خبر تھے _ لیکن اسکو اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے اوریہ سوائے وحی کے ممکن نہیں تھا_
7_ برادران یوسف (ع) کا حضرت (ع) کے خلاف مکر و حیلہ اور سازش کرنے کا عزم و ارادہ _
اذأ جمعوا أمرہم و ہم يمكرون
"اجماع" (اجمعوا) کا مصدر ہے جو ارادہ اورکسی کام کے لیے آمادہ ہونے کے معنی میں ہے_ اور"اجمعو"میں ضمائر جمع سے مراد برادران یوسف ہیں لیکن یہ احتمال بھی بعید نظر نہیں آتا کہ ان ضمائر سے مراد برادران یوسف (ع) کے علاوہ زلیخا ، اور مصر کے حکمران ہوں _
8 _ حضرت یوسف (ع) کے بھائیوں کا وہ اجتماع جسمیں انہوں نے حضرت (ع) کے خلاف مکر و حیلہ اور سازش کا پروگرام بنایا تھا نزول قرآن مجید سے پہلے، داستان یوسف (ع) کا یہ مخفی ترین حصہ تھا_
إذ أجمعوا أمرہم و ہم يمكرون
حضرت یوسف (ع) کی داستان کے اس حصّہ (بھائیوں کا ان کے خلاف مکر و حیلہ و سازش کی میٹنگ کرنا ) کی یاد آوری اس بات کو بیان کرنے کے بعد کہ حضرت یوسف (ع) کا واقعہ غیبی باتونمیں سے تھا اس بات کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے کہ یہ داستان کا مخفی ترین حصہ ہے_
9_ قرآن مجید کا برادران یوسف (ع) ، زلیخا اور مصر پر حکمران کمیٹی کے مکر و حیلہ اور سازش کو بیان کرنا، اس کے

وحی اور الہی ہونے پر روشن و واضح دلیل ہے _
ما كنت لديهم إذ أجمعوا أمرہم و ہم يمكرون
(و ما كنت لديہم ...) كا جملہ (ذلك من أبنا الغيب ) كے ليے علت كے مقام پر ہے_
-----------------------------------------------
آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) اور قصہ يوسف (ع) 3، 5، 6; آنحضرت (ص) كى طرف وحى 3 ; آنحضرت (ص) كے علم كا محدود ہونا 5، 6
برادران يوسف (ع) :
692
برادران يوسف (ع) كا مكر 7، 8، 9
تاريخ :
تاريخ كے مخفى حصّے 1، 2; تاريخ كے مصادر4
زليخا :
زليخا كا مكر 9
شناخت :
شناخت كے مصادر4
قرآن مجيد:
قرآن مجيد اور يوسف (ع) كا قصّہ 8، 9 ; قرآن مجيد كى اہميت 4، 5،8;قرآن مجيد كے وحى ہونے كے دلائل 6، 9
قديمى مصر:
قديمى مصر كے حكمرانوں كا مكر و حيلہ 9
يوسف (ع) :
يوسف (ع) كا قصہ 7;يوسف (ع) كے ساتھ مكر و حيلہ 7، 8، 9 ;يوسف (ع) كے قصہ سے ناواقفيت 2; يوسف(ع) كے قصہ كا آنحضرت سے پہلے ہونا 2،5; يوسف (ع) كے قصہ كے چھپے ہوئے پہلو 8

وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ (١٠٣)
اور آپ كسى قدر كيوں نہ چاہيں انسانوں كى اكثريت ايمان لانے والى نہيں ہے (103)

1_ اكثر لوگ قرآن مجيد اور وحى الہى پر ايمان لانے والے نہيں ہيں_
و ما أكثر الناس ... بمؤمنين
(مؤمنين ) كا متعلق آيت قبل ( نوحيہ اليك) اور بعد والى آيت ( ان ہو ...)كے قرينہ كى بناء پر قرآن و وحى الہى ہے_
2_ پيغمبر اسلام كا لوگوں كے اطمينان لانے كے سلسلہ ميں بہت حريص اور ان كى اكثريت ميں آپ(ص) كى فراوان كو شش كا بے اثر ہونا _
و ما اكثر الناس و لو حرصت بمؤمنين
"حرص" كا معنى كسى شے سے بہت زيادہ لگاؤ اور اس كى دستيابى كيلئے كوشش كرنا ہے _
3_اكثر لوگوں كا ايمان نہ لانے كا سبب ان كاحق قبول كرنے سے انكار ہے نہ كہ پيغمبر اسلام (ص) كى تبليغ ميں

693
كوئي كمى تھى اور نہ ہى قرآن كى حقانيت كى دليل ميں كوئي نقص تھا_
ذلك من ا نبا الغيب ... و ما أكثر الناس و لو حرصت بمؤمنين
اس سے پہلے والى آيت شريفہ ميں يہ بيان ہوچكا ہے كہ قرآن مجيد كى حقانيت اور اسكا خدا كى طرف سے ہونا روشن اور واضح بات ہے _ اور (و لو حرصت) كا جملہ يہ بتاتا ہے كہ پيغمبر اسلام(ص) نے دين كى تبليغ ميں مستمر كوشش كى ہے _ يہ دو حقيقت اس بات كو بيان كرتى ہيں كہ لوگوں پر حجت اور دليل كا كام مكمل ہوگيا ہے _ اور ان كا ايمان نہ لانا ان كے

حق كو قبول نہ كرنے كى وجہ سے ہے _
4_خداوند متعال نے حضرت يوسف(ع) كے خلاف ان كے بھائيوں كے مكر و فريب كو بيان كر كے رسالت مآب كو تسلى دى ہے كہ لوگوں كى مخالفت كى فكر نہ كريں _
إذ أجمعوا أمرہم و ہم يمكرون و ما أكثر الناس و لو حرصت بمؤمنين
مذكورہ بالا معنى جملہ ( ما اكثر الناس ...) كابرادران يوسف(ع) كا حضرت يوسف(ع) كے خلاف مكرو سازش ( و ہم يمكرون) كے ساتھ كے خصوص ربط كا تقاضا ہے اور يہ اس نكتہ كى طرف اشارہ كرتا ہے كہ اے پيغمبر گرامي وہ تو فرزندان يعقوب تھے انہوں نے اپنے بھائي اور والد گرامى كے ساتھ كيا برتاؤ كيا _ اور تم (ص) لوگوں كے ايمان نہ لانے كى وجہ سے غمگين نہ ہونا اور خود كو قصور وار خيال نہ كرو كيونكہ اكثر لوگ حق كو قبول نہيں كرتے_
5_ لوگوں كا تكبر اورخود پسندي، پيغمبر اسلام (ص) اور قرآن مجيد پر ايمان نہ لانے كا سرچشمہ ہے_
و ما أكثر الناس و لو حرصت بمؤمنين
مذكورہ آيت كريمہ ميں ممكن ہے حضرت يوسف (ع) اور ان كے بھائيوں كے قصہ كے كچھ نتائج كى طرف اشارہ ہو _ اس واقعہ ميں يہ بيان ہوا ہے كہ يوسف (ع) كے بھائيوں كا ان سے برتاؤ كا ايك سبب غرور اور خود كو بڑا سمجھنا تھا ، ( و نحن عصبة) اسى وجہ سے جملہ ( ما اكثر الناس ...) پورے واقعہ كو نقل كرنے كے بعد اس معنى كى طرف اشارہ ہے كہ اہل مكہ كا پيغمبر اسلام (ص) پر ايمان نہ لانے كى ايك وجہ ان كا غرور اور خود كو بڑا خيال كرنا تھا_
6_ اہل مكہ كا پيغمبر اسلام (ص) پر ايمان نہ لانے كا ايك سبب انكى حسادت تھي_
و ما اكثر الناس و لو حرصت بمؤمنين
مذكورہ بالا معنى گذشتہ توضيح سے معلوم ہوسكتا ہے_
------------------------------------------------
آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) سے حسد كرنا 6; آنحضرت (ص) كا لگاؤ 2;


آنحضرت(ص) كو تسلى دينا 4;آنحضرت (ص) كى كوشش 3; آنحضرت (ص) كى كوشش كابے اثر ہونا 2
اكثريت :
اكثريت پر حجت كا تمام كرنا 3; اكثريت كا بے ايمان ہونا 1
ايمان :
آنحضرت (ص) پر ايمان نہ لانا 5،1; بے ايمانى كا سبب 3، 5، 6; قرآن مجيد پر ايمان نہ لانا 1، 5; وحى پر ايمان نہ لانا 1
برادران يوسف :
برادران يوسف كا مكر 4
حسد :
حسد كے آثار
حق:
حق قبول نہ كرنے كے آثار 3
دين :
دين كو نقصان پہنچانے والے اسباب كى شناخت 5،6
عجب :
عجب كے آثار 5
علايق :
انسانوں كا ايمان كے ساتھ علاقہ و رابطہ 2
قرآن مجيد :
قرآن مجيد كى حقانيت 3; قرآن مجيد كے قصوں كا فلسفہ 4
كفر :

آنحضرت کاانکار کرنے کا سبب 6
مکہ :
اہل مکہ کی حسادت 6
یوسف :
حضرت یوسف(ع) کا قصہ بیان کرنے کا فلسفہ 4; حضرت یوسف(ع) کے ساتھ مکر و فریب 4



وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ هُوَ إِلاَّ ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ (١٠٤)
اور آپ ان سے تبليغ رسالت کی اجرت تو نہيں مانگتے ہيں يہ قرآن تو عالمين کے لئے ايك ذكر اور نصيحت ہے (104)

1_ پيغمبر اسلام (ص) قرآن مجيد اور وحی کی تعليم و تبليغ کرنے کے بدلے ذرہ برابر اجرت طلب نہيں کی کرتے تھے _
و ما تسئلہم عليہ من اجر
لفظ ( سؤال) اور جو اس سے الفاظ سے مشتق ہوئے ہيں جب بغير حرف ( عن ) کے متعدی ہوتے ہيں، جيسا کہ آيت شريفہ ميں ہے تو مطالبہ اور درخواست کرنے کے معنی ميں آتے ہيں _ اور لفظ ( اجر) نكرہ ہے جو نفی کے بعد واقع ہوا ہے اسی وجہ سے عموم پر دلالت كرتا ہے اور تھوڑی سی اجرت کو بھی شامل ہوگا_ اور (من) زائدہ بھی اسی معنی کی تاكيد كرتا ہے _
2_كفاركے پاس قرآن مجيد اور پيغمبر اسلام (ص) پر ايمان نہ لانے كا كوئي عذر و بہانہ نہيں تھا_
و ما أكثر الناس و لو حرصت بمؤمنين و ما تسئلہم عليہ من أجر
(102)نمبر آيت كريمہ، نے قرآن مجيد اور رسالت مآب کی حقانيت کو ثابتكياہے اور (103) نمبر آيت كريمہ كا اشارہ اسی معنی کی طرف ہے کہ رسالت مآب کے توسط سے قرآن مجيد اور تعليمات وحی لوگوں تك پہنچ گئي ہيں اور مورد گفتگو آيت اس مطلب کو بيان كررہی ہے کہ اس کے ان سے كوئي اجرت طلب نہيں کی گئي _ يعنی كافروں کے ايمان نہ لانے كا ہر عذر اور بہانہ بنانے كا راستہ بند كر ديا گيا ہے _
3_ دينی مبلّغين كوقرآن كريم کی تعليم اورابلاغ دين کی اجرت لينے سے پرہيز كرنا چاہيے _
و ما تسئلہم عليہ من أجر
4_اسلام اور قرآن مجيد کی تعليمات عالمگير اور كسی زمان و مكان اور گروہ کے ساتھ مخصوص نہيں ہيں_
ان ہو إلاّ ذكر للعالمين
5_ قرآن مجيد کے معارف اور ان کے احكام ايسے


حقائق ہيں كہجہنيں سيكھا ارو ہميشہ ذہن نشين كرنا ضروری ہے _
ان ہو الّا ذكر للعالمين
(ذكر) ايسے علم و معرفت کو كہا جاتا ہے کہ ذہن ميں حاضر ہو اور اس سے غفلت نہ برتی جائے _ قرآن مجيد کو ذكر کی صفت سے ياد كرنا ،اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس کے حقائق کو سيكھا جائے اور انكو بھولنا اور ان سے غافل بھی نہيں ہونا چاہيے_
6_ قرآن مجيد کی تبليغ، مادی وسائل کی در آمد كا وسيلہ قرار نہ پائے_
و ما تسئلہم عليہ من أجر ان ہو الاّ ذكر للعالمين
(ان ہو ...) کے جملے ميں حصر ، حصر اضافی و نسبی ہے اور جملہ ( و ما تسئلہم ... ) کے قرينہ سے يہ كہا جاسكتا ہے کہ اس سے مقصود يہ ہے کہ قرآن مجيد کو خداوند متعال نے پيغمبر اسلام (ص) پر نازل فرمايا تا کہ لوگوں كواسكے حقائق بتائيں اور اسكی تبليغ كريں نہ يہ کہ اسكو اپنی معاش اور زندگی چلانے كا ذريعہ قرار ديں اور پيغمبر گرامی (ص) نے بھی ايسے ہی كيا ( ما تسئلہم ... )
7_ قرآن مجيد كا زمانہ بعثت کے لوگوں سے خاص نہ ہونا يہ ايك مناسب دليل ہے کہ اسكی تبليغ کے بدلے ميں ان سے

كوئي بھی اجرت نہيں مانگی گئي_
و ما تسئلہم عليہ من اجر ان ہو الا ذكر للعالمين
مذكورہ بالا معنى اجر رسالت كو طلب نہ كرنے اور قرآن مجيد كا تمام عالم كے ليے ہونے كے درميان باہمی ارتباط كا تقاضا ہے _ يعنى چونكہ قرآن مجيد تمام لوگوں اور تمام زمانوں كے ليے ہے اس وجہ سے مناسب نہيں ہے كہ ايك گروہ و طائفہ خاص سے اسكی اجرت طلب كی جائے_
8_ كسى وقت لوگوں كے خاص گروہ يا حتى اكثريت كا ايمان نہ لانا، دينى مبلغين كے ليے مايوسى اور نااميدى كا سبب نہيں بننا چاہيے_
و ما أكثر الناس و لو حرصت بمومنين ... ان ہو الّا ذكر للعالمين
(ان ہو الا ذكر للعالمين ) كا جملہ، قرآن مجيد اور اسلام كے عالمگير ہونے پر دلالت كرتا ہے اور اسكو بعثت كے زمانے اور اہل مكہ سے خاص ہونے كی نفى كرتاہے_ يہ اس بات كی طرف اشارہ كرتا ہے كہ اے پيغمبر اسلام (ص) آپ كو مكہ كی اكثريت كے ايمان نہ لے آنے پر پريشان اور مايوس نہيں ہونا چاہئے كيونكہ قرآن مجيد فقط ان لوگوں كے ساتھ مخصوص نہيں ہے بلكہ پورى كائنات كے ليے ہے اگر يہ ايمان نہيں لاتے تو دوسروں كی طرف چلے جائيں_
----------------------------------------------------
آنحضرت(ص) :
آنحضرت اور قرآن مجيد كی تبليغ 1;آنحضرت كی صفت تبليغ 11
اسلام :

697
اسلام كا پورى كائنات كے ليے ہونا 4; اسلام كی خصوصيات 4
ايمان :
آنحضرت(ص) پر ايمان نہ لانا 2;آنحضرت كی صفت تبليغ 11
تبليغ :
تبليغ ميں نقصان دينے والے اموركی شناخت 3،6،8
ذكر :
قرآن مجيد كے ذكر كی اہميت 5
قرآن محيد :
كا پورى كائنات كو شامل ہونا 4; قرآن مجيد كا تقدسى 6; قرآن مجيد كا تمام كائنات كے ليے ہونے كے آثار 7; قرآن مجيد كی اہميت 6; قرآن مجيد كی تبليغ كی اجرت3، 6، 7; قرآن مجيد كی تعليم كی اہميت 5; قرآن محيد كی خصوصيات 4
كفر :
كفر كا بے منطق و بے دليل ہونا 2
مبلغين :
مبلغين اور تبليغ كی اجرت 3; مبلغين اور لوگوں كا كفر 8; مبلغين كی ذمہ دارى 3،8;مبلغين كے اميدوار ہونے كی اہميت 8

وَكَأَيِّن مِّن آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ (١٠٥)
اور زمين و آسمان ميں بہت سى نشانياں ہيں جن سے لوگ گذر جاتے ہيں اور كنارہ كش ہى رہتے ہيں (105)

1_ زمين اور آسمان خداوند متعال كی توحيد اور وحدانيت كی بے شمار نشانيوں اور آيات پر مشتمل ہيں _
و كأيّن من ء اية فى السموات و الأرض
(كأيّن) عدد كے ليے كنايہ ہے اور كثرت پرقرآن دلالت كرتا ہے _ يہ لفظ مبتداء اور جملہ ( فى السموات و الأرض) اسكی خبر ہے _ اور ( من آية) اسكی تميز ہے _ اور اس لفظ ( آية) سے مرادبعد والى آيت ميں ( و ما يومن اكثر ہم

باللہ ) کے قرینے کی وجہ توحید و وحدانیت کی نشانی ہے _
2_ کائنات میں توحید و احدیت الہی کی نشانیاں، ہمیشہ انسانوں کے سامنے اور منظر عام پر ہیں_
و کایّن من ء آیة فی السموات و الارض یمرون علیہ
(مرور) کا معنی گذرنے کاہے اور لوگوں کا آیات اور اللہ کی نشانیوں سے گزرنا، ان کے دیکھنے کو مستلزم ہے _ جیسے کہا جاتا ہے کہ انسان آسمانی آیات سے عبور نہیں کرتاہے اسی طرح (یمرون علیہا ) کا جملہ ان آیات کے بارے میں کنایہ ہے کہ"وہ مشاہدہ کرتے ہیں "
3_ کفر اختیار کرنے والے، توحید کی آیات اور نشانیوں میں غور و فکر نہیں کرتے اورتوحید پر انکی دلالت کو نہپنپاتے_
یمرون علیہا و ہم عنہا معرضون
"اعراض" (معرضون) کا مصدر ہے جو منہ پھیر لینے کے معنی میں ہے _ توحید کی نشانیوں سے منہ پھیر لینے کا معنی یہ ہے کہ اسمیں غور و فکر نہیں کرتے اور اس کو درك نہیں کرتے کہ یہ خداوند متعال کی وحدانیت کے گواہ و دلائل ہیں_
4_ وہ لوگ جو آسمانوں اور زمین ( کائنات ) میں موجود نشانیوں سے خداوند متعال کی توحید اور وحدانیت کو درك نہیں کر پاتے وہ اس لائق ہیں کہ انکی مذمت اور سرزنش کی جائے_
وکأیّن من ء ایة فی السموات و ال ارض یمرون علیہا و ہم عنہا معرضون
آیت شریفہ کا انداز، مذمت اور سرزنش کو بتاتا ہے_
5_ زمینمتحرّك ہے اور انسانوں کو آیا ت آسمانی سے عبور کرواتی ہے _
کایّن من ء ایة فی السموات و الارض یمرون علیہ
اگر (یمرون علیہا ) کے جملے کا کنایہ ( مشاہدہ کرنا) معنی نہ کریں بلکہ حقیق معنیمراد لیں تو (زمین کی حرکت کرنا)اس کا معنی ہوگا _کیونکہ آیات آسمانی پر عبوراس معنی کے ساتھ مناسب ہے کہ زمین حرکت کرتی ہو اور اس حرکت کے سبب انسان آیات الہی سے عبور کرتا ہے _ (تفسیر المیزان سے یہ معنی لیا گیا ہے )_
6_کائنات ،متعدد آسمانوں پر مشتمل ہے _
کأیّن من ءایة فی السموات

------------------------------------------------

آسمان :
آسمانوں کا متعدد ہونا 6;آسمانوں میں آیات الہی کا ہونا 1، 4، 5
آیات الہی :
آیات آفاقی 1، 4; آیات الہی سے منہموڑنے والے 3آیات الہی سے منہ موڑنے والوں کی



سرزنش 4; آیات کائنات کا مشاہدہ 2
توحید :
توحید کے دلائل 1، 2
زمین :
زمین کی حرکت 5;زمین میں آیات الہی کا ہونا 1، 4
سرزنش :
سرزنش کے مستحقین 4
کائنات:
کائنات میں خدا کی نشانیان 4
کفار :
کفار کا منہ پھیرنا 3; کفار کی خصوصیات 3

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّهِ إِلاَّ وَهُم مُّشْرِكُونَ (١٠٦)
او ران میں کی اکثریت خدا پر ایمان بھی لاتی ہے تو شرک کے ساتھ (106)

1_ اکثر ایمان کا دعوی اور وجود الہی کا اعتراف کرنے والے، اسکا شریك خیال کرتے ہیں_
و ما يؤمن أكثر ہم باللّٰہ إلّا و ہم مشركون
2_ اکثر توحید پرست توحید کو کسی نہ کسی طریقہ سے شرك کے ساتھ مخلوط کر دیتے ہیں _
و ما يؤمن أكثر ہم باللّٰہ إلاّ و ہم مشركون
3_ خالص توحید پرست کہ جنکی توحید،ہر قسم کے شرك سے منزہ ہے بہت کم ہیں_
و ما يؤمن أكثر ہم باللّٰہ إلاّ و ہم مشركون
4_ توحیدی عقیدہ کو ہر قسم کے شرك سے دور رکھنے کي کوشش کرنا بہت ضروری ہے _
و ما يؤمن أكثر ہم باللّٰہ و ہم مشركون
5_ عن ابی عبدالله (ع) (فی قول تعالی ) :" و ما یؤمن اکثر ہم بالله و ہم مشرکو ن" انہا نزلت فی مشرکی العرب اذ سئلوا من خلق السماوات و الارض و ینزل المطر؟ قالوا : الله ثم ہم یشرکون و کانوا یقولون فی تلبیتہم : لبیك لا شریك لك الا شریکا ہو انك تملکہ و ما ملك (1)
..............

**1) مجمع البيان ج 5 ; ص 410; نور الثقلين ج 2 ص 476 ; ح 237_**


امام جعفر صادق (ع) سے الله تعالی کے اس قول " ما یؤمن اکثر ہم بالله الا و ہم مشرکون " کے بارے میں روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ مشرکین عرب کے بارے میں نازل ہوئي ہے _ جب ان سے سوال ہوا کہ آسمانوں اور زمین کا خالق کون ہے اور بارش کون برساتا ہے ؟ تو جواب میں کہتے ہیں خداوند متعال : لیکن اس کے باوجود بھی شرك کرتے تھے اور تلبیہ (یعنی اس کے حضور زبان سے اظہار کرنا ) کے وقت کہتے تھے لبیك _ تیری ذات کا کوئي شریك نہیں سوائے اس شریك کے جو تجھ سے ہے اور تو اسکا مالك ہے اور جس کا وہ مالك ہے تو اس کا بھی مالك ہے_
6_ عن ابی عبدالله (ع) (فی قولہ تعالی ) _ "و مایؤمن اکثر ہم بالله و الا و ہم مشرکون"
انہم اہل الکتاب آمنوا بالله و الیوم الاخر و التوراة و النجیل ثم اشرکو بانکار القرآن و انکار نبوة نبیا محمد (ص) _(1)
امام جعفر صادق علیہ السلام سے الله تعالی کے اس قول (و ما یؤمن اکثرہم با لله الا و ہم مشرکون ) کے بارے میں روایت ہے کہ بے شك وہ اہل کتاب ہیں جو خداوند متعال اور روز قیامت اور توارایت و انجیل پر ایمان لائے ہیں _ پھر قرآن مجید اور پیغمبر گرامی حضرت محمد(ص) کی نبوت کا انکار کرکے مشرك بن گئے _
7_ عن ابی الحسن الرضا(ع) (فی قولہ تعالی ) : "و ما یؤمن اکثرہم بالله الا و ہم مشرکون " قال : انہ شرك لا یبلغ بہ الکفر_
" و ما يؤمن اکثرہم بالله و ہم مشرکون " کے بارے میں امام رضا(ع) سے روایت ہے آپ (ع) کہ اس بارے میں فرماتے ہیں اس شرك سے مراد ایسا شرك ہے کہ جو بھی ایسا شرك رکھتا ہے لیکن وہ کفر کی حدتك نہیں پہنچتا _
8_ عن ابی جعفر (ص) : فی قولہ الله تبارك و تعالی "و ما یؤمن اکثرہم بالله الا و ہم مشرکون " قال : شرك طاعة و لیس شرك عبادة و المعاصی التی یرتکبون شرك طاعة اطاعوا فیہا الشیطان فاشرکوا بالله فی الطاعة لغیرہ (3)
امام محمد باقر (ع) سے الله تعالی کے اس قول "ما یومن اکثر ہم بالله الاّ ہم مشرکون" کے بارے میں روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہاں شرك سے مراد اطاعت میں شرك ہے نہ کہ عبادت میں شرك وہ ایسے گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں جس میں اطاعت میں شرك ہے نہ کہ شیطان کی اطاعت کرتے ہیں _ پس غیر الله کی اطاعت کرنے سے وہ خداوند متعال کے بے شریك قرار دیتے ہیں _

.............

**1)مجمع البيان ج5 ص 410 ; نور الثقلين ج 2 ; ص476 ج 237 _**
**2)مجمع البيان ج 5 ص 410 بحار الانوار ج ص 106_**
**3) تفسير قمی ، ج 1 ص 358; نور االثقلين ، ج 2 ص 475_ ج 231_**

701

9_ عن ابی عبدالله (ع) "و ما يؤمن اكثرہم بالله الا و ہم مشركون " فہم الذين يلحدون فی اسمائہ بغير علم فيضعونہا غير مواضہا ... (1)

امام جعفر صادق (ع) سے روايت ہے كہآپ(ع) الله تعالى كے اس قول (و مايؤمن اكثرہم بالله و الّا و ہم مشركون ) كے بارے ميں فرماتے ہيں كہ يہاں ايسے لوگ مراد ہيں جو اسماء الہی كے سلسلہ ميں جہالت كی بناء پر كجروى كرتے ہيں اور ان اسماء كو غير الله ميں استعمال كرتے ہيں_

10_ عن ابی عبدالله (ع) فی قولہ :"و ما يؤمن اكثرہم بالله الا و ہم مشركون " قال : ہو الرجل يقول : لولا فلان لہلكت ولو لا فلان ل اصبت كذاوكذا و لو فلان لضاع عيالي ...(2)

اما م جعفر صادق (ع) سے قول خداوند متعال كے اس قول(و مايؤمن اكثرہم بالله والّا و ہم مشركون) كے بار ے ميں روايت ہے كہ اس سے مراد وہ شخص ہے كہ جو يہ كہے كہ اگر فلاں نہ ہوتا تو ميں ہلاك ہوجاتا ، اگر فلاں نہ ہوتا تو ميرے سر پر يہ گذرجاتی ، اگر فلاں نہ ہوتا تو ميرے اہل و عيال برباد ہوجاتے ...

11_ عن يعقوب بن شعيب قال : سألت ابا عبدالله " وما يؤمن اكثرہم بالله الّا و ہم مشركون" قال : كانوا يقولون: نمطر بنو كذا و نبوّء كذا و منہا انہم كانوا يأتون الكہا ان فيصدّ قونہم فيما يقولون (4) يعقوب ابن شعيب نقل كرتے ہيں كہ ميں نے امام جعفر صادق (ع) سے آيت كريمہ" و ما يؤمن اكثرہم بالله الّا و ہم مشركون " كے بارے ميں سوال كيا تو انہوں نے فرمايا كہ اس آيت سے مراد وہ لوگ ہيں جو يہ عقيدہ ركھتے ہيں كہ بارش كا برسنا اس ستارے كے سبب سے ہے يا اس كی فلانی حالت ميں آنے كے سبب سے ہے اور وہ لوگ كاہنوں اور جادوگروں كے پاس آتے اور ان كی باتوں كو قبول كرتے ہيں _

------------------------------------------------


اعراب :

اعراب كا شرك 5

اكثريت :

اكثريت كا شرك 1; اكثريت كے شرك سے مراد 7، 8، 9، 11،10

اہل كتاب :

اہل كتاب كا شرك 6


.............

**1) توحيد صدوق ص 324ح 1 : نورالثقلين ، ج 475 ، ج 229 _**
**2)تفسيرعياشي،ج2،ص 200;ح 96 ;نور الثقلين،ج 2;ص 476 ;ح 235_**
**3) (نو) كے لفظ سے مراد يا تو ستارہ ہيں يا ان كے مختلف حالات ہيں _**
**4) بحار الانوار ج 69، ص99 ح 22; بحارالانوار ج2،ص 213، ح 12**

702


الله تعالى :

اسماء الہيہ ميں شرك الحاد كرنا 9

ايمان :

ايمان كے دعوے داروں كا شرك 1

توحيد:

شرك و توحيد كو ملانا 2

روايت :

روایت 5، 6، 7، 8، 9، 10، 11
شرك:
شرك افعالى 5، 8، 10، 11;شرك سے دورى كرنے كى اہميت 4; شرك كے مراتب 7
مؤمنين :
مؤمنين كى كمى 3
موحدين :
موحدين اور شرك 2;موحدين كى كمى 3

أَفَأَمِنُواْ أَن تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لاَ يَشْعُرُونَ (١٠٧)
تو كيا يہ لوگ اس بات كى طرف سے مطمئن ہوگئے ہيں كہ كہيں ان پر عذاب الہى آكر چھا جائے يا اچانك قيامت آجائے اور يہ غافل ہى رہ جائيں(107)

1_ قرآن مجيد اور پيغمبر اسلام (ص) كى رسالت كا انكار كرنے والے دنيا كے )عذاب ( عذاب استيصال) اور آخرت كے عذابوں ميں گرفتار ہونے كے خطرے ميں ہيں_
أفأمنوا ان تاتيہم غاشية من عذاب الله او تاتيہم الساعة
(افامنوا) كى ضمير ممكن ہے ( اكثر الناس) كى طرف لوٹے جو آيت 103 ميں ہے _ اس صورتميں اس ضمير سے مراد وہ لوگ ہيں جو قرآن مجيد و وحى الہى اور رسالت پيغمبر اسلام (ص) كا انكار كرتے ہيں اور اس كے بارے ميں كافر ہوگئے ہيں _
2_ مشركين،دنيا اور آخرت كے عذابوں ميں گرفتار ہونے كے خطرے سے دوچار ہيں _
افأمنوا ان تأتيہم غاشية من عذاب الله او تأتيہم الساعة
مذكورہ بالا معنى اس صورت ميں ہے كہ ( افامنوا)


كى ضمير سے مراد وہ مشركين ہوں جو اس سے پہلے والى آيت ميں بيان ہوچكے ہيں _
3_ الله كے عذاب عالمگير عذاب ہيں اور اپنے مستحقين كو گھير لينے والے ہيں _
افأمنوا ان تأتيہم غاشية من عذاب الله
(غاشيہ ) كا معنى تمام كو شامل ہونے والا ہے يہ لفظ ايك محذوف موصوف كے ليے صفت واقع ہوا ہے _ جو كہ ( عذاب الله ) كے قرينے كى وجہ سے ( عقوبة ) يا اسكى مثل الفاظ ہوسكتے ہيں _ اور (من ) كا حرف ممكن ہے يہاں تبعيض كے ليے واقع ہوا ہو _ اور يہ بھى احتمال ہے كہ (من ) بيانيہ ہو اگر دوسرا احتمال ليا جائے تو اس صورت ميں اس آيت كريمہ سے مذكورہ بالا معنى كو حاصل كرنا روشن اور بغير كسى ابہام كے ہے _
4_ مشركين اور كفار، عذاب الہى سے فرار نہيں كرسكتے اور اپنے آپ كو اس سے نہيں بچاسكتے _
أن تأتيہم غاشية من عذاب الله
عذاب الہى كوعالمگير اور تمام كو شامل ہونے كى صفت سے ذكر كرنے كا مقصد يہ ہے كہ اس سے فرار ممكن نہيں اور پنے آپ كو اس كے دكھ و رنج سے محفوظ نہيں ركھا جا سكتا _
5_ كفار اور مشركن كا دنيا و آخرت كے عذاب الہى سے محفوظ رہنے كا احساس تعجب آور اور نامناسب بات ہے _
أفأمنوا ان تأتيہم غاشية من عذاب الله و تأتيہم الساعة
(افأمنوا) ميں ہمزہ استفہام ممكن ہے توبيخى ہو يا تعجب كو بيان كرنے كے ليے ذكر ہوا ہو _يعنى يہ تعجب آور بات ہے كہ خداوند متعال كے عذاب سے اپنے آپ كو امن و امان ميں محسوس كر رہے ہيں _ حالانكہ توحيد اور رسالت پر واضح و روشن دليل و برہان ہوتے ہوئے بھى توحيد و رسالت كو قبول كرنے سے گريزاں ہيں _
6_ قيامت ناگہانى اور انسانوں كى بے علمى و لا علمى ميں واقع ہوگى _
أو تأتيہم الساعة بغتہ و ہم لا يشعرون
(بغتة ) كا معنى ناگہانى طور پر اور پہلے اطلاع ديے بغير واقع ہونا ہے اور (وہم لا يشعرون) كا جملہ حال مؤكدہ ہے _ پس

ان كا متوجہ نہ ہونا (بغتة ) كے لفظ سے معلوم ہوتا ہے_
7_ بشريت كى تحقيق و علم قيامت كے برپا ہونے كے وقت كو معين كرنے حتى احتمال دينے سے بھى قاصر ہے _
أو تأتيہم الساعة بغتة و ہم لا يشعرون
اس صورت ميں يہ كہہ سكتے ہيں كہ شيء ناگہانى اور اچانك واقع ہوئي ہے _ كہ انسان اس كے واقع ہونے كے زمانے كو احتمال و حدس كى صورت ميں بھى معين نہ كر سكتا ہو _
8_ توحيد، قرآن مجيد اور رسالت پيغمبر اسلام (ص) كے وجود پر روشن و واضح دلائل و حقانيت كا ہونا ان كے انكار


كے ليے ہر قسم كے بہانہ كو ختم كرديتا ہے اور كفار كو عذاب الہى كا مستحق بنانے كا موجب بنتا ہے_
و ما اكثر الناس ... بمومنين ... و ما يؤمن اكثرہم بالله و الاّ و ہم مشركون أفأمنو
آيت ( ذلك من ابنا الغيب ...) جو حقانيت قرآن مجيد اور رسالت پيغمبر اسلام (ص) كى حقانيت كى دليل پر مشتمل ہے _ اور آيت كريمہ (و كأيّن من آية ...) كہ جسميں توحيد كى دليل ہے _ اس پر فأ كا حرف جو (أفأمنوا) ميں ہے اس نے عذاب كے استحقاق كو مترتب كيا ہے يعنى كيونكہ اتمام حجت ہوگئي ہے اس ليے كسى بہانہ و عذركى ضرورت نہيں ہے اور كفار عذاب كے مستحق ہيں _
------------------------------------------------
الله تعالى :
الله تعالى كے عذابوں كا احاطہ كرنا 3
امور:
شگفت و تعجب آور امور 5
انسان:
انسانوں كے علم كا محدود ہونا 7
آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) كو جھٹلانے والوں كا آخرت ميں عذاب 1; آنحضرت (ص) كو جھٹلانے والوں كا دنيا ميں عذاب 1;
آنحضرت كى حقانيت كى وضاحت 8
توحيد :
توحيد كے واضح دلائل 8
عذاب :
اہل عذاب 1، 2; عذاب استيصال 1; عذاب سے محفوظ رہنا 5; عذاب كے اسباب 8_
قرآن مجيد :
قرآن مجيد كى حقانيت كى وضاحت 8;قرآن مجيد كے جھٹلانے والوں كا آخرت ميں عذاب 1; قرآن مجيد كے جھٹلانے والوں كا دنيا ميں عذاب 1
قيامت :
قيامت كا ناگہانى ہونا 6; قيامت كا وقت 7; قيامت كے بر پا ہونے كے خصوصيات 6
كفار :
كفار پر اتمام حجت كرنا8; كفار پر عذاب8; كفار پر عذاب كا حتمى ہونا 4،5
مشركين:
مشركين پر آخرت كا عذاب 2;مشركين پر اتمام حجت 8; مشركين پر دنيا كا عذاب 2; مشركين پر عذاب كا حتمى ہونا 4،5;
مشركين كا عذاب 8



قُلْ هَـذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَاْ وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللّهِ وَمَا أَنَاْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (١٠٨)

آپ کہہ دیجئے کہ یہی میرا راستہ ہے کہ میں بصیرت کے ساتھ خدا کی طرف دعوت دیتاہوں اور میرے ساتھ میرا اتباع کرنے 1_ والا بھی ہے اور خدا پاك و بے نیاز ہے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں (108)

1_ توحید کا پر چار، قرآن مجید کی تبلیغ اور شرك کے خلاف جہاد کرنا پیغمبر اسلام (ص) کی ذمہ داری اور راہ و رسم تھي_
قل ہذہ سبیلي
(ہذہ ) کا اشارہ ان مطالب کی طرف ہے جو گذشتہ آیت میں ذکر ہوئے ہیں _ان میں سے توحید کا پرچار، شرك کی نفی ، قرآن مجید کی تبلیغ اور وحی کی تعلیمات ہیں _
2_ لوگوں کو خداوند متعال کی طرف بلانا اور اسکی طرف توجہ دلانا، پیغمبر اسلام (ص) کی ذمہ داری اور راہ و رسم تھي_
ادعوا الی الله
3_ہر قسم کے شرك سے پاکیزہ خالص توحید ، قرآن و وحی پر ایمان اور خداتك پہنچنے کے راستہ ہیں _
و ما اکثر الناس و لو حرصت بمؤمنین ... و ما یؤمن اکثرہم بالله الّا و ہم مشرکون ... قل ہذہ سبیلی ادعوا الی الله
4_ پیغمبر اسلام (ص) اس بات پر مامور تھے کہ اپنی رسالت کے عقائدی پروگرام کا صریح طور پر اعلان کریں _
قل ہذہ سبیلی ادعوا الی الله ...و ما أنا من المشرکین
مذکورہ بالا معنی لفظ (قل) سے استفادہ ہوا ہے _
5_ پیغمبر اسلام (ص) اپنے توحیدی عقیدہ اور شرك کی نفی اور اس کے علاوہ لوگوں کو توحید کی طرف بلانے اور شرك کے خلافجہاد کرنے کے لیے روشن دلیل و


حجّت رکھتے تھے _
قل ہذہ سبیلی أدعوا الی الله علی بصیرة انا و من اتبعني
(بصیرة ) کا معنی روشن دلیل اور حجت ہے (لسان العرب) مذکورہ آیات اور مورد بحث آیت شریفہ میں جن بعض چیزوں کو ذکر کیا گیا ہے وہ لفظ( بصیرة ) کے متعلق ہیں _
یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسکی ترکیب مینچند احتمالات دیئےئے ہیں _ مثلاً ( علی بصیرة ) لفظ (أنا ) کے لیے خبر واقع ہوا ہے _ اور جملہ (من اتبعنی ) لفظ (أنا) پر عطف ہے _ یعنی اصل میں جملہ یوں ہوگا ( انا و من اتبعنی علی بصیرة )_
6_ پیغمبر اسلام (ص) کے پیرو کار، موّحد اور اپنے توحیدی عقیدے پر دلیل و حجّت رکھتے تھے _
علی بصیرة انا و من اتبعني
7_ امّتوں اور لوگوں کی بصیرت ان رہبر و رہنما کی بصیرت کی وجہ سے ہے _
علی بصیرة انا و من اتبعني
(من اتبعنی ) کے جملے میں ( علی بصیرة ) کا تکرار نہ کرنا جب کہ مقصود یہی ہے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ پیروکاروں کی بصیرت پیغمبر اسلام (ص) (رہبر و رہنما) کی بصیرت کی وجہ سے ہے _
8_ اسلامی معاشرے کے رہبر و رہنما اور دینی مبلغین کے لیے ضروری ہے کہ روشن فکر اور با بصیرت ہونے کے ساتھ اپنے نظریے اور روش پر روشن و واضح دلیل و حجت رکھتے ہوں _
قل ہذہ سبیلی ادعوا الی الله علی بصیرة ان
9_ پیغمبر اسلام (ص) کے پیروکار، لوگوں کو توحید کی طرف بلانے اور شرك کے خلاف جہاد کرنے پر مامور ہیں_
ادعوا الی الله علی بصیرة انا و من اتبعني
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ ( علی بصیرة ) (أدعوا) کے متعلق ہو تب اس صورت میں لفظ (أنا) (أدعوا ) کی ضمیر کے لیے تاکید ہے _ اور ( من اتبعنی ) کا جملہ ( أدعوا ) کے فاعل پر عطف ہے توجملہ یوں ہوگا ( أنا أدعوا الی الله علی بصیرة و من اتبعنی یدعوا الی الله علی بصیرة )
10_ دینی عقائد کو حجت اور روشن دلیل کی بنیاد پر رکھنا ضروری ہے _
علی بصیرة انا و من اتبعني

11_ لوگوں كو توحيد كى طرف بلانا اور شرك كے خلاف جہاد كرنا، پيغمبر اسلام (ص) كى صداقت كے ساتھ پيروى كرنے كى نشانى ہے _
ادعوا الى الله على بصيرة ا نا ومن اتبعني
12_ خداوند عالم ہر قسم كے عيب ونقص اور شريك ركھنے سے منزہ و مبرّہ ہے _


(سبحان)كا معنى تسبيح (ہر عيب و نقص سے پاك و پاكيزہ ہونا ) ہے اور يہ لفظ ايك محذوف فعل ( اسبح نسبح) كے ليے مفعول مطلق ہے يعنى ( اسبح يا نسبح الله تسبيحاً )مورد نظر بحث ميں يہ عيب و نقص اور شريك ركھنے كے مصاديق ميں سے ہے_ يہ بات بھى قابل ذكر ہے كہ جملہ ( سبحان الله ) (ہذہ سبيلى ) كے جملے پر عطف ہے اور اصل ميں جملہ يوں ہے ( قل سبحان الله ) _
13_ پيغمبر اسلام (ص) كبھى بھى مشركين ميں سے نہيں تھے _
و ما انا من المشركين
14_ توحيد اور شرك كى نفى كرنا، دين اسلام كى بنياد ہے _
قل ہذہ سبيلى ... و ما انا من المشركين
------------------------------------------------
اسماء وصفات :
صفات جلال 12
اسلامى معاشرہ :
اسلامى معاشرے كے رہبروں كا دليل كے ساتھ ہونا 8; اسلامى معاشرے كے رہبروں كى بصيرت 8
الله تعالى :
الله تعالى اور عيب 12;الله تعالى كا پاك و پاكيزہ ہونا 12
امتيں :
امتوں كى بصيرت كا پيش خيمہ 7
ايمان :
ايمان كے آثار 3; قرآن مجيد پر ايمان 3; وحى الہى پر ايمان 3
آنحضرت (ص) :
آنحضرت(ص) اور مشركين 13;آنحضرت (ص) كا اخلاص 5;آنحضرت(ص) كا بلانا 2;آنحضرت(ص) كا پاك و پاكيزہ ہونا13;آنحضرت(ص) كا شرك كے خلاف جہاد1;آنحضرت(ص) كى پيروى ميں صداقت 11; آنحضرت كى تبليغ 4; آنحضرت(ص) كى توحيد پرستى 13 ;آنحضرت(ص) كى توحيد پرستى كے دلائل 5; آنحضرت(ص) كى ذمہ دارى 1، 2، 3;آنحضرت(ص) كى سيرت 1، 2; آنحضرت(ص) كى وضاحت 4 ; آنحضرت(ص) كے پيروكا ر و ں كا بلا نا 9;آنحضرت(ص) كے پيروكاروں كى توحيد پرستى 6;آنحضرت(ص) كے پيروكاروں كى ذمہ دارى 9; آنحضرت(ص) كے شرك كے خلاف جہاد پر دلائل 5
بصيرت :
بصيرت كى اہميت 8
تبليغ :


تبليغ ميں صراحت و وضاحت كرنا 4
تقرب :
تقرب كا طريقہ 3
توحيد :

توحید ذاتی 12;توحید کی اہمیت 9، 14; توحید کی تبلیغ 1; توحید کی دعوت دینا 2، 5، 9;توحید کی دعوت کے آثار 11;توحید کے آثار 3; توحید میں اخلاص 3
دین :
اصول دین 14
رہبری :
رہبری کا کردار 7;رہبری کی اہمیت 17; رہبری کے شرائط 8
شرك :
شرك کی نفی کرنے کی اہمیت 14;شرك کے خلاف بلانے کے آثار 11; شرك کے خلاف جہاد کے لیے بلانا 5، 9
عقیدہ :
عقیدہ میں دلیل کی اہمیت 10; عقیدہ میں صراحت 4
قرآن مجید :
قرآن مجید کی تبلیغ 1
لوگ :
لوگوں کو دعوت دینا 2
مبلّغین :
مبلّغین کا استدلال 8; مبلغین کی بصیرت 8; مبلغین کے شرائط 8
مسلمین:
مسلمین کا استدلال 6;مسلمین کی توحید کے دلائل 6
معاشرہ :
معاشرے کے رہبرونکی بصیرت کے آثار 7
موحدین :6
نظریہ کائنات :
توحیدی نظریہ کائنات :12

709

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلاَّ رِجَالاً نُّوحِي إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ الْقُرَى أَفَلَمْ يَسِيرُواْ فِي الأَرْضِ فَيَنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَدَارُ الآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَواْ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ (۱۰۹)

اور ہم نے آپ سے پہلے انھیں مردوں کو رسول بنایا ہے جو آبادیوں میں رہنے والے تھے اور ہم نے ان کی طرف وحی بھی کی ہے تو کیا یہ لوگ زمین میں سیر نہیں کرتے کہ دیکھیں کہ ان سے پہلے والوں کا انجام کیا ہوا ہے اور دار آخرت صرف صاحبان تقوی کے لئے بہترین منزل ہے _کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے ہو(109)

1_رسالت (ص) مآب سے پہلے كئي انبياء عليہم السلام رسالت كے ساتھ مبعوث ہوئے_
و ما أرسلنا من قبلك ا لاّرجال
2_ خداوند متعال، پيغمبروں کو مبعوث کرنے والا اور رسولوں کو بھیجنے والا ہے
وما أرسلنا من قبلك الاّ رجال
3_ تمام انبياء عليہم السلام جنس بشريت او رمردوں كى صنف ميں سے تھے _
و ما أرسلنا من قبلك الاّ رجال
آيت شريفہ اس تو ہم كو دور كرنے كے درپے ہے كہ پيغمبروں كا فرشتوں سے ہونا ضرورى ہے _
اسى وجہ سے (رجال ) (مرد ) كا لفظ(فرشتوں) كے مقابلے ميں ذكرہوا ہےليكن لفظ (انا ساً ) وغيرہ كى جگہ پر (رجالاً) كا ذكر كرنا اس حقيقت كى طرف اشارہ ہے كہ انبيا عليہم السلام عورتوں كى صنف سے نہيں تھے _
4_ انبيا عليہم السلام اپنے لوگوں اور اپنے معاشرے سے نبوت كے ليے منتخب ہوئے _

و ما أرسلنا من قبلك الّا رجالاً من أہل



القرى

(قرى ) (قرية)کی جمع ہے جو وادی (صحرا وں اور بيابانوں) کے مقابلے ميں ہے _اس کا شہروں اوربستيوں پراطلاق ہوتا ہے _ (القرى ) ميں الف لام ممکن ہے مضاف اليہ کےمقام پر ہو يعنى جملہ يوں ہوگا (من اہل قرى ہم ) اور يہ بھى احتمال ديا جاسکتا ہے (ال) اسميں عہد حضورى کا ہو يعنى ( ہذہ القرى )ليکن مذکورہ بالا معنى احتمال اول کى صورت ميں ہے _

5_ پيغمبروں کو خود انسانوں سے انتخاب کرنا، خداوند متعال کى روش اور سنّتوں ميں سے ہے _

و ما ارسلنا من قبلك الّا رجالاً ...من اہل القرى

6_ خداوندمتعال کا اپنے پيغمبروں سے ارتباط،وحى کے ذريعے سے تھا_

الّا رجالاً نوحى اليہم

7_ پيغمبروں کو آبادى ميں رہنے والوں ( شہر و بستيوں ) سے چناگيا نہ کہ جنگل، صحرا و بيابانوں ميں رہنے والوں ميں سے _

الّا رجالاً نوحى اليہم من اہل القرى

8_ گذشتہ انبياء (ع) کو جھٹلانے والے دنياوى عذابوں ميں گرفتار ہوئے _

أفلميسيروا فى الأرض فينظروا كيف كان عاقبة الذين من قبلہم

(أفلم يسيروا ) کى ضمير سے مراد مشرکين اور مخالفين پيغمبر اکرم (ص) ہيں اور (الذين من قبلہم) سے مراد، ان سے پہلے والى امتيں ہيں _

9_ خداوند متعال، لوگوں کو اس بات کى دعوت دے رہا ہے کہ زمين کے مختلف مقامات پر سير کرو تا کہ ان لوگوں کى عاقبت اور برے انجام کا مشاہدہ کرو جنہوں نے گذشتہ انبيا ء کو جھٹلايا تھا _

افلم يسيروا فى الأرض فينظروا كيف كان عاقبة الذين من قبلہم

10_ انبياء (ع) کوجھٹلانے والوں کے باقى ماندہ آثار کا مطالعہ کرنا گويا اس بات کى طرف اشارہ ہے کہ وہ برى عاقبت اور عذاب الہى ميں گرفتار ہوئے _

افلم يسيروا فى الأرض فينظروا كيف كان عاقبة الذين من قبلہم

11_ خداوند متعال نے پيغمبر اسلام (ص) کى رسالت کا انکار کرنے والوں کو برے انجام اور عذاب استيصال (دنياوى عذاب ) ميں گرفتار ہونے کى دھمکى دى _

أفلم يسيروا فى الأرض فينظروا كيف كان عاقبة الذين من قبلہم

12_ گذشتہ لوگوں کى تاريخ کا مطالعہ کرنا اور ان کے انجام سے عبرت حاصل کرنا ضرورى ہے _

أفلم يسيروا فى الأرض فينظروا كيف كان عاقبة الذين من قبلہم

13_ آخرت کامقام، تقوى اختيار کرنے والوں اور



شرك اور رسالت مآب (ص) کى مخالفت سے پرہيز کرنے والوں کے ليے اچھامقام ہے _

ولدار الأخرة خير للذين اتقو

(اتقوا) کا متعلق، گذشتہ آيات کے قرينے کى وجہ سے شرك اور انبياء (ع) کى مخالفت ہے _

14_ تقوى پر عمل کرنا نيز شرك اور انبياء (ع) کى مخالفت سے پرہيز کرنا سعادت آخروى کو حاصل کرنے کا وسيلہ ہيں_

ولدار الأخيرہ للذين اتقو

15_ پيغمبر اسلام (ص) اور دوسرے انبياء (ع) ،لوگوں کو تقوى اختيار کرنے کى دعوت ديتے تھے _

و ما ارسلنا من قبلك الّا رجالاً ...ولدار الأخيرہ للذين اتقو

16_ پيغمبر اسلام (ص) کو بشر ہونے کى حيثيت سے جھٹلانا ان کى بے عقلى ، تاريخ بشر اور گذشتہ انبياء (ع) اور سنّت و روش الہى سے نا واقفيت کى دليل ہے _

و ما ارسلنا من قبلك الّا رجالاً نوحى اليہم من اہل القرى ...أفلا تعقلون

(و ما ارسلنا ...) کے جملے کا لحن و انداز یہ بتاتا ہے کہ یہ جملہ اس وہم واحتمال کا جواب ہے جو یہ خیال کرتے تھے کہ خداوند متعال کی طرف سے بھیجا ہوا نمایندہ انسانوں سے نہیں ہوسکتا بلکہ فرشتوں یا ان جیسوں سے ہوسکتا ہے _
17_ وہ لوگ جو انبیاء (ع) کوجھٹلانے کے انجام کی فکر نہیں کرتے اور تقوی اختیار کرنے والوں کے آخرت کے پاکیزہ مقام کو نہیں سمجھتے وہ اس لائق ہیں کہ ان کی ملامت اور سرزنش کی جائے _
أفلم یسیروا ... أفلا تعقلون
18_ وہ لوگ جو پیغمبر اسلام (ص) کی نبوت کو ان کے بشر ہونے کی بناء پر انکار کرتے ہیں وہ لائق ملامت ہیں _
و ما ارسلنا من قبلك الّا رجالاً ...افلا تعقلون
19_دینی معارف کو سمجھنے کے لیے اپنی فکر و اندیشہ سے کام لینے کی ضرورت ہے_
و ما ارسلنا من قبلك الّا رجالاً ...أفلا تعقلون
------------------------------------------------

آخرت :
آخرت کا اچھا ہونا 13
الله تعالی :
الله تعالی کا انبیاء (ع) سے ارتباط کا طریقہ 6; الله تعالی کا ڈرانا 11;الله تعالی کا کردار9 دخل 2;الله تعالی کی دعوت دینا 9;
الله تعالی کی سنتوں اور روش سے جہالت کے دلائل 16;الله تعالی کی سنتیں اور روش 5
انبیاء :





انبیاء (ع) کا اپنے لوگوں سے ہونا 4; انبیاء پر وحی ہونا 6; انبیاء سے مخالفت کو ترک کرنے کے آثار 14; انبیاء (ع) کا بشر ہونا 3، 5; انبیاء (ع) کا شہر نشین ہونا 7; انبیاء (ع) کا مرد ہونا 3;انبیاء (ع) کو جھٹلانے والوں کا برا انجام 10، 11;انبیاء (ع) کو جھٹلانے والوں کا عذاب 8، 10، 11; انبیاء (ع) کو جھٹلانے والوں کو دھمکی دینا 11;انبیاء (ع) کی بعثت کا سبب 3;انبیاء (ع) کی تاریخ 1;انبیاء (ع) کی تبلیغ 15;انبیاء (ع) کی خصوصیات 3;انبیاء (ع) کے انتخاب کا مقام 4، 5 ، 7 ;انبیاء (ع) کے جھٹلانے والوں کے برے انجام کا مطالعہ کرنا 9، 10، 17;انبیاء (ع) میں انسجام و یك سوئي 15 ;کا حضرت محمد (ص) سے پہلے والے انبیاء (ع) 1;
انجام :
برے انجام سے ڈرانا 11
آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) کا بشرہونا 16، 18; آنحضرت (ص) کو جھٹلانے کے آثار 16;آنحضرت (ص) کو جھٹلانے والوں کی سرزنش 18;آنحضرت (ص) کی تبلیغ 15
تاریخ :
تاریخ سے جہالت کے دلائل 16;تاریخ کے مطالعہ کی اہمیت 12; تاریخ سے عبرت 12
تقوی :
تقوی کی اہمیت 15; تقوی کی دعوت دینا 15 ; تقوی کے آثار 14
دین :
دین کو سمجھنے کا طریقہ 19;دین میں فکر و غور کرنے کی اہمیت 19
سرزنش :
سرزنش کے مستحق 17، 18
سعادت :
اخروی سعادت کا پیش خیمہ 14
سیاحت :
سیر و سیاحت کرنے کا فلسفہ 9 ;سیر و سیاحت کرنے کی تشویق 9

شرك :
شرك سے اجتناب كے آثار 14
عبرت :
عبرت حاصل كرنے كے اسباب و عوامل 12
عذاب:
اہل عذاب 8، 10; عذاب استيصال سے ڈرانا 11
عقل :
بے عقلى كى نشانياں 16
متقين :
آخرت ميں متقين 13
وحى :
وحى كا كردار6



حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّواْ أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُواْ جَاءهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَن نَّشَاء وَلاَ يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ (١١٠)
يہاں تك كہ جب ان كے انكار سے مرسلين مايوس ہونے 2_ لگے اور ان لوگوں نے سمجھ ليا كہ ان سے جھوٹا وعدہ كيا گيا ہے تو ہمارے مدد مرسلين كے پاس آگئي اور ہم نے جن لوگوں كو چاہا انھيں نجات دے دى اور ہمار اعذاب مجرم قوم سے پلٹا يا نہيں جاسكتاہے (110)

1_ گذشتہ انبياء (ع) لوگوں كو توحيد پرستى كى طرف مائل كرنے ميں بہت كوشش كرتے تھے اور ان كى ہدايت كرنے ميں كافى مدت صرف كرتے تھے _
حتّى اذا استيئس الرسل و ظنوا انہم قد كذبو
(حتي) كا لفظ جملہ محذوف كے ليے غايت ہے _ اس آيت شريفہ اور اس سے پہلے والى آيت كو ديكھتے ہوئے ممكن ہے وہ محذوف جملہ يہ ہو_ وہ انبياء (ع) كہ جن كو گذشتہ امتوں كى طرف بھيجا گيا انہوں نے اپنے لوگوں كو توحيد كى دعوت دى ليكن انہوں نے قبول نہيں كيا _ ان كو عذاب كے آنے سے ڈرايا اور اس تبليغ سے وہ منصرف نہيں ہوئے كہ يہاں تك ...يہ بات واضح ہے كہ انبياء (ع) تھوڑى مدت ميں اگر كام پورا نہ ہو تو نااميد ہوجائيں ايسى بات نہيں ہے اور بغير كسى كوشش و محنت كے نا اميد ہونا بھى معقول بات نہيں ہے اسى وجہ سے يہ جملہ ( حتّى اذا استيئس الرسل ) اس بات كى حكايت كرتا ہے كہ بہت طولانى مدت ميں اس كام كے ليے انہوں مسلسل كوشش و محنت كي_
2_ عام لوگ پيغمبروں كى مخالفت كرتے تھے اور ان كى بات كو قبول كرنے سے انكار كرتے تھے _
حتّى إذا استيئس الرسل
اگر اكثر لوگ ايمان لے آتے تو انبياء (ع) مايوس نہ ہوتے پس ( استيئس الرسل ) كا جملہ اس بات كى حكايت كرتا ہے كہ اكثر يا تمام لوگ انبياء (ع) كى دعوت حق كو قبول نہيں كرتے تھے اور جملہ


(فنجى من نشاء ) اس بات پر دلالت كرتا ہے كہ بعض لوگ ايمان لائے تھے _
3_ كفار لوگوں كا انبياء كے جھٹلانے پر اصرار كرنا اور ان سے دشمنى اور لجاجت وھٹ دھرمى سے پيش آنا ، انبياء كى

كاميابى اور اپنى قوم كے ايمان لانے پرنا اميدى كا باعث بنا_
حتى اذا استئيس الرسل
(استئيس)كا متعلق لوگوں كا ايمان لانا اور انبياء كا كامياب ہو نا ہے _
4_ انبياء (ع) اپنى امت كے كفار كو عذاب الہى كے نازل ہونے سے خبردار كرتے تھے _
و ظنوا انہم قد كذبو
(ظنوا ) ميں جمع كى ضمائر (الذين) جو كہ سابقہ آيت كى طرف پلٹ رہى ہے _
5_ كفار اور جھٹلانے والى امتوں كو مہلت دينا اور ان پر عذاب كے نازل كرنے ميں تا خير سے كام لينا خداوند متعال كى سنتوں اور روش ميں سے ہے _
حتى اذا استئيس الرسل و ظنوا انہم قد كذبو
جسطرح عذاب ميں تا خير تمام امتوں كے ليے تھى اسى طرح جھٹلانے والے بھى تمام انبياء (ع) كو جھٹلانے والے تھے كيونكہ (رسل ) جمع بھى ہے اور اس پر جو"الف لام" تمام انبياء كو شامل ہے_ اس سے معلوم ہوتا ہے كہ جھٹلانے والوں كو مہلت دينا اور ان كے عذاب ميں جلدى نہ كرنا خداوند متعال كى دائمى روش اور سنت ہے _
6_جھٹلانے والے كفار كے عذاب ميں تاخير اس كے جھوٹے ہونے پر اطمينان كا موجب ہوتى تھي
و ظنوا أنہم قد كذبو
(كذب) جھوٹ بولنے كے معنى ميں ہے (كذبوا) يعنى ان پر جھوٹ بولا گيا _ اب جملہ (فنجّى عن نشاء) اور جملہ (لا يردّ بأسنا ) اس بات كو بتا تے ہيں كہ كفار جس كے بارے ميں جھوٹ خيال كرتے تھے وہ عذاب الہى كا نزول تھا يہ بات قابل ذكر ہے كہ (قد كذبوا) ميں جو (قد) ہے وہ تاكيد اور تحقيق كے ليے ہے _ جو يہ بتارہا ہے كہ (ظنوا ) كا لفظ اطمينان پيداكرنے كےليے ہے_
7_ خداوند متعال اپنے پيغمبروں كى مدد كرنے والا اور ان كے مخالفين كى سركوبى كرنے والا ہے _
حتى اذا استيئس الرسل ... جاء ہم نصرن
8_ انبياء كو جھٹلانے والوں پر عذاب كا نزول، خداوند متعال كى طرف سے اپنے انبياء و رسل كى مدد كرنے كى ايك جھلك ہے _
جاء ہم نصرنا فنجى من نش
(جاء ہم نصرنا ) خداوند متعال كى مدد سے مراد (فنجى من نشأ)كے قرينہ كے سبب، نزول عذاب ہے _ اسى وجہ سے نزول عذاب سے الله تعالى كى امداد كامراد لينا، مذكورہ بالا معنى كى تفسير ہے_
9_ انبياء كا لوگوں كے ہدايت حاصل كرنے سے نا اميد


ہوجانا اپنى امتوں پر نزول عذاب كے ليے شرط تھي_
حتى اذا استيئس الرسل ... جاء ہم نصرنا فنجى من نشاء
10_ لوگوں سے ہدايت پانے كى قابليت و صلاحيت كا ختم ہو جانا ان پر عذاب الہى كے نزول كى شرائط ميں سے ہے_
حتى اذا إستيئس الرسل ... جاء ہم نصرن
11_ خداوند متعال نے پيغمبروں اور ان كے پيرو كاروں كو استصيال كے عذابوں سے نجات عطا فرما ئي _
جاء ہم نصرنا فنجى من نشاء
(نجى ) ماضى مجہول اور (من ) اس كا نائب فاعل ہے (نشاء) كا مفعول (نجاتہ) لفظ كى طرح ہے جس كا (نجى ) كے لفظ سے استفادہ كيا جارہا ہے _ اسى وجہ سے(فنجى من نشاء) كا معنى يہ ہوا كہ جسكى نجات كو ہم چاہتے تھے پس اسكى نجات ہوگئي اور (من نشاء) كے مصاديق جو مورد نظر ہيں وہ انبياء (ع) اور ان كے پيرو كار ہيں _
12_ خداوند متعال، تقوى اختيار كرنے والوں اور نيك كام كرنے والوں كو استيصال كے عذابوں سے نجات عطا فرماتا ہے _
فنجى من نشاء
( من نشاء) كے مصاديق ميں پيغمبروں كے علاوہ تقوى اختيار كرنے والے اور نيك لوگ بھى ہيں_ اس بات پر پہلے والى آيات ( أفلم يسيروا ... و لدار الاخرة خير للذين اتقوا) اور مورد بحث آيت كے آخرى الفاظ (ولا يردّ بأسنا عن القوم المجرمين )

قرینہ ہیں _
13_ عذاب کے نازل ہونے کے بعد گنہکار مجرم لوگ اپنی نجات کا كوئي راستہنہ پاسکینگے _
و لا یردّ بأسنا عن القوم المجرمین
(بأس ) عذاب کے معنی میں ہے_ (ردّ) (لایردّ) کا مصدر ہے جو واپس لوٹا نے کے معنی میں ہے_
14_ اللہ تعالی کی مشیتیں نافذ ہونے والی اورتخلّف ناپذیر ہیں _
فنجی من نشاء
15_ اللہ تعالی کی مشیتیں قانون کے ساتھ ہوتی ہیں _
فنجی من نشاء ولا یردّ باسنا عن القوم المجرمین
جب خداوند متعال نے بعض لوگوں کی نجات کو اپنی مشیت کے ساتھ وابستہ کردیا تو جملہ(فنجی من نشاء) اور جملہ ( و لا یرّد بأسنا) اس بات کو بتاتے ہیں کہ مجرم لوگ عذاب میں گرفتار ہوں گے _یہ حقیقت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مشیّت الہی بغیر قانون اور دلیل کے نہیں ہوتی _
16_انبیاء (ع) الہی کی تکذیب، جرم اور گناہ ہے اور ان کو


جھٹلانے والے مجرم اور گنہگار ہیں _
و لا یرّد بأسنا عن القوم المجرمین
17_ پیغمبر اسلام (ص) کو جھٹلانے والے اور گنہگار لوگ دنیا کے عذابوں میں گرفتار ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں _
و لا یرّد بأسنا عن القوم المجرمین
18_ قال المأمون ... یا ابا الحسن (ع) فاخبرنی عن قول اللہ عزوجل : " حتی اذا استیأس الرسل و ظنّوا انّہم قد کذبوا جائہم نصرنا " قال الرضا (ع) یقول اللہ عزوجل " حتی اذا استیأس الرسل" من قومہم و ظنّ قومہم ان الرسل قد کذبوا جاء الرسل نصرنا ... (1)
مامون نے امام رضا (ع) سے اس آیت کریمہ "حتی اذا استیأس الرسل و ظنّوا انہم قد کذبوا جائہم نصرنا " کے بارے میں پو چھاتوامام رضا (ع) نے فرمایا کہ خداوند متعال فرماتا ہے: جب انبیاء (ع) اپنی قوموں سے ناامید ہوگئے اور ان کی قوموں نے یہ گمان کیا کہ انبیاء (ع) جھوٹ بولتے ہیں تو ہماری مدد پیغمبروں کے لیے پہنچ گئي_
------------------------------------------------
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا نجات عطا کرنا 11، 12; اللہ تعالی کی امداد 7;اللہ تعالی کی سنتیں اور طریقے 5;اللہ تعالی کی مدد کی علامتیں 8;اللہ تعالی کی مشیت کا حتمی ہونا 14;اللہ تعالی کی مشیت کا قانون کے ساتھ ہونا 15
اللہ تعالی کی سنتیں اور روش :
مہلت دینے کی سنّت 5
اکثریت :
اکثریت کی نافرمانی 2
امم:
امم پر عذاب کے شرائط 9; کافر امم کو مہلت دینا 5
انبیاء :
انبیاء سے دشمنی کے آثار 3;نبیاء کا اقوام کے ایمان سے ناامید ہونا 18;انبیاء کا خبردار کرنا 4; انبیاء کا ناامید ہونا 18;انبیاء کا ہم آہنگ ہونا 4;انبیاء کا ہدایت کرنا 1;انبیاء کا یاور و مددگار 7;انبیاء کو جھٹلانے کا گناہ 16;انبیاء کو جھٹلانے والوں سے ناامید ہونا 3;انبیاء کو جھٹلانے والوں کا اصرار 3; انبیاء (ع) کو جھٹلانے والوں کی دشمنی 3;انبیاء (ع) کو جھٹلانے انبیاء (ع) کی امداد 8; انبیاء (ع) کی تبلیغ 1 ;انبیاء (ع) کی دعوتیں 1 ;انبیاء (ع) کی ناامیدی کے آثار 9 ; انبیاء کی ناامیدی کے اسباب 3;انبیاء کي نجات 11;انبیاء کے پیروکاروں کی نجات 11; انبیاء کے جھٹلانے والوں کا عذاب 8; انبیاء کے

جھٹلانے والوں کی لجاجت 3; انبیاء کے مخالفین 2; انبیاء (ع) کے مخالفین کی سرکوبی 7
.............

**1) عیون اخبار الرضا ، ج 1 ، ص 202 ، ح 1; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 479، ح 251_**



آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) کو جھٹلانے والوں پر دنیا کا عذاب 17
توحید :
توحید پرستی کی دعوت کی اہمیت 1
جرائم :
موارد جرم 16
روایت : 18
صالحین :
صالحین کی نجات 12
عذاب :
اہل عذاب 17;عذاب استیصال سے نجات 11، 12; عذاب سے نجات 13; عذاب کو جھٹلانے کے اسباب 6; عذاب میں مہلت 5; نزول عذاب کے شرائط 10
کفار :
کفار پر عذاب 4; کفار پر عذاب میں تاخیر 6;
کفار کو ڈرانا 4; کفار کی فکر6; کفار کے ایمان لانے سے ناامیدی 9
کفر :
کفر پر اصرار کے آثار 3
گناہ :
گناہ کے موارد 16
گنہگار : 16
گنہگاروں پر دنیاوی عذاب 17;گنہگاروں پر عذاب کا حتمی ہونا 13
متقین :
متقین کی نجات 12
مجرمین : 16
نافرمانی :
انبیاء (ع) سے نافرمانی 2
ہدایت :
ہدایت کو قبول نہ کرنے کے آثار 10



لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُوْلِي الأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثاً يُفْتَرَى وَلَـكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (١١١)
یقینا ان کے واقعات میں صاحبان عقل کے لئے سامان عبرت3_ہے اور یہ کوئي ایسی بات نہیں ہے جسے گڑھ لیا جائے یہ قرآن پہلے کی تمام کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے اور اس میں ہر شے کی تفصیل ہے اور یہ صاحب ایمان قوم کے لئے ہدایت اور رحمت بھی ہے (111)

1_ پيغمبروں اور ان كى امتوں كے واقعات مايہ عبرت اور وعظ و نصيحت پر مشتمل ہيں_
لقد كان فى قصصہم عبرة
"قصص" داستان كے معنى ميں ہے اور "قصصہم " كى ضمير" رسل" اور "امم " جو كہ گذشتہ آيت " من نشاء" " القوم المجرمين" سے سمجھے جا ر ہے ہيں كى طرف لوٹ رہى ہے _
2_ فقط عقل مند انسان ہى انبياء (ع) كے واقعات سے وعظ و نصيحت اور عبرت كا سبق ليتے ہيں _
لقد كان فى قصصہم عبرة لاولى الالباب
يہ بات واضح ہے كہ انبياء (ع) كے واقعات تمام لوگوں كے ليے باعث عبرت ہيں _ ليكن ان كو عقل مندوں كے ساتھ مختص كرنے كا مقصد يہى ہے كہ يہ لوگ انبياء (ع) كى داستانوں سے درس حاصل كرتے ہيں اور دوسرے لوگ اس سے محروم ہيں_
3_ حضرت يوسف (ع) اور ان كے بھائيوں كى داستان، مايہ عبرت اور سبق حاصل كرنے كى داستا ن ہے_
لقد كان فى قصصہم عبرة
يہ احتمال بھى ديا جاسكتا ہے كہ ( قصصہم ) ميں ضمير، جناب يوسف (ع) اور ان كے بھائيوں اور وہ سب لوگ جو حضرت يوسف (ع) كى داستان ميں ذكر ہوئے ہيں _ مثلاً زليخا كا كردار و غيرہ ان سب كى طرف پلٹ رہى ہے _ اس صورت ميں جملہ


(لقد كان ... ) كى دلالت مذكورہ بالا معنى پر صريح اور واضح تر ہے _
4_ داستان كا عبرت انگيز ہونا اس كے شرائط حسن ميں سے ہے _
نحن نقص عليك احسن القصص ... لقد كان فى قصصہم عبرة
خداوند متعال نے جناب يوسف (ع) كى داستان كے ابتداء ميں اس بات كو بيان كياہے كہ يہ داستان بہت اچھى داستان ہے _ اور اس كے آخر ميں اسكا ہدف و مقصد، عبرت او وعظ و نصيحت كو بتايا پس قرآن مجيد ميں اچھى داستان و واقعہ وہ ہو تا ہے جس ميں عبرت و نصيحت ہو_
5_قرآن مجيد كى كلام جھوٹى اور گھڑى ہوئي نہيں تھى بلكہ سچى اور صحيح كلام تھى _
ما كان حديثاً يفترى
(كان ) كى ضمير سے مراد، قرآن مجيد ہے _ آيت كريمہ ( و لكن تصديق ...) ميں جو اوصاف بيان ہوئے ہيں اسى معنى كو بتاتے ہيں _
6_ قرآن مجيد اس سے بالاتر ہے كہ بشركا بنايا اور گھڑا ہوا ہو _
ما كان حديثاً يفترى
7_ فقط وہ كلام جو سچى اور صحيح ہو اور جھوٹ پر مبنى نہ ہو وہى مايہ عبرت اور سبق سيكھنے كے قابل ہے_
لقد كان فى قصصہم عبرة ... ما كان حديثاً يفترى
(ماكان ...) كا جملہ ( لقد كان ... ) كے جملے كے ليے علت كے مقام پر ہے _ يعنى كيونكہ قرآن مجيد سچا اور صحيح كلام ہے اسى وجہ سے اس كے واقعات سے عبرت حاصلكى جاسكتى ہے _
8_ قرآن مجيد، گذشتہ آسمانى كتابوں كى تائيد و تصديق كرنے والا ہے _
و لكن تصديق الذى بين يديہ
(تصديق) مصدر ہے اور اسم فاعل ( تصديق كرنے والا ) كے معنى ميں ہے اور يہ لفظ (لكن) كے ذريعے لفظ ( حديثاً) پر عطف ہوا ہے _
9_ آسمانى كتابيں آپس ميں ارتباط ركھنے والى اور ايك دوسرے كے ساتھ منسلك ہيں _
و لكن تصديق الذى بين يديہ
10_ قرآن مجيد، گذشتہ آسمانى كتابوں كے ليے سچى اور صحيح دليل ہے _
و لكن تصديق الذى بين يديہ
قرآن مجيد كا گذشتہ آسمانى كتابوں كى تصديق كرنے كا معنى ممكن ہے يہ ہوسكتا ہے كہ قرآن مجيد كا نزول سبب بنا ہے كہ

ان گذشتہ آسمانی کتابوں کی پیشگوئیاں کہ قرآن آنے والا ہے سچ ثابت ہوں_ اسی وجہ سے خود قرآن مجید کا نزول اس بات کو ثابت کرنے کے دلیل ہوسکتا ہے کہ وہ کتابیں سچی اور حقیقت پر مبنی تھیں_
11_ قرآن مجید نے ہر اس شيء کو واضح طور پر بیان کیا ہے


جس کے لیے لوگ دنیا و آخرت کی سعادت کو حاصل کرنے کے لیے محتاج ہیں _
و لکن ... تفصیل کل شيء
قرآن مجید کو ( رحمت ) اور ( ہدایت) سے یاد کرنا خصوصا ( لکن تفصیل کل شيء ...) کے بیان کے بعد اس بات کو بتاتا ہے کہ ( ہر شيء) سے مراد تمام ہدایت کے طریقے اورہر وہ چیز جو رحمت کا سبب بنے اور بشر کے لیے سعادت اور خوشبختی کا موجب ہو اس کتاب میں اسکا ذکر موجود ہے_
12_ قرآن مجید، ہدایت دینے والی کتاب ہے_
لکن ہدی
13_ قرآن مجید کی ہدایات ہرقسم کی گمراہی سے منزّہ اور ذرّہ برابر گمراہی کے پیغام سے پاکیزہ ہیں _
ولکن ہدیً
(ہدی ) مصدر ہے لیکن یہاں اسم فاعل کے معنی میں ذکر ہوا ہے ( ہدایت کرنے والا) اسم فاعل کی جگہ پر مصدر کا استعمال کرنا اس حقیقت کو بتاتا ہے_ کہ اسکا موصوف ( قرآن مجید ) محض ہدایت ہے _ یعنی اسکی راہنمائیوں مینکسی قسم کی گمراہی و ضلالت نہیں ہے _
14_ قرآن مجید، لوگوں کے لیے رحمت برسانے والا ہے_
و لکن ... ہدیً و رحمة
15_ فقط مؤمنین ہی قرآن مجید سے ہدایت و راہنمائي اور اسکی رحمت کی بارش سے فیض یاب ہوسکتے ہیں_
و لکن ... ہدیً و رحمة لقوم یؤمنون
مذکورہ معنی کی دلیل وہ کلام ہے جس کی اسی آیت کے نمبر 2 میں وضاحت بیان کی گئي ہے_
--------------------------------------------------
آسمانی کتابیں :
آسمانی کتابوں کی تصدیق 8; آسمانی کتابوں کی صداقت کے دلائل 10; آسمانی کتابوں کی آپس میں ہم آہنگی 9
امتیں :
امتوں کی سرنوشت سے عبرت لینا 1
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کے قصے سے عبرت حاصل کرنا 1،2
انسان :
انسان کی معنوی و روحانی ضروریات 11
تاریخ :
تاریخ سے عبرت حاصل کرنا 1، 2
سچ بولنا :
سچے بولنے کے آثار 7
سعادت :
سعادت اخروی کے اسباب 11; سعادت دنیاوی


کے اسباب 11
صاحبان عقل و دانش :
صاحبان عقل و دانش کا عبرت حاصل کرنا 2; صاحبان عقل و دانش کی خصوصیات 2

صداقت :
صداقت کے آثار 7
عبرت :
عبرت کا پیش خیمہ 7; عبرت کے اسباب 1، 2، 3
قرآن مجید :
قرآن مجید اور آسمانی کتابیں8; قرآن مجید کا رحمت ہونا 14; قرآن مجید کا کردار 8، 10; قرآن مجید کامنزّہ ہونا5، 13; قرآن مجیدکا وحی ہونا 6; قرآن مجید کا ہدایت کرنا 12، 15;قرآن مجید کی تعلیمات 11;قرآن مجید کی خصوصیات 5، 6، 12، 14;1;قرآن مجید کی رحمت کے شامل حال 15; قرآن مجید کی صداقت 5; قرآن مجید کی فضیلت 6;قرآن مجید کے ہدایت کرنے کی خصوصیات 13
قصہ :
اچھے قصے کے شرائط 4; قصّہ سے عبرت حاصل کرنا 4
مؤمنین :
مؤمنین کا ہدایت کو قبول کرنا 15;مؤمنین کی خصوصیات 15; مؤمنین کے فضائل 15
حضرت یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کے قصے سے عبرت حاصل کرنا 3



المر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَالَّذِيَ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يُؤْمِنُونَ (١)
المر_یہ کتاب خدا کی آیتیں ہیں اور جو کچھ بھی آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ سب برحق ہے لیکن لوگوں کی اکثریت ایمان لانے والی نہیں ہے(1)

1_" الف ، لام ،میم،ر" قرآن مجید کے رموز میں سے ہیں _
المر
2_ سورہ رعد کی آیات، قرآن مجید کا جزء ہیں _
تلك ء آيات الكتاب
(تلك ) اشارہ سے مراد، سورہ رعد کی آیات ہیں پس (تلك آيات ... ) سے مراد وہ آیات ہیں جو تمہارے سامنے ہیں وہ اس کتاب ( قرآن مجید) کی آیات ہیں _
3_ سورہ رعد کی آیات بلند مرتبہ اور عظمت والی ہیں _
تلك ء آيات الكتاب
(تلك ) دور کے لیے اشارہ ہے اگر اسکو نزدیك کے مشارٌ الیہ کے لیے استعمال کیا جائے تو یہ بتاتا ہے کہ متکلم کے نزدیك اسکی عظمت ہے_
4_ پیغمبر گرامی (ص) کے زمانے ہی میں قرآن مجید کی کتابت ہوئي _
تلك ء آيات الكتاب
کتاب یعنی ( لکھی ہوئي ، مرتب شدہ ) کا قرآن مجید پر اطلاق کرنا اس وجہ سے ہے کہ قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد اس کو لکھا جاتا تھا یا یہ احتمال دیا جاسکتا ہے کہ خداوند متعال کی طرف سے یہ تاکید ہو کہ اسکو کتاب اور لکھائي کی صورت میں لایا جائے جو بھی احتمال دیا جائے دونوں صورت میں مذکورہ معنی حاصل ہوسکتا ہے _

723

5_ قرآن مجيد اور اسكی آيات، خداوند متعال كی نشانياں ہيں_

تلك ء آيات الكتاب

(آيات ) كے لفظ سے مراد، نشانياں و علامات ہيں اور قرآن مجيد كی آيات كو اس وجہ سے آيات كہا جاتا ہے كہ نازل كرنے والے كی خصوصيات كو بيان كرتی ہيں_

6_قرآن مجيد ايسی كتاب ہے جو شروع سے آخر تك حق ہے اور ہر نقص و عيب سے خالی ہےنيز ہر قسم كے باطل و نامناسب شيء سےمنزّہ ہے _

والذی أنزل اليك من ربك الحق

(الحق ) ميں "الف لام" استغراق كا ہے جو تمام خصائق كو شامل ہے پس اس صورت ميں (الحق) سے مراد، حق كامل ہے كہ جسميں كم ترين باطل كی بھی جگہ نہيں_

7_ قرآن مجيد، خداوند متعال كی طرف سے كتاب ہے اور پيغمبر اسلام(ص) پر نازل ہوئي ہے_

و الذی انزل اليك من ربك الحق

8_ قرآن مجيد، ربوبيت خداوندی كا جلوہ ہے _

و الذی انزل اليك من ربك

9_ قرآن مجيد كی آيات عظيم الشان آيات ہيں كہ جن ميں تعليمات كا مواد عظيم اور بلند مرتبہ والا ہے _

تلك ء آيات الكتاب

10_ قرآن مجيد كا پيغمبر اسلام (ص) پر نزول خداوند متعال اور ان كے درميان واسطہ و رابطہ كا ذريعہ ہے _

و الذی انزل اليك من ربك الحق

(انزل ) كا فاعل عبارت ميں خداوند متعال نہيں ہوسكتا كيونكہ اگر ايسا ہو تو عبارت يوں ہوگی " و الذی انزل ربك اليك الحق " يا يوں ہونی چايئے (الذی انزل اليك الحق ) يعنی جہاں فاعل كو حذف كر كے فعل مجہول ذكر كيا جائے تو عبارت ميں فاعل كی طرف اشارہ نہيں كيا جاسكتا _ اسی وجہ سے انزل كا فاعل"جبريل (ع) يا ..." كوئي اور ہوگا_

11_ قرآن مجيد پر ايمان ، اس كا الہی ہونا اور اس كو ہر قسم كے باطل سے منزّہ جاننا ضروری ہے _

و الذی أنزل اليك من ربك الحقّ و لكنّ اكثر الناس لا يؤمنون

12_ اكثر لوگ، قرآن مجيد پر ايمان نہيںلاتے اور اسكی پوری حقانيت پر يقين نہيں ركھتے _

و الذی انزل اليك من ربك الحق و لكن اكثر الناس لا يؤمنون

(لايؤمنون ...) كے متعلق ميں مطالب ہيں جو ( و الذی انزل ... ) سے معلوم ہوتے ہيں ان ميں سے قرآن مجيد اور اس كا حق ميں كامل درجے پر ہونا ہے_

13_ اكثر لوگ قرآن مجيد كے الہيہونے اور اس كے خداوند متعال كی طرف سے نازل ہونے پر ايمان

724

نہيں ركھتے _

الذی ... من ربك الحق و لكن اكثر الناس لا يؤمنون

جملہ ( الذی انزل ... ) ميں جو حقائق ہيں ان ميں سے قرآن مجيد كا خداوند متعال كی طرف سے ہونا ہے_ اسی وجہ سے ( من ربك )كی حقيقت بھی ( لا يؤمنون) كے متعلق ہے يعنی جملہ يوں ہے ( لا يومنون بأن القر1ن من ربك)_

14_ اكثر يا سب لوگوں كا قرآن مجيد پر ايمان نہ لے آنا خلاف توقعہے _

و الذی انزل اليك من ربك الحق و لكن اكثر الناس لا يؤمنون

مذكورہ بالا معنی حرف ( لكن ) جو استدراك كے معنی ميں ہے سے حاصل ہوتا ہے _ كيونكہ جب مخاطب اس حقيقت كو سن لے كہ قرآن مجيد سراپا حق ہے تو اس سے يہ توقع كرتا ہے كہ تمام لوگ ايمان لے آئے ہيں ليكن لفظ (لكن ) اس فكر كو ختم كرتے ہوئے كہہ رہا ہے كہ ايسے نہيں ہوا بلكہ اكثر لوگ ايمان نہيں لائے _

15_ اكثر لوگوں كا كسی طرفجھكاؤ ہونا يا نہ ہونا اسكی حقانيت اور عدم حقانيت كی دليل نہيں ہے_

و لكنّ اكثر الناس لا يؤمنون

16_ " عن سفیان ... الثوری ، قال : قلت لجعفر بن محمد ... یا بن رسول الله ما معنی قول الله عزوجل ... " المر" قال(ع) ... فمعناة: انا الله المحی الممیت الرازق " (1)
سفیان ثوری سے روایت ہے کہ میں نے جعفر ابن محمد ( اما م صادق (ع) ) سے عرض کی اے فرزند رسول (ص) الله تعالی کے اس قول (المر) سے کیا مراد ہے _ حضرت نے فرمایا ...اس سے مراد یہ ہے ( میں الله زندہ کرنے والا اور مارنے والا،روزی دینے والا ہوں ) روایت سے یہ مراد ہے کہ ( الف ) (انا) کا رمز ہے (ل) سے الله تعالی مراد ہے _ (م ) رمز ہے "محیی اور ممیت " کا اور ( ر ) رمز ہے" رزّاق "کا _
------------------------------------------------

آیات الہی : 5
الله تعالی :
الله تعالی کا زندگی عطا کرنا 16; الله تعالی کا رازق ہونا 16; الله تعالی کی ربوبیت کی نشانیاں 8
اکثریت :
اکثریت کا بے ایمان ہونا 12، 13، 14; اکثریت کا کردار 15
امور :
تعجب آور امور 14
.............

**1) معانی الاخبار ، ص 22، ح 1 ; نور الثقلین ،ج 2 ، ص 480 ، ح 3 _**



آنحضرت :
آنحضرت پر وحی 7، 10
ایمان :
قرآن مجید پر ایمان نہ لانا 12، 13، 14;قرآن مجید کی حقانیت پر ایمان 11; قرآن مجید کے وحی ہونے پر ایمان 11
حروف مقطعہ : 1
حروف مقطعہ سے مراد 16
حقانیت :
حقانیت کامعیار 15
روایت : 16
سورہ رعد :
سورہ رعد کی آیات 2; سورہ رعد کی عظمت 3
قدر و قیمت کا اندازہ لگانا :
اکثریت سے قدر و قیمت کا اندازہ لگانا 15
قرآن مجید :
قرآن مجید کا آیات الہی سے ہونا 5; قرآن مجید کا جمع کرنا 4;قرآن مجید کا نزول 7; قرآن مجید کا وحی ہونا 7، 13; قرآن مجید کا ہر عیب و نقص سے پاك ہونا 6; قرآن مجید کی آیات 2، 5; قرآن مجید کی تاریخ 4; قرآن مجید کی تعلیمات 9;قرآن مجید کی خصوصیات 6، 8، 9; قرآن مجید کی حقانیت 6; قرآن مجید کی کتابت 4;قرآن مجید کے آیات کی عظمت 3، 9; قرآن مجید کے رموز 1;قرآن مجید کے نزول کاواسطہ 10



اللّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لأَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الأَمْرَ يُفَصِّلُ الآيَاتِ لَعَلَّكُم بِلِقَاء رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ (٢)

اللہ ہی وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر کسی ستون کے بلند کردیا ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو اس کے بعد اس نے عرش پر اقتدار قائم کیا اور آفتاب و ماہتاب کو مسخر بنایا کہ سب ایك معینہ مدت1_تك چلتے رہیں گے وہی تمام امور کی تدبیر کرنے والاہے اور اپنی آیات کو مفصل طور سے بیان کرتاہے کہ شاید تم لوگ پروردگار کی ملاقات کا یقین پیدا کرلو (2)

1_ خداوند متعال آسمانوں کو بلند کرنے والا ہے _
الله الذی رفع السموات
2_کائنات متعدد آسمانوں کی حامل ہے_
رفع السموات
3_ آسمانوں کو نامرئي ستونوں پر بنایا اور کھڑا کیا گیا ہے_
رفع السموات بغیر عمد تونہ
(عَمَدَ) عمود کی جمع ہے یا اسم جمع ہے جو ستونوں
کے معنی میں ہے اور ( ترونہا ) کا جملہ ( عمد) کے لیے صفت ہے _ اس صورت میں ( رفع السموات) کا معنی یہ ہوگا کہ خداوند متعال نے آسمانوں کو ایسے ستونوں کے بغیر جو قابل مشاہدہ ہوں قائم کیا ہے _ اس جملے کا مفاد یہ ہوگاکہ ستون ہیں لیکن تم ان کو نہیں دیکھ سکتے ہو _
4_ خداوند متعال، عرش ( تمام کائنات ) پر تسلط اور حکومت رکھتا ہے _
ثم استوی علی العرش
( استوا ) کے معانی میں سے ایك معنی تسلط رکھن



بھی ہے _ اور ( ثم) رتبہ تراخی کے معنی میں ہے جو بات جملےکے اس مفہوم کو بیان کرتی ہے کہ آسمانوں کو بلند کرنے سے مہم بات یہ ہے کہ وہ عرش پر تسلط رکھتا ہے _
5_ چاند و سورج، خداوند متعال کے تابع اور اس کے حکم کے پابند ہیں _
سخر الشمس و القمر
(تسخیر ) (سخّر) کا مصدر ہے جو رام کرنے اور غلبہ حاصل کرنے کے معنی میں آتا ہے _
6_ آسمان ، عرش ، خورشید اور چاند ہمیشہ معین و مخصوص طریقے سے حرکت میں ہیں _
کل یجری لاجل مسمیّ
(کل) کا مضاف الیہ ایك محذوف ضمیر ہے جو (السموات) (عرش) ( شمس) و (قمر) کی طرف لوٹتی ہے (مسمّي) یعنی معین و مشخص کے معنی میں ہے ( اجل) لغت میں معینمدت کے معنی مینہے اور مدت کے ختم ہونے کے معنی میں بھی آتا ہے _ مذکورہ بالا معنی دوسرے معنی کی صورت میں ہے واضع رہے کہ اس صورت میں (لأجل) میں جو لام ہے وہ ( الی ) کے معنی میں ہوگی _
7_ آسمانوں کی حرکت، عرش ، خورشید وچاند کی دنیا میں زندگي، ایك معین مدت کے، ختم ہونے تك ہے _
کل یجری لأجل مسمیّ
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ ( لاجل) کا معنی مدتکیا جائے اور ( لاجل) میں "لام " آیت اور ہدف کے معنی میں ہو _
8_ آسمانوں اور خورشید وچاند ( کائنات خلقت ) کی زندگی محدود اور ختم ہونے والی ہے _
کل یجری لاجل مسمیّ
9_ خداوند متعال، کائنات کے امور کو منظم و مرتب کرنے والا ہے _
یدبّر الامر
10_ کائنات و جہان کے امور کو نظم و ترتیب دینا فقط آسمانوں کو بلند کرنے ، عرش پر تسلّط رکھنے اور خورشید و ماہ کو اپنے اختیار میں رکھنا ہے _
الله الذی رفع السموات ... یدبّر الامر
(الله الذی ... ) کی ترکیب میں دو احتمال دیئےئے ہیں :

1_(اللہ ) مبتداء اور ( الذی ) اسکی صفت ہے اور جملہ (یدبر الامر ) (اللہ ) کے لیے خبر ہے _
2_ (اللہ ) مبتداء اور ( الذی ) اس کے لیے خبر ہے _ مذکورہ بالا معنی دونوں ہی صورتوں میں حاصل ہوتا ہے لیکن دوسرے احتمال میں مذکورہ معنی پر دلالت روشن اور واضح ہے _
11_ متعدد آسمانوں کی خلقت اور اسکا بلند کرنا ، خورشید و چاند کو مسخر کرنا یہ خداوند وحدہ لا شریك کی قدرت اور اقتدار کی نشانیاں اور کائنات میں اس کی تدبیر کی وحدانیت و یکتائي پر دلالت کرتے ہیں _

728
یفصّل الایات
(اللہ الذی رفع السموات ) کا جملہ اس بات کی حکایتکرتاہے کہ( آیات ) کا متعلق خداوندمتعال کااقتدار اور اسکا کائنات پر تسلّط اور مخلوقات کائنات میں نظم و تدبر ہے _پس عبارت یوں ہوگی ( یفصل الایات الدّالة علی قدرتہ و ... )
12_ خداوند متعال نے کائنات کی موجودات کو ایك دوسرے سے علیحدہ اور جداگانہ بنایا ہے تا کہ ہر ایك شيء اسکی وحدانیت اور قدرت کی کائنات میں نظم و تدبّر کی نشانی و گواہ ہو _
یفصّل الایات
(الایات ) (نشانیاں) سے مراد، کائنات کے موجودات مثل آسمان ، زمین ، پودے و غیرہ ... ہوسکتے ہیں اور ممکن ہے اس سے مراد، آیات قرآنی ہوں _ لیکن مذکورہ بالا معنی احتمال اول کی صورت میں ہے واضع رہےکہ ( تفصیل) جو کہ ( یفصّل) کا مصدر ہے اسکا معنی جداگانہ بنانا اور دوسرے سے ممتاز ، علیحدہ کرنا ہے _
13_ قرآن مجید، خداوند متعال کے اقتدار کے دلائل اور اس کی نشانیوں کو بیان کرنے والا اور کائنات کے امور میناس کے نظم و ترتیب کو روشن و واضح کرنے والا ہے_
یدبر الامر یفصّل الایات
مذکورہ بالا معنی میں ( آلایات ) سے مراد ،آیات قرآن لی گئي اس صورت میں ( تفصیل) (جدا کرنے ) سے مراد واضح و روشن کرنا اور وضاحت سے بیان کرنا ہے _
14_ خداوند متعال، تمام انسانوں کا پروردگار اور رب ہے_
لعلّکم بلقاء ربّکم توقنون
15_ کائنات کا نظام ( آسمانوں کا بلند ہونا ، خورشید و چاند اور ان کی حرکت کا فرمان الہی کے تحت رام ہو نا ) خداوند متعال کی ربوبیت کی دلیل اور نشانی ہے_
اللّہ الذی رفع السموات ... لعلکم بلقاء ربکم توقنون
چونکہ آیت کریمہ کے ابتداء میں ( اللہ الذی ... ) کے جملے سے خداوند متعال کی توصیف و تعریف کی گئي ہے پس ظاہر یہ تھاکہ (لعلکم ... ) کے جملے کو بھی ( لعلّکم بلقاء اللہ ) لایا جائے یہ تبدیلی لانا یعنی لفظ ( اللّہ ) کی جگہ پر (ربکم )کو ذکر کرنا یہ بتاتا ہے کہ یہاں (اللہ ) کی خصوصیات یعنی اسکی ربوبیت کے اثبات کو مد نظر رکھا گیا ہے _
16_ تمام انسان، خداوند متعال سے ملاقات کریں گے اور اسکے حضور میں حاضر ہوں گے _
لعلّکم بلقاء ربکم توقنون
17_قیامت کا برپا ہونا ایك ایسا قانون و اصل ہے کہ اس پر یقین و اطمینان رکھنا چاہیئے_
لعلکم بلقاء ربّکم توقنون
(ملاقات پروردگار )قیامت کے برپا ہونے سے

729
کنایہ ہے _کیونکہ وہ ایسا میدان ہوگا کہ جہاں ربوبیت الہی انسانوں کو ملموس اور محسوس ہوگی _ اور وہ اسے عین الیقین کی حد تك محسوس کریں گے_
18_ قرآن مجید کا قدرت و نظم و تدبیرالہی اور اس کے کائنات پر تسلّط کو بیان کرنے کے مقاصد میں سے ایك مقصد یہ ہے کہ انسانوں کو اس بات پر معتقد کرے اور یقین دلائے کہ قیامت اور لقاء پروردگار حتمی ہے _
یفصّل الایات لعلّکم بلقاء ربکم توقنون
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ ( الایات ) سے مراد آیات قرآنی ہوں_

19_ کائنات کے موجودات اور اس کے نظام میں دقت کرنا، قیامت پر یقین پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے _
الله الذی رفع السموات ... یفصّل الآیات لعلکم بلقاء ربکم یوقنون
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ ( الایات ) سے مراد، آیات تکوینی مثلاً آسمانوں کا بلند ہونا و غیرہ ہوں_
20_ خداوند متعال کا کائنات کی خلقت پر قدرت رکھنا اور اس کے امور میں نظم و ارتباط دینا یہ دلیل ہے کہ وہ قیامت کو برپا اور ایجاد کرنے پر قدرت رکھتا ہے_
اللّہ الذی رفع السموات ... یفصّل الایات لعلکم بلقاء ربکم توقنون
21_ خداوند متعال اور اس کے صفات کی شناخت ، انسان کا معاد وپر یقین رکھنے کا سبب بنتی ہے _
الله الذی ... لعلکم بلقاء ربکم توقنون
22_ " عن ابی الحسن الرضا (ع) ... فی قولہ تعالی " بغیر عمد ترونہا " ... فقال ثم عمد: و لکن لا ترونہا " (1)
امام رضا (ع) سے خداوند متعال کے اس قول ( بغیر عمد ترونہا ) کے بارے میں روایت ہو ئي ہے کہ حضرت (ع) نے فرمایا وہاں ستون ہیں لیکن تم ان کو نہیں دیکھ سکتے ہو _
------------------------------------------------
اجل :
اجل معینّ 7، 8
آسمان :
آسمانوں کا متعدد ہونا 2; آسمانوں کا بلند و بالا ہونا 1، 3 ،10،11، 15;آسمانوں کی حرکت 6; 15; آسمانوں کی بناوٹ 3;آسمانوں کی حرکت کا فلسفہ 7; آسمانوں کی زندگی 8; آسمانوں کی خلقت 11;آسمانوں کے ستون 3، 22
آفاقی نشانیاں : 12، 15
اللہ تعالی :
.............

**1) تفسیر قمی ، ج 2 ، ص 328; نور الثقلین ،ج 2 ، ص 480 ح 5**


اللہ تعالی کا عرش پر قدرت رکھنا 4; اللہ تعالی کی تدبیر کے دلائل 15; اللہ تعالی کی حاکمیت 4;اللہ تعالی کی حاکمیت کی نشانیاں 18; اللہ تعالی کی خصوصیات 10;اللہ تعالی کی ربوبیت 14; اللہ تعالی کی شناخت کے آثار 21;اللہ تعالی کی قدرت 20;اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیاں 11، 13، 18;اللہ تعالی کی قدرت کے آثار 20; اللہ تعالی کی قہاریت 5; اللہ تعالی کے افعال 1;اللہ تعالی کے نظم کی تدبیر9; نظم و ارتباط کی نشانیاں 11، 12، 13، 18;اللہ تعالی کے نظم کی تدبیر 9;اللہ تعالی کے نظم وتدبیر کے آثار 20
انسان :
انسانوں کی تربیت کرنے والا 14
ایمان :
اللہ تعالی سے ملاقات پر ایمان 18;ایمان کا سرچشمہ 19; قیامت پر ایمان 19; معاد پر ایمان 18
توحید :
توحید ربوبی کی نشانیاں 11، 12
چاند :
چاند پر حاکم ہونا 10;چاند کاتسلیم ہونا 5، 15; چاند کی تسخیر 11; چاند کی حرکت 6، 15;چاند کی حرکت کا فلسفہ 7;چاند کی عمر 8
خورشید :
خورشید پر حکومت کرنا 10;خورشید کا تسلیم ہونا 5، 15; خورشید کو مسخر کرنا 11; خورشید کی حرکت 6، 15; خورشید کی حرکت کا فلسفہ 7; خورشید کی عمر 8
دین :

اصول دين 17
روايت : 22
عرش :
عرش كا حاكم 10; عرش كى حركت 6; عرش كى حركت كا فلسفہ 7
قرآن مجيد :
قرآن مجيد كى تعليمات 13;قرآن مجيد كے مقاصد 18
قيامت :
قيامت كا حتمى ہونا 17; قيامت كے حتمى ہونے كے دلائل 20
كائنات :
كائنات كا حاكم 4، 18;كائنات كا قانون كے دائرے ميں ہونا 6;كائنات كى تدبير كرنے والا 10 ; 20;كائنات كى خلقت 20;كائنات كى عمر كا محدود ہونا 8;كائنات ميں مطالعہ كرنے كے آثار 19
لقاء اللہ :
لقاء اللہ كا حتمى ہونا 16
موجودات :
موجودات ميں امتياز كا فلسفہ _12
يقين:
قيامت پر يقين 17; قيامت پر يقين كے اسباب 21

731

وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَاراً وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (٣)
وہ خدا وہ ہے جس نے زمين كو پھيلايا 2_ اور اس ميں اٹل قسم كے پہاڑ قرار دئے اور نہريں جارى كيں اور ہر پھل كا جوڑا3_ قرار ديا وہ رات كے پردے سے دن كو ڈھانك ديتاہے اور اس ميں صاحبان فكرونظر كے لئے بڑى نشانياں پائي جاتى ہيں(3)

1_ خداوندمتعال، زمين كا فرش بچھانے والا اور درياؤں و پہاڑوں كو اس كے دل ميں قرار دينے والا ہے _
و ہو الذى مد الارض و جعل فيہا رواسى و انہار
(مد ) پھيلانے اور بچھانے كے معنى ہيں ہے "رواسي" (جمع راسيہ ) ہے جو سيدھے پہاڑوں كے معنى ميں ہے _
2_ آسمانوں اور زمين كى پہلى شكل ميں تغير اور تبديليآئي ہے _
رفع السموات ... مد الارض
(رفع السموات ) كا ظاہرى جملہ يہ ہے كہ بلند كرنے كى يہ صفت آسمانوں كے ليے لائي گئي ہے_ يعنى ابتداء خلقت ميں يہ آسمان اٹھائے نہيں گئے تھے _ خداوند متعال نے ان كو بلند كيا ہے اور (مد الارض ) بھى اس معنى ميں ہے كہ زمين ابتداء ميں بچھائي نہيں گئي تھى خداوند متعال نے اسكے فرش كو بچھايا _
3_ خداوند متعال، زمين مينگياہ اور پھلوں كو خلق كرنے والا ہے _
و من كل الثمرات جعل فيہا زوجين اثنين

732
(ثمرات ) "ثمرہ ..." كى جمع ہے اور ميووں كے معنى ميں ہے نيز درختوں كے معنى ميں بھى آتا ہے _ (قاموس المحيط) سے يہ معنى ليا گيا ہے )
4_ پودے اورپھلوں ميں سے ہر ايك كى دوانواع نر و مادہ ہيں
و من كل الثمرات جعل فيہا زوجين اثنين

(زوجین ) لغت میں ایك جفت و جوڑے کے معنی میں ہے اور جفت سے ایککے معنی میں بھی ہے _(زوجین ) دوسرے معنی کے لحاظ سے ہے_ اسی صورت میں (زوجین ) یعنی دو چیز ایك زوج ہے اور ایك اسکا دوسرا ساتھی ہے _ (اثنین ) زوجین کی تاکید ہے_

5_ خداوند متعال ہمیشہ رات کی تاریکی سے دن کےچہرے کو چھپاتا ہے _

یغشی اللیل النہار

(غشاء)" یغشي" کا مصدر ہے جوچھپانا اور قرار دینے کے معنی میں آتا ہے _ (یغشی ) صیغہ فعل مضارع کو "مد " اور" جعل" فعل ماضی کے مقابلے میںلانا یہ معنی دے رہا ہے کہ رات دن کے چہرے کو مسلسل چھپاتی ہے _

6_ زمین اور اسکا فرش بچھانا _ محکم و استوار پہاڑ، نہر، زوجین پودے اور شب و روز کا ہمیشہ ہونا یہ سب خداوند متعال کی کائنات میں تدبیرکی وحدانیت کے دلائل ہیں _

ان فی ذلك لایات لقوم یتفکرون

7_ فقط صاحبان عقل و فکر ہی کائنات (زمین ، پہاڑ ، نہریں ،و غیرہ ) میں خداوند متعال کے وجود اور مدبر ہونے کی دلالت کو سمجھتے ہیں _

ان فی ذلك لایات لقوم یتفکرون

8_کائنات کی مخلوقات میں غور و فکر،انسان کو خداوند متعال کی شناخت اور اسکو اس ہستی کے مدبر جاننے میں راہنمائي کرتا ہے _

ہو الذی مدّ الارض ... إنّ فی ذلك لایات لقوم یتفکرون

9_ خداوند متعال اور کائنات کی مخلوقات کی پہچان کے لیے غور و فکر کرنا،ایك وسیلہ ذریعہ ہے _

ہو الذی مذ الارض ... ان فی ذلك لایات لقوم یتفکرون

10_کائنات کی مخلوقات، انسانوں کے یے قیامت اور آخرت کی نشانیوں پر مشتمل ہے _

ان فی ذلك لایات لقوم یتفکرون

مذکورہ بالا معنی اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ لفظ (آیات ) کا متعلق (لعلکم بلقاء ربکم توقنون )کے قرینے کی وجہ سے لقاء و ملاقات پروردگار اور قیامت کا برپا ہونا ہو_

11_ کائنات کی مخلوقات میں غور و فکر کرنا، لقاء پروردگار اور قیامت کے برپا ہونے کا یقین دلواتا ہے _

انّ فی ذلك لأیات لقوم یتفکرون



---------------------------------------------------

آسمان :

آسمانوں میں تغیر و تبدیلی 2

آفاقی نشانیاں : 6، 9

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی تدبیر 7; اللہ تعالی کی خالقیت 3;اللہ تعالی کی شناخت کا پیش خیمہ 9;اللہ تعالی کے افعال 1، 5; اللہ تعالی کے طریقہ کی شناخت 8

ایمان:

ایمان لانے کا سبب 11; قیامت پر ایمان 11; لقا اللہ پر ایمان 11

پودے :

پودوں کا خالق 3; پودوں میں جفت و زوجین کا ہونا 4، 6

پہاڑ:

پہاڑوں کا مستقر ہونا 6; پہاڑوں کے استقرار کا سبب 1

توحید:

توحید ربوبیت کی نشانیاں 6

روز:

روز کا چھپنا 5; روز کا دوام 6
زمین:
زمین کی تاریخ 2; زمیں کی شکل 2; زمینکی وسعت 6; زمین کی وسعت کا سبب 1; زمین میں تغیر و تبدیل 2
شب :
شب کا دوام 6;شب کی تاریکی 5
شناخت:
شناخت کا آلہ 9; شناخت کے منابع 9
غور و فکر :
غور و فکر کے آثار 8، 9، 11
قیامت :
قیامت کے دلائل 10
متفکرین :
متفکرین کا خدا کو پہچاننا 7
متفکرین اور آسمانی نشانیاں: 7
میوہ جات :
میوہ جات کا خالق 3; میوہ جات میں زوجیت کا ہونا 4
نہریں:
نہروں کا جاری ہونا 6; نہروں کا سبب 1



وَفِي الأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَى بِمَاء وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الأُكُلِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (٤)
اور زمین کے متعدد ٹکڑے آپس میں ایك دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور انگور کے باغات ہیں اور زراعت ہے اور کھجوریں ہیں جن میں بعض دو شاخ کی ہیں اور بعض ایك شاخ کی ہیں اور سب ایك ہی پانی سے سینچے جاتے ہیں اور ہم بعض کو بعض پر کھانے میں ترجیح دیتے ہیں اور اس میں بھی صاحبان عقل کے لئے بڑی نشانیاں پائي جاتی ہیں (4)

1_زمین بہت سے ٹکڑوں پر مشتمل ہے اور مختلف سرزمینوں کو ایك دوسرے کے ساتھ ملایا گیا ہے_
و فی الارض قطع متجاورات
(قطع)" قطعة" کی جمع ہے جو اجزاء اور اقسام کے معنی میں ہے _ اور( تجاور ) " متجاورات" کا مصدر ہے جو ایك دوسرے کے نزدیك اور ہم جوار ہونے کے معنی میں ہے _ سرزمینوں کو مختلف حصوں اور ٹکڑونکے وصف میں بیان کرنے کا معنی یہ ہے کہ ان میں تفاوت اور فرق ہے اس وجہ سے (قطع متجاورات) سے مراد یہ ہے کہ زمین، کے مختلف مناطق اگر چہ ایك دوسرے کے نزدیك اور متصل ہیں لیکن ایك دوسرے سے متفاوت اور مختلف ہیں _
2_ زمین انگور، کے درخت کے باغوں کی جگہ اورقابل کاشت زمین کو اپنے اندر جگہ دیئے ہوئے ہے _
و فی الأرض ...جنّات من اعناب و زرع
(جنّة ) (جنّات) کا مفرد ہے جو کہ باغ و بوستان کے معنی میں ہے کیونکہ درختوں کی وجہ سے زمین چھپ جاتی ہے اسی وجہ سے اسکو بوستان کہ


جاتا ہے اور اس کے لے درختونکا کلمہ لایا گیاہے (زرع) اگنے کے معنی میں ہے یا اس شي کو کہتے ہیں جو اگ چکی ہو _ اس آیت شریفہ میں دوسرا معنی مراد لیا گیا ہے _
3_ زمین، کھجور کے درختوں کو اگانے والی اور ان درختوں کو اپنے اندر جگہ دینے والی ہے جو ایك جڑ و ریشہ رکھتے

ہوں یا علیحدہ علیحدہ رکھتے ہوں_
و فی الارض ... نخیل صنوان اور غیر صنوان
(نخیل ) (نخل) کی جمع ہے جس کا معنی کھجور کے درخت ہیں (صنوان ) (صنو) کی جمع ہے جو ایسے چند کھجور کے درختوں کو کہا جاتا ہے جو ایك ہی جڑ رکھتے ہوں ان میں سے ہر ایك درخت کو (صنو) کہا جاتا ہے _
4_ انگور کے درخت اور کھجور کے درخت اور دوسرے پودے اگر چہ آبیاری کے لیے ایك ہی پانی سے سیراب ہوتے ہینلیکن پھل اور میوہ جات مختلف اور متفاوت رکھتے ہیں _
جنّات من اعناب و زرع و نخیل ... یسقی بماء واحد: و نفضل بعضہا علی بعض فی الأکل
5_ خداوند متعال، پودوں اور درختوں کے پھلوں اور میوں کے درمیان ذائقہ کو تبدیل کرنے والا اور بعض کو بعض پر ترجیح دینے والا ہے _
و نفضل بعضہا علی بعض فی الأکل
(أکُل ) پھل اور ثمرہ کے معنی میں ہے اور تمام غذاؤں پر بھی بولا جاتا ہے _
6_ زمین اور اس کے مختلف حصے ، درخت اور سر سبز و شاداب فعصلیں، خداوند عالم کے وجود اور کائنات میں اس کی تدبیر کی وحدانیت کی علامت ہیں _
انّ فی ذلك لأیات لقوم یعقلون
7_ درختوں میں مختلف قسم کے پھل ہونا اور زراعت کی پیدا وار کامتفاوت ہونا جب کہ ایك ہی پانی سے سب سیراب ہوتے ہیں یہ سب خداوند عالم کی توحید اور کائنات کی تد بیرمیں و حدانیت کی علامت ہیں_
یسقی بماء واحد: و نفضل بعضہا علی بعض فی الأکل انّ فی ذلك الأیات لقوم یعقلون
8_ مختلف درختوں اور پودوں کا طبیعی پانی سے ایك ہی انداز سے سیراب ہونا، خداوند متعال کے وجود اور کائنات میں اس کی تدبیر کی وحدانیت کی علامت ہیں _
یسقی بماء واحد: ...انّ فی ذلك لأیات لقوم یعقلون
9_ فقط صاحبان عقل و فہم ہی ربوبیت الہی اور کائنات کی تدبیرمیں اسکی وحدانیت کو درك کرسکتے ہیں_
انّ فی ذلك لأیات لقوم یعقلون
10_ عقل، ربوبیّت الہی کی پہچان اور طبیعی پیدا ہونے


والی اشیاء کے ذریعہ اس کی شناخت کا وسیلہ ہے _
انّ فی ذلك لأیات لقوم یعقلون
11_طبیعی موجودات میں غور و فکر کرنا انسان کو خداوند متعال کی شناخت اور کائنات کے امور میں اس کی تدبیر کی وحدانیت کی طرف ہدایت کرتا ہے _
انّ فی ذلك لأیات لقوم یعقلون
12_ کائنات کے امورکی تدبیر کو خداوند متعال کے اختیار سے خارج خیال کرنا، جہالت اور فکری کمزوری ہے_
انّ فی ذلك لأیات لقوم یعقلون
13_ کائنات کے موجودات میں غور و فکر کرنا، لقا اللہ اور قیامت کے برپا ہونے میں یقین حاصل ہونے کا پیش خیمہ ہے _
انّ فی ذلك لأیات لقوم یعقلون
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ لفظ (آیات) کا متعلق جملہ ( لعلکم بلقاء ربکم توقنون) کے قرینہ کی وجہ سے سابقہ آیات میں لقاء اللہ اور قیامت کا بر پا ہونا ہو_
----------------------------------------------
آسمانی نشانیاں : 6، 7، 8، 10، 11
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی ربوبیت 12; اللہ تعالی کی شناخت کا طریقہ 11;اللہ تعالی کی شناخت کا وسیلہ 10; اللہ تعالی کے اختیارات کی حدود 12;اللہ تعالی کے افعال 5
انگور :

انگور کے باغ 2; انگوروں کے درخت 4
ایمان :
ایمان کا پیش خیمہ 13; قیامت پر ایمان 13; لقاء اللہ پر ایمان 13
پودے :
پودوں کی خوراک 4، 7، 8
پھل:
بعض پھلوں کا افضل ہونا 5; پھلوں کا کردار 6; پھلوں کی اقسام 4، 7; پھلوں کی مختلف اقسام کا سبب 5
توحید :
توحید ربوبی کا پیش خیمہ 11; توحید ربوبی کی نشانیاں 7، 8 ;توحید ربوبی کے دلائل 16
جہالت :
جہالت کی نشانیاں 12
درخت :
درختوں کا کردار 6;درختوں کی اقسام 4; درختوں کی اقسام کا سبب 7
زمین :
زمین کا کردار 6; زمین کی حالت 1; زمین کی خصوصیات 1;زمین میں باغات 2، 3;زمین میں سر سبز و شاداب فصلیں 2



زمین :
زمینوں میں تفاوت 1
شناخت :
شناخت کرنے کا آلہ 10 ;شناخت کرنے کے منابع و مراکز 10
عقل :
عقل کا کردار 10
عقلاء :
عقلاء کی توحید ربوبی 9; عقلاء کی خدا شناسی 9; عقلاء کی قدرت 9;عقلاء کے فضائل 9
غور و فکر :
غور وفکر کی اہمیت 13;غور و فکر کے آثار 11، 13; غور و فکر نہ کرنے کی نشانیاں و علامات 12
فکر :
غلط فکر کرنا 12
کھجور :
کھجوروں کے باغ 3; کھجوروں کے درخت 4; کھجوروں کے درختوں کی خصوصیات 3
کائنات :
کائنات میں غور و فکر کرنا 13
موجودات :
موجودات کا کردار و نقش 10;موجودات میں غور وفکر کرن

وَإِن تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَئِذَا كُنَّا تُرَاباً أَئِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ أُوْلَـئِكَ الَّذِينَ كَفَرُواْ بِرَبِّهِمْ وَأُوْلَئِكَ الأَغْلاَلُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَأُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدونَ (٥)

اور اگر تمھيں كسى بات پر تعجب ہے تو تعجب كى بات ان لوگوں كا يہ قول ہے كہ كيا ہم خاك ہوجانے كے بعد بھى نئے سرے سے دوبارہ پيدا كئے جائيں گے _يہى وہ لوگ ہيں جنھوں نے اپنے پروردگار كا انكار كيا ہے اور انھيں كى گردنوں ميں طوق ڈالے جائيں گے اور يہى اہل جہنم ہيں اور اسى ميں ہميشہ رہنے والے ہيں (5)

1_ انسان مرنے كے بعد خاك ميں تبديل ہونے كے بعد قيامت كے ميدان ميں حاضر ہونے كے ليے

738

دوبارہ زندہ ہوگا اور نئي زندگى پائے گا _
اء ذا كنّا تراباً اء نا لفى خلق جديد
2_ انسان مرنے كے بعد اور خاك ہوجانے كے بعد قيامت كے ميدان ميں حاضر ہونے كے ليے جديد و نئي زندگى پائے گا_
أء نا لفى خلق جديد
(فى ) كا لفظ (انا لفى خلق جديد) ميں يہ معنى ديتا ہے كہ خاك ہوجانے كے بعد انسان كى نئي زندگى شروع ہو جاتى ہے اور انسان نئي پيدا ئشے كے يے آمادہ ہوتا ہے _
3_ قيامت كاانكار كرنے والے، خاك ميں تبديل مردونكے زندہ ہونے كو ناممكن كام خيال كرتے ہيں _
أذا كنّا تراباً أء نا لفى خلق جديد
جملہ ( اء ذا ...) ميں استفہام انكارى ہے _ اور اسكا تكرار،انكار كى شدّت اور غير ممكن ہونے كو بتاتا ہے _
4_ انسانوں كو دوبارہ زندگى ملنے كو غير ممكن سمجھنا، آخرت كے ميدان ميں قيامت كے وجود سے انكار كرنے والوں كى دليل ہے _
ا ء ذا كنّا تراباً اء نا لفى خلق جديد
5_ قيامت كا انكار كرنے كى بات ،تعجب آور اور دليل و منطق سے خالى ہے _
و ان تعجب فعجب قولہم
اس پر توجہ كرتے ہوئے كہ فعل ( تعجب ) كا متعلّق ذكر نہيں كيا گيا تو (ان تعجب) كا معنى يہ ہوگا اگر تم تعجب كرنے والے ہو تو تم پر يہ حالت عارض ہوتى ہے ...
6_ قيامت كا انكار، ربوبيت الہى كے انكار كے برابر اور مترادف ہے _
اولئك الذين كفروا بربہم
7_ انسانوں پر خداوند متعال كى ربوبيّت،اس بات كى متقاضى ہے كہ مرنے كے بعد انسانوں كے ليے دوبارہ زندگى اور قيامت كو تشكيل ديا جائے _
اولئك الذين كفروا بربّہم
8_ خداوند متعال كا انسانوں كے ليے پرودگار ہونے پر يقين ركھنا ،انسانوں كو اس بات پر آمادہ كرتا ہے كہ قيامت كو قبول كيا جائے اور مرنے كے بعد دوبارہ آخرت كے ميدان ميں حاضر ہونے پر ايمان لا يا جائے _
اولئك الذين كفروا بربہم
9_ خداوند متعال كى ربوبيّت، تمام لوگوں حتى كافروں كو بھى شامل ہے _
اولئك الذين كفروا بربہم
10_ قيامت سے كا انكار ، جہل و نادانى كا نتيجہ ہے اور انسان كى ترقى اور بلندى كے ليے مانع ہے _

739

اولئك الأغلال فى اعناقہم
(اغلال ) "غلّ" كى جمع ہے اور بند و زنجيروں كے معنى ميں ہے _ اگر اس سے اسكا حقيقى معنى مراد ہو تو اس صورت

میں جملہ (اولئك الأغلال فی اعناقہم ) کا معنی قیامت اور ربوبیت الہی سے انکار کرنے والوں کی سزا اور انجام کو بیان کرتا ہے _ نیز اس سے مجازی معنی مراد لیاجاسکتا ہے (بند و زنجیر جہالت و نادانی ، خرافات اور غلط رسم و رواج و غیرہ ) تو اس صورت میں جملہ (اولئك ...) کا معنی یہ ہوگا کہ جو ربوبیت الہی اور قیامت و معاد پر ایمان نہیں رکھتے اس کی وجہ اور اسباب یہی ہیں_

11_ ربوبیت الہی اور معاد کا انکار کرنے والوں کو قیامت کے دن ان کی گردنوں میں زنجیروں اور طوق کو ڈالا جائے گا_
اولئك الأغلال فی اعناقہم

12_ قیامت کے منکر، دوزخ کی آگ میں گرفتار ہوں گے _
اولئك اصحاب النّار ہم فیہا خالدون

13_ آخرت کے میدان کی کوئي انتہا نہیں ہے اور دوزخ اور اس کی آگ ہمیشہ رہنے والی ہے _
ہم فیہا خالدون

14_ انسان، آخرت میں فنا ہونے والا نہیں ہے بلکہ ہمیشہ باقی رہے گا _
ہم فیہا خالدون

------------------------------------------------

آخرت :
آخرت کا ہمیشہ ہونا 13; آخرت کی خصوصیات 14; آخرت میں ہمیشہ زندہ رہنا 14
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی ربوبیت کی تکذیب 6; اللہ تعالی کی ربوبیت کی خصوصیات 9;اللہ تعالی کی ربوبیت کی عمومیت9;اللہ تعالی کی ربوبیت کے آثار 7
اموات :
اموات کا آخرت میں زندہ ہونا 1، 2
امور:
تعجب آور امور 5
انسان :
انسان کا حشر و نشر 1، 2;انسان کا ہمیشہ ہونا 14; انسانوں کا انجام 1، 2
ایمان :
ایمان کا سبب 8;ایمان کے آثار 8;ربوبیت الہی پر ایمان 8;قیامت پر ایمان 8; قیامت پر ایمان کی اہمیت 6; معاد پر ایمان 8
جہالت :
جہالت کے آثار 10



جہنم :
جہنم کا ہمیشہ و جاوید ہونا 13;جہنم کی آگ کا ہمیشہ ہونا 13
جہنمی لوگ : 12
ربوبیت الہی :
ربوبیت الہی کو جھٹلانے والوں کا آخرت مینانجام 11
رشد و ترقی :
رشد و ترقی کے موانع و رکاوٹیں 10
عذاب:
عذاب دینے کا آلہ 11; عذاب کے زنجیر 11
قیامت :
قیامت کا انکار کرنے والے اور اموات کا زندہ ہونا 3; قیامت کو جھٹلانے پر تعجب 5;قیامت کو جھٹلانے کے آثار 6،

10;قیامت کو جھٹلانے کے اسباب 10;قیامت کو جھٹلانے والوں کی سوچ 3 ;قیامت کو جھٹلانے والوں کے دلائل 4;قیامت کی بر پائي کا پیش خیمہ 7; قیامت کی تکذیب کا بے منطق و دلیل ہونا 5
معاد :
معاد کاپیش خیمہ 7; معاد کو بعید اور غیر ممکن خیال کرنے کے آثار 4;معاد کو جھٹلانے والوں کا آخرت میں انجام 11;معاد کو جھٹلانے والوں کے دلائل4;معاد کو غیر ممکن سمجھنا 3;معاد کے جھٹلانے والوں کا جہنم میں ہونا 12;معاد کے جھٹلانے والوں کی سزا 12;معاد کے دلائل 1، 2
نظریہ کائنات :
نظریہ کائنات اور ایڈیالوجی 8

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِمُ الْمَثُلاَتُ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ (٦)
اور اے رسول یہ لوگ آپ سے بھلائي سے پہلے ہی برائي (عذاب )چاہتے ہیں جب کہ ان کے پہلے بہت ہی عذاب کی نظیریں گذر چکی ہیں اور آپ کا پروردگار لوگوں کے لئے ان کے ظلم پر بخشنے والا بھی ہے اور بہت سخت عذاب کرنے والا بھی ہے (6)

1_ پیغمبر اسلام (ص) ، ربوبیت الہی اور آخرت کے میدان کا انکار کرنے والوں کو دنیاوی عذاب سے ڈراتے تھے_


و یستعجلونك بالسیئة
2_ ربوبیت الہی اور قیامت سے انکار کرنے والے مذاق اور عدم یقینی کی وجہ سے ان موعود عذابوں کے نزول میں تعجیل چاہتے تھے_
یستعجلونك بالسیئة
"یستعجلونك "کا مصدر ( استعجال ) ہے جسکا معنی جلدی کی درخواست کرناہے، (بالسیئة) میں حرف" بائ" تعدی کے لیے ہے (ال) اسمیں عہد ذہنی کا ہے اس برائي سے مراد، جملہ ( قد خلت من قبلہم المثلات) کے قرینے کی وجہ سے" عذاب" ہے _ پس اس صورت میں جملہ (یستعجلونك بالسیئة) کا معنی یہ ہوا کہ وہ تم سے چاہتے ہیں کہ جس عذاب کا وعدہ دیا گیا ہے اسمیں جلدی کریں_
3_ پیغمبر اسلام (ص) لوگوں کو ایمان کی طرف بلانے والے اور کفر کو ترك کرنے کو کہنے والے تھے تاکہ رحمت الہی کو حاصل کریں اور دنیا و آخرت کی خوشبختی تك پہنچ جائیں_
یستعجلونك بالسیئة
"الحسنہ" میں "الف لام" عہد ذہنی ہے اور اس کا اشارہ پیغمبر اکرم(ص) کی ان نوید کی طرف ہے جو وہ اہل ایمان کو ابلاغ کرتے تھے اور "السیتہ" کے قرینہ مقابل کی وجہ سے اس سے مراد دنیا و آخرت کے عذاب سے دوری اور سعادت داریں کو حاصل کرنا ہے _
4_ خداوند متعال، بندوں کو نیکی و سعادت کی طرف بلاتا ہے نہ کہ بدی اور عذاب کی طرف _
یستعجلونك بالسیئة قبل الحسنة
5_ گذشتہ امتوں کے کفار لوگ، دنیاوی عذابوں میں گرفتار ہوئے_
و قد خلت من قبلہم المثلات
( مثلات) (مثلہ) کی جمع ہے جسکا معنی سزائیں اور بہت بڑا عذاب ہے _ کیونکہ (مثلات) کی اصل ( مثل ) ہے جسکا معنی مانند ہے لہذا کہا جاتا ہے کہ اس کو مثال قرار دیا جاتاہے تا کہ دوسرے اس سے عبرت حاصل کریں اور اس کے اسباب سے پرہیز کریں (خلّو) "خلت" کا مصدر ہے جسکا معنی گذرا ہوا اور تمام شدہ ہے _
6_ کفار کا گذشتہ کفار کے برے انجام سے مطلع ہونے کے باوجود بھی ان سے عبرت حاصل نہکرنا تعجب اورحیرانگی کا سبب ہے اور ان کی بے عقلی کی علامت ہے_
و یستعجلونك بالسیئة قبل الحسنة و قد خلت من قبلہم المثلات
آیت شریفہ میں کفار کی کم عقلی اور نہ فہمی کو تعجب سے دیکھا گیا ہے اور (و قد خلت ...) کا جملہ حالیہ دلیل کے طور

پر اسکو ثابت کر رہا ہے _ تا کہ گذشتہ کفر اختیار کرنے والی قوموں کے عذاب الہی میں مبتلا ہونے سے یہ بھی مطلع ہو جائیں_
7_گذشتہ قوموں کی تاریخ کا مطالعہ، تا کہ اس سے عبرت و نصیحت حاصل کی جائے ضروری ہے_


و قد خلت من قبلہم المثلات
8_ خداوند متعال لوگوں کے گناہوں اورظلم ستم کو معاف کرنے والا ہے _
و انّ ربك لذو مغفرة للناس على ظلمہم
9_ لوگوں کا ظلم و ستم کرنا، رحمت الہی کے سب کو شامل ہونے میں مانع نہیں ہوسکتا _
انّ ربك لذو مغفرة للناس على ظلمہم
10_ گناہ گار اور ستم کرنے والے لوگ مغفرت الہی سے ناامید نہ ہوں اور یہ خیال نہ کریں کہ ہم بخشش الہی کے قابل نہیں ہیں_
ان ربك لذو مغفرة للناس على ظلمہم
(علي) جملہ (على ظلمہم ) میں (مع) کے معنی میں ہے_
11_ معادکا افکار و ربوبیت الہی کا انکار اور اللہ کے وعدہ دیے گئے عذابوں کا مذاق، ظلم کا مصادیق میں سے ہے_
و ان ربك لذو مغفرة للناس على ظلمہم
(ظلمہم ) کے مصادیق میں سے (یستعجلونك ) کے قرینے کی وجہ سے (مذاق اڑانا اور استہزائ) مراد ہے _ اس سے پہلی مذکورہ آیت میں معاد اور ربوبیت الہی سے انکار ایسے موارد تھے جو اس میں ذکر کیے گئے ہیں_
12_خداوند متعال کا کفر کرنے والوں پر جلدی عذاب کا نہ بھیجنا یہ خدا کی ان پر مغفرت و رحمت کی وجہ سے ہے_
یستعجلونك بالسيئة ... ان ربك لذو مغفرة للناس على ظلمہم
(یستعجلوك ... ) کا جملہ اس معنی کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ خداوند متعال، کفار پر عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتا اور انکو مہلت و فرصت دیتا ہے اور جملہ " انّ ربك ..." اسکی دلیل و علت کے معنی میں ہے یعنی خداوند متعال کا عذاب میں جلدی نہ کرنا اور اسکا مہلت دینا اسکی بخشش و مہربانی کی وجہ سے ہے_
13_ خداوند متعال کے عذاب، سخت اور خوف ناك ہیں_
ان ربك لشديد العقاب
14_ بندگان الہی کو گناہوں سے مغفرت کی خوشخبری دینا اور سخت عذاب سے ڈرانا، ربوبیت الہی کا تقاضا ہے_
و ان ربك لذومغفرة ... و ان ربك لشديد العقاب
15_ گنہگار اور ستم کرنے والے اگر مغفرت و رحمت الہی ان کو شامل حال نہ ہو ئي تو خداوند متعال کے سخت ترین عذابوں میں گرفتار ہو جائیں گے_
ان ربك لذو مغفرة ... و ان ربك لشديد العقاب
16_ " عن ابراہیم بن العباس يقول : كنّا فى


مجلس الرضا (ع) فتذا كرو الكبائر و قول المعتزلہ فيہا : انّہا لا تغفر فقال الرضا(ع) : قال ابو عبدالله (ع) : قد نزل القرآن بخالف قول المعتزلہ ، قال الله عزوجل : ان ربك لذو مغفرة للناس على ظلمہم"(1)
ابراہیم بن عباسکہتے میں کہ ہم چند لوگ امام رضا (ع) کی خدمت میں موجود تھے تووہاں گناہان کبیرہ اور معتزلہ کے اس عقیدے کہ گناہ قابل بخشش نہیں ہیں کے بارے میں گفتگو ہوئي تو اس وقت حضرت امام رضا (ع) نے امام جعفر صادق (ع) سے قول کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ بے شك قرآن نے معتزلہ کے برعکس کہا ہے خدا فرماتا ہے : " و ان ربك لذو مغفرة للناس على ظلمہم ..."

----------------------------------------------

اچھائي :
اچھائي کو طلب کرنے کی اہمیت 4

آخرت :
آخرت کے جھٹلانے والوں کا دنیا میں عذاب 1; آخرت کے جھٹلانے والوں کو بحردار کرنا اور ڈرانا 1
اسما و صفات :
شدید العقاب 13
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی بخشش 8، 10; اللہ تعالی کی بخشش کا عام ہونا 12; اللہ تعالی کی ربوبیت کے آثار 14;اللہ تعالی کی ربوبیت کو جھٹلانا 11; اللہ تعالی کی نصیحتیں4; اللہ تعالی کے صفات 8
امور :
تعجب آور امور 6
امید رکھنا :
بخشش کی امید رکھنا 10
آنحضرت :
آنحضرت کا خبردار کرنا 1;آنحضرت کی تبلیغ و دعوت 3
ایمان :
ایمان کی دعوت 3;ایمان کے آثار 3
بخشش :
بخشش کا سبب 8;بخشش کی بشارت 14
تاریخ :
تاریخ سے عبرت حاصل کرنا 7;تاریخ کے مطالعے کی اہمیت 7
ربوبیت الہی :
ربوبیت الہی کو جھٹلانے والوں پر دنیا کا عذاب 1;
.............

**1) توحید صدوق ، ص 406، ح4، ب 63; نور الثقلین ، ج 2 ص 482، ح 13**_


ربوبیت الہی کو جھٹلانے والوں کو ڈرانا 1; ربوبیت الہی کو جھٹلانے والوں کی خواہشات 2; ربوبیت الہی کے جھٹلانے والوں کا مذاق اڑانا 2
رحمت :
رحمت کا عام ہونا 9; رحمت کی طرف بلانا 3; رحمت کے موانع 9
روایت : 16
سعادت :
سعادت اخروی کی طرف بلانا 3;سعادت دنیاوی کی طرف بلانا 3 ;سعاد ت طلب کرنے کی اہمیت 4
ظالمین :
ظالمین کا عذاب 15;ظالمین کی بخشش 10
ظلم :
ظلم کی بخشش کا سبب 8;ظلم کے آثار 9; ظلم کے موارد 11
عبرت :
عبرت کے اسباب 7
عذاب :
اہل عذاب 5، 15; دنیاوی عذاب سے ڈرانا و خبردار کرنا 1; عذاب سے ڈرانا 14; عذاب شدید 13، 15;عذاب کا مذاق اڑانا 2، 11; عذاب کے مراتب 13، 15; عذاب میں تعجیل کی درخواست کرنا 2

عقل :
بے عقلی کی نشانیاں 6
قیامت :
قیامت کو جھٹلانے والوں کا مذاق اڑانا 2; قیامت کو جھٹلانے والوں کی خواہشات 2
کفار :
کفار پر دنیاوی عذاب 5; کفار کی بخشش 12; کفار کی بے عقلی کی علامتیں 6;کفار کے عبرت حاصل نہ کرنے پر تعجب کرنا 6;کفار کے عذاب میں تأخیر کا فلسفہ 12
کفر :
کفر سے اجتناب کی دعوت 3;کفر سے اجتناب کے آثار 3
گذشتہ امتیں :
گذشتہ امتوں کا برا انجام 6; گذشتہ امتوں کے کفار 5
گناہ :
گناہ کی بخشش 8
گناہان کبیرہ :
گناہان کبیرہ کی بخشش 16
گنہگار :
گنہگاروں پر عذاب 15;گناہگاروں کی بخشش 10
معاد :
معاد کا جھٹلانا 11

745

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَوْلا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (٧)
اور یہ کافر کہتے ہیں کہ ان کے اوپر کوئي نشانی 1_(ہماری مطلوبہ)کیوں نہیں نازل ہوتی تو آپ کہہ دیجئے کہ میں صرف ڈرانے والا ہوں اور ہر قوم کے لئے ایك ہادی اور رہبر ہے (7)

1_ پیغمبر اسلام (ص) کی بعثت کے زمانہ کے کفار انکی رسالت کی حقانیت پر معجزہ اور آیت و نشانی نہ ہونے کا دعوی کرتے تھے _
و یقول الذین کفروا لو لا انزل علیہ ء ایة من ربّہ
2_کفارہمیشہ قرآن مجید کے علاوہ پیغمبر اسلام(ص) سے ان کی رسالت کی حقانیت پر معجزہ کے طلب گار تھے _
یقول الذین کفروا لو لا انزل علیہ ء ایة من ربّہ
فعل ماضی ( قال ) کی جگہ پر ( یقول) کا استعمال، اس معنی کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کفار اپنی اس مذکورہ بات پر فقط پہلے ہی مدعی نہیں تھے بلکہ آیندہ بھی مدعی رہیں گے اور اس پر اصرار و تاکید کرتے رہیں گے_
3_ کفار کا غلط پرو پیگنڈہ اور پیغمبر اسلام (ص) کے خلاف فضا سازی کرنا_
لو لا انزل علیہ ء یة من ربّہ
4_ خداوند متعال، پیغمبر اسلام (ص) کی رسالت کے کام کو سر و سامان دینے والا اور ان کے امور کو منظم کرنے والا ہے_
لو لا انزل علیہ ء ایة من ربّہ
چونکہ کفار نے معجزہ کے نزول کی درخواست، ( من ربّہ) کی قید سے ذکر کی ہے اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ پیغمبر اسلام (ص) ان کو بتا چکے تھے کہ خداوند متعال اسکا پروردگار ہے اور اس کے کاموں کو وہی منظم و مرتب فرماتا ہے اوروہی اسکی رسالت کے کام کو سر و سامان عطا کرتا ہے _

746

5_ معجزه كا دكهانا، خداوند متعال كا كام ہے اور اس ميں اسكى مرضى شرط ہے _

لو لا انزل عليہ ء اية من ربّہ

كفار كى كلام ميں ( من ربّہ) كى قيد سے مذكورہ معنى كا احتمال بهى ہوسكتا ہے گويا وہ پيغمبر اسلام (ص) سے معجزے كو طلب كرتے تھے اور حضرت اس كام كو خداوند متعال كے سپر كرتے تھے _ اسى وجہ سے وہ كہتے تھے كہ كيوں خداوند عالم كى طرف سے ( جس كا يہ دعوى كرتا ہے ) اس كى طرف سے معجزہ نہيں آتا ہے _

6_ پيغمبر اسلام (ص) كى يہ ذمہ دارى ہے كہ لوگوں كو عذاب الہى سے ڈرائيں اور صحيح راستے كى طرف راہنمائي كريں _

انّما انت منذر

7_ كفار كى يہ درخواست كرنا كہ معجزہ دكھايا جائے يہ بات پيغمبر اسلام (ص) كى ذمہ دارى سے خارج تھى _

لو لا انزل عليہ ء اية من ربّہ انّما انت منذر

(انّما انت منذر ) ميں حصر ہے اور وہ حصر اضافى ہے _ يہ معجزہ دكھانے كے مقابلے ميں ہے اسى وجہ سے جملے كے دو معنى ہيں:

1_ تم ڈرانے والے ہو _

2_ معجزہ دكھانا تمہارا كام نہيں ہے_

8_ تمام امتيں ايك ہدايت كرنے والے كو ركھتى تھيں جو انہيں صحيح راستے كى راہنمائي كرتا تھا_

و لكل قوم ہاد

9_اُمتوں كو ہادى عطا كرنا، خداوند متعال كى صفات ميں سے ہے _

لكل قوم ہاد

10_ " عن ابى جعفر (ع) فى قول الله عزوجل : "انّما انت منذر و لكل قوم ہاد" فقال رسول الله (ص) المنذر و لكل زمان منّا ہاد يہديہم الى ما جاء بہ نبى الله ثم الہداة من بعده عليّ ثم الاوصياء واحد بعد واحد:(1)

امام باقر (ع) سے قول خدا (انّما انت منذر و لكل قوم ہاد:) كے بارے ميں روايت نقل ہوئي ہے كہ حضرت (ص) نے فرمايا (منذر ) رسول خدا (ص) ہيں اور ہر زمانے ميں ہم ميں سے ايك نہ ايك ہادى ہے جو لوگوں كو اسكى طرف ہدايت كرتا ہے جو پيغمبر اسلام (ص) لے كر آئے ہيں_ اور رسالت مآب كے بعد ہدايت كرنے والے حضرت على (ع) ہيں پھر ان كے بعد ان كے وصى ہيں جو ايك دوسرے كے بعد ائيں گے_

---

ائمہ :

ائمہ (ع) كا ہدايت كرنا 10

امام على (ع) :

امام على (ع) كا ہدايت كرنا 10

.............

**1) كافى ،ج 1 ص 191، ح 2; نور الثقلين ، ج 2 ، ص 483، ح 21 _**

747

الله تعالى :

الله تعالى كى تدبير 4; الله تعالى كى روش و طريقے 9; الله تعالى كى مشيت 5;الله تعالى كے افعال 5

آنحضرت :

آنحضرت كا ڈرانا 6،10; آنحضرت كا مدبّر اور منظم كرنے والا ہونا 4; آنحضرت كا ہدايت كرنا 6 ;آنحضرت كى حقانيت كو جھٹلانے والے 1; آنحضرت كى ذمہ دارى كى حدود 6، 7; آنحضرت كے خلاف فضا سازى 3

الله تعالى كى روش و طريقے:

ہدايت كى روش و طريقہ 9

امتیں :
امتوں کو ہدایت کرنے والے 8، 9، 10
روایت : 10
عذاب :
عذاب سے ڈرانا 6
صدر اسلام :
صدر اسلام کے کافروں کا دعوی 1; صدر اسلام کے کفار اور آنحضرت 1، 2، 3; صدر اسلام کے کفار اور معجزہ 1;
صدر اسلام کے کفار کی خواہشات 2، 7;کفار کی فضا سازی 3
لوگ :
لوگوں کی ہدایت 6
معجزہ :
معجزہ اقترای 2، 7; معجزے کا سبب 5

اللّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَى وَمَا تَغِيضُ الأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُ بِمِقْدَارٍ (٨)
اللہ بہتر جانتا ہے 2_کہ ہر عورت کے شکم میں کیا ہے اور اس کے رحم میں کیا کمی اور زیادتی ہوتی رہتی ہے اور ہر شے کی اس کے نزديك ايك مقدار معین ہے (8)

1_ خداوند متعال ہر عورت اور مادہ کے شکم میں بچے کی خصوصیات سے واقف ہے _
اللہ یعلم ما تحمل کل انثی
(ما) سے ( تحمل کل اثنی ) کے قرینے کی وجہ سے شکم ،مراد ہے _" انثي" ہرمادہ جنس مادہ کو کہا جاتا ہے _ خواہ وہ انسان ( عورت ) کی ہو ي


حیوان (مادہ ) کی ہو _
2_ خداوند متعال، عورتوں کے رحم و شکم اور ہر مادہ کے رحم و شکم سے واقف ہے جو وہ بچے کے لیے جذب کرتا ہے _
اللہ یعلم ... ما تغیض الارحام
(غیض) کم کرنا اور اپنے اندر لینے کو کہتے ہیں _ موقع و محل کی مناسبت سے جذب کرنے سے تعبیر ہوا ہے اور کیونکہ پہلے والا جملہ جنین کے متعلق ہے پس جو کچھ رحم جذب کرتا ہے وہ جنین کے متعلق ہوگا خواہ اس کا تعلق جنین کی پیدائشے سے ہو یا جنین کے رشد کے ساتھ ہو_
3_ خداوند متعال ان چیزوں سے آگاہ و واقف ہے جسکو عورتوں اور مادہ حیوانوں کا رحم بچے کے لیے جذب نہیں کرتا بلکہ اسکو دور کرتا ہے _
اللہ یعلم ما تحمل کل انثی ... و ما تزداد
(ازدیاد) (تزداد) کا مصدر ہے جو زیادہ ہونے کے معنی میں آتا ہے اور اسمیں جو ضمیر ہے وہ (ارحام) کی طرف لوٹتی ہے یعنی وہ چیز جسکو رحم کے اندر بچے مینزیادہ کیا جاتا ہے _(ماتزداد) کی عبارت کا معنی یہ ہوا کہ رحم کی جو چیزیں ضرورت سے زیادہ ہوتی ہیں وہ خود بخود اس سے خارج ہوتی ہیں یاممکن ہے وہ چیزیں ہوں جو جنین کے لیے زیادہ کی جائیں تا کہ اس کی نشو و نما اور رشد کے کام آئیں_
4_ خداوند متعال ان نطفوں سے آگاہ ہے جو عورتوں اورمادہ حیوانوں کے رحم جذب کرتے ہیں تا کہ وہ بچہ کی صورت میں آسکیں_
اللہ یعلم ما تحمل کال انثی و ما تغیض الارحام
5_ خداوند متعال عورتوں اور مادہ حیوانوں کے رحم میں نطفہ کو جذب کرنے کے بعد اس میں جو اضافہ کیا جاتا ہے اس سے آگاہ ہے _

الله يعلم ما تحمل كل انثى ... و ما تزداد
6_ كائنات اور عالم وجود كى ہر شيء اپنى مخصوص حدود اور اندازے ميں ہے_
و كل شيء عنده بمقدار
7_ خداوند متعال، ہر شيء كى مقدار اور اندازه كو معين كرنے والا ہے _
و كل شيء عنده بمقدار
8_ وه چيزيں جن كو رحم جذب كرتا ہے يااسميں اضافہ كرتا ہے يا وه اپنے سے خارج كرتا ہے اسكى مقدار اور اسكا اندازه مشخص و معين ہے_
الله يعلم ... و كل شيء عنده بمقدار
9_ عن احدہما ... عليہما السلام_ فى قول الله عزوجل : " يعلم ما تحمل كلّ انثى و ما تغيض الارحام و ما تزداد " قال : الغيض كل حمل دون تسعة اشہر " و م



تزداد " كل شيء يزداد على تسعة اشہر ...(1)
امام محمد باقر يا امام صادق سے الله تعالى كے اس قول (يعلم ما تحمل كل انثى و ما تغيض الارحام و ما تزداد ) كے بارے ميں رايت ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا: ( غيض) سے مراد وه حمل ہے جو (9) ماه سے كم تر ہو ، اور (و ما تزداد) سے مراد وه حمل ہے جو (9) ما ه سے زياده ہوجائے_
10_ " عن محمد بن مسلم قال : سألت ابا عبدالله (ع) عن قول الله : " يعلم ما تحمل كل انثى و ما تغيض الارحام ؟ قال : ما لم يكن حملاً ، " و ما تزداد " قال : الذكر و الانثى جميعاً(2)
محمد ابن مسلم كہتے ہيں كہ ميں نے امام جعفر صادق (ع) سے خداوند متعال كے اس قول ( يعلم ما تحمل كل انثى و ما تغيض الارحام ) كے بارے ميں سوال كيا تو حضرت (ع) نے فرمايا (ما تغيض الارحام ) سے مراد وه شيء ہے جو حمل نہ ہو اور ( ما تزداد) كے بارے ميں فرمايا لڑكى اور لڑكا دونوں مراد ہيں_
------------------------------------------------
الله تعالى :
الله تعالى كا علم غيب ، 1، 2، 3، 4، 5، 10
رحم ميں بچہ ہون
حاملہ ہونا :
نو ماه حاملہ ہونے كى مدت
جنين:
جنين كا علم 2، 4، 10; جنين كى خصوصيات كا علم 1
رحم (بچہ دانى ):
رحم كى خصوصيات كاعلم 2، 3، 4، 5;رحم كے جذب كرنے والى چيزوں كى مقدار 8; رحم كے جذب كرنے والى چيزيں 2، 4;رحم كے دفع كرنے والى چيزوں كى مقدار 8; رحم كے دفع كرنے والى چيزيں 3
روايت : 9،10
موجودات :
موجودات كى تقدير7
مخلوقات :
مخلوقات كا قانون كے دائرے ميں ہونا 6; مخلوقات كى تقدير 6
.............

**1) كافى ، ج 6; ص 12; نور الثقلين ، ج 2 ، ص 485، ح 31_**
**2) تفسير عياشى ، ج 2 ، ص 205، ح 13; نور الثقلين ، ج 2 ، ص 485، ح 34_**

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ (٩)
وہ غائب و حاضر سب کا جاننے والا بزرگ و بالاتر ہے (9)

1_ خداوند متعال، تمام ظاہر و باطن چيزوں سے واقف ہے _
عالم الغيب و الشہادة
2_ خداوند متعال، حقيقت ميں عظيم اور بلند مرتبہ و الا ہے _
الكبير المتعال
3_ قرآن مجيد ميں كائنات كى موجودات كو غيب اور حاضر ميں تقسيم كيا گيا ہے_
الغيب و الشہادة
4_ كافروں كى درخواست پر پيغمبر اسلام (ص) كو معجزات كا عطا نہ كرنے كى دليل يہ تھى كہ خداوند متعال اس بات كو جانتا تھا كہ ان معجزات كا ان پر كوتى اثر نہ ہوگا_
و يقول الذين كفروا لو لا انزل عليہ ء اية ... الله يعلم ما تحمل ... عالم الغيب و الشہادة
رحم ميں بچے كے بارے ميں خداوند متعال كے علم اور اسكى خصوصيات اور ظاہر و باطن چيزوں كا علم كے بعد اس چيز كى طرف اشارہ كرنا كہ خداوند عالم كفار كے تقاضے كے باوجود ان كو معجزہ نہيں دكھاتا اس نكتہ كو بيان كررہا ہے كہ خداوند عالم جانتا ہے كہ معجزہ كے دكھانے سے كفار ہدايت نہيں پائيں گے اسى وجہ سے ان كى درخواست پر عمل نہيں كيا جاتا _
5_ عن ابى عبدالله (ع) فى قولہ عزوجل : " عالم الغيب و الشہادة" فقال: " الغيب مالم يكن و الشہادة ما قد كان " (1)
امام جعفر صادق (ع) نے الله تعالى كے اس قول ( عالم الغيب و الشہادة) كے بارے ميں ارشاد فرمايا غيب وہ شيء جو وجود ميں نہيں آئي ہو اور شہادت وہ شيء ہے جو وجود ميں آئي ہو _
.............

**1)معانى الاخبار ، ص 146، ح 1 ; تفسير برہان ، ج 2 ، ص 283، ح 6_**



------------------------------------------------
اسما و صفات :
كبير 2; متعال 2
الله تعالى :
الله تعالى كا علم 4; الله تعالى كا علم غيب 1;الله تعالى كى صفات 2; الله تعالى كى عظمت 2
روايت :5
شہود :
شہود سے مراد 5
غيب :
غيب سے مراد5
كفار :
كفار پر معجزے كا اثر نہ ہونا 4
مخلوقات :
مخلوقات كا ظاہر ہونا 3; مخلوقات كا غيب ہونا 3 مخلوقات كى طبقہ بندى 3
معجزہ :

تفسیر راهنما جلد 8

سَوَاء مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَن جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ (١٠)
اس کے نزديك تم میں کے سب برابر ہیں جو بات آہستہ کہے اور جو بلند آواز سے کہے اور جو رات میں چھپار ہے اور دن میں چلتار ہے (10)

1_ خداوند متعال ظاہري، ڈھکی چھپی سب باتوں سے واقف ہے _
سوائٌمنکم من اسرّ القول و من جهربہ
اس سے پہلے والی آيت اس بارے میں ہے کہ یہ مذکورہ بالا آيت علم خداوندی کے بارے میں بحث کر رہی ہے لہذا جملہ ( سواء منکم ... ) کا معنی ( سواءٌ منکم فی علمہ ) ہوگا _
2_ خداوند متعال، دلوں کے راز اور وہ باتیں جو زبان پر



نہیں لائي گئیں ان سب سے واقف ہے _
سواء منکم من اسرّ القول
(اسرار) پنہان اور پوشیدہ رکھنے کے معنی میں آتا ہے _ گفتگو کو چھپانے کا معني، ظاہر نہ کرنا یا زبان پر جاری نہ کرنا ہوسکتا ہے _ اور ممکن ہے اس معنی میں بھی ہو کہ لوگوں کے سامنے" علی الاعلان" نہ کہا جائے اور چھپ کر بیان کیا جائے_مذکورہ بالا معنی احتمال اول کی صورت میں ہے_
3_خداوند عالم کے ہاں دلوں کے راز کا علم اور پنہانی و ظاہر ی گفتگو کا علم مساوی ہے _
سواءٌ منکم من اسرّ القول و من جهربہ
(سواءٌ) مصدر ہے اور اسم فاعل (متساوی ) کےمعنی مینہے _ یہ لفظ خبر مقدم ہے اور اسکا مبتداء " من اسرّ ..." ہے یعنی جملہ یوں ہوگا "من اسرّ منکم القول و من جهر بہ متساويان فی علمہ "
4_ خداوند متعال سب سے واقف ہے خواہ وہ رات کی کامل تاریکی میں چھپے ہوئے ہیں یا وہ روشن دن میں ظاہر بظاہر ہیں_
و من ہو مستخف باللیل و سارب بالنہار
(استخفاء) (مستخف)کا مصدر ہے اور (خفاء)یہ دونوں چھپے ہوئے کے معنی میں آتے ہیں لیکن ايك فرق ہے کہ (استخفاء) میں تاکید ہے (سَرَبَ) راستے کے معنی میں ہے اور (سارب) اسکو کہتے ہیں کہ جو راستے کو طے کرتا ہے _ اور اس وجہ سے کہ راستہ اور راستے کو طے کرنے والا عموماًانسانوں پر مخفی نہیں ہوتا خصوصاً دن کے اجالے میں لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ (سارب) آيت شریفہ میں جو (مستخف) کے مقابلے میں ذکر ہوا ہے یہآشکار سے کنایہ ہے _
5_خداوند متعال کاعلم رات کی تاریکوں میں چھپے ہوئے اور دن کی روشنوں میں ظاہر بظاہر ہو نے والوں کے لیے مساوی ہے _
و من ہو مستخف باللیل و سارب بالنہار
(من ہو ) کا ( من اسرّ) پر عطفہوا ہے اسی وجہ سے ( سواءٌ) (من ہو ) کے لیے خبر بھی ہے تو جملہ یوں ہوگا ( من ہو مستخف و من ہو سارب سواءٌ فی علمہ)_

---

اللہ تعالی :

الله تعالى كا علم غيب 1، 2، 4; الله تعالى كے علم غيب كى خصوصيات 3، 5
اسرار :
اسرار كا علم 2
شب :
شب كى تاريكى 4
دن :
دن كى روشنائي 4
گفتگو:
چھپى ہوئي گفتگو 2; گفتگو كا علم 8



لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللّهِ إِنَّ اللّهَ لاَ يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنْفُسِهِمْ وَإِذَا أَرَادَ اللّهُ بِقَوْمٍ سُوءاً فَلاَ مَرَدَّ لَهُ وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَالٍ (١١)
اس كے لئے سامنے اور پيچھے سے محافظ طاقتيں ہيں جو حكم خدا سے اس كى حفاظت كرتے ہيں اور خدا كسى قوم كى حالات 3_ كو اس وقت تك نہيں بدلتا جب تك وہ خود اپنے كو تبديل نہ كرلے اور جب خدا كسى قوم پر عذاب كا ارادہ كرليتا ہے تو كوئي ٹال نہيں سكتاہے اور نہ اس كے علاوہ كوئي كسى والى و سرپرست ہے (11)

1_ فرشتے، انسانوں كو نابود كرنے والے حوادث اور خطرات سے حفاظت اور مراقبت كرنے پر مامور ہيں _
لہ معقّبات ... يحفظونہ من امر الله
(معقبات) كا مصدر (تعقيب) ہے جوكسى كے پيچھے كسى كام كى خاطر جانے كو كہتے ہيں_ اس صورت ميں ( معقبات ) سے مراد ( يحفظونہ ) كے قرينے كى وجہ سے وہ طاقتيں ہيں جو انسان كى حفاظت كرتى ہيں اور اس كے پيچھے پيچھے ہوتى ہيں _ مفسرين قائل ہيں كہ ( معقّبات ) طاقتوں سے مراد، فرشتے ہيں_
2_ انسانوں ميں سے ہر ايك كئي فرشتوں كى حفاظت اور نگرانى سے بہرہ مند ہے_
لہ معقّبات ... يحفظونہ
مذكورہ بالا معنى لفظ ( معقّبات) كو جمع لانے كى وجہ سے حاصل ہوا ہے اور يہ بات قابل ذكر ہے كہ (لہ) كى ضمير اور (يحفظونہ) ميں مفعول كى ضمير (من اسرّ القول ) كى طرف پلٹ رہى ہے اور اس سے مراد انسان ہے كيونكہ جملہ ( سواءٌ منكم ) ميں ، انسانوں كو خطاب ہے _
3_ انسانوں كے محافظ اور نگہبان فرشتے، تمام اطراف


اور جوانب سے ان كى حفاظت كرتے ہيں _
لہ معقّبات من بين يديہ و من خلفہ يحفظونہ
(من بين يديہ) يعنى سامنے سے ( من خلفہ) يعنى پيچھے سے يہ دونوں تمام اطراف سے كنايہ ہيں_
4_خطرہ اور مشكل پيدا كرنے والے حوادث خداوند متعال كى طرف سے ہوتے ہيں اور اس كے حكم سے جارى ہوتے ہيں_
يحفظونہ من امر الله
(من امر الله ) ميں حرف" من" ممكن ہے سببيہ ہو تو اس صورت ميں جملہ ( يحفظونہ من امر الله ) كايہ معنى ہوگا كہ اسكى حفاظت كرتے ہيں يہ فرشتوں كو خداوند متعال كى طرف سے حكم ہے اور يہ بھى ممكن ہے (اسكے مساوى ہونے) كے معنى ميں ہو اس صورت ميں (امر الله ) سے مراد حوادث اور خطرات ہوں گے كيونكہ يہ خداوند متعال كے حكم كى وجہ سے تحقق پزيرہوئے ہيں اسى وجہ سے ان كہ (امر الله ) كہا گيا ہے اس صورت ميں جملہ ( يحفظونہ من امر الله ) كا معنى يہ ہوگا كہ اسكى خطرات سے حفاظت كرتے ہيں_
5_ فرشتے، خداوند متعال كے فرمان كى وجہ سے انسانوں كى حوادث اور خطرات سے حفاظت كرتے ہيں _

يحفظونہ من امر اللہ
مذکورہ بالا معنی اس صورت میں ہے کہ جب (من) کو سببیہ فرض کریں_
6_ خداوند متعال انسانی معاشرے کے میلان اور اعمال میں تغیر اور تبدل کی وجہ سے ان کی حالت اور انجام میں تغییر لاتا ہے_
ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم
7_بشر کی معیشت اور معاشرتی مسائل میں تبدیلی ، خداوند متعال کے اختیار اور اس کے ہاتھ میں ہے_
ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بأنفسہم
8_ انسان اپنی اجتماعی اور اقتصادی سرنوشت میں بھر پور کردا کا حامل ہے _
ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بأنفسہم
9_انسانی معاشروں کے میلان و کردار اس کے نعمت کے حصول یا مصیبتوں اور سختیوں میں گرفتار ہونے میں بہت مؤثر ہیں_
ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بأنفسہم
10_انسانی معاشرے اپنی سرنوشت اورانجام کو رقم کرنے میں نہ تو ارادہ الہی کے مقابلے میں مستقل ہیں اور نہ ہی اسکی طرف سے مجبور ہیں_
ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا م


بأنفسہم
(ان اللہ لا یغیر ما بقوم ) کا جملہ خداوند متعال کو ہی تغییر دینے والا اور درمیان سے اٹھا لینے والا سمجھتا ہے اور (حتی یغیروا ما بأنفسہم ) کا جملہ انسانوں کو اپنی سرنوشت اور انجام کو رقم کرنے میں دخیل اور مؤثر سمجھتا ہے _
11_ خداوند متعال، انسان اور اس کے انجام اور تمام کائنات پر حاکمیت رکھتا ہے_
ان اللہ لا یغیر ... و اذا اراد اللہ بقوم سواء ً فلا مرّد لہ
12_ خداوند متعال کا ارادہ نافذ ہونے والا اور تخلف ناپذیر ہے _
و اذا اراد اللہ بقوم سواءً فلا مرّد لہ
13_ خداوند متعال کی طرف سے نعمتوں کا زوال ہے اور انسانوں کا کردار ہی اس کا سبب بنتا ہے _
ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بأنفسہم و اذا اراد اللہ بقوم سواءً
14_ گمراہ لوگوں اورتباہ کاروں سے عذاب کا ٹل جانا تقدیر الہی میں نہیں ہے_
و اذا اراد اللہ بقوم سواء ًفلا مرّد لہ
آیت شریفہ میں (قوم) سے مراد حکم اور موضوع کی مناسبت ہے گنہگار قوم ہے _(مرّد) مصدر میمی ہے جو لوٹانے کے معنی میں ہے_
15_خداوند متعال نے گمراہ لوگوں اور گنہگاروں کے مقدّر میں جو عذاب اور سختیاں لکھی ہیں کوئي چیز اور کوئي شخص حتی کہ حفاظت والے فرشتے بھی اس میں نہ تو کوئي مدد کرسکتے ہیں اور نہ ہی بچاسکتے ہیں _
و ما لہم من دونہ من وال
(فلا مرّد لہ ) کا جملہ یہ بتاتا ہے کہ خداوند متعال کی تقدیر میں جو مشکل اور عذاب لکھا ہوا ہے اسکوپلٹا یا نہیں جا سکتا اور جملہ ( و ما لہم ... ) اس بات کو بتاتا ہے کہ اس عذاب کے آجانے کے بعد کوئي بھی عذاب والوں کو نہیں بچاسکتا اور نہ ہی ان کی مدد کرسکتا ہے _
16_ فقط خداوند متعال ہی انسانوں کا سرپرست اور ولی ہے _
ما لہم من دونہ من وال
17_ فقط خداوند متعال ہی مقّدر میں لکھے ہوئے عذاب کو ٹال سکتا ہے_
فلا مرّد و ما لہم من دونہ من وال
18_ " عن ابی عبداللہ (ع) قال فی ہذہ الایة :"لہ معقّبات من بین یدیہ " الایة قال : من ... المعقّبات ، الباقیات الصالحات"(1)
امام جعفر صادق (ع) سے(لہ مقّبات من بین یدیہ) کی آیت شریفہ کے بارے میں ارشاد ہوا ہے کہ باقیات الصالحات بھی

معقّبات ( جو انسانوں كے محافظ ہيں ) سے ہيں_

.............

**1) تفسير عياشى ، ج 2 ، ص 205، ح 17; نور الثقلين ، ج 2 ، ص 486،ح 38_**



19_ عن ابى جعفر فى قولہ : " لہ مقعبات من بين يديہ ومن خلفہ يحفظونہ من امر الله " يقول : بامر الله من ان يقع فى ركى ، او يقع عليہ حائط ، او يصيبہ شى حتى اذا جاء القدر ... يدفعونہ الى المقادير و ہما ملكان يحفظانہ بالليل و ملكان بالنہار يتعاقبانہ (1)

امام باقر(ع) سے خداوند متعال كے اس جملے (لہ معقّبات ...) كے بارے ميں روايت ہے كہ حضرت (ع) ارشاد فرماتے ہيں ( خداوند متعال كے حكم سے اسكى اس سے حفاظت كرتے ہيں) كہ كنويں ميں نہ گرجائے اس پر ديوار نہ گرے يا اسكو كوئي نقصان نہ ہو يہ اس وقت تك ہے كہ جب خداوند متعال كى تقدير نہ آجائے ...پھر اسكو تقدير كے حوالے كرديا جاتا ہے _ اور وہ محافظ دو فرشتے ہيں جو رات ميں اور دو فرشتے دنميں اپنى اپنى بارى سے اسكى حفاظت كرتے ہيں_

20_ دخل عثمان على رسول الله (ص) فقال اخبرنى عن العبد كم معہ من ملك ؟ قال ... و ملكان بين يديك و من خلفك يقول الله سبحانہ : (لہ معقبات من بين يديہ و من خلفہ ...(2)

عثمان رسالت ماب كى خدمت ميں حاضر ہوئے اور عرض كى مجھے بتائيں كہ ہر انسان كے ساتھ كتنے فرشتے ہوتے ہيں ؟ حضرت (ص) نے فرمايا دو فرشتے تيرے آگے اور دو تيرے پيچھے ہيں اس كے بارے ميں خداوند متعال فرماتا ہے (لہ معقبات ...)

21_ عن ابى عبدالله (ع) قال : ان ابى كان يقول : ان الله قضى قضاء حتما لا ينعم على عبده بنعم فسلبہا اياه قبل ان يحدث العبد ذنبا يستوجب بذلك الذنب سلب تلك النعمة و ذلك قول الله :"ان الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما با نفسہم _(3)

امام جعفر صادق (ع) سے روايت ہے كہ ميرے والد گرامى نے فرمايا ہے كہ خداوند متعال نے اپنى تقدير ميں اسكو حتمى طور پر مقرر كيا ہے كہ انسان كو ہر نعمت عطا كرے اور اس سے واپس نہ لے مگريہ كہ انسان كوئي گناہ كرے جو اس نعمت كے جانے كا سبب بنے يہى وہ بات ہے كہ خداوند متعال فرماتا ہے " ان الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بانفسہم "

22_ عن على بن الحسين (ع) يقول : الذنوب التى تغير النعم ، البغى على الناس و الزوال عن العادةفى الخير و اصطناع المعروف ، و كفران النعم ، و ترك الشكر ، قال الله عز و جل : "ان الله لا

.............

**1) تفسير قمى ، ج 1 ; ص 360 ; نورالثقلين ، ج 2 ، ص 487 ; ج 42_**
**2) بحارالانوار ، ج 5 : ص 324 ; ح 12_**
**3) تفسير عياشى ، ج 2 ; ص 206 ;ح 19; نورالثقلين ،ج 2 ;ص 488 ; ح 50;**



يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بانفسہم:"(1)

امام زين العابدين (ع) سے روايت ہے كہ وہ گناہ جو نعمت كے ختم ہونے كا سبب بنتے ہيں وہ يہ ہيں _ لوگوں پر ظلم وستم كرنا _ نيك كاموں كى عادت اور نيك خصلت كوانتخاب كرنے سے پرہيز كرنا _ نعمتوں كا انكار كرنا ، شكر گزارى كو ترك كرنا يہ قول ہے كہ خداوند متعال فرماتا ہے _

ان الله لا يغير مابقوم حتى يغيرواما بانفسہم

------------------------------------------------

الله تعالى :

الله تعالى كا عمل و دخل 13;الله تعالى كى حاكميت 11;الله تعالى كى قدرت 17; الله تعالى كى ولايت 16; الله تعالى كے ارادہ كا كردار10; الله تعالى كے ارادے كاحتمى ہونا 12; الله تعالى كے اوامر 5;4;الله تعالى كے مختصات 17،16 ;الله تعالى كے مقدرات كا حتمى ہونا 17; الله تعالى كے مقدرات ميں تغير 17;الله تعالى كے مقدرات 21; كے اختيارات كى حدود ہونا 7

اقتصاد:

اقتصادی تبدیلیوں کا سبب 7; اقتصادی تبدیلیونکے عوامل 8
انسان :
انسان کا انجام 6; انسان کا کردار 8;انسان کی حفاظت 1; 2;3; 5 ; 19 ; انسانوں کا حاکم ہونا 11; انسانوں کا ولی و سر پرست 16
انجام :
انجام و سرنوشت میں موثر عوامل 6;8;10
باقیات و صالحات :
باقیات و صالحات کی اہمیت 18
توحید:
توحید افعالی 17
جبر و اختیار : 10
حوادث :
حوادث کا سبب 4
روایت : 18;19;20;21;22
سختی :
سختی کا سبب 9
شکر :
شکر کو ترک کرنے کے آثار 22
ظلم :
ظلم کے آثار 22
عمل:
عمل خیر کے ترک کرنے کے آثار 22;ناپسند عمل کے آثار13
.............

**1) معافی الاخبار ، ص 270 ;ح 2 ; نورالثقلین ،ج 2 ;ص 487;ح 45_**



کفران:
کفران نعمت کے آثار 22
گمراہ:
گمراہونکا نقصان 14;15; گمراہوں کے عذاب کا حتمی ہونا15
گناہ :
گناہ کے آثار 21;22
گنہکار :
گنہکاروں کا نقصان 14; 15
مخلوقات :
مخلوقات کا حاکم 11
ملائکہ :
محافظ ملائکہ کا تسلیم ہونا 19; محافظ ملائکہ کا متعدد ہونا 2،20; محافظ ملائکہ کی ذمہ داری 1;3;5محافظ ملائکہ کی ذمہ داری کی حدود 19; محافظ ملائکہ کی قدرت کی حدود15
موجودات :
موجودات کا عاجز ہونا15

نعمت :
نعمت کا سبب 9; نعمت کے سلب ہونے کے عوامل 21; نعمت کے سلب ہونے کا سبب 13 ; نعمت میں تبدیلی کے عوامل 22

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفاً وَطَمَعاً وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ (١٢)
وہی خدا ہے جو تمھیں ڈرانے اور لالچ دلانے کے لئے بجلیاں دکھاتاہے اور پانی سے لدے ہوئے بوجھل بادل ایجاد کرتاہے (12)

1_ خداوند متعال آسمانی بجلیوں کو ظاہر کرنے والا اور انسانوں کے درمیان ان کو روشن کرنے والا ہے
ہو الذی یریکم البرق
2_ خشکسالی سے لوگوں کو ڈرانا اور نزول بارش کی امید رکھنا، ان کے لیے آسمانی بجلی کے آنے اور اس کو ظاہر کرنے کا پیش خیمہ ہے _
ہو الذی یریکم البرق خوفا و طمع
(خوفاً ) اور (طمعا) دونوں الفاظ ممکن ہے مفعول لہ حصولی ہوں اورممکن ہے مفعول لہ تحصیلی ہوں _ پہلی صورت میں (ہو الذی ... ) کا معنی یوں ہوگا (چونکہ تم خوف مند تھے اور امید بھی


رکھتے تھے پس آسمانی بجلی کو تمہارے یے ظاہر کریں گے، دوسرے احتمال کی صورت ہیں (ہو الذی ...) کی عبارت کا معنی یہ ہوگا اس لیے کہ تم خوف زدہ ہوجاؤ اور امیدبھی رکھنے لگو تو آسمانی بجلیوں کو تمہارے لیے روشن کردیں گے مذکورہ بالا معنی پہلے احتمال کی صورت میں ہے _
3_ آسمانی بجلیاں، لوگوں کے لیے خوف و ہراس کا سبب ہونے کے ساتھ ساتھ انکی امید کا بھی سبب ہیں _
ہو الذی یریکم البرق خوفا و طمع
مذکورہ بالا معنی اس صورت میں ہے کہ (خوفا) اور (طمعا) مفعول لہ تحصیلی ہوں_
4_ خداوند متعال سخت و سنگین بادلوں کو وجود میں لانے والا ہے
ونیشيء السحاب الثقال
(ینشيء ) کا مصدر (انشاء) ہے جو خلق کرنے اور ظاہر کرنے کے معنی میں آتا ہے (سحابہ ) کی جمع" سحاب "ہے جو بارش برسانے والے بادلوں کو کہا جاتا ہے اور (ثقال ) ثقیل کی جمع ہے _
5_ طبیعی اسباب و عوامل فقط خداوند متعال کے اختیار میں ہیں اور فقط وہ ان پر حاکم ہے _
ہو الذی یریکم البرق ... و ینشيء السحاب الثقال
6_ قال الرضا (ع) فی قول اللہ عزوجل :"ہو الذی یریکم البرق خوفا و طمعا " قال : خوفا للمسافر وطمعا للمقیم (1)
امام رضا (ع) سے قول خداوندی (ہوالذی یریکم البرق خوفاو طمعا) کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت (ع) نے فرمایا(یہ بجلی ) مسافر کے لیے خوف وہراس کا موجب ہوتی ہے اور وطن میں رہنے والے کے لیے امید افزا ہے _
7_ سأل ابوبصیر ابا عبداللہ (ع) ... ماحال البرق فقال : تلك مخاریق الملائكة تضرب السحاب فتسوقہ الی الموضع الذی قضی اللہ عزوجل فیہ المطر (2) ابوبصیر نے امام جعفر صادق (ع) سے بجلی کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا تو حضرت(ع) نے فرمایا یہ فرشتوں کے تازیانے اور کوڑے ہیں جو بادلوں کو مارتے ہیں یہ ان کو اس جگہ پر لے جاتے ہیں جہاں خداوند عزّوجل نے ان کے لیے بارش برسانے کی جگہ مقرر کی ہے _
------------------------------------------------
آسمانی بجلي:
آسمانی بجلی کا سرچشمہ 2; آسمانی بجلی کا کردار 3، 6; آسمانی بجلی کو روشن کرنے والا 1;آسمانی بجلی کی حقیقت 7
..............

**1) معانی الاخبار ، ص 374 ، ح 1 ; نورالثقلین ، ج 2 ; ص 489 ; ح 52_**
**2) من لایحضرہ الفقیہ ج 1، ص334، ح9; نورالثقلین ج 2، ص489، ح55_**

760

امید رکھنا :

امید رکھنے کے آثار 2; بارش کی امید رکھنا 2; بارش کے اسباب 3، 6

اللہ تعالی :

اللہ تعالی اور طبیعی عوامل 5;اللہ تعالی کی حاکمیت 5; اللہ تعالی کی خالقیت 4; اللہ تعالی کے اختیارات کی حدود 5;اللہ تعالی کے افعال 1

بادل :

بادلوں کو حرکت میں لانے والے عوامل7;بارش برسانے والے بادلوں کا خالق 4

توحید :

توحید افعالی 5

خوف :

خشکسالی کا خوف 2; خشکسالی کے اسباب عوالم 3، 6;خوف کے آثار 2

طبیعی اسباب :

طبیعیاسباب کا حاکم 5

ملائکہ :

ملائکہ کا کردار 7

نظریہ کائنات :

توحیدی نظریہ کائنات 5

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلاَئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ (١٣)

گرج اس کی حمد کی تسبیح کرتی ہے اور فرشتے اس کے خوف سے حمد و ثنا کرتے رہتے ہیں اور وہ بجلیوں کو بھیجتا ہے تو جس تك چاہتا ہے پہنچا دیتاہے اور یہ لوگ اللہ کے بارے میں کج بحثی کررہے ہیں جب کہ وہ بہت مضبوط قوت اور عظیم طاقت والاہے (13)

1_ آسمانی بادلوں کی گرج خداوند متعال کی تسبیح اور اسكي حمد و ثنا كرنے والی ہے _

761

و يسبّح الرعد بحمده

(رعد) ایسی آواز کو کہتے ہیں جو بادلوں سے سنی جاتی ہے _ فارسی میں اسکو (تندر و غرش آسمان ) (گرج و چمك آسمان) کہا جاتا ہے _

2_ فرشتے ،خداوند متعال کی تسبیح اور اسکی حمد و ثناء کرنے والے ہیں _

و يسبّح ...ملائكة

(الملائکہ ) کا (الرعد) پر عطف ہے یعنی جملہ یوں ہوگا ( یسبّح الملائکہ بحمده من خيفتة )

3_ آسمان بجلیاں ايك قسم كا ادراك و شعور رکھتی ہیں _

و يسبّح الرعد بحمده

4_ فرشتوں کا خداوند متعال سے خوف و ہراس رکھنا _

الملائكة من خيفتة

5_ آسمانی بجلی کا خداوند متعال سے خوف و ہراس رکھنا _

یسبح الرعد ... من خیفتہ

مذکورہ بالا معنی اس صورت میں ہے کہ (من خیفتہ) کا جملہ جسطرح ملائکہ کی تسبیح کے لیے علت ہے اسی طرح رعد کی تسبیح کے لیے بھی علت ہو _

6_ خداوند متعال ہرعیب و نقص سے پاك و پاكیزہ اور حمد و ثناء كے لائق ہے _
و یسبّح الرعد بحمدہ والملائكہ من خیفتہ
(تسبیح) (یسبح) كا مصدر ہے جوہر عیب و نقص سے پاك و پاكیزہ سمجھنے كے معنی میں ہے _
7_ فرشتے اور آسمانی بجلیاں، حمد و ثناء كے ذریعے خدا وند متعال كی تسبیح كرتی ہیں _
و یسبّح الرعد بحمدہ
(باء)" بحمدہ "میں ممكن ہے مصاحبت كے لیے ہو اور یہ بھی امكان ہے كہ استعانت كے لیے ہو مذكورہ بالا معنی احتمال دوم كی صورت میں ہے _
8_ خداوند متعال كی حمد و ثناء كے ساتھ تسبیح كرنا، تسبیح الہی كرنے كا بہترین طریقہ ہے _
و یسبّح الرعد بحمدہ و الملائكة من خیفتہ
9_ خداوند متعال كی حمد و ثناء كرنے میں ایسے جملات ادا كیے جائیں كہ ان كے معانی ایسے ہوں كہ جن میں ذرہ برابر بھی عیب و نقص ذات اقدس كے لیے لازم نہ آئے _
و یسبّح الرعد بحمدہ و الملائكة من خیفتہ
مذكورہ معنی اس صورت میں ہے كہ (بحمدہ) میں با استعانت كے لیے فرض كی جائے _ پس اس صورت میں "یسبّح الرعد بحمدہ والملائكہ" كا معنی یوں ہوگا یعنی فرشتے اور آسمانی بجلی حمد و ثناء كے ذریعے خداوند متعال كی تسبیح كرتے ہیں _ یہ بات واضح ہے كہ حمد و ثناء اس وقت تسبیح اور پاكی كو اپنے اندر سموئے ہوئے ہوگی جب حمد و ثناء كے لیے ایسے الفاظ منتخب كیے جائیں جن سے ایسے معانی قصد كیے جائیں جن



میں خداوند عالم كے لیے كوئي نقص و عیب لازم نہ آئے _
10_ خداوند متعال كا خوف، فرشتوں كو خداوند عزّوجل كی تسبیح اور حمد و ثناء كی طرف متوجہ و آمادہ كرتا ہے _
و یسبّح ... والملائكة من خیفتہ
(من خیفتہ ) میں" من" تعلیل كا ہے _
11_ خداوند متعال كی ہیبت اور جلال كی طرف توجہ كرنا، موجودات كو اسكی تسبیح اور حمد و ثناء پر آمادہ كرتا ہے _
و یسبّح الرعد بحمدہ و الملائكة من خیفتہ
12_ خداوند متعال ،آسمانی بجلیاں بھیجنے والا ہے _
ہو الذی یریكم ...و یرسل الصواعق
(صواعق) صاعقہ كی جمع ہے _ اہل لغت نے صاعقہ كا معنی وہ آگ كیا ہے جو بجلی كی كڑك سے وجود میں آتی ہے _بعض نے كہا ہے وہ سخت آواز ہے جو فضا سے سنائي دیتی ہے اور بعض دوسرے مفسرین نے اسكا معنی یہ كیا ہے كہ وہ ایسی بجلی كی گرج ہے جو اپنے ساتھ آگ كو بھی گراتی ہے _
13_ بجلیوں كی زد مین آنا، مشیت الہی كے سبب سے ہے _
یرسل الصواعق فیصیب بہا من یشاء
(اصابة ) (یصیب) كا مصدر ہے جور "پہنچنے" اور اندر ڈالنے كے معنی میں آتا ہے نیز مصیبت میں ڈالنے كے معنی میں بھی آتا ہے لہذا پہلے اور دوسرے معنی كی صورت میں (بہا) میں با كا حرف تعدی كے لیے آیا ہے لیكن تیسرے معنی كی صورت میں حرف (با) آلة اور وسیلہ كے معنی میں آئي ہے تو جملہ (یصیب بہا من یشاء ) كا معنی مذكورہ معانی كی بنیاد پر یوں ہوگا _ خداوند متعال جس پر چاہے اپنی صاعقہ ( بجلیوں ) كو گرا تا ہے _ اور خداوند متعال ان بجلیوں (صاعقہ) كو جہاں چاہے نازل كرتاہے اور خداوند عالم اس صاعقہ كے ذریعہ جس كو چاہیے مصیبت میں ڈال دیتا ہے _
14_ مشیت الہی نافذ ہونے والی اور تخلف ناپذیر ہے_
فیصیب بہا من یشاء
15_ كفر اختیار كرنے والے لوگ باوجود اس كے كہ پوری كائنات میں ربوبیت الہی كی نشانیاں دیكھتے ہیںپھر بھی موحدین كے ساتھ خداوند متعال اور اسكی ربوبیت كے بارے میںبحث و تكرار اور مناظرہ كرتے ہیں _
ہو الذی یریكم البرق ... و ہم یجادلون فی اللّہ
جملہ حالیہ ( و ہم یجادلون فی اللہ ) تمام جملوں كے لیے قید و صفت واقع ہوا ہے جو اس سے پہلے والی آیات میں ذكر ہوئے

ہیں یعنی یہ کہ خداوند متعال کے وجود کے آثار اور اسکی ربوبیت جو نمایاں اور واضح ہے اور وہی ذات ہے جو کہ بجلی ، گرج ، بادل اور صاعقہ کو وجود میں لاتی ہے اور تمام امور کو وجود بخشتیہے اور وہ لوگ اس کے بارے میں بحث و تکرار کرتے ہیں_



16_ خداوند متعال کے عذاب اور عقوبتیں بہت ہی سخت اور مٹا دینے والی ہیں_
و ہو شدید المحال
(محال ) (محل) کے مادہ سے لغت میں کئي معنوں میں آیا ہے :
1_ عذاب و عقوبت _
2_ مکر کرنا اور کسی کام کو مخفی پروگرام کے ذریعے چلانا _
3_ قدرت اور توانائي _
17_ خداوند متعال کے مخفی پروگرام اور اس کے حیلے بہت ہی پیچیدہ ہیں اور ان پر مطّلع ہونا نا ممکن ہے _
و ہو شدید المحال
اس بناء پر کہ ( محال) مکر و حیلہ کے معنی میں ہو _ گفتگو کا مزاج و تناسب اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ( شدّت) سے مراد، مکر و حیلہ کے پنہاں اور پوشیدہ ہونے میں شدت ہو _
18_ خداوند متعال نے ان کفر اختیار کرنے والوں کو جو آیات الہی کا مشاہدہ کرتے ہوئے بھی اسکی ربوبیت کا انکار کرتے ہیں عذاب شدید اور سخت مکر و حیلے سے ڈرایا ہے_
و ہم یجادلون فی اللہ و ہو شدید المحال
19_ خداوند متعال بہت قدرت رکھنے والا اور توانا ہے _
و ہو شدید المحال
20_ قال رسول اللہ (ص) : انما الرعد وعید من اللہ ... (1)
رسالت مآب سے روایت ہے کہ بے شك رعد ( بجلی کا چمکنا) خداوند متعال کی طرف سے ڈرانا اور تہدید ہے _
21_ " عن النبي(ص) ... ان ربّکم سبحانہ یقول : لو ا ن عبادی اطاعونی ... لم اسمعہم صوت الرعد (2)
پیغمبر اسلام(ص) سے روایت ہے کہ آپکا پروردگار فرماتا ہے اگر میرے بندے میری اطاعت کرتے تو بجلی کی گرج کی آواز ان کے کانوں تك نہ پہنچاتا_
22_ " عن ابی جعفر الباقر (ع) : ان الصواعق تصیب المسلم و غیر المسلم و لا تصیب ذاکراً(3)
امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ ( صاعقہ) آسمانی بجلیاں ممکن ہے مسلمان یا غیر مسلم دونونتك پہنچیں مگر وہ لوگ جو ذکر الہی میں مشغول ہیں ان پر نہیں گرتیں _
23_ "عن ابی عبداللہ (ع) انہ قال : لا تملّوا من قراء ۃ اذا زلزلت الارض زالزالہا فانہ من کانت قرائتہ بہا فی نوافلہ لم یصیبہ اللہ

.............

**1)الدر المنثور ، ج 4 ، ص 624_**
**2) مجمع البیان ، ج 5، ص 434; نور الثقلین ، ج 2 ص 489، ح 57_**
**3) مجمع البیان ، ج 5، ص 435_**



عزوجل بزلزلة ابداً و لم یمت بہا و لا بصاعقہ (1)
امام جعفر صادق(ع) سے روایت ہے کہ حضرت (ع) فرماتے ہیں سورہ ( اذا زلزلت الارض زلزالہا )کو پڑھنے سے تھکاوٹ محسوس نہ کریں ، کیونکہ جو شخص اس سورہ کو اپنی نافلہ نمازوں میں پڑھتا ہے ، تو خداوند متعال کبھی بھی اسکو زلزلے سے دوچار نہیں کرتا اور زلزلہ اور صاعقہ سے اسکو ہلاك و موت نہیں دیتے _
24_ " عن علی (ع) ... قولہ : " و ہو شدید المحال " قال : یرید المکر(2)

مولائے کائنات امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب (ع) سے خداوند عالم ( و ہو شدید المحال ) کے بارے میں روایت ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا کہ ( المحال ) سے خداوند عالم نے مکر و حیلے کا ارادہ کیا ہے_
25_ " فی مجمع البیان فی قولہ : " شدید المحال " ای شدید الاخذ ، عن علي(ع) (3)
مجمع البیان میں اللہ تعالی کے اس قول (شدید المحال ) کے بارے میں امیر المؤمنین علی (ع) سے روایت ہے کہ اس سے مراد، بہت سخت عقوبت کرنا ہے _
------------------------------------------------
اسماء و صفات :
شدید المحال 16، 19; شدید المحال سے مراد 24، 25; صفات جلال6
اطاعت :
اطاعت الہی کے آثار 21
اللہ تعالی کی تسبیح کرنے والے: 1، 2، 7
آسمانی بجلی :
آسمانی بجلی سے محفوظ رہنے کے اسباب 23; آسمانی بجلی کا سبب 12;آسمانی بجلی کی حدود 22
اللہ تعالی :
اللہ تعالی اورعیب 16;اللہ تعالی اور نقص 6;اللہ تعالی کا پاك و پاکیزہ ہونا 6، 9;اللہ تعالی کا خوف دلوانا 20;اللہ تعالی کا مکر 24;اللہ تعالی کا مکر و حیلے سے ڈرانا 18;اللہ تعالی کی ربوبیت 15; اللہ تعالی کی قدرت 19; اللہ تعالی کی مشیت 13; اللہ تعالی کی مشیت کا حتمی ہونا 14; اللہ تعالی کے افعال 12; اللہ تعالی کے عذاب 16، 18; اللہ تعالی کے مکر کی خصوصیات 17
تحریك :
تحریك کے عوامل 11
.............

**1)کافی ، ج 2 ص 626، ح 24; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 491، ح 66_**
**2)غیب نعمانی ، ص 148; بحار الانوار ، ج 52، ص 245، ح 124_**
**3) مجمع البیان ج5، ص 435; الدر المنثور ، ج 4 ، ص 627_**

765
تسبیح :
تسبیح الہی 7; تسبیح الہی کا پیش خیمہ 10;تسبیح الہی کے آدب 8; تسبیح الہی کے اسباب 11
جر و بحث:
اللہ تعالی کے بارے میں جر و بحث کرنا 15
حمد :
حمد الہی 1، 2، 6، 7، 8; حمد الہی کا پیش خیمہ 10;حمد الہی کی روش 9; حمد الہی کے اسباب11
خوف :
اللہ تعالی سے خوف 4، 5، 10
ذاکرین :
ذاکرین کے فضائل 22
ذکر :
ذکر الہی کی عظمت 11;ذکر الہی کے آثار 11، 22
ربوبیت الہی :
ربوبیت الہی کو جھٹلانے والوں کا عذاب 18
رعد :

رعد کا حمدکرنا 1، 7; رعد کا خوف 5; رعد کا شعور 3;رعد کا کردار 20; رعد کی آواز 21; رعد کی تسبیح 1، 7
روایت : 20، 21، 22، 23، 24، 25
زلزلہ :
زلزلہ سے بچنے کے اسباب 23
سزا :
سزا کے مراتب 25
سورہ زلزال :
سورہ زلزال کے تلاوت کے آثار 23
عذاب :
عذاب سے ڈرانا 18; عذاب کا سخت ہونا 16; عذاب کے مراتب 16، 18
کفار :
کفار کا جدال و جر و بحث کرنا 15; کفار کی لجاجت کرنا 15; لجوج کفار کا عذاب 18; لجوج کفار کو ڈرانا 18
مبتلاء ہونا :
آسمانی بجلی میں مبتلاء ہونا 13
ملائکہ :
ملائکہ کا خوف 4; ملائکہ کی تسبیح کا پیش خیمہ 10;ملائکہ کی تسبیح کرنا 2، 7;ملائکہ کی حمد و ثناء کرنا 2، 7; ملائکہ کے حمد و ثناء کا سبب و پیش خیمہ 10;ملائکہ کے خوف کے آثار 10
موحدین :
موحدین کے ساتھ جر و بحث کرنا 15



لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لاَ يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلاَّ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاء لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَاء الْكَافِرِينَ إِلاَّ فِي ضَلاَلٍ (١٤)
بر حق پکار نا صرف خدا ہی کا پکار ناہے اور جو لوگ اس کے علاوہ دوسروں کو پکارتے ہیں وہ ان کی کوئي بات قبول نہیں کرسکتے سوائے اس شخص کے مانند جو پانی کی طرف 1_ ہتھیلی پھیلائے ہو کہ منھ تك پہنچ جائے اور وہ پہنچنے والا نہیں ہے اور کافروں کی دعا ہمیشہ گمراہی میں رہتی ہے (14)

1_ خداوند متعال کو پکارنا اور اس کے حضور دعا کرنا، حق اور بجا امر ہے _
لہ دعوة الحق
( دعوة) پکارنے اور درخواست کرنے کے معنی میں آتا ہے _یہ لفظ آیت شریفہ میں موصوف ہے کہ اس کے ساتھ اسکی صفت ( الحق) کا اضافہ کیا گیا ہے یعنی : " الدعوة الحقة"
2_ جھوٹے خداؤنکو پکارنا اور ان سے درخواست کرنا، بیہودہ اورباطل کام ہے _
لہ دعوة الحق
(لہ ) کا (دعوة الحق ) پر مقدم کرنا حصر کو بتاتا ہے یعنی حق کی دعوت اسی کے لائق ہے نہ کسی اور کے ، اور اس کے غیر سے مراد ،جھوٹے خدا ہیں جو بعد والے جملے کے قرینے سے معلوم ہوتے ہیں کہ مشرکین ان کو پکارتے تھے اور انکی پوجا کرتے تھے_

3_ فقط ذات پروردگار ہی بندوں کی دعاؤں کو مستجاب کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے _

767
لہ دعوة الحق
( لا یستجیبون لہم بشيء الا لباسط) کا جملہ، حق کی دعوت کے ملاك اور معیار کو بیان کر رہا ہے اس صورت میں خدا کو پکارنے کا حق ہونا اس دلیل کی وجہ سے ہے کہ وہ ہماری دعاؤں سے واقف ہے اور ان کو پورا کرنے پر قدرت رکھتا ہے_
4_ جھوٹے خدا، دعاؤں کو قبول کرنے پر قدرت نہیں رکھتے_
و الذین یدعون من دونہ لا یستجیبون لہم بشيء
(یدعون ) اور ( لہم ) کی ضمیر سے مراد، مشرکین ہیں اور وہ ضمیر جو ( الذین ) موصول کی طرف پلٹتی ہے وہ محذوف ہے پس (و الذین یدعون ... ) کا معنی یہ ہوا یعنی وہ جنکو مشرکین پکارتے ہیں وہ ان کی دعاوں کو قبول نہیں کر سکتے حتی کہ تھوڑی سی بھی قبول نہیں کر سکتے _
5_ لوگوں کی ضرورت کو پورا کرنے پر قدرت رکھنا ، ان کی درخواستوں اور دعاؤں کو منظور و قبول کرنا ، خداوند متعال ہونے کی نشانیاں ہیں_
لہ دعوة الحق و الذین یدعون من دونہ لا یستجیبون لہم بشيء
6_ جھوٹے خداؤں سے درخواست کرنے والے کی مثال ایسے پیاسے کی ہے جو دور سے پانی کی طرف ہاتھ بڑھا تا ہے کہ خود بخود پانی اس کے منہ میں آجائے جبکہ ایسا ہرگز ہونے والا نہیں ہے _
الا کبسط کفیہ الی الماء لیبلغ فاہ و ما ہو ببالغہ
(الا کباسط) کے جملہ کو بعض مفسّرین نے ( استجابت ) سے استثناء کیا ہے اور کہا ہے کہ اصل میں جملہ یوں ہوگا " لایستجیبون بشيء من الاستجابة الا استتجابة کاستجابة الماء لباسط کفیہ الی الماء" اور بعض مفسّرین ( الذین یدعون ) سے اسکو استثناء کرتے ہیں جسکی وجہ سے انہوں نے کہاہے کہ اصل میں جملہ یوں ہے " الذین یدعون من دونہ لیسوا الا کباسط کفیہ الی الماء " یہ بات قابل ذکر ہے کہ (لیبلغ) میں ضمیر (الماء) کی طرف لوٹتی ہے اور (فاہ) (اسکا منہ) یہ ضمیر ( باسط) کی طرف لوٹتی ہے _ اور (ہو) کی ضمیر ( الماء) اور (ببالغہ) کی ضمیر ( فاء ) کی طرف پلٹتی ہے _
7_ کافروں کی جھوٹے خداؤں کے حضور میں درخواست اور دعا کرنا، بے ثمر اورتباہی ہے_
و ما دعاء الکافرین الا فی ضلال
(ضلال) کے معانی میں سے ایك معنی تباہی اور نابودی ہے _ تباہی اور نابودی کو (فی ضلال) میں دعا کے لیے ظرف قرار دیناس معنی کو تبا رہا ہے کہ وہ دعا کامل طور پر ختم ہوجاتی ہے اور نابود ہوجاتی ہے گویا کہ نابودی نے اسکو تمام اطراف سے گھیر لیا ہوتا ہے _

768
8_ غیر اللہ کو پکارنا اور اس سے حاجت طلب کرنا، کفر ہے _
لہ دعوة الحق ... و ما دعاء الکافرین الا فی ضلال
9_ " عن علی بن ابی طالب (ع) فی قولہ : " لہ دعوة الحق " قال : التوحید ، لا الہ الا اللہ (1)
مولائے کائنات علی ابن ابی طالب (ع) اللہ تعالی کے اس قول (لہ دعوة الحق ) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد و کلمہ توحید ( لا الہ الا اللہ ) ہے_

------------------------------------------------

الوہیت :
الوہیت قدرت میں15; الوہیت کامعیار 5
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے مختصات 3
باطل معبود :
باطل معبود اور اجابت دعا 4;باطل معبودوں سے درخواست کرنے کا بے اثر ہونا 2، 7; باطل معبودوں کا عجز 4;

بندے :
بندوں کی حاجت کو پورا کرنا 5
تشبیہات قرآن :
پیاسونسے تشبیہ6; باطل معبودوں سے درخواست کرنے کی تشبیہ کرنا 6
توحید :
توحید کی اہمیت 9
حق :
دعوت حق سے مراد 9
خواہشات :
غیر اللہ سے درخواست کرنا 8
دعا :
دعا کی اجابت 5; دعا کی حقانیت 1; دعا کی اجابت کا سبب 3، 4; رد شدہ دعا 2
روایت : 9
عمل :
ناپسندیدہ عمل 2
قرآن مجید :
قرآن مجید کی تشبیہات 6
کفر :
کفر کے موارد 8
.............

**1)الدر المنثور ، ج 2 ، ص 628; تفسیر طبری ، ج 8; ص 128 _**

769

وَلِلّهِ يَسْجُدُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ طَوْعاً وَكَرْهاً وَظِلالُهُم بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ (١٥)
اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان والے ہنسی خوشی یا زبر دستی سجدہ کررہے ہیں اور صبح و شام ان کے سائے بھی سجدہ کناں ہیں (15)

1_ آسمانوں اور زمینوں میں جتنی بھی چیزیں ہیں خداوند متعال کے سامنے خاضع ہیں اور اس کے لیے سجدہ کرتی ہیں_
و للہ یسجد من فی السموات و الارض
2_ موجودات میں چند گروہ ایسے ہیں جو اطاعت کرتے ہوئے اپنی مرضی سے خداوند متعال کو سجدہ کرتے ہیں _ اور چند گروہ بادل نخواستہ_
و للہ یسجد من فی السموات و الارض طوعاً و کرہ
(طوع) اور (کرہ) مصدر ہیں اور آیت شریفہ میں اسم فاعل (طائعین ) اور (کارہین) کے معنی میں ہیں _(طائع) اس شخص یا شیء کو کہا جاتا ہے جو کام کو اپنی مرضی سے انجام دے ( کارہ) اس شخص یا شیء کو کہا جاتا ہے جو کام کو بغیر تمایل و مرضی کے اور کراہت سے انجام دے _
3_ آسمانوں اور زمین کے موجودات،غیر اللہ کے سامنے خاضع نہیں ہیں اور غیر اللہ کو سجدہ نہیں کرتے_
و اللّہ یسجد من فی السموات و الارض
(للہ) کا (یسجد) پر مقدم کرنا، حصر کا معنی دیتا ہے اس صورت میں(للہ یسجد ...) کا معنی یوں ہوگا یعنی خداوند متعال کے لیے سجدہ کرتے ہیں اسکے غیر کو سجدہ نہیں کرتے_
4_ کائنات، متعدد آسمانوں پر مشتمل ہے _

و للہ یسجد من فی السموات
5_ آسمانوں میں عقل و شعور والی مادی موجودات ہیں _
و للہ یسجد من فی السموات ... و ظلالہم
مذکورہ بالا معنی لفظ ( من ) اور (ہم ) سے


استفادہ کیا گیا ہے کیونکہ یہ الفاظ ان موجودات کے لیے استعمال ہوتے ہیں جو شعور و عقل رکھتے ہوں _ اور ان موجودات کا سایہ دار ہونا دلیل ہے کہ وہ مادی ہیں _
6_ موجودات عالم کے سائے خداوند متعال کو سجدہ کرتے ہیں اور اس کے مطیع اور فرمانبردار ہیں _
و للہ یسجد فی السموات ... و ظلالہم
(ظلال) ظل کی جمع اور سایوں کے معنی میں ہے_
7_ سایوں کا خداوند متعال کے سامنے خاضع ہونا اور صبح و عصر کے وقت فرمانبردار ہونا، روشن اور واضح طور پرہے_
و ظلالہم بالغدو و الاصال
(غدو) (غداۃ )کی جمع اور صبح کے اوقات کو کہا جاتا ہے و " اصال " (جمع اصیل) ہے جو عصر کے معنی میں ہے _ سایوں کے سجدے سے مراد عالم تکوین میں قوانین الہی کی پیروی کرنا ہے _ یہ تمام اوقات اور زمانوں میں ہے _صبح و عصر کے ساتھ مخصوص نہیں ہے _ پھر ان دو صفات و قیود کو لانے کا مقصد یہ تھا کہ ان دو وقتوں میں سائے واضح اور روشن طور پر قوانین الہی کی فرمانبرداری اور اطاعت کرتے ہیں_
8_ کائنات کے موجودات اور اس کے آثار ہمیشہ او رہر حال میں خداوند متعال کے سامنے سر تسلیم ہیں اور اس کے مقابلے میں خاضع ہیں _
وللہ یسجدمن فی السماوات و الأرض طوئماً و کرہاً وظلالہم
ممکن ہے (ظلال) کا لفظ آیت شریفہ میں موجودات کے آثار اور تبعات کے لیے بطور نمونہ بیان کیا گیا ہو _
9_ " عن ابی جعفر (ع) فی قولہ : (و للہ یسجد من فی السموات والأرض طوعاً و کرہاً ...ا ما من یسجد من اہل السموات طوعاً فالملائکۃ ... ومن یسجد من اہل الارض طوعاً فمن ولد فی الا سلام ...وا ما من یسجد کرماً فمن اجبر علی الاسلام ...)(1)
امام باقر (ع) سے اللہ تعالی کے اس قول (وللہ یسجد من فی السموات و الأرض طوعاً وکرہا ...) کے بارے میں روایت ہے کہ جو اہل آسمانوں میں سے اپنی مرضی اور لگاؤ کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں وہ فرشتے ہیں_ اور جو لوگ اہل زمین میں سے اپنی مرضی اورلگا ؤ کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں وہ لوگ مسلمان ہیں اور (اسلامی ماحول اور اسلامی فيملي) میں متولد ہوئے ہیں ...اور وہ لوگ جو مجبوری کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اسلام کو قبول کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں _
.............

**1) تفسیر قمی ج1 ص 362; نورالثقلین ج2 ص 492 ، ح 71_**


------------------------------------------------
آسمان :
آسمان کامتعدد ہونا 4;آسمانوں کی مادی موجودات 6 ;آسمانوں کی موجودات کا باشعور ہونا 5; آسمانوں کی موجودات کا سجدہ کرنا 9
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے سامنے خاضع ہونا1
جبر و اختیار 2
روایت:9

سایہ :
سایہ کا تسلیم ہونا 6;سایہ کا سجدہ 6 ;سایہ کا صبح میں خاضع ہونا 7 ; عصر میں سایہ کا خاضع ہونا 7
سجدہ :
اجباری سجدہ 2 ،9;اللہ تعالی کے لیے سجدہ کرنا 1 ، 2 ، 9،6
ملائکہ :
ملائکہ کا سجدہ 9
کائنات :
کائنات کا خاضع ہونا 1;کائنات کا سجدہ 1
موجودات:
موجودات کا تسلیم ہونا 8،2; موجودات کا خضوع 3 ;موجودات کا سجدہ 1 ، 2 ، 9،3;موجودات کی توحید عبادی 3;
موجودات کے آثار کا خاضع ہونا 8



قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ قُلِ اللّهُ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِ أَوْلِيَاء لاَ يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعاً وَلاَ ضَرّاً قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الأَعْمَى وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ أَمْ جَعَلُواْ لِلّهِ شُرَكَاء خَلَقُواْ كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (١٦)
پيغمبر كہہ ديجئے كہ بتائو كہ زمين و آسمان كا پروردگار كون ہے اور بتا ديجئے كہ اللہ ہى ہے اور كہہ ديجئے كہ تم لوگوں نے اس كو چھوڑ كر ايسے سرپرست اختيار كئے ہيں جو خود اپنے نفع و نقصان كے مالك نہيں ہيں اور كہئے كہ كيا اندھے اور بينا ايك جيسے ہوسكتے ہيں يا نور و ظلمت برابر ہوسكتے ہيں يا ان لوگوں نے اللہ كے لئے ايسے شريك بنائے ہيں جنھوں نے اسى كى طرح كى كائنات خلق كى ہے اور ان پر خلقت مشتبہ ہوگئي ہے_كہہ ديجئے كہ اللہ ہى ہرشے كا خالق ہے اور وہى يكتا اور سب پر غالب ہے (16)

1 _ خداوند متعال، آسمانوں اور زمين كا مالك و مدبر ہے_
قل من رب السموات والارض قل الله
2_ كائنات ميں متعدد آسمان ہيں_
رب السموات
3_ خداوند متعال كے كائنات ميں عمل دخل پراور تمام اطراف كے عالم ہونے پر يقين ركھنا، اور تمام چيزوں كا اس كے ليے فرمانبردار ہونا، انسان كو اسكى


عالم كائنات و ہستى پر مطلق ربوبيت كو قبول كرنے كى طرف ہدايت كرتاہے_
الله يعلم ... ہو الذى يريكم البرق ... لله يسجد ... قل من رب السموات والارض
مشركينسے سوال بيان كرنے كے ساتھ كائنات پر ربوبيت الہى كا بيان كرنا خصوصاً ان آيات كے بعد جو خداوند متعال كى خصوصيات اور صفات كى بيان گر ہيں يہ اس بات كوبتاتا ہے كہ مورد بحث آيت شريفہ كا مضمون گذشتہ آيات كے ليے نتيجہ ہے يعنى خداوند متعال كا تمام چيزوں سے آگاہ و واقف ہونا ( الله يعلم ...)اور اسكا كائنات عالم ميں تصرف و عمل دخل كرنا ( ہو الذى يريكم ...) اور تمام لوگوں كا اللہ تعالى كے مقابلے ميں خضوع كرنا ( الله يسجد ...) ہر فكر و سوچ ركھنے والے كو اس نتيجہ تك پہنچاتا ہے كہ وہى تمام كائنات و ہستى كا رب اور مالك ہے اور اس كے سوا كوئي بھى ربوبيت نہيں ركھتا_
4_عصر بعثت كے مشركين كا خدا وند عالم كا كا ئنات ميں كردار و عمل ودخل ديكھنے كے باوجود خداوند عالم كى ربوبيت كا انكار كرنا _
قل من رب السموات والارض قل الله

خداوند متعال نے جو سوال مشركين سے كيا ہے اسكا خود جواب دے رہاہے ( من رب السموات) كا جواب (قل الله )اس سے معلوم ہوتاہے كہ وہ لوگ ربوبيت خداوندى كے اقرار اور اعتراف سے اجتناب كرتے تھے_
5_حقائق و معارف كو سوال كے قالب ميں بيان كرنا اور اسكا جواب دينا قرآن مجيد كى روش ميں سے ہے تا كہ لوگوں كو حقائق كى طرف متوجہ كرے_
قل من رب السموات والارض قل الله
6_معارف اور دين كى تبليغ كو كس طرح انجام ديا جائے اسميں خداوند عالم، پيغمبر اسلام (ص) كا راہنما اور ہدايت كرنے والا ہے _
قل من رب السموات والارض قل الله قل افاتخذتم
7_مشركين خداوند متعال كى ولايت پر روشن و واضح دلائل ركھنے كے باوجود بھى دوسروں كو اپنے ليے ولى و سرپرست خيال كرتے تھے اور ان كى طرف متوجہ ہوتے تھے_
افاتخذتم من دونہ أولياء
جملہ ( اتخذتم ...) كو (فاء) كے ذريعے سے خداوند متعال كے ان كاموں اور طريقوں كو بيان كرتے ہوئے تفريع قرار دينا، جن پر مشركين بھى يقين ركھتے تھے_ اس بات كى طرف اشارہ كرتا ہے كہ انسانوں پر تنہا الله تعالى كى ولايت ہے_ اور اس كے علاوہ كسى اور كى ولايت كا خيال و تصور كرنا ،نامناسب اور بغير دليل كے تصّور ہے _
8_ فقط خداوند عالم كى ذات ہى انسانوں كے امور كا ولى اور اختيار ركھنے والى ہے _
أفاتخذتم من دونہ أولياء
9_ وہ لوگ جنہوں نے خداوند متعال كى ولايت كو قبول

774

نہيں كيا اوہ متعدد اور مختلف ولايتوں كے اسير و قيدى بن گئے_
مذكورہ بالا معنى (أولياء) كو جمع لانے كى صورت ميں حاصل ہوا ہے_
أفاتخذتم من دونہ أولياء
10_اہل شرك كے معبود، حتى اپنے آپ كو فائدہ دينے اور اپنے آپ سے ضرر و نقصان كو دور كرنے پر قادر نہيں ہيں_
لا يملكون لانفسہم نفعاً و لا ضر
11_ ولايت و سرپرستى كے لائق تنہا وہ ذات ہوسكتى ہے جو اپنے آپ كو نفع پہچانے اور ضرر كودور كرنے پر قادر ہو_
لا يملكون لانفسہم نفعاً و لا ضر
12 _ فقط كائنات كا مدبرّ و منتظم ہى نفع دينے اور ضرر كو دور كرنے پر قادر ہوتاہے_
من ربّ السموات والارض قل الله قل افاتخذتم من دونہ اولياء لا يملكون لانفسہم نفعاً و لا ضر
13_جنہوں نے كائنات پر ولايت الہى اور اسكى ربوبيت كو قبول كيا ہے وہ لوگ صاحب بصيرت ہيں_ اور جو لوگ اس بات كے قائل ہيں كہ اس كائنات پر غير الله كى ولايت اور اسكا انتظام ہے وہ اندھے ہيں_
قل ہل يستوى الاعمى والبصير أم ہل تستوى الظلمات والنور
(اعمي) اندھا(بصير)بصيرت والااور (ظلمات) اندھيرے اور (نور) روشنى ميں احتمال ہے كہ ان كلمات كى مثال مشركين اور موحدين كے ليے ہو اور يہ بھى احتمال ہے كہ اہل شرك كے معبودوں كى خصوصيات اور خداوند متعال كى خصوصيات ہوں_پہلے والے احتمال كى صورت ميں مذكورہ بالا معنى كيا گيا ہے _
14_بابصيرت موحدين، دل كے اندھے مشركين كے ساتھ كبھى بھى مساوى نہيں ہيں_
قل ہل يستوىالاعمى والبصير
15_ مشركين كا موحدين كے ساتھ مساوى نہ ہونا،اس طرح ہے كہ جس طرح اندھيروں كا ڈھير روشنى كے ساتھ برابرى نہيں كرسكتا_
أم ہل تستوى الظلمات والنور
16_غير الله كى ولايت اور ربوبيت كو قبول كرنا اندھيروں ميں ڈوب جانے كے برابر ہے_ اور الله تعالى كى ربوبيت اور ولايت كو قبول كرنا، نور كو پالينے كے برابر ہے _
قل من رب السموات ... ام ہل تستوى الظلمات والنور

17_ خداوند متعال، حقيقى بصير اورپر فروغ ہے_ اور اہل شرك كے معبود اندھے اورتاريك دل والے


ہيں_
قل ہل يستوى الاعمى والبصير أم ہل تستوى الظلمات والنور
مذكورہ معنى اس صورت ميں ہے كہ (اعمى ) و (ظلمات) اہل شرك كے معبودوں كے اوصاف ہوں اور (بصير) اور (نور) اوصاف الہى ہوں_
18_حق كا راستہ ايك ہے اور باطل كے بہكانے والے راستے، متعدد ہيں_
ام ہل تستوى الظلمات والنور
مذكورہ بالا معنى كو اس سے حاصل كيا گيا ہے كہ (ظلمات) جمع ہے اوراس كے مقابلے ميں (نور) كا لفظ مفرد ہے _
19_مشركين اپنے خداؤں كى مخلوق نہ ركھنے كے باوجود بھى ان كى ولايت اور تدبير و نظم و انضباط پر يقين ركھتے تھے_
افاتخذتم من دونہ أولياء ... أم جعلوا اللّٰہ شركاء خلقوا كخلقہ فتشبہ الخلق عليہم
(خلقوا كخلقہ ) كا جملہ ( شركاء) كے ليے صفت ہے (خلق) كا لفظ ( كخلقہ ) اور (الخلق) ميں مصدر ہے اور اسم مفعول (مخلوقات)كے معنى ميں ہے (تشابہ) (تشابہ) كا مصدر ہے اور (علي) كے لفظ كى وجہ سے جو اس بات كا قرينہ بنتاہے كہ اسكا معنى مشتبہ ہونا ہے جو مشابہت كى وجہ سے ہے ( أم) مذكورہ آيت ميں" ام" منقطعہ ہے اور استفہام انكارى كے معنى كواپنے اندر ليے ہوئے ہے اور اس بات كا بھى معنى ديتاہے كہ خود مشركين بھى اپنے خيالى معبودوں اور خداؤں كے ليے مخلوقات ہونے پر يقين نہيں ركھتے تھے_ تا كہ خداوند متعال كى مخلوقات كے ساتھ مشتبہ ہو جائيں_
20_خداوند متعال، موجودات كے خلق كرنے ميں كوئي شريك نہيں ركھتا_
أم جعلوا للہ شركاء خلقوا كخلقہ
21_ غير اللہ كوئي مخلوقات اور خلقت نہيں ركھتے_
أم جعلوا للہ شركاء خلقوا كخلقہ
22_ غير اللہ كى ولايت و سرپرستى كو قبول كرنا، شرك ہے_
افاتخذتم من دونہ اولياء ... ام جعلوا للہ شركاء
23_ عصر بعثت كے مشركين، خداوند متعال كے وجود كے معتقد تھے_
ام جعلوا للہ شركاء خلقوا كخلقہ
24_ خداوند متعال تمام موجودات كا خالق اور پيدا كرنے والا ہے _
قل اللہ خالق كل شيء
25_ خداوند متعال، اہل شرك كى ان چيزوں كا بھى


خالق ہے جسكو وہ اپنا معبوداور خدا خيال كرتے ہيں_
ام جعلوا للہ شركاء ... قل اللہ خالق كل شيء
"شيء" كے وہ مصاديق جو مورد نظر ہيں ان سے مراد ، اہل شرك كے معبود ہيں_
26_ فقط خداوند متعال ہى واحد (يكتا ) اور قہار (بہت غلبہ كرنے والا) ہے_
27_وہ چيزجو خود خداوند متعال كى مخلوق ہے وہ خداوند متعال كى ربوبيت ميں شريك نہيں ہوسكتى اور خدا كے عنوان مانى نہيں جاسكتى _
ام جعلوا للہ شركاء ... قل اللہ خالق كل شيء
28_ ربوبيت اور ولايت، فقط خالق كائنات كے ليے مناسب ہے _
افاتخذتم من دونہ اولياء ... قل للہ خالق كل شيء
29_ خداوند متعال كا وحدہ لا شريك اور اسكا كائنات پر غلبہ اور تسلط ہونا، اسكى ولايت اور ربوبيت كى دليل ہے _
افاتخذتم من دونہ اولياء ... و ہو الواحد القہار

-----------------------------------------------
آسمان :
آسمان کا متعدد ہونا 2 ; آسمانوں کا مالك 1; آسمانوں کا مدبر 1
اسما و صفات :
خالق 24; قہار 36; واحد 26
الوہیت:
الوہیت کا معیار27
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا تدبر 1 ; اللہ تعالی کی بصیرت 17 ; اللہ تعالی کی تعلیمات 6 ;اللہ تعالی کی حاکمیت کے آثار 29 ; اللہ تعالی کی خالقیت 24،25; اللہ تعالی کی ربوبیت کو قبول کرنا 3 ; اللہ تعالی کی ربوبیت کو قبول کرنے کے آثار 16;اللہ تعالی کی ربوبیت کے دلائل 29 ; اللہ تعالی کی عظمت کے دلائل 17 ; اللہ تعالی کی مالکیت 1 ; اللہ تعالی کی نورانیت 7 ; اللہ تعالی کی ولایت 7 ،8 ;اللہ تعالی کی ولایت سے منہ موڑنے کے آثار9; اللہ تعالی کی ولایت کی اہمیت 13;اللہ تعالی کی ولایت کے دلائل 29 ;ا للہ تعالی کی ہدایات6; اللہ تعالی کے اختصاصات 8 ،21 ، 26
آنحضرت (ص) :
آنحضرت(ص) کا معلم 6 ; آنحضرت(ص) کی تبلیغ کا طریقہ 6 ;آنحضرت(ص) کی ہدایت 6

777

انسان :
انسانوں کا ولی 8
ایمان :
ایمان کے آثار 3 ;علم الہی پرا یمان 3
باطل :
باطل کے راستوں کا متعدد ہونا 8
باطل معبود :
باطل معبود اور انکی خلقت 19 ;باطل معبودوں کا خالق 25 ;باطل معبودوں کا دلوں کی بصیرت سے خالی ہونا 17 ; باطل معبودوں کا عاجز ہونا 10 ; باطل معبودوں کی ظلمت و تاریکی 17
بصیرت :
اہل بصیرت 13; اہل بصیرت کے فضائل 14; بصیرت کے اسباب 16
توحید :
توحید افعالی 20 ، 21 ،24 ; توحید ربوبی کے دلائل 27;توحید کے آثار 29 ; خالقیت میں توحید کا ہونا 20 ، 21 ، 24
حق :
حق کی راہ کا ایك ہونا 18
حقائق :
حقائق کو واضح کرنے کا طریقہ 5
خالقیت :
غیر اللہ اور خالقیت 21
خلقت :
خلقت کا حاکم 26; خلقت کے مدبر کی خصوصیات 12 ; خلقت کے خالق کی ربوبیت 28 ; خلقت کے خالق کی ولایت 28
دلوں کے اندھے :13
دین :
دین کو بیان کرنے کا طریقہ 5

ربوبيت :
ربوبيت كا ملاك 27 ، 28
زمين :
زمين كا مالك 1 ; زمين كا مدبر 1
سوال كرنا :
سوال كرنے كے فوائد 5
شرك :
شرك كو رد كرنا 27 ; شرك كے موارد 22
ظلمت :
ظلمت كے اسباب 16



عقيده :
باطل معبودوں كى ولايت پر عقيده ركھنا 19;باطل معبودوں ميں تدبير اوركا عقيده ركھنا 19; خداوند متعال پر عقيده ركھنا 23
قرآن مجيد :
قرآن مجيد كى تشبيہات 15; قرآن مجيد كى تعليمات كا طريقہ 5
قرآن مجيد كى تشبيہات :
تاريكى اور اندھيرے سے تشبيہ دينا 15; روشنائي سے تشبيہ دينا 15; مشركين كى تشبيہ 15; موحدين كى تشبيہ 15
مشركين :
صدراسلام كے مشركين اور ربوبيت الہى 4;صدر اسلام كے مشركين كا عقيده 23; صدر اسلام كے مشركين كا كفر 4 ;
صدر اسلام كے مشركين كى لجاجت 4 ;مشركين اور موحدين 15; مشركين پر ولايت 7 ; مشركين كا باطل عقيده 19 ;
مشركين كا كوردل ہونا 14; مشركين كا ولى 7; مشركين كى سوچ7
مشركين كى لجاجت :7،19
موحدين :
موحدين كے فضائل 14 ، 15
نظريہ كائنات:
توحيد نظريہ كائنات 8 ، 20 ، 21 ، 24
نفساتى علم :
تربيتى نفسياتى علم 5
ولايت :
غير الله كى ولايت 9 ; غير الله كى ولايت كا معيار 11 ، 28;غير الله كى ولايت كو قبول كرنا 22 ;غير الله كى ولايت كو قبول كرنے پر سرزنش 13 ;غير الله كى ولايت كے قبول كرنے كے آثار 16
ولى :
ولى كا ضرر و نقصان كو دور كرنا 11 ; ولى ميں نفع دينے كى صلاحيت ہونا11
ہدايت:
ہدايت كے اسباب3



أَنزَلَ مِنَ السَّمَاء مَاء فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَداً رَّابِياً وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاء حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ كَذَلِكَ

يَضْرِبُ اللّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاء وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الأَرْضِ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللّهُ الأَمْثَالَ (١٧)
اس نے آسمان سے پانی برسایا تو وادیوں میں بقدر ظرف بہنے لگا اور یلاب میں جوش کھا کر جھاگ آگیا اور اس دھات سے بھی جھاگ پیدا ہوگیا جسے آگ پر زیور یا کوئي دوسرا سامان بنانے کے لئے پگھلاتے ہیں _اسی طرح پروردگار حق و باطل کی مثال بیان کرتاہے کہ جھاگ خشك ہوکر فنا ہوجاتاہے اور جو لوگوں کو فائدہ پہنچانے والاہے وہ زمیں میں باقی رہ جاتاہے اور خدا اسی طرح مثالیں بیان کرتاہے (17)

1_خداوند متعال آسمان سے بارش کو نازل کرنے والا ہے _
أنزل من السماء ماء
2 _ پانی کے راستے اور پہاڑوں کے درّے اپنی اپنی ظرفیت اور وسعت کے مطابق بارش کے پانیوں کو اپنے اندر جاری کرتے ہیں_
فسالت أورية بقدرہ
(سیل) "سالت" کا مصدر ہے جو جاری کرنے کے معنی میں آتاہے (أودية) وادی کی جمع ہے جو پانی کے جاری ہونے والے راستوں اور دروں کو کہا جاتاہے اور (قَدَر) کا معنی اندازہ اور


مقدار ہے _(سالت) کا (اودية) کی طرف اسناد و نسبت دینا مثل ( جری المیزاب) کے اسناد کی طرح مجازی ہے _ تو اس صورت میں (فسالت أودية ...) کا معنی یہ ہوا کہ پس دریاؤں میں ان کی وسعت و ظرفیت کے مطابق پانی جاری ہو ا _
3_دریاؤنمیں سیلابوں کے جاری ہونے سے ان کے اوپر کے آکر جھاگ بن گئي تھی ان کو ہمراہ لے لیا_
فاحتمل السيل زبداً رابي
(احتمال) "احتمل" کا مصدر ہے جو اٹھانے کے معنی میں آتاہے _ (السیل ) کثرت سے جاری ہونے والے پانی کو کہا جاتاہے_ (زَبَدَ) کا معنی جھاگ ہے اور (رَبو) کا مصدر (رابیاً) ہے جس کا معنی اوپر کو آجانا ہے_
4_ آگ کی بھٹیوں میں جن دھاتوں کوپگھلایاجاتاہے وہ اپنے اندر سیلاب کی طرح جھاگ پیدا کرتی ہیں_
و مما یوقدون علیہ فی النار ... زبد مثلہ
(مما یوقدون) میں (من) نشویہ ہے اور "یوقدون"کا مصدر "القاد"ہے جسکا معنی آگ کو بھڑکانا ہے حرف (ما) سے مراد( حلية) اور (متاہ) کے قرینے کی وجہ سے دھاتیں جیسے سونا و چاندی وپتیل و غیرہ ...ہیں اور(فی النار) حال مؤکد ہے اس صورت میں (یوقدون ...) کا معنی یوں ہوا ایسی دھاتیں کہ جب ان پر آگ کو روشن اور بھڑکایا جاتاہے (وہ پگھلا دیتی ہے ) توجھاگ، سیلاب کی جھاگ کی طرح ہو جاتی ہے_
5_ زندگی کے وسائل و ضروریات اور زیورات کو بنانے کے لیے آگ کی بھٹیوں میں دھاتوں کو پگھلانے کی ضرورت ہوتی ہے_
و مما یوقدون علیہ فی النار ابتغاء حلية او متاع
(ابتغاء) طلب کرنے کے معنی میں آتاہے اور یہ (یوقدون) کے لیے مفعول لہ ہے (حلية) وہ شی ء ہے جو زینت اور خوبصورتی کے لیے بنائي جاتی ہے (متاع) اس شيء کو کہتے ہیں جسکو زندگی کی ضروریات میں استعمال کیا جاتاہے_
6_عصر بعثت کے لوگ آگ کی بھٹیوں میندھاتوں پگھلانے کے ذریعے سے زندگی کی ضروریات اور زیورآلات کو بنانے سے واقف تھے_
و مما یوقدون علیہ فی النار ابتغاء حلية او متاع
7_حق کی تشبیہ، بارش اور سیلاب کی طرح ہے اور باطل اس جھاگ کی مانند ہے جو اوپر کو ابھر گئي ہے _
أنزل من السماء ماء فسالت أودية بقدرہا فاحتمل السيل زبداً رابياً ... كذلك يضرب الله الحق و باطل
8_ حق و حقیقت ان دھاتوں کی مانند ہے جسے پگھلایا گي


ہو اوروہ پانی ہو گئي ہو یہ اور باطل اس جھاگ کی مانند ہے جو اس کے اوپر آگئي ہے _
و مممّا یوقدون علیہ فی النار ... زبد مثلہ كذلك يضرب الله الحق والباطل

9_ خداوند متعال حق کو نازل کرنے والا اور اسکا سرچشمہ ہے _
أنزل من السماء ماء ... كذلك يضرب الله الحق و الباطل
10_ حقائق اور معارف، خداوند متعال كی طرف سے نازل ہوئے ہيں اور ہر باطل سے خالی ہيں_
أنزل من السماء ماء ... فاحتمل السيل زبداً رابياً ...كذلك يضرب الله الحق والباطل
اس وجہ سے كہ حق كو پانی سے تشبيہہ دی گئي ہے جو كہ آسمان سے نازل ہوتاہے اس وقت وہ اپنے ساتھ كسی جھاگ كو نہيں ركھتا_ مذكورہ معنی اسی صورت ميں حاصل ہوتاہے_
11_ باطل، حق كے اردگرد، خودنما ئي اور اپنے آپ كو ظاہر كرتاہے اور اپنے كو اس كے اوپر لے آنے كی كوشش كرتاہے_
فاحتمل السيل زبداً رابي
12 _ پگھلی ہوئي دھاتوں اور سيلابوں كی جھاگ كو دور ڈالا جاتاہے اور وہ نابود ہوجاتی ہے ليكن پانی اور دھاتوں سے فائدہ اٹھايا جاتاہے_
فاما الزبد فيذہب جفاء و ا ما ماينفع الناس فيمكث فی الارض
(جفا ) كسی شيء سے دور ہونے كے معنی ميں آتاہے (جفا) اس شيء كو كہتے ہيں جسكو دورگرايا جائے لسان العرب ميں ذكر ہوا ہے"جفاء السيل" يعنی وہ جھاگ اور اضافی و نجس چيزيں و غيرہ جسكو سيلاب دور كنارے پر ڈال ديتاہے)
13_ باطل، ناچيز ، ہلكی ، كھوكھلی اور اندر سے خالی ،شيء ہے_
فاحتمل السيل زبداً رابياً ... كذلك يضرب الله الحق والباطل
14_ ہر انسان، اپنی استعداد اور ظرفيت كے مطابق حقائق اور معارف الہی سے بہرہ مند ہوتاہے_
أنزل من السماء ماء فسالت اودية بقدرہا ... كذلك يضرب الله الحق والباطل
جملہ (فسالت اوديةبقدرہا) سے معلوم ہوتاہے كہ ہر درة اپنی ظرفيت كے مطابق پانی كو جاری كرتاہے_ يہ معنی (كذلك يضرب الله الامثال) كی ضرب المثل ميں ايسا ہے كہ ہر انسان اپنے اندر ايك خاص استعداد كو ركھتاہے اوراس استعداد كے اندازے كے مطابق معارف الہی كو حاصل كرتاہے_
15_ معارف الہی اور حقائق الہی ہميشہ اس خطرے ميں ہيں كہ باطل امور كے ساتھ مخلوط اور مل نہ جائيں _
أنزل من السماء ... فاحتمل السيل زبداً رابي


و مما يوقدون ... زبد مثلہ
16_ توحيد اور ولايت الہی اور اسكی ربوبيت ايسے حقائق ہيں جو باقی رہنے والے ہيں اور شرك و غير الله كی عبادت ايسے باطل ہيں جو كمزور اور ختم ہونے والے ہيں_
فاما الزبدفيذہب جفاء و اما ما ينفع الناس
گذشتہ آيات كی روشنی ميں باطل كے مورد نظر مصاديق جنكو جھاگ سے تشبيہہ دی گئي ہے وہ شرك اور غير الله كی عبادت ہيں _ اور حق كے مصاديق ميں سے جو نفع دينے والے اور باقی رہنے والے ہيں ، توحيد اور اسكی ولايت اور ربوبيت الہی پر يقين ركھناہے_
17_ خداوند متعال كی يہ نويد و خوشخبری ہے كہ حق كی كاميابی ہے اوريہ زمين پر نافذ ہونے والا ہے _ اور باطل شكست كھانے والا اورمٹنے والاہے _
فا ما الزبد فيذہب جفاءً و اما ما ينفع الناس فيمكث فی الارض
18_ توحيد ، ولايت و ربوبيت الہی پر يقين ركھنے كے مختلف مراتب و درجات ہيں اور ہر انسان اپنی استعداد كے مطابق انكو درك كرتاہے _
قل من رب السموات والارض ... أنزل من السماء ماء فسالت اودية بقدرہا ...كذلك يضرب الله الامثال
19_ انسانوں ميں بعض گروہ ايسے ہيں جو حقائق اور معارف الہيكو تھوڑا سا بھی نہيں جانتے اور اس سے بہرہ مند نہيں ہوتے_
أنزل من السماء ماء فسالت أوردية بقدرہا ... كذلك يضرب الله الحق والباطل
(أودية) كا نكرہ ذكر كرنا (يعنی بعض درّے نہ سارے درے) اس بات كو بتاتاہے كہ بارش تمام دروں اورو درياؤں پر نہيں

برستی اور پانی بھی ان سب میں جاری نہیں ہوتا_ یہ مثال گویا یہ بات بتانا چاہتی ہے کہ معارف الہی تمام دلوں کو روشنی نہیں دیتے بلکہ مخصوص دل (نہ سارے دل ) اس کو درک کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں_
20_خداوند متعال، حقائق کو واضح اور روشن کرنے کے لیے بہت زیادہ مثالیں ذکر فرماتاہے_
كذلك يضرب الله الامثال
عموم کے حروف جیسے (کل) و (الف لام جنس) جب جمع پر داخل ہوتے ہیں تو کبھی استغراق حقیقی کے معنی میں آتے ہیں اور کبھی کثرت و فراوانی کے معنی میں آتے ہیں _ اسکو عموم عرفی سے تعبیر کیا جاتاہے_ ظاہر یہ ہوتاہے کہ دوسرا معنی لفظ ( الامثال) سے کیا گیا ہے _
21_ حقائق کو محسوس ہونے والی چیزوں سے تشبیہہ دینا اور ان کے لیے امثال کو بیان کرنا، قرآن مجید کے طریقوں اور شیوہ جات میں سے ہے _
كذلك يضرب الله الامثال
22_حق کی مثال ،آسمان سے نازل ہونے والے پانی


نیز پگھلی ہوئي دھاتوں سے دینا اور باطل کی مثال ،سیلابوں کی جھاگ اورپگھلی ہوئي دھاتونسے جوجھاگ پیدا ہوتی ہے اس سے دینا، قرآن مجید کی ضرب الامثال مینسے ہے _
كذلك يضرب الله الحق والباطل ... كذلك يضرب الله الامثال
------------------------------------------------

استعدادیں :
استعدادوں کا کردار 14، 18;استعدادوں میں تفاوت 14 ، 18
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی بشارتیں 17 ; اللہ تعالی کی تعلیمات کا طریقہ و روش 20;اللہ تعالی کی ربوبیت کا ہمیشہ و جاوید ہونا 16 ;اللہ تعالی کی ربوبیت کی حقانیت 16 ;اللہ تعالی کی ولایت کا ہمیشہ و جاوید ہونا 16 ;اللہ تعالی کی ولایت کی حقانیت 16 ;اللہ تعالی کے افعال 1 ، 9
ایمان :
ایمان کے مراتب 18 ; توحید پر ایمان 18 ; ربوبیت الہی پر ایمان 18 ; ولایت الہی پر ایمان 18
بارش:
بارش کے نزول کا سبب 1
باطل :
باطل کا حق پر تحمیل ہونا 11; باطل کے موارد 16 ; باطل کافضول ہونا 13
بشارت :
باطل کے شکست کھانے کی بشارت 17 ; حق کے کامیاب ہونے کی بشارت 17
توحید :
توحید کا ہمیشہ و جاوید ہونا16; توحید کی حقانیت 16
حق :
حق کا سبب 9 ;حق کی اصالت 7 ،8 ، 11 ; حق کے موارد 16
حقائق :
حقائق کے واضح و روشن ہونے کی روش 20
درّے:
درّوں کی ظرفیت کی مقدار 2
دین :
دین سے استفادہ 14; دین کا پاك و پاکیزہ ہونا 10 ;دین کو سمجھنے سے محروم لوگ 19;دین میں ضرر کی شناخت کا

طریقہ 15;دین میں ملاوٹ کا خطرہ 15
زیورآلات :
زیور آلات کی ساخت و بناوٹ کا طریقہ 5
سیلاب :
سیلاب کا مفید حصہ 12; سیلاب کی جھاگ 3 ، 12


شرك :
شرك عبادی کا باطل ہونا 16 ; شرك کا مٹ جانا 16
صنعت:
صنعت کی تاریخ 6
فلز و دھات :
پگھلی ہوئي دھات کا دوران بعثت ہونا 6 ;پگھلی ہوئي دھات کا فائدہ مند ہونا12;پگھلی ہوئي دھات کی جھاگ 12 پگھلی ہوئي دھات کے فوائد 5
قرآن مجید:
قرآن مجید کی تشبیہات 4 ، 7 ، 8 ، 21 ; قرآن مجید کی تعلیمات کا طریقہ 21 ; قرآن مجید کی مثالوں کا فلسفہ 20 ; قرآن مجید کی مثالیں 4 ، 8 ، 21 ، 22
قرآن مجید کی تشبیہات :
بارش سے تشبیہہ 7 ، 22 ; باطل سے تشبیہ 7 ، 8 ، 22; پگھلی ہوئي دھات سے تشبیہ 8 ، 22;پگھلی ہوئي دھات کی جھاگ سے تشبیہ 4 ; حق سے تشبیہ 7 ، 8; سیلاب سے تشبیہ 7 ; سیلاب کی جھاگ سے تشبیہ 4 ،7،22; محسوسات سے تشبیہ 21
نہریں:
نہروں کی ظرفیت کی مقدار 2

لِلَّذِينَ اسْتَجَابُواْ لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَى وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُواْ لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً وَمِثْلَهُ مَعَهُ لاَفْتَدَوْاْ بِهِ أُوْلَـئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ (١٨)
جو لوگ پروردگار کی بات کو قبول کرلیتے ہیں ان کے لئے نیکی ہے اور جو اس کی بات کو قبول نہیں کرتے انھیں زمین کے سارے خزانے بھی مل جائیں اور اسی قدر اور بھی مل جائے تو یہ بطور فدیہ دے دیں گے لیکن ان کے لئے بدترین حساب ہے اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھکاناہے (18)

1 _ نیك بخت اور سعادت مند ہونا فقط ان لوگوں کے لیے ہے جو خداوند متعال کی دعوت پر لبیك کہتے ہیں _


للذين استجابوا لربہم الحسنى
2_ موحدین ،رسالت مآب (ص) پر ایمان لانے والے اور قیامت پر یقین رکھنے والے ہی خداوند متعال کی دعوت کو قبول کرنے والے ہیں _
للذين استجابوا لربہم الحسنى
مذکورہ آیات اس بات کو بیان کرتی ہیں کہ (لذین استجابوا) سے مراد، موحدین اور رسالت مآب(ص) پر ایمان لانے والے اور قیامت پر یقین رکھنے والے ہیں _
3 _ ربوبیت الہی پر یقین اور اس کی طرف توجہ کرنا، اللہ تعالی کی دعوت کو قبول کرنے کا پیش خیمہ ہے _
للذين استجابوا لربہم
4 _ خداوند متعال کی دعوت کو قبول کرنے والے، قیامت کے دن کے حساب و کتاب سے رنج و تکلیف میں مبتلاء نہیں ہونگے اور ان پرحساب میں سختی بھی نہیں کی جائے گی _

للذین استجابوا لربہم الحسنى
(الحسنى ) کے لفظ کے مقابلے میں ان لوگوں کے انجام کا ذکر کرنا جنہوں نے دعوت الہی سے منہ موڑ لیا اور لفظ (سوء الحساب) اور (جہنم) کااس کے مقابلے میں ذکر کرنا یہ قرینہ ہے کہ "الحسني" سے مراد حساب میں آسانی اور بہشت ہے _
5_ بہشت و جنت، خداوند متعال کی دعوت کو قبول کرنے والوں کی جگہ ہے _
للذین استجابوا لربہم الحسني
6_مشرکین ، روز قیامت سے انکار کرنے والے، رسالت مآب اور قرآن مجید کے منکر اور دعوت الہی سے منہ موڑنے والے لوگ ہیں _
والذین لم یستجیبوا لہ
مذکورہ آیات اس بات پر شاہد و قرینہ ہیں کہ " الذین لم یستجیبوالہ " سے مراد، مشرکین اور رسالت پیغمبر اسلام (ص) کے منکر اور قیامت پر یقین نہ رکھنے والے لوگ ہیں_
7_ مشرکین اور کفار، روز قیامتکے عذاب سے چھٹکارا پانے کے لیے اگر دوبرابر زمین رکھتے ہوں تو وہ بھی دینے پر آمادہ ہوں گے_
والذین لم یستجیبوا لہ لو أن لہم ما فی الارض جمیعاً و مثلہ معہ لافتدوا بہ
(افتداء) (افتدوا) کا مصدر ہے جسکا معنی اسیری اور قید سے رہائي حاصل کرنے کے لیے فدیہ دینا ہے _
8_ دعوت الہی سے منہ موڑنے والے، قیامت میں سخت اورناگوار عذاب میں مبتلا ہوں گے _
والذین لم یستجیبوا لہ ... اولئك لہم سوء الحساب
(سوء) اس شيء کو کہتے ہیں جو دکھ و رنج کا سبب بنے (سوء) کا(الحساب) کی طرف اضافہ صفت کا موصوف کی طرف اضافہ کرنا ہے تو اس



صورت میں ( سوء الحساب) سے مراد(الحساب سوء) ہے_
9_ قیامت ،انسانوں کے حساب و کتاب کا میدان ہے_
اولئك لہم سوء الحساب
10_ دوزخ ،دعوت الہی سے منہ موڑنے والوں کی جگہ ہے _
اولئك ماوى هم جہنم
11_ دوزخ، بری اور نامناسب جگہ ہے _
ماوى هم جہنم و بئس المہاد
(مہاد) وسیع جگہ کو کہاجاتاہے _
12_قیامت کے دن عذاب کے مستحققین سےکسی قسم کا فدیہ نہیں لیا جائے گا_
لو أن لہم ما فی الارض ... لافتدوا بہ اولئك لہم سوء الحساب و ماوى هم جہنم و بئس المہاد
دعوت الہی سے منہ موڑنے والوں (اولئك لہم ...) کے انجام کے بیان کے بعد ( لو ان لہم ...لافتدوا بہ ) کا جملہ ذکر کرنا اس بات کو بتاتاہے کہ (بالفرض اگر اس دن فدیہ بھی ہو تو ان سے فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا_
13 _ " فی مجمع البیان فی قولہ : " اولئك لہم سوء الحساب" ... ہو ان لا یقبل لہم حسنة و لا یغفر لہم سیئة ... روى ذلك عن أبی عبدالله (ع) (1)
"اولئك لہم سوء الحساب ... " کی آیت کریمہ کے بارے میں مجمع البیان ہیں حضرت امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ (سوء الحساب ...) سے مراد یہ ہے کہ اس سے کوئي نیکی قبول نہیں کی جائے گی اور کوئي گناہ معاف نہیں کیا جائے گا
_
-----------------------------------------------
اللہ تعالی کی دعوت کو قبول کرنے الے :
اللہ تعالی کی دعوت کو قبول کرنے والوں کی سعادت1;اللہ تعالی کی دعوت کو قبول کرنے والوں کے حساب و کتاب کی آسانی میں4;اللہ تعالی کی دعوت کو قبول کرنے والے بہشت میں 5;اللہ تعالی کی دعوت کو قبول کرنے والے قیامت میں 4
اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی دعوت کو قبول کرنے کی اہمیت 4 ،5; اللہ تعالی کی دعوت کو قبول کرنے کا پیش خیمہ 3
اللہ تعالی منہ موڑنے والے:
اللہ تعالی سے منہ موڑنے والوں کی حساب و کتاب میں سختی 8 ; اللہ تعالی سے منہ موڑنے والے جہنم میں 10
.............

**1)مجمع البیان ج5 ص 442; نورالثقلین ج2 ص 493 ح 76_**

787
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) پر ایمان لانے والے 2; آنحضرت (ص) کو جھٹلانے والوں کا منہ موڑنا 6;
ایمان :
اللہ تعالی کی ربوبیت پر ایمان 3;ایمان کے آثار 3 ; حضرت محمد(ص) پر ایمان لانے کی اہمیت 2 ; قیامت پر ایمان لانے کی اہمیت 2
برا و سخت حساب :
برے اور سخت حساب سے مراد 13
بہشتی لوگ :5
جہنم :
جہنم کا برا ہونا 11
جہنمی لوگ 10
حساب و کتاب :
قیامت میں حساب و کتاب 4،8،9،13
ذکر :
ربوبیت الہی کا ذکر 3
روایت : 13
سعادت مند لوگ : 1
عذاب :
آخرت کے عذاب سے نجات 7 ; اہل عذاب کا فدیہ 7;اہل عذاب کے فدیے کا ردّ ہونا 12
قرآن مجید :
قرآن مجید کے جھٹلانے والوں کا منہ پھیرنا 6
قیامت :
قیامت پر ایمان لانے والے 2;قیامت کو جھٹلانے والوں کا منہ موڑنا 6; قیامت میں سوال و جواب کے مقامات9; قیامت میں فدیہ 7 ،12
کفار:
قیامت میں کفار 7
مؤمنین :
مؤمنین کے فضائل 2
مشرکین :
مشرکین قیامت میں 7 ;مشرکین کا منہ موڑنا 6
موحدّین :
موحدّین کے فضائل 2

أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَى إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُواْ الأَلْبَابِ (١٩)
كيا وہ شخص جو يہ جانتا ہے كہ جو كچھ آپ كے پروردگار كى طرف سے نازل ہوا سب برحق ہے وہ اس كے جيسا ہوسكتاہے جو بالكل اندھاہے 1_(ہر گز نہيں)اس بات كو صرف صاحبان عقل ہى سمجھ سكتے ہيں(19)

1_قرآن مجيد ، ايسى كتاب ہے جو اول سے آخر تك بر حق ہے اور ہر قسم كے باطل اور نامناسب چيزوں سے منزّہ ہے _
انما انزل إليك من ربك الحق
انما ميں"ما " اسم موصول ہے اور (الذي) كے معنى ميں ہے اور اس سے مراد، قرآن مجيد ہے_
2 _ قرآن مجيد، خداوند متعال كى طرف سے پيغمبر اسلام (ص) پر نازل شدہ كتاب ہے _
انّما انزل اليك من ربك الحق
3_ قرآن مجيد، ربوبيت الہى كا جلوہ ہے _
انّما انزل اليك من ربك
4_ قرآن مجيد كے نزول ميں خداوند متعال اور پيغمبر اسلام (ص) كے درميان ايك واسطہ موجود تھا_
انّما انزل اليك من ربك الحق
اس مذكورہ بات كى دليل اسى سورت كى پہلى آيت ميں ذكر ہوچكى ہے _
5 _ وہ لوگ جوقرآن مجيد كو الہى اور اسكى حقيقت اور سچائي كو قبول نہيں كرتے وہ دل كے اندھے اور جاہل ہيں_
أفمن يعلم أنّما انزل اليك من ربك الحق كمن ہو اعمى
6_ وہ لوگ جنہوں نے قرآن مجيد كو الہى جانا اور اسكى حقيقت و سچائي پر ايمان لائے وہ عالم اور صاحب بصيرت ہيں _


أفمن يعلم انّما انزل اليك من ربك الحق كمن ہو اعمى
7_ قرآن مجيد كى حقانيت، و اضح و روشن مسئلہ ہے_
أفمن يعلم انّما انزل إليك من ربك الحق كمن ہو اعمى
جو لوگ قرآن مجيد كى حقانيت اور سچائي پر ايمان نہيں لائے ان كو اندھے پن سے ياد كرنا، اس نكتہ كى طرف اشارہ ہے كہ قرآن مجيد كى حقانيت اور سچائي روشن و واضح بات ہے اگر كوئي اسكو قبول نہيں كرتا وہ خود مقصر ہے _ اسے چاہيے كہ آنكھوں كو كھولے اور اسكو ديكھے_
8_ فقط عقل ركھنے والے و خردمند لوگ ہى قرآن مجيد كى حقانيت اور اس كے خداوند متعال كى طرف سے ہونے كو درك كرتے ہيں اور اس پر يقين ركھتے ہيں _
انما يتذكر اولو الالباب
9_ قرآن مجيد كى حقانيت و سچائي اور اس كے خداوند متعال كى طرف سے ہونے پر يقين نہ ركھنے والے لوگ، عقل و خرد سے عارى ہيں_
أفمن يعلم ... كمن ہو أعمى إنما يتذّكر اولو الالباب
------------------------------------------------
الله تعالي:
الله تعالى اور حضرت محمد(ص) 4; الله تعالى كى ربوبيت كى نشانياں 3
آنحضرت(ص) :
آنحضرت (ص) پر وحى 2
بصيرت :

اہل بصیرت 6
جاہل لوگ:5
دل کے اندھے 5
صاحبان عقل و بصیرت :
صاحبان عقل اور ایمان 8;صاحبان عقل او ر قرآن مجید 8
علماء : 6
قرآن مجید :
قرآن مجید پر ایمان لانے والوں کا بابصیرت ہونا 6; قرآن مجید پر ایمان لانے والے 8; قرآن مجید کا پاك و پاکیزہ ہونا 1;قرآن مجید کا وحی ہونا 2 ،5 ، 6 ;قرآن مجید کو جھٹلانے والوں کا بے عقل ہونا 9 ;قرآن مجید کو جھٹلانے والوں کی جہالت 5 ;قرآن مجید کی حقانیت 1 ;قرآن مجید کی حقانیت و سچائي کا واضح و روشن ہونا 7 ; قرآن مجید کی خصوصیات 1 ، 7; قرآن مجید کی فضیلت 3;قرآن مجید کے جھٹلانے والوں کے دل کا اندھا ہونا5;قرآن مجید کے نزول میں واسطہ 4



الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللّهِ وَلاَ يِنقُضُونَ الْمِيثَاقَ (٢٠)
جو عہد خدا کو پورا کرتے ہیں اور عہد شکنی نہیں کرتے ہیں (20)

1 _ خداوند متعال نے لوگوں کو اپنے وعدوناور قرار دادوں کو پورا کرنے کو ضروری قرار دیا ہے _
الذین یوفون بعہد الله
(عہد) کا معنی وعدہ کرنا ہے (عہدالله ) (الله تعالی کے قول و قرار ) سے مراد، ممکن ہے وہ ذمہ داریاں اور احکام شرعی ہوں جو خداوند متعال نے انسانوں پر واجب قرار دیئے ہیں _ یا ممکن ہے وہ وعدے ہونجن کو انسان اپنے لیے پورا کرنے کا ذمہ دار سمجھتاہے _ جس طرح خدا کی قسم کہ اسے خداساتھ کے ارتباط دیتے ہیں_ مذکورہ بالا معنی احتمال اول کی صورت میں ہے_
2_ خداوند متعال نے انسانوں کے لیے اپنے وعدوں اور قول وقرار کی پابندی کر نے کو ضروری قرار دیا ہے_
الذین یوفون بعہد الله
وہ لوگ جو عہد الہی کی پاسداری کر تے ہیں اس کے مقابلے میں خداوند متعال نے وعدوں اور قول و قرار کی خلاف ورزی کرنے والونکو (آیت 25) میں لعنت الہی اور برے انجام سے ڈرایا ہے اس سے معلوم ہوتاہے کہ وعدے کو پورا کرنا ضروری اور لازمی ہے_
3 _ انسان، جن و عدوں اور پیمان کو خدا کے ساتھ با ندھتا ہے انہیں پورا کرنا ضروری ہے _
الذین یوفون بعہد الله
مذکورہ معنی اس بات سے حاصل ہوتا ہے کہ (عہد الله ) سے مراد ،وہ قول و قرار و وعدے ہیں جنکو انسان، قسم و غیرہ کے ذریعے ان سے وفا کرنے پر اپنے آپ کو پابند کرلیتاہے_
4 _ وعدوں اور قول و قرار کو توڑنا حرام ہے ( وہ قول و قرار جو خداوند متعال انسان کے ساتھ رکھتاہے یا وہ قرار دادیں جو انسان نے خداوند متعال کے ساتھ باندھی ہوئي ہیں نیز وہ معاہدات جو انسانوں نے ایك دوسرے سے کیے ہوئے ہیں)_


ولا ینقضون المیثاق
(میثاق ) کا معنی وعدہ اور معاہدہ ہے_
5_ خداوند متعال کی وحدانیت اور جو کچھ بھی اسکی طرف سے پیغمبر اسلام(ص) پر نازل ہوا ہے اس پر اعتقاد و ایمان رکھنا ،یہ خداوند متعال کی طرف سے انسانوں کے ساتھ کیے گئے معاہدات اور وعدوں میں سے ہے _
الذین یوفون بعہد الله و لا ینقضون المیثاق
اس سے پہلے والی آیت کریمہ قرآن مجید کی حقانیت اور اسکی تعلیمات کے بارے میں تھی اور اس سے بعد والی آیات

توحیدکے اثبات اور شرك کی نفی کے بارے میں تھیں_ یہ وہ روشن و واضح عہد و پیمان و معاہداتہیں جو خداوند متعال نے انسانوں کے ساتھ کیے میں _
6_ اپنے وعدوں اور معاہدوں کی پابندی کرنا، عقل مندوں کی نشانیاں ہیں _
انّما یتذکر اولو الالباب _ الذین یوفون بعہد اللہ و لا ینقضون المیثاق
(الذین ...) کی ترکیب میں دو احتمال دیئے گئے ہیں 1_"اولو الالباب " کے لیے صفت ہے _
2 _ مبتداء ہے اور اسکی خبر ( اولئك لہم عقبی الدار) ہے _ لیکن پہلے والے احتمال کی بناء پر مذکورہ بالا معنی واضع و روشن ہے _
-----------------------------------------------
احکام : 4
اللہ تعالی :
اللہ تعالی سے عہدو پیمان 3; اللہ تعالی کا انسانوں سے عہدو پیمان 2 ، 5;اللہ تعالی کے اوامر 1
ایمان :
قرآن مجید پر ایمان 5
صاحبان عقل :
صاحبان عقل کی نشانیاں6
عقیدہ :
توحید پر عقیدہ
عہد:
عہد و پیمان سے وفا 6 ; عہد و پیمان سے وفاکرنے کا وجوب 1 ;عہد و پیمان سے وفاکرنے کی اہمیت 2 ، 3 ; عہد و پیمان کے احکام 4
عہدشکنی :
خداوند متعال سے عہد شکنی کرنا 4;عہدشکنی کی حرمت 4
محرمات : 4
واجبات : 1



وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الحِسَابِ (٢١)
اور جو ان تعلقات کو قائم رکھتے ہیں جنھیں خدا نے قائم رکھنے کا حکم دیا ہے اور اس سے ڈرتے رہتے ہیں اور بدترین حساب سے خوفزدہ رہتے ہیں(21)

1_خداوند متعال نے جن فرامین کا حکم دیاہے ان کو باقی رکھنے اور اسکی پابندی کرنے کو انسان پر واجب قرار دیا ہے _
والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل
(أن ) مصدریہ اور (ان یوصل ) (بہ ) کی ضمیر کے لیے بدل ہے اور (ما امر اللہ ...) سے مراد، معاہدے ہینجیسے صلہ رحم، اہل ایمان کا ولایت سے ارتباط اور حقیقی راہنماؤں کا امت اسلامی وغیرہسے پیوند ...
2_جن معاہدوں کا حکم خداوند متعال نے صادر فرمایا ہے ان پر عمل پیرا ہونا ،عقل مندوں کی نشانیاں ہیں _
انما یتذکر اولو الالباب ... الذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل
3_ خداوند متعال کی عظمت پر توجہ رکھنا اور اس سے ڈرنا ضروری ہے _
و یخشون ربہم
4 _ خداوند متعال کی ربوبیت پر یقین رکھنا اور اسکی طرف توجہ کرنا، انسان کے لیے اس ذات سے خاشع و خاضع رہنے کا پیش خیمہ ہے _
یخشون ربہم

5 _ تمام انسانوں سے قیامت میں حساب و کتاب لیا جائے گا_
و یخافون سوء الحساب
6 _ گنہگاروں سے قیامت کے دن بہت سخت حساب ہوگا اور ان سے سختی سے نمٹا جائے گا _
و یخافون سوء الحساب


(سوء) کا (الحساب) کی طرف اضافہ ، صفت کا موصوف کی طرف اضافہ ہے _
7_انسانوں کو چاہیئے کہ قیامت میں سخت اورناگوار حساب و کتاب سے خوفزدہ اور پریشان ہوں_
و یخافون سوء الی ...
8_ خداوند متعال کے سامنے خاشع رہنا اور سخت حساب و کتاب اور، قیامت کی سختیوں سے ڈرنا، عقل مندوں کی نشانیاں ہیں_
انما یتذّکر اولو الالباب ... الذین ... یخشون ربہم و یخافون سوء الحساب
9_خداوند متعال نے جن معاہدات اور عہد و پیمان کو برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے ان کو ختم کرنا حساب و کتاب کی سختی اور قیامت کی مشکلات کا موجب بنے گا_
والذین یصلون ... ویخشون ربہم و یخافون سوء الحساب
10_ وعدوں اور عہد و پیمان کو توڑنا، سخت حساب و کتاب اور قیامت میں مشکلات کا سبب ہے _
الذین یوفون بعہد اللہ و لا ینقضون المیثاق ... و یخافون سوء الحساب
11_ اسئل أبوعبدالله (ع) عن قولہ تعالي: " الذین یصلون ما أمر الله بہ أن یوصل "قال ہو صلة الامام فی کل سنة بما قل او کثر ثم قال ابوعبدالله (ع) و ما ارید بذلك الا تزکیتکم(1)
امام جعفر صادق(ع) سے اللہ تعالی کے اس قول "والذین یصلون ما أمر اللہ بہ أن یوصل" کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضرت (ع) نے فرمایا وہ امام (ع) کو ہر سال ہدیہ دینا ہے خواہ کم ہو یا زیادہ پھر امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا میں فقط یہ ہدیہ اور عطیہ لے کر چاہتاہوں کہ تمہیں پاك و پاکیزہ کروں_
12_" عن ابی عبداللّہ" قال: إن اللّہ عزوجل فرض للفقراء فی أموال الانیاء فریضہ ... و مما فرض اللّہ عزوجل ایضاً فی المال من غیر الزکاة قولہ عزوجل : " الذین یصلون ما أمر اللّہ بہ أن یوصل"(2)
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ حضرت (ع) نے فرمایا بے شك خداوند متعال نے اغنیاء کے اموال میں فقراء کے لیے حق کو واجب قرار دیا ہے _ منجملہ چیزیں جنہیں خداوند عالم نے زکوة کے علاوہ واجب قرار دیا ہے وہ اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے کہ خداوند عالم نے فرمایا "الذین یصلون ما أمر اللہ بہ أن یوصل"
.............

**1)تفسیر عیاشی ج2 ص 29 ح 34 ; نورالثقلین ج 2 ص 495 ح 90_**
**2) کافی ج3 ص 498،ح8 ; نورالثقلین ج2 ص 494، 85_**


13_ " عن ابی عبدالله (ع) فی قولہ : " و یخافون سوء الحساب" قال: الإستقصاء و المداقة و قال : یحسب علیہم السیئات و لا یحسب لہم الحسنات (1)
امام جعفر صادق (ع) سے : قول خداوند متعال ( و یخافون سوء الحساب) کے بارے میں روایت ہے کہ آپ (ع) فرماتے ہیں (سوء الحساب) سے مراد بہت دقیق اور اعمال میں دقت کے ساتھ چھان بین کرنا ہے اور (اسی طرح) فرمایا جو ان کے برے کام ہوں گے ان کے خلاف حساب ہوں گے وہ اور جو ان کے نیك کام ہوں گے ان کو ان کے فائدے کے لیے حساب شمار نہیں کیا جائے گا _
-----------------------------------------------
احکام : 1،12
آخرت کا حساب و کتاب :

آخرت میں حساب و کتاب میں سختی کے اسباب 9،10
اللہ تعالی :
اللہ تعالی سے ڈرنا 3 ، 8 ; اللہ تعالی سے خوف کرنے کا سرچشمہ 4 ; اللہ تعالی کی عظمت 3;اللہ تعالی کے اوامر 1
انسان :
انسانوں کا آخرت میں حساب و کتاب 5 ، 8
ایمان :
اللہ تعالی کی ربوبیت پر ایمان 4;ایمان کے آثار 4
ائمہ (ع) :
ائمہ علیہم السلام کو ہدیہ دینا 11
ذکر :
اللہ تعالی کی ربوبیت کا ذکر 4 ;اللہ تعالی کے ذکر کی اہمیت 3
روابط :
واجب روابط کا ایجاد کرنا 1 ، 2 ;واجب روابط کو قطع کرنے کے آثار 9
روایت : 11 ، 12 ، 13
سوء الحساب :
سوء الحساب سے مراد 13
عمل:
عمل کا حساب 13
عہد و پیمان کو توڑنے والے :
عہد و پیمان کو توڑنے والوں کا آخرت میں حساب 9;عہد و پیمان کو توڑنے والوں کے حساب میں سختی 10 ; عہد و پیمان کو توڑے والے قیامت میں 10
.............

**1) تفسیر عیاشی ج2 ص 210 ح 39 ; نورالثقلین ج2 ص 496 ح 97_**


قیامت :
قیامت میں حساب و کتاب کے مقامات 5
گنہگار:
آخرت میں گنہگاروں کا حساب و کتاب 6 گنہگاروں کے حساب و کتاب میں سختی 6
واجبات 1 :
مالی واجبات 12

وَالَّذِينَ صَبَرُواْ ابْتِغَاء وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُواْ الصَّلاَةَ وَأَنفَقُواْ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرّاً وَعَلاَنِيَةً وَيَدْرَؤُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُوْلَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ (۲۲)
اور جنھوں نے مرضی خدا حاصل کرنے کے لئے صبر کیاہے اور نماز قائم کی ہے اور ہمارے رزق میں سے خفیہ و علانیہ انفاق کیاہے اور جو نیکی کے ذریعہ برائي کو دفع کرتے رہتے ہیں آخرت کا گھرا انھیں کے لئے ہے (22)

1 _ فرمان و احکام الہی کو جاری کرنے میں صبر کو اختیار کرنا اور ثابت قدم رہنا ضروری ہے _
والذين صبرو
(ابتغاء وجہ ربہم ) یعنی (رضایت الہی کو حاصل کرنا ) کی عبارت یہ بتاتی ہے کہ(صبروا) کے متعلقات احکام اور فرمان الہی ہیں : (صبروا علی ما امرہم اللہ بہ و عمّا نہاہم عنہ)

2 _ صبرو بردباری کی قدرو قیمت اس کے خدائي ہونے کی مرہون منت ہے _
والذين صبروا ابتغاء وجہ ربہم
3 _ رضایت الہی کو حاصل کرنے کے لیے صبر و استقامت ، عقلمند لوگوں کی خصوصیات میں سے ہے_
إنما یتذکر اولو الالباب ... الذین صبرو


ابتغاء وجہ ربہم
4 _ نماز کو قائم کرنا اور اس پر ثابت قدم رہنا ضروری ہے_
والذين ... أقاموا الصلاة
5 _ مستحقین کی سرپرستی ، اور ان پر خرچ کرنا لازمی امر ہے_
والذين ... انفقو
6 _ انفاق کرنے کے لیے مخصوص اموال اور امکانات کا ہونا ضروری نہیں _
والذين ... انفقوا مما رزقناہم
مذکورہ بالا معنی لفظ (ما)(جو کچھ ) سے عموم اور شمول کے معنی سے حاصل ہوا ہے _
7 _انسان کے لیے اموال اور امکانات،خداوند متعال کی طرف سے عطا شدہ رزق ہے _
مما رزقناہم
8_ اموال و امکانات کا خداوند متعال کی طرف سے ہونے کا یقین، انسان میں انفاق کرنے کی خصلت کو جنم دینے کا پیش خیمہ بنتاہے _
الذين ... انفقوا مما رزقناہم
اموال کو خدا کی دی ہوئي نعمت سمجھنا اس مقصد کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ انسان میں انفاق کرنے کی خصلت و عادت کو ایجاد کرنے میں آسانی پیدا ہو_
9 _ اپنے تمام اموال کو خرچ و انفاق نہ کرنا یہ خداوند متعال کی طرف سے انفاق کرنے والوں کے لیے تاکید ہے _
وأنفقوا مما رزقناہم
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ (ممّا) میں "من" سے مراد، بعض ہو تب اس آیت کا معنی یہ ہوگا ( الذين ... انفقوا مما رزقناہم ) یعنی وہ لوگ جو اپنے اموال میں سے کچھ کو خدا کے راستے میں دیتے ہیں ) یہ اس صورت میں ہے کہ خداوند متعال نہیں چاہتا کہ انسان اپنے تمام اموال کو خدا کے راستے میں خرچ کردے_
10_انفاق کرنا اچھی عادت ہے خواہ چھپ کر کیا جائے یا ظاہراً انفا ق کیا جائے_
انفقوا مما رزقناہم سراً و علانية
11 _ نماز کو قائم کرنااور حاجتمندوں کی حاجت روائي کرنا عقلمندوں کی نشانیاں ہیں _
إنما یتذکر اولو الالباب ... والذين صبروا ... و أقاموا الصلاة و انفقوا مما رزقناہم
12_گناہوں اور برے کاموں کے جبران اور کفارے کے لیے نیك کاموں کو انجام دینا، اچھی خصلت اور عقلمندوں کی خصوصیات میں سے ہے_
انما یتذکّر اولو الالباب ... والذين ... یدرء ون بالحسنة السیئة
(دراء)" یدرؤن" کا مصدر ہے جو دور کرنے


و برطرف کرنے کے معنی میں آتاہے اور (السیئة) سے مراد ممکن ہے وہ گناہ اور برائیاں ہوں جو نیك انسان سے سرزد ہوجاتی ہیں_ اور یہ بھی احتمال دیا جاسکتاہے کہ وہ ظلم و ستم و برائیاں ہوں جو کہ دوسروں نے اسکے حق میں انجام دی ہوں لیکن مذکورہ معنی احتمال اول کی صورت میں ہے _
13 _ نیك کاموں کو انجام دینا، برائیوں کو ختم کردیتا ہے اور گناہوں کے لیے کفارہ ہے _
والذين ... یدرئون بالحسنة السیئة
14 _دوسروں کے ظلم و ستم اور برائیوں کے جواب میں نیکی کرنا،قابل قدر خصلت و عادت ہے اور عقلمندوں کی

خصوصيات ميں سے ہے_
إنما يتذكّر اولو الالباب ... الذين ... يدرءون بالحسنة السيئة
مذكورہ معنى دوسرے احتمال كى صورت ميں ہے جسكى وضاحت نمبر12 ميں بيان ہوچكى ہے _
15_ دنيا كى زندگي، نيك عاقبت و انجام (بہشت) ركھنے والى ہے _
اولئك لہم عقبى الدار
(الدار) ميں الف لام عہد حضور ى ہے اسى وجہ سے (الدار) سے مراد ،دنيا كى زندگى ہے اور نيك انجام سے مراد (عقبى الدار) كے بعد والى آيت كريمہ كے قرينے كى وجہ سے بہشت ہے _
16_ دنياوى زندگى كا نيك انجام، عقلمندوں كا صلہ ہے_
إنما يتذكر اولو الالباب ... اولئك لہم عقبى الدار
17_ نيك انجام، صبر اختيار كرنے والوں اور نماز كو قائم كرنے والوں اور خدا كى راہ ميں خرچ كرنے والوں كے ليے اور برے اعمالوں كو نيك اعمالوں سے جبران كرنے والوں كے ليے ہے_
والذين صبروا ... و يدرءون بالحسنة السيئة اولئك لہم عقبى الدار
18_ وہ لوگ جو خوف خدا ركھتے ہيں اور قيامت كے سخت و دقيق حساب سے خوف زدہ ہيں وہ نيك انجام كو پائيں گے _
و يخشون ربہم و يخافون سوء الحساب ... اولئك لہم عقبى الدار
19_ خداوند متعال كے عہد و پيمان سے وفا كرنے والے اور ان احكام كو پورا كرنے والے جنكا خداوند متعال نے حكم ديا ہے وہ اپنے نيك انجام سے بہرہ مند ہوں گے _
الذين يوفون بعہد الله ... والذين يصلون ما امر الله بہ ان يوصل ... اولئك لہم عقبى الدار
------------------------------------------------
اخلاص :

798
اخلاص كى اہميت 2
الله تعالى :
الله تعالى كى بخششيں 7; الله تعالى كى روزى 7 ; الله تعالى كى نصيحتيں 9
الله تعالى كا خوف ركھنے والے :
الله تعالى كا خوف ركھنے والوں كا اچھا انجام 18
اچھائي :
برائي كے مقابلے ميں اچھائي كرنا 14
انجام :
اچھا انجام 15
انفاق :
انفاق كا دائرہ 6 ، 9 ;انفاق كا سرچشمہ 8 ;انفاق كى اہميت 5 ;انفاق كى فضيلت 10 ;انفاق كے اقسام 10 ;انفاق كے شرائط 9 ;چھپا ہوا انفاق 10;ظاہر بظاہر انفاق 10
انفاق كرنے والے :
انفاق كرنے والوں كا اچھا انجام 17
ايمان :
ايمان كے آثار 8
بہشت : 15
تحريك :
تحريك كے عوامل8
تكليف:

تكليف پر صبر كرنا 1
خوف:
آخرت كے حساب و كتاب سے خوف كے آثار 18;الله تعالى كا خوف ركھنے كے آثار 18
دنيا :
دنيا كا انجام 15
ديندارى :
ديندارى ميں استقامت 1 ; ديندارى ميں صبر 1
روابط:
واجب روابط كو برقرار ركھنے والے 19
صاحبان عقل:
صاحبان عقل كا پسنديده عمل 12; صاحبان عقل كا اچھا انجام 16;صاحبان عقل كا اخلاص 3 ; صاحبان عقل كا صبر3;صاحبان عقل كى خصوصيات 3 ، 12 ، 14;صاحبان عقل كى نشانياں 11; صاحبان عقل كے پيش آنے كا طريقہ 14
صابرين :
صابرين كا اچھا انجام 17
صبر:
صبر ميں اخلاص 2 ، 3



صفات:
پسنديده صفات 10 ، 12 ، 14
عمل :
پسنديده عمل كے آثار 13
عہد :
عہد سے وفا كرنے والوں كا اچھا انجام 19;عہد سے وفا كے آثار 19
فقراء :
فقراء پرا نفاق كرنا 5 ; فقراء كى ضروريات كو پورا كرنا 11
قدر و قيمتيں:
قدر و قيمتوں كا ملاك 2 ، 10
گناه :
گناه كا جبران 12 ; گناه كے كفارے كے اسباب 13
مادى وسائل:
مادى وسائل كا سبب 7
محسنين :
محسنين كا اچھا انجام 17
نماز:
نماز كو قائم كرنا 11;نماز كو قائم كرنے كى اہميت 4
نماز قائم كرنے والے :
نماز قائم كرنے والوں كا اچھا انجام 17

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالمَلاَئِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ (٢٣)
ہميشہ رہنے والے باغات ہيں ميں جن ميں يہ خود اور ان كے آباء و اجداد اور ازواج و اولاد ميں سے سارے نيك بندے داخل

ہوں گے اور ملائکہ ان کے پاس ہر دروازے سے حاضری دیں گے(23)

1_ بہشت ،دنیا کی زندگی کا نتیجہ اور انجام ہے _
اولئك لہم عقبی الدار جنات عدن
(جنات عدن ) کا جملہ (عقبی الدار) جو پہلے والی آیت ہے اس کے لیے عطف بیان ي


بدل ہے _
2 _ بہشت عدن ،ان لوگوں کا صلہ ہے جو عہد و پیمان الہی کےساتھ وفا کریں اور ان عہدوں کو نہ توڑیں اور ان چیزوں سے ناطہ جوڑیں جن کے بارے میں خداوند متعال نے حکم دیا ہے ان سے ارتباط کو برقرار رکھیں_
الذین یوفون بعہد اللہ ... اولئك لہم عقبی الدار جنات عدن
3_بہشت عدن، اللہ تعالی کے فرامین پر صبر و استقامت کرنا اور نماز قائم کرنے اور انفاق کا صلہ و جزاء ہے _
والذّین صبروا ... اولئك لہم عقبی الدار جنّات عدن
4_بہشت عدن چھوٹے چھوٹے باغات اور متعدد بڑے بڑے باغات کو اپنے اندر لیے ہوئے ہے _
جنّات عدن
5 _بہشت عدن میں داخل ہونے والوں کے والدین ; اولاد اور بیویاں اگر نیك و صالح ہوں گے تو ان کے ساتھ ہی ہوں گے_
جنات عدن یدخلونہا و من صلح من ء ابائہم و ازواجہم و ذریتہم
6_ بہشت عدن میں داخل ہونے والے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو اس مقام و منزلت کے مستحق ہوں گے _ اور کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو ان کی وجہ اور ان کے صدقے سے اس مقام پر لائے جائیں گے _
جنات عدن یدخلونہا و من صلح من ء ابائہم و ازواجہم و ذریاتہم
(من صلح) کے جملے کا (یدخلون) کی ضمیر پر عطف ہونا اس بات کی حکایت کرتاہے کہ مذکورہ گروہ(اباء ہم و ...) ان میں سے نہیں ہیں جو مذکورہ آیات میں موجود تمام اوصاف کے حامل ہیں اور حقیقت میں جنات عدن کے مستحق ہوں_ اگر وہ حقیقت میں مستحق ہوتے تو عطف لانے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ (یدخلونہا) کا جملہ ان کو بھی شامل ہوسکتاہے_
7_ بہشت ،صالحین کی جگہ ہے _
و من صلح من ء ابائہم و ازواجہم و ذریاتہم
8_ بہشتیوں کو مبارك باد کہنے کے لیے فرشتے ہر راستے سے ان کے پاس حاضر ہوں گے _
والملائکة یدخلون علیہم من کل باب
9_ بہشت عدن، کے بہت سارے دروازے ہیں _
الملائکة یدخلون علیہم من کل باب
10_ قال رسول اللہ (ص) ... جنات عدن قضیب غرسہ اللہ بیدہ ثم قال لہ : کن


فکان ...(1)
رسالت مآب (ص) سے روایت ہے کہ (جنات عدن) ایسے درخت ہیں جنکو خداوند متعال نے اپنے دست مبارك سے لگایا پھر اس کے لیے حکم دیا (بہشت ) ہوجا پس وہ ہوگئي ...
11 _ (سول اللہ (ص) قال : جنّہ عدن وہی فی وسط الجنان ... فسورہا یاقوت أحمر و حصاہا اللؤلؤ) (2)
رسالت مآب (ص) سے روایت ہے کہ حضرت (ص) نے فرمایا: بہشت عدن بہشتوں کے درمیان ہے اسکی دیوار سرخ یاقوت اور اس کے سنگریزے موتی ہیں_
12 _ " عن ابی جعفر (ع) قال: سأل علی (ع) رسول اللہ : ... فقال : لما ذا بنیت ہذہ الغرف (فی الجنة) یا رسول اللّہ ؟ فقال: یا علی تلك غرف بناہا اللہ ؟ فقال یا علی (ع) تلك غرف بناہا اللہ لا ولیائہ ... فاذا دخل المؤمن الی منازلہ فی الجنة ... فاذا استقرت لولّی اللہ منازلہ فی الجنة ... یبعث اللہ الف ملك یہنونّہ بالجنة ... فینہون الی أول باب من جنانہ فیقولون للملك الموکل ... استأذن لنا علی ولّی اللہ ... فیأذن لہم فیدخلون علی ولیّ اللہ و ہو فی الغرفة و لہا الف باب ... فیدخل کل ملك من باب من ابواب الغرفة

فیبلّغونہ رسالة الجبّار و ذلك قول الله : " والملائكة يدخلون عليهم من كل باب " يعنى : من ابواب الغرفة " سلامٌ عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار ..." (3)
امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ آپ(ع) نے فرمایا : مولا امیر المؤمنین (ع) نے رسالت مآب سے سوال کیا یا رسول اللہ یہ کمرے (بہشت میں ) کیونبنائے گئے ہیں؟ تو اسوقت حضرت (ص) نے فرمایا اے علی (ع) یہ کمرے خداوند متعال نے اپنے دوستوں کے لیے بنائے ہیں جب مؤمن بہشت میں اپنی رہائشے گاہ و مقام پر پہنچے گااور ولی خدا کے لیے بہشت میں مقامات کو مشخص و معین کیا جائے گا _خداوند اس وقت ایك ہزار فرشتوں کو بھیجے گا جو اس کے لیے بہشت کی مبارك باد دیں گے جب وہ اس کی بہشت کے پہلے دروازے میں پہنچیں گے تو جو فرشتے وہاں نگہبان ہوں گے ان سے کہیں گے کہ ہمارے لیے ولی اللہ سے اذن دخول ( اندر آنے کی اجازت لیں تو اس وقت وہ ان کو اجازت دیں گے_ تا کہ ولی اللہ کی خدمت میں حاضر ہوں اسوقت وہ اپنے کمرے میں ہوں گے اور اس کمرے کے ہزار دروازے ہوگا تو اس وقت ہر دروازے سے ایك فرشتہ اندر داخل ہوگا
.............

**1)خصال شیخ صدوق ج2 ; ص 558ح 31 ; نورالثقلین ج2 ص 497ح 103_**
**2) من لا یحضر الفقیہ ج1 ص 193 ح 43 ; نورالثقلین ج2 ص 499 ح 107_**
**3) تفسیر قمی ج2 ص 246 ; نورالثقلین ج2 ص 499 ح 111_**



تب خداوند غالب کے پیغام کو اس تك پہنچائیں گے _ یہ تبارك و تعالی کا قول ہے (و الملائکة یدخلون علیہم من کل باب) اس سے مقصود یہ ہے کہ وہ کمرے کے دروازوں سے داخل ہوں گے اور یہ کہیں گے (سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار)
------------------------------------------------

اللہ :
اللہ تعالی کے ساتھ عہد و پیمان 2
انفاق :
انفاق کی جزاء 3
بہشت:
بہشت عدن 6 ; بہشت عدن کی حقیقت 10 ; بہشت عدن کی خصوصیات 5 ، 11 ، 12 ; بہشت عدن کی نعمتیں 4;بہشت عدن کے باغ 4 ; بہشت عدن کے دروازے 9 ;بہشت عدن کے مکان 11 ; بہشت کے اسباب 2 ، 3 ; بہشتی لوگ 2 ،7; بہشتی لوگوں پر سلام 12 ; بہشتی لوگوں کو مبارك باد دینا 8 بہشتی لوگوں کی اقسام 6 ; بہشتی لوگوں کی اولاد 5; بہشتی لوگوں کی بیویاں 5; بہشتی لوگوں کے ساتھ رہنے والے لوگ 5; بہشتی لوگوں کے والدین 5
دنیا :
دنیا کا انجام 1
روابط :
روابط واجب کی جزاء 2
روایت : 10 ، 11 ،12
شرعی ذمہ درای :
شرعی ذمہ درای میں استقامت کی جزا 2
صالحین :
بہشت میں صالحین 7
صبر:
صبر کی جزاء 3
عہد :
عہد سے وفا کی جزا ء 2

ملائکہ :
ملائکہ کا سلام 12; ملائکہ کا مبارك باد دینا 8
نماز :
نماز قائم کرنے کی جزا 3



سَلاَمٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (٢٤)
کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو کہ تم نے صبر کیاہے اور اب آخرت کا گھر تمھاری بہترین منزل ہے (24)

1 _ ملائکہ اہل بہشت کادیدار کریں گے اور ان سے ہمکلام ہوں گے _
والملائكة يدخلون عليہم ... سلام عليكم
2 _ فرشتے ہر طرف سے اہل بہشت کے پاس آئیں گے اور ان پر سلام کریں گے_
والملائكة يدخلون عليہم من كل باب سلام عليكم
3 _فرشتے اہل بہشت کو سلامتی اور ان سے ہر مصیبت دور رہنے کی خوشخبری دیں گے_
سلام عليكم
4 _فرامین الہی کی پیروی پر صبر و استقامت کرنا، بہشت میں داخل ہونے کا موجب ہے_
سلام عليكم بماصبرتم
(بما صبرتم) میں "باء" حرف سبب ہے اور (ما) اسمیں مصدریہ ہے" صبرتم" کے ساتھ متعلق چند امور ہیں جو گذشتہ آیاتمیں (الذين يوفون) سے لے کر (يدرء ون بالحسنة السيئة) تك بیان کیے گئے ہیں ان سب کو (طاعة الله ) سے تعبیر کیا جاسکتاہے اس صورت میں (بما صبرتم ) یعنی " سبب صبركم على طاعة الله"
5_ فرامین الہی پر کاربند رہنا، صبر واستقامت کا محتاج ہے_
بما صبرتم
6 _ دنیا کی زندگی کا انجام اور عاقبت (بہشت) اللہ کی اطاعت پر صبر کرنے والوں کے لیے اچھی اور نیك عاقبت ہے _
فنعم عقبى الدار
7_ " قال (ابوعبدالله (ع) : إن طائفة من


الملائكة عابوا ولد آدم فى اللّذات والشہوات ... فإذا كان يوم القيامة و صار أہل الجنة فى لجنّة، إستاذن أولئك الملائكة على اہل الجنة ، فيؤذن لہم فيدخلون عليہم فيسلّمون عليہم و يقولون لہم (سلام عليكم بما صبرتم ) فى الدنيا عن اللّذات والشّہوات الحلال(1)
امام جعفر (ع) سے روایت ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا بے شك بعض فرشتے انسانوں کو لذا ت اور شہوات کی وجہ سے ان کی عیب جوئي کرتے تھے پس جب قیامت بر پا ہوگی اور اہل بہشت اس میں داخل ہوں گے اور فرشتے اہل بہشت کے پاس جانے کے لیے اجازت طلب کریں گے پھر ان کو اجازت ملے گی تو پھروہ ان کو کہیں گے تم پر سلام ہو کہ تم نے بردباری سے کام لیا اور حلال لذتوں اور شہوتوں سے پرہیز کیا _
8 _ " عن ابى عبدالله (ع) (فى قولہ تعالى :) " سلام عليكم بما صبرتم" على الفقر فى الدنيا ... (2) امام جعفر صادق (ع) سے اللہ تعالی کے اس قول "سلام عليكم بما صبرتم " کے بارے میں روایت ہے کہ اس سے مراد، دنیا میں فقر و فاقہ پر (بردباری اور صبر سے) کام لینا ہے _
------------------------------------------------
اطاعت:
اطاعت میں صبر6
اہل بہشت :6

اہل بہشت پر سلام 2 ،7; اہل بہشت سے ملائکہ کا ہمکلام ہونا 1;اہل بہشت کا صبر 7 ; اہل بہشت کی ملائکہ سے ملاقات 1 ;
اہل بہشت کو بشارت 3
بشارت :
سلامتی کی بشارت 3
بہشت:
بہشت کے اسباب4
دینداری :
دینداری میں استقامت 4 ; دینداری میں صبر 4
روایت:7 ، 8
روایت: 7،8
شرعی ذمہ داري:
شرعی ذمہ درای میں صبر 4،5
صابرین :
صابرین کا اچھا انجام 6
فقر:
فقر پر صبر 7
ملائکہ :
ملائکہ کا سلام 2 ،7; ملائکہ کی خوشخبریاں 3
..............

**1) تفسیر عیاشی ج2، ص 211، ح42، نورا لثقلین ج2، ص500، ح113_**
**2)تفسیر عیاشی ج2 ص 211 ; تفسیر برہان ج2 ص 291 ح 9_**



وَالَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ أُوْلَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ (۲۵)
اور جو لوگ عہد خدا کو توڑ دیتے ہیں اور جن سے تعلقات کا حکم دیا گیا ہے ان سے قطع تعلقات کرلیتے ہیں اور زمین میں فساد بر پا کرتے ہیں ان کے لئے لعنت اور بدترین گھر ہے (25)

1_ خداوند متعال نے انسانوں کو اپنے عہد و پیمان پر پا بند رہنے کو لازمی قرار دیاہے_
والذین ینقضون عہد اللّہ
(عہداللہ) سے مراد جس طرح آیت شریفہ (20) میں گذرچکاہے وہ عہد و پیمان ہیں جو خداوند متعال نے انسانوں سے لیے ہیں یاوہ عہد و پیمان مینجو انسانوں نے خداوند متعال کے ساتھ باندھے ہوئے ہیں_
2_ وہ عہد و پیمان جو خداوند متعال نے انسانوں کے ساتھ باندھے ہوئے ہیں انہیں توڑنے کو حرام قرار دیا ہے_
والذین ینقضون عہد اللہ ... اولئك لہم اللعنة ولہم سوء الدار
3 _ وہ عہد و پیمان جو انسان نے خداوند متعال کے ساتھ رکھے ہوئے ہیں ان کا توڑنا بھی حرام ہے _
و الذین ینقضون عہد اللہ

4 _ عہد و پیمان کو توڑناخصوصاً اس وقت جب اسکی تاکید بھی کی گئي ہو، نامناسب اور قابل مذمت کام ہے _
و الذین ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ اولئك لہم العنة و لہم سوء الدار
(من بعد میثاقہ ) میں"میثاق" مصدر ہے اور استحکام دینے کے معنی میں آیاہے اور (میثاقہ) کی ضمیر (عہد) کی طرف لوٹ رہی ہے _اس وجہ


سے (من بعد میثاقہ) کے معنی میں عہد و پیمان کو مستحکم کرنے کے بعد اسکی پابندی کرنے پر تاکید کی گئي ہے_
5 _خداوند متعال نے وہ رابطے کہ جس کے بارے میں حکم دیا ہے کہ ان کو برقرار رکھاجائے کے سلسلہ میںانسانوں کو اس پر کاربند رہنے کو بھی واجب قرار دیا ہے _
والذین ...یقطعون ما أمر اللہ بہ أن یوصل
( ما أمر اللہ ) کی وضاحت کے لیے آیت شریفہ 21 کے حاشیہ (1) کوملاحظہ فرمائیں _
6_ زمین پر فساد کرنا، محرمات الہی میں سے ہے _
والذین یفسدون فی الارض اولئك لہم اللنعة ولہم سوء الدار
7_وہ لوگ جو خداوند متعال کے عہد و پیمان کے پابند نہ ہوں ان پر لعنت خدا ہے اوروہ رحمت الہی سے دوری میں مبتلا ہوجائیں گے _
والذین ینقضون عہد اللہ ... اولئك لہم اللنعة
8_ وہ لوگ جن کو حکم دیا گیا ہے کہ خداوند متعال سے رابطہ کو محکم رکھیں _ اگر وہ اس پر کاربند نہ رہیں تو وہ لعنت اور رحمت الہی سے دوری میں مبتلا ہوجائیں گے_
والذین ...یقطعون ما امر اللہ بہ أن یوصل ...اولئك لہم اللنعة
9_زمین پر فساد کرنے والوں پر لعنت الہی اور رحمت الہی سے دوری میں مبتلا ہونا ہے _
والذین ... یفسدون فی الارض اولئك لہم اللعنة
10_ دوزخ، دوزخیوں کے لیے سخت اور برے انجام کی جگہ ہے _
ولہم سؤ الدار
آیت 22 و 23 میں موجود دنیا کا برا مقام (سؤالدار) اس کے مقابلہ میں موجود قرینہ عقبی الدار کی وجہ سے دوزخ ہے_
11_ برا مقام (دوزخ) ان کے لیے ہے جو عہد و پیمان الہی کو توڑتے ہیں اور وہ ارتباط جنکو برقرار رکھنے کا خداوند عالم نے حکم دیا ہے _ ان کی پابندی نہیں کرتے _
والذین ینقضون عہد اللہ ...و یقطعون ما امر اللہ ... لہم سوء الدار
12 _ وہ لوگ جو زمین پر فساد کرتے ہیں وہ برے مقام (دوزخ) میں گرائے جائیں گے _
والذین ...یفسدون فی الاض ... لہم سوء الدار
13 _" دخل عمرو بن عبید علی ابی عبداللہ (ع) فلما سلّم و جلس ...قال : احبّ أن اعرف الکبائر من کتاب اللہ عزوجل،


فقال ... منہا ... نقض العہد و قطیعة الرحم لان اللہ عزوجل یقول : (اولئك لہم اللعنہ و لہم سوء الدار ...(1)
عمرو ابن عبید امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوئے ا اور سلام کرکے ان کے ہاں بیٹھ گے اور کہا میں چاہتاہوں کہ گناہان کبیرہ کو کتاب الہی سے جانوں پھر حضرت (ع) نے فرمایا ان گناہوں میں سے ایك عہد شکنی اور قطع رحم ہے چونکہ خداوند عزوجل ارشاد فرماتاہے ( اولئك لہم اللنعة ولہم سوء الدار ...)
---------------------------------------------
احکام:2،3،5،6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا انسانوں کے ساتھ عہد 2 ; اللہ تعالی کے اوامر 1 58
انسان :

انسانوں كی ذمہ دارياں 1
اہل جہنم :
11 ، 12
جہنم :
جہنم كا برا ہونا 10 ، جہنم ميں جانے كے اسباب 12
رحمت :
آخرت ميں رحمت سے محرم لوگ 7 ، 8،9
روابط واجب : 5
واجب روابط كے قطع كرنے كے آثار 11
روايت : 13
شرك:
شرك كا گناہ 13
صلہ رحم:
قطع رحم كا گناہ 13
عمل:
ناپسنديدہ عمل 4
عہد :
عہد سے وفاء كا وجوب 1;عہد سے وفا كی اہميت 7 عہد كے احكام 2 ، 3
عہد شكنی كرنے والے :
عہدشكنی كرنے والوں پر لعنت 7; عہد شكنی كرنے والوں كا برا انجام 11;عہدشكنی كرنے والوں كا جہنم ميں ہونا 11
عہدشكنی :
خداوند متعال سے عہد شكنی كرنا 3،7; خداوند متعال سے عہدشكنی كے آثار 11 ;عہدشكنی كا گناہ 13 ; عہدشكنی كا ناپسند ہونا 4 ;عہد شكنی كی حرمت 2 ، 3
.............

**1) كافی ج2 ص 287 ح 24 ; نورالثقلين ج2 ص 502 ح 117_**



فساد پھيلانا :
فساد پھيلانے كی حرمت6; فساد پھيلانے كی سزا 9 ،12;فساد پھيلانے كے احكام 6;فساد پھيلانے كے موارد 6 ، 9 ، 12
گناہان كبيرہ :13
لعنت :
لعنت كے مستحقين 7 ، 8 ،9
محرمات: 2 ، 3،6
مفسدين :
مفسدين پر لعنت 9 ; مفسدين كا برا انجام 12; مفسدين كا جہنم ميں ہونا 12
واجبات 1 ، 5

اللّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقَدِرُ وَفَرِحُواْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلاَّ مَتَاعٌ (٢٦)
اللہ جس كے لئے چاہتاہے رزق كو وسيع2_يا تنگ كرديتا ہے اور يہ لوگ صرف زندگانی دنيا پر خوش ہوگئے ہيں حالانكہ آخرت كے مقابلہ ميں زندگانی دنيا صرف ايك وقتی لذت كا درجہ ركھتی ہے اور بس(26)
1_خداوند متعال، انسانوں كو روزی دينے والا ہے _

الله يبسط الرزق لمن يشاء و يقدر
2 _ خداوند متعال بعض انسانوں كو فراوان اوركثرت سے روزى عطا كرتاہے اور بعض كے نصيب ميں بہت كم روزى ركھتاہے_
الله يبسط الرزق لمن يشاء و يقدر
(بسط) كا معنى و سعت دينا ہے اور (قدر) كا معنى تنگ و كم كردينے كے ہيں‏روزى كا تنگ ہونا ، بہت ہى كم اور ناچيز كے ليے كنايہ ہے _
3_ بعض انسان دنياكى زندگى سے اپنا دل خوش كرتے ہيں اور آخرت كے حالات سے غافل رہ جاتے ہيں _
فرحوا بالحيوة الدنيا و ما الحيوة الدنيا فى الآخرة الا متاع


دنيا كو آخرت كے مقابلے ميں ناچيز بيان كرنا اس گروہ كى مذمت كرنے بعد جو دنيا سے اپنے دل كو خوش ركھے ہوئے ہيں_ (فرحوا بالحيوة الدنيا ) يہ اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ اس گروہ سے مراد وہ لوگ ہيں جنہوں نے يا تو آخرت كو قبول نہيں كيا اور يا اس سے غافل ہيں_
4 _ دنيا كى زندگي، آخرت كى زندگى كے مقابلے ميں ناچيز سے توشہ كے علاوہ كچھ نہيں ہے_
و ما الحيوة الدنيا فى الآخرة الا متاع
(فى الآخرة) ميں حرف" في" مقائسہ و مقابلہ كے ليے ہے (متاع) اس مال كو كہتے ہيں جس سے زندگى ميں بہرہ مند ہوتے ہيں_ اسكونكرہ لانے كا مقصد يہ ہے كہ قلت كا اظہار كيا جائے_
5 _ آخرت كى زندگي، قابل قدر اور قدر و قيمت والى ہے_
وما الحيوة الدنيا فى الآخرة الا متاع
6 _خداوند متعال اپنى مشيت كے مطابق انسانوں كى روزى كو معين و مشخص فرماتاہے_
الله يبسط الرزق لمن يشاء و يقدر
(لمن يشاء) (يبسط)اور (يقدر) دونوں كے ليے قيد ہے دوسرے لفظوں ميں (يقدر) كے بعد جملہ (لمن يشاء) مقدر ہے _
7_ دنيا كى زندگى سے دل خوش كرنااور اسكى قدر و قيمت كى طرف توجہ نہ دينا كفر اختيار كرنے كا ذريعہ ہے _
و فرحوا بالحى وة الدنيا و ما الحيوة الدنيافى الآخرة الا متاع
چونكہ (فرحوا) كى ضمير سے مراد، كفر اختيار كرنے والے اور پيغمبر اسلام (ص) كے مخالفين ہيں پس جملہ (فرحوا بالحى وة الدنيا و ...) در حققت ان كے كفر اختيار كرنے كے عوامل و اسباب اور بنياد كى طرف اشارہ ہے_يعنى دنيا كى زندگى سے دل خوش كرنا ان كو كفر اختيار كرنے كى طرف لے جاتاہے_
----------------------------------------------------
الله تعالى :
الله تعالى كا رازق ہونا 1 ، 2 ; الله تعالى كى مشيت 2 ، 6
انسان :
انسانوں كى روزى 2 ; انسانوں كى غفلت 3; انسانوں ميں اقتصادى تفاوت 2 ; انسانوں ميں دنيا طلبى 3
جہالت :
جہالت و جہل كے آثار 7
حيات :
اخروى زندگى كى قدر و قيمت 4 ، 5 ; دنياوى زندگى كى قدر و قيمت نہ ہونا 4 ،7
دنيا :
دنيا و آخرت 4


دنيا طلبى :
دنيا طلبى كے آثار 7

روزی :
روزی کا سبب 1 ، 2;روزی کا مقدر ہونا 6
غفلت :
آخرت سے غفلت 3
کفر :
کفر کا سبب 7

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَوْلاَ أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ قُلْ إِنَّ اللّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ (٢٧)
اور یہ کافر کہتے ہیں کہ ان کے اوپر ہمارے پسند کی نشانی کیوں نہیں نازل ہوتی تو یہ پیغمبر کہہ دیجئے کہ اللہ جس کو چاہتاہے گمراہی 3_میں چھوڑ دیتاہے اور جو اس کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں انھیں ہدایت دیدیتاہے (27)

1_ عصر بعثت کے کفار نے رسالت پیغمبر (ص) کی حقانیت پر کسی معجزہ یا نشانی کا دعوی نہیں کیا _
و یقول الذین کفروا لو لا انزل علیہ ء ایة من ربہ
2 _ کفار، توحید اور رسالت پیغمبر اسلام (ص) کی حقانیت پر یقین کرنے کے لیے قرآن مجید کے علاوہ کوئي دوسرا معجزہ چاہتے تھے_
و یقول الذین کفروا لو لا انزل علیہ ء ایة من ربہ
(إن اللہ یضل من یشاء و یهدي ...)کا جملہ اس بات کا قرینہ ہے کہ کفار اپنی ہدایت اور رسالت پیغمبر (ص) کو قبول کرنے کے لیے جسکا اصل مقصد توحید تھا معجزہ چاہتے تھےیعنی یہ کہتے تھے اگر معجزہ دکھاؤ گے تو تیری رسالت کو قبول کریں گے اور توحید والے ہوجائیں گے _
3 _ عصر بعثت کے کفار کا پروپیگنڈہ، پیغمبر اسلام(ص) کے خلاف ماحول کو آمادہ کرنا تھا _
و یقول الذین کفروا لو لا انزل علیہ آیة من



ربہ
4 _انسانوں کی ہدایت اور ان کی گمراہي، خداوند متعال کے دست قدرت اوراسکی مشیت کے ساتھ مربوط ہے _
قل إن اللہ یضل من یشاء و یهدی الیہ من اناب
(یضل) اور (یهدي) دونوں افعال کی صفات و خصوصیات اس بات کا قرینہ ہیں کہ وہ ایك دوسرے کے لیے ہیں_تو مذکورہ بالا جملہ کا معنی یہ ہوگا (إن اللہ یضل عنہ من یشاء و یشاء اضلال من لم ینب و یهدی الیہ من یشاء و یشاء ہدایة من أناب)
خداوند متعال اسکو گمراہ کرتاہے جو خود گمراہی کو چاہتاہو اور اس کی دربار میں تو بہ نہ کرے اور اسکی طرف نہ جھکے اور اسکی ہدایت کرتاہے جو خود ہدایت کو چاہے اور وہ اسکی ہدایت کرتاہے جو اس کے حضور توبہ کرے اور اسکی طرف میلان و جھکاؤ رکھتا ہو_
5 _ انسان، خود اپنی ہدایت اورگمراہی میں بہت بڑا کردار ادا کرتاہے _
ان اللہ یضل من یشاء و یهدی الیہ من اناب
6_ خداوند متعال کی طرف جھکاؤ، مشیت الہی کی طرف سے اسکی ہدایت کا پیش خیمہ ہے اورا سکا توحید و رسالت پیغمبر اسلام(ص) کو قبول کرنے کے لیے راہنمائي ہے_
إن اللہ یضل من یشاء و یهدی الیہ من أناب
(إنابة) (أناب) کا مصدر ہے جسکا معنی لوٹنا اور توجہ کرنا ہے (إلیہ) کے قرینے کی وجہ سے اس سے مراد، خداوند متعال کی طرف توجہ کرنا اور لوٹنا ہے اور اس وجہ سے کہ یہ وصف ہدایت پانے سے پہلے واقع ہواہے تو اس سے مراد، خداوند متعال کی طرف جھکاؤ اور اس سے دوری اختیار نہ کرنا ہے _
7_ انسان کا خداوند متعال کی طرف نہ جھکنا یہ مشیت الہی کا اسکو گمراہ کرنے اور توحید و رسالت پیغمبر اسلام (ص) کی طرف ہدایت نہ کرنے کا پیش خیمہ ہے _
إن اللہ یضل من یشاء و یهدی الیہ من اناب

8_ وہ لوگ جو ہدایت کے لیے زمینہ نہیں رکھتے وہ معجزات کے دیکھنے سے بھی ہدایت حاصل نہیں کرسکیں گے اور توحید الہی اور رسالت پیغمبر اسلام (ص) کی طرف نہیں آئیں گے _
لو لا انزل علیہ ء اية من ربہ قل إن الله یضل من یشاء
خداوند متعال ان کے جواب میں جو اپنی ہدایت کو معجزے لانے کے ساتھ مشروط کرتے ہیں فرماتا ہے کہ ہدایت اور گمراہی کا مسئلہ خداوند متعال کے ہاتھ میں ہے_ یہ جواب ان کے مذکورہ دعوی کی حقیقت کو اس طرح بیان کرتاہے کہ معجزات ہدایت کا سبب نہیں بن سکتے _ بلکہ یہ مشیت الہی ہے جو اس میں کردار ادا کرتی ہے _
9_ کفار نے اپنی ہدایت پانے میں جو مشورہ دیا اس کا اور خاص معجزات کا بے اثر ہونا، یہ دلیل ہے کہ وہ پیغمبر


اسلام(ص) کی طرف راہنمائي نہیں پاسکیں گے _
لو لا انزل علیہ اية من ربہ قل ان الله یضل من یشاء ویهدی الیہ من اناب
10_ الله تعالی کی مشیتیں قانو ن و ضوابط کے ساتھ ہیں اور فضول اور بے دلیل ہونے سے پاك و پاکیزه ہیں _
یضل من یشاء و یهدی الیہ من اناب
(من یشاء ) کی جگہ ( من أناب) کا جملہ لانا یہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتاہے کہ اگر چہ تمام امور مشیت الہی کے تابع ہیں لیکن اسکی مشیت بے معنی نہیں بلکہ ہدایت اور گمراہي، اعمال کی قابلیت و لیاقت کی بنیاد پر ہے _ ہدایت اور گمراہ کرنے کے سلسلہ میں اس کی ہدایت اس کو شامل حال ہوتی ہے جو خدا کی طرف جھکتا ہے او ر گمراہی اس کا مقدر بنتی ہے جو اس سے منہ موڑ لے _
------------------------------------------------------
استعداد:
استعدادوں کی اہمیت 8
اسلام :
صدر اسلام کی تاریخ 3
الله تعالی :
الله تعالی سے منہ موڑ نے کے آثار 7; الله تعالی کا پاك و پاکیزه ہونا 10;الله تعالی کا گمراہ کرنا 4 ; الله تعالی کی مشیت 4 ;الله تعالی کی مشیت کا قانون کے ساتھ ہونا 10 ;الله تعالی کی مشیت کا پیش خیمہ 6،7; الله تعالی کی ہدایت کرنا 4
انسان :
انسان کا کردار 5
آنحضرت (ص) :
آنحضرت کو جھٹلانے والے1 ;آنحضرت(ص) کے خلاف فضا سازی 3
توحید :
توحید کا پیش خیمہ 6 ; توحید کے موانع 7
جھکاؤ:
خداوند متعال کی طرف جھکنے کے آثار6
کفار:
صدر اسلام کے کافروں کی خواہشات 2;صدر اسلام کے کافروں کی فضا سازی 3;صدر اسلام کے کفار اور آنحضرت(ص) 1 ، 2، 3 ; صدر اسلام کے کفار اور توحید 2 ; صدر اسلام کے کفار اور معجزه 2; صدر اسلام کے کفار کا ہدایت کو قبول نہ کرنا 9 ; کافروں پر معجزے کا بے اثر ہونا 9
کفر:
آنحضرت محمد (ص) سے کفر 7 ; کفر کا سبب 7
گمراہی :
گمراہی کا پیش خیمہ 7;گمراہی کا سبب 4 ،5

معجزہ :
معجزہ اقتراحی 2 ;معجزہ اقتراحی کا رد 9 ; معجزے کو جھٹلانے والے 1
ہدایت :
ہدایت کا پیش خیمہ 6 ; ہدایت کا سبب 4 ، 5 ، 6
ہدایت کو قبول نہ کرنے والے :
ہدایت کو قبول نہ کرنے والوں کی گمراہی 8 ; ہدایت کو قبول نہ کرنے والے اور آنحضرت محمد(ص) 8 ; ہدایت کوقبول نہ کرنے والے اور توحید 8 ; ہدایت کو قبول نہ کرنے والے اور معجزہ 8

الَّذِينَ آمَنُواْ وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللّهِ أَلاَ بِذِكْرِ اللّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (٢٨)
یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں اور ان کے دلوں کو یاد خداسے اطمینان حاصل ہوتاہے اور آگاہ ہوجائو کہ اطمینان یاد خدا سے ہی حاصل ہوتاہے (28)

1 _جو افراد ایمان لائے ان کے دلوں کو یاد الہی سے اطمینان حاصل ہوتاہے وہ ان لوگوں میں سے ہیں جنکو خداوند متعال نے اپنی طرف ہدایت فرمائي ہے_
و یھدی الیہ من أناب _ الذین ء امنوا و تطمئن قلوبہم بذکر الله
2_ صدر اسلام کے مسلمان ان لوگوں میں سے تھے جو ہدایت حاصل کرنے سے پہلے خدا کی طرف جھکاؤ رکھتے تھے اور اس سے منہ موڑنے والے نہیں تھے_
و یھدی إلیہ من أناب _ الذین ء امنوا و تطمئن قلوبہم بذکر الله
(الذین آمنوا) (من آناب) پر عطف بیان ہے اور اس کو مصادق کے ذریعہ بیان کرنے والا ہے یعنی جو لوگ ایمان لائے ہیں یہ وہی ہیں جو خدا کی طرف جھکا ؤ رکھتے تھے اس وجہ سے ان کی ہدایت کے لیے مشیت الہی شامل حال ہوئي ہے_


3 _ فقط ذکر الہی اور اسکی یاد سے دلوں کو اطمینان اور سکون ملتاہے_
ألا بذکر الله تطمئن القلوب
(بذکر الله) کا اس کے متعلق ( تطمئن) پر مقدم کرنے کا مقصد، حصر کا معنی حاصل کرنا ہے _
4 _ یاد الہی اور اس کے ذکر سے غافل انسان، مضطرب و پریشان ہوتے ہیں_
ألا بذکر الله تطمئن القلوب
5_ عن جعفر بن محمد (ع) فی قولہ : " ألا بذکر الله تطمئن القلوب" فقال : بمحمد علیہ و آلہ السلام تطمئن القلوب و ہو ذکر الله ..."(1)
امام جعفر صادق (ع) سے الله تعالی کے اس قول (ألا بذکر الله تطمئن القلوب) کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت (ع) نے فرمایا حضرت محمد مصطفي(ص) ان پر اور انکی آل پر درود و سلام ہوں جن کے ذریعے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتاہے_ اور وہ ذکر الہی ہے _
6_ (عن أبی عبدالله (ع) فی قولہ تعالی " الذین آمنوا و تطمئن قلوبہم بذکر الله الا بذکر الله تطمئن القلوب" قال: قال رسول الله (ص) لعلی بن ابی طالب (ع) : تدری فی من نزلت ؟ ... فی من صدّق لی و آمن بی و احبّك و عترتك من بعدك و سلّم الامر لك و للائمة من بعدك(2)
امام جعفر صادق (ع) سے خداوند کے اس قول (الذین آمنوا و تطمئن قلوبہم ...) کے بارے میں روایت ہے کہ آپ(ص) نے فرمایا کہ رسالت مآب (ص) نے مولا امیر المؤمنین سے فرمایا کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ آیت شریفہ کس کے بارے میں نازل ہوئي ہے؟ _ جو میری تصدیق کرے اور مجھ پر ایمان لائے اور تجھے اور تیری عترت و آل کو جو تیرے بعد میں آئے گی اس سے دوستی رکھتاہو اور تیری اور تیرے بعد والے ائمہ کی ولایت کو قبول کرتاہو_
" عن ابی عبدالله (ع) قال: ... فاما ما فرض علی القلب من الایمان فالاقرار و المعرفة و العقد و الرضا و التسلیم بان لا الہ الا الله وحدہ لا شریك لہ ... و ان محمداً عبدہ و رسولہ ... و ہو عملہ و ہو قول الله عزوجل : ... " الا بذکر الله تطمئن القلوب ...(3)

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ ایمان کی وہ قسم جو دل میں رکھنا واجب ہے _وہ اقرار ، شناخت ، عہد و ایمان ، رضایت اور اس معبود کی طرف تسلیم
.............

**1)تفسیر عیاشی ج2 ص 211 ح 44 ; نورالثقلین ج2 ص502 ح 117_**
**2) تفسیر فرات کوفی ص 207 ; بحارالانوار ج 23 ص 367 ح 36_**
**3) کافی ج2 ص 34 ; ح7 ، بحارالانوار ج66 ص 24 ; ح 6_**



خم ہوناہے کہ وہ یکتا ہے اور اس کا کوئي شريك نہيں خداوند متعال کے علاوہ کوئي معبود نہیں_اور یہ کہ حضرت محمد(ص) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں _ یہ سب (اقرار ... و غیرہ) کا تعلق دل سے ہے یہی اللہ تعالی کا فرمان ہے ( ...الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ...)
------------------------------------------------


اطمینان :
اطمینان کے اسباب 3
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) کے فضائل 5
ایمان :
ائمہ (ع) پر ایمان 6 ; امیر المؤمنین علی (ع) پر ایمان 6 ; آنحضرت محمد (ص) پر ایمان 6 ; ایمان کی حقیقت 7
تسلیم :
تسلیم کی حقیقت7
جھکاؤ:
اللہ تعالی کی طرف جھکاؤ2
ذاکرین :
ذاکرین کے فضائل 1
ذکر :
ذکر الہی سے مراد5;ذکر الہی کے آثار 3
روایت : 5 ، 6 ،7
سکون :
سکون کے اسباب 3
علم نفسیات : 3 ، 4
غافلین :
غافلین کا مضطرب اور پریشان ہونا 4;غافلین کی پریشانی 4; غافلین کے صفات 3
غفلت :
اللہ تعالی سے غافل ہونے کے آثار 4
مؤمنین :
مؤمنین کا دلی اطمینان 1 ; مؤمنین کی ہدایت 1; مؤمنین کے فضائل 1 ، 6
مسلمین :
صدر اسلام کے مسلمین کا جھکاؤ 2;صدر اسلام کے مسلمین کے فضائل 2
ہدایت پانے والے : 1

الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ (۲۹)
جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیك اعمال كئے ان كے لئے بہترین جگہ (بہشت) اور بہترین بازگشت ہے (29)

1_خداوند وحدہ لا شریك ، پیغمبر اسلام (ص) اور قرآن مجید پر ایمان لانے والے ہی نیك عمل كو بجالانے والے ہیں وہ دنیا كی زندگیوں میں سے بہترین اور پاكیزہ ترین زندگی كے حامل ہیں_
الذین ء امنوا و عملوا الصالحات طوبی لہم
(ءامنوا) كے متعلق مذكورہ آیات كی روشنی میں توحید ، پیغمبر اسلام(ص) اور قرآن مجید ہے (طوبی ) اطیب كا اسم تفضیل مؤنث ہے جسكا معنی بہترین اور پاك ترین ہے _ اور اس سے مراد لفظ (مئاب) كے قرینہ مقابل ہونے كی وجہ سے دنیا كی پاك اور بہترین زندگی ہے _
2_ ان مؤمنین كا انجام نیك ( سعادت آخروي) ہے جو عمل صالح بجا لانے والے ہیں_
الذین آمنوا و عملوا للصالحات طوبی لہم و حسن مئاب
(مئاب) مصدر میمی اور لوٹنے كے معنی میں ہے _
اس سے مراد آخرت كا میدان ہے_ یہ بات قابل ذكر ہے كہ (طوبی ) مبتدا ہے (حسن مئاب) اس پر عطف ہے اور (لہم ) ان دونوں كے لیے خبر ہے_
3 _ انسان كی دنیا اور آخرت كی سعادت میں ایمان اس وقت مؤثر ہے كہ جب اسكے ساتھ اعمال صالح ہوں_
الذین ء امنوا وعملوا الصالحات طوبی لہم و حسن مئاب
4 _ نیك اعمال، ایمان كے بغیر،دنیا و آخرت كی سعادت كی ضمانت نہیں دیتے _
الذین ء امنوا و عملوا الصالحات طوبی لہم و حسن مئاب
5_" سئل رسول اللہ (ص) عن طوبی قال: شجرة


أصلہا فی داری و فرعہا علی أہل الجنة ثم سئل عنہا مرة اخری فقال: فی دار علی (ع) ان داری و دار علی (ع) فی الجنة بمكان واحد (1)
رسالت مآب (ص) سے طوبی كے بارے میں پوچھا گیا تو حضرت (ص) نے فرمایا: ایسا درخت ہے جسكی جڑ میرے گھر میں ہے اور اسكی شاخیں بہشتیوں كے سروں پر ہیں پھر جب دوسری مرتبہ حضرت (ص) سے سوال ہوا تو حضرت (ص) نے فرمایا (اسكی جڑ) علی (ع) كے گھر میں ہے ... بے شك علی (ع) اور میرا (ص) گھر بہشت میں ایك جگہ پر ہے _
------------------------------------------------
امیر المؤمنین علی (ع) :
امیر المؤمنین (ع) كے فضائل 5
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) كے فضائل 5
ایمان :
ایما ن اور عمل صالح 3;ایمان كی اہمیت 4 ; ایمان كے آثار 3
درخت طوبی :
درخت طوبی كی جگہ 5
روایت : 5
سعادت:
اخرت كی سعادت كے اسباب 3 ; دنیا كی سعادت كے اسباب 3
سعادت مند:2
صالحین :
صالحین كا اچھا انجام 2 ; صالحین كی دنیاوی زندگی 1 ; صالحین كی سعادت اخروی 2
عمل صالح:

عمل صالح اور ایمان 4; عمل صالح کی اہمیت 3 ; عمل صالح کے آثار 1 ، 4
مؤمنین :
مؤمنین کا اچھا انجام 2; مؤمنین کی آخرت کی سعادت 2 ; مؤمنین کی دنیا وی زندگی 1; مؤمنین کے فضائل
.............

**1) مجمع البیان ج5 ص 448 ; نورالثقلین ج2 ص 506 ح 137_**



كَذَلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَا أُمَمٌ لِّتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِيَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَنِ قُلْ هُوَ رَبِّي لا إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ (٣٠)
اسی طرح ہم نے آپ کو ایك ایسی قوم کے درمیان بھیجا ہے جس سے پہلے بہت سی قومیں گذر چکی ہیں تا کہ آپ ان چیزوں کی تلاوت کریں جنھیں ہم نے آپ کی طرف بذریعہ وحی نازل کیاہے حالانکہ وہ لوگ رحمان کے انکار کرنے والے ہیں _آپ ان سے کہئے کہ وہ میرا رب ہے اور اس کے علاوہ کوئي خدا نہیں ہے اسی پر میرا اعتماد ہے اور اسی کی طرف بازگشت ہے (30)

1_ پیغمبر اسلام (ص) ، لوگوں کے درمیان خداوند متعال کے بھیجے ہوئے رسول تھے_
أرسلناك فی امة
2_ پیغمبر اسلام(ص) رسالت میں اور وحی کو حاصل کرنے میں گذشتہ امتوں کے انبیاء (ع) کی طرح تھے اور ان کی امت کا ان سے برتاؤ ایسےہی تھا جیسے گذشتہ امتوں کا اپنے انبیاء (ع) کے ساتھ تھا_
كذلك ارسلناك فی امة قدخلت من قبلہا امم لتتلوا علیہم الذی اوحینا الیك
(كذلك أرسلناك ...) کے جملے میں جو تشبیہ ہے اسکا تقاضا یہ ہے کہ مشبہ ، مشبہ بہ اور وجہ شبہہ موجود ہو_ کہا گیا ہے کہ (مشبّہ)" پیغمبر اسلام (ص) کو اپنی امت کی طرف بھیجنا ہے ""مشبہ بہ" گذشتہ امتوں میں انبیائ(ع) کو بھیجنا ہے اور (وجہ شبہہ) ایسے حقائق ہیں جنکوگذشتہ آیات یا اسی


مورد بحث آیت سے استفادہ کیا جاسکتاہے _ ان حقائق میں سے خود ذات رسالت، وحی کا آنا، رسالت کی ذمہ داری ، اور رسول کو بھیجنے کا ہدف و مقصد (لتتلوا علیہم ...) امتوں کا برتاؤ، ان کا انجام ، لوگوں کی ہدایت اور گمراہی میں انبیاء (ع) کو بھیجنے کے بعد خداوند متعال کی روش و طریقہ (قل إن الله یضل من یشاء و یهدی الیہ من أناب) و ...وغیرہ ہیں _
3_ پیغمبراسلام (ص) کی بعثت اور امت سے پہلے متعدد امتوں کا مٹ جانا اور ظاہر ہونا او ر انبیاء (علیہم السلام) سے ان کا بہرہ مندہونا_
أرسلناك فی امة قد خلت من قبلہا امم
(خلّوا)" خلت " کا مصدر ہے اس کے معانی میں سے ایك معنی گذر جانا ہے اور امتوں کا گذرنا اورچلے جانا سے مراد، ان کی نابودی ہے (أرسلناك فی امة) یعنی امت کا رسول سے بہرہ مند ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان سے پہلے بھی امتیں تھیں اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ہر امت خداوند متعال کی طرف سے ایك رسول رکھتی تھي_
4_ لوگوں کے لیے قرآن مجید کی تلاوت کرنا پیغمبر اسلام کی ذمہ درای اور انہیں پیغمبر ی عطاکرنے کے مقاصدمیں سے تھا _
أرسلناك ... لتتلوا علیہم الذی اوحینا الیك

(تلاوت) " تتلوا " کا مصدر ہے جسکا معنی پڑھنا ہے (لتتلوا) (أرسلناك) کے متعلق ہے جو پیغمبر اسلام (ص) کی ذمہ داری اور ان کو پیغمبر بناکر بھیجنے کے مقصد کو بیان کرتاہے_

5_ قرآن مجید ايك ايسی حقيقت ہے کہ جسکو خداوند متعال نے وحی کے ذريعہ پيغمبر اسلام(ص) پر نازل فرمايا_

لتتلوا عليہم الذی اوحينا اليك

6_پيغمبر اسلام (ص) جس امت کی طرف مبعوث ہوئے انہوں نے خداوند رحمن سے کفر اختيار کيا_

وہم يکفرون بالرحمن

7_ قرآن مجيد اور پيغمبر اسلام(ص) پر جو وحی نازل ہوئي ہے اسکو قبول نہ کرنا، خداوند متعال اور اسکی رحمانيت سے کفر اختيار کرنے کے مترادف ہے _

لتتلوا عليہم الذين اوحينا اليك وہم يکفرون بالحرحمن

کيونکہ عصر بعثت کے لوگ خصوصاً اہل مکہ اور اس کے اطراف کے لوگ خداوند متعال کے معتقد تھے پس ( يکفرون بالرحمن ) سے مراد (لتتلوا عليہم ... ) کے قرينے کی وجہ سے قرآن مجيد کا انکار ہے اور قرآن مجيد کے انکار کو کفر الہی سے تعبير کرنا گويا اس نکتہ کی طرف اشارہ کرتاہے کہ قرآن مجيد کو قبول نہ کرنا اور اس سے انکاری ہونا ايسے ہی ہے جيسے خداوند متعال سے



کفر کيا گيا ہو_

8_ پيغمبر اسلام(ص) پر قرآن مجيد اور وحی کا نازل ہونا، خداوند متعال کی وسيع رحمت کا جلوہ ہے _

وہم يکفرون بالرحمن

9_ عصر بعثت کے لوگ خداوند متعال کو رحمن کے نام و صفت سے نہيں پہچانتے تھے اور اسی وجہ اس سے کفر کرتے تھے_

و ہم يکفرون بالرحمن

اکثر مفسرين کا نظريہ يہ ہے کہ عصر بعثت کے لوگوں کے کفر سے مراد، خداوند کے (الرحمان) کے اسم وصفت سے ناآگاہی ہے يعنی خداوند متعال کو اس اسم و صفت سے نہيں جانتے تھے اور جب قرآن مجيد ميں خداوند متعال کو اس نام (الرحمان) سے جب ياد کيا گيا تو اس سے انکاری ہوئے_ اور انہوں نے کہا ( رحمان) کون ہے اور کونسا خدا ہے _

10_ فقط خداوند رحمن ہی پيغمبر اسلام(ص) کا مربی اور مدبر ہے_

قل ہو ربی لا الہ الا ہو

11_ فقط خداوند متعال ہی لائق عبادت ہے _

لا الہ الا ہو

12_ ربوبيت الہی کا يقين ،انسان کو اسکی عبادت پر آمادہ کرتاہے_

لا الہ الا ہو

13_ فقط خداوند متعال کی ذات پر توکل کرنا چاہيئے_

عليك توکلت

(عليہ) کو (توکلت) پر مقدم کرنا حصر کا فائدہ کے ليے ہے _

14_پيغمبر اسلام(ص) کی توحيد، خداوند متعال پر توکل ميں ہے_

عليہ توکلت

15_ ربوبيت الہی اور اسکی وحدانيت پر يقين رکھنا ، انسان کو توکل ميں توحيد اختيار کرنے کی طرف لے جاتاہے _

ہو ربی لا الہ الا ہو عليہ توکلت

(عليہ توکلت) کا جملہ ربوبيت الہی اور اسکی وحدانيت جو (ہو ربي) ا ور (لا الہ الا اللہ) سے حاصل ہوتی ہے کے نتيجے کے مقام پر ہے_

16_ انسانوں نے، صرف خداوند متعال کی طرف لوٹنا ہے_

و إليہ متاب

(متاب) (تاب)کا مصدر ميمی ہے جو لوٹ کرآنے کے معنی ميں ہے _ باء پر کسرہ ياء متکلم کے حذف پر دلالت کرتاہے اور

(إليہ) کا اس پر مقدم ہونا حصر پر دلالت کرتاہے_


17_ ربوبيت الہی اور اسکی وحدانيت پر اعتقاد رکھنا انسان کے اس يقين کا پيش خيمہ ہے کہ وه خداوند متعال کی طرف حرکت کررہاہے اور اسکی طرف لوٹ کرجانا ہے _
ہو ربی ... إليہ متاب
(إليہ متاب) کا جملہ (عليہ توکلت ) کی طرح ربوبيت الہی اور اسکی وحدانيت کے نتيجے کی طرح ہے _
18_ خداوند متعال ،پيغمبر اسلام (ص) کو کافروں کے ساتھ برتاؤ کرنے اور ان کو جواب دينے کی تعليم دينے والا ہے _
قل ہو ربی ... و إليہ متاب
------------------------------------------------


اسماء وصفات :
رحمن 6 ، 10
الله تعالی کی طرف لوٹنا 16
الله تعالی :
الله تعالی کی تعليمات 18 ;الله تعالی کی خصوصيات 10 ،11، 13،16; الله تعالی کی رحمت کی نشانياں 8
الله کے رسول :1
امتيں :
امتوں ميں شباہت 3
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) اور تلاوت قرآن مجيد 4 ;آنحضرت(ص) اور کفار 18 ;آنحضرت(ص) کا توکل 14 ;آنحضرت(ص) کا مدبر 10 ، آنحضرت (ص) کا مربی 10 ; آنحضرت(ص) کا معلم 18 ; آنحضرت(ص) کی توحيد 14; آنحضرت(ص) کی ذمہ داری 4 ;آنحضرت(ص) کی نبوت 1;آنحضرت (ص) کی نبوت کا فلسفہ 4 ; حضرت محمد(ص) کو وحی ہونا 5 ، 8
انبياء :
انبياء کی تاريخ 3 ; رسالت انبياء سے شباہت 2
انسان :
انسانوں کا انجام 16
ايمان :
ايمان کا پيش خيمہ 17 ; ايمان کے آثار 12،15; توحيد پر ايمان 15; خداوند متعال کی ربوبيت پر ايمان 12 ،15; خداوند متعال کی طرف لوٹ جانے پر ايمان 17
تشبيہات قرآن :
حضرت محمد مصطفی (ص) کی رسالت کی تشبيہہ 20
توحيد :
توحيد ربوبی 10 ; توحيد عبادی 11 ;




توکل :
توکل کا سبب 15;خداوند متعال پر توکل 13 ، 14
ذکر :
ربوبيت الہی کا ذکر 12
عبادت:
عبادت الہی کا پيش خيمہ 12

عقیدہ :
توحید پر عقیدہ 17 ; ربوبیت الہی پر عقیدہ17
قرآن مجید :
قرآن مجید کا وحی ہونا 5 ،8;قرآن مجید کی تشبیہات 2 ; قرآن مجید کی تکذیب7 ;قرآن مجید کی تلاوت کی اہمیت 4
کفار :
خداوند متعال سے کفر کرنے والے 6;کفار سے برتاؤ کا طریقہ 18
کفر :
اللہ تعالی سے کفر 17 ; اللہ تعالی کی رحمانیت سے کفر 7 ،9; کفر کے موارد 7
گذشتہ امتیں :
گذشتہ امتوں کا نابودی ہوجانا 3 ; گذشتہ امتوں کی تاریخ 3; گذشتہ امتیں اور انبیاء (ع) 2
لوگ :
صدر اسلام کے لوگ اور رحمانیت الہی 9 ;صدر اسلام کے لوگوں کا کفر 6،9 ; صدر اسلام کے لوگوں کی جہالت 9
مسلمین :
مسلمین اور حضرت محمد (ص) 2
نظریہ کائنات:
توحیدی نظریہ کائنات 11; نظریہ کائنات اور ایڈیالوجی 12 ، 15 ، 17
وحی :
وحی کا جھٹلانا 7



وَلَوْ أَنَّ قُرْآناً سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَى بَل لِّلّهِ الأَمْرُ جَمِيعاً أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِينَ آمَنُواْ أَن لَّوْ يَشَاءُ اللّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعاً وَلاَ يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُواْ تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُواْ قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيباً مِّن دَارِهِمْ حَتَّى يَأْتِيَ وَعْدُ اللّهِ إِنَّ اللّهَ لاَ يُخْلِفُ الْمِيعَادَ (٣١)

اور اگر کوئي قرآن ایسا1_ ہو جس سے پہاڑوں کو اپنی جگہ سے چلایا جا سکے یا زمین طے کی جاسکے یا مردوں سے کلام کیا جا سکے (تو وہ یہی قرآن ہے )بلکہ تمام امور اللہ کے لئے ہیں تو کیا ایمان والوں پر واضح نہیں ہوا کہ اگر خدا جبراً چاہتا تو سارے انسانوں کو ہدایت دے دیتا اور ان کا فروں 2_پر ان کے کرتوت کی بنا پر ہمیشہ کوئي نہ کوئي مصیبت پڑتی رہے گی یا ان کے دیار کے آس پاس مصیبت آتی رہے گی یہاں تك کہ وعدہ الہی کا وقت آجائے کہ اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتاہے (31)

1_ نزول قرآن جو پہاڑوں کو حرکت میں لاتاہے، زمین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیتاہے ، مردوں کو زندہ کرتاہے وہ ان لوگوں کے لیے ہدایت کا چراغ نہیں بن سکتا جن کو خداوند متعال ہدایت نہ دینا چاہتاہو_
و لو أن قرء اناً سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی
(تسییر) "سیرت " کامصدر ہے جو حرکت دینے کے معنی میں آتاہے اور (تقطیع) "قطعت " کا مصدر ہے جو بہت گہرا سوراخ



کرنے کے معنی میں آتاہے یا ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے معنی میں آتاہے حرف باء تینوں مذکورہ جملات میں استعانت کے معنی میں ہے (بل اللہ الامر) کا جملہ اور (ان لو یشاء اللہ لھدی الناس) کا جملہ یہ بتاتاہے کہ" لو انّ "کا جواب شرط " لم تھیدوا إن لم یشاء اللہ"جیسا جملہ ہے_
2 _ وہ لوگ جو تلاوت قرآن مجید سے ہدایت حاصل نہیں کرتے اور آخرت پر ایمان نہیں لاتے حتی ان کے لیےمردے بھی زندہ ہوجائیں اور وہ آخرت کے حقائق کو ان کے لیے بیان کریں تب بھی وہ ہدایت نہیں پائیں گے _

و لو انّ قرء اناً ... كلم بہ الموتي
جملات (سيرت بہ الجبال) اور (قطعت بہ الارض) اور (كلم بہ الموتي) يہ ان معجزات كى حكايت كرتے ہيں جن كى كفار نے درخواست كى تھى مثلاً يہ كہا جاسكتاہے كہ جملہ (كلم بہ الموتي) اس بات كى طرف اشارہ كرتاہے كہ انہوں نے آخرت كے بارے ميں يقين پيدا كرنے كے ليے پيغمبر اسلام(ص) سے درخواست كى كہ مردوں كو زندہ كرے تاكہ مرنے كے بعد والى دنيا اورآخرت كے بارے ميں انہيں خبر ديں _
3_ وہ لوگ جو مشاہدہ كرنے اور قرآن مجيد جو پيغمبر اسلام(ص) پر نازل ہوا ہے كى تلاوت كرنے سے ہدايت نہيں پاتے وہ كسى نشانى و معجزے سے ہدايت حاصل نہيں كرسكيں گے _
و لو انّ قرء اناً سيّرت بہ الجبال ... بل للّٰہ الامر جميع
4 _ انسانوں كى ہدايت، خداوند متعال كے ہاتھ اور اسى كے اختيار ميں ہے _
و لو أنّ قرء اناً ... بل للّٰہ الامر جميع
(الامر) كا مصداق جو قرينہ " أفلم يأيئس ... أن لو يشاء الله لہدى الناس" اور "قل إن الله يضل من يشاء و يهدي ...) كى وجہ سے جو آيت 27 ميں ہے ، انسانوں كى ہدايت اور ضلالت ہے _
5_خداوند متعال تمام امور كا منشا و سبب ہے اور تمام چيزيں اس كے ہاتھ سے جارى و سارى ہيں_
لله الامر جميع
6_ مشيت الہى نافذ ہونے والى اور تخلف ناپذير ہے _
أن لو يشاء الله لہدى الناس جميع
7_ تمام لوگوں كا ہدايت يافتہ ہونا، مشيت اور تقاضا الہى نہيں ہے _
أن لو يشاء الله لهدى الناس جميع
يہ بات قابل ذكر ہے كہ يہاں مشيت سے مراد مشيت تكوينى ہے و گرنہ خداوند متعال مشيت تشريعى ميں تمام لوگوں كى ہدايت كو چاہتاہے_
8_عصر بعثت كے مؤمنين، ظہور معجزہ كے خواہاں تھے ت

825

كہ كفار، اسلام و قرآن كى طرف توجہ اور ميلان پيدا كريں _
افلم يائس الذين ء امنوا ان لو يشاء الله لہدى النّاس جميع
خداوند متعال كا مؤمنين پرجملہ "أفلم يأيئس الذين ء امنوا" كے ذريعہ اعتراض كرنا اس حقيقت كو بيان كرتاہے كہ ہدايت اور ضلالت دست الہى ميں ہے نہ معجزہ دكھانے ميں ، يہ اس بات كو بتاتاہے كہ مؤمنين يہ چاہتے تھے كہ كفار جو معجزات كى خواہش كرتے تھے وہ پورى ہونى چاہيئے ممكن ہے كہ وہ ہدايت حاصل كرليں_
9_ اس بات پر يقين ركھنا كہ لوگوں كى ہدايت مشيت الہى سے مربوط ہے نہ معجزات دكھانے سے اس سے مؤمنين كى يہ توقع كہ كفار كو معجزہ دكھا يا جائے وہ ختم ہوجاتى ہے _
أفلم يا يئس الذين ء امنوا ان لو يشاء الله لهدى الناس جميع
10_ لوگوں كى ہدايت مشيت الہى سے مربوط ہے يہ ايسے معارف ہيں كہ اہل ايمان كے ليے ضرورى ہے كہ ان كے بارے ميں يقين ركھيں _
أفلم يايئس الذين ء امنوا ان لو يشاء الله لهدى الناس جميع
(ييأس) كے فعل كے اندر ( يعلم ) كا معنى پوشيدہ ہے اور جملہ ( أن لو يشاء الله ...) (يعلم) كے فعل كے ليے مفعول ہے اور "ييأس" كا متعلق محذوف ہے اس پر قرينہ جملہ ( من اہتداۂعم) كا سياق ہے اس صورت ميں جملہ " افلم ييأس ..." كا معنى يوں ہوگا : كيا اہل ايمان يہ نہيں جانتے كہ اگر خداوند متعال چاہتا تو تمام انسانوں كو ہدايت كرديتاتو كيا وہ اس سے نااميد نہيں ہوگئے كہ كافر لوگ( جو قرآن مجيد كے ہوتے ہوئے ايمان نہيں لائے) وہ ہدايت حاصل كريں_
11_ عصر بعثت ميں مكہ اور اس كے اطراف كے كفار، سخت اورمٹا دينے والى مصيبتوں ميں مبتلا تھے_
و لايزال الذين كفروا تصيبهم بما قارعة او تحل قريباً من دارہم
(قرع) كا معنى ايك شيء كو دوسرى شيء پر مارناہے اور (قارعة) كا معنى مارنے كے ہے يہ لفظ ايك محذوف موصوف جيسے (مصيبة)كى صفت ہے اور (تحلّ) ميں ضمير ( قارعة) كى طرف پلٹتى ہے اور (لا يزال ...) كے جملے كا سياق

قضیہ خارجیہ کے جملے کی حکایت کرتاہے اس وجہ سے (الذین کفروا) کا جملہ مخصوص کفار کی طرف اشارہ کرتاہے مفسرین کے نزدیك وہ کفار مکہ ہیں تو اس لحاظ سے (دار) سے مراد مکہ ہے اور (قریباً من دارہم ...) سے مراد اطراف اورجوار مکہ ہے _
12_ عصر بعثت کے لوگوں کا کفر کو اختیار کرنا اور قرآن مجید اور پیغمبر اسلام(ص) سے ان کی مخالفت کرنا ان پر سخت اور تباہ و برباد کردینے والی مصیبتوں کا سبب بنا_

826

و لا یزال الذین کفروا تصیبهم بما صنعوا قارعة او تحلّ قریباً من دارہم
مذکورہ بالا معنی حرف باء جو (بما صنعوا) ہے اسکو سببیت قرار دینے سے حاصل ہوا ہے او رجملہ (ما صنعوا) سے مراد گذشتہ آیات کے قرینہ کی وجہ سے قرآن کا انکار اور پیغمبر اسلام کی رسالت کی مخالفت اور اسطرح کی باتیں ہیں _
13_کسی علاقہ کے اطراف اور اگرد نواح میں امن کا نہ ہونا، اس علاقے کی سلامتی کے ختم ہونے کا سبب ہے_
او تحل قریباً من دارہم
اطراف اور جوار مکہ میں ناامنی کا ہونا اس علاقے کے لیے خوف و تہدید کا موجب بنا اس سے مذکورہ معنی کو حاصل کیا گیا ہے _
14_ وہ لوگ جو قرآن مجید اور پیغمبر اسلام (ص) کی رسالت کے ساتھ جنگ کرنے پر اتر آتے ہیں ان کے لیے دنیاوی عذابوں میں گرفتار ہونے کا خطرہ ہے_
و لا یزال الذین کفروا تصیبهم بما صنعوا قارعة
15_ کفار کی شکست و نابودی اور اہل ایمان کی کامیابی ، خداوند متعال کی طرف سے کفار کے لیے دھمکی اور عصر بعثت کے مؤمنین کے لیے خوشخبری تھي_
حتی یاتی و عدالله
16_ قرآن مجید کی پیشگوئیوں میں سے یہ ہے کہ مکہ اور اس کے اطراف کے کفار شکست کھائیں گے _
لا یزال الذین کفرواتصیبهم بما صنعوا قارعة حتی یأتی و عدالله
17_ خداوند متعال کے وعدے قطعی اور تخلف ناپذیر ہیں _
إ ن الله لا یخلف المیعاد
18_ " عن ابی جعفر (ع) فی قولہ: " و لا یزال الذین کفروا تصیبهم بما صنعوا قارعة" و ہی النقمة" او تحل قریباً من دارہم " فتحل بقوم غیرہم فیرون ذلك و یسمعون بہ والذین حلت بهم عصاة کفار مثلهم و لا یتعظ بعضهم ببعض و لن یذالوا کذلك " حتی یاتی وعد الله" الذی و عد المؤمنین من النصر و یخزی الله الکافرین(1)
امام باقر (ع) سے خداوند متعال کے اس قول ( و لا یزال ...) کے بارے میں روایت ہے کہ (قارعہ ) سے مراد، مصیبت ہے اور جملہ (او تحلّ قریباً من دارہم ) سے مراد یہ ہے (یعني) عقوبت و مصیبت کسی دوسری قوم پر آئے گی یہ ان کو دیکھیں گے اور سنیں گے _ جو ان کي
.............

**1) تفسیر قمی ج1 ص 365 ; نورالثقلین ج/ 2 ص 507 ح 141_**

827

طرح کافر اورگنہگار ہیں (لیکن)بعض دوسروں سے کوئي نصیحت حاصل نہیں کرتے اور وہ ہمیشہ ایسے ہی رہتے ہیں یہاں تك کہ وعدہ الہی ان تك پہنچ جائے _(و حتی یاتی وعد الله ...) یہ وہی وعدہ ہے جو مؤمنین کو دیا گیا ہے کہ خداوند متعال ان کو کامیاب و کامران کرے گا اور کافروں کو ذلیل و خوار کرے گا_
---------------------------------------------------
اسلام :
صدر اسلام کی تاریخ 11
آنحضرت(ص) :

آنحضرت(ص) کے ساتھ دشمنی کے آثار 12 ، 14
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا ہدایت دینا 4;اللہ تعالی کی دھمکیاں 15; اللہ تعالی کی مشیت 7 ; اللہ تعالی کی مشیت کا حتمی ہونا 6 ;اللہ تعالی کی مشیت کے آثار 1 ، 9 ،10 ;اللہ تعالی کے وعدوں کا حتمی ہونا 17 ;اللہ تعالی کے وعدے 15 ، 18
امور:
امور کا منشاء و سبب 5
ایمان :
ایمان کے آثار 9
توحید :
توحید افعالی 5
روایت: 18
عذاب:
دنیاوی عذاب کے اسباب 14
قارعہ :
قارعة سے مراد 18
قرآن مجید :
قرآن مجید سے دشمنی کے آثار 12 ، 14;قرآن مجید کا کردار 3; قرآن مجید کی پیشگوئي 16 ;قرآن مجید کی تلاوت کے آثار 2 ، 3
کفار:
صدر اسلام کے کفار کی شکست 15; صدر اسلام کے کفار کی ہلاکت 15;صدر اسلام کے کفار کے مصائب 11;کفار اور آخرت پر ایمان 2 ; کفار اور آنحضرت محمد(ص) 12;کفار اور اسلام 8; کفار اور قرآن مجید 8; کفار پر معجزے کا بے اثر ہونا 1، 2 ،3; کفار کا عبرت حاصل نہ کرنا 18;کفار کا ہدایت حاصل نہ کرنا 1 ، 2 3;کفار کی ذلت 18 ; کفار کی سزا 18
کفر:
آنحضرت(ص) سے کفر 12; قرآن مجید سے کفر 12 کفر کے آثار 12
مؤمنین :



صدر اسلام کے مؤمنین سے وعدہ 15 ; صدر اسلام کے مؤمنین کی کامیابی 18 ;مؤمنین سے وعدہ 18 ; مؤمنین کی ذمہ داری 10;مؤمنین کی کامیابی 18
مسلمین :
صدر اسلام کے مسلمین کی خواہشات8
مصیبت :
مصیب کے اسباب 12
معجزہ :
پہاڑ کو حرکت دینے کا معجزہ 1; زمین کو سوراخ کرنے اور توڑنے کا معجزہ 1 ; مردوں کاکلام کرنے کا معجزہ2; مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ1; معجزہ اقتراحی 8; معجزہ اقتراحی کے موانع 9 ; معجزہ کا کردار 9
مکہ :
اطراف مکہ کے کافروں کی شکست 16 ; اطراف مکہ کے کفاروں کی ہلاکت 16 ;اطراف مکہ کے کافروں کے مصائب 11;مکہ کے کافروں کی شکست 16; مکہ کے کافروں کی ہلاکت 16;مکہ کے کافروں کے مصائب 11
نا امني:

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُواْ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ (٣٢)
پیغمبر آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا گیا ہے تو ہم نے کافروں کو تھوڑی دیر کی مہلت دیدی اور اس کے بعد اپنی گرفت میں لے لیا تو کیسا سخت عذاب ہوا(32)

1_ پیغمبر اسلام سے پہلے متعدد انبیاء مبعوث بہ رسالت ہوئے_
و لقد استہزی برسل من قبلك
2_ گذشتہ امتوں میں سے چند گروہ اپنے پیغمبروں کی رسالت کے منکر ہوگئے_
فأمليت للذين كفرو


3_ گذشتہ امتوں کے کفار اپنے پیغمبروں کا مذاق اور مسخرہ کرتے تھے_
و لقد استهزی برسل من قبلك فامليت للذين كفرو
4_ خداوند عالم، پیغمبروں سے کفر کرنے والوں اور مذاق اڑانے والوں کو مہلت دیتا اور فوراً انکو عذاب نہیں دیتاتھا_
فأمليت للذين كفرو
(املاء) "امليت" کا مصدر ہے جو مہلت دینے کے معنی میں آتاہے اور تاخیر میں ڈالنے اور عمر طولانی کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے _
5_ خداوند متعال مدتوں کے بعد اور زمانے کے گزرنے کے بعد کفر کرنے والوں اور انبیاء (ع) کا مذاق اڑانے والوں کو اپنی عقوبتوں اور عذاب میں مبتلا کردیتا تھا_
فأمليت ... ثم أخذتهم فكيف كان عقاب
6_ کافروں کے عذاب میں تأخیر کرنا، خداوند متعال کی سنتوں و طریقوں میں سے ہے_
و لقد استهزيء برسل من قبل فامليت للذين كفرو
کیونکہ عذاب کی تأخیر تمام کفار کے لیے تھی اس یہ استفادہ (کہ یہ سنت و طریقہ الہی ہے ) ہوتاہے _
7_ کفار پر بغیر کسی مہلت کے ان پر نزول عذاب کی توقع کرنا، نامناسب توقع ہے _
و لقد استهزی برسل من قبلك فأمليت للذين كفرو
8_ الله تعالی کے عذاب سخت اور دردناك ہیں_
فكيف كان عقاب
اوپر والے جملہ میں استفہام تعجب کے لیے ہے اور شدت عقوبت و عذاب کی حکایت کرتاہے اور (عقاب) كي"با" پركسره (ياء متكلم) کے حذف پر دلالت کرتا ہے _ يعنى (عقابي) تھا_
9_ انبیاء (ع) کا مذاق اڑانے والوں اور ان کی رسالت کا انکار کرنے والوں پر عذاب، خداوند متعال کی سنتوں میں سے ہے
_
ثم اخذتہم فكيف كان عقاب
10_ خداوند متعال کی پیغمبر اسلام(ص) اور اسکے مؤمنین کو دلداری اور تسلی دینا _
و لقد استهزی برسل من قبلك ... ثم اخذتہم فكيف كان عقاب
گذشتہ امتوں کے مزاق اڑانے اور ان کو سزا دینے کے بیان کرنے کا مقصد اس قرینے کے ساتھ کہ مخاطب پیغمبر اسلام (ص) ہیں حضرت(ص) کو تسلی دینا مقصود ہے _


11_ گذشتہ امتوں کے مذاق اڑانے والے اور کفر اختیار کرنے والوں پر عقوبتوں اور عذابوں کا نازل ہونا یہ دلیل ہے کہ وہ کفار خداوند متعال کے وعدہ اور وعیدوں و دھمکیوں کی مخالفت اور بے پروائي میں بہت آگے بڑھ گئے تھے_
إن الله لا يخلف الميعاد ... و لقد استهزی برسل من قبل ... ثم اخذتہم

(ثم أخذتم ... ) کی آیت جو مورد بحث ہے وہ (حتی یأتی و عد اللہ إن اللہ لا یخلف المیعاد) کے لیے دلیل ہے_

-----------------------------------------------


آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) کو تسلی دینا 10
اللہ تعالي:
اللہ تعالی کی دھمکیوں کا حتمی ہونا11 ; اللہ تعالی کی سزاؤں کی خصوصیات 8; اللہ تعالی کی سزائیں 5; اللہ تعالی کی سنتیں 6،9 ; اللہ تعالی کی مہلت دینا4
اللہ تعالی ی سنتیں اور عادتیں :
مہلت دینے کی سنت :6
انبیاء (ع) :
آنحضرت(ص) سے پہلے انبیاء علیہم السلام کا ہونا 1 ; انبیاء علیہم السلام کا مزاق اڑانا 3 ;انبیاء (ع) کا مذاق اڑانے والوں پر عذاب 9 ;انبیاء(ع) کا مذاق اڑانے والوں کو مہلت دینا 4 ، 5; انبیاء (ع) کا مذاق اڑانے والوں کی سزا 5 ; انبیاء (ع) کی تاریخ 1
بے جا توقعات : 7
سزا :
سزا کے مراتب 8
عذاب:
عذاب میں تأخیر 4 ، 5 ، 6 ، 7
کفار :
کفار پر عذاب 9 ; کفار پر عذاب کی درخواست 7 ;کفار کو مہلت 4 ، 5 ، 6; کفار کی سزا 5
گذشتہ امتیں :
گذشتہ امتوں کی تاریخ 2 ، 3 ; گذشتہ امتوں کے کفار 2;گذشتہ امتوں کے کفار کا مذاق اڑانا 3 ; گذشتہ میں سے کے کفار کی سزا 11 ; گذشتہ امتوں کے مذاق اڑانے والوں کی سزا 11
مؤمنین :
مؤمنین کو تسلی اور دلداری دینا 10


831

أَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَجَعَلُواْ لِلّهِ شُرَكَاء قُلْ سَمُّوهُمْ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لاَ يَعْلَمُ فِي الأَرْضِ أَم بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُواْ مَكْرُهُمْ وَصُدُّواْ عَنِ السَّبِيلِ وَمَن يُضْلِلِ اللّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (٣٣)

کیا وہ ذات جو ہر نفس کے اعمال کے نگران ہے اور انھوں نے اس کے لئے شریك فرض کرلئے ہیں تو کہئے کہ ذرا شرکاء کے نام تو بتائو تم خدا کو ان شرکا کی خبر دے3_رہے ہو جن کی ساری زمین میں اسے بھی خبر نہیں ہے یا فقط یہ ظاہری الفاظ ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ کافروں کے لئے ان کا مکر آراستہ ہوگیاہے اور انھیں راہ حق سے روك دیا گیا ہے اور جسے خدا ہدایت نہ دے اس کا کوئي ہدایت کرنے والا نہیں ہے (33)

1_ انسانوں کا موجود ہونا اور ان کی دستاویزات اور ان کے امور کا نظم و ضبط خداوند متعال کے ہاتھ میں ہے_
أفمن کان ہو قائم علی کل نفس بما کسبت

(کسی پر قائم ہونے) کے معنی یہ ہیں کہ ان کی زندگی کے تمام امور اختیار میں رکھنا امور میں تدبیر ، نظم و ضبط دینا ہے اور (بمالسبت ) میں باء (مع) کے معنی میں ہے اور (من ہو ...) سے مراد، خداوند متعال ہے اس صورت میں (من ہو قائم ...) سے مراد یہ ہے کہ خداوند متعال انسانوں کوخلق و قائم کرنے والا ہے اور وہ چیز جو انہوں نے حاصل کی ہے _ اور ان کے ہاتھ

2_ كوئي شيء اور كوئي شخص(اہل شرك و غيره كے معبودوں ميں سے) خداوند متعال كے ہم پلہ نہيں ہے اور انسانوں كے امور ميں نظم و ضبط دينے اور انكوقائم كرنے اور چلانے كى قدرت نہيں ركھتا_

أفمن ہو قائم على كل نفس بما كسبت

(أفمن ہو) ميں "من" مبتدا ہے اور اسكى خبر شبہہ جملہ جيسے( كمن ليس كذلك) ہے _

3_ مشركين اس بات كا اعتراف كرنے كے باوجودكہ لوگوں كے امور كو چلانے والا خداوند متعال ہے پھر بھى اس كے متعدد شركاء كے قائل ہوگئے _

أفمن ہو قائم على كل نفس بما كسبت و جعلوا اللّه شركاء

4_ لوگوں كے امور ميں نظم و ضبط دينا اور ان كو چلانا پرستش اور عبادت كے علائق معبود كى خصوصيات ميں سے ہے_

أفمن ہو قائم على كل نفس بما كسبت و جعلوا اللّه شركاء

5_اہل شرك كے معبود، عبادت و پرستش كى شائستگى اور خدائي خصوصيات سے خالى ہيں _

قل سموہم

(سموا) كا مصدر (تسمية) ہے جسكا معنى نام ركھنا يا نام لينا ہے اور خيالى معبودوں كے نام لينے سے مراد خداوند عالم كى خصوصيات كو بيان كرنے كے قرينے كے مقابلہ ميں يہ ہے كے ان كى صفات بيان كى جائيں صرف نام لينا كا فى نہيں ہے كہ يہ كہا جائے كہ فلاں بت كا نام لات يا عزى و غيره ہے _

6_ اہل شرك كے خداؤں كى صفات كى طرف توجہ كرتے ہوئے انسان كے اطمينان كے ليے كافى ہے كہ وه خداوند متعال كے شريك نہيں ہيں اور لائق عبادت و پرستش نہيں ہيں_

قل سموہم

جملہ ( قل سموہم) ان سے كہو كہ اپنے خيالى خداؤں كى صفات بيان كريں اصل ميں يہ استدلال ہے كہ شرك كے تصور كى كوئي بنياد نہيں ہے _ يعنى تم خود ہى بتوں كى خصوصيات كو شمار كرو اوريہى كافى ہے _ كہ سمجھ لو كہ وه الوہيت اور ربوبيت كے لائق نہيں ہيں اور وه شريك خدا بننے كى صلاحيت نہيں ركھتے _

7_ خداوند متعال اپنے كسى شريك كے بارے ميں بے اطلاع ہے_

ام تنبؤنہ بما لا يعلم فى الارض

(تنبيي) (تنبؤنہ) كا مصدر ہے جو خبر دينے اور اطلاع دينے كے معنى ميں آتاہے(فى الارض) ( ما ) كے ليے قيد ہے اور دوسرے لفظوں ميں ضمير محذوفى كے ليے حال ہے جو لفظ (ما) كى طرف لوٹتى ہے اسى وجہ سے(أم تنبؤنہ ...) كا معنى يہ ہوگا كہ كيا خداوند متعال كو اسكى خبر ديتے ہو جسكے بارے ميں وه نہيں جانتا _ خداوند متعال كا كسى شيء كے بارے ميں اطلاع نہ ركھنا يہ كنايہ ہے كہ وه شيء وجود نہيں ركھتي_



8_ اسكى طرف توجہ كرتے ہوئے كہ خداوند متعال كسى كو اپنے شريك ہونے كى حيثيت سے نہيں جانتا يہ بات انسان كو توحيد كى طرف ميلان اور شرك كى طرف جھكنے سے روكتى ہے _

ام تنبؤنہ بما لا يعلم فى الارض

9_ مشركين كا يہ دعوى كہ خداوند متعال كے ليے شريك ہے يہ دعوى حقيقت سے خالى اورباطل پر مبنى ہے _

ام يظہر من القول

(ظاہر من القول) يعنى ايسى كلام جو واقعيت نہيں ركھتى اور حقيقت سے خالى ہے (بظاہر) ايك فعل محذوف كے متعلق ہے اسكى كلام يا تقدير ميں يوں ہوگا (قل ...ام تسمونہم شركاء بظاہر من القول)كہہ دو بلكہ اس ظاہرى گفتگو سے جو كہ واقعيت سے خالى ہے ان كو خدا كے شريك قرار ديتے ہو_

10_ اہل شرك كا عقيده جب كہ يہ واضع ہے كہ وه باطل ہے اور اس كے ليے كوئي دليل نہيں ہے تب بھى ايسا عقيده تھا جو ان كے ليے مزين و ظاہرى سجاوٹ كے ساتھ تھا_

بل زين للذين كفروا مكرہم

(مكرہم ) سے مراد عقيده مشركين ہے يعنى خداوند متعال كے ليے شريك قرار دينا ، اور ان شريكوں كى پرستش كرنا ہے

کیونکہ یہ ایسی شيء ہے جو ان کے لیے زینت دی گئي ہے اور بناوٹ اور سنوار کرمزّین کی گئي ہے _
11 _ خداوند متعال کے لیے شریك خیال کرنا اور جھوٹے معبودوں کی پرستش یہ ایسا عقیدہ تھا جو مکر و حیلہ سے پرورش پایا ہواتھا _
بل زین للذین کفروا مکرہم
شرك کرنے کو مکر و حیلہ سے توصیف کرنا اور نام دینا اس نکتے کی طرف اشارہ کرتاہے کہ شرك اور غیر اللہ کی پرستش و عبادت کی اساس و بنیاد مکر و حیلہ ہے_
12 _مشرکین اپنے جھوٹے خداؤں کی عبادت و پرستش میں اپنے آپ کو دھوکا دیے ہوئے تھے_
بل زیّن للذین کفروا مکرہم
یہ کہ (زین) کا فاعل محذوف کیا ہے ؟ اسمیں چند احتمالات ہیں 1 _ شیطان 2 _ کفرو شرك کرنے والوں کے سردار 3_ خود کفار مذکورہ بالا معنی اس بنیادپر ہے کہ تیسرا احتمال ہو_ تو اس صورت میں معنی یوں ہوگا " زین الکافرون لانفسہم مکرہم " اسکا معنی یہ ہے کہ کفار اپنے شرك کو بے بنیاد دلیلوں سے توجیہ کرتے اور پھر آہستہ آہستہ ان کو زیبا اور خوبصورت دیکھتے ہیں _
13 _ انسان کا جھکاؤ خوبصورت چیزونکی طرف ہوتاہے_
بل زین للذین کفروا مکرہم
4 1_مشرکین صحیح اور و منطقی راستے ( توحید ) کے راستے سے ہٹ گئے تھے_
و صدّوا عن السبیل



15_ مشرکین کا خود کو فریب دینا اور شرك کے خیالی تصور کو مزین دیکھنا ان کو توحید کی طرف جھکاؤ سے روکتاہے _
و صدوا عن السبیل
(صدّ) (صدّوا) کا مصدر ہے جسکا معنی لوٹاناہے اور ظاہراً یہ ہے کہ (صدوا ) کا فاعل محذوف ہے جو مکر و حیلہ ہے جو اصل میں مشرکین کے شرك اختیار کرنے کا سبب ہے_
16_ خداوند متعال، مشرکین کو گمراہ کرنے والا ہے _
و من یضلل اللہ فما لہ من ہاد
17_ جسکو خداوند متعال گمراہ کرتاہے کوئي بھی اسکی ہدایت نہیں کرسکتا_
و من یضلل اللہ فما لہ من ہاد
18_ انسان کی ہدایت و گمراہی خداوند متعال کے دست قدرت اور اختیار میں ہے _
و من یضلل اللہ فمالہ من ہاد
19_جھوٹے خداؤں کو انتخاب کرنے میں مشرکین کا فریب اور حیلہ سبب بنا ہے کہ خداوند عالم کا ارادہ ان کی گمراہی کے متعلق ہوجائے_
بل زین للذین کفروا مکرہم ... و من یضلل اللہ فمالہ من ہاد
قرآن مجید ایك اعتبار سے حیلہ و مکر کو مشرکین کی گمراہی کا سبب سمجھتاہے اور دوسرس طرف سے خداوند متعال کو ان کی گمراہی کا سبب شمار کرتا ہے _
یہ دو حقیقتیں ان نکات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ یہ صحیح ہے خداوند متعال گمراہ کرنے والا ہے لیکن اسکا سبب انسان خود فراہم کرتاہے او رحقیقت میں ان کو گمراہ بنانے میں ان کے خود اپنے عقیدے کی سزا ہے _
20_ انسان اپنی ہدایت اور گمراہی میں مناسب کردار ادا کرتاہے_
بل زین للذین کفروا مکرہم ... و من یضلل اللہ فمالہ من ہاد
21_ " عن ابی الحسن الرضا (ع) قال إ علم ... إن اللہ تبارك و تعالی ... قائم لیس علی معنا انتصاب و قیام علی ساق فی کبد کما قامت الاشیاء و لکن " قائم" یخبر أنہ حافظ و اللہ ہو القائم علی کل نفس بما کسبت (1)
امام رضا (ع) سے روایت ہے کہ حضرت (ع) نے فرمایا یہ جان لو ... کہ خداوند تبارك و تعالی قائم ہے اسکا معنی یہ نہیں کہ وہ کھڑا ہے اور آسمان کے درمیان اپنے پاؤں کے ساتھ کھڑا ہوا ہے جسطرح چیزیں کھڑی ہوتی ہیں اور قیام میں ہوتی

ہیں بلکہ (خداوند متعال) قائم ہے اس معنی کے ساتھ کہ وہ حافظ و محافظ ہے فقط خداوند متعال کی ذات ہے جو ہر انسان کی محافظ ہے اور جو اس نے کما یاہے اور حاصل کیا ہے اسکا بھی محافظ ہے _

.............

**1) کافی ج1 ص 121 ح2 ; نورالثقلین ج2 ص 508 ح 142_**



------------------------------------------------

الله تعالی :
الله تعالی کا بے مثل و مثال ہونا 2 ، 7 ; الله تعالی کا پاك و پاکیزہ ہونا 7 ; الله تعالی کا ہدایت دینا الله 18; تعالی کی خالقیت 1 ; الله تعالی کی خصوصیات 2 ;الله تعالی کی ربوبیت 1 ; الله تعالی کی قدرت2 ;الله تعالی کی گمراہی 16،17 ;الله تعالی کے قیام سے مراد 21 ;الله تعالی کے گمراہ کرنے کا سبب 19 ;الله تعالی کے گمراہ کرنے کی خصوصیات 17
ایمان :
توحید پر ایمان لانے کا سبب 6
توحید :
توحید ربوبی 1 ، 2
جھکاؤ :
توحید کی طرف جھکاؤ کا سبب 8 ; توحید کی طرف جھکاؤ کے موانع 15;زیبائي اور خوبصورتی کی طرف جھکاؤ 13
خود :
خود اپنے ساتھ ساتھ مکر 12 ;خود اپنے ساتھ ساتھ مکر کے آثار 15 ، 19
ذکر :
ذکر کے آثار 8
روایت : 21
شرك :
شرك کا باطل و بے دلیل ہونا 9 ; شرك کا بے منطق و دلیل ہونا10; شرك کا سبب11; شر ك کو مزین کرنا 10 ;شرك کے باطل ہونے کاہونے کی وضاحت 10;شرك کے مزین کرنے کے آثار 15; شرك کے موانع 8
گمراہ لوگ :
گمراہ لوگوں کا ہدایت کو قبول نہ کرنا 17
گمراہی :
گمراہی کا پیش خیمہ 20 ; گمراہی کا منشا وسبب 18
مشرکین :
مشرکین اور توحید 14; مشرکین کا اقرار 3 ; مشرکین کا شرك عبادی 12; مشرکین کا عقیدہ 3 ، 10;مشرکین کا محروم ہونا 14; مشرکین کا مکر 12 ، 15; مشرکین کی گمراہی کا سبب16; مشرکین کی ہٹ دھرمی 3 ; مشرکین کے معبودوں کا باطل ہونا 9 ; مشرکین کے معبودوں میں صلاحیت کا نہ ہونا 5 ، 6; مشر کین کے مکر کے آثار 19
معبود :
معبود کی ربوبیت 4
معبودیت :
معبودیت کا معیار4
مکر:
مکر کے آثار 11

موجودات:
موجودات کا عاجز ہونا 2
نظریہ کائنات :
توحیدی نظریہ کائنات 1 ، 2
ہدایت :
ہدایت سے محروم 14 ;ہدایت کا پیش خیمہ 20 ; ہدایت کا منشا و سبب 18

تفسير راهنما جلد 8

لَّهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الآخِرَةِ أَشَقُّ وَمَا لَهُم مِّنَ اللّهِ مِن وَاقٍ (٣٤)
ان کے لئے زندگانی دنیا میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو اور زیادہ سخت ہے اور پھر اللہ سے بچانے والا کوئي نہیں ہے (34)

1_ کفار،مشرکین، گمراہ لوگ اور وہ جو انبیاء علیہم السلام کا مسخرہ اڑاتے ہیں دنیا و آخرت کے سخت عذابوں میں گرفتار ہوں گے_
لہم عذاب فی الحی وۃ الدنیا ولعذاب الآخرۃ اشق
(لہم) کی ضمیر سے مراد آیت 32،31کے قرینے کی وجہ سے کفار،مشرکین ،مذاق اڑانے والے اور گمراہ لوگ ہیں_
2_آخرت کے عذاب، دنیا کے عذابوں کی نسبت بہت سخت اور خطرناک ہیں_
و لعذاب الآخرۃ اشق
"أشق" اسم تفضیل ہے (شقّ ) کے مصدر سے ہے _ اور اشق کا معنی سخت اور دشوار ہوناہے_
3_عذاب الہی کے نازل ہونے میں کوئي بھی رکاوٹ نہیں بن سکتا_
و ما لہم من اللہ من واق
(واق ) (وقایۃ)کے مصدر سے اسم فاعل ہے جسکا معنی محفوظ رکھنا اور محافظت کرنے کے ہے اور (من اللہ) سے مراد اس سے پہلے والے جملات کو مدنظر رکھتے ہوئے(من عذاب اللہ) ہے_


4_ اہل شرک کے معبود، ان کو اللہ کے عذابوں سے نجات دینے پر قادر نہیں ہیں_
و ما لہم من اللہ من واق
کیونکہ گفتگو مشرکین کے بارے میں ہورہی ہے اس وجہ سے (واق) کا مصداق جو مورد نظر ہے و ہ اہل شرک کے معبود ہیں_
------------------------------------------------
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے عذابوں سے نجات 4;اللہ تعالی کے عذابوں کا حتمی ہونا 3
انبیاء:
انبیاء (ع) کا مذاق اڑانے والوں کا عذاب 1
انسان:
انسانوں کا عاجز ہونا 3

عذاب :
اخروی عذاب کی سختی 2; اخروی عذاب کی شدت 1 ; اخروی عذاب کے مستحق 1; دنیاوی عذاب کی سختی 1 ; دنیاوی عذاب کے مستحق 1 ; عذاب کے مراتب 1 ، 2
کفار:
کفار کا عذاب 1
گمراہ لوگ:
گمراہ لوگوں کا عذاب 1
مشرکین :
مشرکین کا عذاب 1;مشرکین کے معبودوں کا عاجز ہونا 4

مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ أُكُلُهَا دَآئِمٌ وِظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَواْ وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ (٣٥)
جس جنت کا صاحبان تقوی سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی مثال یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور اس کے پھل دائمی ہوں گے اور سایہ بھی ہمیشہ رہے گا_یہ صاحبان تقوی کی عاقبت ہے اور کفار کا انجام کار بہرحال جہنم ہے (35)

1_ تقوی اختیار کرنے والوں کے لیے خداوند متعال كي طرف سے بہشت کا وعدہ و خوشخبری ہے _

838
مثل الجنّة التی وعد المتقون
2_ وہ لوگ جوشرك سے دور رہتے ہیں اور انبیاء (ع) کا مذاق اڑانے اور ان سے کفر کرنے سے ڈرتے ہیں وہ بہشت میں جائیں گے_
مثل الجنّة التی وعد المتقون ... تلك عقبى الذين اتقو
(متقون) اور (الذين اتقوا) کے اولین مصداق، آیات گذشتہ کی روشنی میں وہ لوگ ہیں جو شرك اور انبیاء کا مذاق اڑانے اور ان سے کفر کرنے سے ڈرتے ہیں_
3_ بہشت میں بہت زیادہ نہریں ہیں_
مثل الجنّة ...تجری من تحتہا الانہار
مذکورہ بالا معنی لفظ(انہار) کے جمع ہونے سے استفادہ ہوتاہے_یہ بات قابل ذکر ہے کہ (مثل) کے معانی میں سے ایك معنی صفت اور خصوصیت ہے_
4 _بہشت کی نہریں درختوں کے نیچے سے جاری ہوں گي_
تجری من تحتہا الانہار
5_بہشت اپنے اندر میوے اور مختلف کھانے والی چیزیں اور دل پسند ہوا رکھنے والی ہے _
أكلہا دائم و ظلہ
(أكُل) ثمر اور میوہ کے معنی میں ہے ، کبھی عام خوراك اور کھانے والی چیزوں پر بھیبولا جاتا ہے (ظلّ) سایہ کے معنی میں ہے اور آیت شریفہ میں دل پسند آب و ہوا ہونے کے لیے کنایہ ہے_
6_ بہشت کے میوے اور کھانے والی چیزیں اور اسکی دل پسند آب و ہوا ہمیشہ اور ختم ہونے والی نہیں ہے_
اكلہا دائم و ظلہ
(ظلہا ) مبتداء ہے اور اسکی خبر (دائم) ہے جو تقدیر میں ہے_
7_ انسان، دنیا کی زندگی میں بہشت کا صحیح تصور اور اسکی خصوصیات کو درك کرنے سے قاصر ہیں_
مثل الجنة التی وعد المتقون
بعض مفسرین اس کے قائل ہیں کہ(مثل) کا لفظ آیت شریفہ میں شبیہ اورمانند کے معنی میں آیاہے اور اس نکتہ کی طرف اشارہ کرتاہے وہ چیزیں جو بہشت کے عنوان سے بیان ہوتی ہیں وہ مشابہ کے عنوان سے ہیں_ وگرنہ واقعیت اور حقیقت اس کے علاوہ ہے کہ جسکی توصیف بیان کرنا ممکن نہیں کیونکہ انسان کے لیے اس دنیا کی مختصر و تنگ زندگی میں اسکا درك کرنا اسکی قدرت و توان میں نہیں ہے_

8_ بہشت، تقوی اختیار کرنے والی کی جزاء ہے_
تلك عقبى الّذين اتقو
9_ جہنم کی آگ کافروں کی سزا ء ہے_
و عقبى الكافرين النار
10_ مشرکین، کافروں کے گروہ اور موحدین تقوی اختیار کرنے والوں میں سے ہیں_


تلك عقبى الذين اتقوا و عقبى الكافرين النار
11_" قال ابوعبدالله (ع) : إن ناركم ہذہ جزؤ من سبعين جزء اً من نار جہنم و قد أطفئت سبعين مرة بالماء ثم التہبت ... (1)
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ حضرت (ع) فرماتے ہیں بے شك یہ تمہاری آگ (دنیا كي) جہنم كی آگ کے ستر درجوں میں سے ایك درجہ ہے کہ جس کو ستر مرتبہ پانی سے خاموش کیا گیا ہے پھر وہ شعلہ ورہوگئي ہے _
------------------------------------------------

الله تعالی :
الله تعالی کی بشارتیں 1; الله تعالی کے وعدے1
انبیاء :
انبیاء (ع) کا مذاق اڑانے سے اجتناب کرنے کے آثار 2
انسان:
انسانوں کا عاجز ہونا7
بہشت:
بہشت کو درك کرنے سے عاجز ہونا 7; بہشت کے اسباب 2;بہشت کی آب و ہوا کا ہمیشہ ہونا6 ; بہشت کی خصوصیات 3 ، 4 ، 5 ، 6;بہشتی کھانے والی چیزوں کا ہمیشہ ہونا6;بہشتی کھانے والی چیزیں 5;بہشتی میوے5 ;بہشتی میووں کا ہمیشہ ہونا 6 ; بہشی نعمتوں کا ہمیشہ ہونا6 ;بہشتی نعمتیں 3 ، 5 ;بہشتی نہریں 3 ، 4; بہشتی ہوا کا دل نشین ہونا 5 ، 6
بہشتی لوگ : 1 ،2 ، 8
جہنم :
جہنم کی آگ 9 ; جہنم کی آگ کی شدت 11
جہنمی لوگ:9
روایت : 11
شرك :
شرك سے اجتناب کے آثار 2
کفار : 10
کفار کا انجام9
کفر :
کفر سے اجتناب کے آثار 2
متقی و پرہیزگار لوگ:
متقی لوگوں کو بشارت 1;متقی و پرہیزگار لوگوں کا انجام 8;متقی و پرہیزگار لوگوں کو بہشت کا وعدہ 1
مشرکین :
مشرکین کا کفر 1
موحدین :
موحدین لوگوں کا تقوی 10

وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمِنَ الأَحْزَابِ مَن يُنكِرُ بَعْضَهُ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللّهَ وَلا أُشْرِكَ بِهِ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ (٣٦)

اور جن لوگوں كو ہم 1_ نے كتاب دى ہے وہ اس تنزيل سے خوش ہيں اور بعض گروہ وہ ہيں جو بعض باتوں كا انكار كرتے ہيں تو آپ كہہ ديجئے كہ مجھے يہ حكم ديا گيا ہے كہ ميں الله كى عبادت كروں اور كسى كو اس كا شريك نہ بنائوں ميں اسى كى طرف دعوت ديتا ہوں اور اسى كى طرف سب كى بازگشت ہے (36)

1_ يہود اور نصارى آسمانى كتاب(توريت و انجيل) كے حامل تھے_
والذين ء ايتناہم الكتاب
(الذين ) سے مراد كون لوگ ہيں اسميں چند اقوال ہيں1_ يہود و نصارى 2_ يہود و نصارى اور مجوسى 3_ مسلمين
2_قرآن مجيد پيغمبر اسلام(ص) پر نازل ہونے والى كتاب ہے _
بما أنزل إليك
3_ عصر پيغمبر اسلام(ص) ميں يہود ونصارى مختلف گروہوں اور فرقوں ميں بٹے ہوئے تھے_
والذين ء اتيناہم الكتاب يفرحون ... و من الاحزاب من ينكر بعضہ
(حزب)(لسان العرب) كے نزديك ان لوگوں كو كہا جاتاہے جو كردار اور فكر كے اعتبار سے مشابہت ركھتے ہوں
(الأحزاب) ميں الف لام عہد ذكرى ہے اور (الذين ...) كا اشارہ ( يہود و نصارى )كى طرف ہے_ پس اس صورت ميں معنى يہ ہوگا كہ عصر بعثت ميں يہ لوگ چند گروہوں



ميں تقسيم ہوگئے تھے جو عقائد و فكر كے اعتبار سے مختلف تھے_
4_ قرآن مجيد كا پيغمبر اسلام پر نازل ہونا يہود و نصارى كے بعض گروہوں كے ليے خوشى اور شادمانى كا موجب بنا _
و الذين اتيناہم الكتاب يفرحون بما انزل اليك
( و من الاحزاب ...) كے جملے كا معنى يہ ہے كہ ( بعض يہود اور نصارى قرآن مجيد كے كچھ حصے كو قبول نہيں كرتے تھے) يہ اس بات كو بتاتا ہے كہ (الذين ...يفرحون) كے جملے سے مراد تمام يہود اور نصارى نہيں ہيں اسى وجہ سے سرور اور خوشى كى نسبت بھى انہى گروہوں كى طرف دى گئي ہے _
5_ اہل كتاب كے بعض گروہ قرآن مجيد كے كچھ حصوں كو قبول نہيں كرتے تھے اور اسكى حقانيت كا انكار كرتے تھے _
و من الاحزاب من ينكر بعضہ
6_ پيغمبر اسلام كو خداوند متعال كى طرف سے حكم تھا كہ فقط اسى ہى كى عبارت كريں اور اس كے ليے شريك قرار نہ ديں_
قل إنما امرت أن أعبد الله و لا اشرك بہ
7_ پيغمبر اسلام(ص) كو خداوند متعال كى طرف سے حكم تھا كہ وحدہ لا شريك كى پرستش اور شرك سے دورى كا اعلان كريں_
قل إنما امرت
8_ خداوند متعال كى پرستش اور عبادت ميں شرك سے پرہيز كا ضرورى ہونا_
قل إنما امرت أن اعبد الله و لا اشرك بہ
9_ يہود و نصارى كے بعض گروہ شرك آلود عقيدہ ركھتے تھے_
و من الاحزاب من ينكر بعضہ قل إنما أمرت ان أعبد الله و لا اشرك بہ
كيونكہ (قل إنما أمرت ...) كا جملہ توحيد اور يكتاپرستى كى حكايت كرتاہے اور يہود و نصارى كے گروہوں كے جواب ميں يہ جملہ واقع ہواہے اس سے معلوم ہوتاہے كہ يہ گروہ غير الله كى پرستش اور عبادت ميں شرك كرتے تھے_
10_قرآن مجيد كے توحيدى حقائق اور وحدہ لا شريك كى طرف دعوت دينا اورشرك كى نفى كرنا، بعض يہود و نصارى كى مخالفت كا باعث بنا_

و من الاحزاب من ينكر بعضہ قل إنما امرت ان اعبدالله
توحيد اور وحده لا شريك لہ كى عبادت كے مسئلہ كو (من ينكر بعضہ ...) كے بعد ذكر كرنا گويا اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ قرآن مجيد كا توحيد اور شر ك كى نفى پر اصرار بعض گروہوں كا قرآن مجيد كا انكار كرنے كے دلائل ميں تھا _
11_ پيغمبر اسلام (ص) لوگوں كو خداوندوحده لا شريك كى طرف


پكارتے تھے اوراسكى پرستش كرنے كو كہتے تھے_
اليہ أدعو
(إليہ) كا (ادعوا) پر مقدم كرنا اس كے حصر پر دلالت كرتاہے_
12_پيغمبر اسلام اور دوسرے لوگ بھى صرف خداوند متعال كى طرف پلٹنے والے ہيں_
و إليہ مئاب
(مئاب) كا معنى لوٹناہے اور (مئاب) پرجو كسره ہے وه ياء متكلم كے حذف پر دلالت كرتاہے تو اصل ميں (مئاب) مئابى تھا_
------------------------------------------------


اسلام :
صدر اسلام كى تاريخ 3
الله تعالى كى طرف لوٹنا :12
آنحضرت:
آنحضرت(ص) اور شرك عبادى 6 ،7 ; آنحضرت(ص) پر وحى كا آنا4;آنحضرت(ص) كا اعلان برائت 7; آنحضرت(ص) كا انجام 12;آنحضرت(ص) كى آسمانى كتاب 2; آنحضرت(ص) كى تبليغ 11 ;آنحضرت(ص) كى توحيد عبادى 6 ،7
;آنحضرت(ص) كى ذمہ دارى 6 ،7 ; آنحضرت (ص) كى طرف سے توحيد كا اعلان 7
انجيل:
انجيل كا آسمانى كتابوں سے ہونا1
انسان :
انسانوں كا انجام 12
اہل كتاب: 1
اہل كتاب اور قرآن مجيد 5
توحيد:
توحيد عبادى كى دعوت 11;توحيد عبادى كى دعوت كے آثار 10
توريت:
توريت كا آسمانى كتابوں سے ہونا1
جھكاؤ:
شرك كى طرف جھكاؤ9
شرك:
شرك سے اجتناب كرنے كى دعوت كے آثار 10; شرك عبادى سے اجتناب 8
عبادت:
عباد ت الہى كى اہميت 8
عيسائي:
صدر اسلام كے عيسائيوں كى معاشرتى زندگى كى بنياد 3; عيسائي اور قرآن مجيد 10; عيسائيوں كا جھكاؤ9; عيسائيوں كا شرك19; عيسائيوں كى خوشى كے اسباب4;عيسائيوں كى آسمانى كتاب1; عيسائيوں كى خوشى كے اسباب4;عيسائيوں كى مخالفت كے اسباب10

843

مشرکین : 9

یہود:

صدر اسلام کے یہودیوں کی معاشرتی زندگی كي بنیاد 2; یہودی اور قرآن مجید 10;یہودیوں کا جھکاؤ 9 ; یہودیوں کا شرك 9 ; یہودیوں کی آسمانی کتاب 1;یہودیوں کی خوشی کے اسباب 4; یہودیوں کی مخالفت کے اسباب 10

وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ حُكْماً عَرَبِيّاً وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءهُم بَعْدَ مَا جَاءكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّهِ مِن وَلِيٍّ وَلاَ وَاقٍ (٣٧)

اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان کا فرمان بنا کر نازل کیاہے اور اگر آپ علم کے آجانے کے بعد ان کے خواہشات کا اتباع کرلیں گے تو اللہ کے مقابلے میں کوئي کسی کا سرپرست اور بچانے والا نہ ہوگا (37)

1_ خداوند متعال ہی قرآن مجید کو نازل کرنے والا ہے_

و كذلك انزلناه

(أنزلناه) کی ضمیر (ما انزل اليك) جو گذشتہ آیات میں ہے جس سے مراد (قرآن مجید) ہے کی طرف پلٹ رہی ہیں_

2_ قرآن مجید قانون الہی اور اسکا حکم ہے اور دینی معارف اور حقائق کی شناخت کا منبع و مرکز ہے _

و كذلك أنزلناه حكم

کسی شيء کے بارے میں حکم کرنے کا معنی یہ ہے کہ اس کے بارے میں فیصلہ دیں اور اعلان کریں کہ وہ شيء اس طرح کی ہے یا اسطرح كي نہیں ہے( مفردات راغب) اسی بنیاد پر "قرآن مجید حکم" ہے_ یعنی فیصلہ کرتاہے اور بیان کرتاہے کہ کون سی شيء کس طرح ہے _ یا اسطرح نہیں ہے تو یہ معنی تمام حقائق و قوانین اور معارف دینی کو شامل ہے_ جسکو خداوند متعال نے قرآن مجید میں ثابت یا نفی کے طور پر بیان کیا ہے اور اس کے بارے میں قضاوت و فیصلہ کیا ہے مثلاً خداوند متعال کا کوئي شريك نہیں ہے ،قیامت بر حق ہے یا روزہ تم پر فرض کیا گیا ہے _

3_ خداوند متعال نے قرآن مجید کو عربی زبان کے قالب میں نازل فرمایا ہے _

844

و كذلك انزلناه حكماً عربي

(عربياً) کا لفظ ممکن ہے (حكماً) کے لیے صفت ہو اور ممکن ہے (انزلناه) میں جو( ه) ضمیر ہے اس کے لیے حال ہو لیکن مذکورہ بالا معنی دوسرے احتمال کی صورت میں ہے_

4_قرآن مجید کے احکام اور قوانین لوگوں کے لیے قابل فہم اور سمجھ میں آنے والے ہیں_

و كذلك انزلناه حكماً عربي

(عربي)کے لفظ کا معنی فصیح اور روشن ہے _ لغت عرب کو اسی وجہ سے عربی زبان کہا جاتاہے تو (أنزلناه ... عربياً) یعنی قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے یعنی وہی لغت جو قابل فہم و تفہیم اور وسیع ہے اور اسکا لازمہ اور نتیجہ یہ ہے کہ یہ قابل فہم ہے _

5_ پیغمبر اکرم(ص) کے زمانے میں یہود و نصاری کے جو عقائد و نظریات تھے وہ انکی خواہشات نفسانی کا اثر تھے_

و لئن اتبعت اہواہم

"أہواء" (جمع ہوی ) جسکا معنی نفسانی خواہشات اور میلان ہے اس آیت شریفہ میں اسکا معني، احکام قرآن کے قرینے کی وجہ سے جو اس کے مقابلے میں ذکر ہواہے وہ قوانین و عقائد اور نظریات ہیں جو نفس پرستی کے میلان کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں_

6_خداوند متعال نے پیغمبر اکرم(ص) کو یہود و نصاری کے عقائدو نظریات کی پیروی کرنے سے منع فرمایا ہے_

و لئن اتبعت اہواء ہم ... مالك من الله من وليّ و لا واق

7_قرآن مجید کے قوانین و احکام و معارف اور عالمانہ حقائق یہ صلاحیت رکھتے ہیں کہ ان کو قبول کیا جائے اور اسکی پیروی کی جائے_

و كذلك انزلناه حكماً عربياً ... بعد ما جاء ك من العلم

8_ ایسے معارف اور قوانین شائستہ ہیناور پیروی کے لائق ہیں جو ہوای نفس سے بالاتر اور علم کی بنیادپر ہوں _

و لئن اتبعت اہواء ہم بعد ما جائك من العلم
9_ خداوند متعال نے پيغمبر اسلام(ص) كو يہود و نصارى كى پيروى كرنے كى صورت ميں ان كى حفاظت اور مدد كرنے سے محروم ہونے كى دھمكى دي_
لئن اتبعت أہواء ہم ... مالك من الله من ولى و لا واق
(ولّي) كا معنى مدد گار ہے (واق) (وقاية) سے اسم فاعل ہے جو حفاظت كرنے كے معنى ميں آتاہے (من الله) ممكن ہے كہ اسكا متعلق محذوف ہواور لفظ (ولي) اور (واق) كے ليے حال ہو اور اسى بناء پر جملہ (مالك ...) كا معنى يوں ہوگا كہ تيرے ليے خداوند متعال كى طرف سے كوئي مددگار اور محافظ نہيں ہوگا يعنى خداوند متعال كى مدد تمھينتہ پہنچ سكے گى _
10_ پيغمبر اسلام(ص) كو ہميشہ خداوند متعال كى حمايت و مدد


شامل حال تھي_
و لئن اتبعت ... مالك من الله من ولى و لا واق
11_ خداوند متعال نے پيغمبر اسلام(ص) كو يہود و نصارى كے نظريات كى پيروى كرنے پر اپنى طرف سے عذاب و سزا كى دھمكى دي_
لئن اتبعت أہواہم ... مالك من الله من ولى و لا واق
مذكورہ معنى اس صورت ميں ہوسكتا كہ (من الله ) كا جملہ(ولّي) اور(واق)كے متعلق ہو تب اس صورت ميں(ولّى و واق) كے اندر(منع) كامعنى پايا جائے گا اور (مالك ...) كے جملے كا معنى يوں ہوگا: تمہارے ليے (عذاب) الہى سے روكنے و منع كرنے اور اسميں تمہارى مدد كرنے والا كوئي نہيں ہوگا_
12 _ دينى راہنما كے اندر يہ خطرات موجود ہيں كہ وہ اپنے نفسانى خواہشات اور معاشرے ميں مختلف گروہ و فرقوں كے نظريات و خواہشات جو نفس پرستى كى وجہ سے وجود ميں آئے ہيں ان پر عمل كريں_
و لئن اتبعت أہوائہم بعد ما جاء ك من العلم
13_ اگر الله تعالى كے انبياء (ع) بھى گناہ كے مرتكب ہوں تو وہ بھى عذاب الہى سے محفوظ نہيں ہيں_
و لئن اتبعت أہواء ہم ...مالك من الله من وليّ و لا واق
14_ كوئي ايسا ياور و مددگار اور حفاظت كرنے والا نہيں ہے_ جو عذاب الہى كے مستحقين كو عذاب الہى ميں گرفتار ہونے سے روك سكے_
مالك من الله من وليّ و لا واق
15_قرآن مجيد كے قوانين اور احكام كے ہوتے ہوئے نفس پرستى اور خواہشات سے بنائے ہوئے قوانين و نظريات پر عمل كرنا،خداوند متعال كى طرف سے اس كے عذاب اور سزاؤں ميں گرفتار ہونے كا موجب ہے_
ولئن اتبعت أہواء ہم بعد ما جاء ك من العلم ما لك من الله من ولى ولاواق
------------------------------------------------
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) كو دھمكى دينا 9 ،11 ; آنحضرت(ص) كو منع كرنا 6;آنحضرت(ص) كى مدد كرنا 10 ;آنحضرت(ص) كے حامى 10
اطاعت:
غلط قوانين كى اطاعت پر سزا 15
الله تعالى كى مدد:
الله تعالى كى مدد كے مستحقين 10
الله تعالى :
الله تعالى كا منع كرنا 6;الله تعالى كى دھمكياں 9 ،11 ; الله تعالى كى سرپرستى سے محروم ہونے كے اسباب


9 ;الله تعالى كى سزاؤں كا عام ہونا 13;الله تعالى كى سزائيں 15; الله تعالى كى مدد سے محروم ہونے كے اسباب 9 ;الله تعالى

کے افعال 1 ;اللہ تعالی کے عذابوں کا حتمی ہونا 14
انبیاء :
انبیاء علیہم السلام اور اللہ تعالی کی سزائیں 13
دین :
دین کے منابع و مأخذ2
دینی رہبر و رہنما:
دینی رہبر و رہنما اور لوگوں کی خواہشات 12; دینی رہبر و رہنما اور معاشرے کے گروہ و فرقے 12 ; دینی رہبر و رہنما کے منحرف ہونے کا سبب 12
سزا ء :
سزا ء کی دھمکی 11 ; سزا ء کے اسباب 15
شناخت:
شناخت کے منابع 2
عذاب:
اہل عذاب کی نجات 14
قانون :
قانون پر عمل کرے کے شرائط 8
قانون بنانا :
قانون بنانے میں علم کا کردار8;قانون بنانے میں مخلص ہونا 8 ; قانون کے منابع 2
قرآن مجید :
قرآن مجید کا عربی ہونا 3; قرآن مجید کا کردار 2 ; قرآن مجید کو سمجھنے کی سہولت 4;قرآن مجید کی اہمیت 7 ; قرآن مجید کی پیروی 7 ; قرآن مجید کی تعلیمات 2 ;قرآن مجید کی تعلیمات کی خصوصیات 7 ; قرآن مجید کی خصوصیات 2 ،3،4; قرآن مجید کی وضاحت 4 ; قرآن مجید کے نزول کا سبب 1
مسیحی لوگ :
مسیحی لوگوں کا صدر اسلام میں عقیدہ 5; مسیحی لوگوں کی پیروی 6; مسیحی لوگوں کی پیروی کی سزا ء 11;مسیحی لوگوں کی پیروی کے آثار 9 ; مسیحی لوگوں کی صدر اسلام میں نفس پرستی 5;مسیحی لوگوں کے عقیدے کا سبب 5
موجودات:
موجودات کا عاجز ہونا 14
نفس پرستی :
نفس پرستی کی سزا 15
یہود:
یہودیوں کا صدر اسلام میں عقیدہ 5; یہودیوں کی پیروی 6;یہودیوں کی پیروی کی سزا 11 ; یہودیوں کی پیروی کے آثار 9 ;یہود یوں کی صدر اسلام میں نفس پرستی 5; یہودیوں کے عقیدے کا سبب 5

تفسیر راھنما جلد 8

اشاریوں سے استفادہ کی روش

اشاریوں سے استفادہ کا یہ نظام حروف تہجی کی ترتیب سے منظم کیا گیا ہے یعنی اصلی الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب اور موٹے خط کے ساتھ تحریر کرنے کے بعد اسکے ذیل میں فرعی عناوین کو بھی حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ لکھا گیا ہے لہذا مطلوبہ موضوعات تك آسانی سے پہنچنے کے لیے مندرجہ ذیل نکات پر توجہ فرمائیے

1) فرعی عناوین ،اصلی عناوین کے ذیل میں قرار دیئے گئے ہیں لہذا ان تك پہنچنے کے لیے اصلی عناوین کی طرف رجوع کیا جائے مثلاً نماز کے اثرات، ارکان ، احکام اور شرائط کو لفظ نماز میں تلاش کیا جائے_

2) مترادف الفاظ میں سے ایسے لفظ کو اصلی عنوان قرار دیاگیا ہے جو مناسب تر ہے اور دیگر عنوان یا عناوین کے سلسلے میں(ر _ ك) (رجوع کیجئے ) کی علامت کے ذریعے اسی عنوان کی طرف رجوع کرنے کیلئے کہا گیا ہے مثلاً :
آگ :
ر_ ك آتش

3) بعض اصلی عناوین کے فرعی عناوین نہیں ہیں تا ہم خود کسی اور عنوان کے تحت آئے ہیں لہذا اس عنوان کے لیے اس اصلی عنوان کی طرف رجوع کرنے کے لیے کہا گیا ہے مثلاً :
آرزو:
ر _ ك انبیائ، انسان و ...

4) وہ الفاظ و موضوعات جو ایك دوسرے کے نزدیك ہیں اور ایك موضوع کے بارے میں تحقیق کرنے کے لیے مفید اور مؤثر ہیں ان میں بھی فرعی عناوین کو ذکر کرنے کے بعد نیز ر_ك (نیز رجوع کیجئے) کی علامت سے رہنمائي کی گئي ہے مثلاً آخرت : نیزر ، ك ایمان ، دنیا ، قیامت ، معاد_ یاد رہے کہ جہاں رجوع کرنے کے لیے کہا گیا ہے وہاں کبھی مطلوبہ عناوین دونوں عناوین میں صراحت کے ساتھ لائے گئے ہیں اور کبھی فقط دونوں عناوین میں علمی رابطے کو ظاہر کیا گیا ہے _

5) وہ اشاریے جنہیں" اور" کے ذریعے مرکب کیا گیا ہے ان میں ایك خاص رابطہ پایا جاتاہے لہذا ان مرکب اشاریوں میں اگر دو مفاہیم ہیں تو پہلے اس کو ذکر کیا گیا ہے جو دوسرے میں مؤثر ہے جیسے "ایمان اور عمل"



(چونکہ ایمان عمل میں مؤثر ہے لہذا ایمان کو پہلے لکھا گیا ہے) اور اگر مفاہیم کی بجائے دو افراد یا گروہ ہوں تو پہلے واسطہ رکھنے والے کو ذکر کیا گیا ہے اور جس کے ساتھ واسطہ رکھا گیا اسے بعد میں ذکر کیا گیا ہے جیسے "آنحضرت(ص) اور اہل کتاب" اور " کفار اور قرآن کریم" کہ جنہیں " ایمان"، " آنحضرت"اور "کفار" کے عناوین میں ذکر کیا گیا ہے اور دوسرے عناوین (عمل، اہل کتاب، قرآن) میں انہیں پہلے عناوین کی طرف رجوع کرنے کا کہا گیا ہے_

6) بسا اوقات ایك عنوان کو اسکے مفاہیم کی وسعت اور اس کے بعض فرعی عناوین کے مستقل موضوع ہونے کی بناپر کئي اصلی موضوعات کی طرف تقسیم کردیا گیا ہے تا کہ مطلوبہ معلومات آسانی سے دستیاب ہوسکینمثلاً "آیات خدا ، اسما و صفات ،توحید اور خدا " اس کے باوجود موضوع کی وحدت کو حفظ کرنے کیلئے ایك موضوع سے دوسرے موضوع کی طرف رجوع کرنے کیلئے بھی کہا گیا ہے _

7) اصلی عنوان کے تکرار سے بچنے کے لیے ذیلی اور فرعی عناوین میں یہ علامت " " مناسبت کے ساتھ، پہلے یا بعد میں لگا دی گئي ہے لہذا ہر کلمہ اس علامت کے ساتھ مل کر مرکب(اصلی و فرعی عنوان سے) کو تشکیل دیتاہے جیسے ایثار :_کا اجر، _ کی قدر و قیمت ، _ کے اثرات یا آنحضرت کے پیروکار _وں کا اعراض یہ ہوجائے گا آنحضرت(ص) کے پیروکاروں کا اعراض و غیرہ_

ملاحظات:

1) اشاریوں میں ذکر شدہ نمبر ان آیات سے مربوط ہیں جن سے موضوعات کو اخذ کیا گیا ہے البتہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اشاریوں کے یہی الفاظ آیات میں موجود ہیںبلکہ انہیں آیات سے استخراج کئے گئے نکات کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے _

2) کتاب کے آخر میں مذکور اشاریونکے علاوہ ہر آیت کے ذیل میں بھی اس کے اشاریے ذکر کر دیئے گئے ہیں تا کہ قارئین محترم کیلئے مطلوبہ عناوین کی طرف رجوع کرنا آسان ہوجائے اور انہیں ہر آیت کے عناوین کا خلاصہ بھی دستیاب ہو جائے_

اشاريے (1)



"آ"
آب :
تنور سےآب;اس كا جوش كهانا 7/11: اس كا زمانہ 7/11;_كى خلقت;اس كے فوائد7/11
نيز ر_ك عرش
آباد كرنارك اديان ، الله تعالى ، انبياء ،قديمى مصر اور ميلانات
آبروكا اعاده:
اس كى ارزش و قيمت50/12;اس كى اہميت 50/12 ;_كى حفاظت: اس كى اہميت _11 ، 8 7 ; ہتك _: اس سے اجتناب78/11
آگ: رك جہنم
آخرت:
_كے آسمان _107/11،108; ان كا متعدد ہونا 107/11، 108;_ كا اثبات :اس كے دلائل 103/11 ; _ كى تكذيب ;اس كے آثار 19/11،21; _كى جاودانگى و ہميشگي15/13;_ميں جاودانگى و ہميشگى 15/13;_ كا خير ہونا 109/12;_ كى زمين 107/11 ، 108;_كاظن،اس كے آثار 103/11;_ پر ايمان لانے والے 57/12;_كى تكذيب كرنے والے 37/12;_ان كا لائق نہ ہونا 37/12;ان كى آخرت كى زيان كارى ونقصان 22/11; ان كا ظلم 19/11 ;ان كو دنيوى عذاب 6/13;ان كو عذاب 20/11; ان كى محروميت 19/11;ان كو خبردار كرنا 6/13;_كى خصوصيات 5/13
نيز ر_ك ايمان ،دنيا،غفلت ،كفّار ،كفر،متّقى اور قديمى معركے رہنے والے



آخرت و مخلوقات:
_نقصان اور خسارے كى پہچان ر،ك اخلاق ، تبليغ معاشره اور دين
آداب پسنديده:
آدم كشى ر_ك قتل
آرام طلبى :
ر،ك قوم نوح (ع)
آرام وسكون:
_ كے آثار 120/11 ;_كے اسباب 11/11،120 ،28/13;_كاسرچشمہ 120/11;_نيز ر_ك محمّد(ص) و يوسف(ع)
آزادى :
_كى حدود اس كومعين كرنا 88/11;_كامحدود ہونا : اس كى شرا ئط 56/12; اس كاملاك ومعيار 88/11 نيز ر،ك دين ،شعيب (ع) ،عقيده ومالكيت
آرزو:
پسنديده _80/11;_اور مقابلہ كے امكانات 80/11; قدرت كى _80/11; _كا كردار 15/11
نيز ر، ك قوم ثمود ولوط (ع)
آرزو پورى كرنا:ر،ك غلام اور زليخ
آزمائشے :ر،ك امتحان و ابتلاء
آسائشے :

میں صبر:اس کی اہمیّت _11/11;_کا ناپائدار و کمزور ہونا 10/11
نیز ر،ك انسان ،صابرین وصالحین
آسمان:
میں اللہ تعالی کی نشانیاں5/12 10;_کا مسخّر ہوجانا 24/11;_کی بلندی 2/13;_کی تسخیر ومسخّر کرنا 44/11
;_کامتعددہونا 7،/11، 123 ،101/12، 105، 15،2/13، 16;_کا تغیّروتبدّل 3/13 ;_ کی حرکت 2/13;اس کا فلسفہ
2/13;_کا خالق 7،7/11 101/12;_کی خلقت 7/11،2/13;اس کے عناصر 7/11;اس کا فلسفہ7/11;اس کی مدّت 7/11;کی
تدریجی خلقت 7/11 ;_کی بناوٹ 2/13;_کے ستون 2/13 ;_کی عمر2/13;_کے غیبی وپنہانی امور123/11;اس کا مالك
123/11 ;_ کا مالك 16/13;_کا مدّبر16/13;_کی موجودات اس کا سجدہ 15/13 ;ان کی باشعور مخلوقات 15/13;ان کی
مادی مخلوقات 15/13
آسودگی :
کے آثار 116،27،10/11;_میں صبر :اس کی اہمیّت 11/11;_کا نا پائدار ہونا 10/11;نیز ر،ك انسان ،صابر ،صالحین
،عمل صالح ،نعمت اور حضرت یوسف (ع)
آسمانی بجلی :
کی حدود13/13;_کاسرچشمہ 13/13
آسمانی بجلیاں:
_کی حقیقت 12/13;_کا زمینہ 12/13;_کا کردار 12/13;_کی چمك دمك12/13


آسودہ حال :
اور اقتصادی خلاف ورزیاں 85/11_اور ظلم کی وسعت 85/11
آسمانی کتابیں:17،1/11،3،2/12
میں اختلاف 110/11;_کی اہمیّت 17/11;_کی تصدیق 111/12;_کی رہبری 17/11;_کی صداقت: اس کے دلائل
111/12;_پرایمان لانے والے 111،110/11;_کوجھٹلانے والے 111،110/11 ; ان کی اخروی سزا 111/11;_کاسرچشمہ
110/11;_ میں ہم آہنگی 111/12;نیزر،ك انجیل ،توریت اورقرآن
آل یعقوب:
_حضرت یوسف(ع) کے دربار میں 100/12;_قحطی کے زمانہ کے دوران 88/12;_مصر میں 99/12; ان کا مسکن
93/12;_اور حضرت یوسف (ع) کی زندگانی 95،94/12;_وحضرت یعقوب (ع) 94/12 ،95;_کا امتحان88/12;_پرنعمت
کاتمام کرنا 6/12 ;_ کا استقبال99/12 ; _کی اہانت وتوہین 95،94/12 ; _کی صحرانشینی 100/12 ; _ کوبشارت2 99/1
;_کی فکر95/12;_کی تاریخ 88/12 ،100;_کا تا مین معاش 60/12 ، 65;_کی تہمتیں 94/12 ،95;_کے رنج والم
88/12;_ کی قسم 95/12; ان میں قسم 66/12;_کے فضائل 6/12;_ کافقر 88/12;_کی حرکت 100،99/12;_ان کی
درخواست 93/12;_کی حضرت یوسف سے ملاقات 99/12;_کی نعمتیں 6/12;_ کاقدیمی مصر میں داخل ہونا100/12
نیز ر،ك یعقوب (ع) آمال ر،ك آرزو
آیات احکام ر_ك احکام
"الف"
ابر:
_کی حرکت اس کے اسباب 12/13;اس کا سرچشمہ 52/11;_ کا خالق_ بارش سے بھرے ہوئے_12/13
ابلیس ر،ك شیطان
ابراہیم(ع) :
_وخطاکار75/11;_وحضرت یوسف (ع) کا زمانہ 6/12;_وذکر خدا 75/11;_وملائکہ کا سلام 69/11; وہ اور قوم لوط کو
عذاب 76/11;_وقوم لوط 76،75/11;_اور ملا ئکہ 69/11 ، 70 ، 74;_ وقوم لوط کی ہلاکت 74/11;وہ اور حضرت
یعقوب(ع) 6/12;وہ اور جناب یوسف(ع) 38،6/12;_ ملائکہ کی بشارت دینے کے وقت 72/11;_قوم لوط کو عذاب دینے

کے وقت 76/11;_پراتمام نعمت _6/12;_کو اطعام 69/11;_کی امیدواری :امیدواری کے اسباب 74/11;_کا غمگین ہونا 75/11;_کے غم واندوہ کے اسباب70/11 ;_ کوبشارت 69/11،71،74;_کا بیٹا _71/11; اس کی ضعیفی _72/11، 74;_کاڈر ان سے ڈر_ 70/11;_کی تعلیمات _69/11;_کامنزّہ ہونا _ 38/12;_کی توحید 38/12; اس میں توحید _



38/12;اس میں گائے کاگوشت69/11;اس میں گوسالہ کا گوشت 69/11 ;_کا خاندان اس پر خدا کی رحمت_75/11;_کی شفاعت 74/11 ،76;_اس کاردہونا _ 76/11 ;_اس کے ردہونے کے دلائل _76/11;_اس کے اسباب _ 75/11;_کی عصمت_ 38/12; _کا علم :اس کی حدود _70/11;_ کے فرزند _6/12;_کے فضائل _ 69/11 ،75،6/12;_کا قصہ _69/11، 70 ، 71، 72،74،76،77;_کا مجادلہ 74/11،76;_ کی تعریف7311;_ کے مقامات 73/11 ;_ کی مہربانی 75/11 ; _کے مہمان 70/11 ،71، 74; _ کی مہمان نوازی 69/11;_کی نبوّت 38/12; _پرنعمات 6/12;_کی بیوی _ 71/11
نیز ر،ك اسحاق(ع) ،قديمی مصري،ملائکہ ،يعقوب(ع) ويوسف(ع)
اپنی ذات :
کے باطل عقیدہ سے آگاہی 31/11;_کے خلاف اقرار کرنا 51/12،91،97;اس کا بری الزمہ ہونا: اس کے لیے قسم 73/12;_سے دفاع 26/12; اس کی اہمیّت 26/12،52;_سے تہمت کودور کرنا26/12،52;_کو نقصان 21/11;پر ظلم 101/11 ; _ کوفریب دینا 33/12;اس کے آثار 33/13
اپنے آپ کو برتر دیکھنا :
ر،ك تکبر
اتحاد ر،ك حضرت يوسف(ع) کے بھائي
اتمام حجت :
ر،ك اکثريت ،اہل مدين، خدا ، شعيب(ع) ،قوم عاد، کفّار ،گمراہ،مشرکين اور حضرت ہود(ع)
اتمام نعمت:
ر،ك آل يعقوب ،ابراہيم(ع) ،اسحاق(ع) ، بشارت اور حضرت يوسف(ع)
اتھام:
ر،ك حضرت يوسف (ع) کے بھائي اور بنيامين
اللہ تعالی کی اطاعت کرنے والے:18/13
بہشت میں_18/13;_قیامت کے دن میں 18/13;_کی سعادت18/13;_کے حساب و کتاب میں آساني18/13
اجتماع : ر،ك معاشرة
اجدادکاکردار :
نيزر،ك اہل مدين ،تقليد ،قوم ثمود ، مشرکين، حضرت يعقوب (ع) اورحضرت يوسف (ع)
اجر:ر،ك پاداش
اجرت: ر،ك مزدوري
اجل:
_مسمّي3/11_2/13;_سے جہالت 3/11
احتجاج ر،ك اسلامی معاشرة ،شعيب(ع) ،صالح (ع) ،قوم ثمود، مبلّغين ،محمّد(ص) ،مسلمانان ،نعمت،نوح(ع) اور يوسف (ع)

احتیاط:
لزوم_:اس کے موارد 64/12
احسان :
کے آثار _22/12;_کی اہمیّت 73/11،22/12، 56، 57، 90; _ کی پاداش 90/12;_کی طرف دعوت 90/12;_کا سرچشمہ _100/12 ;_کے موارد 36/12،56،90

نيز ر،ك خدااور يوسف (ع)
احكام :
116،114،113،86،85،38،34،18/11 _; 12 / 16 ،17، 3 2، 26 ، 33،42،47 ،55، 60، 65، 66، 72، 79، 82، 84
، 88، 91،96، 97،; _20/13 ،21، 25
حكومتي_56/12;كيفرى _79،74/12; تشريعى _:اس كا حق 40/12; اس كا سرچشمہ _40/12;_كا منزّہ ہونا 19/11
اختلاف:
_كے آثار110/11;دينى _118/11;اس كے آثار 118/11 ،119 ;اس كا زمينہ 118/11;اس كى سرزنش 118/11; اس كا ناپسند ہونا 118/11;نيز ر،ك انسان ،بنى اسرائيل ،رحمت اور كتب آسماني
اختيار : ر،ك جبرواختيار
اخلاص:
_كى اہميّت 22/13_كا زمينہ 51/11;نيز ر،ك اولوالالباب ،تبليغ،توحيد،صبر،قانون گذارى ، محمّد(ص) اوريوسف (ع)
اخلاق:
اخلاقى آسيب شناسى 27/11;اخلاقى رزائل 10/11; اخلاقى فساد كے اسباب 28/12; نيز ر،ك شعيب (ع) اور صفات
ادراك:
ادراك كرنے كى طاقتيں :ان كا اثر قبول كرنا31/12_سے محروم _91/11 ;_نيز ر،ك بصيرت ، بہشت ،عذاب اور قيامت
ادعا:
كو ثابت كرنا :اس كے شرائط_13/11;_كى دليل : اس كى دليل_ 13/11
اديان :
توحيدى _38/12;_اور دنيا كا آباد ہونا 52/11 ; _ اور طاقتور معاشرة52/11;_اور پسنديده معاش 3/11;_كے مقاصد 3/11 ،52;_كى تعليمات 116/11،66/12;_كے مشتركات 12/ 38 ; نيز ر،ك پر كهنا ،اسلام ،رشتہ دارى ، روزى ،عورت، سجده ،قسم،صلہ رحم ، عيد، مالكيت ،نماز،نہى ازمنكراور واجبات
اذيّت:
ر،ك يوسف (ع) كے بهائي ،بنيامين،دشمن،صالح (ع) ،قوم عاد،قوم لوط، (ع) مشركين،قديمى مصر،ہود (ع) اور حضرت يوسف (ع)

873
كم قيمتى :
ر،ك اہل مدين
_اقدار 59،33/12;_كا مالك _16/11 ، 29، 31، 120 ;_ 76/12; _ 22/13
نيز ر،ك يوسف (ع)
اراده كرنا:
كے آداب74/11;صحيح_كرنے كے موانع 74/11 ; نيز ر،ك اضطراب
ارشاد: ر،ك تبليغ
ازدواج:
كے آثار 78/11; كفار كے ساتھ_78/11;_كى اہميّت 78/11
نيز ر،ك قوم لوط (ع) اور لوط (ع)
استبداد:ر،ك حكومت ،قوم عاد اور قديمى مصر
استدلال:ر،ك احتجاج اور دليل
استعاذه:
ظلم سے _79/12; گناه سے _79/12; خدا سے _اس كے آثار 23/12;اس كى اہميّت 47/11 ; 79،23/12
نيز ر،ك يوسف
اسلامى معاشره:

کے رہبر اور راہنما :ان کا احتجا ج 108/12;ان کی بصیرت _108/12
استقامت:
_کے آثار 115/11;_کی طرف تشویق 49/11;_ کی طرف دعوت49/11;_کا زمینہ 49/11 ، 114; _ کے اسباب 11/11، 112 ،120 ; _کے موانع112/11
نیز ر،ك شرعی ذمہ داری ،توحید،حق کو طلب کرنے والے،دشمنی ،دین، دینداري، شعیب(ع) عبادت، عقیدہ،مومنین،مقابلہ،حضرت محمّد(ص) ، موقعیت او رحضرت ہود(ع)
استغفار:
کے آثار3/11،52،61;_کے آداب92/12 ، 98; شرك سے_3/11 ،52،61; غیر خدا کی عبادت کرنے سے_3/11; گناہ سے_3/11، 97/12 ; _کی اہمیّت 3/11،52 ،61 ، 0 9 ; اس کا واضع ہونا 3/11;_کوترك كرنا:اس کے آثار 3/11; _کی وصیت 52/11،61 ;_کی طرف دعوت 52/11،90;_کا زمانہ _98/12;_کے اسباب _61/11
نیز ر،ك یوسف(ع) کے بھائي ، خطاکار،نوح (ع) اور حضرت یعقوب(ع)
اجرت :
_مینعدالت 15/11;نیزر،ك کام کاج
اصلاح کرنے والے :
کازہد 29/11;_کاعذاب 117/11;_کی قوت :اس کے اسباب 120/11;_کی صداقت :اس کی نشانیاں 29/11،51;_کی ذمہ داری 88/11; _اور تبلیغ کی اجرت 51/51;نیزر،ك گذشتہ اقوام


اطاعت کرنے والے:115/11،24/12
اللہ تعالی سے منہ موڑنے والے:
کا حساب وکتاب :اس میں سختی 18/13;_جہنّم میں 18/13
اعمال :
کے ستون 5/12;ناپسندیدہ _:ان سے پشیمانی 97/12;_میں تاثیر اسباب 34/12;نیز ر،ك برادران یوسف (ع)
اللہ تعالی کی سنتیں :
اجر دینے کی _22/12;سزا دینے کی _22/12; مہلت دینے کي_110/11، 110/12 ، 32/13
ہدایت دینے کی _7/13
اقتصادی سیاست :
ر،ك اقتصاد ت اور حضرت یوسف (ع)
اللہ تعالی :
کی بخشش 47/11،61،53/12،6/13;اس کے آثار 47/11،53/12،92;اس سے محروم ہونے کے آثار 47/11;اس کی اہمیّت 92/12;اس کا زمینہ 92/12;اس کی عمومیت 41/11،98/12;اس کی علامت 41/11،98/12;_کی اتمام حجت 34/11،40/13;_کااحاطہ 57/11،92;_کااحاطہ علمي57/11،92;_کااحسان 100/12،101;اس کے موارد 100/12;کی اخبار 100/11،107;_کے مختصّات _4/11،13 ،14، 20، 19، 31، 33، 43، 50، 52، 55، 56، 61، 63، 84، 90، 92، 101، 113، 123، 133/12، 34، 40، 64، 67، 76، 80 ، 83،86،98،100،101،2/13،11،14،16 ، 30،33،39،41;اس کے حدود 4/13، 11، 12; _ کا اختیار 33/11، 107 ;_کااذن وحکم 105/11 ; اس کا کردار 38/13 ;_کا ارادہ 34/11، 64، 107،56/12;_ اور امور کی تدبیر68/12;وہ اور طبعی اسباب68/12;اس کی اہمیّت 34/12;اس کی حاکمیت 43/11 ، 92 ،56/12 ،65;اس کاحتمی ہونا 73/11 ،12/12 ،11/13; اس کے متحقق ہونے کا زمینہ 12/12;اس کا کردار 34/11 ،52/12، 11/13;اس کاانبیاء (ع) کے ساتھ رابطہ :اس کی روش 36/11،109/12;اس کے واسطے 69/11; _ کا عرش پرقبضہ 2/13;_کوضرر پہنچانا 57/11 ; _کا گمراہ کرنا34/11 ،27/13 ،33; اس کا زمینہ 33/13;اس کی خصوصیات 33/13;_سے منہ موڑنا :اس کے آثار27/13 ;_کے افعال 12/11 ، 28،34، 36، 46، 52، 56، 63، 71، 88، 107،119، 120،2/12 ،21، 2/13، 3،4 ، 7، 12، 13،17،37،41،42;_اس کی نشانیاں 82/11; اس کی خصوصیات

56/11; _کے امتحانات 7/11 ،9 ،11; کی امداد 123/11 ،18/12 ، 53 ،110; اس کے آثار 88/11 ،34/12 ،38 ،53،
76; اس کا اطمینان 87/12; اس کی اہمیّت 43/11، 33/12; اس کا زمینہ83/12;اس سے محروم رہنے کے اسباب
37/13;اس کی علاما ت 110/12;اس کا کردار24/12 ;_ اوار _37/11 ، 38، 43،40، 44، 48، 82، 101 ،112
،21/12، 40، 11/13، 20، 21،25;_ان کا حتمی ہونا 58/11، 66، 76، 94، 101، 67/12، 41/13; اس کی خصوصیات

875

66/11;_کی برکات 73/11;_کی بشارتیں 45/11،48، 49، 69، 71، 122، 15/12، 17/13، 35 ;ان کو پہنچانا122/11 ;_
کی بصیرت 112/11 ، 16/13;_کا بے نظیر ہونا 50/11 ، 38/12، 33/13;_کے اجر وپاداش 11/11 ، 29، 51،111،
115 ، 123 ،22/12، 56، 88، 90 ;اس کے دنیاوی اجر56/12;اس کا زمینہ 110/11 ، 141/13 ;اس کاقانون کے مطابق
ہونا 90/12 ،41/13;_کی پیشگوئي15/12;_کی تائیدات 37/11; _کی تدبیر2/13،3،16;اس کے آثار 2/13;اس کے دلائل
2/13;اس کی علامات 2/13;_کی تشویق دلانا_7/13;_کی تعلیمات _33/11، 35، 37، 48، 49، 120، 3/12، 6، 21، 37،
38، 68، 76، 98، 101،16/13،30،43;_اس کی روش 17/13;اس کا کردار3/12;_کو جھٹلانا 37/12;_ کا منزّہ
ہونا50/11، 101، 117، 123 ،38/12، 108، 13/13،27،33;_کی وصیتیں 123/11 ،7/12، 6/13،22;اس کا کردار
34/11 ;_ کے ڈراوے 66/11، 83، 101 ،102 ،109/12 ،31/13،37،40،41;اس کا ابلاغ 122/11 ،40/13 ;اس کا
متحقق ہونا33/11 ;_ کا محافظ ہونا64/12;_پرحاکمیت 33/11;_کی حاکمیت 7/11، 15،20، 33، 44، 52، 56، 58،
40/12، 67،100، 2/13، 11،12،39، 41; اس کے آثار 16/13;اس کی اہمیّت 67/12;اس کی آخرت مینحاکمیت
105/11;اس کی حاکمیت مطلق 107/11; اس کی علامات 2/13;_کی حجت :ان کا کردار 24/12;_کا حساب وکتاب
29/11، 57، 40/13،41;_پر حق6/11;_کے حقوق 40/12;_ کی حکمت 56/11،83/12;اس کے آثار 6/11، 56،
6/12;اس کے بارے میں سوال 7/12;اس کی علامات 1/11،6/12،7;_کی حمایات 30/11 ، 56، 81;اس کا زمینہ 34/12;
_کی حیات بخشی 1/13;_کی خالقیت 7/11 ،51، 61،119، 101/12 ، 3/13،12،16،33;_کاخبیرہونا:اس کی علامات
1/11;_شناسی :اس کے آثار 56/11، 86/12 ، 87،2/13;اس کو پہچاننے کے آلات 4/13;اس کی تاریخ
26/11،50،61،84;اس کے دلائل 1/12; اس کی روش3/13،4;اس کا زمینہ 3/13;_ کی حمایتیں 30/11،56،81;اس کا
زمینہ 34/12; _اورزمین کی آبادی 61/11;_اور انبیاء (ع) 46/11; _ اور جہالت 5/11;_اور حضرت یوسف (ع) کا خواب
100/12;_اور ظلم 101/11، 117; _ اور انسانوں کا عمل 111/11،112،123;_اور طبعی اسباب 100/12 ، 12/13;_اور
عیب _108/12 ،13/13; _اور غفلت 123/11;_اور حضرت محمّد(ص) 13/ 19;_اور خیانت کاروں کا فریب 52/12
;_اور نقص 13/13;_سے خوف21/13;اس کا زمینہ 21/13;اس کی اطاعت کرنے کی اہمیّت 18/13;اس کی اطاعت کا
زمینہ _18/13;_کی راز قیت 6/11،1/13،26;_کی ربوبیت 12/11، 18، 28،34،56، 57،63،66، 81، 88، 110، 117،
21/12، 23، 53، 2/13، 4،7، 13،23; _ اس کو درك کرنے کے آثار 24/12;اس کے آثار _
56/11،83،116،21/12،24،5/13،6اس کی شناخت کے آثار56/11;اس کی تکذیب 9/11 ، 5/13،6;اس کو جھٹلانے کے
آثار 59/11، 60; اس کی جاودانگی 17/13;اس کی حقانیت 17/13;

876

اس کے دلائل 59/11، 16/13; وہ حضرت یوسف(ع) کے قصّہ میں7/12;اس کی عمومیت 5/13;اس کو قبول کرنا
107/11، 16/13; اس کو قبول کرنے کے آثار16/13;_اس کی علامات 3/11،17، 18،34،41، 47،52،57، 76،90، 92،
101، 102، 111، 6/12، 7، 23، 34، 37 ، 53 ، 98 ،1/13،19;_اس کی خصوصیات _ 5/13 ; _کی رحمت 43/11،
47، 58، 73، 53/12;اس کے آثار 43/11 ،47 ،53/12، 64،92; اس کے لیے زمینہ سازی 53/12;اس کی رحمت خاص
28/11، 63; اس کا زمینہ 98/12 ; اس کی شرائط 53/12 ; اس کی علامات 9/11، 41، 58، 66 ، 90، 94،
56/12،57،98،30/13;_کارزق ہونے 11/ 88، 22/13;اس کی مخصوص روزی 88/11; _کی سرزنش20/11،46;_کی
_15/11، 37، 48، 58، 110 ،117 ،22/12، 76، 109 ،110 ،7/13، 32;_اس سے جہالت کے اسباب 12/ 109 ;اس
کاکردار 52/12;_کی شان 12/11، 29، 92/12 ،98، 40/13; _سے گلہ86/12 ; _کا؟ _34/12; _ کی صداقت :اس کے

دلائل 119/11; _کی صفات 9،6/13;اس کی شناخت کے آثار87/12; _کی عدالت 3/11 ،15 ،45، 56، 56/12،117;اس کے دلائل 56/12; _کے عذاب 8/11، 30، 44، 58، 66، 82،94،102،13/13;اس کا احاطہ 107/12،8/11;اس میں تاخیر 8/11;اس کا حتمی ہونا 66/11،34/13،37;اس سے نجات _ 33/11،43،34/13;اس کی خصوصیات 102/11 ; _کی عزت 92/11; _کے عطیہ جات _ 3/11 ، 10،28،31،48،61،63،86،88، 96، 108 ،110 ، 22/12، 37،40 ،56، 76، 91، 100 ،101، 22/13،38;اس کا زمینہ 3/11;اس کے موانع 38/12; _کی عظمت 9/13،16،21; _کاعلم _6/11 ،83،57،76/12،9/13،39،42;اس کی خصوصیات 34/12; _کا علم غیب 5/11 ،6، 31، 111 ،112،19/12،34،77،8/13،9،10;اس کے آثار_6/12;اس کی خصوصیات 10/13; _کی عنایات :اس کے آثار 38/12;اس کے اسباب 38/12; _کے ساتھ عہد 66/12، 20/13 ،22، 23; _کا انسانونکے ساتھ عہد 20/13،25; _کا فضل 15/12،38،96;اس کا واسطہ 38/12; _کی قدرت 4/11، 107، 21/12، 39، 67، 11/13، 33/13;اس کے آثار4/11،66،2/13;اس کی برتری 63/11;اس کا سہارا6/11;اس کے دلائل 42/13;اس کا زمینہ _42/13;اس کی علامات 2/13;اس کی خصوصیات _63/11، 107; _ کاتقرب 61/11;اس کے آثار 61/11; _کی قضاوت 45/11،110،80/12;اس کا یقین 45/11 ; اس کا زمینہ 110/11;اس کاعرصہ 110/11;اس کی اخروی قضاوت 111/11;اس کی خصوصیا ت 45/11;قضاي_:اس کا حتمی ہونا37/11; _کی قہاریت 2/13; _کا قیام :اس سے مراد 33/13 ; _کی سزائیں 30/11،78 ،102 ،109 ،111 ،32/13،37;ان کی دھمکی دینا 66/12 ; ان کا حتمی ہونا 63/11;ان کا زمینہ 110/11، 41/13;اس کا عمومی ہونا 37/13; ان کا قانون کے مطابق ہونا 43/13;اس کی خصوصیات 43/13; _کی گواہی 54/11، 43/13;کالعن وطعن 99/11;اس کے اسباب 60/11، 99; _کا مالك ہونا 56/11،

877

57،64،123،16/13; _کے ساتھ مقابلہ ومجادلہ 74/11; _کی حفاظت 12/11،57; _ کی محبّت 90/11;اس کی علامات 90/11; _کی مدح سرائي 73/11;اس کی علامات73/11;مشیت _33/11 ، 34، 55 ،73، 108، 118، 21/12، 56،100، 7/13،13، 26،27 ،31، 39; _اس کے آثار 56/11، 107، 108 ،76/12، 99، 31/13، 39; اس کی حاکمیت 43/11، 92، 56/12 ،68 ،99; اس کا حتمی ہونا 33/11، 107، 108، 118،21/12 ،67، 110، 13/13،31،39;اس کا زمینہ 27/13 ; اس کا قانون کے مطابق ہونا 56/12، 110 ،27/13 ،39; اس کے اجراء کے مقام 37/11 ،71، 76/12 ; اس کا کردار 33/11، 39; _کے مقدّرات 7/11، 40، 44، 96، 110 ،19/12، 21 ، 68 ،8/13،11،38;ان کا تبدیل ہونا 11/13، 39;ان کی حاکمیت68/12 ;ان کا حتمی ہونا 67/12 ،68،11/13; _کافریب 13/13 ،42; اس کی دھمکی 13/13;اس کی خصوصیات 13/13 ; _کے مواعظ46/11،114;ان سے عبرت حاصل کرنا 114/11; _کی مہربانی 90/11;اس کی علامات 90/11،92/12; _کی مہلت دینا 110/11 ،32/13 ; _کے نام :ان میں ملحدہونا 106/12; _کی طرف سے نجات بخشی 43/11، 58، 94 ،101، 107، 116 ،19/12; _کی نعمات 9/11، 10، 31، 88، 6/12، 90 ، 100 ،101; اس کی ارزش31/11;ان سے مستفیذ ہونا 38/12; _کا کردار _34/12 ،110، 101 ،109، 11/13; وہ حضرت یوسف (ع) کے قصّہ میں100/12 ; _ کی نواہی 37/11، 40، 46، 112 ،37/13 ،40; _ کے وعدے65/11 ،31/13، 35; ان کا حتمی ہونا 45/11 ،31/13;ان کے متحقق ہونے کے دلائل 41/13;الله تعالی کا عہد کو پورا کرنا 45/11; اس کا کردار 108/11 ; _کے عذاب 13/13; ان کا مذاق 8/11;ان کا تحقق 33/11، 40/13; _ان کے متحقق ہونے میںتاخیر 8/11; ان کا حتمی ہونا 32/13; ان کا قانون کے مطابق ہونا40/13; _کی وکالت 66/12; _کی ولایت 20/11 ،113، 11/13 ،16; اس سے منہ موڑنا اس سے منہ موڑے کے آثا ر20/11 ،113 ،16/13; اس کی اہميّت 6/13 1 ; ان کاہمیشہ ہونا 17/13 ; اس کے دلائل 16/13; اس کوقبول کرنا :اس کو قبول کرنے کے آثا ر16/13،101;اس سے محرومیت : اس کے اسباب 37/13;اس کی علامات 101/12 ; اس کی اخروی ولایت 101/12;اس کی دنیاوی ولایت 101/12; اس کی مطلق ولایت 101/12;اس کی خصوصیات 101/12; _کی ہدایت گری 101/11، 27/13 ،31; _کی ہدایات 34/11، 16/13 ، 33; _نیز ر،ك الله تعالی کے اطاعت کرنے والے ، استعاذہ ،مددطلب کرنا،اطاعت ،اقرار،الله تعالی کی امداد،الله تعالی کے امیدوار،انبیاء (ع) ،ایمان ،الله تعالی کی برگزیدہ ،بشارت،الله تعالی کا اجراورپاداش ،تذکر،خوف،تسبیح،الله تعالی کی تسبیح کرنے والے ،تسلیم ،توسل ،توکل ،حکام،الله تعالی کی حمایات ،حمد،الله تعالی سے خوف کھانے والے،دعا،ذکر ،الله تعالی کی ربوبیت ،الله تعالی کی رحمت،الله

تعالی کی ستائشے کرنے والے ،سجدہ ، قسم ،تشکر،شفاعت ،صبر ،عقلائ،عرش ،عصیان ، عقیدہ ،وعدہ کو توڑنا ،غافل افراد،غفلت ،اللہ تعالی کے کارندے،کفار ،میلانات ،گواہی



متفکرین، مجادلہ، مخلصین، لوگ،مشرکین،اللہ تعالی سے منہ موڑنے والے،اللہ تعالی پر افتراء باندھنے والے ،علت ومعلول کا نظام ،نعمت اور ضرورتیں
اللہ تعالی سے ڈرنے والے کا انجام :
اس کا اچھا ہونا_22/13
اسحاق (ع) :
_پراتمام نعمت6/12;_اور حضر ت یوسف(ع) کا زمانہ6/12;_اور حضرت ابراہیم (ع) کا دین 38/12; _ اور حضرت یعقوب (ع) 6/12 ; اور حضرت یوسف(ع) _6/12،38;_کی برکت73/11;_کا منزّہ ہونا 38/12 ;_کی توحید 38/12; _کا دین 38/12;اس کے پیروکار38/12;ان میں دین کا رحمت ہونا_73/11;_کا فرزند 71/11 ،6/12 ; کی عصمت _38/12;_کے فضائل _6/12;_کا نام لکھناجانا7/11;_کی نبوت 38/12;_پرنعمات 6/12
نیز ر،ك بشارت ،قدیمی مصري،معجزه اوز حضرت یوسف (ع)
اسرا ر ر،ك راز
اسلام :
_کی کامیابي;اس کا وعدہ 41/13;صدر_کی تاریخ 5/11، 12، 112 ، 127/13، 31،36،38،43;_کا عالمگیرہونا104/12;_کی طرف دعوت 14/11; قبول_:اس کی اہمیّت 14/11;اس کے دلائل 14/11;_کا پھیلانا اور وسعت،اس کے آثار 14/13;_کی خصوصیات_ 104/12
نیز ر،ك ایمان،صحابہ اور کفار_
اسماء وصفات:
احکم الحاکمین45/11;ارحم الراحمین 64/12،2 9; بصیر 57/11; حکیم 1/11،12/ 6،83 ،100; حمید 73/11; خالق 16/13 ;خبیر1/11،111; خیرالحاکمین 12 /80; رحمن 13 /30;رحیم41/11 ،90،12/ 53 ، 98 ; سریع الحساب41/13; سمیع34/12; شدید العقاب 6/13; شدید المحال 13/13;اس سے مراد 13/13 ; صفات جلال 5/11، 101، 117، 23_ 1 108/12 ، 13 /13 ;عزیز 11_66; علیم 5/11، 6/12،19، 34، 50،76،83،100; غفور 41/11، 53/12،98;فاطر 101/12; قدیر 4/11; قریب 61/11 ;قوی 66/11; قہّار 39/12، 16/13; کبیر 9/13; متعال 9/13; مجیب 61/11 ،34/12 ; مجید73/11;محیط92/11;واحد39/12،16/13;ودود_11/
90 ; _وکیل_12/11
نیز ر،ك ذکر
اشراف:
کی عورتوں پر تجاوز_:اس کی سزا25/12;_کی دعوت 29/11 ;_کا کفر 27/11
نیز ر،ك اشراف فرعون،اشراف مصر، اشرافیت ، قوم نوح (ع) ،قدیمی مصر اور حضرت نوح (ع)
اشراف فرعون:
_اورحضرت موسی (ع) 97/11;_کو ہدایت 97/11
اشراف مصر:
_کی عورتیں :ان کااقرار31/12;ان کی تحقیق



51/12، 52; ان کی فکر 30/12،31،51;ان کی پذیرائي31/12;ان کا تعجب30/12 ،31; ان کی خیانت52/12 ; ان کاہاتھوں کوکاٹ دینا 31/12; ان کی دعوت31/12;وہ زلیخا کی محفل میں 50/12; وہ اور حضرت یوسف (ع) کی دعا 34/12;وہ اور زلیخا30/12،31;وہ اور زلیخا کاچارہ کار 30/12 ; وہ حضرت یوسف(ع) 31/12، 33،51;ان کا عجز 31/12;ان کا

حضرت یوسف(ع) سے عشق 35/12 ; ان کا مطلب نکالنا51/12;اس کی گواہی 51/12 ; اس کا حیلہ 31/12، 33 ، 50; اس کے حیلے کے آثار 50/12; ان کے حیلے کو دورکرنا52/12;ان کے حیلے سے نجات 34/12;ان کی مہمانی 31/12;ان کی مایوسی 34/12 ;کا عقیدہ51/12
نیز ر،ك مصر کا بادشاہ ،زلیخا ،عزیزمصراور حضرت یوسف (ع)
اشرافیت :
_کے آثار 27/11،28
نیز ر،ك اشراف
اصلاح:
ر،ك معاشرہ ،دینی رہبر اور مبلّغین
اصلاح گری :
ر،ك انبیاء اور حضرت شعیب (ع)
اصول دین :
ر،ك دین
اضطراب:
_کے آثار74/11;_میں تصمیم گیری 74/11;_کا رفع ہونا: اس کا سرچشمہ 120/11;_میں فیصلہ کرنا74/11;_سے نجات :اس کے اسباب11/11
نیز ر،ك غافل
اضطرار :
ر،ك یوسف (ع)
اطاعت:
انبیاء کی _: اس کے آثار 59/11;والدین کی _ 63/12،68; خدا کی _92/11،115; اس کے آثار 88/11،101/12،13/13;اس کی اہمیّت 23/12; اس مینسختی _33/12 ; فرعون کی _11/ 97; اس کا انجام 98/11;ناپسند قوانین کی _:اس کا کیفر اور سزا 37/13; حضرت یعقوب(ع) کی _68/12; _ مینصبر 115/11 ، 24/13
اطمینان:
_کے اسباب56/11،28/13;_نیزر،ك حضرت یوسف (ع) کے بھائي ،مصر کا پادشاہ ،اللہ تعالی ، حضرت صالح (ع) ،حضرت لوط (ع) ،مو منین ، حضرت یعقوب (ع) اور حضرت یوسف (ع)
اعتراف: ر،ك اقرار
اعتماد:
بی اعتمادی :اس کے اسباب_64/12
نیز ر،ك حضرت یوسف (ع) کے بھائي اور حضرت یعقوب (ع)


اعداد:
دس کا عدد13/11،14;تین کا عدد65/11،66;چھ کا عدد7/11;آٹھ کا عدد40/11;اسی کا عدد 38/11،40;سات کا عدد 44/11، 43/12، 47، 48; گیارہ کاعدد4/12
افراط :ر،ك سرور
افك :
ر،ك افتراء
اقتصاد :
_کی آسیب شناسی 85/11،87;_کے لحاظ سے محفوظ ہونا:اس کی اہمیّت 99/12;_کی منصوبہ بندی :اس کی اہمیّت 47/12;_کا بحران :اس کی پیش گوئي کرنے کی اہمیّت 47/12 ; اس میں منصوبہ بندی 47/12;اس میں تقسیم بندی 47/12;اس میں تقسیم بندی پر نظارت کی اہمیّت55/12;اس میں سیاست گذاری 55/12 ،62; اس میں عدالت _میں تحولات و

تبدیلیاں اس کے اسباب _11/13;اس کا سرچشمہ 11/13; _ میں کر پشن اس کے آثار 84/11، 95; اس کا زمینہ 85/11، 87; اس کا ظلم ہونا 94/11 ;_میں تنگی :اس کا جائز ہونا 60/12;_میں رشد واضافہ :اس کے آثار 52/11; اس سے استفادہ کرنا 47/12;اس کی اہمیّت _47/12; اس کی اہمیّت 60/12 ; _ کے امور کا نگران :اس کی شرائط 55/12;_کی سیاست :اس کا ناپسند ہونا 62/12 ; _ میں عدالت :اس کے آثار 88/11 ، 59/12;_ کی طرف دعوت 85/11، 88;_میں خلا ف ورزی کرنے والے :ان کو عذاب94/11

نیز ر،ك انبیاء ،انسان ،اہل مدین ،ثروت ،معاشرة،حضرت شعیب (ع) ،مو منین،اہل رفاہ ، قدیمی مصر اور حضرت یوسف (ع)

اقرار:

توحید کا 112/11;_خطاکار91/12،92;جھوٹ بولنے کا _51/12;_گناہ کار9/12،91،97

اس کے آثار 92/12;خدا کی نعمتوں کا _90/12 ; نیز ر،ك اہل مدین ،حضرت یوسف (ع) کے بھائي ،مصر کا بادشاہ ،خود،زلیخا،قوم ثمود، مشرکین اور حضرت یوسف (ع)

اقوام:

فاسد _16/11،117;صالح_:اس کی پیدائشے _57/11;اس کا عذاب 117/11;اس کا محفوظ ہونا 117/11 ;ان پر ظلم 117/11; موحد_:_کی پیدائشے 57/11;_کی جاگزینی 57/11;_کی ہلاکت :اس کا فلسفہ 117/11;نیز ر،ك امتیں، انبیاء اور گذشتہ اقوام

اکثریت:

اتمام حجّت 103/12;_کے ساتھ تحقیق1/13;_کی بے ایماني103/12،1/13;_کی جہالت 17/11، 21/12، 40،68;_کا شرك 38/12، 40، 106; اس سے مراد12 /106 ; _ کاظلم 102/11;_کا عصیان_ 110/12;_کا کفر17/11;_کاکردار1/13

التجا: ر،ك دع

_ ر،ك توحید



الحاد: ر،ك خد

اللہ تعالی کی نشانیاں1/12،7،1/13

آفاقی نشانیاں 105/12،2/13،3،4;_ان کا مشاہدہ 105/12; ان کو لکھانا_:ان کا زمانہ 38/13;ان کی شرائط_ 38/13;ان سے اعراض کرنے والے_105/12; ان کی سرزنش کرنے والے 105/12;_کی تکذیب کرنے والے_59/11

نیزر،ك آسمان ،پیدائشے ،زمین ،قرآن ،قوم عاد،کفّار ، مشرکین ،خدا اور حضرت یوسف(ع) پر افتراء باندہنے والے

اللہ تعالی کے برگزیدہ:6/12،7

اہل بہشت :11/11،108،18/13،23،24،35

کی اقسام 23/13;_کوبشارت 24/13;_کے باپ23/13;_کو مبارك باد23/13;_کے ساتھ ملائکہ کی گفتگو24/13;_کادائمی رہنا23/11 ،108 ; _ پر سلام 23/13،24;_کاصبر 24/13;_کے فرزند 23/13;ملائکہ کی _سے ملاقات 24/13; _کی بیویاں23/13;_کی ہم نشینی 23/13

نیز ر،ك بہشت

اغیار:

کے ساتھ سلوك :اسکی روش73/12;اس کی شناسائي :اسکی اہمیّت 73/12 ; _کو سزا 74/21، 76; اسکا معیار74/12

اللہ تعالی کا اجر:

_کے شامل حال 56/12،57

ائمہ:

_کاعلم 34/13;_کے فضائل _86/11;_ کا ہدایت کرنا _7/13 ;_ کوہدیہ دنیا_21/13

نیز ر،ك آل یعقوب ،امتحان ،انسان وقوم عاد

امتحان:

آسمانی بجلیکے ذریعہ _13/13; بارش کی کمی کے ذریعہ _52/11 ; اسکے آلات _7/11; کا فلسفہ _ 7/11
نیز ر،ك آل یعقوب ،امتحان ،انسان وقوم عاد
انبیاء:
کے اختیارا ت :ان کی حدود 33/11، 38/13 ; _کے مذاق کرنے والے8/11;ان کا عذاب 32/13،34;ان کو سزا 32/13; ان کو مہلت 32/13;_سے مذاق 32/13 ;_ سے اجتناب : اس کے آثار 35/13;_کی اصلاح گری 88/11; _ کو فرزند عطا کرنا 38/13;_کو زوجہ عطا کرنا 38/13;_کے افعال :ان کی اہمیّت _38/11 ; _کی اقسام 4/12;_کی اقوام :ان کے ایمان لانے سے مایوسي110/12;_کو امداد110/12;_اور دنیا کی آبادی کاری 52/11_اور نااہل افراد پر اعتماد 15/12;_ اور خارق العادہ امور کی انجام دہی 93/12;_اور نفسانی خواہشات کی طرف میلان 53/12;_اور توحیدی عبادی 38/12;_اور طاقت ورمعاشرة52/11 ;_ اور خطا46/11;_ اور جہالت 15/12 ; _ اور خاندان 38/13;_اور الله تعالی سے درخواست 46/11;اور دنیا طلبی 29/11;



_اور انسانوں کی سرنوشت 36/11;_اور شرك 38/12;_اور بیماروں کی شفا93/12 ; _ اور کفار کو عذاب81/11;_اور عصیان63/11;_اور فضل خدا 38/12;_اور سزا 30/11، 63;_اور خداوند عالم کی سزا38/13;_اور گناہ 63/11 ; _ اور مادیات 29/11 ;_ اور مومنین29/11;_اور تبلیغ کا اجر 29/11، 51;_اور نفس امّارہ 53/12;_اور شرك کی نفی 38/12;
اولوالعزم _110/11;عرب کے _ 84/11 ; حضرت شعیب (ع) سے قبل_ 89/11; حضرت محمّد(ص) سے قبل _120/11، 109/12 ،32/13، 38;_کا ڈرانا 25/11، 110/12;_کا سرتسلیم خم کرنا 47/11;_کے مقاصد 52/11، 85; اس کی تحقیق کا زمینہ 28/11 ، 63 ،88;_کو برگزیدہ کرنا 62/11،87،38/13;_کا بشر ہونا 31/11، 12/ 33، 53 ،109، 38/13 ،40
الله تعالی پر افتراء باندھنے والے:18/11
کااخروی نقصان 22/11;_کی سرزنش 20/11; _ کادنیاوی عذاب 20/11;_کابہرہ پن 20/11; _ کااندھا ہونا20/11;_کے خلاف گواہی 18/11 ;_ پرلعنت 18/11;_کی محرومیت 18/11 ;_ قیامت کے دن میں 18/11;_اور آیات الہی 20/11
امتیازی سلوك:
ر،ك خاندان
اقتصادی خلاف ورزیاں:
ر،ك اقتصاد،اہل مدین ،دولت ،حضرت شعیب(ع) ،مومنین اور آسودہ حال
انعام :
کے احکام 72/12;نیز ر،ك جرم ،مجرم اور مقابلہ
اہل جہنّم :16/11، 17، 98، 106، 107 ،113، 119، 5/13،18،25،35
_کا بے یارومدد گار ہونا113/11;_کا گریہ ونالہ 106/11;_کی نجات _107/11
کا نعرہ _106/11
اشیاء خوردونوش:
ر،ك بہشت
امداد طلب کرنا:
ر،ك حضرت یوسف (ع)
انبیاء الہی :2/11،25،50،59،61، 69،81،84، 96، 110، 30/12، 43
_کے ساتھ جنگ وجدال 74/11
احمق :33/12
اونٹ :
کے فوائد 65/12;نیز ر،ك حضرت صالح اور قدیمی مصر
انجام:
حسن _22/13;_اس کی اہمیّت 101/12;اس کی شرائط49/11;اس کی اسباب 2/11،122; برا_: اسے ڈرانا 2/11، 25،

109/12; اس کے اسباب 2/11

883
اولاد:
پرحق63/12;_کے لیے دعا98/12;_کی سلامتی :اس کی اہمیّت 67/12;اس کا ذمہ دار 68/12 ; _صالح: اس کی اہمیّت 73/11;اس کی برکت 73/11;_کا رحمت ہونا 73/11;_کی ذمہ داری 63/12،68;نیزر،ك حضرت ابراہیم (ع) ،حضرت اسحق (ع) ،انبیاء (ع) ،بشارت ،بہشتی ،رجحانات،پالتو اولاد بنانا،مشرکین اورحضرت یعقوب (ع)
اندھے دل والے :16/13،19
_نیزر،ك دل کا اندھاپون
انبیاء: ر،ك انبیاء
اندھاپن :
کے اسباب 84/12
احسان کرنے والے :115/11، 22/12، 36، 56، 90
کا اقترار 90/12;_کی پاداش 22/12 ،56، 57; ان کی اخروی پاداش 57/12;ان کی دنیاوی پاداش 22/12،56،57;ان کی مکمل پاداش 90/12; اس کا حتمی ہونا 115/11،90/12;_کی خلقت : اس کا زمینہ 7/11;_کی حکمت 22/12; _ پررحمت 56/12;_کی دنیاوی زندگی 57/12 ;_کی صفات 92/12;_کی عزت 90/12;_کا علم 22/12;_کا انجام :حسن انجام 22/13;_کے فضائل 36/12،92;_اور دنیاوی پاداش 57/12 ; _ اور خواب کی تعبیر 36/12;_کی مدح 73/11; _ سے مراد 7/11;_کی خصوصیات 36/12 ، 47، 92، 93;نیزر،ك بنیامین ،حضرت یوسف (ع)
الله تعالی کاکام کرنے والے _71/11
الله تعالی کی امدادیں:
کے امیدوار 83/12;_سے مایوس 87/12 ; _کے شامل حال 37/13
نیز ر،ك امیدواري،ایمان ،الله تعالی ،حضرت یوسف (ع) اور ضرورتیں
الہام:
ر،ك حضرت یوسف (ع) اور خواب
امام علی (ع) :
کے فضائل29/13;_کے مقامات 17/11;_کا ہدایت کرنا7/13;نیز ر،ك ائمہ اور ایمان
امام مہدی (ع) :
کی شناسائي 90/12;_نیز ر،ك ائمہ (ع)
امانت داري:
کی اہمیّت 56/12;_کا زمینہ 64/12;نیز ر،ك حکومت اور حضرت یوسف (ع)
امتحان :
کے آلات 9/11;_نعمت کے سلب ہونے کے ساتھ _ 9/11; نعمت کے ساتھ_9/11;_میں کا میابی :اس کے اسباب_11/11;نیز ر،ك امتحان ،انسان اور خد
امر بالمعروف:
کے احکام 34/11;_کے شرائط34/11

884
اموات:
ر،ك مردے
امور :
خلافت مصلحت _46/11;حیرت انگیز_ 72/11، 123/12،107،5/13،6;ناپسند_118/11;اس کی تدبیر; اس کا سرچشمہ

123،52،6/11;_کا تفویض کرنا_ 88/11; _مدّبر_ 12/11; _ کا سرچشمہ 31/13،99/12;اس سے جہالت 13/ 39 ; _نیز ر،ك انبیاء اور خد
امیدواری :
کے آثار 12/13;گناہوں کی بخشش کی _92/12 ; خداوند عالم کی بخشش کی _98/12 ، 6/13 ; _خداوند عالم کی امداد کی _83/12، 87;بارش کی _12/13;رحمت کی _9/11، 87/12 ،98; خداوند عالم کی _83/12;اس کی اہمیّت 9/11، 83/12; _اس کے اسباب87/12;سختی میں_ 9/11; _ تنگ دستی میں_9/11;_کے اسباب 83/12، 12/13
نیز ر،ك صابر ،مبلّغین ،حضرت نوح (ع) ،حضرت یعقوب (ع) اور حضرت یوسف (ع)
امتیں:
کافر_:ان کو مہلت دینا 110/12;_کے مشابہ 30/13;_کی بصیرت :اس کا زمینہ 108/12;_کی سرنوشت :اس سے عبرت حاصل کرنا111/12;_کا عذاب :اس کی شرائط110/12 ; کی ہدایت کرنا7/13;نیز ر،ك اقوام او رگذشتہ امتیں
انجیل:
آسمانی کتب مینسے 36/13;_کے علماء 43/13;اس کی گواہی 43/13
انسان:
کااختیار83/12;ا س کے آثار 118/11; _ کا امتحان 7/11;اس کافلسفہ 7/11; _کااختلاف 118/11;_کی استعداد 23/11، 31; اس کا سرچشمہ 61/11;_کادھوکے میں آجانا 100/12; _ کے افکار 5/11; _ کا امتحان_ 9/11;_کا زمین مینسے ہونا 61/11;_اور جاودانی زندگی 23/11; _ اورملائکہ 11/ 81;_مرنے کے بعد 7/11 ; _جہنّم میں 119/11; _قیامت کے روز 105/11; ان کی تقسیم_ 105/11; _کامل:اس کی پیدائشے کا زمینہ 7/11;لائق_:ان کی ذمہ داری 55/12; _ آسائشے کے وقت 10/11; _رفاہ کے وقت 10/11; _ نعمت کے سلب کے وقت 9/11;_کی برگزیدگی 6/12;اس کی علامات 6/12 ; _کی خوشبو2 94/1; _کی تاثیر پذیری 10،9/11;_مینتفاوت 76/12; اس کا تفاوت اقتصادی 6/12، 26/13 ;اس کا سرچشمہ 76/12 ; _پر لطف وکرم 38/12; _ کی ذمہ داریاں 9/11 ،17، 25/13;_کا تکبر 10/11; _کی جاودانگی 5/13; _کی جہالت 39/13 ; _کا حافظ 33/13; _کا حاکم11/13;_کے حالات 10/11، 34/12; _کی حساب رسی 40/13 ; ان کی آخرت کی حساب رسي21/13;_کا اخروی حشر7/11، 103 ، 5/13;_کی حقیقت 7/2;_کاحق کو قبول نہ کرنا118/11;_کا خالق _51/11، 61، 119، 33/13 ; _کی خلقت :اس کا عنصر _6/11;اس ك

885

فلسفہ 119،7/11;_کے تقاضے: وہ اور ارادہ خدا34/12;اس کا کردار_34/12;_کو دعوت 83/11;_کے دشمن_12،5/12;_کی دنیاطلبی 26/13; _کی روزی 26/13;_کی سرنوشت 11/13;اس کا کردار 7/12;_کی صفات 9/11 ; _ کا ضعف اور کمزوری 9/11;اس کے اسباب 84/12 ،85;_کاعاجز ہونا30،14،3/11 ، 33 ، 63 ،66، 81، 21/12،34، 68،67، 34/13 ، 35; اس کے اسباب 57/11;_کاعقیدہ:اس کی اصلاح 88/11; _کے رجحانات 9/11;_کا علم : اس کی حدود 76/12 ، 107; اس کی مراتب _ 76/12;_کی عمر: اس کی اہمیّت 23/11;اس کا نتیجہ 23/11 ; _کاعمل42/13،92/11;اسکی اصلاح 88/11;اس کا علم 123،111/11;_کی غفلت 26/13 ;_کا انجام 5/13،34،4/11، 30 ، 36 ،41;_کے فضائل: اس کے آثار 73/11;_کا کفر :اس کا غم 36/11;_کے میلانات61،50/11، 84 ، 33/13 ; _کی گمراہي:اس کے اسباب 5/12 ;_کے قدمونکا لڑکھڑانا32/12;_کامالك 11/ 56 ; _کانقطہ آغاز 6/11;_کی حفاظت 4/12 6 ، 11/13;_ کامدبر18/11 ، 34 ،56،83،101،102، 107 ، 110،83/12،33/13;_کی موت : تدریجی موت41/13;_کی ذمہ داریاں 17/11، 35، 23/12; _کے مصالح 110/11;_کے معنوی مقامات ; اس کا سرچشمہ 76/12;_ کا فریب 34/12;_ کا نفس :اس کی قدرت 83/12;_کا کردار33،37،11/13;_کی ضروریات _ 12/ 34 ; اس کی معنوی ضروریات 47/11 ، 111/12 ; _ کا سرپرست 20/11، 101/12 ،16،11/13;_کی خصوصیا ت 100،94/12;_کی ہدایت 119/11;اس کی ہدایت سے مایوسی 36/11 ;_ کاہدایت کوقبول نہ کرنا :اس پر غم واندوہ 36/11 ;_کامددگار 113/11 ;_کی مایوسي10/11
نیزر،ك انبیاء،الله تعالي،رجحانات،قرآنی مثالیں اورملائکہ
انفاق:
کی اقسام 22/13;واضح_22/13;پنہانی _ 13/ 22 ; _کی اہمیّت 22/13;_کااجر 23/13_کا زمینہ 22/13;_کی

شرائط22/13;_کی فضیلت 22/13; _ کی حدود 22/13
نیز ر،ك انفا ق کرنے والے اور فقراء
انفاق کرنے والے:
کاانجام :ان کا حسن انجام 22/13 نیز ر،ك انفاق
انگور:
کے باغات 4/13;_کے درخت 4/13 نیز ر،ك رو ي
انگیزہ :
کے اسباب 61/11، 62، 75، 88، 109، 112، 123 ، 8/12، 13/13، 22
اوّاہ:
سے مراد75/11
اولوالالباب:کا اخلاص 22/13;_اور قرآن 13/ 19;_کاایمان 19/13;_کی رفتار:اس کی روش22/13;_کا خوف الہی 21/13;
_ کا صبر 2/13

886

; _کاعبرت حاصل کرنا 111/12; _ کاپسندیدہ عمل22/13;_کا انجام :ان کا حسن انجام _ 22/13 ;_کی علامات 20/13،
22،21; _ کی خصوصیات 22/13;111/12 نیز ر،ك عاقل
اہل کتاب:
وقرآن 36/13;_اور شرك 106/12;نیز ر،ك مسیحی اور یہودي
اہل مدین :
پراتمام حجت 93/11;_میں سستاپن84/11;_کا استہزاء 87/11;_کا فساد برپا کرنا85/11;_کا اقرار91/11;_کا انذار
92،89/11;_کا انگیزہ 87/11;_اور حضرت شعیب کی تعلیمات 91/11;_اور حضرت شعیب (ع) کے رشتہ دار 91/11 ; _
اور دین92/11;_اور حضرت شعیب (ع) کی سزا 91/11; _کا ایمان:اس سے مایوسی 93/11; _میں بے عدالتی
84/11;_کی فکر 87/11،91;_کو جواب92/11;_کے پیغمبر 84/11;_کی تاریخ 11/ 74 ، 89،91،93،94،95،100;_کی
اقتصادی خلاف ورزی 84/11،85;_کا تعصّب 91/11 ; _ کا تعقل 84/11;_کی تقلید87/11;_کے توابین :ان پررحمت
90/11;_کو ڈراوے 93/11; _کی طرف سے ڈرانا_92/11;_کی تہمتیں 93/11; _کی ثروت مندی 84/11;_کے جوان
87/11; _کی حرام خوار ي88/11،91;_کی خداشناسی 84/11; _کی دشمني_89/11;_کو دعوت 84/11، 85، 90 ، 92
;_کا بیہودہ کلام 92/11 ;_کی سرزنش 92/11 ; _ کا شرك 84/11،87;اس پر اصرار 94/11; _کاظلم94/11،101;_کو
عذاب 94/11، 101; اس کا وقت 94/11;اس کی خصوصیا ت 94/11 ، 95 ;_کا عقیدہ84/11،87;_کی غفلت 92/11; _ کا
انجام 84/11،89،95;ان کا براانجام 93/11;_کا فساد 117/11;_کا فہم 84/11;_کا کفر 84/11;_کی کم فروشی 84/11
،85;_میں کمی 84/11;_کو سزا101/11;_کے اجتماعی گروہ 94/11 ; _ کی لجاجت 93/11، 94; _ مینمالکیت 87/11;
_کی محرومیت 91/11، 95;اس کے اسباب 91/11 ;_کی منفعت طلبی 91/11;_کی نعمات 4/11;_کے اسلاف :ان کاشرك
_87/11;ان کا عقیدہ 87/11;ان کی ہلاکت 95/11;اس کی کیفیت 94/11;اس کا وقت 94/11_ کے موحدین 94/11
کے دادہیڑ عمر لوگ 87/11 _ کی نسل پرستی 91/11
نیز ر،ك شعیب (ع)
ایثار :
ر،ك حضرت یوسف (ع) کے بھائي
ایڈیالوجي:
ر،ك جہان بیني
ایمان :
کے آثار _3/11،4،29،46،49،56،59،61، 86،107،111، 122،123، 23/12، 37، 53، 67 ، 83،87،108، 5/13،6،
16، 18، 21،22، 29، 30، 31;_ کی ارزش 37/12 ;_کی اہمیّت 23/11، 57/12، 9/13;_آخرت پر_ 37/12; اس کے

آثار 19/11، 57/12;ائمہ طاہرین پر _28/13; اللہ تعالی کے مختصّات پر _83/12 ;

887

اسلام پر _14/11;امام علی (ع) پر _28/13;اللہ تعالی کی امدادپر _87/12;انبیاء کرام پر _11/ 28 ، 29;اللہ تعالی کی طرف لوٹنے پر _4/11،123، 30/13;_اخروی اجر پر_ 112/11 ;متقین کی کامیابی کا _49/11;تعلیمات دین پر _11/ 86 ; توحیدپر_ 90/11، 17/13، 27، 30; اس کی اہمیّت 84/11;اس کا زمینہ 33/13;توحید افعالی پر _ 123/11، 99/12;حاکمیت خداپر _11/ 56 ،107، 67/12 ; حقانیت قرآن پر_ 17/11 ; حکمت خداپر_83/12،100;خالقیت خدا پر _ 61/11;اللہ تعالی پر _26/11،29 ،50 ، 61 ،84، 37/12،87;دین پر _ 128/11 _ ربوبیت خدا پر _59/33/11، 23/12 ، 24، 53 ، 100، 13/ 5 ، 17، 18، 21، 30; اس کے آثار 23/11; علم خدا پر _123/11، 83/12،100، 16/13; _ قدرت خداپر_4/11،107،قرآن پر _14/11، 17، 12/ 108 ،20/13;اس کے اسباب 17/11، 24 ; اس کے موانع 15/11;قیامت پر_ 2/13 ، 3 ، 4 ،5;_اس کی اہمیّت 5/13، 18 ; اس کے اسباب 4/11;اخروی سزاپر _112;لقاء اللہ پر_ 2/13، 3،5; مالکیت خداپر _123/11; حضرت محمّد(ص) پر _ 12/11 ، 27/13،8 2; اس کے آثار 3/11; اس کی اہمیّت 18/13;اس کے موانع 15/11; قیامت پر _2/13،5;اس کے اسباب 4/11; باطل معبودوں پر _:اس کے آثار 21/11 ; حضرت نوح (ع) پر _27/11;قرآن مجیدکے وحی ہونے پر _1/13; وحی پر _ 108/12;ولایت خداپر _17/13;تقوی کے بغیر_57/12; دارالکفر میں _ 37/12 ; _ وعمل 87/12 ; _ اور عمل صالح 29/13; _ و کفر 94/11;بے ایمانی :اس کا سرچشمہ _12/ 103; خداوند عالم کے ساتھ بے ایمانی 38/12; اس کا سرچشمہ 103/12 ; قرآن مجید کے ساتھ بے ایمانی 103/12، 104، 1/13; حضرت محمّد (ص) کے ساتھ بے ایمانی 103/12 ، 104، 1/13;وحی کے ساتھ بے ایمانی 103/12;_کی پاداش 111/11، 57/12 ; _ کی حقیقت 28/13;_کی طرف دعوت 42/11،6/13;_کازمینہ _100/12، 2/13، 3،4، 5،27،30;_مینصداقت :اس کے معین کرنے کا سرچشمہ 29/11;قبول_:اس کی شرائط 29/11; مدعیان _: ان کا شرک 106/12 ; _کے مراتب 7/13 1;_کے موانع _36/11